اِنَّ ہٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا

ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب

یعنی

سوانح عمری

حضرت علی ابن ابی طالب

جسکو

سند المحققین، علامۂ فطین، بے مثل عدیم السہیم، مقتدای اہل دین جناب

مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرت سری نے تالیف کیا

اور

جان محمد اللہ بخش تاجران کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

نے

مولوی محمد عبد الرشید عبد العزیز مینیجر مطبع کے اہتمام سے

بہاول پریس لاہور میں چھپوایا

۱۳۱۷ م ۱۸۹۹

فہرست مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابیطالب

۱۳۱۷ھ — ۱۹۰۰ء

تاریخ طبع کتاب مستطاب ارجح المطالب فی عد مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام

از خاکسار [illegible] پریس انارکلی لاہور

حضرتِ تسبیل کہ بلدِ ناصرِ او کردگار
پس بہ نظمِ سخن ریزۂ خردِ خوانِ او
چند نقابی کشود۔ کشفِ غموض نمود
برجِ [illegible] فتحی کرد بدان سان رقم
ساختہ از محکمات خانۂ محکم اساس
از آیت منصوص بست نقش [illegible] مراد
انتہائی تاریخ او قطعہ چو سلکِ دُرر
بیعسر [illegible] حسود قلبِ شقاق شکست

آنکہ بایوان علم یافتہ خویش برتری
رودکی و عنصری عسجدی و انوری
گوی حقیقت ربود از سرِ اینہا [illegible]
گر ز سرِ صدق و صفا مہر شدش مشتری
ہم ز معایب مصون ہم ز نقائص بری
از خبر گہ زاثر کرد چہ صورت گری
خامۂ عجز کشید در نظرِ جوہری
وہ چہ بر آمد ز طبع منقبت صفدری
سنہ ۱۳۱۷ھ

الباب الاول فی الاسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین وازواجہ ہن امہات المؤمنین واصحابہ ہم مصابیح الیقین سیما علی خاتم الوصیین مولی المؤمنین قائد الغر المحجلین سید الصدیقین یعسوب المسلمین امام البررۃ قاتل الفجرۃ مظہر العجائب والغرائب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ وعلی اہل بیتہ السلام الی یوم القیام اما بعد الراجی الی رحمۃ ربہ المتعال اصغر العباد عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری محبان اہل بیت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ جس زمانہ میں مَیں ریاست رامپور کے کتب خانہ کی خدمت لیبراری پر مامور تھا مجھ سے ایک میرے ہم خیال مہربان نے ارشاد کیا کہ متقدمین نے جناب امیر علیہ السلام کے مناقب کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے جس سے عربی زبان کے جاننے والے ہی پورے فوائد حاصل کر سکتے ہیں نہ یہ کتابیں عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہیں اور نہ عوام ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اسکے ان کتابوں میں ہر ایک حدیث کا سلسلہ سند جو اس حدیث کی صحت اور سقم کا معیار ہے۔ اسقدر طول وطویل ہے کہ ناآشنائے فن کی طبیعت اسکو پڑھکر اکثر الجھتی ہے۔ اگر اسناد کو حذف کر کے صرف متون احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تو زمانہ حال کے عوام لوگ اس سے بہت کچھ اپنے الجھے ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہیں +

مجھے اس وقت کتب خانہ کے آئے دن کے [illegible] سے دم بھر کی مہلت نہیں ملتی تھی تاہم میں نے اپنے ہم مشرب مہربان کے ارشاد سے سرتابی کی [illegible] نہیں سمجھی گو یہ کام اور بڑی بات تھی لیکن بسم اللہ مجریہا ومرسیہا کہکر میں نے اپنی [illegible] اس بحر زخار کی [illegible] ہوا اگرچہ کار سرکار کے سوا اور بہت سی موانع پیش آئے اور اس کار خیر میں مزاحمت کرنیوالے [illegible] ہمت کی [illegible] کو ظاہر کیا مگر میں لگاتار اپنے کام میں [illegible]

رہا۔ بجاے اسکے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہو کر میرا ہاتھ بٹاتا اور داخل حسنات ہوتا از دوست اپنی مخالفت سے
میرے دلکو دکھایا تھا۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام تھا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تھی اور نہ اپنی کم استعدادی کا مطلق
خیال تھا ہر وقت کہ اپنے فرض منصبی کو انجام دے چلتا اس گورکھ دھندی کو اپنے سامنے لے بیٹھتا انہین دنون
مین مجھے عظیم آباد پٹنہ کا سفر پیش آیا اور خدا بخش خانصاحب وکیل کے کتب خانہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا پھر
لکھنؤ آگرہ دہلی وغیرہ کے کتب خانون کی سیر کرتا پھرا۔ غرضکہ جس دروازہ سے جو کچھ کہ بھیکہ کا ٹکڑا ملا اس سے اپنے
کشکول گدائی کو بھر لیا نہ اسمین متکلمین کے پیچیدہ استدلال ہین اور نہ فلسفیانہ نازک خیال ہین۔ نہ کسی مذہب
پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر فی الجملہ کچھ ہے تو خداے بے نیاز کی مقدس کتاب
کی چند آیتین یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثین یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ حدیث
رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال یا سچے تاریخی واقعات یا مظہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہین۔ احادیث کی سندون کو
بغرض اختصار محذوف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جاوے اور پڑھنے والے کی طبیعت بھی بہلی رہے ہر ایک حدیث
کے ابتدا مین صحابہ یا تابعین مین سے اس حدیث کے راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث مین اسکے تخریج کرنے والے
محدث کے نام پر اقتصار کیا گیا ہے۔ اور اردو زبان مین اسکا عام فہم ترجمہ کر دیا ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے حدیث
کے نقل کرنے مین صحت کے خیال کو مد نظر رکھا ہے لیکن اکثر کتابین قلمی تھین جنکے حروف بہت جگہہ سے مشکوک
اور محکوک تھے اسوجہ سے اگر نقل کرنے مین غلطی واقع ہو گئی ہو تو مین خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہون اور
ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہون ٭

مؤلف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی قطار مین شمار ہونیکی نہین۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی
جناب مین اپنے عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے۔ رب العزت کی جناب سے
عفو تقصیرات کا صلہ چاہتا ہون اور اہل بیت کی درگاہ سے اپنے گناہون کی شفاعت کا انعام مانگتا ہون۔
ہان اگر احباب میری لغزشون سے قطع نظر کرکے دعاے خیر سے یاد فرماوین تو ان کی قدر دانی ہے ؎
لعینونی اذا احسنت اقرا + فان اخطات ابتونی صلاحا + خواہ مجھے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ
ہے ؎ پاس ادبم بہر چہار است + لیکن بعلی ہزار کار است + مین اپنے مولی کی محبت مین مست ہون شیعہ و
سنی کی رد و قدح کا موازنہ نہین کر سکتا ٭

مین نے سوانح عمری کے پیرایہ مین جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگون کو اس مظہر العجائب
کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا مرقع کھینچکر دکھایا ہے ٭

اگر حسن عقیدت سے قطع نظر کرکے تھوڑی دیر کے لیئے نظر انصاف سے بھی دیکھا جائے تو ناظرین کے مدلئے

قائم کرنیکا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ فوٹو لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ سلطنت کی تاریخی آسمان کا آفتاب ہے دنیا میں جتنے مشاہیر گذرے ہیں اور جنکی سوانح عمریاں آب زر سے لکھی گئی ہیں ان میں سے جناب امیر ایسے فرد الافراد ہیں کہ ہر طبقہ کے مشاہیر میں سرآمد نظر آتے ہیں ؛

مجمع سلاطین میں آپ جلال الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہیں کہ جنکے دربار میں قیصر و کسریٰ کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سے سر نیچے کیے ہوئے خاموش استادہ ہیں۔

معرکہ کارزار میں آپ ایسے یکتا شہسوار ہیں کہ آستین چڑھا کر عمرو و مرحب جیسے عرب کے رستم ترادوں کو پچھاڑ کر انکے سینہ پر چڑھے ہوئے نظر آتے ہیں +

منبر پر آپ ایک شیوا زبان اسپیکر ہیں کہ فصحائے عراق و بلغائے عرب آپکے خطبہ کی فصاحت سے جوش میں آکر کچھ پوچھنے کے لیے اٹھتے ہیں اور پھر بجوہت بنکر کھڑے کے کھڑے رہجاتے ہیں +

علم و فضل کے درسگاہ میں آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل کی شریعت کی رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسمٰعیل کی زبان میں بیان فرما رہے ہیں +

غرضکہ مسند فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہیں اور چار بالش امارت پر آپ ایک ذی شوکت امیر ہیں اگر عدالت میں آپ نوشیروان ہیں تو شجاعت میں رستم دستان ہیں اگر سخاوت میں آپ حاتم نوال ہیں تو شہامت میں کیخسرو مثال ہیں +

ایسے صفات متضادہ کا بشر ابو البشر کی اولاد میں پیدا نہیں ہوا اور ایسے اوصاف متقابلہ کا آدمی جناب آدم کی ذریت میں پیدا نہیں ہوا +

انہیں صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھکر نصیریہ نے آپکو خدا جانا اور صوفیہ نے خدا جانی کیا جانا مگر سچ تو یہ ہے ؎ ذات حیدر کو کوئی کیا جانے + یا نبی جانے یا خدا جانے +

میری بساط ہی کیا تھی کہ میں ایسے اہم مطالب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا گدگدایا کہ بیتاب کر دیا ہر چند کہ میں اس دریا میں تیرنے کے لائق نہیں تھا مگر امید نے سہارا دیا اور اس سہارے سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا میں اپنے امامیہ احباب سے نہایت شرمسار ہوں کہ میں اس تالیف میں انکی کتابوں سے اخذ مطالب ہی کرتا رہا ہوں اور حضرات اہل سنت وجماعت کی کتب حدیث پر ہی اس کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے۔

اسلیئے اہل سنت وجماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے مبارک کی ایک فہرست مع ان کے سنہ وفات کے دیباچہ میں درج کر دی ہے +

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسمار محدثین	سنہ وفات
ابن شہاب الزہری امام مالکؒ کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فن کو مدون کیا ہے	سنہ ۱۲۵ھ
ابن اسحاقؒ صاحب السیرۃ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کو روایت کیا ہے زہریؒ کہا کرتے تھے من اراد المغازی فعلیہ بابن اسحاقؒ	سنہ ۱۵۰ھ
الکلبیؒ صاحب التفاسیر و علم النسب استاد سفیان ثوریؒ	سنہ ۱۴۶ھ
امام مالکؒ صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۷۹ھ
عبداللہ بن مبارک شاگرد امام مالک رح	سنہ ۱۸۱ھ
وکیع بن الجراحؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۶ھ
عبداللہ بن الوہبؒ آپ نے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی	سنہ ۱۹۷ھ
سفیان بن عیینہؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۸ھ
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۰۴ھ
ابو داؤد الطیالسی رح صاحب کتاب مسند	سنہ ۲۰۳ھ
الواقدی رح صاحب المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
عبدالرزاق رح استاد امام احمد ابن حنبل رح صاحب التفسیر المصنف	سنہ ۲۱۱ھ
الفریابی رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۱۲ھ
الحمیدی رح صاحب المسند	سنہ ۲۱۹ھ
آدم بن ابی ایاس رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۰ھ
ابو عبیدہ رح صاحب غریب الحدیث و شواہد	سنہ ۲۲۴ھ
سعید بن منصور رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۶ھ

اسمار محدثین	سنہ وفات
ابن سعد رح صاحب الطبقات	سنہ ۲۳۰ھ
ابن ابی شیبہ رح استاد امام بخاری صاحب کتاب مصنف و مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۵ھ
اسحاق بن راہویہ رح صاحب مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۸ھ
امام احمد بن حنبل صاحب مسند و زہد و المناقب	سنہ ۲۴۱ھ
ابن ابی عمر العدنی رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۳ھ
ابن منیع رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۴ھ
الدارمیؒ صاحب مسند	سنہ ۲۵۵ھ
امام المحدثین بخاری رح صاحب جامع الصحیح و التاریخ والادب	سنہ ۲۵۶ھ
الزبیر بن بکار رح صاحب اخبار المدینہ و الموفقیات	سنہ ۲۵۶ھ
امام مسلم رح صاحب جامع الصحیح	سنہ ۲۶۱ھ
ابو داؤد رح صاحب السنن ـ والناسخ والمنسوخ	سنہ ۲۷۵ھ
ابو عیسیٰ الترمذی رح صاحب الجامع والشمائل	سنہ ۲۷۹ھ
ابن ماجہ صاحب السنن	سنہ ۲۷۵ھ
ابن ابی الدنیا رح صاحب کتاب مصنف	سنہ ۲۸۱ھ
الحارث بن ابی اسامہ رح صاحب المسند	سنہ ۲۸۲ھ
القاضی اسمعیل صاحب کتاب فضل الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم	سنہ ۲۸۲ھ
ابن ابی عاصم رح صاحب مسند	سنہ ۲۸۷ھ
الحکیم الترمذی رح صاحب نوادر الاصول	سنہ ۲۸۵ھ
عبداللہ بن امام احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند	سنہ ۲۹۰ھ

اسماء محدثین	وفات سنہ	اسماء محدثین	وفات سنہ
البزار شاگرد امام بخاری رح صاحب مسند	۲۹۲ھ	ابو بکر الاسماعیلی رح صاحب الصحیح و المعجم	۳۷۱ھ
النسائی رح صاحب السنن و الخصائص	۳۰۳ھ	ابن شاہین رح صاحب السنن و الترغیب	۳۸۵ھ
ابو یعلی رح صاحب المسند و المعجم	۳۰۷ھ	الدارقطنی صاحب السنن وغیرہ	۳۸۵ھ
ابن جریر الطبری رح صاحب التفسیر و التاریخ	۳۱۰ھ [illegible]	الخطابی رح صاحب غریب الحدیث	۳۸۸ھ
ابو بشر الدولابی رح صاحب الکنیٰ	۳۱۰ھ	ابن مندہ رح صاحب معرفۃ الصحابہ	۳۹۵ھ
ابن خزیمہ رح صاحب الصحیح	۳۱۱ھ	الحاکم صاحب المستدرک و التاریخ	۴۰۵ھ
ابو القاسم البغوی رح صاحب معجم الصحابہ	۳۱۷ھ	ابن مردویہ المشہور [illegible] المحدثین رح صاحب التفسیر و المناقب و المستخرج علی البخاری	۴۱۵ھ
ابن المنذر رح صاحب التفسیر و الاوسط	۳۱۸ھ		
الطحاوی رح صاحب مشکل الآثار	۳۲۱ھ	تمام رح صاحب الفوائد [illegible]	۴۱۴ھ
العقیلی رح صاحب الضعفاء	۳۲۲ھ	اللالکائی رح صاحب السنہ	۴۱۸ھ
ابن قتیبہ الدینوری رح صاحب کتاب المعارف	۳۲۶ھ	ابو نعیم [illegible] صاحب [illegible] معرفۃ الصحابہ وغیرہ	۴۳۰ھ
ابو بکر الانباری رح	۳۲۸ھ	الثعلبی [illegible]	۴۲۷ھ
ابن ابی حاتم رح صاحب التفسیر	۳۲۷ھ	البیہقی رح صاحب السنن و شعب الایمان وغیرہ	۴۵۸ھ
المحاملی رح صاحب الامالی	۳۳۰ھ	الخطیب بغدادی رح صاحب التاریخ و الجامع	۴۶۳ھ
ابن قانع رح صاحب معجم	۳۵۱ھ	ابن عبد البر رح صاحب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	۴۶۳ھ
ابو بکر الشافعی رح صاحب غیلانیات	۳۵۴ھ	الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفاسیر المشہورہ	۴۶۸ھ
ابن حبان رح صاحب الصحیح و الثقات و الضعفاء	۳۵۴ھ	البغوی رح صاحب معالم التنزیل و شرح السنۃ	۵۱۶ھ
ابن السکن رح صاحب معرفۃ الصحابہ	۳۵۳ھ	الدیلمی رح صاحب الفردوس الاخبار	۵۰۹ھ
الطبرانی رح صاحب معاجم ثلاثہ	۳۶۰ھ	السمعانی رح صاحب التاریخ	۵۶۲ھ
الآجری رح صاحب الشریعہ و الاربعین	۳۶۰ھ	ابن عساکر رح صاحب التاریخ	۵۷۱ھ
ابن السنی رح شاگرد نسائی رح صاحب عمل الیوم و اللیلہ و الطب النبوی	۳۶۴ھ	ابن الاثیر الجزری صاحب کامل التاریخ و اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	۶۳۰ھ
ابن عدی رح صاحب الکامل	۳۶۵ھ	الخوارزمی وہ ابن اخت ابی جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب المناقب	•
ابو الشیخ رح صاحب التفسیر و العظمۃ و الوصایا	۳۶۹ھ		

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہورہ حدیث مثل صحاح ستہ وغیرہ کے سوا جن کتابوں سے خصوصیت کے ساتھ اخذ مطالب کیا گیا ہے انکے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المناقب	للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ینابیع المودۃ	للعلامہ سلیمان الحنفی البلخی
الخصائص	للامام النسائی رحمۃ اللہ علیہ	جزو فضائل اہل بیت	للحافظ البزار رح
منقبۃ المطہرین	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	المناقب	للقاضی جمال الدین [illegible]
المناقب المسمی بمسند فاطمہ	للحافظ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ	شرف النبوۃ	للعلامہ ابو سعید رح
المناقب	للعلامہ محدث ابی بکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ	اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفی وفضائل اہل بیتہ الطاہرین	للعلامہ محمد بن علی صبان رح
جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی والنسب العلی	للسید نور الدین ابی الحسن علی بن عبداللہ السمہودی الشافعی رح	تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ	للعلامہ یوسف سبط ابن الجوزی رح
کتاب الآل	لابن خالویہ	ما نزل من القرآن فی علی ع	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رح
معالم العترۃ	للحافظ ابی الحسن الجنابذی رح	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ	لمحمد اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی
ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی	للعلامہ محب الطبری صاحب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ	مناقب ائمہ اثنا عشر	للشیخ عبدالحق محدث دہلوی رح
فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین	للعلامہ ابراہیم الحموینی رح	اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب	للعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین رح
المناقب	لاخطب خطباء خوارزم شامی	فضائل فاطمۃ الزہرا علیہا السلام	للحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک رح
مطالب السئول	للعلامہ کمال الدین محمد ابن طلحۃ الشافعی		
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ	للعلامہ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی رح	نور العین فی مشہد الحسین نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	للامام ابی اسحاق الاسفرائنی رح للشیخ الشبلنجی المومن الشافعی رح
مودۃ القربی	لسیدنا علی الہمدانی رح	الثغور الباسمہ فی مناقب سیدۃ النساء الفاطمہ	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
مفتاح النجا فی مناقب ذوی العبا	للعلامہ میرزا محمد معتمد خان بدخشانی		
المناقب	للفقیہ ابن المغازلی المالکی رح	سر الشہادتین	لخاتم المحدثین شاہ عبدالعزیز المحدث دہلوی

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
کفایۃ الطالب فی مناقب امام علی ابن ابی طالب رض	للعلامہ محمد ابن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	احیاء المیت بفضائل اہل بیت	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
		المناقب	الحافظ الدین محمد بن احمد العجمی رح
نزال الابرار	للعلامہ بدخشی رح	رسالۃ الفضائل اہل بیت	للسید عبدالرحمن الجہوری الشافعی
معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول	للعلامہ محمد بن یوسف الزرندی المدنی	عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب	لجمال الدین احمد المعروف بابن عنبہ رح
		ریاض الفضائل	الشیخ محمد الواعظ الہروی
صراط السوی فی مناقب آل النبی	للعلامہ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری	وسیلۃ المآل فی عد مناقب الآل	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی
معارج العلی فی مناقب المرتضی	محمد صدر عالم	کتاب الصفوۃ بمناقب بیت آل النبوۃ	لعبد الرؤف المناوی رح
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل	شہاب الدین احمد	الفتح المبین فی فضائل اہل بیت سید المرسلین	للعلامہ رشید الدین خان الدہلوی رح
الخصائص العلویہ علی سائر البریہ	لابی الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی		
فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب	للحافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رح	ذخیرۃ المآل فی شرح عقد جواہر اللآل	للشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی رح
مودۃ المومنین فی مناقب اہل بیت سید المرسلین	للمولوی ولی اللہ لکھنوی رح	سعادت الکونین	لم اقف علی اسم مولفہ
		تنضید العقود السنیہ بتمہید الدولۃ الحسینیہ	رضی الدین محمد بن علی بن حیدر رح
درر السمطین فی فضل المصطفی والمرتضی والسبطین	لجمال الدین محمد یوسف الزرندی رح	القول الجلی فی فضائل علی	للسیوطی رح
عرف الوردی فی اخبار المہدی	للسیوطی رح	دعاء الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	للعبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی رح
مناقب حیدریہ	للشیخ احمد بن علی بن ابراہیم الانصاری الیمنی الشیخانی رح	اسنی المطالب فی فضل علی بن	للشیخ ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی
عقد اللآل فی فضائل الآل	للشیخ عبد اللہ العیدروس رح	ابی طالب	الیمنی الشافعی رح

ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے آنجہ ظاہر ہو جائیگا کہ احقر نے کس قدر جانکاہی سے اسکے ابواب کو ترتیب دیا ہے

پہلے باب میں جناب امیر کے اسماء اور القاب درج کرکے کفایۃ المہمہ بسرکت اسماء ابی الائمہ اسکا نام رکھا ہے

دوسرے باب میں ۔ آپکے شان کے متعلق قرآن کی آیتیں جمع کی ہیں اور اسکا نام النص الجلی مما نزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے ۔

تیسرے باب میں ۔ جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اسکا نام ملہم غیبی نے الکواکب المضیہ فی فضائل

العلویہ پکارا ہے ❖

چوتھے باب میں - آپ کی خصوصیات کا ذکر ہے سروش آسمانی نے العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضیٰ کا خطاب اسکو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے لقب سے نامزد کیا ہے ❖

کوئی صاحب خیال نکرے کہ اس کتاب کی تدوین کتب مناقب ہی سے تالیف پائی ہے نہیں بلکہ کتب صحاح میں جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مسند اہلبیت جناب امام رضا علیہ السلام اور کنز العمال اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیا اور جامع عبد الرزاق اور مسند بزار اور معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ سے ❖

اور کتب رجال میں - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اصابہ فی تمیز الصحابہ اور الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ وغیرہ ❖

اور تفاسیر میں تفسیر معالم التنزیل اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور اور تفسیر کشاف اور بیضاوی وغیرہ سے اور تواریخ میں تاریخ طبری - اور کامل التواریخ اور مروج الذہب مسعودی مرات الجنان یافعی اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے اور سیر میں سیرت ابن اسحاق - اور واقدی اور مدارج النبوۃ سے ❖

بہت کچھ مدد لی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اسکی عبارت کے ذیل میں درج کر دیا ہے اب میں اپنے لئیے اور ناظرین کتاب کے لیئے دعا خیر مانگتا ہوں اور اصل کتاب کی طرف رجوع کرتا ہوں ❖

واللہ تعالی یعصمنا عن الخطاء والخطل ویثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انہ المرجو فی الاولی والاخری وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبیٰ

باب اوّل

جناب امیر علیہ السلام کی اسماء مبارکہ مین

موسُومہ

بکفایت المہمہ بہ برکت اسماء ابی الائمہ ؑ

اسد

قال ابن الاعرابی کانت فاطمۃ بنت اسد ام علی حاملا بعلی و ابو طالب غائب فوضعتہ فسمتہ اسدا لتحیی بہ ذکر ابیہا فلما قدم ابو طالب سماہ علیا (الیواقیت لابی عمر الزاہدی)

ابن اعرابی کا قول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد حمل سے تہین اور انکے وضع حمل کے وقت ابو طالب کہین گئے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ تولد ہوئے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر انکا نام اسد رکہا تاکہ انکے والد کا نام انکے ذریعہ سے زندہ رہے جب ابو طالب تشریف لائے تو انکا نام علیؑ رکہا۔

حیدرہ

قال عطاء انما سمتہ امہ حیدرۃ بدلیل قولہ یوم خیبر ؎ انا الذی سمتنی امی حیدرۃ (تذکرۃ خواص الامۃ)

عطا کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے آپکا نام حیدر رکہا تہا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیبر کے روز آپنے اپنے رجز مین فرمایا ہے ۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر یعنے شیر رکہا ہے

وقال علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیۃ ویقال ان ذلک کان کشفا من علیؑ فان مرحبا کان رای فی تلک اللیلۃ فی المنام اسدا افترسہ فذکرہ علی لیخیفہ

حافظ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ حلبیہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر کا اپنی رجز مین اپنے آپ کو حیدر کہنا ایک کشفی امر تہا کہ اسی رات مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ اسکو ایک شیر نے پہاڑ ڈالا ہے پس جناب امیر نے اسکو خوف دلانی کے لئیے اسکا ذکر کیا کہ مین وہ شیر ہون جسکو تونے خواب مین دیکہا ہے۔

وقال بعضہم لان ابا طالب کان غائبا حین ولد فسمتہ امہ حیدرۃ وقیل فی حکایۃ انما سمتہ حیدرۃ لان علیا کان رضیعا وہو فی البیت وحدہ وکانت امہ خارجۃ فی بعض الحاجات وکان منزلہم بجنب جبل مکۃ فنزلت حیۃ وہمت لقتل علی فمد یدہ واخذ الحیۃ وامسکہا فماتت فی یدہ فدخلت امہ ورأت الحیۃ مقتولۃ فی یدہ فقالت حیاک اسمیا حیدرۃ لذلک سمی حیدرۃ نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین المستلاذی فی مناقب الاصحاب بعض کہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے اسوقت ابو طالب گہر مین نہین تہے آپکی والدہ نے آپ کا

نام حیدر رکھا ایک حکایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیر ابھی دودھ پیتے بچہ ہی تھے اور گھر میں تنہا تھے آپکی والدہ ماجدہ گھر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تھیں اور انکا گھر کہ میں ایک پہاڑ کے پہلو میں تھا ایک سانپ پہاڑ پر سے اترا اور جناب امیر کو قتل کرنا چاہا جناب امیر نے ہاتھ بڑھا کر اسکو مضبوط پکڑ لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی میں مر گیا اتنے میں آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائیں اور سانپ کو انکے ہاتھ میں مرا ہوا دیکھکر کہنے لگیں اے میرے شیر خدا تجھے حیدر کہا اسلیئے آپکا نام حیدر مشہور ہو گیا +

علی

جناب امیر کے علی نام ہونیکی وجہ تسمیہ میں علماء کا اختلاف ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ھو اسم سمته به امه عند ولادته (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کے وقت ہی انکا نام نامی علی رکھا تھا +

وقیل فلما علا علی علی کتفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکسر الاصنام سمی علیا من العلو والرفعۃ والشرف (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے بعض لوگ یہہ کہتے ہیں کہ جب جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کعبہ کے بت توڑنیکے لیئے چڑھے اسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا +

عن ابن عباس قال کانت امه اذا دخلت علی هبل لتسجد له وهی حامل به علا علی بطنها فیمنعها من السجود فسمی علیا (تذکرۃ خواص الامہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب امیر کی والدہ اپنے ایام حمل میں جسوقت کہ ہبل کے پوجنے کیلیے جاتیں اور سجدہ کا ارادہ کرتیں تو جناب امیر انکے پہلو کیطرف چڑھ جاتے اور سجدہ کرنے سے انکو روکے رکھتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکھا گیا +

بعض کے نزدیک ابو طالب نے جناب امیر کا نام علی رکھا تھا چنانچہ علامہ ابن یوسف گنجی بھی اسی بات کے قائل ہیں اور اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں اسکی تائید میں جناب ابو طالب کا ایک شعر پیش کرتے ہیں ؎ سمیته بعلی کی یدوم له + عز العلو وفخر العز ادومه + یعنے میں نے انکا نام علی اسلیے رکھا ہے تاکہ سربلندی کی عزت انکے لیئے ہمیشہ رہے اور عزت کا فخر انکو ہمیشہ اپنے ساتھ لیے رہے +

عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلاله یا محمد من خلفت فی امتك قلت خیرها قال اعلی بن ابی طالب قلت نعم یا رب قال یا محمد اطلعت الی اهل الارض اطلاعة فاخترتك منها فشققت لك اسما من اسمائی فانا المحمود فانت محمد ثم اطلعت الثانية فاخترت منها علیا وشققت له اسما من اسمائی فانا الاعلی وهو علی یا محمد انی خلقتك وعلیا من سنخ نور من نوری وعرضت ولایتکما علی اهل السموت والارض فمن قبلها کان عندی من المؤمنین ومن جحدها کان من الکفرین (اخرجه الخوارزمی) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلہ بان ابی سلیمان رضی

اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب معراج مین پروردگار جل جلالہ نے
مجھسے ارشاد کیا یا محمدؐ تم اپنی امت مین اپنی جگہہ پر کس کو چھوڑ آئے ہو مینے عرض کیا انکے بہتر اور برتر کو۔ فرمایا کیا علی بن
ابیطالب کو مینے عرض کیا ہان اُنہی کو پروردگار نے فرمایا یا محمدؐ مین نے زمین والون کو اچھی طرحسے دیکھکر تمکو برگزیدہ
کیا اور اپنے نامون مین سے ایک نام تمہارے لیے مشتق کیا پس مین محمود ہون اور آپ محمد ہین پھر مینے دوبارہ
زمین کے لوگون کو دیکھا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسکے لیے بھی ایک نام اپنے نامون سے مشتق کیا
پس مین اعلے ہون اور وہ علیؑ ہے یا محمدؐ مینے تمکو اور علیؑ کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہے اور تم دونون کی ولایت
کو آسمان اور زمین والون کے سامنے پیش کیا پس جسنے اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ٹھہرا۔ اور جسنے اس
سے انکار کیا کفار کے گروہ مین سے ہوگیا۔

روضۃ الشہداء مین ملا حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب مسجد کے پاس دیکھنے
کو تشریف لائے جناب امیرؑ نے ہاتھ بڑھا کر انکے چہرہ کو خراشیدہ کیا۔ اُنہون نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچھا تم نے
انکا کیا نام رکھا ہے انہون نے جواب دیا مینے انکا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکھا ہے ابوطالب نے کہا ان کا
نام ہمارے جد اعلے جامع قبائل عرب قصی کے نام پر زید رکھنا چاہیے اسی اثنا مین سرور دین صلے اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور پوچھا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا ہے عرض کیا گیا کہ والدہ نے اسد اور والد نے زید کہا
ہے آپنے ارشاد کیا کہ علی نام رکھنا چاہیے۔ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا مینے ایک ہاتف
سے یہی نام سُنا تھا دوسری روایت مین ہے کہ جناب امیرؑ کے نام رکھنے کی نسبت جناب ابوطالب اور فاطمہ
بنت اسد مین باہم تکرار ہونے لگی آخرکار دونو فیصلہ کے لیے کعبہ مین گئے جناب فاطمہ بنت اسد نے آسمان
کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ شعر کہا ؎ بین لنا بحکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذی الصبی + یعنے اے
پروردگار اس لڑکے کے نام کی نسبت جو کچھ کہ تیری رضا ہو مجھے اس سے آگاہ کر۔ اتنے مین غیب سے ندا آئی ؎
فاسمہ من شامخ العلی علی اشتق من العلی + یعنے اسکا نام علیؑ ہے۔ علی مشتق ہے العلی سے جو خدائے پاک کے
اسماء الحسنی مین سے ہے +

قیل لما قربت ولادۃ علی حضر ابوہ ابوطالب الکعبۃ وتعلق باستارھا وقال ؎ ادعوک یا ذا الغسق الدجی والفلق
المنبلج المضی + بین لنا عن حکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذا الصبی + فهتف بہ هاتف ؎ خاطبتنا
بالولد السخی + الطیب المهذب المرضی + ان اسمہ فی شامخ العلی + علی اشتق من العلی (ذکرہ نجم الدین
فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابۃ) روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ
تولد ہوئے ابوطالب نے کعبہ کا پردہ پکڑکر یہ شعر پڑھا۔ مین تجھے پکارتا ہون اے صاحب اندھیری رات اور چمکتی صبح

روشن کیجیے ہمسے اپنی رضا کا حکم کر جو نام کہ تو اس لڑکے کا مناسب سمجھے ناگاہ ہاتف نے پکارا تو نے ہم سے اس پاک اور مہذب اور ستودہ لڑکے کی نسبت پوچھا ہے۔ اسکا نام آسمان کی بلندیون مین علی ہے اور وہ مشتق ہے العلی سے جو خدای پاک کے اسمائے حسنی مین سے ہے

(کنیت)

ابوالحسن

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مدادا والاشجار اقلاما والانس والجن حسابا ما احصوا فضائلك یا ابا الحسن (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کاتب اور جن محاسب بنجائین تاہم اے ابوالحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکین گے۔

ابوالحسین

عن علی قال کان الحسن یدعونی فی حیوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا حسین و الحسین یدعونی ابا حسن ولا یدعیان ابا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعونی اباهما (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب امیرؑ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات با برکات مین حسنؑ مجھکو اباحسین اور حسینؑ اباحسن کہا کرتے تھے۔ اور مجھکو اپنا باپ نہین سمجھتے تھے بلکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرتؐ رحلت فرما گئے تو مجھے ان دونون نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابومحمد

خوارزمی کہتا ہے کہ جناب امیرؑ اس کنیت سے بھی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تھا جنکی پیدا ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو بیان فرمائی تھی۔

ابوالریحانتین

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی قبل موتہ بثلاث سلام علیك یا ابا الریحانتین اوصیك بریحانتی فی الدنیا فعن قلیل ینهد رکناك واللہ خلیفتی علیك فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ھذا احد الرکنین الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمة قال ھذا الرکن الاخر (اخرجہ احمد وابوبکر بن مردویہ) جابر سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت امیر سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے ابا الریحانتین تجھپر سلام ہو مین تجھے اپنے دونو پھول کے پودون کے لیے دنیا مین وصیت کرتا ہون عنقریب تیرے دونون رکن جاتے رہینگے اور پروردگار تیرا خلیفہ اور نگہبان تجھپر رہیگا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا جناب امیرؑ فرمانے لگے یہ ان دونو رکنون مین سے پہلا رکن تھا جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جب جناب فاطمہؑ رحلت فرما گئین جناب امیرؑ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تھا۔

ابوتراب

(۱) عن سهل بن سعد قال استعمل علی المدینة رجل من آل مروان قال فدعا سهل بن سعد فامرہ ان یشتم علیا قال فابی سهل فقال لہ اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب

فقال سهل ما كان لعلی اسم احب اليه وان كان ليفرح اذا دعی به فقال له اخبرنا عن قصته لم سمی ابا تراب فقال جاء رسول الله صلی الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يجد عليا فقال اين ابن عمك فقالت كان بينی و بينه شیء فغاضبنی فخرج ولم يقل عندی فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم لانسان انظر اين هو فقال رسول الله هو فی المسجد راقد فجاء رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداءه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلی الله عليه وسلم يمسحه عنه ويقول قم يا ابا تراب (اخرجه البخاری والمسلم) سہل بن سعد کہتے ہین

ایکدفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ مین عامل ہوکر آیا اور سہل بن سعد کو بلاکر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو گالیان دے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہدے کہ نعوذ باللہ جناب ابو تراب پر .... ہو سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے کوئی نام زیادہ تر پیارا نتہا جب آپ اس نام سے پکارے جاتے تو نہایت خوش ہوتے عامل نے کہا ہمین یہ بتا کہ جناب امیر کا نام ابوتراب کیون رکہا گیا۔ سہل نے کہا ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہؑ کے گہر مین تشریف لیگئے۔ علی علیہ السلام کو وہان موجود نپاکر جناب سیدہ سے پوچہا تیرا چچازاد بہائی کہان ہے۔ جناب سیدہ نے عرض کیا ہم دونون مین باہم کچہ شکر رنجی ہوگئی تہی وہ غصہ ہوکر چلے گئے ہین اور آج گہر مین قیلولہ نہین کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جاکر دیکہو کہ وہ اسوقت کہان پر تشریف رکہتے ہین۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد مین سو رہے ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے اور انکو سوتا ہوا پایا .... اور دیکہا کہ کندہے سے ردا اتری ہوئی ہے اور پہلو مٹی سے آلودہ ہو رہا ہے۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے بدن سے مٹی پونچہنے لگے اور فرمانے لگے اُٹھ اے ابوتراب اُٹھ اے ابوتراب ❊

(۲) عن ابن عباس قال لما اخی رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين و الانصار وهو انه صلی الله عليه وسلم اخی بين ابی بكر و عمر رضی الله عنهما و بين عثمانؓ و عبد الرحمن بن عوف و اخی بين طلحةؓ و الزبيرؓ و اخی بين ابی ذر الغفاریؓ و المقداد رضوان الله عليهم اجمعين ولم يواخ بين علی بن ابی طالب و بين احد منهم خرج علی مغضبا حتی اتی جدولا من الارض وتوسد ذراعيه ونام فيهما فسفی عليه الريح التراب فطلبه النبی صلی الله عليه وسلم فوجده علی تلك الصفة فوكزه برجله وقال له قم فما صلحت الا ان تكون ابا تراب اغضبت حين اخيت بين المهاجرين و الانصار ولم اواخ بينك و بين احد منهم - اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی - الا من احبك فقد حف بالامن و الايمان ومن ابغضك اماته الله ميتة جاهلية (اخرجه ابوبكر الخوارزمی) ابن عباسؓ کہتے ہین جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور اسکی یہ صورت قرار دی کہ جناب ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کا اور حضرت عثمانؓ کو عبدالرحمنؓ

ابن عوف کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو مقداد کا بھائی بنایا۔ اور علی بن ابی طالب باقی رہ گئے ان سے کسیکا
رشتہ اخوت نہ ملا جناب امیر نہایت غصہ میں جاکر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا تکیہ بناکر زمین پر سو گئے ہوا نے
مٹی اڑاکر انکے بدن مبارک کو گرد آلود کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ڈھونڈنے لگے اور انکو اس حالت میں پایا
اور اپنے پاؤں سے ٹہکا کر فرمایا۔ تو نے ابو تراب اس میں اپنے لیے کیا اچھی مصلحت دیکھی ہے جب مینے مہاجرین اور انصار
کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑا او تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا تو تو خفا ہو گیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھہ سے
ایسا ہو جیسیکہ ہارون موسی سے تھے لیکن میرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ جو کوئی کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور
ایمان میں چھپا رہیگا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھیگا خدا اسکو کافروں کی موت سے مارے گا۔

(۳) عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلها رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقام بها رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لهم فی نخل قال علی یا ابا الیقظان هل لك
ان تأتی هؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناهم فنظرنا الی عملهم ساعة ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی
فی صور[1] من النخل فی دقعاء[2] من التراب فنمنا فوالله ما انتبهنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا
برجله وقد تتربنا من تلك الدقعاء[3] فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لما یری علیه
من التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر[4] ثمود الذی عقر الناقة و
الذی یضربك فی هذا یعنی قرنه حتی یبل منه هذه یعنی لحیته (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی
الخصائص) والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب امیر غزوہ ذی العشیرہ میں باہم رفیق
تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں پر فروکش ہوئے ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیوں کو نخلستان میں ایک چشمہ پر
کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جناب امیر نے مجھ سے کہا یا ابا الیقظان۔ اگر تیرا منشا ہو تو ہم چلکر دیکھیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے
ہیں۔ ہم دونوں انکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک انکے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر ہمپر نیند نے غلبہ کیا اور ہم نخلستان
میں جاکر زمین پر سو گئے۔ واللہ کسینے ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیدار نکیا۔ حضرت نے ہمکو پاؤں سے
ٹہکا کر جگایا۔ ہم بالکل گرد میں اٹے ہوئے تھے پس اسی روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو گرد آلود
دیکھکر ابا تراب کا خطاب دیا اور ارشاد کیا کہ میں تمکو دو سخت بدبختوں کی خبر دوں ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد
ہو۔ فرمایا ایک تو ثمود کی قوم کا احیمر نام رکھنے والا جس نے ناقہ صالح کے پاؤں کاٹ ڈالے تھے اور ایک وہ شخص ہے
جو یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنے تیری ریش مبارک تر کرے گا۔

ابو السبطین

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب
الناس فحمد اللہ واثنی علیه فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال ابن علی

[1] صور بالفتح نخل خورد ۱۲ [2] دقعاء بفتحتین بر خاک افتادن ۱۲ [3] دقعاء خاک ۱۲ [4] احیمر تصغیر احمر لقب عزار بن سالف جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے

ابن ابی طالب فوثب علیؑ قائماً علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منہ وضمہ الی صدرہ و
قبل بین عینیہ ثم بکا حتی سال دموعہ علی خدہ فقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ہذا علی بن ابی طالب
ہذا شیخ المہاجرین والانصار ہذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی۔ ہذا ابو السبطین الحسن والحسین
سید شباب اہل الجنۃ ہذا مفرج الکرب عنی ہذا اسد اللہ فی ارضہ وسیفہ المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ
لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ
الشاہد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی فی شرف
النبیؐ) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر
چڑہکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور لوگون کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الہی
سے ڈرایا اور پہر رونے لگے اور فرمایا علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جلدی سے اچہلکر اپنے دونو پاؤنپر
کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون۔ حضرتؐ نے انکو اپنے نزدیک بلایا جب وہ نزدیک
گئے تو آپ نے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر
اشک جاری ہوگئے پہر آواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام یہ علی بن ابیطالب شیخ المہاجرین والانصار
ہے یہ میرا بہائی اور میرا ابن عم اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ یہ ابو السبطین یعنے امام حسن اور
حسین کا باپ ہے جو اہل جنت کے نوجوانون کے سردار ہین۔ یہ مجہسے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے۔ یہ خدا کی زمین
پر خدا کا شیر ہے اور اسکے دشمنون کے لیئے اسکی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور خدا کے فرشتے لعنت کرتے
ہین اللہ ان سے بیزار ہے مین ان سے بیزار ہون پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس
سے بیزاری اختیار کرے۔ تم حاضرین مین سے ہر ایک کو چاہیے کہ غائبون کو اس سے آگاہ کرے۔

القاب

امیر المومنین

(۱) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار
نائماً واذا رأسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفہا الیک
انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک
یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک
وخسر من تخلاک محبو محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمدؐ مبغضوک لن ینالہم شفاعۃ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ رأس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ الکلبی کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) ابن عباس رض کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی کے آغوش مین سر رکہے ہوئے اپنے دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تہے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کر کے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہا۔ دحیہ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ مین تم سے محبت رکہتا ہون آپکے چند مناقب مجہے معلوم ہین جنکو مین آپسے بیان کرنا چاہتا ہون۔ آپ تمام مومنون کے امیر اور تمام سفید ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ والون کے پیشوا ہین آپ سوا انبیا اور مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لواء الحمد آپکے ہاتہہ مین ہوگا اور آپ کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور انکا گروہ کے ساتہہ جنت مین سیر کرتا ہوگا بتحقیق رستگار ہوا وہ شخص جس نے آپ سے تولا رکہا اور نقصان اٹہایا اس نے جو آپسے علیحدہ ہوگیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محب آپکے محب ہین اور ان کے دشمن آپکے دشمن ہین۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بہرہ یاب نہ ہون گے اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لا جب جناب امیر اسکے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنے آغوش سے لیکر انکے آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار نے خواب سے بیدار ہوکر پوچہا یہ کیسا شور تہا جناب امیر نے دحیہ کا تمام ماجرا عرض کیا حضور نے فرمایا یہ دحیہ نہین تہے بلکہ جبرئیل تشریف لائے تہے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہین ممتاز کیا ہے ان سے تمہین آگاہ کرین۔ خدا تعالی نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ مین القا کیا ہے اور تمہارے خوف کو کافرون کے دل مین ڈالدیا ہے ✤

(۲) عن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء وماء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم فھو امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین و امام الغر المحجلین فجاء علی فضرب الباب فقال من ھذا یا انس قلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجہکو فرمایا کہ اے انس پانی لاکر ہمین وضو کرا مین پانی لایا اور حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑہی نماز سے فارغ ہوکر مجہے ارشاد کیا اے انس جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور وصیون کا خاتم اور سفید ہاتہہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہوگا۔ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے اور دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے پوچہا اے انس یہ کون ہے مینے عرض کیا علی ہین آپنے فرمایا دروازہ کہولدے مینے دروازہ کہولدیا جناب امیر حضرت کے پاس تشریف لے آئے ✤

(۳) عن بریدۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نسلم علی علی بیا امیر المؤمنین (اخرجہ ابن مردویہ)
بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم علی علیہ السلام کو یا امیر المومنین
کہکر سلام کیا کریں ✦

(۴) عن سالم مولی علی قال کنت مع علی فی ارض لہ وھو یحرثھا حتی جاء ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما فقالا السلام
علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیل کنتم تقولون فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فقال
عمر ہو امرنا (اخرجہ ابن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام کا غلام سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ میں جناب امیر کے
ساتھ انکی زمین میں تھا اور وہ اسکی کاشت کاری کر رہے تھے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما انکے ملنے کو آئے اور السلام
علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر سنت اسلام ادا کی کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اسیطرح سے کہا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت ہی نے ہمکو یہ حکم دیا تھا ✦

(۵) عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین
ما انکروا فضلہ سمی امیر المؤمنین وآدم بین الروح والجسد فقال اللہ تبارک وتعالی انا ربکم ومحمد نبیکم و
علی امیرکم (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے علی کا نام امیر المومنین رکھا گیا ہے تو ہرگز اسکے فضائل سے انکار نکرتے علیؑ
کا نام اسوقت سے امیر المومنین ہوا ہے کہ ابھی آدم روح اور جسد کے درمیان تھے اسوقت پروردگار نے ارواح کو خطاب کیا کہ
میں تمہارا خدا ہوں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا نبی اور علیؑ تمہارا امیر ہے ✦

(۶) عن ابن عباس قال دخل علی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فجلس
بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین عائشۃؓ فقالت ما کان لک ان تجلس بین فخذی فضرب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی ظہرہا وقال مہلا تؤذینی فی اخی فانہ امیر المؤمنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم
القیامۃ یقعد علی الصراط فیدخل اولیاءہ فی الجنۃ ویدخل اعداءہ فی النار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
پاس تشریف رکھتے تھے اتنے میں جناب امیر تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنینؓ کے درمیان میں بیٹھ گئے
بی بی عائشہ جھنجھلا کر بولیں کیا میری ران پر بیٹھنے کے سوا آپکے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے
بی بی عائشہ صدیقہ کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا کہ چھوڑ میرے بھائی کے بارے میں تو مجھے ایذا نہ دے۔ یہ مومنوں کا امیر اور مسلمانوں
کا سردار اور سفید ہاتھ اور منہ والوں کا پیشوا ہے قیامت کے روز یہ پل صراط پر بیٹھیگا اور اپنے دوستوں کو جنت میں اور
دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرے گا ✦

(٧) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فقال یا ام حبیبۃ اعتزلینی فانا علی حاجۃ ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء۔ ثم قال ان اول من یدخل ھذا الباب امیر المؤمنین وسید العرب خیر الوصیین و اولی الناس بالناس قال انس فجعلت اقول اللھم اجعلہ رجلا من الانصار فاذا ھو علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے گھر میں رونق افروز تھے۔ ام حبیبہ سے ارشاد کیا کہ اے ام حبیبہ تم ہم سے تھوڑی دیر کے لیئے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمیں ایک ضروری امر درپیش ہے پھر آپنے خوب طرح سے وضو کیا اور فرمایا جو شخص کہ سب سے اول اس دروازہ سے گھسیگا وہ مومنوں کا امیر اور عرب کا سردار اور تمام اوصیا سے بہتر اور سب لوگوں سے برتر ہوگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے دل میں دعا کرنے لگا یا الٰہی وہ شخص جسکے لیے حضرتؐ نے یہ کچھ فرمایا ہے وہ انصار میں سے ہو۔ ناگہان۔ جناب امیر علیہ السلام دروازہ سے گھس آئے ✤

(٨) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الان یدخل سید المسلمین و امیر المؤمنین و خیر الوصیین اذ اطلع علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم اللھم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح العرق من جبھتہ و وجھہ یمسح بہ وجہ علی و یمسح العرق من وجہ علی و یمسح بہ وجھہ فقال لہ علی یا رسول اللہ انزل فی شئ قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی انت اخی ووزیری و خیر من اخلف بعدی تقضی دینی و تنجز وعدی و تبین لھم ما اختلفوا من بعدی و تعلمھم تاویل القرآن ما لم یعلموا تجاھدھم علی التاویل کما جاھدتم علی التنزیل۔ (اخرجہ الدیلمی و ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرتؐ نے فرمایا ابھی اسی وقت مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا امیر اور اوصیا کا بہتر یہاں آئیگا۔ ناگہان جناب امیرؑ تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے قربان۔ انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرتؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق انکے چہرہ پر اور انکے چہرے کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا میرے حق میں کوئی آیۃ نازل ہوئی ہے۔ آپنے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ موسی سے ہارون کی لیکن نبی میرے بعد نہیں ہونیوالا۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑ جاؤ ان سب سے تو افضل ہے۔ میری قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدے کو پورا کرنیوالا جن امور میں کہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے تو اسکو رفع کرنیوالا ہے۔ تو ان سے قرآن کے معنے بیان کریگا اور لوگوں کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جیسے کہ میں نے قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے ✤

(٩) عن رافع مولی عائشہؓ قال کنت غلاما اخدمھا فکنت اذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا

اکون قربا اعاطیها شیئا قال فبینما رسول الله صلی الله علیه وسلم عندها ذات یوم انجاء جاء فدق الباب
قال فخرجت الیه فاذا جاریة معها اناء مغطی قال فرجعت الی عائشة فاخبرتها۔ فقالت ادخلها فدخلت
فوضعت بین یدی عائشة فوضعته بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل یاکل وخرجت الجاریة
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیت امیر المؤمنین وسید المسلمین وامام المتقین عندی یاکل
معی فجاء جاء فدق الباب فخرجت الیه فاذا هو علی قال فرجعت فقلت هذا علی فقال صلی الله علیه وسلم
ادخله فلما دخل قال له النبی صلی الله علیه وسلم مرحبا واهلا لقد تمنیتك مرتین حتی لو ابطات
علی لسالت الله عز وجل ان یاتی بك احبس فکل (اخرجه ابن مردویه) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا غلام رافع روایت کرتا ہے کہ میں ام المومنین کے پاس رہا کرتا تھا اور انکی خدمت کیا کرتا تھا جس وقت
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو میں قریب تر رہتا اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو میں
حاضر کیا کرتا۔ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین کے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ ناگاہ ایک آنیوالی
نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں جب دیکھنے کو باہر نکلا ایک لونڈی کو دیکھا کہ ڈھکا ہوا خوان لیے ہوئے ہے میں نے لوٹ
کر ام المؤمنین سے بیان کیا۔ انہوں نے اسکو گھر میں بلا لیا۔ اس لونڈی نے خوان انکے سامنے رکھدیا۔ میں نے اٹھا کر سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکھدیا آپ اس میں سے تناول فرمانے لگے اور وہ لونڈی چلی گئی آپ نے فرمایا کاش اس
وقت امیر المومنین سید المسلمین امام المتقین بھی یہاں ہوتے تو ہمارے ساتھ کھانے میں شرکت کرتے اتنے میں ایک
شخص نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں دیکھنے کو نکلا اور جناب امیرؑ کو دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا لوٹ کر میں نے
عرض کیا کہ جناب امیر دروازہ پر تشریف رکھتے ہیں حضور نے انکو گھر میں بلا لیا۔ جب جناب امیرؑ حاضر خدمت ہوئے
سرکار نے مرحبا اور اہلاً کے الفاظ سے ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا ہم نے دو دفعہ تمہاری آنے کی آرزو کی تھی اگر تم دیر کرتے
تو میں تمہارے لیے پھر خدا سے دعا کرنیوالا تھا۔ آؤ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھانا نوش کرو ٭

(۱۰) عن معاویة بن ثعلبة اللیثی قال مرض ابوذر الغفاری مرضا شدیدا حتی اشرف علی الموت فوصی
الی علی بن ابی طالب فقیل له لو اوصیت الی امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کان احمد لوصیتك من
علی فقال ابوذر اوصیت والله الی امیر المؤمنین حقا حقا (اخرجه ابن مردویه) معاویہ بن ثعلبہ اللیثی
بیان کرتا ہے کہ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو کر انتقال کے قریب ہو گئے تو جناب امیرؑ سے اپنی وصیت
بیان کی۔ لوگوں نے کہا اگر تم اپنی وصیت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ سے بیان کرتے تو تمہارے لیے یہ بہتر ہوتا۔
ابوذر کہنے لگے میں نے اپنی وصیت کو سچے امیر المومنین سے بیان کیا ہے ٭

امام المتقین

(١) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله عز وجل اوحی الیّ فی علی انه امام المتقین (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر ابن عبد الله رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے پروردگار نے مجھکو علیؑ کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیون کا امام ہے +

(٢) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قالا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجه الدیلمی وابوبکر بن مردویه) انس بن مالک اور نواس بن سمعان رضی الله عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام +

(٣) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الدیلمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنون کے بادشاہ اور سفید ہاتھ اور منہ والون کے پیشوا ہو +

(٤) عن عبد الله بن اسعد بن زرارة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لیلة اسری بی انتہیت الی ربی عز وجل فاوحی الیّ فی علی بثلاث انه سید المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الحاکم وابونعیم وابن مردویه وابن قانع) عبد الله بن سعد بن زرارہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج میں جب ہم اپنے پروردگار کے پاس پہنچے تو پروردگار نے مجھے علیؑ کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتھ اور منہ والون کا پیشوا ہے۔

ولی المتقین

عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم انک سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الامام علی ابن موسی الرضا علیه التحیة والثنا فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتھ اور منہ والون کا پیشوا ہے +

سید الصادقین

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی سید الصادقین (تذکرہ خواص الامہ فی احوال الائمہ لسبط ابن جوزی) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچون کا سردار ہے +

سید المسلمین

(١) عن النواس بن سمعان قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین حین جاءه علی بن ابی طالب (اخرجه الدیلمی) نواس بن سمعان رضی الله عنہ کہتے ہین جب جناب امیر آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے تو حضرت

انکو جناب امیر مسلمانوں کے سردار کہکر پکارتے ✤

(۲) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الان یدخل سید المسلمین فاذا طلع علی (اخرجہ ابوبکر ابن مردویۃ) انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین ایک روز مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ حضرت نے فرمایا ابہی ابہی سید المسلمین یہان آئیگا اتنے مین جناب امیر حاضر خدمت ہوئے

(۳) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عزوجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ ابن مردویۃ) عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے شب معراج مین جب ہمنے اپنے پروردگار سے ملاقات کی پروردگار نے علی کے تین لقب ہمکو الہام کیئے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتھ اور منھ والون کا پیشوا ہے ✤

سید المومنین

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق شب معراج مین پروردگار نے مجہکو علی کے تین لقب القا فرمائے کہ وہ مومنون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتہ اور مونہہ والونکا پیشوا ہے ✤

سید العرب

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیا فقالت عائشۃ الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسل الی الانصار فاتوہ قال ہذا سید العرب فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرائیل اخبرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عزوجل (قال ابونعیم فی حلیۃ الابرار رواہ ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر) واخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرۃ والطبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الی اخر الحدیث جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلالاؤ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کیا آپ عرب کے سردار نہین آپنے فرمایا مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون علی عرب کے سردار ہین جب علی تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بہیجا جب تمام انصار حاضر ہوگئے آپنے ارشاد فرمایا یہ یعنی جناب علی تمام عرب کے سردار ہین میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکہو اور میری عزت کی وجہ سے ان کی عزت کرو بتحقیق جبرئیل علیہ السلام نے خدا کا یہ پیغام مجہکو دیا ہے جو مینے تمسے بیان کیا ✤

(۲) عن ام المؤمنین عائشہؓ قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ھذا سید العرب فقلت بابی و امی انت سید العرب فقال انا سید العالمین و ھو سید العرب (اخرجہ البیہقی و الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب امیرؑ تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ عرب کے سردار ہیں فرمایا میں تمام عالم کا سردار ہوں یہ عرب کا سردار ہے ✣

(۳) عن مسلمۃ بن نفیل مرسلاً ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشہؓ یا عائشہؓ اذا سرک ان تنظری سید العرب فانظری الی علیؑ قالت الست سید العرب قال انا امام المتعلمین و سید العالمین و ھذا سید العرب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) مسلم بن نفیل سے مرسلاً روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے عائشہ اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی کو دیکھ لے ام المومنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار نہیں فرمایا میں تمام علم حاصل کرنیوالوں کا امام اور تمام جہان کا سردار ہوں اور یہ عرب کا سردار ہے ✣

(۴) اخرج الدارقطنی عن ابن عباس و الحاکم عنہ و عن جابر قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم و علی سید العرب۔ دارقطنی ابن عباسؓ سے اور حاکم ابن عباسؓ و جابر عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آدم کی تمام اولاد کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کا سردار ہے۔

سید فی الدنیا والآخرہ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید فی الدنیا و الآخرۃ (اخرجہ ابو عمرو الحاکم و الخطیب و زاد فیہ الدیلمی من احبک فقد احبنی و حبیبک حبیب اللہ و من ابغضک فقد ابغضنی و بغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کیطرف نظر کر کے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سردار ہے ابو عمرو اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اس حدیث کو اسی قدر لفظوں سے روایت کیا ہے لیکن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں یہ لفظ اس حدیث کے ساتھ اور روایت کیے ہیں کہ یا علیؑ جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور تیرا دوست خدا کا دوست ہے اور جس نے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اس پر افسوس ہے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے ✣

قائد الغر المحجلین

عن عبداللہ بن حکیم الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالی اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی

بانہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الطبرانی) عبداللہ بن حکیم الجہنی رض سے مروی ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جناب ایزدی نے ہمکو علیؑ کے تین خطاب القا فرمائے کہ وہ مومنوں
کے سردار اور متقیوں کے امام اور جنکے سونہہ اور ہاتھ اور پاؤں سفید اور نورانی ہیں انکے پیشوا ہیں یعنے انکو بہشت
کی طرف لیجانیوالے ہیں +

یعسوب المؤمنین

(۱) عن علیؑ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال علی یعسوب المؤمنین و
المال یعسوب المنافقین (اخرجہ بن عدی نقلت عن صواعق محرقہ) جناب
امیر فرماتے ہیں کہ بالتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی مومنوں کا بادشاہ ہے اور مال منافقوں
کا بادشاہ ہے +

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا یعسوب
المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ
کی نسبت ارشاد کرتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور یہ مومنوں کا سردار ہے +

صدیق الاکبر

عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا علی المنبر منبر البصرۃ یقول انا صدیق
الاکبر (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ محب الطبری) معاذہ عدویہ سے
روایت ہے کہ منبر بصرہ کے منبر پر جناب امیرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں +

(عن) ابی ذر الغفاری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و
صدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم نقلت من الریاض النضرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرما رہے تھے تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ
پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان
ھذا اول من امن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المؤمنین وھذا من یصافحنی یوم القیمۃ
وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان فارسی
اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ تحقیق
یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنیوالا ہے اور
یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجھسے ملاقات کریگا اور یہ صدیق اکبر ہے

(۴) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر

لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبۃ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سات برس سب سے پہلے نماز پڑھی ہے +

(۵) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر اٰمنت قبل ان یؤمن ابو بکر واسلمت قبل ان یسلم ابو بکر (نقلہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ کہتی ہیں میں نے بصرہ کے منبر پر جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں قبل اسکے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے میں ایمان لایا ہوں اور ابو بکر کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہوں +

(۶) عن ابن عباس وابی لیلیٰ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مؤمن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مؤمن آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وہو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی) ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدیق تین ہیں اول حبیب النجار الیاسین (یعنے جناب عیسی علیہ السلام کے حواریین) پر ایمان لانیوالا جس نے کہ یہ کہا تھا اے میری قوم کے لوگو نبیوں کی متابعت کرو۔ اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالا حزقیل جس نے یہ کہا تھا۔ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا پالنے والا خدا ہے۔ اور علی بن ابیطالب کہ ان سب سے افضل ہے +

(۷) عن ابن عباس فی قولہ تعالی من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علی یا رسول اللہ ہل نقدر علی ان نزورک فی الجنۃ قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فاولہ ہذہ الآیۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ تعالی قد انزل بیان ما سئلت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہ ہے جن لوگوں نے خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتھ ہیں جن پر خدا نے اپنی نعمت اتاری ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آیا ہم حضور کو جنت میں بھی دیکھ سکینگے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا رہا ہے جو اسپر سب سے پہلے اسلام لاتا رہا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان

لوگون کے ساتھہ ہین جنپر خدا کی اپنی نعمت نازل کی ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک لوگون کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علیؑ خدا تعالے نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھپر اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۲) عن علی قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس فی القیمۃ غیرنا اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ھم یا رسول اللہ قال انا علی البراق واخی صالح علے ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقۃ العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الادمیون ما ھذا الا ملکا مقربا او نبیا مرسلا او حامل العرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معشر الادمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابو جعفر العقیلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ قیامت مین ہم چار شخصون کے سوا پانچوان شخص سوار نہوگا۔ انصار مین سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون وہ چار شخص کون مین حضرت نے فرمایا ایک تو مین ہون کہ براق پر سوار ہونگا اور میرا بھائی صالح نبی اس ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسکے پاؤن کاٹے گئے تھے۔ اور میرا چچا حمزہ ناقہ غضباء پر سوار ہوگا اور میرا بھائی علی جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور انکے ہاتھہ مین لوا الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتے ہونگے تمام آدمی کہینگے یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے۔ عرش کے اندر سے ایک فرشتہ جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

فاروق الاعظم

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت صدیق الاکبر والفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق والباطل (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیرؑ سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل مین فرق کروگے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر وھذا فاروق الاعظم یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین (اخرجہ الدیلمی) والطبرانی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت فرماتے تھے یہ وہ شخص ہے جو مجھپر سب سے پہلے ایمان لایا ہے۔ اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھسے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور مومنون کا

یعسوب (یعنے امیر ہے) اور مال منافقوں کا امیر ہوتا ہے ÷

(۳) عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علیا فانہ الفاروق بین الحق والباطل اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) وابن عبد البر فی الاستیعاب ابولیلی سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو تم ملازمت علیؓ کی اختیار کرو بتحقیق وہ حق و باطل میں فرق کرنیوالا ہے ÷

خاتم الوصیین

عن انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوٴ فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علی حتی ضرب الباب فقال من ھذا یا انس فقلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس پانی لاکر مجھے وضو کرا پس حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ لوٹ بیٹھے اور ارشاد کیا آج جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ امیر المومنین اور خاتم الوصیین اور سید المسلمین اور سفید ہاتھ پاؤں اور سفید والوں کا امام ہے - اتنے میں جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا اے انس دروازہ پر کون ہے میں نے عرض کیا کہ جناب امیر ہیں حضرتؐ نے فرمایا دروازہ کھولدو میں نے دروازہ کھولدیا جناب امیر اندر تشریف لے آئے ÷

خیر الوصیین

عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ طلع علی ابن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسیوقت سید المسلمین اور امیر المؤمنین اور خیر الوصیین آئیگا اتنے میں جناب امیر تشریف لائے ÷

الوصی

(۱) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فقال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ کان اعلمھم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی وینجز عداتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان الفارسی) ابوسعید خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک نبی کے لیے وصی ہوتا رہا ہے حضور کا وصی کون ہے فرمایا تو جانتا ہے کہ موسی کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت

نے فرمایا کیونکہ میں نے گذارش کیا اسلئے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سب سے زیادہ عالم تھے سو آپ نے فرمایا پس میرا وصی اور میرا رازدار۔ اور جن لوگون کو کہ میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں اُن سب سے بہتر اور میری وعدون کو پورا کرنیوالا اور میرے قرضون کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے +

(۲) عن انس بن مالك قال حدثني سلمان انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخي و وزيري و وصيي و خير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور میرے پیچھے رہنے والون مین سب سے افضل علی بن ابی طالب ہین +

(۳) عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدري من كان وصي موسى قلت يوشع بن نون فقال وصيي في اهلي و خير من اخلفه بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون حضرت نے فرمایا میرا وصی میرے اہل مین اور جنکو کہ مین اپنے بعد مین چھوڑتا ہون ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہین +

(۴) عن بريدة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي و وارث وان عليا وصيي و وارثي (اخرجه البغوي و معجم والديلمي في فردوس الاخيار) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے +

(۵) عن انس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال سلمان من وصيك يا رسول الله فقال يا سلمان من كان وصي موسى قال قلت يوشع بن نون قال فان وصيي و وارثي و يقضي ديني و ينجز موعدي علي بن ابي طالب (اخرجه احمد في مناقبه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضور کا وصی کون ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جناب کا وصی کون ہے حضرت نے فرمایا اے سلمان موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا سلمان نے عرض کیا یوشع بن نون جناب نے ارشاد کیا میرا وصی اور وارث اور میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدونکا پورا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۶) عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي و وارثي و وصيي قلت و ما ارث منك يا نبي الله قال ما ورث الانبياء من قبلي قلت و ما ورث الانبياء من قبلك قال كتاب ربهم و سنت نبيهم (اخرجه ابن المغازلي) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھ سے جناب سردار انبیا علیہ الصلوۃ والسلام

نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے حضور سے کیا ورثہ ملیگا فرمایا جو ورثہ کہ مجھ سے پہلی انبیاء نے پایا ہے مینے عرض کیا حضور سے پہلے انبیاء نے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اور پہلی نبی کی سنت ✣

(۷) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی ووارثی ووصیی قال علی ما ارث منك قال ما يرث النبيون بعضهم بعضا قال اللہ ورسولہ اعلم فقال كتاب اللہ وسنة نبيه (اخرجه ابن الحضرمی) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں جناب خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب امیر نے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے ملیگا فرمایا اگلے نبیوں نے ایکدوسرے سے کیا ورثہ پایا ہے جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت ✣

(۸) عن حبة العرنی عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی وصیك بالعرب خیرا (اخرجه ابن السراج) حبة العرنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ میں تمکو عرب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون ✣

(۹) عن حبیش بن رزین قال رایت علیا یضحی بکبش فقلت له ما هذا قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنه (اخرجه احمد) حبیش بن رزین کہتے ہیں مینے جناب امیر علیہ السلام کو ایک مینڈھے کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا مینے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں انکی طرف سے قربانی کیا کرون ✣

(۱۰) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار من كل امة نبيا واختار لكل نبی وصيا وانا نبی هذه الامة وعلی وصيی فی عترتی واهل بیتی وامتی من بعدی (اخرجه ابو بكر الخوارزمی) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ التحیة والثنا فرماتے تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے خدا تعالی نے ایک نبی منتخب کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیئے اسکی امت سے ایک وصی انتخاب فرمایا ہے میں اس امت کا نبی ہون اور میرے بعد میری امت اور میری عترت اور میرے اہل بیت میں میرا وصی علیؑ ہے ✣

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضة فاتته فاطمة تعوده فلما رات ما برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الجهد والضعف استعبرت فبكت حتی سال الدموع علی خدیها فقال لها رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة ان لكرامة اللہ ایاك زوجك من اقدمهم سلما واكثرهم علما واعظمهم حلما ان اللہ تعالی اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختارنی منهم فبعثنی نبيا مرسلا ثم اطلع اطلاعة فاختار منهم بعلك فاوحی اللہ الی ان ازوجها ایاك واتخذه وصيا (اخرجه الدارقطنی) و

اخرج الطبرانی والخطیب عن ابن عباس و الحاکم عنہ وابی ہریرۃ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب:
جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار ہوئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے تشریف لائیں حضور پر ضعف
اور تکلیف کو دیکھکر رونے لگیں حتے کہ دونوں رخسار مبارک پر اشک جاری ہو گئے یہ دیکھکر سرکار نے ارشاد کیا ای
فاطمہ اللہ کی خاص مہربانی تھی تیرے حق میں کہ مینے تیرا نکاح ایسے کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اسلام لانے میں سب سے مقدم
اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور حلم میں سب سے بڑا ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والوں کو خوب دیکھکر انمیں سے
مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا۔ پھر دوبارہ اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے حکم
بھیجی کہ میں اسکے ساتھ تیرا نکاح کروں اور اسکو اپنا وصی بناؤں ۔۔

(۱۲) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت
الا تحدثنی بشیء مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یابنی اخبرك ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه ودخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی
الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها
علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول
الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار
منهم بعلك فاوحی الی فانكحته واتخذته وصیا وما علمت انك بكرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما
واكثرهم حلما واقدمهم سلما فضحكت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید
الخیر كله الذی قسمه الله تعالی لمحمد وآل محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس
یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحكمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامر بالمعروف ونهیه عن
المنكر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدركها احد من الآخرین
نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة
عم ابیك ومنا سبطاه هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی هذه الامة الذی یصلی عیسی خلفه ثم ضرب علی
منكب الحسین فقال من هذا مهدی امة (اخرجه الدارقطنی) ابی ہارون العبدی کہتے ہیں میں نے ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھا آیا تم جنگ بدر میں حاضر تھے کہنے لگے کہ ہاں۔ میں نے کہا کیا تم مجھے نہیں بتا
سکتے جو کچھ کہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہنے لگے اے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں
کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئیں میں سرکار کے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ دیکھکر

رونے لگیں یہانتک کہ رونے سے انکا دم گھٹ گیا اور رخساروں پر آنسو نکل آئے سرکار نے فرمایا یا فاطمہ تم کیوں روتی
ہو۔ گذارش کیا کہ حضور کے بعد میں اپنے ہلاک ہونے سے ڈرتی ہوں۔ آپ نے ارشاد کیا بالتحقیق پروردگار عالم نے زمین
کے باشندوں کو اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے باپ کو ان میں سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب
فرمایا پس مجھے الہام کیا اور میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور اسکو اپنا وصی بنایا تم نہیں جانتے ہو کہ خدا تعالی نے خاص
تمہارے حق میں کیا مہربانی کی ہے کہ تیرا شوہر سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا اور اسلام لانے میں سب سے
زیادہ پیش قدم ہے جناب سیدہ یہ سنکر تبسم فرمانے لگیں اور خوش ہو گئیں جناب سرور نے چاہا کہ انکو اور زیادہ خیر سے
حصہ دیا جائے جسکا کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حصہ دیا ہے پس حضرت نے فرمایا یا فاطمہ علی کے
آٹھ تیز دانت ہیں یعنے آٹھ مناقب ہیں۔ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور اسکی حکمت۔ اور اسکی زوجہ مطہرہ۔
اور اسکی اولاد یعنے حسن اور حسین کہ وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں۔ اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنے اچھی
باتوں کا کرنا اور بری باتوں سے بچنا) یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے
لوگوں کو بھی نہیں دی گئیں اور ہم سے پیچھے آنیوالے بھی نہیں حاصل کر سکیں گے۔ ہمارا نبی تمام نبیوں سے
بہتر ہے۔ اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب وصیوں سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارا شہید سب شہیدوں
سے برتر ہے یعنے حمزہ وہ تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور اس امت کا
مہدی بھی ہم سے ہے کہ جسکے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑھینگے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حسین
علیہ السلام کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی امت انسے پیدا ہونگے ✤

(۱۳) عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند ام المؤمنین عائشة ان علیا کان وصیا وفی روایة انہم
قالوا انه وصی فلم تکذبهم بل ذکرت انها قد سمعت ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم حین وفاته
(الجمع بین الصحیحین للحمیدی) اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کے پاس جا کر ذکر کیا کہ علی وصی تھے دوسری روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے یہ کہا کہ وہ وصی ہیں پس ام المؤمنین نے
انکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ میں نے خود اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کیوقت سنا تھا ✤

(۱۴) عن ابی برزة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی عهد الی فی علی عهدا فقلت یا
رب بینه لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایة الهدی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وهو الکلمة
التی الزمتها المتقین من احبه احبنی ومن ابغضه ابغضنی فبشره بذلك فجاء علی فبشرته فقال یا رسول
الله انا عبد الله وفی قبضته فان یعذبنی فبذنبی وان یتم لی الذی بشرتنی به فالله اولی بی قال قلت اللهم
اجل قلبه واجعل ربیعه الایمان فقال الله تعالی قد فعلت به ذلك ثم انه رفع الی انه سیخصه من البلاء

بشیء لم یخصص بہ احداً من اصحابی فقلت یارب اخی و وصیی فقال تعالی ان ہذا شیئ قد سبق انہ مبتلاء و مبتلا بہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق اللہ تعالی نے علی کے بابمین مجھ سے ایک عہد کیا پس مینے کہا ای میرے پروردگار مجھ سے اس عہد کو بیان فرما اللہ تعالے نے فرمایا علی علم ہے ہدایت کا اور میرے دوستون کا امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری طاعت کرتے ہین اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ پرہیزگارون نے اسکو لازم کر لیا ہے جسنے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی پس تو اسکو بشارت دے بعد اسکے علی آئے مینے انکو بشارت دی وہ کہنے لگے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور اسکے اختیار مین ہون اگر مجھ عذاب دے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر وہ اس بات کو پورا کرے جسکی کہ حضرت نے مجھے بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے زیادہ مہربان ہے جناب رسول اللہ فرماتے ہین مینے دعا کی کہ بار الٰہا اسکے دلکو روشن کر اور اسکو ایمان کی بہار بنا پس اللہ تعالی نے فرمایا بتحقیق مینے اسے ایسا ہی کر دیا ہے پھر میری طرف یہ حکم کیا اللہ تعالی علی کو ایسی بلا سے آزمایش کریگا کہ میرے اصحاب مین سے کسی صحابی کو نہین کیا۔ پس مینے عرض کیا ای پروردگار یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یہ بات ہو چکی ہے اور وہ ضرور اس مین مبتلا ہوگا اور اس کے ساتھ لوگون کی آزمایش کیجائیگی ✤

امام البررہ

عن جابر رضہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ (اخرجہ الحاکم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی نسبت ارشاد کیا ہے کہ علی نکوکارون کا امام اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا جسنے کہ اسکی مدد کی۔ اور چھوڑا گیا جسنے کہ اسکو چھوڑا ✤

قاتل الفجرہ

نقل ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ مرفوعا بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ ابن عباس جالسا قریبا من بئر الزمزم یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فقال یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی فمن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہاتین والا صمتا یقول لعلی بن ابی طالب قائد البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین نقل کرتے ہین اور اس حدیث کی اسناد کو جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہین کہ ایک دفعہ ابن عباس زمزم کے کوئین کے پاس بیٹھے ہوئے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے کہ ناگہان ایک شخص نے آکر کہا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے۔ ابن عباس رضی نے قسم دیکر کہا بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا اے لوگو جسنے کہ مجھے پہچانا ہے پہچانا ہو اور جسنے کہ نہیں پہچانا ہو اب پہچان لے کہ

مین ابوذر غفاری ہون مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اپنے ان دونو کانون سے سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہوجائین کہ آپ جناب امیر کی نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارونکا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص جس نے کہ اُسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا ❊

صاحب الرایہ

عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزة وانا اسمع یا ابا برزة ان اللہ عزوجل عهد الی فی علی بن ابی طالب انہ رایۃ الهدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامة وصاحب رایتی ومفاتیح خزائن رحمة ربی وهو الکلمة التی الزمتها المتقین (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی برزہ سے فرمارہے تھے اور مین سن رہا تھا کہ ای ابو برزہ خدا تعالی نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے اور جس قدر کہ میری اطاعت کرنیوالے لوگ ہین ان سب کا نور ہے۔ ای ابا برزہ علی کل قیامت کے روز میرا امین اور علم بردار ہے۔ علی میرے پروردگار کے خزانون کی کنجی ہے۔ اور وہ ایک ایسا کلمہ ہے جسکو متقیون نے اپنے لیئے لازم کرلیا ہے ❊

مقیم الحجہ

عن عبد اللہ بن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ تعالی ادم ونفخ فیہ من روحہ عطس ادم فقال الحمد للہ اوحی اللہ الیہ حمدنی عبدی بعزتی لولا عبدان ارید ان اخلقهما فی دار الدنیا ما خلقتك قال الهی یکونان منی قال نعم یا ادم ارفع راسك وانظر فرفع راسہ فاذا مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة (اخرجہ الخطیب فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب پروردگار نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان مین اپنی روح پھونکی تو آدم نے چھینک لی اور الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر مین ایسے دو بندون کو دنیا مین پیدا کرنیکا ارادہ نکرتا تو مینے تجھے ہرگز پیدا نکیا ہوتا حضرت آدم نے عرض کیا یا الٰہی وہ دونون مجھ سے پیدا ہونگے ارشاد ہوا کہ ہان۔ ای آدم اپنے سر کو اٹھا کر دیکھ حضرت آدم نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رحمت کا نبی ہے علی حجت کا قائم کرنیوالا ہے ❊

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی بن ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ها انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی عنہ فضمہ الی صدرہ وقبل بین عینیہ

وبکی حتی سالت دموعہ علی خدہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المھاجرین
والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی ھذا ابو السبطین الحسن والحسین سیدا شباب اھل
الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیف المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ و
لعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ الشاھد
منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک روز جناب رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پہر اشکبار ہوکر
اور کہا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونون پاؤن پر کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول
اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا میرے نزدیک آجاؤ جناب امیر سرکار کے پاس گئے حضرت نے انکو سینہ سے
لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پہر بلند آواز سے فرمایا ای
مسلمانو یہ علی بن ابیطالب مہاجرین اور انصار کا شیخ یہ میرا بہائی اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد اور میرا
گوشت اور میرا خون ہی یہ سبطین حسن اور حسین جو جوانان اہل جنت کی سردار ہین انکا باپ ہے یہ مجہہ سے تکلیف کو
دور کرنیوالا ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیر ہے یہ خدا کے دشمنون کیلیے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور
اسکے فرشتون کی پہٹکار ہو۔ اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے مین بہی اس سے بیزار ہون۔ پس جو شخص کہ خدا اور
اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزار ہو۔ چاہیے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو +

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی حجۃ اللہ علی
عبادہ (اربعین للحافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اور علی خدا کے بندونپر خدا کی حجت
ہین +

(۲) عن انس قال کنت جالسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی بن ابی طالب فقال یا انس ھذا
حجۃ اللہ علی خلقہ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر تہا کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہی +

(۳) عن انس بن مالک رض قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای علیا مقبلا فقال یا انس قلت
لبیک قال ھذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامۃ (اخرجہ النقاش) انس بن مالک کہتے ہین کہ مین
جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تہا کہ آپنے جناب امیر کو آتے ہوئے دیکہا مجہے ارشاد کیا اے
انس مینے عرض کیا مین حاضر ہون فرمایا یہ آنیوالا قیامت کے روز میری امت پر میری حجت +

رایۃ الهدیٰ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع ان اللہ عزوجل عہد الیّ فی علی انہ رایۃ الهدیٰ ومنار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور مین سن رہا تھا کہ اے ابابرزہ پروردگار نے مجھ سے علی کے حق مین عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے ۔

ولی اللہ

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذہب لا الٰہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ والحسن والحسین صفوۃ اللہ علی باغضیہم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج مین مینے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ پروردگار کی خادمہ ہے اور حسنین خدا کے برگزیدہ ہین انکے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو ۔

(۲) عن ابی ذر قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ببقیع الغرقد[1] فقال والذی نفسی بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیلہ وہم یشہدون ان لا الٰہ الا اللہ فیکبر قتلہم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی اللہ ویسخطوا عملہ کما سخط موسی امر السفینۃ وقتل الغلام وامر الجدار وکان خرق السفینۃ وقتل الغلام واقامۃ الجدار للہ رضی (اخرجہ الخوارزمی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد مین تشریف فرما تھے اور مین خدمت اقدس مین حاضر تھا کہ آپنے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ تم مین ایک ایسا شخص ہے کہ جو قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑیگا جسطرح سے مینے قرآن کی تنزیل پر مشرکون سے جہاد کیا ہے وہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہونگے اسلیئے ان سے جہاد کرنا لوگون پر شاق گذریگا یہانتک کہ لوگ اس خدا کے ولی پر طعنہ زن ہونگے اور اسکے کام سے ناراض ہوجائینگے جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام کشتی کے امر مین اور لڑکے کے قتل کرنے مین اور دیوار کے بنانے مین (حضرت خضر علیہ السلام پر) ناراض ہوئے تھے حالانکہ کشتی کا توڑنا اور لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا محض خدا کی رضا کے لیے تھا ۔

صفوۃ اللہ

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار نائما واذا راسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال لہ دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفہا الیک انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبوا

[1] الغرقد درخت عوسج لقیع الغرقد مدینہ منورہ کے گورستان کا نام ہے جہان غرقد کے درخت کثرت سے ہین ۱۲

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالھم شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ ھو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین اخرجہ ابوبکر بن مردویہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ کے صحن میں استراحت فرما رہے تھے اور سر اقدس دحیہ کلبی کے آغوش میں تھا کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے سلام کے بعد حضرت کا مزاج پوچھا دحیہ نے جواب دیا کہ خیریت ہے۔ اور کہا کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں اور میرے پاس تمہاری تعریف ہے کہ میں تمسے بیان کرتا ہوں آپ امیر المومنین ہیں اور قائد الغر المحجلین اور انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہیں قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا اور تمہارا گروہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کے ساتھ جنت کی طرف اترا تا ہوا جائیگا بتحقیق رستگار ہوا جس نے کہ تمہاری محبت اختیار کی اور نقصان اٹھایا اُس نے جس نے کہ تمکو چھوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہیں اور انکے دشمن تمہارے دشمن ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انھیں ہرگز نصیب ہوگی۔ اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لائیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے اٹھا کر انکی آغوش میں رکھدیا اتنے میں سرکار بیدار ہوگئے فرمایا کیسا شور ہے جناب امیر نے تمام سرگذشت بیان کی۔ فرمایا یہ دحیہ کلبی نہیں تھے یہ جبرئیل تھے تمہارا نام تم سے بیان کرنیکو آئے تھے جو کہ خدا تعالی نے تمہارا رکھا ہے وہ خدا جسنے کہ تمہاری محبت کو مومنوں کے سینہ میں اور تمہاری رعب کو کافروں کے دلوں میں ڈالا ہے۔

شیخ المھاجرین والانصار

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال بعد ما قال این علی فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی منہ وضمہ الی صدرہ وقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المھاجرین والانصار شرف النبوۃ لابی سعد

ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد جو کہنا تھا کہکر فرمایا علی کہاں ہیں جناب امیر جست کرکے اپنے دونو پاؤں پر کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں یہاں حاضر ہوں حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ جب جناب امیر حضرت کے پاس گئے حضرت نے انکو اپنی چھاتی سے لگا کر باواز بلند فرمایا اے مسلمانوں یہ علی بن ابی طالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے۔

قسیم النار والجنة

عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنة وانت تقرع باب الجنة وتدخلها احبائك بغیر حساب (اخرجہ الدیلمی و ابن المغازلی وقاضی اغیاض فی الشفاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای علی تم جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس مین اپنے دوستون کو بغیر حساب کے داخل کروگے ✤

(۲) عن ابی الطفیل عامر بن واثلة الکنانی رض ان علیا قال للستة جعل عمر رضی اللہ عنہ الامر شوری بینہم کلاما طویلا من جملتہ انشدکم اللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنة یوم القیامة غیری قالوا اللھم لا (اخرجہ الدار قطنی نقلت من صواعق محرقہ و جواھر العقدین) ابو طفیل عامر بن واثلہ الکنانی نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے ان چھ صحابیون سے جنکو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد شورت کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک طویل گفتگو کی منجملہ اسکے یہ بھی کہا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون آیا تم میرے سوا کوئی ایسا شخص جانتے ہو کہ جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ یا علی تم دوزخ اور جنت کی تقسیم کرنیوالے ہو سب نے متفق ہو کر کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین ✤

وارث رسول اللہ

(۱) عن ابی اسحاق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونکم قال لانہ کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا (اخرجہ الحاکم) ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مینے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگون کے سوا علی کیونکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث قرار دیے گیے قثم نے جواب دیا اسلیے کہ وہ ہم سے پہلے جناب رسول خدا سے ملے اور ہم سے زیادہ حضرت کی ملاقات مین رہے ✤

(۲) عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ علی بن ابی طالب علیہ وعلی آبائہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم خندق اللھم انك اخذت منی عبیدة بن الحارث یوم بدر وحمزة بن عبد المطلب یوم احد وھذا علی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (اخرجہ الخوارزمی) جناب علی ابن الحسین جناب حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ وعلیہم السلام سے روایت کرتے ہین کہ خندق کے روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار سے التجا کی کہ ای میرے پروردگار تو نے بدر کے روز عبیدہ بن الحارث کو مجھ سے لے لیا اور احد کے روز حمزہ ابن عبد المطلب کو لے لیا اب یہ علی باقی رہگیا ہے پس تو مجھے اب اکیلا مت چھوڑ۔ تو سب وارثون سے بہتر ہے ✤

(۳) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات

او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت واللہ انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں فرمایا کرتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے خدا کی قسم ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں کے بل نہیں لوٹینگے جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ہدایت فرمائی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا قتل ہو جائیں ہم ڈٹینگے جس پر کہ وہ لڑتے رہے ہیں یہانتک کہ ہم بھی مارے جائیں خدا کی قسم ہے میں انکا بھائی اور چچا کا بیٹا اور وارث ہوں مجھ سے کون زیادہ حقدار ہے۔

(۴) عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی (اخرجہ البغوی فی معجمہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک نبی کا وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے۔

(۵) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین کیف ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لہم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کانہ لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانہ لم یمس فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رأیتم من ھذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووارثی ووزیری فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند والنسائی فی الخصائص وابن جریر فی تھذیب الآثار والضیا فی المختارۃ) ربیعہ ابن ناجد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جناب امیر سے پوچھا ای امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کو چھوڑکر اپنے ابن عم کا ورثہ کیوں پایا ہے جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور انکے لیے کھانا ایک پیمانے میں پکایا وہ کھانیکو آئے اور کھانے لگے یہانتک کہ سیر ہو گئے اور کھانا جیونکا تون بچا رہا پھر حضرت نے شربت کا مٹکا منگوایا لوگ شربت پینے لگے یہانتک کہ سب سیراب ہو گئے اور شربت بچ رہا۔ گویا کہ کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ پھر حضرت نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں تمہارے لیئے خاص کر مبعوث ہوا ہوں اور عام طور سے اور لوگوں کی طرف تم نے اس معجزہ کو دیکھا ہے۔ پس تم میں کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست اور وارث اور وزیر بنے ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ میں کھڑا ہو گیا میں اسوقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا پھر تین دفعہ حضرت نے وہی کلمات ارشاد کیے

مین بہی ہر دفعہ اٹھتا رہا اور حضرت فرماتے رہے بیٹھہ جا تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھہ پر ہاتھہ مارکر فرمایا تو میرا بھائی اور وزیر اور دوست ہے اسلیئے مینے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ پایا ہے ✦

خلیفہ رسول اللہ

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ ادم باربعۃ الاف عام فلما خلق اللہ الخلق رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شئ واحد حتی فترقا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اور علی چار ہزار برس آدم سے پہلے ایک نور تھے جب اللہ تعالی نے خلقت کو پیدا کیا اس نور کو آدم کی پشت مین ملا دیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی شئے مین رہتا چلا آیا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین جدا ہو گیا پس محمد مین نبوت ہے۔ اور علی مین خلافت ہے ✦

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاین خلفنی علی المدینۃ خلفتک لتکون خلیفتی قلت کیف اتخلف عنک یارسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب غزوہ تبوک مین حضرت مجھے اپنے پیچھے چھوڑکر تشریف لیجانے لگے تو فرمایا ہم تجھے اسلیے اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہین تاکہ تو ہمارا خلیفہ بنے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے پیچھے کسطرح سے رہ سکتا ہون فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے ہارون کی جگہ ہو موسی سے مگر میرے بعد نبی نہین ہے ✦

(۳) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان (اخرجہ الدیلمی) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑے اسکو قتل کرو جو کوئی کہ ہو ✦

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی برزہ یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدی منار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے اے ابا برزہ بتحقیق اللہ عزوجل نے علی کے بارہ مین مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اور ایمان کی نشانی ہے ✦

امام الاولیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء (اخرجہ ابن مردویہ)

انس روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ عزوجل نے مجھ سے علی کی نسبت عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے ✤

الہادی

(۱) عن ابن عباس قال لما نزل قولہ تعالیٰ انما انت منذر و لکل قوم ھاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی ھاد (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل فی القرآن فی علی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت کریمہ (کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک ہادی ہے) نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے ✤

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی الہادی وبک یا علی یھتدی المھتدون (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے اور یا علی تجھ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائیں گے ✤

صاحب اللواء

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میرے جثہ کو غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھ کو میری قبر میں دفن کروگے اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہوگا پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے صاحب علم ہو ✤

ناصر رسول اللہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبلال بن الحارث وابی الحمراء قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء رایت علی ساق العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدتہ ونصرتہ بعلی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور بلال بن الحارث اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج میں میں نے عرش کی ساق پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہم نے اسکی تائید اور نصرت علی سے کی ✤

صالح المومنین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پروردگار تعالیٰ کے اس قول میں کہ (ہو مولاہ وجبریل وصالح المومنین) صالح المومنین سے علی بن ابی طالب امیر المومنین ✤

(۲) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین ھو علی (الدر المنثور للسیوطی) اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی

اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدای پاک کی کلام مین صالح المومنین سے علی مراد ہین

تنبیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین قالوا المراد بصالح المؤمنین علی و المراد من المولی ھو الناصر لان المفھوم المشترک للمولی بین اللہ و بین جبرئیل و بین صالح المؤمنین لیس الا ھذا یعنے مفسرین کہتے ہین کہ صالح المومنین سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہین اور مولی کے معنے ناصر کے ہین کیونکہ اللہ اور جبرئیل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفہوم مشترک ناصر کے سوا اور کچھ نہین ہو سکتا ✤

مولی المومنین

قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غدیر خم کے روز جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ✤

صواعق محرقہ مین علامہ ابن حجر اس حدیث کی بحث مین لکھتے ہین رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون صحابیا و ان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن یعنے اس حدیث کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیون نے روایت کیا ہے ان مین اکثر روایتین صحیح اور حسن ہین اسکی مفصل بحث اگلے باب مین لکھی جائیگی ✤

منجز الوعد

عن ابن عباس او ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب ینجز وعدتی و یقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ یا ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب میری وعدہ کو پورا کرنے والا اور میری قرض کو ادا کرنے والا ہے ✤

قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین و القاسطین و المارقین جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کی اس آیت کی شان نزول مین فرماتے تھے جسکا ترجمہ یہ ہے (کہ اگر ہم تجھے لیجائین تو بھی ہم ان سے انتقام لینے والے ہین) یہ آیت علیؑ کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میری بعد عہد توڑنیوالون اور ظالمون اور دین سے نکلنے والون کے ساتھ لڑیگا ✤

المرتضی

عن علی قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم نمشی فی طرقات المدینۃ اذ مررنا بنخل من نخلھا فصاحت نخلۃ باخری ھذا النبی المصطفی و ھذا علی المرتضی ثم جزناھا فصاحت ثانیۃ بثالثۃ ھذا موسی و اخوہ ھارون (اخرجہ الخوارزمی و ابن یوسف الکنجی فی

کفایۃ الطالب) جناب امیر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض رستون مین جا رہا تھا ناگاہ ہم ایک نخلستان مین سے ہو کر گذرے۔ ایک نخل دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین اور یہ علی المرتضے مین پھر ہم آگے نکل گئے پھر ایک دوسرا نخل تیسرے سے کہنے لگا یہ موسی ہین اور انکا بھائی ہارون ہے +

الشاہد

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وہو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسألنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ہل تقرأ سورۃ ہود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاہد منہ (اخرجہ ابن مردویہ) وفقیہ ابن المغازلی وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور۔ عباد بن عبد اللہ الاسدی کہتے ہین مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکے حق مین ایک یا دو آیتین نازل ہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپکے شان مین کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر غصہ ہو کر فرمانے لگے اگر تو سب کے سامنے نہ پوچھتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تونے سورہ ہود مین نہین پڑھا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ ہین ویتلوہ شاہد منہ مین ہون +

الشہید

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وہو یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی فی مسندہ وابن حجر فی الصواعق) ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ علی کو بغل مین لیے ہوئے ہین اور انکو چوم رہے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے اور شہید ہے +

الراکع

عن مجاہد عن ابن عباس فی قولہ تعالی وارکعوا مع الراکعین نزلت فی علی خاصۃ لانہ اول من رکع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وابو نعیم وفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وتذکرہ خواص الامۃ) مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وارکعوا مع الراکعین مین خاصکر جناب امیر مراد ہین کیونکہ وہی سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع مین شریک ہوئے ہین +

الساجد

عن موسی بن جعفر عن ابائہ علیہ وعلیہم السلام فی قولہ تعالی تراہم رکعا سجدا انزلت فی علی (اخرجہ فقیہ ابو الحسن بن المغازلی) جناب امام موسی کاظم اپنے آبای کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ آیۃ تراہم رکعا سجدا جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے +

الصفی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت صفیی وامینی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے تھے

یا علی تم میرے برگزیدہ اور امین ہو ◆

الامین

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ علی امینی غداً یوم القیامۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابو برزہ کل قیامت کے روز علی میرا امانت دار ہوگا ◆

باب حطہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی باب حطۃ[1] من دخلہ کان مؤمنا ومن خرجہ کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی توبہ کا دروازہ ہے جو شخص کہ اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے ◆

مثیل ہارون

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (اخرجہ المسلم وغیرہ) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ◆

نفس الرسول

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الخ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ کہ پس کہہ دو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں نازل ہوئی تو حضرت نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ◆

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابناءنا سے حسنین علیہما السلام اور نساءنا سے جناب سیدہ مراد ہیں ◆

(۳) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن لیس احد احب الی رسول اللہ صلی

---

[1] صراح میں ہے وقولہ تعالیٰ وقولوا حطۃ ای حط عنا اوزارنا وہی کلمۃ امر بہا بنو اسرائیل لو قالوہا لحطت اوزارہم یعنی خدای پاک کی کلام میں ہے کہ تم حطہ کہو یعنی ہمارے بوجھ کو کم کردے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنو اسرائیل کو حکم ہوا تھا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو انکا بوجھ کم ہوجاتا ◆

اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوہا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال ابوہا۔ قلت یا رسول اللہ فاین علیؑ فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسالنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو ابن العاص ناقل ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل کی فتح سے واپس آیا میرا گمان تھا کہ حضرتؐ کو مجھ سے زیادہ کوئی محبوب نہو گا مین اسی زعم سے حضرت سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ سب سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا عائشہ۔ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین عرض کرتا آپنے فرمایا اسکا باپ مینے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضور کو کون زیادہ محبوب ہے فرمایا حفصہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت تو پوچھتا ہی نہین آپنے فرمایا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ علی کہان گئے حضرت اپنے صحابہ کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے اس شخص کو دیکھو کہ میری جان کی نسبت مجھ سے پوچھتا ہے ✣

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلہا فقال انشدکم باللہ ھل منکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم۔ ومن جعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت اہل شوری سے فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ میرے سوا تم مین کوئی ایسا شخص موجود ہو جو رشتہ مین حضرتؐ کا قریبی ہو اور کسی شخص کی جان کو آپنے اپنی جان قرار دیا ہو۔ اور کسی کے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہو۔ سبنے کہا بخدا آپکے سوا کوئی نہین ✣

سیف اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب ھذا سیف اللہ المسلول علی اعدائہ (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ علی بن ابیطالب خدا کی برہنہ شمشیر ہے خدا کے دشمنون پر ✣

(۲) عن جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض حیطان المدینۃ وید علی فی یدہ فمررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ المطھرین ثم مررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ سمہ الصیحانی فسمی من ذلک صیحانی فکان ھذا سبب تسمیتہ ھذا النوع بذلک (اخرجہ السمھودی فی خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی) حضرت جابر سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین مدینہ کی ایک دیوار کے نیچے گذر رہا تھا اور حضرتؐ نے علی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ناگاہ ایک نخل کے پاس ہوکر گذرے وہ نخل چلاکر کہنے لگا

یہ محمد ہین نبیون کے سردار اور یہ علی ہین ولیون کے سردار پاک اماموں کے باپ پھر ہم وہان سے آگے بڑھے ایک اور نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہین خدا کے رسول اور یہ علی ہین خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے انکا نام صیحانی رکھو اسیلیے اس قسم کی کھجورون کا نام صیحانی رکھا گیا ✣

ذوالاذن الواعی

(۱) عن مکحول عن علی فی قوله تعالیٰ وتعیها اذن واعیة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت الله ان یجعلها اذنك یا علی (اخرجه الدیلمی) مکحول اس آیت کی تفسیر مین جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یا علی مین نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان بنا دے ✣

(۲) عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان الله عز وجل امرنی ان اعلمك لتعی فانزلت وتعیها اذن واعیة (اخرجه الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ مین تجھے تعلیم کرون تاکہ تو یاد رکھے پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان ✣

قاضی من رسول الله

(۱) عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول الله تبعثنی الی قوم یکون بینهم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان الله عز وجل سیهدی لسانك ویثبت قلبك قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجه احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین مجھکو جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے یمن کیطرف قاضی کرکے بھیجا میرا سن ابھی بہت چھوٹا تھا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجھے ایسی قوم مین قاضی بنا کر بھیجتے ہین جن مین اکثر جھگڑے ہوا کرینگے اور مجھے قضا کا علم نہین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکھیگا جناب امیر فرماتے ہین اسکے بعد مجھے کبھی دو خصمون کے جھگڑا فیصل کرنے مین شک پیدا نہین ہوا ✣

(۲) عن حمید بن عبد الله بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی الله علیه وسلم قضاء قضی به علی فاعجب النبی صلی الله علیه وسلم فقال الحمد لله الذی جعل فینا الحکمة اهل البیت (اخرجه احمد) حمید بن عبد اللہ ابن یزید المدنی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جسنے کہ ہم اہل بیت مین حکمت عطا فرمائی ہے ۔

(۳) عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انت تبین لامتی

ما اختلفوا من بعدی (اخرجہ احمد) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنیوالے ہو جس میں کہ انکو اختلاف پیش آئیگا *

(۴) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لیے بیان کرنیوالا جسکے لیے کہ میں بھیجا گیا ہوں *

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بتحقیق میرا بھائی اور میرا وزیر اور جنکو کہ میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہے *

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیتہ بہاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سالت فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصر الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع یدیہ الی السماء وقال اللہم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایاتنا۔ اللہم وانا محمد نبیک وصفیک اللہم فاشرح صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اور اس حدیث کی اسناد کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن عباس چاہ زمزم کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی حدیثین بیان کر رہے تہے کہ اسی اثنا مین ایک آدمی کہ عمامہ پوش آ نکلا ابن عباس نے احادیث کے بیان مین توقف کیا۔ وہ شخص حضرت کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجہے خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون سچ بتا تو کون ہی اس نے اپنا چہرہ کہولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجہے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونون کانون کے ساتہہ سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہوجائین اور ان دونو آنکہون سے دیکہا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی کی شان مین فرماتے تہے وہ نیکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چہوڑا گیا وہ جس نے اسکو چہوڑا ایک روز مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مسجد مین ظہر کی نماز پڑہ رہا تہا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسی نے اسے کچہہ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتہہ اٹہاکر کہا اے خدا تو گواہ رہیو کہ مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تہا مجہے کسی نے کچہہ نہیں دیا جناب امیر رکوع مین تہے سائل کو اپنے داہنے ہاتہہ کی چہنگلی سے اشارہ کیا اس مین نقش دار انگوٹہی پڑی تہی سائل نے انگوٹہی انکی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرت دیکہہ رہے تہے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے آپنے دونو ہاتہہ آسمان کیجانب اٹہاکر کہا الٰہی میری بہائی موسیٰ نے تجہہ سے استدعا کی تہی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کہولدے اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کہولڈال تاکہ میری بات کو لوگ سمجہ سکین اور میرے گہر کے لوگون مین سے میری بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس اے میرے پروردگار تونے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائینگے اور وہ لوگ ہماری نشانیون کی وجہ سے تمکو تکلیف نہ دے سکینگے۔ الٰہی مین محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون پس میرے بہی سینہ کو کہول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گہر والون میسے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت قوی کر ❊

خیر البشر

(١) عن عقبة بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد الله وقد سقط حاجبیه علی عینیه فسالناه عن علی فرفع حاجبیه فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس گئے اور انکے ابرو کے بال انکی آنکہون کے نیچے ڈہلکے ہوئے تہے ہمنے جناب امیر کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکہون سے ابرو کے بال اٹہاکر کہنے لگے وہ تو خیر البشر ہے ❊

(٢) عن حذیفة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابن عدی فیہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی علیہ السلام خیر البشر ہین جس نے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا ❊

ذو القرنین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک
ذو قرنیہا (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ابی شیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم
فی المستدرک وابو نعیم فی المعرفۃ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے (یعنے دونو طرف کا مالک ہے)
قال الھروی فی تفسیر ذو قرنیہا ای طرفیہا یعنی الجنۃ ہروی ذو القرنین کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ قرنین سے یہاں
جنت کی دونوں طرف مراد ہیں ٭
قال ابو عبید ذو قرنی ھذہ الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذو قرنیہا میں ضمیر مونث غائب امت کی طرف راجع ہے یعنی
یا علی تم اس امت کے ذو القرنین ہو ٭
(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا
اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ حنطب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ جناب
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کے ذو القرنین کی محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ بتحقیق اس سے محبت
نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جس نے کہ اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے اس سے بغض
کیا مجھ سے بغض کیا ٭
(۳) عن ابی الطفیل ان ابن الکوی سال علی بن ابی طالب عن ذی القرنین انبیا کان ام ملکا قال لم یکن
نبیا ولا ملکا ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ
فمات ثم احیاہ اللہ لجہادھم ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ الآخر فمات فاحیاہ اللہ لجہادھم
فلذلک سمی ذا القرنین وقال ان فیکم مثلہ (اخرجہ ابن عاصم فی سنتہ وابن المنذر وابن مردویہ وابن الانباری
وابن عبد الحکم نقلت من کنز العمال) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ خوارج کے پیشوا ابن الکوی نے جناب امیر سے پوچھا
کہ ذو القرنین نبی تھا یا بادشاہ آپنے فرمایا نہ نبی تھا نہ بادشاہ ایک نیک بندہ تھا خدا نے اس سے محبت کی اور اسکو صاحب
محبت بنا دیا اور خدا کے واسطے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کر دیا۔ پھر اسکو خدا نے اسکی قوم کیطرف بھیجا ان لوگوں نے
اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جس سے کہ اسکا انتقال ہو گیا پھر خدا تعالیٰ نے اسکو انکے جہاد کے لیے زندہ کرکے اس قوم کی
طرف بھیجا انہوں نے اسکی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مر گیا خدا نے اسکو پھر انکے جہاد کیواسطے زندہ کیا۔ اسیلیئے اسکا نام ذو
القرنین ہوا۔ اسکے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے ٭
(۴) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القرنین انبی ھو فقال سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم

يقول هو عبد ناصح الله فنصحه وان فيكم لمثيله (اخرجه ابوبكر بن مردويه) سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ جناب امیر سے پوچھا گیا کہ ذی القرنین آیا نبی تھا آپ نے فرمایا یعنے تمہاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ وہ ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا۔ بیشک تم لوگون میں اسکی نظیر موجود ہے۔

(۵) عن مجاهد قال قيل لابن عباس ما تقول في شان علي بن ابي طالب فقال والله هو احد الثقلين سبق بالشهادتين وصلى القبلتين وبايع البيعتين وهو ابو السبطين الحسن والحسين وهو مولائي ومولى الثقلين ومثله في الامة مثل ذي القرنين وردت عليه الشمس مرتين (اخرجه اخطب الخوارزمي) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ان سے کسینے پوچھا کہ تم علی کی شان مین کیا کہتے ہو جواب دیا واللہ وہ دو ثقلین یعنے دو بزرگ چیزون مین سے ایک ہین (یعنے قرآن اور اہل بیت) اور وہ سبسے اول شہادتین (یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ) کے ادا کرنیوالے ہین۔ انہون نے دو قبلون (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کیطرف نماز پڑہی ہے۔ اور دونو بعیتین کی ہین (یعنے بعیت اول بعیت عقبہ جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ مین ہوئی اور بعیت رضوان جو درخت کے نیچے حدیبیہ مین ہوئی) اور وہ باپ ہین سبطین کے جو حسن اور حسین ہین اور وہ میرے اور تمام جن وانس کے مولا ہین اور اس امت مین وہ مثل ذو القرنین کے ہین اور انکے لیئے آفتاب کو دو دفعہ رجعت ہوئی ہے۔

تنبیہ قال مجد الدين الفيروزابادي في القاموس۔ ذو القرنين اسكندر رومي لانه دعاهم الى الله عز وجل فضربوه على قرنه الايمن فاحياه الله تعالى ثم دعاهم فضربوا على قرنه الايسر فمات فاحياه الله تعالى او لانه بلغ قطري الارض او الضفيرتين له۔ والمنذر بن ماء السماء لضفيرتين كانتا في قرنيه راسه وعلي بن ابي طالب لقوله صلى الله عليه وسلم يا علي ان لك في الجنة بيتا ويروى كنزا وانك لذو قرنيها۔ اي ذو طرفي الجنة وملكها الاعظم تملك جميع الجنة كما سلك ذو القرنين جميع الارض او ذو قرني الامة فاضمرت وان لم يتقدم ذكرها او ذو جبليها الحسن والحسين او ذو شجتين في قرني راسه احدهما من عمرو بن عبدود والثانية من ابن ملجم لعنهما الله ذو القرنین اسکندر رومی کو کہتے ہین اسوجہ سے کہ جب سکندر نے لوگون کو اللہ تعالی کیطرف دعوت کی تو انہون نے اسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہوگئے پس اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بعد اسکے پہر وہ لوگون کو دعوت کرنے لگے تو ان لوگون نے انکے سر کے دوسری طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہوگئے بعد اسکے دوبارہ اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا۔ یا ذو القرنین اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ زمین کے دونو طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر دو کاکلین تھین۔ اور منذر بن ماء السماء کو بہی ذو القرنین کہتے ہین جو شاہان عراق مین سے تھا اس سببسے کہ اسکے سر کے دونو طرف کاکلین تھین۔ اور جناب امیر علیہ السلام کو بہی ذو القرنین کہتے ہین اس سببسے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے باب مین فرمایا ہے کہ یا علی تیرے لیے بہشت مین ایک گہر ہے یا خزانہ ہے

اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے بہشت اور اسکے ملک عظیم کے دونوں طرف کا مالک ہے، اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح سکندر ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تھی یا یہ کہ آپ اس امت کے ذوالقرنین ہیں پس ضمیر مؤنث کی اس حدیث میں امت کی طرف راجع ہے اگرچہ اسکا ذکر پہلے نہیں آیا۔ یا اس سبب سے کہ آپ اس امت کے دو بزرگوں کے والد ہیں یعنے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے یا اس سبب سے کہ آپکے سر اقدس کے دونوں طرف دو زخم لگے ہیں پہلا عمرو بن عبدود سے اور دوسرا ابن ملجم ملعون سے ✤

خاصف النعل

(۱) عن زر قال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا اناس من المشرکین من رؤسائهم فقالوا قد خرج الیکم من ابنائنا و ارقائنا و انما خرجوا من خدمتنا فارددهم الینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن عن مخالفة امر الله او لیبعثن علیکم من یضرب رقابکم الذین قد امتحن الله قلوبهم للتقوی قال بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اولئك یا رسول الله قال منهم خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفه (اخرجه الترمذی و ابوداؤد) زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہمارے پاس مشرکین کے چند رئیس آئے اور کہنے لگے ہماری لونڈی اور غلام تمہارے پاس چلے آئے ہیں اور وہ ہماری خدمت کرنے سے بھاگے ہیں وہ ہمکو واپس دیدو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم خدا کے حکم کی مخالفت کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تمپر ایسے لوگ بھیجے جائینگے جو تمہاری گردن مارینگے خدا نے تقوی کے ساتھ انکے دلکا امتحان کرلیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا ایک ان میں سے جوتا سینے والا ہے حضور نے اپنا جوتا جناب امیر کو سینے کے لیے دیا ہوا تھا ✤

(۲) عن علی قال ان سهیل بن عمرو اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ان قومنا لحقوا بك فارددهم الینا فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی روی الغضب فی وجهه ثم قال لتنتهن یا معشر قریش ولیبعثن علیکم رجلا منکم امتحن الله قلبه للایمان یضرب رقابکم علی الدین قیل یا رسول الله ابوبکر قال لا قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل ثم قال علی اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تکذبوا علی فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده فی النار (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ سہیل ابن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا محمد ہماری قوم کے لوگ آپکے ساتھ مل گئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت یہانتک غصہ ہوئے کہ غضب کے آثار چہرہ اقدس پر نمایاں ہونے لگے پھر آپنے فرمایا اے قریش کے لوگو تم متنبہ ہوجاؤ ورنہ خدا تعالی تمپر ایک ایسا آدمی بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردن مار یگا حضرت سے پوچھا گیا کہ وہ شخص ابوبکر ہیں آپنے فرمایا نہیں پھر پوچھا گیا کیا عمر ہیں

آپنے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے۔ یہ حدیث کو روایت کرکے جناب امیر نے فرمایا۔ کیا میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا؟ کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو اور جو دانستہ مجھپر جھوٹ بولتا ہے وہ آگ میں دھکیلا جائیگا

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو وکیعۃ اولیبعثن علیہم رجلا کنفسی یتقدم فیہم امری فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی قال فمن تعنی قال خاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سید خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بنی وکیعہ یا بنی ولیعہ متنبہ ہو جائیں یا ان پر مجھسا ایک آدمی بھیجا جائیگا وہ ان سے جنگ کریگا اور انکی اولاد کو لونڈی اور غلام بنالیگا ابوذر کہتے ہیں کہ ناگاہ میں اپنے پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی اپنے ازار کے تہبند کے قریب محسوس کی وہ حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں فرمایا جوتا سینے والے سے اور جناب امیر جوتا سی رہے تھے ؞

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا منتظرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بھا الی علی فقال ان منکم رجلا من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فقال ابوبکر انا ہو یا رسول فقال لا فقال عمر انا ہو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ النسائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر برآمد ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر کیطرف اتار کر پھینکدیا اور فرمایا تم میں ایک ایسا آدمی ہے کہ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جس طرح کہ میں نے اسکی تنزیل پر جہاد کیا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں ہوں آپنے فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ میں ہوں آپنے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے ؞

الطاہر

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی وعلی والحسن والحسین و فاطمۃ علیہم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی وابن جریر فی تفسیرہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جس کا کہ ترجمہ یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا صرف پانچ شخصوں کے شان میں نازل ہوئی ہے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور علی اور حسن اور حسین اور جناب سیدہ علیہم السلام کے حق میں ؞

(**تنبیہ**) نزل الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم یعنے یہ حدیث اکثر علما کی رای کے نزدیک حسن ہے اور بیشک بعض نے اسکی تصحیح کی ہے۔

الصادق

عن عبد اللہ بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ وابوبکر ابن مردویہ وابن عساکر عن ابی جعفر) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ) یعنے جناب علی علیہ السلام کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ تمام صادقوں کو سردار ہین +

المؤمن

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تو سب مسلمانون سے اسلام لانیکے روسے پہلا ہے اور تو سب مومنون سے ایمان لانے کے روسے مقدم ہے +

الانزع البطین

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ قد غفرلک ولولدک ولاھلک ولشیعتک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے بخشدیا ہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور اور تیرے شیعون کو ۔ پس تو لوگون کو اسکی خوشخبری بیان کر تحقیق تو انزع اور بطین ہے +

تنبیہ) عن ابی سعید التیمی قال کنا نبیع الثیاب علی عواتقنا ونحن غلمان فی السوق فاذا رأینا علیا قد اقبل قلنا ازبزرگ اشکم قال علی ما تقولون قال نقول عظیم البطن قال اجل اعلاہ علم واسفلہ طعام (الریاض النظرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الدین الطبری) ابو سعید تیمی بیان کرتا ہے کہ ہم بازار مین کپڑے کا بقچہ اپنے کندہے پر اٹھائے ہوئے بیچ رہے تھے اور ابھی ہم لڑکے تھے کہ ناگاہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا ہم آپس مین کہنے لگے کہ جناب امیر (بزرگ اشکم) ہین ۔ جناب امیر نے کہا تم کیا کہہ رہے تھے ۔ ہمنے عرض کیا ہمنے حضور کو عظیم البطن کہا ہے آپنے فرمایا ہان ایسا ہی ہے اوپر اسکے علم ہے اور نیچے اسکے طعام ہے +

العابد

عن حارثۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ کما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الخوارزمی) حارثہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد ماجد سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر کے لیے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین حجرہ بنا ہوا تھا جس مین وہ عبادت کیا کرتے تھے +

لـه انزع آنکہ موی سر دو جانب پیشانی او رفتہ باشد و فی الحدیث علی انزع ۔ کذا فی المنتخب

الزاہد

عن قبیصۃ قال ما رأیت ازہد الناس من علی بن ابی طالب رجم الاحباب فی مناقب الاصحاب
قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص لوگوں میں زاہد نہیں دیکھا

کاسر الاصنام

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ
فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی
فذہبت لانہض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی
منکبیہ قال فتخیل الی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ
عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف
بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی تواریتا بالبیوت
خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب والحاکم فی المستدرک) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں
ایک دفعہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا اور آپ میرے کندھے پر آ
ہوئے میں اٹھنے لگا حضرت نے میرا ضعف دیکھکر فرمایا تو میرے کندھے پر سوار ہو۔ میں دوش اقدس پر سوار ہوا تو گویا یہ
خیال ہو سکتا تھا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤں یہانتک کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا چھت
پر ایک مورت پیتل یا لوہے کی تھی میں اسے آگے پیچھے اپنے بائیں سے ہلانے لگا یہانتک کہ میں نے اسے اکھاڑ لیا حضرت
نے مجھے فرمایا پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ بت شیشے کیطرح سے چور چور ہو گیا پھر میں اتر آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور میں بھاگکر گھر میں چھپ گئے تاکہ ہمکو کوئی نہ دیکھے ۔

الساقی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی خمسا
ھو احب الی من الدنیا وما فیہا۔ اما واحدۃ فھو تکأتی بین یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب
واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی[۱] یسقی من عرف من امتی
واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان
ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے علی میں ایسی پانچ باتیں ہیں کہ ہمارے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھہ پر تکیہ لگائے
رہیگا یہانتک کہ حساب سے فارغ ہو جائیگا۔ دوم یہ کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور آدم کی اولاد سب اسکے نیچے
ہوگی۔ سوم یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا رہیگا اور جسکو میری امت میں سے پہچانتا ہوگا اسے پلائیگا۔ چہارم یہ کہ
وہ میرے ستر کا ڈھانپنے والا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرنیوالا ہے پنجم یہ کہ میں اسکی نسبت ہرگز خائف نہیں کہ وہ
اپنی عفت کے بعد زنا کر سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے ۔

[۱] جائے خوردن آب از حوض۔

الحبیب

(۱) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذ لی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراھیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراھیم فیاله حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم والدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت مین آمنے سامنے ہوگا اور علی کا قصر ہمارے قصرون کے درمیان مین ہوگا پس مبارک ہو اسکے لیے جسکا حبیب دو خلیلون کے درمیان مین ہو ۔

(۲) عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی قبۃ من مرجان حمراء عن یمین العرش وضرب لابراھیم من یاقوت خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بینہما لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین الخلیلین (اخرجہ الحاکم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائیگا عرش کے داہنے طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا قبہ عرش کے بائین جانب لگایا جائیگا اور ان دونون کے درمیان علی کے لیے سفید موتی کا قبہ بنایا جائیگا پس اس حبیب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو کہ دو خلیلون کے درمیان ہوگا ۔

القاری

قال ابو عبید السلمی القاری ما رایت اقرء من علی قرأ القران فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قاری ابو عبید سلمی کہتے ہین میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین دیکھا انہون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مین پورا قرآن پڑھ لیا تھا ۔

بیضۃ البلد

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی ابن ابی طالب عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ عمرۃ فقالت من ذا الذی اجترأ علیہ فقالوا علی ابن ابی طالب فقالت کانت منیتہ علی ید کفو کریم ما سمعت بافخر من ھذا فانشأت تقول ۔ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ ۔ لکنت ابکی علیہ آخر الابد ۔ لکن قاتلہ من لا نظیر لہ ۔ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد (مطالب السئول) ابو الحسن مدائنی سے روایت ہے کہ جب جناب علی بن ابی طالب نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور اسکی ہمشیرہ عمرہ کو اسکے قتل کی خبر لگی وہ پوچھنے لگی کہ اسپر کس نے اقدام کیا لوگون نے کہا علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی موت کفو کریم کے ہاتھ سے واقع ہوئی ہے میں نے اس سے زیادہ فخر الا زمانہ مین نہین سنا پھر یہ مرثیہ کہا ہے اگر عمرو کا قاتل اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مین ابد تک اسپر روتی رہتی لیکن اسکا قاتل وہ ہے کہ جسکا مثل کوئی دوسرا نہین ۔ وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد یکتا سمجھا رہا ہے ۔

تنبیہ بیضۃ البلد کے معنے لغت مین ہین (الواحدۃ الذی یجتمع الیہ ویقبل قولہ) یعنے وہ فرد الافراد کہ جسکے

پاس لوگ آکر جمع ہوں اور آسکے کہنے کو ہر طرح سے مانیں۔

المہدی

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیاً تجدوہ ہادیاً ومہدیاً (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم علی کو اپنا خلیفہ بناؤگے تو تم اسے ہادی اور مہدی پاؤگے

طود النہی

عن ربعی بن خراش قال استاذن عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ وقد تحلقت عندہ بطون قریش وسعید بن العاص جالس عن یمینہ فنظر الیہ معاویۃ مقبلاً قال یا سعید لالقین علی ابن عباس مسائل یعیی بجوابہا قال لہ سعید لیس مثل ابن عباس یعیی بمسائلک فلما جلس قال معاویۃ ما تقول فی علی قال رحم اللہ ابا الحسن کان واللہ علم الہدیٰ وکہف الوری وطود النہی ومحل الحجی ومنبع الندی ومنتہی العلم للزلفی ونوراً اسفر فی ظلم الدجی ۔ وداعیاً الی الحجۃ العظمی ومستمسکاً بالعروۃ الوثقی واکرم من تشہد النجوی بعد محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وکان صاحب القبلتین ۔ وابو السبطین ۔ وزوجۃ خیر النساء فما یفوقہ احد لم ترعینا مثلہ ولم اسمع سمعاً مثلہ فمن سبعضہ فعلیہ لعنۃ رب العباد الی یوم التناد (رذخائر العقبی وینابیع) واخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن عباس، ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس معاویہ کے ملنے کو گئے اور داخل ہونے کا اذن مانگا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی اسکے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا اسکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا میں ابن عباس سے ایسی باتیں پوچھوں گا کہ جسکے جواب میں وہ عاجز رہجائینگے سعید کہنے لگا ابن عباس تیرے جیسے شخص کے سوالات سے عاجز نہیں ہوسکتے جب ابن عباس معاویہ کی محفل میں پہونچکر بیٹھ گئے معاویہ نے انسے پوچھا تم علی کے حق میں کیا کہتے ہو ابن عباس نے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے واللہ وہ ہدایت کے نشان تھے اور خلقت کے پشت وپناہ تھے اور عقل کے پہاڑ تھے اور دانائی کے محل تھے ۔ اور بخشش کے خزانہ تھے ۔ اور انتہای علم کی جگہ تھے جو خدا کی قربت کیلئے ہو ۔ اور وہ ایک نور تھے جو رات کی تاریکی میں چمکتا تھا ۔ اور وہ بزرگ حجت کی طرف بلانیوالے تھے ۔ اور رسن مستحکم کے ساتھ چنگل مارنیوالے تھے ۔ اور بعد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر شورہ دینےوالے سے زیادہ بزرگ تھے ۔ اور وہ دونوں قبلوں کے صاحب تھے ۔ اور وہ سبطین کے باپ تھے ۔ انکی زوجہ خیر النسا تھیں ۔ پس کوئی شخص انپر فوق نہیں لیجا سکتا میری دونوں آنکھوں نے انکی مثل نہیں دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے انکی مثل نہیں سنا ۔ پس جو شخص کہ ان سے دشمنی رکھے اسپر بندوں کے خدا کی پھٹکار ہو قیامت تک ۔

دابۃ الجنۃ

عن عمر ابن جموح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر ابن الخطاب ہل رایت دابۃ الجنۃ تاکل الطعام وتشرب الشروب وتمشی فی الاسواق قال ہذا دابۃ

الجنة واشار الی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن جموح سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہین جنت کا چار پایہ دکھاؤن جو کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے پھر فرمایا یہ ہے جنت کا چار پایہ اور جناب علی کی طرف اشارہ کیا ✦

ایلیا

عن علی قال لما اخذت الرایۃ یوم خیبر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امض بھا فجبرئیل معك والنصر امامك والرعب مبثوث فی صدور القوم واعلم یا علی انھم یجدون فی کتبھم ان الذی یدمر علیھم اسمہ ایلیا فاذا لقیتھم فقل انا علی فانھم یخذلون ان شاء اللہ تعالیٰ قال علی فمضیت بھا حتی اتیت الحصن فقال لی حبر من احبارھم من انت فقلت لہ انا علی بن ابی طالب فقال قد علوتم وما انزل علی موسیٰ انکارا (اخرجہ ابن مردویہ فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب خیبر کے روز مینے علم کو ہاتھ میں لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا جاؤ جبرئیل تمہاری ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے آگے ہی تمہارا رعب قوم کے دلون مین بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہود اپنی کتابون مین لکھا ہوا دیکھتے ہین کہ جو شخص کہ انکو ہلاک کریگا اسکا نام ایلیا ہوگا جب تو ان سے ملے تو کہیو کہ میں علی ہون خدا نے چاہا تو وہ شکست کھا جائینگے جناب امیر کہتے ہین کہ جب مین قلعہ کے قریب پہنچا علماء یہود مین سے ایک عالم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے مین نے کہا علی ابن ابی طالب وہ یہودی عالم کہنے لگا۔ بیشک تم غالب ہوگئے موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ نہین نازل کیا گیا

فقاب عین الفتنۃ

(۱) عن ذر بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقاب عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اھل النھروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم لمن قاتلھم مبصرا الضلالۃ عارفا بالھدی الذی نحن علیہ (اخرجہ الدیلمی) ذر بن حبیش نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروالے نہ مارے جاتے۔ اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھوگے البتہ مین تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عز وجل نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہے اس شخص کی نسبت جو انکی نماز کو دیکھنے والا ہے۔ اور اس ہدایت کا عارف ہی کہ جسپر ہم ہین ✦

امیر النحل

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین (ومن ھھنا قیل لہ امیر النحل (حیوۃ الحیوان الدمیری فی ترجمۃ یعسوب) بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومنون کے یعسوب ہو اور مال و دولت منافقون کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دمیری حیوۃ الحیوان مین لکھتا ہے کہ اسیوجہ سے حضرت امیر کو امیر النحل کہا جاتا ہے ✦

ذو البرقۃ

ذو البرقۃ علی بن ابی طالب لقبہ بہ العباس یوم حنین (من قاموس اللغۃ فی البرق) مجمع البحرین

فیروزآبادی علیہ الرحمۃ قاموس میں لکھتا ہے کہ ذوالبرقہ جناب علی بن ابی طالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب پایا تھا ۔

در المنتخب البرقۃ بالفتح دہشت ولقب علی بن ابی طالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ ایشان را بدان آواز کرد ۔

تمثیل عیسیٰ

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسیٰ احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال المنافقون اما یرضون له مثلا من عیسیٰ فنزلت ھذہ الآیۃ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون (اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تو عیسیٰ کی مانند ہے کہ ایک قوم نے ان سے یہاں تک محبت کی کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے ۔ اور ایک قوم نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ وہ اسمیں ہلاک ہو گئے پھر آپ نے ارشاد کیا ۔ کیا منافق راضی نہیں کہ وہ عیسیٰ کی مثل ہے پس یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور جب کہاوت لائے مریم کے بیٹے کی تب ہی تیری قوم لگتی ہے اس سے چلانے ۔

القرم[1]

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبد المطلب فقالا للمطلب بن ربیعۃ والفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولا یا رسول اللہ قد بلغنا ما تری من السن فاحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس واوصلہم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا علی الصدقۃ فلنؤدی الیک ما یؤدی العمال ولنصیب ما کان فیھا من مرفق[2] فبینما ھما فی ذلک اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لنا لا تفعلا واللہ لا یستعمل منکم احدا علی الصدقۃ فقال لہ ربیعۃ ھذا من حسدک وقد نلت صھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدک علیہ فالقی علی ردائہ ثم اضطجع ثم قال انا ابو الحسن القرم واللہ لا ابرح مقامی ھذا حتی یرجع الیکما ابناکما بجواب ما بعثتما بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعا قالا ذھبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتؤمرنا علی بعض ھذہ الصدقات فنؤدی الیک ما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما ھی اوساخ الناس (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعۃ ابن الحارث) عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میرا والد ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب مجھ سے اور فضل بن عباس سے کہنے لگے تم دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ہم جوان ہو گئے ہیں ہم نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی اور قرابت والوں کے لیے

[1] القرم بفتح قاف سید ۔ [2] المرفق کاریکہ از آن فائدہ حاصل شود ۔

صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہماری والد ہماری طرف سے مہر ادا کرنے کی مقدرت نہین رکہتے حضور ہمکو عامل زکوۃ مقرر
فرما دین تاکہ جس طرح سے دوسرے عامل ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کیا کرین اور ہمین بہی اس سے فائدہ حاصل ہوجائے ابہی
یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ جناب امیر تشریف لائے اور ہم سے فرمانے لگے تم حضرتؐ کے پاس مت جاؤ واللہ حضرتؐ
تم مین سے ایک کو بہی زکوۃ پر عامل نہین مقرر فرماوینگے ربیعہ نے یہ سنکر کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے کہتے ہین آپ
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی سے مشرف ہوگئے تو ہم نے حسد نکیا جناب امیر نے یہ سنکر اپنی ردا مبارک
زمین پر بچہا دی اور لیٹ گئے اور کہنے لگے مین ابوالحسن شیر نر ہون بخدا مین اس مقام سے اسوقت تک نہین
ٹلونگا جبتک کہ تمہارے دونون لڑکے حضرتؐ کے پاس سے تمہاری بات کا جواب لیکر واپس نہ آئین جب وہ
واپس آئے تو بیان کرنے لگے کہ ہم نے حضرتؐ کی خدمت مین جاکر عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ آپ سب لوگون سے
زیادہ محسن اور رشتہ دارون کے حق مین سب سے زیادہ صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہم جوان ہوگئے ہین اور نکاح کرنا چاہتے
ہین ہم حضور کی خدمت مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ حضور ہمکو صدقات پر عامل مقرر فرما دین تاکہ جس طرح
سے لوگ ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کرین اور جو فائدہ انکو ملتا ہے ہمکو بہی ملے حضرتؐ تہوڑی دیر کے لیئے خاموش
ہوگئے پہر فرمانے لگے آل محمد کو صدقات کی ضرورت نہین کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ کی میل ہے +

قد تم الباب الاول من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و یلیہ الباب الثانی

انشاء اللہ تعالی
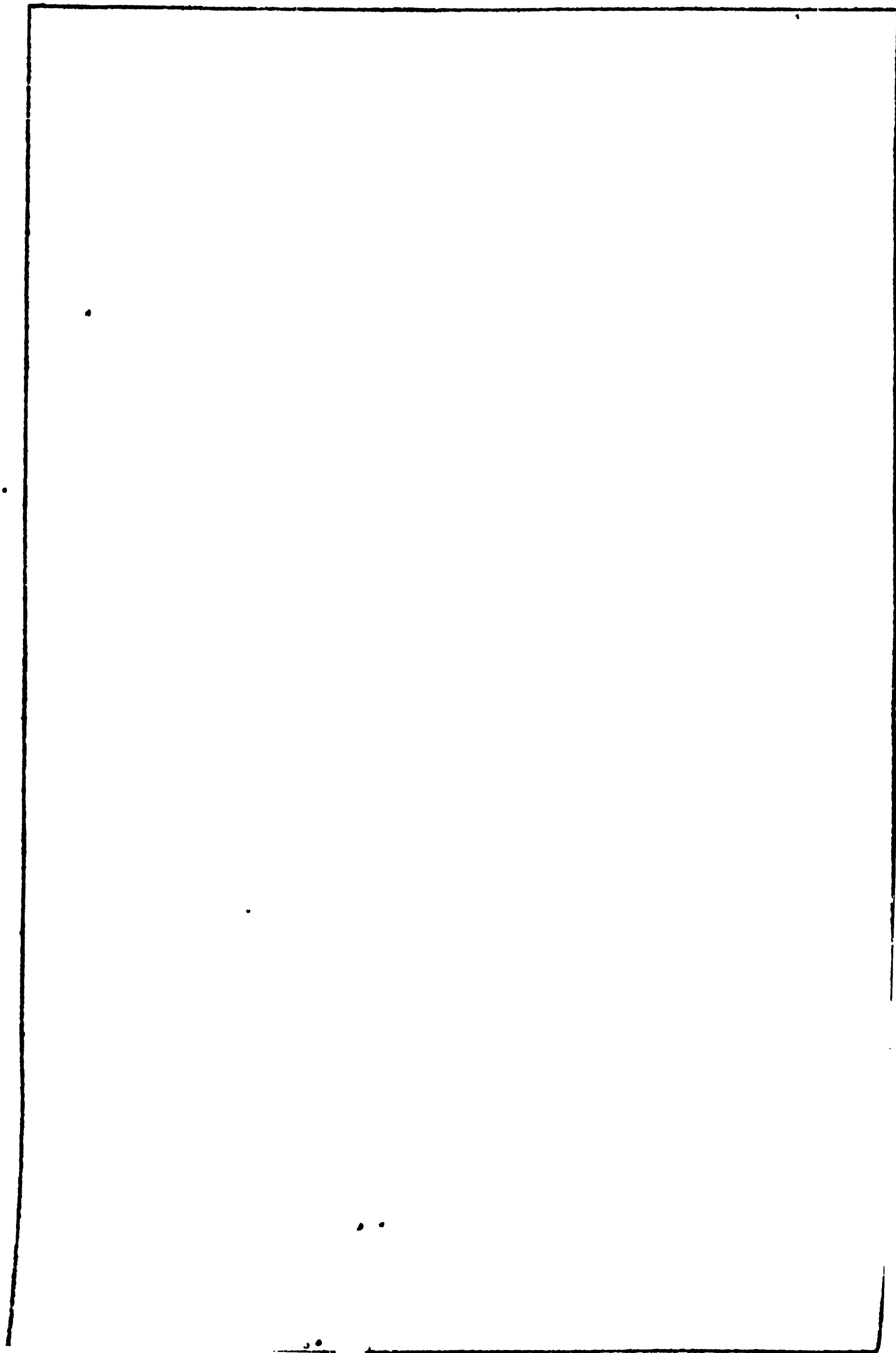
باب دوم

جناب امیر کی شان کے متعلق قرآن مجید کی آیتین

موسوم بہ

اَلنَّصُّ الجَلِیُّ مِمَّا نَزَلَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فِیْ عَلِیٍّ

مقدمہ

(۱) عن ابن عباس قال ما انزل یا ایہا الذین امنوا۔ الا علی امیرہا و شریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ذکر علیا الا بخیر (اخرجہ احمد و الطبرانی و ابن ابی حاتم و ابن عبد البر فی الاستیعاب و علامہ ابن حجر فی الصواعق) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس آیت مین اللہ تعالی نے لوگون کو یا ایہا الذین امنوا کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علی اس خطاب کے امیر اور شریف ہین خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بعض مقام مین عتاب کیا ہے مگر علی کا ذکر خیر کے ساتھہ ہی کیا ہے ✦

(۲) عن حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما نزلت یا ایہا الذین امنوا الا کان علی لبہا و لبابہا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ قرآن مجید کی کسی آیت مین۔ یا ایہا الذین آمنوا نازل نہین ہوا کہ مگر علی اسکے لب لباب تہے ✦

(۳) عن ابن عباسؓ قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ ما نزل فی علی (اخرجہ ابن عساکر و ابن مردویہ) و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خدا کی کتاب مین جس قدر آیتین جناب علی کی شان مین نازل ہوئی ہین اس قدر کسی کی شان مین نازل نہین ہوئین

(۴) عن علی قال نزل القرآن ارباعا۔ فربع فینا۔ فربع فی عدونا۔ وربع سیر و امثال۔ وربع فرائض و احکام ولنا کرائم القرآن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے

کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے پس اسکا ایک ربع ہماری شان میں ہے۔ اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے۔ اور ایک ربع میں قصص اور امثال ہیں۔ اور ایک ربع میں فرائض اور احکام ہیں۔ اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آیتیں ہیں ❖

(۵) عن ابن عباس رضی الله عنه قال نزلت فی علی ثلثمائة آیة (اخرجه ابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان میں تین سو آیتیں نازل ہوئی ہیں ❖

(۶) عن مجاهد رحمة الله علیه قال نزل فی علی سبعون آیة (اخرجه ابو بکر بن مردویه) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق میں ستر آیتیں اتری ہیں ❖

آیات

{۱} انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا (سورہ احزاب) ترجمہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ❖

(۱) عن عائشة رض قالت خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسین فادخله معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال۔ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا (اخرجه احمد والمسلم والترمذی) وابن ابی شیبة وابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم والسیوطی فی الدر المنثور) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالوں کی کلیم منقش اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے پس جناب امام حسن بن علی آئے حضرتؐ نے انکو اس میں داخل کر لیا۔ پھر جناب امام حسین آئے انکو بھی آپنے داخل کر لیا۔ پھر جناب فاطمہ تشریف لائیں حضرتؐ نے انکو بھی لے لیا پھر جناب علیؓ تشریف لائے آپنے انکو بھی اسمیں لے لیا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ❖

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت ان هذه الآیة انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔ نزلت فی بیتی وانا جالسة عند الباب فی البیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی وفاطمة وحسن وحسین فجللهم بکساء و قال اللهم هؤلاء اهل

بیتی وحامتی اذهب عنہم الرجس وطهرهم تطهیرا فقلت وانا معهم یارسول الله قال انك علی الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی وصححہ ۔ والدولابی ۔ والبیہقی وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بہ تحقیق یہ آیت کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) میرے گھر مین نازل ہوئی ہے مین دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور گھر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام تھے حضرتؐ نے انکو چادر اوڑھاکر فرمایا ۔ ای میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے نجاست کو دور کر اور ان کو پاک کر خوب پاک کرنا ۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے ساتھ ہون فرمایا تم بہتری پر ہو ❖

(۳) عن عمر بن ابی سلمۃ قال نزلت هذه الآیۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا فی بیت ام سلمۃ وانا فی بیت ام سلمۃ فدعا النبی صلی الله علیه وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا وجللهم بکساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا وقالت ام سلمۃ انا معهم یارسول الله قال انت علی مکانك انت علی الخیر (اخرجہ احمد) والترمذی وابن جریر والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین نازل ہوئی ہے اور مین بھی انہین کے گھر مین تھا کہ حضرتؐ نے جناب فاطمہؓ اور علیؑ اور حسنین علیہم السلام کو بلواکر انپر چادر ڈالدی پھر دعا کی اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین ان سے نجاست کو دور کر اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا ۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین کے ساتھ ہون فرمایا تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بھی نیکی پر ہے ❖

(۴) عن واثلۃ بن الاسقع قال اتیت فاطمۃ ع اسالها عن علی فقالت توجه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجلست انتظره واذا برسول الله صلی الله علیه وسلم قد اقبل ومعه علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منهم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی فخذه الیسری واجلس علیا وفاطمۃ بین یدیه ثم القی علیهم الکساء ثم قرء انما یرید الله لیذهب

عنکم الرجس اهل البیت و یطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد و ابو حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی
والدیلمی و ابن ابی شیبۃ و ابن جریر و ابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) واثلہ بن الاسقع
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی تلاش مین جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت
مین گیا - وہ فرمانے لگین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لے گئے ہین مین ا
کی انتظار مین وہین بیٹھ گیا - ناگہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کا ہا
پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حجرے مین داخل ہوگئے اور بیٹھ گئے حسن علیہ السلام کو دہنے زا
پر اور حسین علیہ السلام کو بائین زانو پر اور جناب امیر اور حضرت سیدہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا انپر چادر
ڈالکر اس آیت کو پڑھا کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھروالو اور پاک کرے
تمکو خوب پاک کرنا ❊

(۵) عن سعد قال لما نزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ادخل علیا و
وابنیہما تحت ثوبہ ثم قال اللھم ھولاء اھلی واھل بیتی (اخرجہ ابن جریر - و ابن مردو
والحاکم - والسیوطی فی الدر المنثور) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؓ اور فاطمہؓ اور انکے دونو بیٹیون کو اپنی چادر اڑھا کر فرمایا ا
میرے پروردگار یہی میرے اہل اور میرے گھر کے لوگ ہین ❊

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما دخل علی بفاطمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین
الی بابہا یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الصلوۃ رحمکم اللہ - انما یرید اللہ لیذھب عنکم
الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجہ ابن مردو
والسیوطی فی الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب امیر کا نکاح جناب سیدہ
ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک برابر صبحکو جناب سیدہ کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز کا وقت ہے خدا تمپر رحم کرے نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے
تم سے نجاست کو لے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا - مین جنگ کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے جنگ
کرے اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے ❊

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج
الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و
یطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والترمذی و ابن ابی شیبۃ وحسنہ ابن المنذر وصححہ الحاکم

ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق چھ مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کیوقت گذرتے رہے اور فرماتے رہتے۔ ای اہل بیت نماز کا وقت ہے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۸) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اھل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا اخرجہ الطبرانی وفی روایۃ ابن جریر وابن مردویۃ ثمانیۃ اشھر ھکذا اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں نو مہینے تک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر تشریف لیجا کر فرماتے ای اہل بیت خدا تم پر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو ای گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۹) عن ابن عباس قال شھدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر یاتی کل یوم باب علی بن ابی طالب عند وقت کل صلوٰۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر ایک نماز کیوقت جناب امیر کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای اہل بیت نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین علیھم السلام اخرجہ احمد والطبرانی والطبری وعند ابن جریر مرفوعا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی والحسن والحسین وفاطمۃ کذا فی الصواعق المحرقہ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقال البدخشی فی نزل الابرار وایضا اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر پنج تن پاک یعنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

اور جناب علیؑ اور حضرت سیدہ اور حسنین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے +
ابن جریر نے اسحدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا روایت کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہین کہ ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصون کے حق مین نازل ہوئی ہے یعنے میرے اور علیؑ اور فاطمہ اور حسنینؑ کے (یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک حسن ہے)

(۱) عن الحسن بن علی قال نحن اهل بيت الذی قال الله تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (اخرجه ابن سعد وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردوية والسيوطی فی الدر المنثور) جناب حسن بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اہل بیت ہم لوگ ہین جنکے حق مین آیہ تطہیر نازل ہوئی ہے -

{۲} فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين ترجمہ اے محمد کہہ جھگڑنے والون سے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان کو پھر دعا کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جھوٹون پر +

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتی (اخرجه احمد والمسلم والترمذی والنسائی فی الخصائص) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کہ (ای محمد کہہ جھگڑنے والون سے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان کو پھر دعا کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جھوٹون پر) نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا کر کہا ای میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین +

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد صلى الله عليه وآله وعلى وابنائنا الحسن والحسين ونسائنا فاطمة (اخرجه الحاكم) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابنائنا سے حسن اور حسین - اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہین

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا

ماشانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأيت
مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبريل فقال له قل لهم اذا اتوك ان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم و في رواية ان واحدا منهم قال له المسيح ابن الله لا اب له
وقال الاخر هو الله لانه احياء الموتى واخبر عن الغيوب وابرء الاكمه والابرص وخلق من
الطين طيرا وتزعم انه عبد الله فقال صلى الله عليه وسلم هو عبد الله وكلمته القاها الى مريم
فغضبوا فقالوا انما لا نرضى ان تقول هو الله وقالوا ان كنت صادقا فارنا عبد الله يحيي
الموتى ويشفي الاكمه والابرص ويخلق من الطين طيرا فينفخ فيه فيطير فسكت عنهم فنزل الوحي
يقول له تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقوله تعالى فمن حاجك من
بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين. ثم قال لهم ان الله امرني ان لم تنقادوا للاسلام اباهلكم
ثم انهم وعدوا الى الغد ولما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ومعه علي والحسن والحسين
وفاطمة وعند ذلك قال لهم اسقف اني لارى وجوها لو سال الله ان يزيل لهم الجبل لازاله
فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقال الاصل الله عليه وسلم لا بناهلك اخرجه
ابو حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصاری نجران کے چند آدمی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں۔ آپنے فرمایا وہ کون ہیں
وہ بولے عیسیٰ کہ جن کی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرتؐ نے ارشاد کیا میرا
گمان بجا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ عیسیٰ جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائیں یا آپ کو انکے جیسے کی خبر لگی ہے
تو آپ ہمکو بتائیں۔ یہ کہکر وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے چلے گئے۔ پس جبریل علیہ السلام حضرتؐ کے پاس
تشریف لاکر کہنے لگے جب وہ لوگ آئیں آپ ان سے کہدیں کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہٖ حضرت آدم کی
طرح سے ہیں (اور ایک روایت میں اسطرح یہ ہے کہ) کہ نجران کے لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرتؐ
کی جناب میں عرض کیا مسیح خدا کا بیٹا ہے انکا کوئی باپ نہیں ہے اسکے ساتھ والے دوسرے نے کہا
بلکہ وہ خود خدا تھے مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور غیب کی باتیں بیان کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو
اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے۔ آپ انکو خدا کا بندہ کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا وہ
خدا کا بندہ اور اسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کیطرف القا کیا گیا تھا۔ وہ لوگ خفا ہو کر کہنے لگے ہم نہیں
راضی ہونگے جب تک کہ آپ یہ نہ کہیں کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ صادق ہیں تو آپ ہمیں کوئی خدا کا

بندہ ایسا دکھا دین جو مردہ کو زندہ کرے اور اندہے اور کوڑہی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بنائے اور پہران مین پہونکے اور وہ اڑجائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہ کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے۔ پس جو شخص کہ تجہ سے جہگڑے اسکے بعد کہ تجہے اسکا علم آگیا ہے پس کہدے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جہوٹون پر۔ پہر آپنے نصاریٰ کے گروہ سے ارشاد کیا اگر تم اسلام کے منقاد نہین ہوگے تو خدا تعالی نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تم سے مباہلہ کرون۔ پہران لوگون نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی اور حسنین اور جناب سیدہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے۔ اسقف نجران نے کہا واللہ مین ایسے چہرے دیکہتا ہون کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ٹل جائے تو خدا تعالے اسکو اسکی جگہہ سے ٹلا دیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہین رہے گا۔ پس انکا اسقف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کرنے لگا ہم مباہلہ نہین کرتے ❖

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اہلہا فقال لہم انشدکم باللہ ہل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الرحم منی ومن جعلہ صلے اللہ علیہ وسلم نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللہم لا۔ دارقطنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ مشورت کے روز اہل شوری سے آپنے تکرار کرتے وقت فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ کوئی تم مین میرے سوا ایسا شخص موجود ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجہ سے زیادہ قرابت رکہتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان اور کس کے بیٹون کو آپ نے اپنے بیٹے قرار دیا ہے۔ سبنے کہا خدا کی قسم ہے کوئی نہین ❖

{۳} قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (ترجمہ) اپنی قوم سے کہدے تو اے محمد کہ مین تجہ سے اس ہدایت کے بدلے کچہ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت

(۱) عن ابن عباس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ قالوا یا رسول اللہ من ہؤلاء الذین امرنا اللہ تعالی بمودتہم قال علی وفاطمۃ وابناہما۔ اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی عن مقاتل والکلبی و

الحاکم و الدیلمی و الطبری) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
کہ اپنی قوم سے کہدے تو اے محمدؐ کہ میں تم سے اس آیت کے بدلے کچھ اجرت نہیں طلب کرتا ہوں
مگر قرابت والوں کی محبت ، لوگوں نے عرض کیا کہ جن لوگوں کی محبت کرنے کے لیے خدا نے ہمیں حکم
کیا ہے وہ کون ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان دونوں کے بیٹے +

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اہل البیت فی حم آیت لا یحفظ مودتنا الا کل مؤمن
ثم قرأ - قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ ابو الشیخ) زاذان جناب امیر
علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کی شان کے متعلق سورہ حم
میں ایک آیت ہے - نہیں نگاہ رکھے گا ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن - پھر آپنے اس آیت
کو پڑھا (کہدے اپنی قوم سے اے محمدؐ کہ میں تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہیں طلب
کرتا ہوں مگر قرابت والوں کی محبت)

{۴} **وقفوھم انھم مسئولون** (سورۂ والصفت) ترجمہ اور کھڑا کرو ان کو تحقیق
ان سے پوچھنا ہے +

(۱) عن ابی سعید و ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالی وقفوھم انھم مسئولون
یوم القیمۃ عن ولایۃ علی (اخرجہ الامام الواحدی فی تفسیرہ - و ابو بکر بن مردویہ - والدیلمی
فی فردوس الاخبار) ابو سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کریمہ کے متعلق
کہ اور کھڑا کرو انکو تحقیق انسے پوچھنا ہے قیامت کو دن علی کی ولایت سے +

{۵} **انما انت منذر و لکل قوم ھاد** (سورہ رعد) ترجمہ اسکے سوا نہیں کہ تو اے
محمدؐ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکھانیوالا ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی ھاد و اشار بیدہ
الی علی وقال بک یھتدی المھتدون (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ و الحافظ ابو نعیم فی کتابہ
ما نزل من القرآن فی علی و ابو بکر بن مردویہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں ڈرانیوالا ہوں اور علی ہادی ہیں اور آپ نے
جناب علیؑ کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور کہا یا علی ہدایت پانے والے تجھسے ہدایت
پاوینگے +

(۲) عن ابی برزۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انا منذر و وضع

یدہ علی صدرہ نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول ولکل قوم ھاد اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابوبرزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکہا پہر جناب علیؑ کے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہر ایک قوم کے لیئے ہادی ہوتا ہے +

(۳) عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ھاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واوی بیدہ الی منکب علی فقال انت الھادی وبک یھتدی المھتدون اخرجہ ابن جریر وابن مردویۃ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسکو سوا نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھکر فرمایا مین ڈرانے والا ہون اور علیؑ کے کندہے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تو راہ بتانیوالا ہے اور تجہ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائینگے +

{۶} ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (سورۃ الدھر) ترجمہ

اور کہلاتے ہین کہانا اپنی محبت پر فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیونکو +

(۱) عن ابن عباسؓ قال اجر علی علی نفسہ لیقی نخلا بشعیر لیلۃ حتی اصبح فلما قبض الشعیر طحن منہ فجعلوا منہا شیئا لیاکلوہ یقال لہ الحریرۃ رقیق بلا دھن فلما تم انضاجہ اتا مسکین فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الثانی فلما تم انضاجہ اتا یتیم فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الباقی فلما تم انضاجہ اتا اسیر من المشرکین فاطعموہ ایاہ فنزلت ھذہ الآیۃ ھذا قول الحسن والقتادۃ وقال سعید بن جبیر محبوس من اھل القبلۃ (اخرجہ الواحدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ رات بہر کی محنت اپنی توشہ کے لیے کی جب صبح ہوئی تو ان کو اجرت مین جو دستیاب ہوے۔ آپنے انکو لیکر پیسا اور سکی ایک تہائی کا پتلا سا حریرہ گہی کے بغیر پکوایا جب پک چکا۔ ایک مسکین نے آکر سوال کیا جناب امیر نے وہ سارا اسکو کہلا دیا۔ پہر دوسری تہائی کو پکوایا۔ جب وہ بہی تیار ہوا ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا بہی اسکو کہلا دیا۔ پہر تیسری تہائی کو پکوایا اسکے پختہ ہونے پر مشرکون کے ایک قیدی نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا اسکو بہی کہلا دیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن وقتادہ کا ہے سعید بن جبیر کہتے ہین وہ قیدی اہل قبلہ مین سے تہا +

(۲) عن ابن عباس رضہ ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ
ابوبکر رضہ وعمر رضہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدک فنذر علی و فاطمۃ وفضۃ جاریۃ لھما
ان برأ مما بھما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معھم شیء فاستقرض علی من شمعون
الیھودی الخیبری ثلثۃ اصوع من الشعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی
عددھم ووضعتھا بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیھم سائل فقال السلام علیکم اھل بیت
محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فآثروہ وباتوا
لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم فوقف
علیھم یتیم فآثروہ ووقف علیھم اسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا
اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون
کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم فقام فانطلق معھم فرای فاطمۃ فی
محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلک فنزل جبرئیل فقال
خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک فاقرء الآیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا
ویتیما واسیرا (اخرجہ الزمخشری فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ
حسنین علیہما السلام بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو ساتھ
لیکر انکی عیادت کے لیے تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا یا ابا الحسن اگر آپ ان اپنے نور چشموں کے لیے
نذر مانتے تو بہتر تھا۔ پس جناب امیر اور جناب سیدہ اور فضہ انکی لونڈی نے انکی تندرستی پر تین تین روزے
رکھنے کی نذر مانی پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہو گئے سب نے ملکر روزے رکھے انکے پاس اس
وقت کچھ بھی نہیں تھا جو افطار کے لیے کام آتا جناب امیر ع نے شمعون خیبری یہودی سے جو کے تین پیمانے
قرض لیے۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب سیدہ علیہا السلام نے پیسکر پانچ روٹیاں انکی تعداد کے موافق
پکائیں جب افطار کے لیے انکے آگے رکھیں ایک سائل نے آکر صدا کی السلام علیکم۔ اے اہل بیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کچھ کھلاؤ خدا تمکو جنت کی نعمتوں سے سیر
کرے سب نے اپنا کھانا اسے بخشدیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے اور پھر دن بھر روزہ رکھا جب رات
ہوئی اور افطار کے لیے کھانا پکایا گیا۔ ایک سائل نے آکر آواز دی میں یتیم ہوں۔ سب نے اپنا کھانا بھی
اٹھا دیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے۔ پس اسیطرح سے تیسرے روز کی افطاری بالکل قیدی کو
بخشدی۔ صبح کو جناب امیر حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور مین لے گئے وہ دونو صاحب ادی مرغ کے چوزہ کی طرح کانپ رہے تھے حضرت نے انکو دیکھکر فرمایا۔ انکی یہ کیا حالت ہی جس سے مجھے رنج پیدا ہو رہا ہے پھر آپ جناب امیر کے گھر مین تشریف لے گئے جناب سیدہ علیہا السلام کو محراب مین دیکھا کہ ان کا پیٹ کمر سے لگا ہوا ہے اور انکی آنکھون مین ضعف سے حلقے پڑے ہوئے ہین حضرت کو یہ دیکھکر نہایت ملال ہوا اتنے مین جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد یہ لیجیے خدا تعالی آپکو آپکے اہل بیت کی نسبت تہنیت دیتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (اور کھلاتے ہین کھانا اپنی محبت پر فقیرون اور یتیمون اور قیدیون کو ٭

{۷} من یطع اللہ والرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا (سورۃ النساء) ترجمہ جو لوگ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین پس وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جنپر کہ اللہ تعالے نے انعام کیا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہین اور انکی رفاقت اچھی ہے ٭

عن ابن عباس فی قولہ تعالی من یطع اللہ والرسول الخ قال علی یا رسول ھل نقدر ان نزورك فی الجنۃ کما نزورك قال رسول اللہ ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ھذہ الایۃ اولئك مع الذین انعم اللہ علیھم الخ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ قد انزل بیان ما سألت فجعلك رفیقی لانك اول من اسلم وانت الصدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہو سکتا ہی کہ ہم جنت مین بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہون جس طرح سے کہ دنیا مین مشرف ہوتے ہین۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کے لیے اسکا ایک رفیق ہوتا ہے جو اس نبی کی امت مین سب سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوی کہ وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جن پر کہ خدا تعالے نے انعام کیا ہے۔ پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلوا کر فرمایا۔ اللہ سبحانہ و تعالے نے یا علی تیرے سوال کا جواب نازل کیا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے ٭

{۸} والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون (سورۂ زمر) ترجمہ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور وہ جس نے کی تصدیق کی اسکی وہی لوگ پرہیزگار ہیں ✤

(۱) عن مجاهد فی قوله تعالی الذی جاء بالصدق رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی (اخرجه ابن عساکر۔ والحافظ ابونعیم فی الحلیة والفقیه ابن المغازلی فی المناقب) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے۔ وہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور جس نے کی تصدیق کی اسکی۔ وہ جناب امیر ہیں ✤

(۲) عن ابی هریرة والذی جاء بالصدق قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی ابن ابی طالب (اخرجه ابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ والذی جاء بالصدق سے جناب رسالتمآب وصدق به سے جناب علی علیہ السلام مراد ہیں ✤

{۹} یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین (سورۃ التوبہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ ✤

(۱) عن ابن عباس قال مع علی لانه سید الصادقین (اخرجه الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی حلیة الاولیاء وسبط ابن الجوزی والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں کہ ہو جاؤ ساتھ صادقوں کے) کہتے ہیں کہ ساتھ علی کے کیونکہ وہ صادقوں کے سردار ہیں۔

(۲) عن ابی جعفر فی قوله تعالی یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین۔ قال مع علی (اخرجه ابن عساکر۔ وابوبکر بن مردویه) جناب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت (کہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ) کی تفسیر میں روایت ہے کہ علی کے ساتھ ہو جاؤ۔

{۱۰} والذین امنوا بالله ورسوله اولئك هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم (سورہ الحدید) ترجمہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ یہی لوگ صدیق اور شہید ہیں انکے لیے انکے رب کے پاس انکا اجر اور انکا نور ہے۔

عن ابن عباس قال انها نزلت فی علی (اخرجه احمد فی المسند والثعلبی فی تفسیرہ وابن المغازلی فی المناقب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے شان میں نازل ہوئی ہے

{۱۱} من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر (سورہ احزاب) ترجمہ اور بعض مومنوں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو عہد کہ خدا سے انہوں نے باندھا تھا پس ایکے درمیان ہیں سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور انکے درمیان ہیں سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے۔

عن عكرمة قال سئل علي وهو على المنبر منبر الكوفة عن قوله تعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا
الله عليه. فقال اللهم غفرا هذه الآية نزلت فيّ وفي عمي حمزة وفي ابن عمي عبيدة بن الحارث فانه قضى نحبه
يوم بدر، واما عمي حمزة فانه قضى نحبه يوم احد واما انا فانتظر اشقاها يخضب هذه من هذه واشار الى
لحيته ورأسه وقال عهد عهده الي ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم (اخرجه ابن مردویہ و
سبط ابن الجوزی وابن حجر فی صواعق محرقہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک مرتبہ کوفہ کے منبر
پر تشریف رکھتے تھے کہ ان سے اس آیت کی (اور بعض مومنوں سے ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو عہد کہ خدا سے
باندھا تھا) کی تفسیر میں پوچھا گیا کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا اے خدا بخشیو۔ یہ آیت
میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچیرے بھائی عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس میرا چچیرا بھائی
عبیدہ بن الحارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر چکا۔ اور احد کے روز میرے چچا حمزہ اپنا کام پورا کر گئے۔ اب میں اس امت
کے بدبخت کی انتظار میں ہوں پھر آپ نے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ مجھکو اسکے خون سے
رنگین کریگا۔ میرے پیارے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پختہ عہد کیا ہے +

{۱۲} هذان خصمان اختصموا في ربهم فالذين كفروا قطعت لهم ثياب من نار يصب
من فوق رؤسهم الحميم يصهر به ما في بطونهم والجلود ولهم مقامع من حديد
كلما ارادوا ان يخرجوا منها من غم اعيدوا فيها وذوقوا عذاب الحريق. ان الله يدخل
الذين امنوا وعملوا الصلحت جنت تجري من تحتها الانهر يحلون فيها من اساور من
ذهب ولؤلؤا ولباسهم فيها حرير (سورة الحج) ترجمہ یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر سو جو
منکر ہوئے انکے واسطے ہیں آگ کے کپڑے ڈالتے ہیں انکے سر پر کھولتا پانی پگھل جاتا ہے اس سے جو انکے پیٹ میں
ہے اور کھال بھی۔ انکے واسطے موگریاں ہیں لوہے کی جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس سے گھٹنے کے مارے پھیر دیے
گئے وہ اندر اور چکھتے رہو جلن کی مار بیشک اللہ داخل کریگا انکو جو لائے ایمان اور کی بھلائیاں۔ باغوں میں۔ بہتی ہیں
انکے نیچے نہریں۔ گہنا پہناوینگے انکو وہاں کنگن سونے کے اور موتی۔ انکی پوشاک ہے وہاں ریشم کی +

(۱) عن قيس بن عبادة قال قال علي انا اول من يجثو بين يدي الرحمن للخصومة يوم القيامة قال
قيس وفيهم نزلت هذان خصمان اختصموا في ربهم قال هم الذين تبارزوا يوم بدر حمزة وعلي
وعبيدة بن الحارث. وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة (اخرجه البخاری) قیس بن عبادہ سے روایت
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں سب سے اول خدا کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرونگا۔ قیس کہتے ہیں
کہ یہ آیت کہ (دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے بدر کے دن جنگ

کی ہے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ
(۲) عن علی قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ وفی مبارزتنا یوم بدر ھذان خصمان اختصموا فی ربھم
(اخرجہ البخاری) جناب امیر علیہ السلام سے روی ہے کہ یہ آیت ہماری اور بدر کے روز ہماری مقابلہ کرنیوالوں کے حق مین نازل
ہوئی ہے۔ یعنے یہ دو مدعی جھگڑے ہین اپنے رب پر۔
(۳) عن ابی ذر انہ کان یقسم انزلت ھذہ الآیۃ فی حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث۔ وعتبۃ بن ربیعۃ
وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ النابلسی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ یہ
آیت جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق
مین نازل ہوئی ہے +

(۱۳) ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین اٰمنوا وعملوا الصلحات سواء
(سورہ جاثیہ) ترجمہ کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان کہ کردین ہم انکو مانند ان لوگون کے کہ
ایمان لائے اور کام کیے اچھے +
عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث فالذین اجترحوا السیات عتبۃ شیبۃ
والولید۔ والذین اٰمنوا وعملوا الصلحات علی وحمزۃ وعبیدۃ (اخرجہ سبط ابن الجوزی) ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے حق مین نازل ہوئی ہے پس اس آیت
مین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان۔ وہ عتبہ اور شیبہ اور ولید ہین۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اچھے کام
کرتے ہین۔ وہ جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ ہین) +

(۱۴) افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ (سورہ ھود) ترجمہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار
کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے +
(۱) عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وھو علی المنبر ما من رجل من قریش
الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فقال اما انک لو لم تسألنی علی رؤس القوم
ما حدثتک ویحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء علی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ واخرجہ ابن ابی حاتم وابن المغازلی فی
المناقب وابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی والواحدی فی تفسیرھما
وابن جریر الطبری والطبرانی فی المعجم الکبیر وابن مندۃ وابو الشیخ وابو نعیم والمتقی فی کنز العمال
وصاحب تفسیر معالم التنزیل عباد بن عبد اللہ الاسدی سے روایت ہے کہ سنا مین نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے تھے

سُنا کہ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جسکے حق میں ایک یا دو آئیں نازل نہوئی ہوں ایک شخص کہنے لگا آپکے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیرؑ نے کہا اگر تو لوگوں کے سامنے نہ پوچھتا تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ افسوس ہے تجھ پر کیا تو نے سورہ ہود کو کبھی نہیں پڑھا ہے۔ پھر جناب امیرؑ نے اس آیت کو پڑھا کہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ (یعنے اپنے رب کے دلیل روشن پر) ہیں اور میں شاہد منہ (یعنے اسکی طرف سے گواہ) ہوں

(۲) عن ابن عباسؓ افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشاھد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افمن کان علی بینۃ من ربہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد منہ سے خاصکر علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں +

{۱۵} فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین (سورہ التحریم) ترجمہ پس بے شک اللہ وہی رفیق ہے اپنے نبی کا اور جبریل اور مومنوں کا نیک +

(۱) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم وابن ابی حاتم والسیوطی فی الدر المنثور والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی وصالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن عساکر۔ وابن مردویہ وفخر الرازی فی الاربعین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔ +

{۱۶} وتعیھا اذن واعیۃ (سورہ الحاقہ) ترجمہ اسیا ور کہے اسکو کان سننے والا +

(۱) عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی فنزلت وتعیھا اذن واعیۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والامام الواحدی فی اسباب النزول والحافظ ابو نعیم فی ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن جریر وابن ابی حاتم۔ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ یا علی ہم تمہیں تعلیم کریں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہے کہ تمہیں یاد رکھائے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھے اسکو سننے والا کان

(۲) عن مکحول عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلہا اذنک واعیۃ یا علی فعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی)
مکحول جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے خدا ئے پاک سے مانگا ہے وہ سننے والا کان تیرے کانوں کو بنا دے پس خدا نے ایسا ہی کر دیا جناب امیر کہا کرتے تھے کہ ہم نے اس وقت سے کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ مجھے یاد نہ رہا ہو۔

(۳) عن ابن عباس رض قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیا وابن المغازلی فی المناقب والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (کہ اور یاد رکھتا ہے کان سننے والا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے خدا سے سوال کیا ہے کہ یا علی وہ اسے تیرے کان بنا دے جناب امیر فرمایا کرتے تھے اسکے بعد مجھ کوئی بات نہیں بھولی +

{۱۷} افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوٗن (سورہ سجدہ) ترجمہ آیا وہ شخص کہ مومن ہے ہو سکتا ہے مثل اسکی جو کہ فاسق ہے ! +

(تنبیہ) اخرج الواحدی - وابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس - واخرج جریر والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار - واخرج ابن عدی - والخطیب فی تاریخہ من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی - والولید بن عقبۃ ابن ابی معیط واخرج الخطیب وابن عساکر من طریق لیث عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی وعقبۃ ابن ابی معیط لا الولید (لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی) امام واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے - اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطاء ابن یسار سے روایت کیا ہے - اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی کے طریق سے ابی صالح سے کہ انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں خطیب اور ابن عساکر لیث کے طریق سے عمرو بن دینار سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا وابسط لسانا واملا للکتیبۃ فقال لہ علی اسکت انما انت فاسق فانزل اللہ تعالی تصدیقا لعلی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا - قال قتادۃ فما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ولا فی الآخرۃ ثم اخبر منازل الفریقین فقال تعالی اما الذین

امنوا (خرجہ الواحدی) وکذا فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ولید نے جناب امیر سے کہنے لگا میں تم سے تیز نیزہ والا ہوں اور تیز زبان ہوں اور بھاری تلوار والا ہوں جناب امیر نے اس سے فرمایا خاموش رہ تو تو فاسق ہے پس خدا تعالیٰ نے جناب امیر کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیا ہوسکتا ہے وہ شخص کہ مومن ہو مثل اس شخص کے ہو کہ فاسق ہے؟ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ وہ دونوں ہرگز نہ دنیا میں نہ خدا کے پاس آخرت میں برابر ہوسکتے ہیں۔ پھر خدا نے فریقین کے مرتبہ سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں +

(۲) قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ــ انزل اللہ الکتاب العزیز فی علی وفی الولید قرانا + فتبوء الولید من ذالک فسقا + وعلی مبتوء ایمانا + لیس من کان مومنا عرف اللہ + کمن کان فاسقا خوانا + سوف یجزی الولید خزیا نارا + وعلی لا شک یجزی جنانا + فعلی یلقی لدی اللہ عزا + والولید یلقی ہناک ھوانا + خدا نے عزت والی کتاب کو علی اور ولید کے حق میں نازل فرمایا۔ اور ولید کا فسق ٹھکانا جتایا۔ اور علی کا ایمان ٹھکانا بتایا۔ یقینی ہے وہ شخص جو کہ ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہو عنقریب دوزخ میں ولید رسوا کیا جائیگا۔ اور علی کو بیشک جنت میں جزا ملیگی۔ پس علی خدا سے عزت کے ساتھ ملیں گے۔ اور ولید وہاں رسوا ہوگا +

{۱۸} اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستون عند اللہ (سورۃ توبہ) کیا کردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اسکی راہ میں جہاد کیا یقینی ہیں وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت ھذہ الایۃ فی علی والعباس (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۲) اخرج ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ ابن ابی شیبۃ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیھا۔ فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشھر قبل الناس وانا صاحب الجھاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ

والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله ابوحاتم - اور ابو الشیخ ہا اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر اور ابن مندہ اور ثعلبی اپنی تفسیر میں اور واحدی اسباب النزول میں اور قرطبی اور ابن اثیر جامع الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی درمنثور میں اور حافظ ابونعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر اور عباس اور طلحہ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا میں خانہ کعبہ کا متولی ہوں اور اگر میں چاہوں تو اسی میں رہا کروں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں زمزم کا متولی ہوں اور اسکا نگہبان ہوں پس جناب امیر نے کہا میں نہیں جانتا کہ تم کیا کہتے ہو میں چھ مہینے پیشتر لوگوں سے نماز پڑھی ہے اور میں خدا کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہوں پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر الخ

{۱۹} الذین ینفقون اموالهم بالیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (سورۂ بقرہ) ترجمہ جو لوگ اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو اور پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس اور انکو ڈر نہیں اور نہ وہ غم اٹھاتے ہیں

عن ابن عباس رض فی قوله تعالیٰ الذین ینفقون اموالهم الخ قال نزلت فی علی کانت معه اربعة دراهم فانفق فی اللیل درهما وفی النهار درهما وفی السر درهما وفی العلانیة درهما فانزل الله تعالیٰ هذه الآیة

اخرجه الواحدی وابوبکر بن مردویه والطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا اور ایک درہم دن کو دیا ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا

{۲۰} سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج (سورۂ المعارج) ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے کافروں کے لیے نہیں کوئی اسکا دفع کرنیوالا خدا اللہ کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے

نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیره ان سفیان بن عیینة سئل عن قوله تعالیٰ سأل سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلة ما سألنی احد عنها قبلک حدثنی ابی عن ابو جعفر محمد عن آبائه علیهم السلام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاه فعلی مولاه فشاع ذلک فی البلاد وبلغ ذلک الحارث بن النعمان الفهری فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فانزل راحلته فنزل عنها فقال یا محمد امرتنی عن

اللہ عزوجل ان نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوٰۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بھذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فھذا شیء منک ام من اللہ عزوجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ والذی لا الٰہ الا ھو ان ھذا امر اللہ عزوجل فولی الحارث بن نعمان الفھری یرید راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان ما یقول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عزوجل بحجر سقط علی ھامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عزوجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کی بابت میں پوچھا کہ یہ آیت کسکے حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھا امام ابو جعفر محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب کہیں پہنچ گئی۔ حارث بن نعمان الفہری یہ سنکر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر حضور سے عرض کرنے لگا یا محمد آپ نے ہمیں لا الٰہ الا اللہ پر گواہی دینے کے لیے حکم دیا ہم نے اس بات کو بھی آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہم نے آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہمکو زکوٰۃ دینے کے لیئے کہا ہم نے وہ بھی آپکا کہنا قبول کیا پھر آپ نے ہمکو حج کرنیکا حکم دیا ہم نے وہ بھی مان لیا پھر آپ نے رمضان کے روزہ رکھنے کے لیے کہا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا۔ اسپر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے بازو کو پکڑ کر اٹھایا اور انکو ہمپر آپ نے فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپکی طرف سے ہے یا خدا نے حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کیطرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچ ہے تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا خدا تعالے نے اسپر ایک آسمانی پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالیٰ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کے لیے ہونیوالا ہے اسکو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ عذاب اللہ کی طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے ❖

{۲۱} یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (سورہ مائدہ) ترجمہ اے رسول پہونچا دو اس

چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے +

(۱) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم (اخرجہ الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی (اخرجہ ابن ابی حاتم وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ اے رسول پہنچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے۔ امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اسکو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اپنی کتاب مسمی بکفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ شیخ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور ابو بکر بن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کو بیان میں نازل ہوئی ہے +

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نقرء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاعرج فی تفسیر النیسابوری والحافظ ابن الکثیر وابو نعیم فی الحلیۃ وابن مردویہ والعینی فی شرح البخاری والسیوطی فی الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مہد میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے اے رسول پہنچا دو اس چیز کو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے یہ کہ علی مومنوں کا مولی ہے اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا رکھیگا +

(۳) عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی اسباب النزول والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت یا ایھا الرسول بلغ غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے +

(۴) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب سے یا ایھا الرسول بلغ کی آیت کے متعلق روایت ہے کہ اے رسول علی کے فضائل کو پہنچا دے

جبکہ یہ آیت غدیر خم کے روز نازل ہوئی حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے یا علی تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی ہے +

{۲۲} الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (سورۂ مائدہ) ترجمہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارا دین اور مینے پوری کی ہے تمپر اپنی نعمت +

(۱) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم وکان ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ہذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابوبکر بن مردویۃ عنہ وعن ابی ہریرۃ والسیوطی فی الدر المنثور والدیلمی وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق غدیر خم کے روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلا کر درخت کے نیچے جھاڑ دینے کا حکم کیا وہان سے کانٹون کو جھاڑ دیا گیا پھر آپنے علی کو بلا کر انکے دونو بازو پکڑ کر اٹھائے یہانتک کہ لوگون نے حضرت کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر آپنے فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہین ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز مینے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کیا ہے اور مینے اپنی نعمت کو تمپر پورا کیا ہے پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل ہوجانے اور نعمت کے پورا ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت پر خدا کے راضی ہونے پر +

(۲) عن ابی ہریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وہو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کتب لہ صیام ستین شہرا (اخرجہ ابن المغازلی وابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ذی الحجہ کی اٹھارہوین تاریخ کو کہ وہ غدیر خم کا روز ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا مین سب مومنون کی جان سے اولے نہین ہون اور لوگون نے عرض کیا کہ بیشک یا

یارسول اللہ آپ ہماری جان سے اولی ہین پہر حضرتؐ نے فرمایا جسکا کہ مین مولی ہون اسکا علی مولی ہے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجہے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا بنگیا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی کہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارے دین کو اور مینے پوری کی ہے تمپر اپنی نعمت روزہ رکہے اسکے لیے ساٹھہ مہینے کے روزونکا ثواب لکہا جائیگا ٭

(۳) عن مجاهد قال نزلت هذه الآية بغدیر خم (اخرجه الامام الصالحانی) مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نازل ہوئی ٭

{۲۳} ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحات اولٰئك هم خير البرية (سورہ البینہ)

ترجمہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین۔

(۱) عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فاقبل علی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اتاكم اخی ثم التفت الی الكعبة فضربها بيده ثم قال والذی نفسی بيده ان هذا وشيعته هم الفائزون يوم القيامة ثم قال انه اولكم ايمانا معی واوفاكم بعهد الله واقومكم بامر الله واعدلكم فی الرعية واعظمكم عند الله مزية واقسمكم بالسوية قال ونزلت هذه الآيات الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولٰئك هم خير البرية قال فكان اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم اذا اقبل علی قالوا قد جاء خير البرية (اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے ہم سے ارشاد کیا تمہارے پاس میرا بہائی آرہا ہے پہر آپنے کعبہ کیطرف متوجہ ہوکر اس پر ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے روز بس یہی لوگ جنت تک پہونچنے والے ہین پہر آپنے فرمایا۔ بتحقیق یہ تم سب سے پہلے مجہپر ایمان لایا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ اور خدا کے حکمپر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق مین عدل کرنیوالا ہے۔ اور تم سب سے اللہ کے نزدیک زیادتی والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والا ہے۔ پہر یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے ہین اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین پہر جبکہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لاتے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہتے کہ سب خلقت سے بہتر ہین تشریف لا رہے ہین ٭

(۲) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک تاتی یوم القیامۃ وھم راضیین ومرضیین ویاتی اعداؤک غضابا مقمحین (اخرجہ الحافظ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ آیت کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں نازل ہوئی جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو اور تیرا گروہ قیامت میں آئینگے خوش اور خوش کیے گیے اور تیرے دشمن آئیں گے خفگی میں گردن اُٹھائے ہوئے۔

(۳) عن زید بن شراحیل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیا یقول حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وانا مسندہ الی صدری فقال ای علی الم تسمع قول اللہ تعالیٰ الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریۃ۔ انت وشیعتک وموعدی وموعدک الحوض اذا جثت الامم للحساب یدعون غرا محجلین (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب وابوبکر ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) زید بن شراحیل الانصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب ناقل ہیں کہ میں نے جناب امیر کو فرماتے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے آپ نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو نے خدا تعالیٰ کے فرمانے کو نہیں سُنا ہے کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔ پس وہ ہیں اور تو اور تیرا گروہ ہیں میرے اور تیرے وعدہ کی جگہ حوض ہے جبکہ قیامت کو امتیں حساب دینے کے لیے آئینگی تو وہ لوگ سفید مونہہ اور سفید ہاتھ پاؤں والے پکارے جائیں گے۔

(۴) عن ابی سعید الخدری مرفوعا علی خیر البریۃ (اخرجہ ابن عدی) ابوسعید خدری سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب امیر خیر البریہ ہیں۔

{۴۴} ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا (سورۂ مریم)

ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کرے گا رحمٰن انکے لیے محبت۔

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی قل اللھم اجعل لی عندک عھدا واجعل لی فی صدور المؤمنین مودۃ فانزل اللہ تعالیٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا (اخرجہ احمد والبخاری وابوداود وغیرہ فی السنن والحمیدی فی جمع بین الصحیحین ورزین وعبدری فی کتابہ جمع بین الصحاح الستۃ وصاحب المشکوٰۃ عن الصحیح الترمذی والحافظ ابونعیم فیما نزل من القرآن فی علی والثعلبی فی تفسیرہ و

ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ۔ والحافظ ابن حجر فی الصواعق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ سے ارشاد فرمایا یا علی دعا کرو اور کہو کہ اے میرے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنون کے دل مین میری محبت ڈالدے۔ پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمن انکے لیے محبت +

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ رض فی قولہ تعالی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن وُدًّا انہ قال لا یبقی مومن الا وفی قلبہ ود علی واھل بیتہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علیؓ (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق کہ بے شک وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمن انکی محبت۔ روایت کرتے ہین کہ کوئی مومن ایسا باقی نہین رہیگا کہ جس کے دل مین علیؑ کی اور علی کے اہل بیت کی محبت نہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حق مین نازل ہوی ہے +

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فصلی اربع رکعات ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللھم سالک موسی بن عمران وانا محمد اسالک ان تشرح لی صدری وتیسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سالت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیک الی السماء وادع ربک واسالہ یعطیک فرفع یدہ الی السماء وھو یقول اللھم اجعل لی من عندک عھدا واجعل لی عندک ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر چار رکعتین نماز کی پڑھین پھر آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے میرے پروردگار موسی بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور مین محمد ہون اور تجھ سے دعا کرتا ہون میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکین اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے امر مین میرا شریک گردان ابن عباسؓ کہتے ہین مینے ایک پکارنیوالے کو پکارتے ہوے سنا کہ اے احمد ہمنے تجھے دیدیا ہے جو کچھ کہ تو مانگتا ہے پس حضرتؐ نے جناب امیر سے فرمایا اے ابا الحسن تم اپنے ہاتھ کو آسمان کیطرف اٹھا کر خدا سے دعا کرو اور مین بھی تیرے لیے دعا کرتا ہون وہ تجھے ضرور عطا کریگا جناب امیر نے دعا کی اے میرے پروردگار مجھکو اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالے نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا

واحلل

{۲۵} من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد (سورة بقرہ)
اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضا مندی کے لیئے اور الله شفقت کرنے والا ہے بندوں پر *

نقل الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی احیاء علوم الدین ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول الله صلی الله علیہ وسلم اوحی الله تعالی الی جبریل ومیکائیل انی اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول من الآخر فایکما یؤثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کلواحد منہما الحیوۃ فاوحی الیہما فلا کنتما مثل علی اخیت بینہ وبین محمد صلی الله علیہ وسلم فبات علی علی فراشہ ویؤثر بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک یا ابن ابی طالب یباھی الله بک والملائکۃ فانزل الله عزوجل ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد رواخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی الحلیۃ (امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ الله علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ جب شب ہجرت میں جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے پروردگار نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی بھیجی کہ میں نے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور تم دونوں میں کسی ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ لیکے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تم دونوں علی کی مثل ہرگز نہیں ہو۔ میں نے اسکو اپنے حبیب محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اپنے فدا کر رہا ہے تم دونو زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبرئیل جناب امیر کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤں کیطرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ اور پکارتے رہے شاباش اے ابن ابی طالب خدا اور اسکے فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خدا تعالی نے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیئے اور الله اپنے بندوں پر مہربان ہے)

{۲۶} ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۂ واللیل) ترجمہ اور البتہ عنقریب دیگا رب تیرا تجھے پس راضی ہوگا تو یا محمد *

عن ابن عباس رضی الله عنہ فی تفسیر ھذہ الآیۃ انہ قال رضی محمد صلی الله علیہ وسلم ان لا

يدخل احد من اهل بيته في النار اخرجه القرطبي وابن المغازلي في المناقب وابن جرير في تفسيره والسيوطي في احياء الميت ابن عباس رضي الله عنه اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی ہوگئے کہ انکی اہل بیت مین سے کوئی دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا +

(۲۷) مرج البحرين يلتقيان (سورة الرحمن) ترجمہ - چلائے دو دریا ملکر چلتے +

عن انس بن مالك في قوله تعالى مرج البحرين يلتقيان قال هو علي وفاطمة ويخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسين رواه صاحب كتاب الدرر انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین کہ ملتے ہین دو دریا آپس مین روایت ہے کہ دو دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہین اور نکلے ان سے موتی اور مونگا (جناب حسنین ہین +

(۲۸) واجعل لي لسان صدق في الآخرين (سورة الشعراء) ترجمہ اور بنا میرے لیے ایک سچ کی زبان پچھلون مین +

عن ابي عبد الله جعفر بن محمد الباقر قال لسان صدق هو علي ابن ابي طالب لما عرضت ولايته على ابراهيم عليه السلام فقال اللهم اجعل من ذريتي ففعل ذلك اخرجه ابو بكر ابن مردويه جناب امام ابو عبداللہ جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ سچ کی زبان جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہین جب انکی ولایت کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انہون نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے پروردگار انکو میری ذریت سے بنا پس خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا +

(۲۹) والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين امنوا (سورة والعصر) ترجمہ قسم ہے اترتے دن کی بے شک انسان نقصان مین ہے مگر جو ایمان لائے +

عن ابن عباس قال ان الانسان لفي خسر ابا جهل والا الذين امنوا علي وسلمان اخرجه ابو نعيم وابن مردويه ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک انسان نقصان مین ہے سے مراد ابو جہل ہے مگر جو ایمان لائے ان سے مراد علی او سلمان ہین +

(۳۰) والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (سورة والنجم) ترجمہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ٹوٹا نہین گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ بہکا

(۱) عن ابي الحمراء حبة العرني قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسد الابواب التي في المسجد شق عليهم قال حبة كاني لانظر الى حمزة بن عبد المطلب وهو تحت قطيفة حمراء

وعيناه تذرفان ويقول اخرجت عمك وابابكر وعمر والعباس واسكنت ابن عمك فعلم رسول
الله صلى الله عليه وسلم انه قد شق عليهم فدعا الصلوة جامعة فصعد المنبر فلم يسمع من
رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة كان ابلغ منها تمجيدا وتوحيدا فلما فرغ قال يا ايها
الناس والله ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتكم واسكنته وقرأ والنجم اذا
هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (اخرجه ابن مردويه) والسيوطي في الدر المنثور في سورة
النجم، ابو الحمراء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو کہ مسجد مین تھے لوگون پر نہایت شاق گذرا جیسے کہتے ہین کہ ابتک
میری آنکھون کے سامنے وہ سمان پھر رہا ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے
ہین اور انکی آنکھون سے اشک جاری ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین آپ
نے اپنے چچا اور ابوبکر اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچیرے بھائی
کو رکھ لیا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ کہ ان لوگون پر دروازونکا بند کیا جانا
شاق گذرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی منادی کرای اور منبر پر چڑھکر ایسا
فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید اور توحید مین ویسا خطبہ نہین سنا گیا تھا۔ پھر فرمایا اے
لوگو مینے ان دروازونکو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھہ لیا
ہے پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور
نہین بھٹکا اور نہین بولتا اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکیطرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتون
والا اسکو سکھاتا ہے۔

(۲) عن ابن عباس قال کنا جلوسا بمکة مع طائفة من شبان قریش وفینا رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا انقض نجم فقال عليه السلام من انقض هذا النجم في منزله
فهو وصي من بعدي فقاموا ونظروا وقد انقض في منزل علي فقالوا قد ضللت بعلي
فنزلت والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (اخرجه ابن المغازلي وصاحب
ينابيع وذخائر العقبى) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مکہ مین جوانان قریش
کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم مین تشریف
رکھتے تھے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا پس حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ستارہ جس شخص کے گھر مین
گریگا وہ میرے بعد میرا وصی ہے۔ یہ سنکر لوگ اٹھہ کھڑے ہوئے اور دیکھنے لگے وہ ستارہ جناب

امیر علیہ السلام کے گھر مین گرا پس لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (العیاذ باللہ) آپ بسبب علی کے وہو کا کہاتے ہین پس یہ آیت نازل ہوئی قسم ہے ستارے کی جب کہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا ✦

{۳۱} وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا (سورۃ الفرقان) ترجمہ اور وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی کو پہر بنایا اسکے لیے جد اور سسرال کو ✦

عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالی هو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال انها نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب علیہ السلام هو ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزوج فاطمۃ علیها السلام فکان له نسبا وصهرا (کفایۃ الطالب للعلامۃ عبد اللہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے شان نزول مین (کہ وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا اور بنایا اسکے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ) کہتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ نسب کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے شوہر ہونے کی وجہ سے حضرت انکے لیے سسرالی کا رشتہ ہین ✦

{۳۲} سلام علی آل یاسین (سورۃ والصافات) ترجمہ آل یاسین پر سلام ہو

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال فی قولہ تعالی سلام علی آل یاسین ای علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الکلبی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسمهودی الشافعی فی فضل الشرفین وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کریمہ (کہ سلام ہو آل یاسین پر) کی تفسیر مین منقول ہے کہ یعنے آل محمد پر سلام ہو ✦

تنبیہ فقد نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان المراد بذلك سلام علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آل یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے

{۳۳} اخوانا علی سرر متقابلین (سورۃ الحجر) ترجمہ بہائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✦

(۱) عن زید بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری

فی الجنة معی فاطمة ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین
(اخرجہ احمد) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر
علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر میں قیامت کے روز جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے
ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بھائی برابر
کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے ✤

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال علی یارسول اللہ ایما احب الیك انا ام فاطمة قال فاطمة احب
الی منك وانت اعز علی منھا وکانی بك وانت علی حوضی تذود عنه الناس وان علیه
لاباریق مثل عدد نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمة وعقیل وجعفر اخوانا
علی سرر متقابلین (اخرجہ ابن مردویہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ
نے عرض کیا یارسول اللہ ہم دونوں میں سے کون حضور کو زیادہ پیارا ہے میں یا فاطمہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو میں اور تم
حوض پر اکٹھے ہونگے تم لوگوں کو اس سے ہٹاؤ گے اور اس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق
پیالے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تختوں پر آمنے
سامنے ہونگے ✤

{۳۴} **ھو الذی ایدك بنصرہ وبالمؤمنین** (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہ خدا ہے
کہ جس نے تیری تائید کی اپنی مدد سے اور مومنوں سے ✤

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قوله تعالی ھو الذی ایدك بنصرہ وبالمؤمنین قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له محمد عبدی ورسولی
ایدته بعلیؓ بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم فی الحلیة والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالی کے قول کی تفسیر میں کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے
ساتھ اور مومنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں سوا خدا کے
کوئی معبود در آنحالیکہ وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے
علی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ✤

{۳۵} **واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین** (سورۃ البقرہ)
ترجمہ اور قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ ✤

عن مجاهدؓ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وھما اول من صلی ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص والحافظ ابونعیم - وابن المغازلی فی المناقب وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے حق مین خاصکر نازل ہوئی اور انہین دونو صاحبون نے اول نماز پڑہی ہے اور یہی دونون پہلے جہکے ہین ✣

{۳۶} والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار (سورہ توبہ) ترجمہ جو لوگ کہ قدیم ہین پہلے وطن چہوڑنے والے - اور مدد کرنے والے ✣

(۱) عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی والسابقون الاولون قال سبق یوشع بن نون الی موسی وسبق صاحب الیاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الضحاک والطبرانی وابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون الاولون کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ یوشع بن نون نے جناب موسی علیہ السلام کیطرف اور صاحب الیاسین یعنے حواریون کے دوست نے جناب عیسے علیہ السلام کیطرف اور جناب امیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے مین سبقت کی ہے ✣

{۳۷} فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون (سورہ الزخرف) ترجمہ پس اگر ہم تجہ کو لے گیے تو ہمکو ان سے بدلا لینا ہے ✣

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابوبکر بن مردویۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آیۃ فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون علی علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد انتقام لین گے ✣

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قولہ تعالی فانا منھم منتقمون بعلی (اخرجہ الحافظ ابو نعیم) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کی کلام پاک مین کہ ہم ان سے بدلا لینگے - یہ مراد ہے کہ بذریعہ علی کے ہم ان سے بدلا لینگے ✣

{۳۸} وجنات من اعناب و زرع ونخيل صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد (سوره رعد) ترجمہ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور ملای جاتی ہیں ایک پانی سے +

عن جابر بن عبد الله انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول الناس من اشجار شتى وانا وانت يا علي من شجرة واحدة ثم قرء النبي صلى الله عليه وسلم وجنات من اعناب وزرع ونخيل صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد (اخرجه ابو بكر بن مردوية وهو صحيح على هذا الحاكم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا۔ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور ملائی جاتی ہیں ایک پانی سے +

{۳۹} يوم لا يخزى الله النبي والذين امنوا معه (سوره التحريم) ترجمہ جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو ایمان لائے ہیں ملکے ساتھ +

عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول من يكسى من حلل الجنة ابراهيم لخلته من الله عز وجل ثم محمد لانه صفوة الله ثم علي يزف بينهما الى الجنان ثم قرأ يوم لا يخزى الله النبي والذين امنوا معه (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابراہیم علیہ السلام بباعث خلیل اللہ ہونیکے جنت کی لباس سے ملبوس ہونگے پھر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہ الٰہی ہیں پھر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں ٹہلتے ہونگے۔ پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا +

{۴۰} وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله قويا عزيزا (سورة الاحزاب) اور آپ اٹھالی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہے اللہ زورآور زبردست +

عن عبد الله بن مسعود كان يقرأ هذا الحرف وكفى الله المؤمنين القتال بعلي وكان الله قويا عزيزا (اخرجه ابن مردويه) وابن ابي حاتم وابن عساكر والسيوطي في الدر المنثور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ کفایت کی اللہ نے مومنوں کو لڑائی میں علی کے ساتھ اور اللہ ہے قوی عزت والا +

{۴۱} فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والآصال (سورۃ النور) ترجمہ ان گھرون مین کہ اللہ تعالی نے انکے بلند کیے جانے اور ان مین اپنے نام کے ذکر کیے جانے کا حکم کیا ہے صبح اور شام اس مین اسکے لیے تسبیح کرتے ہین

عن انس و بریدۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیوت اذن اللہ الخ فقال رجل ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقال ابوبکر رض ھذا البیت منہا واشار الی بیت علی و فاطمۃ قال نعم من افاضلہا (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑہی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ کن گھرون سے مراد ہے آپ نے فرمایا انبیا کے گھرون سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھر یعنے جناب علیؓ اور فاطمہ کا انہین گھرون مین سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکے بہترین مین سے ٭

{۴۲} یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الطیبات ما احل اللہ لکم (سورۃ مائدہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاک چیزون کو کہ خدا تعالے نے تمہارے لیئے حلال کی ہین ٭

(۱) عن قتادۃ عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی واصحابہ وقال ان علیا وجماعۃ من اصحابہ منہم عثمان بن مظعون ارادوا ان یتخلوا عن الدنیا ویترکوا النساء ویترہبوا فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر اور انکے بعض دوستون کے حق مین نازل ہوئی ہے جناب امیر اور انکے بعض دوستون نے کہ جن مین سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ارادہ کیا تہا کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے اور عورتون کو چھوڑ کر راہب بنجانا چاہیے لیس یہ آیت نازل ہوئی ٭

{۴۳} ام یحسدون الناس علی ما آتاہم اللہ من فضلہ (سورۃ النساء) ترجمہ کیا لوگ حسد کرتے ہین اس شخص پر جسکو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے۔

عن محمد الباقر فی قولہ ام یحسدون الناس الخ انہ قال واللہ نحن اہل البیت ھم الناس (اخرجہ ابن الحسن المغازلی فی المناقب والعلامہ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام

محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ واللہ وہ لوگ ہم اہل بیت ہیں +

{۴۴} واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (سورۂ آل عمران) ترجمہ اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو +

عن جعفر الصادق فی تفسیر ہذہ الآیۃ انہ قال نحن حبل اللہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والعلامۃ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وہ خدا کی رسی ہم ہیں +

{۴۵} کمشکوۃ فیہا مصباح (سورۃ النور) ترجمہ مانند چراغدان کے ہے جسمیں چراغ ہو

عن ابی جعفر قال سألت الحسن عن قول اللہ تعالی کمشکوۃ فیہا مصباح قال المشکوۃ فاطمۃ وشجرۃ مبارکۃ ابراہیم لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یہودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منہا امام بعد امام یہدی اللہ لنورہ من یشاء یہدی اللہ لولایتنا من یشاء (اخرجہ ابن المغازلی) جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مینے جناب حسن سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمانے لگے چراغدان سے مراد جناب فاطمہ ہیں اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لا شرقیہ و لا غربیہ سے یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہ نہ تو یہودیہ تھیں اور نہ نصرانیہ اور نور علے نور سے یہ مراد ہے کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہیگا ۔ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اپنے نور سے جسکو چاہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ ہماری ولایت سے جسے چاہے ہدایت کرسکتا ہے +

{۴۶} ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا (سورۃ الشوریٰ) ترجمہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا ہم اسکے لیے نیکی زیادہ کرتے ہیں +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھہ دوستی کی +

{۴۷} افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ (سورۃ القصص) ترجمہ پس جسکے ساتھ کہ ہمنے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا +

عن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ قال نزلت ہذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ رضی اللہ عنہما (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی +

{۴۸} افمن شرح الله صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ (سورۃ الزمر) ترجمہ

پس جس کا کہ سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھولدیا سو وہ اجالے میں ہے اپنے رب سے *

قال الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القرآن نزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ و قست قلوبھم ابولھب واولادہ وھکذا ذکرہ ابو الفرج ابن الجوزی امام واحدی کتاب اسباب نزول القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور جس کا کہ دل سخت ہوگیا وہ ابولہب اور اسکی اولاد ہے علامہ ابو الفرج ابن جوزی نے بھی اسکا ذکر کیا ہے *

{۴۹} انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (سورۃ مائدہ) ترجمہ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہیں *

عن ابن عباسؓ کان جالسا علی شفیر زمزم یقول قال رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فانا ابو ذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا ورأیتہ بھاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدیہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد نبیک ولا یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی وفیھا خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ طرفہ الی السماء فقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا سنشد عضدک ونجعل لکما سلطانا اللھم انی محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری قال ابوذر فما استتم دعاءہ حتی اتی جبریل من

عند اللہ قال یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم
راکعون ؕ اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہٖ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے
بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا
ابن عباس نے حدیث کے بیان کرنے مین توقف کیا وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے
لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہے اسنے اپنا چہرہ
کھولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جسنے کہ نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری
ہون مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دو کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہوجائین
اور ان دونون آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی
کی شان مین فرماتے تھے وہ نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص
کہ جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جسنے کہ اسکو چھوڑا مین ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑہ رہا تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا کسینے اسے کچھ نہ دیا سائل
آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تھا مجھے
کسینے کچھ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کیطرف اپنے دہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس
مین انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ ماجرا حضرت ؐ نے دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی الٰہی میری بھائی
موسٰی نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان
بنا میری زبان کی گرہ کھول تاکہ میری باتین لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون سے میرے بھائی
ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس
الٰہی تونے اپنا قرآن ناطق نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے اور تم دونو
کو غالب بنائینگے۔ الٰہی مین محمد ہون اور تیرا نبی برگزیدہ ہون پس میرے سینہ کو بھی کھول اور میرے
کام کو آسان کر اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر
ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو ختم نہین کیا تھا کہ جبرئیل ؑ
خدا کے پاس سے تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد پڑہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول
ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین نماز پڑہتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین درآنحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے
ہین +

(۲) عن ابن عباسؓ قال اقبل عبد اللہ بن سلام ومعہ نفر من قومہ ممن قد امنوا بالنبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان منازلنا بعیدۃ لیس لنا مجلس دون ھذا المجلس وان قومنا
لما رأونا امنا باللہ ورسولہ وصدقناہ رفضونا۔ وآلوا علی انفسھم ان لا یجالسونا ولا ینا کحونا
ولا یکلمونا فشق ذلک علینا فقال لھم النبی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ ثم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد والناس بین قائم وراکع فرای لسائل فقال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعطاک احد شیئا فقال نعم خاتما فقال صلی اللہ علیہ وسلم من اعطاک
قال ذلک القائم واومی بیدہ الی علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاک قال اعطانی
وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرء ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب
اللہ ھم الغالبون فانشأ حسان بن ثابت ۔ اباحسن تفدیک روحی ومھجتی + وکل بطئ
فی الھدی والمسارع + فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا + فدتک نفوس الخلق یا خیر راکع
بخاتمک المیمون یا خیر سید + یا خیر ساجد ثم یا خیر راکع + فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ
وبینھا فی محکمات الشرائع + وایضا قال ۔ من ذا بخاتمہ تصدق راکعا + واسرھا فی نفسہ
اسرارا + من کان بات علی فراش محمد + ومحمد اسری نحو الغار + ومن کان فی
القرآن سمی مؤمنا + فی تسع آیات تلین غزارا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والخوارزمی
فی المناقب۔ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس کہتے ہین کہ ایک دفعہ
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند مسلمان بھائیون کے ساتھ آکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیخدمت مین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے گھر بہت دور ہین اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری
مجلس نہین کہ جس مین ہم بیٹھ سکین جب سے ہماری قوم نے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان
لائے ہین اور ہمنے اسکی تصدیق کی ہے انہون نے ہم سے ملاقات چھوڑ دی ہے اور عہد کر لیا ہے
کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹھتے ہین اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہین اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہین یہ بات
ہمپر نہایت شاق گذر رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ تمہارا رفیق
اللہ اور اسکا رسول اور وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین یہ فرماکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے
باہر تشریف لیگئے اور لوگ ابھی قیام اور رکوع مین تھے پس حضرت نے ایک سائل کو دیکھا اور اس
سے پوچھا تجھے کسی نے کچھ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہان مجھے انگوٹھی دی ہے آپنے فرمایا کس نے
دی ہے اس نے جناب علیؑ کیطرف ہاتھ کا اشارہ کرکے کہا اس کھڑے ہوئے شخص نے آپ نے
پوچھا کس حالت مین دی ہے وہ بولا کہ رکوع کی حالت مین حضرت نے تکبیر کہکر پھر اس آیت کو پڑھا جو

شخص کہ اللہ اور اسکے رسول اور ان لوگون کے ساتھ جو ایمان لائے ہین دوستی رکھتا ہے پس خدا کا گروہ ہی
غالب ہونیوالا ہے پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے ؎ ای ابو الحسن تجھ پر میری
روح اور جان قربان ہو ٭ اور ہر ایک وہ شخص کہ ہدایت مین کندی اور تیزی کرنے والا ہے پس تو
وہ ہے کہ رکوع کی حالت مین بخشا ۔ عالم لوگون کی جان تجھ پر فدا ہووے سب رکوع کرنے والون سے
بہتر بخشی تونے اپنی انگوٹھی اے بہتر اور سردار قوم کے ای سب سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والون سے بہتر
پس خدا نے تیری ولایت مین نص کو نازل کیا ۔ اور ہمکو شریعت کے محکمات سے بیان فرمایا ۔ اسکے بعد
انہون ان اشعار کو بہی پڑہا ؎ کون اس سے جھگڑ سکتا ہے جس نے رکوع کی حالت مین بخشش کی ہو
اور خدا نے اسکے نفس مین اپنے اسرار کو ودیعت رکہا ہے ۔ اسکے سوا کون شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بستر مبارک پر سویا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو غار کیطرف تشریف لیجا رہے تہے اس
کے سوا خدا نے کس کو قرآن مجید کی نو آیتون مین مومن کہا ہے اور پڑہتا ہے تو ان کو رکوع اور سجود
مین ٭

(۳) عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس یصلون فمن بین
راکع وساجد وسائل یسال فاعطاہ علی خاتمہ وھو راکع فاخبر السائل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقرء علینا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون
الزکوٰۃ وھم راکعون (اخرجہ الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القراٰن ۔ والحافظ
ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول عن صحیح النسائی وابن الجوزی) عبد اللہ بن سلام رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور لوگ نماز کے لیے کہڑے ہو گئے ابہی لوگ
رکوع اور سجود ہی مین تہے کہ ایک سائل سوال کرنے لگا جناب امیر رکوع کیے ہوئے تہے اسی حالت
مین اسے آپنے اپنی انگوٹھی عطا کی سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضرت نے
ہمکو یہ آیت پڑہکر سنائی بیشک اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہین
جو نماز پڑہتے ہین اور رکوع کی حالت مین زکوٰۃ دیتے ہین ٭

تنبیہ وفی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع ۔ قلت فجاء بہ
علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فیمثل فعلہ فینالوا مثل
ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ المؤمنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر و
الاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزمھم امر لا یقبل التاخیر وھم فی الصلوٰۃ لم یؤخروہ ٭

انتہی کلامہ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں اگر تو یہ کہے کہ یہ بات جناب علی کیلیے کیونکر صحیح ہوسکتی
ہے کیونکہ اس آیت میں تو لفظ جمع کا استعمال ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لفظ جمع کا اسلیے مستعمل
ہوا ہے اگرچہ دراصل سبب آمین ایک ہی آدمی ہے یعنی جناب امیر۔ تاکہ لوگ انہیں کے ثواب کے موافق
ثواب حاصل کریں ... کیونکہ مؤمنین کی خصلت اسی رتبہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقراء
کے حال کی غمخواری پر اسیقدر حرص چاہیے کہ انکو نماز سے بھی اس میں تاخیر نہ ہو +

(۵۰) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقَةً ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ (سورۂ مجادلہ) ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت
کہ تم لوگ رسول سے راز کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو تمہارے لیے یہ بہتر ہے +

(۱) عن علی قال لما نزلت یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم
لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقونہ قال فنصف دینار
قال لا یطیقونہ قال فبکم قال بشعیرۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ
تعالی ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقات الایۃ وکان یقول بی خفف عن
ھذہ الامۃ (اخرجہ النسائی والثعلبی والواحدی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جب آیت
نجوی نازل ہوئی جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ لوگوں کو جاکر کہو کہ صدقہ
دیا کریں میںنے عرض کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار میںنے عرض کیا لوگوں میں اس قدر طاقت
نہیں ہے فرمایا نصف دینار۔ میںنے عرض کیا ان کو اسکے دینے کی بھی طاقت نہیں فرمایا پھر
کس قدر میںنے عرض کیا صرف جو بھر سونا حضرت نے مجھے ارشاد کیا تو بہت ڈرنیوالا ہے پس خدا
تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ ڈر گئے تم راز کہنے سے پیشتر صدقہ دینے سے پس جناب امیر فرمایا کرتے
تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف ہوئی ہے +

(۲) عن علی قال ھذہ الایۃ من کتاب اللہ ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد
بعدی کان عندی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسالت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجابنی عنھا فقلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید
والشھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ قلت ما الفساد۔ قال الکفر والشرک باللہ۔ قلت ما الحق قال
الاسلام والقرآن والولایۃ اذا انتھت الیک۔ فقلت ما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔ قلت ما
علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ۔ قلت وکیف ادعو اللہ تعالی قال بالصدق والیقین۔

قلتؑ ماذا اسال الله ۔ قال العافیة ۔ قلتؑ وما اصنع لنجات نفسی ۔ قال کل حلالا قل صدقا
قلتؑ وما السرور قال الجنة قلت وما الراحة قال لقاء الله حین فرغت منها (اخرجہ الجوزی
فی اسباب النزول و تفسیر مدارك) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کا
ساتھہ نہ مجھسے پہلے کسینے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد مین کرے گا میرے پاس ایک دینار تھا مینے اسکو
خرچ کیا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درہم صدقہ کر دیتا
اسی طرح سے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پوچھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
انکا جواب دیا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ وفا کسے کہتے ہین۔ آپ نے فرمایا توحید اور لا الہ الا اللہ کی
گواہی دینے کو۔ مینے عرض کیا فساد کیا چیز ہے۔ فرمایا کفر اور خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ مینے کہا
حق کیا ہے۔ فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جبکہ تجھ تک پہونچے۔ پھر مینے عرض کیا حیلہ کیا ہے
فرمایا حیلہ کا ترک کرنا۔ مینے کہا مجھپر کیا چیز فرض ہے۔ فرمایا خدا کی بندگی اور اسکے رسولؐ کی
اطاعت۔ مینے کہا مین خدا کو کسطرح پکارون۔ فرمایا صدق سے اور یقین سے۔ مینے کہا مین خدا
سے کیا مانگون فرمایا عافیت۔ مینے کہا مین اپنی جان کی خلاصی کے لیئے کیا کرون۔ فرمایا حلال
کھا اور سچ بول۔ مینے کہا خوشی کیا ہے۔ فرمایا جنت۔ مینے کہا آرام کیا ہے فرمایا خدا کا دیدار
جبکہ تو حساب و کتاب سے فارغ ہو جاوے ۔

(۳) عن ابن عمرؓ قال ثلث کن لعلی لو کان لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم تزویجہ
فاطمة واعطاه الرایة وآیة النجوی (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب امیر مین تین ایسی باتین تھین کہ اگر ان مین سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ
پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ جناب سیدہ علیہا السلام سے انکا نکاح ہونا۔ اور انکو علم کا
دیا جانا۔ اور آیت نجوی کے ساتھہ انکا عمل کرنا ۔

{۵۱} ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما (سورة الاحزاب) ترجمہ بتحقیق اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہین
نبیؐ پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے درود پڑھو اسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ۔

(۱) عن کعبؓ بن عجرة قال لما نزلت ہذہ الآیة قلنا یا رسول اللہ کیف نصلے وکیف نسلم علیہ
قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انك
حمید مجید اللہم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

انك حميد مجيد (اخرجه البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم حضور پر کس طریق سے درود اور سلام بھیجا کریں فرمایا کہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار۔ درود بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے درود بھیجا ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے اور اے ہمارے پروردگار برکت کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے +

{۵۲} والسابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم (سورۃ الواقعہ)
ترجمہ اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہی ہین نزدیکی نعمتون کے باغون مین +

(۱) عن ابن عباس قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ تعالیٰ والسابقون السابقون الخ فقال قال لی جبرئیل ذاك علی (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت والسابقون السابقون کی تفسیر پوچھی آپنے فرمایا کہ مجھے جبرئیل ؑ نے کہا کہ یہ علی ہین +

{۵۳} واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون (سورۃ البقرۃ) ترجمہ جب وہ ملتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اور جب وہ اپنے شیطانون سے جا ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ ہین ہم تو ہنسی کرنے والے ہین +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان عبد اللہ بن ابی واصحابہ خرجوا فاستقبلهم نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عبد اللہ بن ابی لاصحابہ انظروا کیف ارد هؤلاء السفهاء عنکم فاخذ بید علی فقال مرحبا یا بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وختنہ وسید بنی هاشم ماخلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علی یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تنافق فان المنافق اشر خلق اللہ فقال مهلا یا ابا الحسن ان ایماننا کایمانکم ثم تفرقوا فقال ابن ابی لاصحابہ کیف رایتمونی فعلت فاثنوا علیہ خیرا ونزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا لقوا الذین امنوا الخ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی اپنے دوستون کو ساتھ لے آرہا تھا رستہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستون سے کہنے لگا دیکھو مین ان بیوقوفون کو کس طرح سے تم سے ٹالتا ہون یہ کہکر جناب امیر

کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا شاباش اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور انکے داماد
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار جناب امیرؑ نے اس سے فرمایا اے
عبداللہ خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق تمام خلقت کا شریر ہوتا ہے کہنے لگا
اے ابو الحسن چھوڑ ہمارا ایمان تو تمہارے ایمان کی طرح سے ہے یہ کہکر جناب امیر کے پاس سے
چلا گیا اور اپنے دوستوں سے کہنے لگا تمنے دیکھا میں نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے سب نے اسکی
تعریف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی +

{۵۴} والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بهتانا واثما مبینا (سورۃ الاحزاب) ترجمہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہیں مومنین
اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر +

عن مقاتل بن سلیمان قال انه نزلت فی علی وذکر ان نفرا من المنافقین کان یؤذونه
ویکذبون علیه (اخرجه ابن مردویه) مقاتل بن سلیمان سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب
امیر کی شان میں نازل ہوئی چند لوگ منافقوں میں سے انکو ایذا دیا کرتے تھے اور ان کو
جھٹلایا کرتے تھے +

{۵۵} فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر (سورۃ القمر) ترجمہ بیٹھے
سچی بیٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے +

عن ابا دجانة قال قلت یا رسول الله اخبرتنا ان الجنة محرمة علی الانبیاء حتی
تدخلها وعلی الامم حتی یدخلها امتك قال بلی یا ابا دجانة اما علمت ان لله لواء
من نور وعموده من یاقوت مکتوب علی ذلك بالنور لا اله الا الله محمد رسول الله
آل محمد خیر البریه وصاحب اللواء امام یوم القیمه وضرب بیده علی علیؑ قال فسر
رسول الله صلی الله علیه بذلك علیا فقال الحمد لله الذی کرمنا وشرفنا بك فقال له
ابشر یا علی ما من عبد ینتحل مودتك الا بعثه الله معنا یوم القیامة ثم قرء فی مقعد
صدق عند ملیك مقتدر (اخرجه ابن مردویه) ابودجانہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں خبر دی ہے کہ جب تک آپ جنت میں تشریف نہیں لے
جائینگے تب تک جنت دوسرے انبیا پر حرام ہوگی اور جب تک کہ آپ کی امت اس میں داخل نہو
اسوقت تک دوسری امتیں اسمیں نہیں جا سکیں گی آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اے ابا دجانہ کیا

تو نہین جانتا کہ خدا تعالے کا ایک علم نور سے ہے اور یاقوت کا ایک عمود ہے اس پر لکہا ہوا ہے لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اور صاحب علم قیامت کے دن امام ہے پہر آپنے جناب امیر کے کندہے پر
ہاتہہ مار کر اس کی تفسیر کی ۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے تیری وجہ سے ہمین کرامت اور شرف
دیا ہے پہر ارشاد کیا خوش ہو یا علیؑ جو بندہ کہ تیری محبت کو رکہے گا اللہ تعالے قیامت کے روز
اسے ہمارے ساتہہ اٹہائیگا پہر حضرتؐ نے اس آیت کو پڑہا ❖

{۵۶} ومن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون (سورة اعراف) ترجمہ اور
ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے کہ جو حق کے ساتہہ ہدایت پاتے ہین اور اسی کی طرف پہرتے
ہین ❖

عن زاذان عن علیؑ قال ستفترق هذه الامة علی ثلث وسبعین فرقة اثنتان و
سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهم الذین قال الله تعالی ومن خلقنا امة الخ وهم
انا وشیعتی (اخرجه ابن مردویة) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہین کہ آپ فرماتے
تہے کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقون مین منقسم ہو گی بہتر دوزخ مین جائینگے اور ایک جنت مین جائیگا اور
وہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے اور ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے
جو حق کے ساتہہ ہدایت پاتا ہے اور اسی کیطرف پہرتا ہے ۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا وہ مین ہون
اور میرا گروہ ہے ❖

{۵۷} طوبی لهم وحسن ماٰب (سورة الرعد) ترجمہ خوشی ہے انکے لیئے اور بازگشت
کا اچہا پن ❖

عن محمد بن سیرین قال هی شجرة فی الجنة اصلها فی حجرة علی ولیس فی الجنة
حجرة الا وفیها غصن من اغصانها (اخرجه ابن مردویه) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت مین کہ جسکی جڑ جناب امیر کے گہر مین ہے اور جنت کا کوئی ایسا گہر نہین
کہ اس مین اسکی شاخ نہ ہو ❖

{۵۸} اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (سورة النساء)
ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور اسکی جو کہ تم مین صاحب امر ہو ❖

عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن اولی الامر فقال کان علی
والله منهم (اخرجه الخوارزمی) عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہو کہ مینے امام جعفر صادق

ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت پوچھا تو فرمانے لگے علی انہین مین سے تھے -

{۵۹} واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض فى كتاب الله من المؤمنين والمهاجرين (سورۃ احزاب) ترجمہ اور قرابت والے بعض بعض سے نزدیک ہین خدا کی کتاب مین مومنین اور مہاجرین مین سے *

عن ابن عباس رضى الله عنه قال ذلك على لانه كان مؤمنا مهاجرا ذا رحم (اخرجه ابوبكر ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے *

{۶۰} وبشر الذين امنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (سورۃ یونس) ترجمہ اور بشارت دے ان لوگون کو جو کہ ایمان لائے ہین بتحقیق انکے لیے ہے قدم سچائی کا اپنے رب کے پاس *

عن جابر بن عبد الله رض قال نزلت هذه الاية فى ولاية على بن ابى طالب (اخرجه ابن مردويه) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب علی بن ابیطالب کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے *

{۶۱} من جاء بالحسنة فله خير منها وهم من فزع يومئذ امنون ومن جاء بالسيئة فكبت وجوههم فى النار (سورۃ النمل) ترجمہ جو کوئی لاوے نیکی پس اسکے لیے ہے بہتری اس سے اور وہ ڈر سے اسدن امن مین ہے اور جو کوئی لائے برائی پس اوندھا گرایا جائیگا آگ مین *

عن على قال الحسنة حبنا والسيئة بغضنا (اخرجه ابن مردويه) جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہو کہ نیکی ہماری محبت ہو اور برائی ہمارا بغض ہے *

{۶۲} وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم (سورۃ انفال) ترجمہ اور نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب دے حالانکہ تو انکے درمیان مین ہے *

اشار صلى الله عليه وسلم الى وجود ذلك المعنى فى اهل بيته وانهم امان لاهل الارض كما كان هو صلى الله عليه وسلم امان لهم ومنها النجوم امان لاهل السموات واهل بيتى امان لامتى (صواعق محرقہ) اسکے معنے کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین اشارہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لیئے امان ہین جس

طرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیئے امان تھے چنانچہ ان احادیث مین سے ایک حدیث یہ ہے کہ ستارے آسمان والون کے لیئے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہین +

{۴۳} وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (سورۃ الاعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو انکی علامت سے پہچانینگے +

(۱) عن علی قال نحن اصحاب الاعراف من عرفناہ بسیماہ ادخلناہ الجنۃ (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے ہم ہین اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے پہچانین گے اسکو ہم جنت مین داخل کرینگے +

(۲) عن ابن عباس قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباسؓ والحمزۃؓ و علی وجعفر ذوالجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیھم بسواد الوجوہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اعراف ایک بلند جگہ ہے صراط پر اسپر عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؑ اور جعفر ذوالجناحین ہونگے اپنے محبون کو انکے مونہہ کے گورا پن اور اپنے دشمنون کو انکے مونہ کالک کے پہچانین گے +

{۴۴} ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون (سورۃ الزخرف) ترجمہ جب پیش کیا گیا مریم کے بیٹے کی مثال تب ہی تیری قوم لگی چلانے +

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسی احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضتہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ المنافقون اما یرضون ان لہ مثلا من عیسی فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظیری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علیؑ تجھ مین بعینہٖ عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ ایک قوم نے اسنے محبت کی یہانتک کہ اس مین ہلاک ہو گئی اور ایک قوم نے اسنے بغض رکھا یہانتک کہ وہ اس مین ہلاک ہو گئی پھر آپنے فرمایا کیا منافق راضی نہین کہ اسکے لیئے عیسی کی مثال موجود ہے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۴۵} ولتعرفنھم فی لحن القول (سورۃ محمد) ترجمہ اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے ڈھب سے +

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ ولتعرفنھم فی لحن القول ببغضھم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو بکر بن مردویۃ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ القتال)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے پہیرانے مین علی بن ابیطالب کے بغض کے ساتھ ✦

{۶۶} ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون (سورۂ انبیا) ترجمہ جنکو آگے ٹہیر چکی ہماری طرف سے نیکی اور وہ اس سے دور رہین گے ✦

عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاھا وقال انا منھم (اخرجہ ابن مردویہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا مین انہین مین سے ہون ✦

{۶۷} فاما من اوتی کتابہ بیمینہ (سورۃ الحاقہ) ترجمہ پس جسکو ملا اسکا لکھا داہنے ہاتہہ مین ✦

عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی واما من اوتی کتابہ بیمینہ ھو علی ابن ابیطالب (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتہہ مین دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہین ✦

قال الواحدی نزلت ھذہ الایۃ فی علی وحمزۃ (یعنے امام واحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی ہے ✦

{۶۸} فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورۃ النحل) ترجمہ پس پوچہو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو ✦

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال علی بن ابی طالب نحن اھل الذکر (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہین ✦

{۶۹} اھدنا الصراط المستقیم (سورۂ فاتحہ) ترجمہ دکہا ہمکو راہ سیدہی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بریدۃ رضی اللہ عنہ یقول صراط محمد وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وصاحب معالم التنزیل) مسلم بن حبان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ صراط مستقیم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کا طریقہ مراد ہے ✦

{۷۰} واذان من الله ورسوله الى الناس يوم الحج الاكبر (سورۂ توبہ) ترجمہ اور
پکارنا اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگون کو بڑے حج کے دن +

هو علی حین اذان وذکرها احمد بن حنبل فی مسنده حین ارسل ابابکر مع البراة ثم اتبعه
بعلی وقد امرت ان لا یبلغها الا انا او رجل منی اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین جب
انہون لوگون کو مکہ مین جا کر پکارا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند مین اسکا ذکر کیا ہے
جبکہ حضرتؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر بھیجا پھر انکے بعد مین جناب امیر کو روانہ کیا اور
انہون نے سورہ برات ان سے لے لی اور مکہ والون کو حج مین جا کر حضرت کی طرف سے سنائی اور حضرت
نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورت کو یا تو مین لیجا سکتا تھا یا وہ آدمی جو میرا ہو +

{۷۱} ومن شاقوا الرسول من بعد ما تبين لهم الهدى (سورۂ محمدؐ) ترجمہ
اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی راہ کی بات +

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخرجه ابن مردویه) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو حضرتؐ سے علیؑ کے امر مین تنازع
کرتے تھے +

{۷۲} ويؤت كل ذى فضل فضله (سورۂ یونس) ترجمہ اور دیجائیگی ہر ایک زیادتی
والے کو اسکی زیادتی +

عن ابی جعفر قال هو علی (اخرجه ابن مردویه) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ اس آیت مین ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین +

{۷۳} ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا (سورۂ فاطر) ترجمہ پھر
ورثہ مین دی ہمنے کتاب ان لوگون کو جنکو کہ ہمنے اپنے بندون مین سے برگزیدہ کیا +

عن علی قال نحن اولئك (اخرجه ابن مردویه) جناب امیر سے روایت ہے کہ وہ لوگ ہم ہین +

{۷۴} احسب الذين ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون
ترجمہ کیا یہ سمجھتے ہین وہ لوگ کہ کہتے ہین ایمان لائے ہین ہم کہ یون ہی چھوڑ دیے جائینگے اور
وہ آزمائے نہین جائینگے +

عن علی قال قلت یا رسول الله ما هذه الفتنة قال یا علی بك فانك مخاصم فاعد
للخصومة (اخرجه ابن مردویه) جناب امیر کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی آزمایش

ہے حضرتؐ نے فرمایا لوگ تیری جہت سے آزمائے جائینگے اور تو انکے ساتھ جھگڑیگا پس جھگڑنے کیلیے تیار ہو جا

{٧٥} **وتواصوا بالصبر** (سورۂ والعصر) ترجمہ اور آپس میں وصیت کرتے ہیں سہار کی ۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ قال انہا نزلت فی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویۃ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی ہے ✦

{٧٦} **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل**

(سورۂ حمٓ) ترجمہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور وہ لوگ کہ انکے ساتھ ہیں سخت ہیں کافروں پر اور آپس میں نرم دل ہیں دیکھے تو انکو رکوع کرتے اور سجدہ کرتے چاہتے ہیں اپنے اللہ کا فضل اور اسکی خوشی انکی نشانی انکے موہنہ پر ہے سجدہ کے نشان سے یہ کہاوت ہے انکی توریت میں اور کہاوت ہے انکی انجیل میں ✦

عن موسی بن جعفر عن آبائہ علیہ وعلیہم السلام انہا نزلت فی علی (اخرجہ ابن مردویۃ)

جناب امام موسے الکاظم بن امام جعفر الصادق علیہ وعلے آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی ✦

{٧٧} **وانہ لعلم للساعۃ** (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا ۔

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان ھذہ الآیۃ نزلت فی مہدیؑ (صواعق محرقہ)

مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اتباع کرنے والے مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب مہدی موعود کے حق میں نازل ہوئی ہے ✦

(٧٨) **کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب** (سورۂ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکو خبر ہے کتاب کی ✦

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم والثعلبی والنطنزی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت میں ومن عندہ علم الکتاب جناب امیرؑ مراد ہیں ✦

{٧٩} **حتی تاتیہم البینۃ** (سورۃ البینہ) ترجمہ جب تک کہ پہونچے انکو کھلی بات ✦

عن ابن عباس فی قولہ تعالے حتی تاتیہم البینۃ قال محمد وفی قولہ تعالے من بعد ما جاءتہم

البینة وآل محمد (اخرجہ ابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن جریج کہتے تاتیہم البینہ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ کھلی بات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور من بعد ما جاءتہم البینہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل مراد ہے +

{۸۰} ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین (سورۂ عمران) ترجمہ اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان پر

عن الاعمش عن ابی وائل قال قرءت مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ مینے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن شریف مین اس آیت کو اس طرح پڑہا تہا اور اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو ساری جہان پر +

{۸۱} الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد) ترجمہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل +

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لما نزلت ہذہ الآیۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اہل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ وہ دل ہین جو اللہ اور اللہ کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین بغیر کسی جہوٹ کے +

{۸۲} ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ (سورۂ احزاب) ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو انکو پہٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین

عن ارطاۃ بن حبیب قال حدثنی ابو خالد الواسطی وہو اخذ بشعرہ قال حدثنی زید بن خالد وہو اخذ بشعرہ قال حدثنی الحسین بن علی وہو اخذ بشعرہ قال حدثنی ابی علی ابن ابی طالب وہو اخذ بشعرہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اخذ بشعرہ قال من اذی شعرۃ منک فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فعلیہ لعنۃ اللہ ثم قرء ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الشیخ الحافظ ابو نعیم فی الدر بیا الیعطا) ارطاۃ بن حبیب روایت کرتے ہین کہ مجہ سے ابو خالد واسطی

اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر بیان کرتے تھے کہ مجھ سے زید بن خالد نے اپنی داڑھی کا بال پکڑ کر نقل کیا کہ مجھ سے جناب حسین علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر روایت فرماتے تھے کہ مجھ سے میرے والد ماجد جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر ارشاد کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش اقدس کے بال کو پکڑ کر فرمایا کہ یا علی اگر کوئی شخص تجھے بال بھر بھی تکلیف دیگا تو وہ مجھے تکلیف دیگا اور جو مجھ کو تکلیف دیگا وہ خدا کو تکلیف دیگا اللہ اسپر اپنی پھٹکار ڈالے گا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا جو لوگ ستاتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا اور آخرت میں ✦

{۸۳} یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (سورۃ الانفال) ترجمہ

اسے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنوں سے ✦

عن محمد بن علی بن الحسین فی قولہ تعالیٰ یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قال نزل فی علی علیہ السلام (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویہ) جناب محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین علیہ وعلیہما السلام اس آیت کی تفسیر میں (کہ اسے نبی کافی ہے تجھ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنوں سے) ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے ✦

۸۴ فاستوی علی سوقہ (سورۃ الفتح) ترجمہ پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر ✦

عن الحسن علیہ السلام فی قولہ تعالی فاستوی علی سوقہ قال استوی الاسلام بسیف علی بن ابی طالب (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) جناب امام حسن علیہ السلام اس آیت کی شان نزول میں فرماتے ہیں کہ پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر یعنے اسلام کھڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام کی تلوار سے ✦

۸۵ والشفع والوتر (سورۃ الفجر) ترجمہ قسم ہے جفت اور طاق کی ✦

عن الحسین بن علی علیہ السلام فی قولہ تعالی والشفع والوتر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفع الحسن والحسین والوتر علی ابن ابی طالب (اخرجہ النطنزی) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفع (یعنے جفت) سے حسنین اور وتر (یعنے طاق) سے علی مراد ہیں ✦

۸۶ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (سورۃ التکاثر) ترجمہ پھر پوچھینگے تم سے نعیم کی نسبت

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال نحن اہل النعیم (اخرجہ النطنزی) جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نعیم ہم ہیں ۔

{۸۷} ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض

(سورہ ص) ترجمہ کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر ان لوگوں کے جو خرابی ڈالتے ہیں زمین میں ۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصلحت علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث والمفسدین فی الارض عتبہ وشیبہ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں کہ کیا ہم کریں گے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر انکے جو خرابی ڈالتے ہیں زمین میں ایمان والے جو نیکیاں کرتے ہیں ان سے علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن الحارث مراد ہیں ۔ اور زمین میں خرابی ڈالنے والوں سے عتبہ اور شیبہ اور ولید مراد ہیں جنہوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا

عن سلمان قال کلما اطلعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرب بین کتفی علیؑ وقال ھذا وحزبہ المفلحون (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتا حضرت جناب امیرؑ کے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرماتے ۔ یہ اور اسکا گروہ چھٹکارا پانے والا ہے ۔

قد تم الباب الثانی من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ویلیہ الباب الثالث انشاء اللہ تعالیٰ
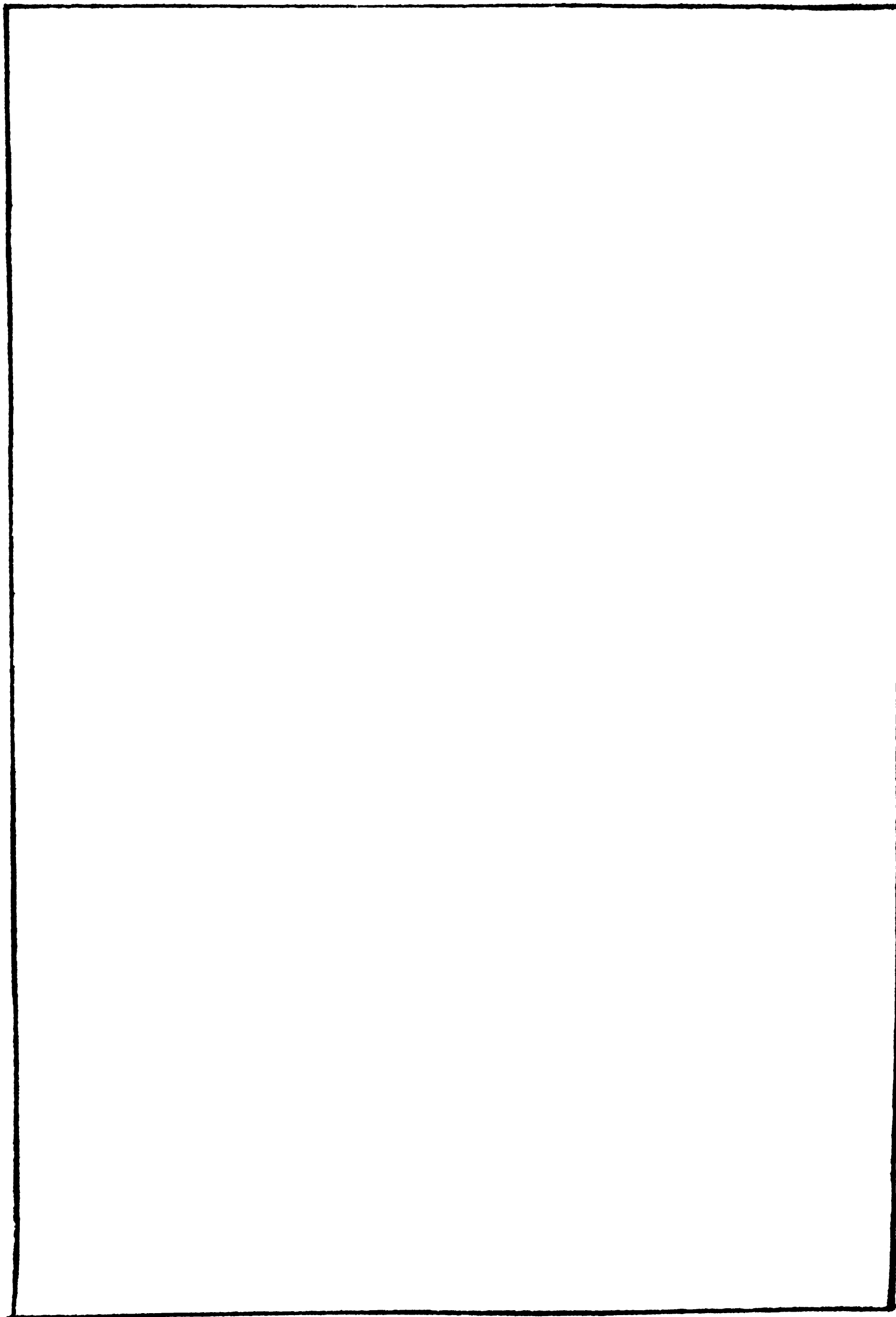
تیسرا باب جناب امیر علیہ السلام کے فضائل میں

الموسوم

بالکواکب المضیئۃ

فی

فضائل العلویۃ

مقدمہ فضیلت کی بحث میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت کے معنے میں ترجیح ایک شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت کے یا بوجہ مجموعہ صفات مختلفہ کے
کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ زید کو ہر طرح سے ہر
قسم کے صفات میں عمر پر رجحان حاصل ہے یعنے جس صفت میں کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا پلہ
بھاری نکلا ہے۔ اسلیے بعض نے افضل کی یہ تعریف کی ہے الاجمع لمزایا الفضل والاخلاق الحمیدۃ یعنے افضل
وہ ہے جو ہر طرح کی فضیلت اور ہر قسم کے اوصاف حمیدہ کی مزیت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی
جان آراستہ اور ہر طرح کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب و نسب سے اسکا وجہ پیراستہ ہو
اور کبھی کل صفات کے باہم موازنہ کا خیال نہیں پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت میں افضل ہونا مراد
ہوتا یعنے اگرچہ اور صفات میں عمر کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت میں زید ہی کو رجحان حاصل ہے اس

لیے بعض نے فضل کی تعریف اکثر ثواباً من عند اللہ بما کسب من خیر کے لفظون سے کی ہے یعنے زیادہ ثواب حاصل کرنیوالا خدا کے نزدیک بذریعہ حاصل کرنے نیکی کے۔ یعنے جسکو خدا کے نزدیک زیادہ ثواب حاصل ہو وہی افضل ہے اگرچہ دوسرے امور مین وہ دوسرون سے گھٹکر ہو ⁜

(۱) اب جاننا چاہیئے کہ فضیلت دو قسم پر ہے ایک اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی وہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی محض اپنے کرم عمیم سے کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے عطا فرمائے اور اسکو اسکے ہم جنسون پر ترجیح بخشے۔ جیسے ناقہ صالح کو تمام اونٹنیون پر اور کعبۃ اللہ کو تمام روی زمین کی مساجد پر فضیلت عطا کی ہے ⁜

کبھی اس فضیلت کی وجہ انسان کی سمجھ مین آسکتی ہے اور کبھی نہین آتی چنانچہ دوسرے مقامات پر مسجد کی زمین کی وجہ فضیلت اسکا محل عبادت ہونا خیال کیا جاتا ہے اور کبھی اسکی وجہ محض عنایت الٰہی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ حجر الاسود کی فضیلت دوسرے احجار پر اسکی وجہ دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے اس فضیلت اختصاصی کی بھی دو قسمین ہین۔ ایک اصلی جیسے حجر الاسود کی فضیلت۔ دوسری طفیلی چنانچہ وہ مینڈھا جو جناب اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا ہے حضرت اسمعیل کے فدیہ ہونے کی طفیل سے اور مینڈھون سے افضل ہے ⁜

لیکن بس خصوصیت کی وجہ کہ وہ مینڈھا بہ نسبت اور مینڈھون کے کیون اس فضل سے مخصوص ہوا ہے محض عنایت الٰہی کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا اس فضیلت مین بحث کی گنجائش نہین اسکے ثبوت کے واسطے محض نص شارع ہی کافی ہے۔

(۲) فضیلت جزئی وہ ہے کہ عمل کے مقابلہ مین کسی کو خدا کی جانب سے عطا ہو۔

اسکی کئی قسمین ہین۔ اور یہ فضیلت ہمیشہ محل تنازع ہوا کرتی ہے لیکن کسی کو فضیلت دینے مین اسکے تمام اقسام پر نظر غائر ڈالنا چاہیئے۔ اور جو جانب کہ متنازعین مین راجح اور اونچے ہو اسکو افضل سمجھنا چاہیئے ⁜

(تنبیہ) نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اسکے عمل کی وجہ سے اسکے ہم عنوان پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی سات وجہین معیار فضیلت سمجھی جاتی ہین۔

(الف) ماہیت عمل یعنے ایک شخص کے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو جیسے فرائض کے ادا کرنے والے کی عمل کو نوافل کے ادا کرنے والے کے عمل پر فضیلت ہے۔

(ب) کمیت عمل یعنے دو شخصون کا عمل ایک ہی ہو لیکن دونون کے باہم اغراض مختلف ہون

چنانچہ ایک شخص محض بغرض رضاے الٰہی عبادت کرتا ہو اور دوسرا لوگون کے دکھانے کے لیے +
(ج) کیفیت عمل یعنے ایک شخص ایک عمل کو اسکے پورے آداب کے ساتھ بجالاے اور دوسرا شخص اسکے بجا لانے مین کسیقدر بے پروائی کرے گو یہ دونون شخص ایک ہی عمل مین شریک ہین لیکن پہلے شخص کو فضیلت حاصل ہے +
(د) کمیت عمل یعنے ایک ہی عمل کی کمی بیشی چنانچہ ایک شخص نے بہت سے حج کیئے ہون اور دوسرے نے صرف ایکہی حج کیا ہو +
(ہ) کبھی فضیلت بباعث تقدیم و تاخیر زمان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے ابتداے اسلام مین یا ایام قحط سالی مین مسلمانون کی دستگیری کی ہو بہر حال اس شخص سے افضل سمجھا جاتا ہے جس نے بعد حاصل ہونے قوت اسلام کے یا بعد گذرنے قحط کے کوئی ویسا ہی عمل کیا ہو۔ کلام مجید مین خود پروردگار نے اسکا فیصلہ کردیا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔
اسوجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے و السابقون +
(و) کبھی مکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک نماز حرم کعبہ یا مسجد نبوی مین پڑہنا بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجدون مین پڑہی جائین +
(ز) کبھی امور خارجیہ کی اضافت سے فضیلت ہوتی ہے جیسے ایک رکعت نماز کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہنا بہتر ہے ہزار رکعت اکیلے نماز پڑہنے سے۔ اسی وجہ سے جو عمل نیک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرات صحابہ سے وقوع مین آیا ہے اور وہ دوسری اوقات کے اعمال سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔
(۳) خواہ فضیلت اختصاصی ہو یا فضیلت جزئی نتیجہ ان دونون کا دو حال سے خالی نہین۔
(الف) فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا۔
(ب) فاضل کے درجہ کا دنیا و آخرت مین بہ نسبت مفضول کے درجہ کے بلند ہونا
(تنبیہ) اگر فضیلت سے یہ دونون نتیجہ نہ پیدا ہون تو فضل محض لفظ مجرد ہوگا جسکے کچہ معنے نہ ہون
(اعتراض) یہان پر ایک اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ جب افضل کی تعظیم مفضول پر واجب ہوئی تو ہر واجب التعظیم افضل ہوگا۔ اور کفار والدین بہی واجب التعظیم ہین اسوجہ سے وہ بہی افضل سمجہے جانے چاہئیں۔ اور یہ برخلاف شریعت ہے کہ کافر کو افضل سمجہا جائے۔

(جواب) کفار والدین کی تعظیم عرف شرع میں تعظیم نہیں کہلاتی ایسی تعظیم کو شرع کی اصطلاح میں نیاوراحسان کہا جاتا ہے اور کفار والدین کی تعظیم شرع میں جائز نہیں بلکہ ان سے مبارت وجہ ہے تعظیم شرعی وہ ہے کہ محبت اسپر مبنی ہو +

(۴) چونکہ فضیلت کے معنے ہیں ایک شخص کی خصوصیت دوسرے سے باعتبار کثرت ثواب کے پس یہ دو قسم پر ہے +

(الف) فضیلت اصلی یعنے ایک شخص میں وجہ فضیلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ ہو جیسے کہ ایک عالم ہو اور ایک جاہل +

(ب) فضیلت زائدہ یعنے ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے وجہ فضیلت زائد رکھتا ہو۔ مثلاً ایک عالم ہو اور دوسرا اعلم۔ اس دوسری قسم کی فضیلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہیں +

(۵) مفاضلہ اسوقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزیں ایک ہی امر میں ایک ہی وجہ سے شریک ہوں اور اگر وجہیں مختلف ہوں تو مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا۔ غرضکہ مفاضلہ میں شرکت وجہ ضروری ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ای ہذین افضل (یعنے ان دونوں میں سے کون افضل ہے) تو اس سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ ای ہذین اکثر اوصافا فیما اشترکا (یعنے جس وصف میں کہ یہ دونو شریک ہیں ان میں سے کون فضیلت سوا رکھتا ہے) پس جہاں وجہیں مختلف ہوں وہاں مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ ناقہ صالح افضل ہے یا رمضان۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ متحد نہیں +
بلکہ یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ افضل ہیں یا حضرت ابی بکرؓ کیونکہ وجہ مفاضلہ میں دونوں شریک ہیں اگر وجہ مفاضلہ میں شریک نہ ہوتے تو اتنا جھگڑا کیوں ہوتا +

(۶) جب وجوہ ہفت گانہ مفاضلت میں تعارض واقع ہو تو از روی آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احق اور اولی باعتبار کے فضیلت پر یقین کرنا چاہیے +

یہ امر شریعت سے ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ میں چنداں اعتبار نہیں اور زمان عمل کے سامنے ان دونوں کے وقعت نہیں لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا اور یہ امر بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ نے جو عمل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا ہے وہ بوجہ حضور کی معیت کی نہایت افضل اور اعلے ہے ان اعمال سے جو انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے کیے ہیں اسیوجہ سے انس بن مالک اور ابو امامہ باہلی۔ عبداللہ بن بشر۔ وعبداللہ بن الحارث۔

سہل بن سعد الساعدی۔ جابر بن عبد اللہ انصاری جیسے صحابہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانیکے باعث مدت مدید تک زندہ رہکر اعمال صالح مین مشغول رہے۔ لیکن خلفاء راشدین کے اعمال کے ہم پلہ نہین ہو سکتے ۔

اسی وجہ سے یہ امر بھی قطعاً ثابت ہے کہ جو ذوات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے وقت افضل و اعلے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی افضل اور اعلے تھے ۔

صحابہ کرام کے درمیان مشرف باسلام ہونیکی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے چنانچہ السابقون الاولون من المهاجرين والانصار اور السابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم اسپر شاہد ہے پس اس اعتبار سے جو بزرگوار سب سے پہلے اسلام لائے ہین وہ سب سے افضل اور اعلے ہین وہ چار نفوس متبرکہ ہین حضرت ام المومنین خدیجہ الکبری حضرت علی مرتضی حضرت ابو بکر الصدیق۔ حضرت زید بن الحارث۔ رضی اللہ تعالی عنہم انکے بعد وہ جلیل القدر اصحاب جو ہجرت سے پہلے اسلام لائے ہین۔ انکے بعد اہل عقبہ انکے بعد اہل بدر۔ انکے بعد مشاہد احد سے صلح حدیبیہ تک کے لوگ جنکے لیے انزال سکینہ ہوا ہے۔ انکے بعد بالقطع کوئی مشہد نہین جو مدار فضل سمجھا جائے کیونکہ پھر اکثر منافق اور مولفۃ القلوب بھی شریک اسلام ہو گئے تھے چنانچہ قرآن مجید اس امر پر ناطق ہے ومن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق ۔

تنبیہ ان پچھلے لوگون کی فضیلت قابل بحث نہین۔ اگر گفتگو ہے تو خلفاء اربعہ کی باہمی فضیلت مین ہے کیونکہ یہی لوگ باتفاق سابق الاسلام تھے ۔

(۹) فضیلت کا ثبوت دو قسم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہین جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو مجال تکلم نہ رہے۔ اب رہی فضیلت نقلی تو اسکو جانچنے کے دو طریق ہین اول نص شارع۔ دوم تتبع احوال۔

(الف) اس امر مین کہ فضیلت منصوص ہے یا نہین باہم علمای اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ انه ثبت بالاجماع ولم يتعين الافضل ولم يوجد النص بعض کہتے ہین کہ تفضیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ظنی ہے امام ابو الحسن اشعری اسکے قائل ہین کہ قطعی ہے۔ اور ابو بکر باقلانی اور امام الحرمین کہتے ہین کہ ظنی ہے (دیکھو شرح جوہر اللقانی) سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین التفضيل من الاجتهاديات لا قاطع فيها یعنے تفضیل ایک اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اسکے لیے موجود نہین امام غزالی بھی اسی بات کے قائل ہین کہ حقيقة الفضل ما هو عند الله و

ذالك مما لا يطلع عليه الا رسول الله صلی الله علیہ وسلم یعنے فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور سوا رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے اسپر کوئی مطلع نہین ✦

شارح مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلة الافضلية لا مطمع فيها فی الجزم و اليقين اذ لا دلالة للعقل بطريق الاستدلال علی الافضلية بمعنے الاكثرية فی الثواب بل مستندها النقل وليست هذه المسئلة مسئلة متعلق بها عمل فيكتفی بها بالظن هو كاف فی الاحكام العملية بل هی مسئلة علمية يطلب فيها اليقين - والنصوص المذكورة من الطرفين بعد تعارضها لا يفيد القطع علی ما لا يخفی علی منصف لانها اما احاد وظنية الدلالة مع كونها متعارضة ايضا وليس الاختصاص بكثرة اسباب الثواب موجبا لزيادته قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من الله تعالی كما عرفته فيما سلف فله ان لا يثيب المطيع ويثيب غيره وثبوت الامامة وان كان قطعيا لا يفيد القطع بالافضلية بل غلبة الظن كيف ولا قطع بان امامة المفضول مع وجود الفاضل لكنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علی وحسن ظننا بهم لو لم يعرفوا ذلك لما اطبقوا عليه فوجب علينا اتباعهم فی ذلك القول نفوض ما هو الحق فيه الی الله تعالی - قال الآمدی وقد يراد بالتفضيل اختصاص احد الشخصين عن الآخر اما باصل فضيلة لا وجود لها فی الآخر كالعالم والجاهل اما بزيادة فيها ككونه اعلم مثلا وذلك غير مقطوع فيما بين الصحابة اذ ما من فضيلة تبين اختصاصها بواحد منهم الا ويمكن بيان مشاركة غيره فيها وبتقدير عدم المشاركة فقد يمكن بيان اختصاص الآخر فضيلة اخری ولا سبيل الی الترجيح بكثرة الفضائل لاحتمال ان يكون الفضيلة الواحدة ارجح من فضائل كثيرة یعنے فضیلت کا مسئلہ ایسا نہین کہ اس سے جزم اور یقین کا طمع کیا جائے عقل کو فضیلت (بمعنے کثرت ثواب) پر طریق استدلال حاصل نہین - بلکہ یہ مسئلہ نقل سے مستند ہے - اور یہ مسئلہ وہ مسئلہ نہین کہ جسکے ساتھ عمل کا لگاؤ ہوتا کہ مجرد ظن ہی ہے اسکے لیے کافی سمجھا جائے کیونکہ احکام عملیہ کے لیے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علمی ہے (یعنے اعتقادی ہے) جس مین جزم اور یقین مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ نہین بخشتی قطع نظر متعارض ہونیکے وہ نصوص احاد اور ظنی الدلالۃ ہین ✦

نہایت امر یہ ہے کہ وہ نصوص اسباب کثرت ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہین علیکن کثرت ثواب کے اسباب کا مرتب ہونا قطعاً کثرت ثواب کا موجب نہین ہوسکتا - صرف ظن کا فائدہ دیتا ہے -

کیونکہ اجر اور ثواب خدا کی مہربانی پر موقوف ہے کسی خاص سبب پر منحصر نہین خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب
عطا فرمائے اور مطیع کو محروم رکھے اور امامت کا ثبوت اگرچہ قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت افضلیت کا نہین
ہو سکتا۔ کیونکہ امامت مفضول کی افضل کی موجودگی مین ہمارے اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے۔
اور ناجائز ہونا اُسکا قطعی نہین۔ ہمنے سلف کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہین پھر حضرت
عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ ہمارا اسلاف کے حق مین گمان نیک ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر انکو
پاس دلیل نہین ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ دیتے ہم انکے پیرو ہین ہم پر اس امر مین انکا اتباع واجب ہے
اور ہم اسکی اصل حقیقت کو خدا کے سپرد کرتے ہین +

آمدی کہتا ہے کہ تفضیل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہے دوسرے سے کسی خاص صفت مین خواہ وہ اصلی
فضیلت ہو (یعنے ایک مین تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے مین مطلق پائی نہ جائے) جیسے کہ صفت علم
کی وجہ سے عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم مین موجود ہے اور جاہل مین موجود نہین یا بسبب
زیادہ ہونے کسی خاص سبب کے فضیلت ہو (یعنے ایک ہی صفت مین دونو شریک ہون لیکن ایک مین وہ
صفت زائد ہو اور دوسرے مین کم ہو) جیسے اعلم افضل ہے عالم سے بسبب زیادہ ہونے صفت علم کے اسی
وجہ سے صحابہ کرام کے درمیان کسیکی فضیلت کے بارہ مین قطعی حکم نہین لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت
کہ کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی اون مین دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے اور اگر
بالفرض شریک نہین پایا جاتا تو کسی اور ایسی فضیلت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ یہ اسکی فضیلت اس دوسرے
کی فضیلت کے مقابل ٹھیرتی ہے +

اور کثرت فضائل سے ترجیح نہین دیجا سکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت باعث شرف کے بہت
سی فضیلتون پر راجح ہو۔ اور ایک فضیلت والے کو بہت سی فضیلتون والے سے منجانب اللہ ثواب
زیادہ حاصل ہوا ہو۔ پس فضیلت پر قطعیت کا حکم نہین لگایا جا سکتا۔ اسلیئے سلف مین خلفاء اربعہ
کی فضیلت کی نسبت متقدمین اہل سنت وجماعت مین مختلف مذاہب تھے۔

(۱) اکثر لوگ فضلهم علی ترتیب الخلافت کے قائل تھے اور ترتیب خلافت کے مطابق سب سے حضرت ابوبکر
صدیقؓ کو افضل سمجھتے ہین اور انکے بعد حضرت عمرؓ کو اور انکے بعد حضرت عثمانؓ کو اور انکے بعد حضرت مرتضی
علیؓ کو +

(۲) بعض لوگ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو افضل سمجھتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو برابر جانتے
تھے امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا محقق دوانی شرح عقائد مین لکھتا ہے الا فضلیة بهذا الترتیب

عند الجمہور و نقل من مالکؒ التوقف بین عثمانؓ و علیؓ و قال امام الحرمین الغالب علی
الظن ان ابابکرؓ افضل من عمرؓ ثم یتعارض الظنون فی عثمانؓ و علیؓ یعنے جمہور کے نزدیک افضلیت
ترتیب خلافت پر ہے اور امام مالکؒ سے نقل کیا گیا ہے توقف درمیان علیؓ اور عثمانؓ کے اور امام الحرمین
کہتا ہے کہ ظن غالب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں حضرت عمرؓ سے اور پھر حضرت عمرؓ افضل ہیں اور پھر ظنون
باہم متعارض ہیں درمیان حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فخر الاسلام بزدوی کہتے ہیں کہ بعض اہل
سنت والجماعت ان دونوں صاحبوں کو برابر سمجھتے تھے اور حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں
دیتے تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ انہ ما فضل عثمانؓ علی علیؓ یعنے وہ حضرت عثمانؓ
کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں قال ابو عمرو قف من
اھل السنۃ فی علیؓ و عثمانؓ فلم یفضلوا احدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انسؒ و یحیی بن
سعید القطانؒ۔

(۳) کوفہ کے اہل سنت وجماعت مثل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت
دیتے تھے چنانچہ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں سیوطی لکھتے ہیں وجزم الکوفیون و
منہم سفیان الثوری بتفضیل علیؓ علی عثمانؓ یعنے کوفے کے لوگ کہ ان میں سے سفیان ثوری بھی ہیں
بالجزم یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں اور شرح عقاید جلالی میں لکھا
ہے کہ ابوبکر خزیمہ بھی حضرت علیؓ ہی کی فضیلت کے قائل تھے عن ابی بکر خزیمۃ تفضیل علیؓ علی عثمانؓ
شرح کبیر جوہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا بعد میں توقف کیطرف
مائل ہو گئے تھے وقال بعض اھل السنۃ بتقدیم علیؓ علی عثمانؓ و بہ قال مالکؒ اولا ثم وقف امام
عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ حاوی الاظعان میں تفضیل علیؓ علی عثمانؓ میں لکھتے ہیں ومن
بعد تفضیلنا الشیخین معتقدی تفضیلہ قبل ذی النورین فی بابی (مرآۃ الجنان للیافعی) اکثر
محدثین مثل حاکم وغیرہ بھی اسکے قائل تھے (بستان المحدثین للمحدث الدہلوی) اس سے بھی زیادہ ایک
اور ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بھی یہی مسلک تھا چنانچہ الخصائص میں امام نسائی لکھتے ہیں
عن علاء بن عرار قال سئلت بن عمر رضی اللہ عنہما وھو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ عن
علیؓ و عثمانؓ فقال اما علی فلا تسالنی عنہ انظر الی قرب منزلہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما فی المسجد بیت غیر بیتہ فاما عثمانؓ فانہ اذنب ذنبا عظیما تولی یوم التقی الجمعان فعفی اللہ عنہ
وغفر لہ و اذنب فیکم دون ذلک فقتلتموہ

(۴) علامہ عبد البر استیعاب مین لکھتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت مین بھی سلف کا مذہب مختلف تھا چنانچہ انکا قول ہے واختلف السلف ایضا فی تفضیل علیؓ و ابی بکرؓ اسی کے ذیل مین لکھتے ہین عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفة وابی سعید الخدری وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب ول من اسلم وفضله هولاء علی غیره یعنی سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری اور مقداد وعمار بن یاسر وخباب وخذیفہ وابی سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ اصحاب حضرت علیؑ کو انکے غیر پر فضیلت دیتے ہین ✦

علامہ عبد البر استیعاب مین عبد الرزاق سے نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عمر کو ابوبکرؓ پر فضیلت دے تو مین اسکو منع نہین کرتا اور اگر علیؑ کو ابوبکرؓ سے افضل سمجھے تو بھی مین اسکو منع نہین کرتا اگرچہ ان دونون سے محبت رکھے پس عبد الرزاق کہتا ہے کہ مین نے اس بات کو وکیع سے بیان کیا اسکو یہ بات نہایت پسند آئی ✦

(۵) امام تاج الدین سبکی کہ ہمارے علمار شافعیہ مین بڑے مستند شمار کیے جاتے ہین طبقات الکبریٰ مین نقل کرتے ہین کہ بعض متاخرین کا یہ مسلک تھا کہ حضرت حسنین علیہم السلام کو باعث جزئیت بضعة الرسول کے خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ جلال الدین سیوطی الخصائص مین امام علم الدین عراقی سے نقل کرتے ہین کہ حضرت سیدہ اور انکے بھائی ابرہیم باتفاق سب صحابہ سے افضل ہین امام مالک کا قول ہے ما افضل علی بضعة من النبی صلی اللہ علیہ احدا

(۶) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین علامہ جلال السیوطی تحریر فرماتے ہین حکی الخطابی عن بعض مشائخه انه قال ابوبکر خیر۔ وعلی افضل غرضکہ ان سب تقریرون کا ماحصل یہ ہے کہ تفضیل ظنی ہے اور اسکے ظنی ہونے پر سلف نے اتفاق کیا ہے فضلهم علی ترتیب الخلافة قطعی نہین اور ہمارے اہل سنت وجماعت اسکے برخلاف عقیدہ رکھنے والے کو بدعتی وغیرہ سے تعبیر نہین کر سکتے ورنہ سلف صالحین تک اسکا اثر پہونچ سکتا ہے ✦

بعض لوگون نے اس جگہہ ایک اعتراض کیا ہے کہ فضیلت کے ظنی سمجھنے سے مخالفت اجماع کی لازم آتی ہے یہ روایات جو فضیلت کے ظنی ہونے کی بابرہ مین نقل ہوئے ہین شاذ ہین۔ انکی طرف چندان التفات نہین کیا جاسکتا۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر اجماع ہو چکا ہے اور اجماع دلائل قطعیہ مین سے ہے پس افضلیت کو بھی قطعی سمجھنا چاہیئے ✦

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کے تمام اقسام قطعی نہین چنانچہ کتب اصول فقہ مین
اس کی مفصل بحث موجود ہے قطعی اسکو کہا جاتا ہے کہ جس مین اصلا اختلاف نہ ہو اور جس مین اختلاف ہو
(اگرچہ وہ اختلاف شاذ ہی ہو) ظنی ہے اور قطعیت کی حد سے نکل جاتا ہے اگرچہ شاذ ہونیکی وجہ سے خلاف
چندان قابل اعتماد بہی نہ ہو لیکن اس اجماع کا درجہ قطعیت سے گہٹا رہتا ہے ❊

علاوہ برین اگر اجماع ہوا بہی ہے تو اسی فضیلت ظنی پر ہوا ہے اور صاحبان اجماع نے اسکی قطعیت پر حکم
نہین لگایا چنانچہ ہم سابقا ائمہ کلام مثل ابو بکر باقلانی۔ اور امام الحرمین اور حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ
کے اقوال نقل کر چکے ہین انکے بیانون سے واضح ہوتا ہے کہ اس مسئلہ مین فضیلت انکے نزدیک صفت
ظنیت سے محکوم بہ ہے نہ عارض حکم بعد از اجماع نہایت الامر یہ ہے کہ اجماع سے ترتیب خلافت کا ثبوت
ملتا ہے نہ فضلہم علی ترتیب الخلافۃ کا چنانچہ پیشتر ثابت ہو چکا ہے کہ سلف کا حضرت عثمانؓ کے
احق بالخلافت ہونے پر اجماع اور افضل ہونے پر اختلاف ہے پس ثابت ہوا کہ قطعیت خلافت سے فضلیت
ہرگز لازم نہین آتی ❊

طالوت ایک مومن بادشاہ اور خلیفہ وقت تہا حضرت داؤد اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اسکے عہد مین موجود
تہے اور اسکے تابع حکم تہے ❊

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ طالوت ان انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تہا ❊

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک فضیلت کی اصلیت خدا کو معلوم ہے کسی
کو اسکی پوری اطلاع نہین ❊

خلفاء اربعہ کی مدح وثنا مین حدیثین وارد ہین۔ اور باہم متعارض ہین اور سلف کا افضلیت کی بارہ
مین اختلاف ہے اور ایک بات پر اجماع قطعی نہین ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل
اور اعلے ہے ❊

چونکہ افضلیت سے اکثریت ثواب مراد ہے۔ اکثریت ثواب کا ثبوت صرف مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم
کی احادیث سے مل سکتا ہے۔ اور احادیث مین تعارض واقع ہے۔ پس جبکہ تعارض واقع ہو تو جانب
اوسے کو ترجیح دینا چاہیے اور احادیث قوی اور ضعیف کا خیال رکہنا چاہیے ❊

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب
نے معرفۃ الاصحاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکہتے ہین۔ قال احمد بن حنبل واسمٰعیل بن اسحاق
القاضی واحمد بن علی بن شعیب النسائی وابو علی النیسابوری لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ

بالاسانید الجیاد ماروی فی فضائل علی بن ابی طالبؑ یعنی امام احمد بن حنبل و قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور امام احمد بن علی بن شعیب النسائی۔ اور ابو علی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں کہ جس قدر جید سندونکی ساتھہ حدیثین جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حقمین روایت ہوئی ہین ویسے کسی ایک صحابی کے حق مین نہین ہوئین +

اسکے ماسوا اگر جناب امیرؑ کے خصوصیات کو دیکھا جائے اور آپکے امور کثرت ثواب کے اسباب پر غور کی جائے تو جناب امیرؑ ہی افضل الناس اور خیر البشر نظر آتے ہین +

لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ کثرت ثواب کی وجہ سے افضل ہونا تو امر ظنی ہے تو اس خیال کے دور کرنے کے لیے ہم آپکے الاجمع عمرا یا الفضل والخلال الحمیدہ کیطرف ایک نظر ڈالتے ہین جس سے ہمارا ظن بالکل رفع ہو جاتا ہے اور آپ کی افضلیت کا آفتاب یقین کی آنکھون مین چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے +

(ب) اب تتبع احوال جناب امیرؑ سے پیشتر ہم افضلیت کے اقسام بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ فضلیت باعتبار اپنے اقسام کے تین قسمون مین منحصر ہے۔ فضیلت نفسانی۔ اور فضیلت جسمانی۔ اور فضیلت خارجی +

ہم اس تیسرے باب مین اقسام ثلثہ فضیلت مین جناب امیرؑ کی افضلیت لوگون کو دکھائین گے۔ پھر چوتھے باب مین ہم آپ کے خصوصیات اور اسباب کثرت ثواب کو لوگون کی تشفی کے لیے نقل کرینگے +

اس باب مین ہم چند امور یعنے جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا۔ اور انکی شان مین جس قدر حدیثین وارد ہوئی ہین۔ انکی نسبت محدثین کی راے اور جناب امیرؑ کی مثل کسینے اکتساب فضائل نہین کیا۔ اور جناب امیرؑ کے فضائل و مناقب کا ان تحصے ہونا۔ اور جناب امیرؑ کا روحانی حلیہ۔ اور جناب امیرؑ کا جامع مدارج فضل ہونا بطور تمہید کے لکھکر پھر ہم آپکے فضائل نفسانی اور جسمانی اور خارجی کو تفصیل وار لکھینگے +

جناب امیر کا ذکر داخل عبادت ہونا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علیؑ و خیر اعمامی حمزۃؓ و ذکر علیؑ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار و المتقی فی کنز العمال) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مین نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ میرے تمام بھائیون مین سے بہتر علیؑ ہین اور تمام چچون سے بہتر حمزہؓ ہین اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے +

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علیؑ عبادۃ اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے

جناب امیرؑ کی شان مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت محدثین کی راے

اخرج الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلیؑ وکذلک قال اسمعیل بن اسحاق القاضی و ابو علی النیسابوری واحمد بن شعیب النسائی لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الجیاد اکثر مما جاء فی علیؑ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب للعلامۃ ابن عبد البر و صواعق محرقہ للعلامۃ ابن حجر والخوارزمی و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والثعلبی فی تفسیرہ و ابن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول) حاکم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کسیکے لیے اسقدر فضائل نہین وارد ہوئے جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے وارد ہوئے ہین اسمعیل بن اسحاق القاضی اور ابو علی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہین اور امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحابہ مین سے کسی کی شان مین جناب امیرؑ کی شان سے زیادہ حدیثین جید اسانید کے ساتھ روایت نہین ہوئین ✦

قال عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ فی کتاب الامامۃ والسیاسۃ ان رجلا من ھمدان یقال لہ برد قدم علی معاویۃ فسمع عمرو بن العاص یقع فی علیؑ فقال لہ یا عمرو ان اشیاخنا سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ افحق ذلک ام باطل قال عمرو حق وانا ازیدک انہ لیس احد من صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مناقب مثل مناقب علیؑ الا انہ شارک فی قتل عثمانؓ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاستہ مین لکھتے ہین کہ ہمدان کا ایک باشندہ جسکا نام برد تھا معاویہ کے پاس گیا کام کو گیا اس نے سنا کہ عمرو بن العاص جناب امیر علیہ السلام کو برا بہلا کہہ رہا ہے برد کہنے لگا کہ اے عمرو ہمارے بزرگون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے آیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ہے عمرو بن عاص کہنے لگا مین تجھے اس سے بھی بڑھکر سناؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے مناقب اتنے نہین ہین جسقدر کہ جناب امیرؑ کے مناقب ہین۔ مگر کیا کرین وہ حضرت عثمانؓ کے قتل مین شریک ہوئے ہین ✦

جناب امیر کی مانند کسی نے اکتساب فضائل نہین کیا

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علیؑ یھدی صاحبہ الی الھدی و یردہ عن الردی (اخرجہ الطبرانی) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہین کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے ؛

جناب امیرؑ سے فضائل مین نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہین نہ پچھلے لوگ ان کو پہونچ سکین گے

عن الحسنؑ انہ قال حین قتل علیؑ لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الاخرون (اخرجہ احمد والنسائی والدولابی والطبرانی فی الکبیر و ابن جریر الطبری فی تاریخہ) جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ مین کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسی بات مین بڑھے ہوئے نہین تھے اور پچھلے ان تک نہ پہونچ سکین گے ؛

جناب امیرؑ کے فضائل کا لاتحصی ہونا

عن مجاھد سال رجل من ابن عباسؓ سبحان اللہ ما اکثر فضائل علیؑ وانی لاظنہا ثلثۃ الاف فقال لہ ابن عباس ھی ثلاثین الف اقرب من ثلاثۃ الاف ثم قال ابن عباس لو کان الشجر اقلام والبحر مدادا والانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب اخرجہ سبط ابن الجوزی) مجاہد کہتے مین ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہین میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہون گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار کیا تیس ہزار کے قریب ہونگے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بنجائین اور سمندر سیاہی ہو جائین اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنیوالے ہون تو بھی علیؓ کے فضائل کو احصی نہین کر سکین گے ؛

(۲) عن علی بن الحسینؑ عن ابیہ عن جدہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی جعل لاخی علیؑ فضائل لا تحصی کثرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم ومن استمع الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالاستماع ومن نظر الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالنظر ثم قال النظر الی علی بن ابی طالب عبادۃ و ذکرہ عبادۃ ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایۃ علیؑ والبراءۃ عن اعدائہ (اخرجہ الخوارزمی و محمد بن یوسف الکنجی

الشافعی والحافظ الہمدانی فی مناقب جناب زین العابدین اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ اپنے جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میرے بھائی علی کے فضائل اسقدر بنائے ہیں جنکی کثرت کا احصی نہیں ہوسکتا پس جو شخص اسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہو کر لکھے اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا۔ اور جو شخص اسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھا رہتا ہے فرشتے اوس کے گناہوں کے لیے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور جو شخص کہ اُسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو سُنتا ہے خدا تعالی اُسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی کانوں سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کے کئے ہیں بخشدیتا ہے۔ اور جو شخص کہ اوسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کیطرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی آنکھوں سے بذریعہ ناجائز نگاہ کرنیکے کیئے ہیں بخشدیتا ہے پھر ارشاد کیا کہ علیؑ ابن ابی طالب کیطرف دیکھنا عبادت ہے اور اُسکا ذکر خدا کی بندگی ہے خدا تعالی کسی مومن کے ایمان کو قبول نہیں کرتا مگر علیؑ کی دوستی اور اُسکے دشمنوں کا بیزار ہونیکے وجہ سے **تنبیہ** علے العموم فضائل تین قسم پر ہیں۔ فضائل نفسانی۔ فضائل جسمانی۔ فضائل خارجی۔ فضائل نفسانی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق نفس ناطقہ انسانی سے ہوتا ہے جنکو اخلاق حسنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اصل اصول فضائل وہی ہیں انہیں کی وجہ سے انسان رتبہ بہیمی سے درجہ ملکوتی حاصل کرتا ہے فضائل جسمانی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جسم کا سڈول ہونا جسکو حسن اور خوبصورتی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قوت بدن وغیرہ ❊

فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق نہ انسان کے روح سے ہوتا ہے اور نہ جسم سے بلکہ انسان کے جسم و جان سے الگ ایسی اسباب انسان کے لئے فراہم ہوجاتے ہیں جنکی وجہ سے وہ اپنے ہم جنسوں سے افضل سمجھا جاتا ہے جیسے حسب و نسب کا کھرا پن۔ قرابت کا اچھا ہونا۔ اولاد کا صالح ہونا۔ بیوی کا نیک ملنا۔

قبل اسکے کہ ہم جناب علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ کی روحانی تصویر جسکو روحانی حلیہ بھی کہا جاسکتا ہے لوگوں کی نگاہوں میں جلوہ کریں آپکا جسمانی حلیہ فضائل جسمانیہ میں لکھا جائیگا۔

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی حلیہ

(۱) قیل ان معاویۃ قال لضرار الصدائی یا ضرار صف لی علیا فقال اعفنی یا امیر قال لتصفنہ قال اما اذ لابد من وصفہ کان واللہ بعید المدی۔ شدید القوی۔ یقول فصلا و یحکم عدلا۔ یتفجر العلم من جانبہ و ینطق الحکمۃ عن لسانہ یستوحش من الدنیا و زہرتہا و یانس باللیل و وحشتہ

وکان غزیر العبرۃ طویل الفکرۃ یعجبہ من اللباس ما قصر ومن الطعام ما خشن۔ کان فینا کاحدنا
یجیبنا اذا سالناہ۔ ویاتینا اذا دعوناہ۔ ونحن واللہ مع تقریبہ ایانا وقربہ منا۔ لا نکاد نکلمہ ھیبۃ
لہ۔ یعظم اھل الدین ویقرب المساکین۔ لا یطمع القوی فی باطلہ۔ ولا ییأس الضعیف عن عدلہ
ولقد رأیتہ فی بعض مواقفہ۔ وقد ارخی اللیل سدولہ۔ وغارت نجومہ۔ قابضا علی لحیتہ یتململ
تململ السلیم۔ ویبکی بکاء الحزین۔ ویقول یا دنیا غری غیری۔ الی تعرضت۔ ام الی تشوقت۔ ھیہات
ھیہات۔ قد باینتک ثلاثا لا رجعۃ فیھا فعمرک قصیر۔ وخطرک کثیر۔ آہ آہ۔ من قلۃ الزاد۔ وبعد
السفر۔ فبکی معاویۃ فقال رحم اللہ اباحسن کان واللہ کذلک فکیف حزنک علیہ یا ضرار۔ قال
حزن من ذبح ولدھا فی حجرھا (اخرجہ الدولابی وابو عمر وابن عبد البر فی الاستیعاب والمنقی
فی کنز العمال وابن حجر فی صواعق المحرقۃ) کہتے ہیں کہ امیر معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا ای ضرار
مجھ سے علی علیہ السلام کے اوصاف بیان کر۔ ضرار نے کہا اے امیر مجھے اس سے معاف رکھ۔ معاویہ نے کہا تجھے
ضرور انکے اوصاف بیان کرنا ہونگے۔ ضرار نے کہا جبکہ مجھے انکے اوصاف بیان کرنے پر مجبور ہی کیا جاتا ہے
تو واللہ وہ دور کے کام والے اور بڑی قوت والے تھے بزرگی سے بات کرتے تھے اور عدل سے حکم دیتے تھے
علم کا دریا انکے دل سے موجزن تھا حکمت انکی زبان سے بولتی تھی۔ وہ دنیا اور دنیا کی خوبیوں سے گریز کرتے
تھے۔ وہ اندھیری رات اور اسکی وحشت سے مانوس تھے۔ وہ رونے کو پسند کرتے تھے۔ اور دور و دراز فکر میں
ڈوبے رہتے تھے۔ انکو کپڑا چھوٹا اچھا لگتا تھا۔ اور انکو کھانے میں کرخت چیز بھلی معلوم ہوتی تھی۔ وہ
ہم میں ہمارے جیسے تھے۔ وہ ہمکو جواب دیتے تھے جبکہ ہم انسے پوچھتے تھے۔ وہ ہمارے پاس آتے تھے
جب ہم انکو بلاتے تھے خدا کی قسم ہے کہ ہم باوجود انکے قرب کے انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے کلام نہیں
کر سکتے تھے وہ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے مسکینوں کو اپنے پاس بٹھاتے تھے۔ انکے خوف سے کوئی زبر
دست اپنی بیہودگی کی خواہش دل میں نہیں لا سکتا تھا۔ ضعیف انکے عدل سے ناامیدی کا منہ نہیں
دیکھتا تھا۔ میں نے انکو بعض مقامات پر دیکھا جبکہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور ستارے سیاہی
میں ڈوبے ہوئے تھے وہ اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ اور نرم آواز سے رو
رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے۔ ای دنیا! میرے سوا کسی اور کو فریب دے۔ میرے کیوں سامنے آئی ہے یا
مجھ سے شوق رکھتی ہے۔ افسوس افسوس میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں جن میں ہرگز رجعت کی گنجائش
نہیں۔ تیری عمر بہت تھوڑی ہے۔ اور تیرے دکھ بہت بڑے ہیں۔ آہ آہ۔ تھوڑا زاد ہے۔ اور دور کا
سفر ہے۔ امیر معاویہ سنکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا خدا ابوالحسن پر رحم کرے۔ واللہ وہ ایسے ہی تھے۔

ای ضرار انکے مرنے سے تجھکو کیسا رنج ہوا ہے ضرار کہنے لگا۔ ایسا رنج ہے کہ جس طرح سے کسی عورت کی گود مین اسکا بیٹا ذبح کیا جائے۔

(۲) عن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ الا تخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیۃ الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ واللہ ما شئت من ضرس قاطع۔ البسطۃ فی النسب وقرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومصاہرتہ والسابقۃ فی الاسلام والعلم والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ احمد والذہبی) سعید بن العاص سے نقل ہے کہ مینے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا مجھسے علی اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہما کا حال بیان کر کہ باوجود اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ معمر بھی تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے مین سبقت بھی رکھتے تھے۔ پھر لوگ جناب علی کے کیون زیادہ مشتاق تھے عبد اللہ بن عیاش کہنے لگے ای میرے بھتیجے جو بات کہ تجھے پسند آتی ہو اسی بن علی کے برداشت تھے بنسبت ابوبکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ حضرت کی دامادی سے مشرف ہوئے اسلام مین سبقت۔ قرآن کا علم سنت مین تفقہ حرب مین بہادری بخشش مین جود۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وقد سالہ الناس ای رجل کان علیا قال کان قد ملأ جوفہ علما وحلما وباسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد) ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگون نے ان سے پوچھا جناب علی کیسے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت کے ساتھ انکا پیٹ علم اور حکمت اور ہیبت اور شجاعت سے بھرا ہوا تھا۔

(۴) عن ابن عباس فی علی بن ابی طالب کان واللہ لیشبہ القمر الباہر والاسد الخادر والفرات الزاخر والربیع الماطر الباکور الربیع الابرار من الباب التاسع والسبعین) ابن عباس سے جناب کی شان کے متعلق روایت ہے کہ واللہ حضرت علی علیہ السلام چودھوین رات کے چاند اور بن کے شیر اور بہتے دریا اور صبح کے برستے ہوئے ابر کے مشابہ تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا جامع مدارج فضل ہونا

مدارج فضل کے متعین کرنے مین لوگون نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن خدا تعالی نے قرآن مجید مین جنکا ذکر کیا ہے حقیقۃً وہی مدارج فضل ہین جو انسانی قیاس سے ایسے مدارج کا مقرر کرنا صرف

باعتبار ہی ہے ✤
جب ہم خدائے عزوجلال کے کلام پاک کو پڑھتے ہین تو آیہ وافی ہدایہ اولئک انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشہداء و الصالحین سے ہماری سرگشتہ عقل کو یہ پتہ ملتا ہے کہ حقیقۃً مدارج فضل چار ہین اور بس۔ مرتبہ انبیا علیہم السلام۔ مرتبہ صدیقین۔ مرتبہ شہدا۔ مرتبہ صالحین ✤
اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت مین۔ صدیقین اور شہداء۔ اور صالحین انبیا سے مغایر ہین۔ لیکن ان صفات ثلثہ مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان تینون اوصاف سے موصوف واحد مراد ہے۔ اور بعض کے نزدیک ہر صفت سے موصوف جداگانہ مراد ہے یعنی صدیق اور ہین اور شہید اور ہین۔ اور صالحین اور ہین ✤
اگر خداوند تعالی اپنے کرم عمیم سے کسی اپنے خاص بندے کو یہ تینون اوصاف عطا فرمائے۔ تو کیا کہنا ہے جناب امیر علیہ السلام کی ذات مستجمع الصفات ہین بجز منصب نبوت کے یہ تینون اوصاف بفحوای نور علے نور۔ موجود تھے ✤
(اول) صدیق۔ یعنے جسکی عادت پر صدق غالب ہو۔ صدق مومنون کی صفات فاضلہ مین سے ایک ممتاز صفت ہے کیونکہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہین ہوسکتی ✤
بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق سے وہ شخص مراد ہے کہ تمام امور دین کی تصدیق کرے اور دین کی کسی امر مین شک نلائے چنانچہ آیۃ والذین امنوا باللہ و رسلہ اولئک ہم الصدیقون سے یہی معنے ثابت ہوتے ہین ✤
مفسرین نے صدیقین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد لیے ہین ✤
بعض کے نزدیک صدیق اسکو کہتے ہین جو اسلام لانے مین سب پر سبقت رکہتا ہو اور سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرے ✤
جناب امیر علیہ السلام کیا بوجہ سبقت اسلام اور کیا باعتبار تصدیق امور دین۔ سرگروہ افاضل اصحاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقون سے افضل اور سید الصادقین تھے ✤
(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فی قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء وابن عساکر و ابوبکر بن مردویہ والسیوطی فی تفسیر الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین کہ اے ایماندارو تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچون

کے ساتھ ہو جاؤ یعنے جناب علی کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمام سچوں کے سردار تھے ❖

(۲) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام لعلی انت اول من امن بی و صدق و انت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم و الدیلمی و الطبرانی فی ریاض النضرۃ) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و انا صدیق الاکبر لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص و الحاکم فی المستدرک و الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ و الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ و العقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے ❖

(۴) عن ابن عباس و ابی لیلیٰ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین و حزقیل مومن ال فرعون و علی ابن ابی طالب هو افضلہم (اخرجہ النجاری عن ابن عباس و احمد عن ابی لیلی) صواعق محرقہ ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب النجار جو یاسین پر ایمان لانیوالا اور خرقیل آل فرعون میں جناب موسی علیہ السلام پر ایمان لانیوالا۔ اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہے ❖

(۲) شہید اسکے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہید کے معنے اور شاہد کے معنے ایک ہیں یعنی رسالت پر شہادت دینیوالا اور بعض نے کہا مقتول فی سبیل اللہ مراد ہے۔ یہ دونو معنے جناب امیر علیہ السلام کی ذات اقدس پر صادق آتے ہیں ❖

شہید بمعنے شاہد ❖

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول هو علی المنبر ما من قریش رجل الا و قد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک و یحک هل تقرء سورۃ هود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاهد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی بینۃ من ربہ و انا شاهد منہ اخرجہ ابن مردویہ و فقیہ ابن مغازلی

وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول و
ابن جریر الطبری وابن منذر ابو الشیخ وابن مردویہ صاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبداللہ الاسدی
کہتے ہین مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکی
حق مین ایک یا دو آیتین نازل نہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان مین کون سی آیت نازل ہوئی
ہے جناب امیرؑ نے غصے ہوکر فرمایا اگر تو نے سب کے سامنے نہ پوچھا ہوتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا - افسوس ہے تو نے
سورۂ ہود کو نہین پڑہا افمن کان علے بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ یعنے آیا جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن
پر ہے اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من
ربہ ہین اور یتلوہ شاہد منہ مین ہون +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ افمن کان علے بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن پر ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اسی کے متصل ایک
گواہ آئے اسی کی طرف سے وہ علی بن ابیطالب ہین خاصۃً +

شہید بمعنے مقتول فی سبیل اللہ +

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ التزم علیاً وقبلہ وھو
یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیرؑ کو گلے سے لگائے ہوئے ہین اور انہین
چومتے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو اکیلا ہے اور شہید ہونیوالا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرتؐ نے بہت سی پیش گوئیان فرمائی ہین وہ سب حدیثین
اپنے مقام پر درج ہین +

(سوم) مرتبہ صالحین کا ہے جسکی تعریف یہ ہے الصالح ھو الذی یکون صالحاً فی اعتقادہ وفی عملہ
یعنے صالح وہ ہے جو اپنے اعتقاد اور اعمال مین صالح ہو - کیونکہ جہل سے فساد فی الاعتقاد ہے - اور معصیت
سے فساد فی العمل پیدا ہوتا ہے - جناب امیر علیہ السلام باب حکمت تھے اسلیے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ
تھے - اور دنس معصیت سے طاہر تھے اسلیے فساد فی العمل سے معصوم تھے کیون نہ ہو جسکو خدائے پاک اپنی
کلام مجید مین صالح المومنین کا لقب عطا فرمائے اس سے فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کس طرح سے
ظاہر ہو سکتا ہے صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمساً ھو احب الیّ من الدنیا وما فیہا فاما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیاً بعد احصان ولا کافراً بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ تمام دنیا و ما فیہا سے مجھے محبوب ہین چنانچہ پانچوین ان مین سے یہ ہی کہ مجھے اسپر ہرگز خوف نہین کہ وہ بیر پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد کفر کیطرف لوٹ جاے ؞

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویۃ وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین (کہ وہ اللہ اسکا مددگار ہے اور جبریل اور مومنون کا نیکو کار) مومنون کے نکوکار سے علی بن ابیطالب مراد ہین ؞

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المومنین علی ابن ابیطالب ہین پس ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جنکا خدا نے اپنی کلام پاک مین ذکر کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیر کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب امیر تعنے علیہ التحیۃ والثنا کو حسب ارشاد حضرت باری عز اسمہ (قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون) یعنے کہدی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے اور بفحواے یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی خداوند تعالی و تقدس بلند کرتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم سے اور وہ لوگ کہ انکو علم دیا گیا ہے۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل ہے اسکا مجملاً ذکر یہ ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت مین ذکی الطبع پیدا ہوئی تھی جسکی وجہ سے پروردگار نے انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلی درجہ کی عطا کی تھی۔ اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حکما و عقلا اور انبیا کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علی نے ابتدا سن تمیز بلکہ بعد ولادت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت مین تربیت پائی تھی۔ اور حصول علم مین ہمیشہ سے انکی طبیعت راغب تھی۔ کبھی مثل دوسری اطفال کی لہو لعب کیطرف مائل نہین ہوئی۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکی تعلیم اور تربیت مین ہمیشہ کوشش بلیغ فرماتے تھے۔ اسوجہ سے جناب علی علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوئی کہ جس مین تمام عقلاء زمانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم وفضل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ خیال کرنا چاہیئے کہ جس علم کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے حضرت امیر علیہ السلام کو اس مین دستگاہ تام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب کبار کو حاصل نہین ہوا۔ اول تو تمام صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین بعد بلوغ مشرف ہوئے ہین اور جناب امیر پانچ برس کے سن سے حضور مین رہے ہین۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصاحبت شبانہ روز حاصل تھی۔ اور دوسرے اصحاب اس شرف دائمی سے معذور تھے کبھی انکو حضور نبوی مین باریابی نصیب ہوتی تھی اور کبھی اس سعادت سے محروم رہتی تھی۔ اور حضرت علی ہر وقت حاضر ہو سکتے تھے +

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کسیقدر شرح وبسط کے ساتھ لکھتے ہین۔ اول ہم ان احادیث اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تھے اور بفحوای آیہ واتی ہدایہ ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سب صحابہ پر فضیلت رکھتے ہین +

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ سے اعلم ہونا

(۱) اخرج البزار عن جابر بن عبد اللہ والعقیلی وابن عدی عن ابن عمر والطبرانی عن کلیہما و الحاکم عن علی وابن عمر والبغوی وابو نعیم عن علی قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وزاد البغوی فی روایۃ علی والطبرانی فی روایۃ ابن عباس مرفوعا فمن اراد العلم فلیات من بابہا وصححہ الحاکم ورواہ الجماعۃ وحسنہ الحافظ العلائی وابن حجر العسقلانی)

بزار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے دونون سے اور حاکم نے جناب علیؓ سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور ابو نعیم نے جناب علی سے روایت کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے امام بغوی نے جو روایت جناب علیؓ سے کی ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباس کی روایت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص علم تک پہونچنا چاہتا ہو اسے

کو چاہیے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی ہے اور علائی اور ابن حجر عسقلانی دونوں حافظان حدیث نے اس حدیث کے حسن ہونیکی بابت لکھا ہے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلیؑ بابہا (اخرجہ الترمذی وابو نعیم) جناب امیرؑ سے روایت ہی کہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین حکمت کا گھر ہون اور علی اسکا دروازہ ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعلم امتی بعدی علیؑ بن ابیطالب (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین میرے بعد سب سے زیادہ علم والا علیؑ ابن ابی طالب ہے +

(۴) عن ابن عباس قال واللہ لقد اعطی علیؑ اعشار علم ایم اللہ لقد شارککم فی عشر العاشر (استیعاب بن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ خدا کی قسم ہے کہ علی کو علم کی دہائیان دی گئی ہین اور خدا کی قسم ہے کہ تمکو سوین حصہ مین شریک کیا ہے +

(۵) عن ابن عباس قسم علم الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلی اربعۃ اجزاء ولسائر الناس جزء شارکہم علیؑ فیہ فکان اعلمہم (اخرجہ البزار) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہین کہ لوگون کا علم پانچ حصون پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علی کو دیئے گئے اور تمام لوگون کو ایک حصہ دیا گیا اور اس مین بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصہ مین بھی زیادہ علم والے تھے +

(۶) عن الحسن بن علیؑ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیؑ بن ابی طالب اعلم الناس باللہ واعظم الناس حبا وتعظیما لاہل لا الٰہ الا اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہی کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ علی بن ابی طالبؑ تمام لوگون سے خدا کے ساتھ زیادہ تر علم رکھنے والے ہین اور سب لا الٰہ الا اللہ کہنے والون سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہین +

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسئل عن علیؑ فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علیؑ بن ابی طالب تسعۃ اجزاء والناس جزء واحد (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا

ہوا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی کی نسبت پوچھا گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر تقسیم کی گئی ہے پس علی کو نو حصے سکے دیے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا۔

(۸) عن عبدالملک بن ابی سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی بن ابی طالب قال واللہ ما اعلم (استیعاب) عبدالملک بن ابی سلیمان کہتا ہے کہ مینے عطا سے پوچھا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین کیا کوئی شخص علی بن ابیطالب سے زیادہ تر علم والا تھا عطا نے جواب دیا خدا کی قسم ہے مین نہین جانتا۔

(۹) عن مسروق قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمھم انتھی الی عمرو عبداللہ ابن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت ھولاء فوجدت علمھم انتھی الی الرجلین علی وعبداللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت یفضل علی علی عبداللہ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) مسروق سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور جناب علی کیطرف منتہی ہوتا ہے پھر مینے ان سب بزرگواروں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیون کیطرف یعنے جناب امیر اور عبداللہ بن مسعود کیطرف منتہی ہوتا ہے پھر مینے ان دونو صاحبون کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود پر جناب امیر فضیلت رکھتے ہین۔

(۱۰) عن عبداللہ بن مسعود قال علماء الارض ثلاثۃ عالم بالشام وعالم بالحجاز وعالم بالعراق فاما عالم اھل الشام فھو ابوالدرداء واما عالم اھل الحجاز فعلی بن ابی طالب واما عالم اھل العراق فاخ لکم وعالم اھل الشام وعالم اھل الشام وعالم اھل العراق یحتاجان الی عالم الحجاز وعالم الحجاز لا یحتاج الیھما (اخرجہ الحضرمی) نقل ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روی زمین پر تین عالم ہین ایک عالم شام مین ہے اور ایک عالم حجاز مین اور ایک عالم عراق مین پس اہل شام کا عالم ابودرداء رضی اللہ عنہ ہین اور اہل حجاز کے عالم جناب امیر علیہ السلام ہین اور اہل عراق کا عالم تمہارا ایک بھائی ہے (یعنی اپنی ذات بابرکت سے مراد لی ہے) اور عالم اہل شام اور اہل عراق دونون حجاز کے عالم کیطرف محتاج ہین اور اہل حجاز کا عالم ان دونون کیطرف احتیاج نہین رکھتا۔

(۱۱) عن ابی الدرداء العلماء ثلاثۃ رجل بالشام یعنے نفسہ ورجل بالکوفۃ ھو عبداللہ بن مسعودؓ ورجل بالمدینۃ ھو علی بن ابی طالب وھو اعلم بالسنۃ منا (اخرجہ الحضرمی) ابی الدرداءؓ سے نقل ہے کہ تین

عالم میں ایک آدمی شام میں ہے (یعنے اپنی ذات سے مراد لی ہے) اور ایک آدمی کوفہ میں ہے اور وہ عبد اللہ بن مسعودؓ ہے اور ایک آدمی مدینہ میں ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہے، اور وہ سب سے بنی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زیادہ تر جاننے والا ہے ✤

(۱۲) عن علی قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح لی من کل باب الف الف باب (اربعین الرازی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب تعلیم کیے ہیں پس ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے لیے کھل گئے ✤

(۱۳) عن علی قال قلت یا رسول اللہ اوصینی فقال قل ربی اللہ ثم استقم فقلتہا وزدت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقال لیہنئک العلم یا ابا الحسن لقد شربت العلم شربا ونہلتہ نہلا (اخرجہ احمد) جناب علی کہتے ہیں کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی وصیت فرماویں حضور نے ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی ہے پھر اسی پر استقامت کرو مینے جناب کے فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہیں مجھ میں توفیق مگر خدا کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہوں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابو الحسن تجھے علم گوارا ہو تو نے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اسکے پینے کا تھا اور نوش کیا تو نے اسے جو کہ حق اسکے نوش کرنیکا تھا ✤

(۱۴) عن ابن عباس قال سالہ الناس فقالوا ای رجل کان علیا قال کان ملأ جوفہ حکما وعلما وباسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی تھے ابن عباسؓ نے کہا انکا پیٹ علم اور حکمت اور خوف خدا اور بزرگی سے بھرا ہوا تھا مع ذلک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ رکھتے تھے ✤

(۱۵) عن ابی الحازم قال جاء رجل الی معاویۃ فسالہ عن مسئلۃ فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فہو اعلم فقال یا امیر جوابک فیہا احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرہت رجلا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا لقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شئ اخذ منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے معاویہ کے پاس آکر ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے جا کر پوچھ کیونکہ وہ زیادہ علم والے ہیں اس نے کہا کہ اے امیر مجھے تمہارا جواب انکے جواب سے بہتر ہے معاویہ نے کہا کیا بری بات تیرے مونہ سے نکلی ہے تو نے ایسے شخص سے کراہت کی ہے جسے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

علم کے ساتھ ان کے پیمانے کو پر کیا ہے اور بیشک انکے لیے کہا ہے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسی سے
لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے
پوچھا کرتے تھے۔

(۱۶) عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول سلونی
الا علیا (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار میں کوئی
صاحب سوا جناب علی کے نہیں تھا جو یہ کہتا مجھ سے پوچھو۔

(۱۷) عن ابی عمر قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب (اخرجہ البغوی)
ابی عمر کہتے ہیں کہ سوا علی بن ابی طالب کے کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

(۱۸) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال هل لك فی فاطمة
نعودها قلت نعم فقام متوکیا علی حتی دخلنا علی فاطمة فقال کیف تجدینك قالت واللہ طال حزنی
واشتد فاقتی حدثنا عبداللہ بن احمد وجدت فی کتاب ابی بخط یدہ فی هذا الحدیث قال او ما
ترضین انی زوجتك اقدمهم سلما واکثرهم علما واعظمهم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب و
الطبرانی فی الکبیر) معقل بن یسار روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کو چلے
میں نے عرض کیا ہاں میں حضور کی معیت میں چلتا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے جب
ہم جناب سیدہ علیہا السلام کے پاس پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ ہم تجھے
ایسا کمزور کیوں دیکھتے ہیں حضرت سیدہ نے عرض کیا میرا غم طولانی فاقوں کے سبب شدت ہی عبداللہ بن
احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کی کتاب میں انکی دستخطی اسی حدیث میں یہ بھی لکھا
ہوا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔ کہ کیا تم راضی نہیں ہوتیں کہ ہم نے تمہیں
ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو از روی اسلام سب میری امت سے سبقت رکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ
علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے۔

(۱۹) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدۃ نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیها
ابصرت اباها دمعت عیناها قال ما یبکیك یا بنتی قالت قلة الطعم وکثرة الهم وشدة السقم قال
لها اما واللہ ما عند اللہ خیر مما ترغبین الیہ یا فاطمة اما ترضین انی زوجتك خیر امتی اقدمهم
سلما واکثرهم علما وافضلهم حلما واللہ ان ابنیك سیدا شباب اهل الجنة (اخرجہ الخوارزمی)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے ارشاد فرمانے لگے اے بریدہ اٹھ
ہماری ساتھ چل کہ جناب سیدہ علیہا السلام کی بیمار پرسی کرین جب ہم انکے پاس گئے اور انہونے ہم کو
دیکھا تو بے اختیار رونے لگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تمکو کس بات نے رلایا ہے
عرض کرنے لگین کھانے کے نہونے نے اور غم کی کثرت نے اور بیماریون کی شدت نے ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا واللہ جو خدا کے پاس ہے کیا وہ بہتر نہین اس چیز سے کہ جسکی تم یا فاطمہ غبت
کرتی ہو۔ تم راضی نہین ہوتین کہ ہم نے تمکو ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو میری تمام امت سے بہتر ہے
اور اسلام لانے مین ان سب سے مقدم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور از روی علم سب سے افضل
ہے واللہ بیشک تیری دونون بیٹے جوانان جنت کے سردار ہین ✤

(۲۰) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم
فقلت الا تحدثنی لشیء مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه ودخلت علیه لفاطمة تعوده وانا جالس عن
یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها
العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة
قالت اخشی الضیعة بعدك یا رسول فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة
فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الی فانکحته واتخذته وصیا
اما علمت انك بکرامت الله ایاك زوجتك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما (اخرجه
الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو
گیا مینے ان سے کہا آپ جنگ بدر مین شریک ہوئے ہین وہ کہنے لگے ہان مین شریک ہوا ہون
مینے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات سنا ئین جو آپنے جناب علیؓ کی شان مین جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسول پاک صلی
اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض نے آپ کو ناتوان کر دیا حضرت سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیمار
پرسی کو تشریف لائین مین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب سیدہ
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ضعف کی شدت کو دیکھا تو ادتی سے انکا گلا گھٹ گیا یہانتک کہ آنسو
رخسار مبارک پر ظاہر ہوگئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای فاطمہ تمکو کس بات نے
رلایا ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہون آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ خداوند تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھکر تیرے والد کو اول انمین سے برگزیدہ کیا
پھر دوبارہ دیکھکر ان میں سے تیرے خاوند کو چن لیا پس میری طرف وحی بھیجی اور مینے تیرے ساتھ اس کا
نکاح کردیا اور مینے اسکو اپنا وصی بنایا آیا تم خدا کی مہربانی کو نہیں جانتے ہو کہ تمہارا خاوند تمام اہل زمین
سے زیادہ علم والا ہے اور ان سے زیادہ حلم والا ہے اور ان سب سے اسلام لانے مین مقدم ہے *

(۲۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عیبۃ علمی (اخرجہ ابن عدی والمتقی فی
کنز العمال) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے
علم کا خزانہ ہے *

(۲۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی و
دمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی وقال یا ام سلمۃ اشہدی واسمعی
ھذا علی امیر المؤمنین وسید المسلمین وعیبۃ علمی وبابی الذی اوتی منہ والوصی علی الاموات من
اھل بیتی وھو اخی فی الدنیا وقرینی فی الآخرۃ ومعی فی السنام الاعلیٰ (اخرجہ ابو نعیم
فی منقبۃ المطہرین والخوارزمی فی المناقب والشیرازی فی الالقاب) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت
میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد
نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اے
ام سلمہ گواہ رہیو اور سن کہ یہ علی مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور میرے علم کا خزانہ ہے اور میرے
علم کا ایسا دروازہ ہے کہ جس سے لوگ داخل ہوسکتے ہین اور میرے اہل بیت کے مردون کا وصی ہے
اور دنیا مین میرا بھائی اور آخرت مین میرا ہم صحبت ہے اور میرے ساتھ جنت کی اونچی جگہ مین ہوگا *

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالقرآن

جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو قرآن شریف حفظ کرلیا تھا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا اور سب سے پہلے حضرت امیر ہی نے قرآن شریف کو جمع کیا ہے۔ جلال
الدین سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین ان علیا احد من جمع القرآن وعرضہ علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یعنے علی وہ شخص ہین کہ جمع کیا قرآن کو اور آنحضرت کی جناب مین اسے پیش کیا *
روی محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بیعۃ ابی بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر قد

کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا للصلوٰۃ حتی اجمعہ قال لہ ابوبکر فانک نعم ما رأیت قال محمد بن سیرین لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول قال لو اجتمعت الانس والجن ان یؤلفوا ہذا التالیف ما استطاعوا (رواہ ابوداؤد) محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لوگون نے بیعت کی اور علی اپنے گھر مین بیٹھہ رہے تو لوگون نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ علی نے آپکی بیعت سے کراہت کی ہے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہلا بھیجا کہ کیا آپنے میری بیعت سے کراہت کی ہے آپ نے جواب دیا کہ نہین پھر پوچھا کہ پھر آپکی گھر مین بیٹھے رہنے کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ میری یہ راے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ مین کچھ نہ کچھ ضرور زیادتی کیجاویگی لہذا میرے دل مین آیا کہ مین اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑہون جب تک کہ قرآن کو جمع کر لون حضرت ابوبکر نے کہا آپکی راے بہت مناسب ہے۔ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن اسیطرح سے تالیف کیا ہے جیسے کہ اول مرتبہ نازل ہوا تہا عکرمہ نے کہا اگر تمام انس وجن جمع ہوکر ویسے تالیف کرنا چاہین تو ہرگز نہین کرسکین گے ❖

عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوٰۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب لکان فیہ العلم (تاریخ الخلفاء للسیوطی) تاریخ الخلفا مین سیوطی لکھتے ہین کہ محمد بن سیرین بیان کرتے ہین کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیعت سے تامل فرمایا جناب ابوبکر حضرت امیر سے ملے اور کہا کہ کیا آپ میری امارت سے کراہت کرتے ہین جناب امیر نے جواب دیا نہین لیکن مینے عہد کیا ہے کہ اپنی ردا کو سوا نماز کے نہ اوڑہون گا یہانتک کہ قرآن شریف کو جمع کر لون پس لوگون کا خیال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب تنزیل کے موافق جمع کیا ہے۔ محمد بن سیرین کہا کرتے تہے کہ اگر وہ قرآن ملجاتا جو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہے تو اس سے بہت کچھ علم حاصل ہوسکتا ❖

روی ان مصحف امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وھکذا الی اٰخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابوعمر عثمان الدانی) روایت ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قرآن مین سب سے پہلے سورہ اقرا پہر مدثر پہر سورہ ن مزمل پہر تبت یدا پہر تکویر اسی

طرح سے تمام مکی سورتین پہلے تہین بعد مین مدنی سورتین تہین ✤

عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسمت لا اضع ردائی عن ظہری حتی اجمع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجہ الخوارزمی) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے مینے قسم کہائی کہ اپنی پشت سے ردا نہین اتارونگا یعنے آرام سے نہین سوؤنگا جب تک کہ قرآن کو جمع کرلون جو کچہ کہ وہ دونون لوحون مین ہے پس مین نے اپنی پشت سے ردا نہ اتاری جب تک کہ تمام قرآن کو جمع کردیا ✤

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن علی کے ساتہ ہے اور یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر دونون نہ وارد ہون ✤

عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین سورۃ وختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) زاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے ستر سورتین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑہین اور پورا قرآن شریف تمام آدمیون کے بہترین جناب علی علیہ السلام سے ختم کیا ✤

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انک اول المؤمنین معی ایمانا واعلمهم بایات اللہ واوفاهم بعهد اللہ وارفقهم بالرعیۃ واقسمهم بالسویۃ واعظمهم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تم سب مومنون سے پہلے میرے ساتہ ایمان لانیوالے ہو اور تم ان سب سے خدا کی آیتون کے ساتہ زیادہ تر علم رکہنے والے ہو اور تم ان سب سے خدا کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے رعیت کے ساتہ زیادہ مہربانی کرنے والے اور ان سب سے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہو ✤

عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش ابن ابی ربیعۃ الا تخبرنی

عن ابی بکر وعلی رضی الله تعالی عنہما فان ابابکر کان لہ السن والسابقة مع النبی صلی الله علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیة الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ ما شئت من ضرس قاطع البسطة بالنسب والقرابة من رسول الله صلی الله علیہ وسلم والسابقة فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقہ فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذہبی) سعید بن عمرو بن سعید العاص کہتا ہے کہ مینے عبد الله بن عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا کہ آپ مجھے ابو بکر اور علی کے مرتبون سے خبر دار کرو کیونکہ باوجود حضرت ابو بکر رضی الله عنہ کے عمر رسیدہ ہونے اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ سابق الاسلام ہونیکے پھر لوگ جناب علی کیطرف کیون زیادہ میلان کرتے تھے عبد الله بن عیاش نے کہا اے بھتیجے انکے پاس یعنی علی کے پاس جو کچھ کاٹنے والے دانت چاہیے تھے سوجود تھی نسب کی فراخی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ اور علم بالقرآن اور جنگ مین شجاعت اور بخشش عطا کے ساتھ ✦

عن عبد الله بن عیاش الزرقی وقد قیل لہ اخبرنا عن ہذا الرجل یعنی علی بن ابیطالب فقال ان لنا اخطارا واحسابا ونحن نکرہ ان نقول فیہ ما یقول بنو عمنا قال کان علی تلعابہ یعنی مزاحا وکان اذا فزع فزع الی ضرس من حدید قلت وما ضرس من حدید قال قرأة القرآن وفقہ فی الدین وشجاعتہ وسماحتہ (اخرجہ احمد فی المناقب) عبد الله بن عیاش الزرقی سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ اس آدمی یعنے علی سے ہمین خبر دو عبد الله نے کہا ہمکو ممانعت اور باز پرس ہے اور ہم برا جانتے ہین کہ وہ بات کہین جو ہمارے بنی عم کہہ رہے ہین علی ایسے آدمی تھے جو مزاح بھی کرتے تھے اور جب ڈراتے تھے تو لوہے کے دانتون سے ڈراتے تھے مینے کہا کہ لوہے کے دانتون سے کیا مراد ہے عبد الله نے کہا قرآن کی قرأت اور دین مین فقہ اور اُن کی شجاعت اور اُنکی جوانمردی ✦

عن محمد بن حنفیة انہ قال من عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) محمد بن حنفیہ کہتے ہین کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت نازل ہوی جسکے یہ معنے ہین کہ جسکے پاس کتاب کا علم ہے وہ علی بن ابی طالب ہین ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات والانجیل

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادة وجلست علیہا لحکمت بین اہل التوراة بتوراتہم

وبین اهل الانجیل بانجیلھم وبین اهل الزبور بزبورھم وبین اهل القرآن بقرآنھم رازیجبین امام فخر الدین رازی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور مین اسپر بیٹھون تو اہل تورات کے لیے انکی تورات سے اور اہل انجیل کے لیے انکی انجیل سے اور اہل زبور کو درمیان انکی زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن سے حکم کرون اسپر ابوہاشم نے اعتراض کیا ہی کہ تورات منسوخ ہوچکی ہے پس اسکے موافق حکم کیونکر جاری ہوسکتا ہے اور اس کے احکام پر کیونکر عمل کیا جاسکتا ہے اسکا جواب چند وجوہ سے دیا جاسکتا ہے ✦

(۱) شاید جناب امیر علیہ السلام کا مقصود الحکمت بین اهل التورات بفحوای واما بنعمة ربك فحدث اپنی کمال علمی کی شرح ہے ✦

(۲) یا یہ کہ اس جملہ کی فرمانے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر احکام منسوخ جو تورات مین ہین اور احکام ناسخ جو قرآن شریف مین ہین ان سب پر علی وجہ التفصیل مجھکو علم حاصل ہے ✦

(۳) یا یہ کہ ذمی یہود و نصاری کی قضا اور انفصال مقدمات سے مراد ہے جو جزیہ دیکر تابع فرمان اسلام ہوئے ہین - کیونکہ دار الاسلام کی یہود و نصاری پر اجراء احکام انکے دین کے موافق ہوتے ہین - اور مسلمان قاضی کو انہین کے کتب سماویہ کے مطابق انکی قضا یا فیصل کرنے پڑتے ہین ✦

(۴) یا یہ مراد ہے کہ مین تورات و انجیل کی ان نصوص سے واقف ہون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر دال ہین - اور تورات ہی کے ذریعہ سے تورات والون پر حجت قائم کرسکتا ہون اور انجیل والون پر انجیل ہی سے برہان لاسکتا ہون ✦

(۲) عن الاصبغ بن نباتة قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب فاتاہ یهودی فقال یا امیر المومنین متی کان ربنا فحمنا الیه فلهزناه حتی کدنا نأتی علی نفسه فقال علی خلوا عنه ثم قال علی یا اخا الیهود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن کتابك الذی جاء به موسی ابن عمران فان کنت قد قرأت کتابك وحفظته فانك ستجده کما اقول انما یقال متی کان ربنا المکین ثم کان فاما من لم یزل بلا کیف یکون بلا کینونة کائن کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد لا یزال بلا کیف ولا غایة ولا منتهی لیه انقطعت دونه الغایات فهو غایة کل غایة فبکی الیهودی وقال والله یا امیر المؤمنین انها لفی التوراة هکذا حرفا حرفا وانی اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله (اخرجه ابن عساکر والمتقی فی کنز العمال وکتاب الحجة للامام اصبهانی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہی کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئی

تہی کہ ناگاہ ایک یہودی نے آکر پوچہا یا امیرالمومنین ہمارا رب کب سے تہا ہم اٹہہ کہڑے ہوئے تاکہ اس
کو ماریں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اسکو چہوڑ دو۔ پہر ارشاد کیا۔ ای یہودی بہائی جو کچہ کہ مین تیرے
کان مین کہون تو اسکو اپنے دل مین یاد رکہہ کیونکہ مین تجہ کو تیری کتاب سے جسے موسی بن عمران
علیہ السلام لائے ہین بیان کرونگا۔ اور جب تو اپنی کتاب کو پڑہے گا اور تو اسکو یاد رکہیگا تو جس
طرح سے مین کہتا ہون ویسا ہی پائیگا۔ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ ہمارا رب کب سے تہا۔ کیا وہ نہین
تہا کہ پہر ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے تہا وہ تہا بغیر کیفیت کے وہ تہا اور ہونا نہین تہا۔ وہ ہمیشہ سے تہا
پہلے سے پہلا اور بعد سے بعد ہمیشہ سے بلا کیفیت اور اسکی انتہا نہین ۔اور نہین ہے انتہا اس
کی طرف اسکے سوا نہایات کا انقطاع ہوتا ہے اور وہ ہی ہر نہایت کی نہایت ہے۔ یہ سنکر یہودی رونے
لگا۔ اور کہا واللہ یا امیرالمومنین بتحقیق توراۃ مین حرف بحرف اسی طرح سے ہے اور مین گواہی
دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے
رسول اور اسکے بندے ہین ٭

(۳) روی ان نصرانیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تقرؤن فی کتابکم ثلثمائۃ سنین
وازدادو تسعا ونحن نقرء فی کتابنا ثلثمائۃ سنین فخالف کتابنا کتابکم فقال علی لامخالفۃ
لان ثلثمائۃ فی کتابکم علی حساب الیونانین وھو یکون علی حساب العرب ثلثمائۃ سنین و
تسعا فتعجب النصرانی۔ ولھذا قیل ان علیا کان معجزۃ من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ مع تبحرہ فی العلوم وشجاعتہ فی الحروب کان منقادا ومقرا بنبوتہ ولذا عد من معجزاتہ
(طبقات الکفوی فی ترجمۃ امیرالمومنین) روایت ہے کہ ایک نصرانی نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین آکر عرض کیا آپ اپنی کتاب مین تین سو نو برس پڑہتے ہین اور ہماری کتاب مین
پورے تین سو برس ہین پس ہماری کتاب تمہاری کتاب سے مخالف ہے جناب امیر نے فرمایا کچہ مخالفت
نہین ہے تمہاری کتاب مین پورے تین سو برس یونانیون کے حساب کے مطابق ہین جو عرب کے حساب
کے مطابق تین سو نو ہوتے ہین یہ سنکر نصرانی متعجب ہو گیا اسیواسطے کہا گیا ہے کہ جناب امیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین سے ایک معجزہ تہے کیونکہ باوجود علم مین انکے اسقدر تبحر کے اور لڑائی
مین انکی شجاعت کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زبان بردار اور حضور کی نبوت کے مقر تہے اسی
جہت سے وہ حضرت کے معجزات مین سے شمار کیے جاتے تہے ٭

جناب امیر علیہ السلام کا علم التفسیر

اہل التفسیر مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار کیئے جاتے ہین اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تہے۔ ان سے آگے سعید بن جبیر روایت کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب ہمکو علی علیہ السلام سے کوئی بات ثابت ہو جاتی ہے۔ تو پہر کسی سے پوچہنے کی ضرورت نہین رہتی +

(۱) عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشئ عن علی لم نعدل الی غیرہ (استیعاب علامہ عبد البر) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جب ہمکو کوئی بات علیؓ سے ثابت ہو جاتی ہے تو ہم انکے غیر کیطرف نہین رجوع کرتے

(۲) عن ابن عباسؓ قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود الصبح فرأیت نفسی فی جنبہٖ کالفوارۃ فی جنب البحر المثجس (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک رات جناب علیؑ بائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہو گئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجہے اپنی جان انکے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تہی بحر زخار کے مقابلہ مین +

(۳) عن ابی الطفیل قال شہدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنہار ام فی سہل ام فی جبل (اخرجہ ابو عمر) ابو الطفیل کہتے ہین کہ مین جناب علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا وہ فرما رہے تہے کہ مجہسے پوچہو خدا کی قسم ہے کہ تم مجہہ کو کوئی بات نہین پوچہو گے کہ مین تمکو اس سے خبر نہین دون گا۔ مجہسے کتاب اللہ کی نسبت پوچہو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہین ہے کہ مین اسکو جانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی ہے یا دن مین یا زمین ہموار مین یا پہاڑ پر +

(۴) عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہین ہے کہ مین اسکو جانتا ہون کہ کس امر مین نازل ہوئی ہے اور کہان پر نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق خدا نے مجہکو دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے +

(۵) عن ابن مسعود انہ قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ما منہا حرف الا ولہ ظہر و

بطن وان علیاً عندہٗ من الظاهر والباطن (نقلت من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ کہتے تھے تحقیق قرآن سات حرفون پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اسکا ایسا نہین جسکے لیے
ظاہر باطن نہو اور تحقیق علیؑ کے پاس اسکا ظاہر و باطن ہے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم القراءت

اس امر پر تمام اہل سیر کا اتفاق ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک
مین تمام قرآن شریف حفظ کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا ✦
تمام ائمہ قراءت مثل ابو عمر ابن العلاء اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہما ابو عبد الرحمٰن السلمی القاری کے
شاگرد ہین اور انہین سے سند حاصل کرتے ہین اور ابو عبد الرحمٰن سلمی جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد ہین
وعن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال ما رأینا احداً اقرأ من علی صلینا خلفہ فقرأ برزخاً فاسقط
حرفاً ثم رجع فقرأ ثم عاد الی مقامہ فسر اھل اللغۃ البرزخ ھھنا بانہ کان بین الموضع الذی
یقرأ فیہ وبین الموضع الذی کان اسقط منہ الحرف ورجع الیہ قراٰن کثیر قال والبرزخ بین
الشک والیقین والبرزخ ما بین الشیئین (استیعاب) قاری ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالے
عنہ جو سب قرا کے استاد مانے گئے ہین کہتے ہین کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین
دیکھا ہمنے انکے پیچھے ایک دفعہ نماز پڑہی انکو ایک متشابہ پڑ گیا اور ایک حرف چھوڑ گئے جب قرآن
شریف پڑھتے پڑھتے دور نکل گئے تو وہان سے پھر اس متشابہ کے مقام پر لوٹے اور اسکو پڑھا۔ اور
پھر اپنے مقام پر لوٹ گئے اور سلسلہ قراءت کا نہ ٹوٹا۔ اہل لغت نے برزخ کے معنے مین لکھا ہے کہ
یہان برزخ سے یہ مراد ہے کہ وہ جو مقام کہ پڑھ رہے تھے اور اس مقام سے کہ جہان انکو حرف کے
ساقط ہونیکا متشابہ پڑا تھا اور انہون رجوع کیا تھا قرآن شریف کا ایک بڑا حصہ تھا اور برزخ
شک اور یقین کے درمیان کو کہا جاتا ہے کیونکہ برزخ دراصل دو شی کے درمیان کے معنون مین
آیا ہے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم الحدیث

اکثر یہ کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی مرویات بہ نسبت دیگر صحابہ خصوصاً خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم
کے کم ہین جنکی تعداد پانسو چھیاسی حدیثون کے قریب ہے جن مین سے بیس حدیثون پر بخاری اور مسلم

نہ اتفاق کیا بلکہ بعد نو حدیثین بخاری علیحدہ لایا ہے اور چند مسلم علیحدہ لایا ہے یہ بات ہرگز خیال مین نہین آتی کہ تیس برس کے قریب جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زندہ رہے ہین اور اس قدر قلیل حدیثین روایت کی ہون جو تعداد مین چھ سو سے بھی کم ہون +

حدثنا الثوری عن ابی القیس الازدی قال ادرکت الناس وھم ثلاث طبقات اھل دین یحبون علیا واھل دنیا یحبون معاویۃ وخوارج (استیعاب) ابن عبدالبر ثوری سے اور وہ ابوالقیس ازدی سے ناقل ہین کہ مین نے لوگون کو تین گروہ پر منقسم پایا ایک اہل دین جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوست تھے دوسرے دنیا کے محب وہ معاویہ کو دوست رکھتے تھے تیسرے خوارج +

تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین مسلمانون کی جماعت چار گروہون پر منقسم ہو گئی تھی اول گروہ بنی امیہ کا تھا جو ابتدار خلافت سے حضرت کا مخالف ہو گیا تھا جسکی بڑی جماعت شام مین تھی یہ گروہ بوجہ خصومت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہین کرتا تھا۔ بلکہ بر سر محراب و منبر اسی گروہ کی بدولت ایک سو برس سے زیادہ تک جناب امیرؑ کے نام پر سب و شتم ہوتا رہا اور اسی گروہ کو حضرت امیر کی شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی +

دوسرا وہ گروہ تھا جو حضرت امیرؑ کے برخلاف تو نہین تھا لیکن بظاہر طرفدار بھی نہین تھا بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیرؑ کے نام کو زبان پر نہین لا سکتا تھا چہ جائیکہ حضرت امیرؑ سے علی الاعلان حادیث کی روایت کرتا +

تیسرا گروہ خود جناب امیرؑ کے متبعین سے تھا۔ لیکن جنگ صفین مین اس گروہ کے دو فریق ہو گئے تھے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیرؑ کے برخلاف ہو گیا جو خوارج کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بہ نسبت پہلے گروہ کے بھی زیادہ تر خصومت جناب امیرؑ کے ساتھ رکھنے لگا۔ اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیر علیہ السلام کے خون کا پیاسا ہو گیا چنانچہ اسی گروہ کے ہاتھ سے حضرت شہید بھی ہو گئے۔ یہ لوگ بوجہ خصومت حضرتؑ سے حدیث روایت نہین کرتے تھے +

چوتھا گروہ وہ تھا جو دل و جان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تھا اول تو اسکی تعداد نہایت قلیل تھی دوم یہ گروہ بھی بخوف بنی امیہ مخفی طور سے حضرت امیر سے روایت کو بیان کرتے تھے اور ظاہر طور سے حضرت امیر کا نام زبان پر نہین لاتے تھے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علیؑ) مین لکھتے ہین انکر جماعۃ من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بھذا بعض المتاخرین فخدش بہ فی طریق لبس الخرقۃ واثبتہ جماعۃ وھو الراجح عندی وقد

الحافظ ضياء الدين المقدسي في المختارة فانه قال سمع الحسن بن ابي الحسن البصري عن علي و
قيل لم يسمع منه وتبعه على هذه العبارة الحافظ ابن حجر في اطراف المختارة- الوجه الاول
ان العلماء ذكروا في الاصول في وجوه الترجيح ان المثبت مقدم على النافي لان معه زيادة علم
الوجه الثاني ان الحسن ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر باتفاق وكانت امه خيرة مولاة
ام سلمة فكانت ام سلمة تخرجه الى الصحابة يباركون عليه واخرجته الى عمر فدعا له اللهم
فقهه في الدين وحببه الى الناس ذكره الحافظ جمال المزي في التهذيب واخرجه العسكري -
في كتاب المواعظ بسنده وذكر المزي انه حضر يوم الدار وله اربع عشرة ومن المعلوم انه من
ميز وبلغ سبع سنين امر بالصلوة فكان يحضر الجماعة ويصلي خلف عثمان الى ان قتل عثمان
وعلي اذ ذاك بالمدينة فانه لم يخرج منها الى الكوفة الا بعد قتل عثمان فكيف يستنكر سماعه
منه وهو كل يوم يجتمع به في المسجد حين ميز الى ان بلغ اربعة عشر سنة وزيادة على ذلك
ان عليا كان يزور امهات المؤمنين ومنهن ام سلمة والحسن في بيتها هو وامه- الوجه
الثالث انه ورد عن الحسن ما يدل على سماعه منه اورده المزي في التهذيب من طريق
ابي نعيم قال ثنا ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زكريا ثنا ابو حنيفة
محمد بن الحنفية الواسطي ثنا محمد بن موسى الحرشي ثنا ثمامة بن عبيدة ثنا عطية بن محارب
عن يونس بن عبيد قال سالت الحسن يا ابا سعيد انك تقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم وانك لم تدركه قال يا ابن اخي سالتني عن شيء ما سالني عنه احد قبلك ولولا
منزلتك عندي ما اخبرتك اني في زمان كما ترى وكان في عمل الحجاج كل شيء سمعتني
اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو عن علي غير اني في زمان لا استطيع ان اذكر
عليا وذكر ما وقع لنا من رواية الحسن عن علي قال احمد في مسنده حدثنا هشيم اخبرنا
يونس عن الحسن البصري عن علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رفع
القلم عن ثلثة عن الصغير حتى يبلغ وعن النائم حتى يستيقظ وعن المصاب حتى يكشف
عنه اي يزول عنه اخرجه الترمذي وحسنه والنسائي وصححه الحاكم والضياء المقدسي في
المختارة وقال الحافظ زين الدين العراقي في شرح الترمذي في الكلام على هذا الحديث
عن علي المديني الحسن راى عليا بالمدينة وهو غلام - وقال ابو زرعة كان الحسن البصري
يوم بويع لعلي ابن اربع عشرة وراى عليا بالمدينة ثم خرج الى الكوفة والبصرة ولم يلقه

الحسن بعد ذلك وقال الحسن رأيت الزبير بايع عليا انتهى وهذا القدر كفاية وتحمل قول
الناس في علي ما بعد خروج علي من المدينة یعنے ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت
حدیث کی نسبت انکار کیا ہے اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کرکے خرقہ پوشی کے طریق میں
خدشہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو .. ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک یہی راجح ہے ۔ اور
حافظ ضیاء الدین مقدسی نے بھی مختارہ میں اسیکا رجحان بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی
الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں سنا ہے اور حافظ
ابن حجر نے مختارہ کے حاشیہ میں اسیکا اتباع کیا ہے ۔ وجہ اول یہ ہے ۔ کہ علماء فن اصول نے جس جگہہ
ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے ۔ وہاں لکھا ہے کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت
کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے ؛

دوسری وجہ یہ ہے کہ اسپر سبکا اتفاق ہے کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت میں دو برس
باقی تھے کہ حسن بصری کا تولد ہوا ۔ انکی والدہ خیرہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتگار
تھیں اور جناب ام سلمہ حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بھیجا کرتی تھیں تاکہ انکے حق میں صحابہ کرام
برکت کی دعا کریں حضرت ام سلمہ نے حسن بصری کو حضرت عمر کی خدمت میں بھی بھیجا تھا ۔ اور حضرت عمر
نے انکے حق میں دعا فرمائی تھی کہا ای خدا اسکو دین سکھا اور لوگوں میں محبوب کر ۔ حافظ جمال الدین
مزی نے اس حدیث کو تہذیب میں روایت کیا ہے اور عسکری نے بھی کتاب المواعظ میں اسکی سند
کو بیان کیا ہے ۔ حافظ مزی لکھتے ہیں کہ جسدن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا لوگوں نے محاصرہ
کیا تھا حسن بصری بھی وہاں موجود تھے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تھا ۔ اور یہ بات بخوبی معلوم
ہوئی ہے کہ حسن بصری ان اشخاص میں سے تھے جو سات برس کے سن میں صاحب تمیز اور بالغ ہو گئے
تھے اور نماز کا حکم انپر جاری ہو گیا تھا ۔ اور وہ جماعت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور جناب عثمان رضی
اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے ۔ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک حضرت علیؑ مدینہ سے باہر تشریف
نہیں لے گئے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لے گئے تھے پس کسطرح سے کہا جا سکتا ہے کہ
حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہیں سنا ہے حالانکہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز وہ جناب
امیر کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تھا جناب امیر علیہ
السلام ہمیشہ امہات المومنینؓ کے پاس جایا کرتے تھے اور جناب ام سلمہؓ بھی انہیں میں رہا کرتی تھیں
حسن بصری اپنی ماں کے ساتھ ام سلمہؓ کے بیت الشرف میں رہا کرتے تھے ؛

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ جو حدیثین حسن بصری سے منقول ہین وہ دلالت کرتی ہین انکی سماعت پر۔ حافظ مزی
نے تہذیب مین ابو نعیم کے طریق سے انکو روایت کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس
ابن زکریا کہتے ہین کہ ہم سے ابو حنیفہ بن الحنفیہ واسطی نے ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے موسی
الجرشی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے ثمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم
سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تھے مینے حسن بصری سے کہا کہ ای ابا سعید
تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حالانکہ تم نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہین دیکھا حسن بصری نے کہا ای میرے بھتیجے تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو اس سے
پہلے مجھ سے کسی نے نہین پوچھی اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو مین ہرگز تجھ سے بیان نکرتا۔ تو
دیکھتا ہے کہ مین جس زمانہ مین ہون (اور یہ وہ وقت تھا کہ سب باتون پر حجاج کا عمل درآمد تھا) تو فی
جو مجھ سے قال رسول اللہ سنا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو مینے جناب علیؑ سے سنا ہے
چونکہ مین ایسے وقت مین ہون کہ جناب علی کا ذکر نہین کرسکتا اسیلئے قال رسول اللہ کہتا ہون۔ اور جو
حدیث کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر مسند
مین کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا ہے کہ یوسف حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ حضرت
امیر فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمیون سے قلم اٹھایا گیا ہے
لڑکے سے جبتک کہ وہ بالغ ہو سوتے ہوئے سے جبتک وہ نیند سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جبتک
کہ اسکا جنون جاتا نرہے۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور نسائی نے اس حدیث کے حسن ہونے
کی بابت لکھا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختارات مین اسکی تصحیح کی ہے۔ حافظ زین الدین
عراقی ترمذی کی شرح مین اس حدیث کی شرح مین یہ بات لکھتے ہین کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ
السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا اور اسوقت حسن بصری لڑکے تھے۔ اور ابو زرعہ کہتے ہین
جس دن کہ امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیعت کی تھی اس دن حسن بصری کی عمر چودہ برس
کی تھی اور انہون جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا۔ بعد ازان جناب امیر کوفہ
اور بصرہ کی طرف تشریف لے گئے اسوقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہین کی اور حسن
بصری کہتے ہین کہ مینے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پس
اسیقدر اس مقام مین کافی ہے اور نافی کے قول سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن
بصری نے مدینہ طیبہ سے تشریف لیجانے کے بعد نہین دیکھا ❊

عبارت مرقومہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ حسن البصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی مرویات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے بیان کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہین لیتے تھے۔ پس اس سے خیال کرلینا چاہیئے کہ دوسرے راویون کو بھی اسی قسم کا خوف تھا جسکی سبب سے وہ علی الاعلان جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہین بیان کرسکتے تھے +

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر سے جسقدر احادیث روایت ہوئی ہین کسی صحابی سے نہین ہوئین چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین اور علامہ حسام الدین علی المتقی کنز العمال مین لکھتے ہین۔ اخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک اکثر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی فاذا سکت ابتدانی یعنے جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہین جناب علی نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا تو مجھسے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب مین چپ رہتا تھا تو حضرت ابتدا فرماتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بدخشی نزل الابرار مین اور سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین وروی عنہ من الصحابۃ عبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ بن الزبیر وجابر بن عبد اللہ وجابر بن سمرۃ وجریر بن عبد اللہ البجلی وعبد الرحمن بن اشیم وصہیب بن سنان والبراء بن عازب وزید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید وطارق بن اشیم وعمارۃ بن رویبۃ وبشیر بن سحیم وعمر بن حریث وسفینۃ وابو رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وابو جحیفۃ وابو ہریرۃ وابو امامۃ وابو لیلی وابو سعید وابو الطفیل وابناہ الحسن والحسین وغیرہم +

ومن التابعین ابناہ محمد بن الحنفیۃ وابنتہ فاطمۃ وکاتبہ عبید اللہ بن ابی رافع وقیس بن ابی حازم و مالک بن اوس والاحنف بن قیس وزید بن وہب وزر بن حبیش وعبیدۃ بن عمیر والحارث بن سوید و سعید بن المسیب وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعبد اللہ بن شداد بن الہاد ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وکمیل بن زیاد وشریح بن ہانی وشریح القاضی وعبیدۃ السلمانی والحارث الاعور ومسروق والشعبی والحسن البصری وابو وائل وشقیق بن سلمۃ الاسدی وابو عبد الرحمن السلمی القاری وابو الاسود الدؤلی وابو عمرو الشیبانی وابو رجاء العطاردی وغیرہم

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفقہ

نہ اربعہ رحمہم اللہ ہیں سو دو شخصوں کیطرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے۔ اول امام ابوحنیفہ دوم امام مالک امام
بوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ
ہبی طبقات میں لکھتے ہیں روی عنہ ابنہ جعفر الصادق والاوزاعی والزھری وابوحنیفۃ یعنے جناب
محمد باقر سے انکے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور خود انکا قول
ہے لولا السنتان لھلک النعمان یعنے اگر میں دو سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں
نہ رہتا تو ہلاک ہوجاتا ✦
امام شافعی کی فقہ میں دو سلسلہ ہیں ایک سلسلہ سے تو وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے شمار ہوتے
ہیں کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے اور امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ حاصل کیا
ہے اسوجہ سے امام شافعی کا یہ سلسلہ حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کیطرف منتہی ہوتا ہے
دوسرا سلسلہ امام شافعی کا امام مالک بن انس کیطرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالک ربیعۃ الرائی
کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہ نے جناب عبداللہ بن
عباس سے تلمذ پایا ہے اور عبداللہ بن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبل
امام شافعی کے شاگرد ہیں سلیے انکا سلسلہ تلمذ بھی حضرت علی ہی کیطرف منتہی ہوتا ہے ✦
اب رہا سلسلہ فقہ صحابہ اسکے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فوجدت علمھم انتھی الی عمر وعبداللہ بن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن
ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت ھؤلاء الخمسۃ فوجدت علمھم انتھی الی الرجلین علی و
عبداللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت علیا یفضل علی عبداللہ (اخرجہ الخوارزمی
فی المناقب) یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت
عمر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی بن ابیطالب کیطرف
منتہی ہوتا ہے پھر میں نے ان پانچوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف منتہی
ہوتا ہے یعنے علی اور عبداللہ بن مسعود کیطرف پھر میں نے ان دونوں کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ علی عبداللہ
پر فضیلت رکھتے ہیں ✦ حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفقہ کا یہ باعث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حیات میں بھی منصب قضا جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ✦
(۱) عن حمید بن عبداللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضاء
بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اھل البیت (اخرجہ

احمد) حمید بن عبداللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تعجب کیا اور فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے +

(۲) عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال اقضی امتی علی بن ابی طالب (المد... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت مین زیادہ قضا والا علی بن ابیطالب ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضی امتی بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے بعد میری امت مین علی بن ابیطالب زیادہ قضا والا ہے +

(۴) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یارسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین بعد ذلک (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والبزار وابویعلی وابن حبان والحاکم) باختلاف یسیر) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی مقرر کرکے یمن کیطرف روانہ فرمایا اسوقت میرا سن نہایت چھوٹا تھا مینے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھکو ایک قوم کی طرف قاضی کرکے بھیجتے ہین ان مین جھگڑے بھی ہونگے اور مجھے قضا کا علم حاصل نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جناب امیر کہتے ہین اسکے بعد مجھے کبھی دو آدمیون کے فیصلہ کرنے مین شک نہین پیدا ہوا +

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجک احد من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واوفاہم بعہد اللہ واقومہم بامر اللہ واقسمہم بالسویۃ واعدلہم فی الرعیۃ وابصرہم بالقضیۃ واعظمہم عند اللہ بالمزیۃ (اخرجہ الحاکمی والدیلمی) معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب علی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سات باتون مین لوگون سے جھگڑو گے اور قریش مین سے کوی ایک تجھ سے نہین مخاصمت کرسکیگا تم ان سب سے اللہ کے ساتھ پہلے ایمان لانے والے ہو۔ اور ان سب سے خدا تعالے کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے خدائے تعالے کے حکم کے ساتھ قیام کرنے والے ہو۔ اور ان

سب سے زیادہ پوری تقسیم کرنیوالے اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ عدل کرنیوالے ہو اور ان سب سے زیادہ فیصلہ کو جاننے والے ہو اور تم ان سب سے امر کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو۔

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنا الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ لیصطاد فیہ الاسد سقط اولا فتعلق باخر وتعلق الاخر باخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحھم الاسد وما تولی من جراحتہ فتنازع اولیائھم حتی کادوا یقتتلون فقال علی انا اقضی بینکم فان رضیتم فھو القضا والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم قال اجمعوا من القبائل الذین حفروا البیر ربع الدیۃ والثلث ونصفھا ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ اھلک من فوقہ وللثانی ثلثھا لانہ اھلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ اھلک من فوقہ وللرابع دیۃ کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقوہ عند مقام ابراہیم فقصوا علیہ القصۃ فقال رجل قضا بیننا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجازہ (اخرجہ احمد فی المناقب)

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یمن کی جانب بھیجا وہاں پر چار آدمی ایک گڑھے میں گر پڑے تھے جو شیر کے شکار کرنے کے لیے کھودا گیا تھا اور پہلے سے اس میں شیر گرا ہوا تھا جب ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا جب دوسرا بھی اسکے ساتھ گرنے کو ہوا تو اس نے تیسرے کو پکڑا اور تیسرے نے چوتھے کو پکڑا اسطرح سے چاروں اسمیں گر گئے شیر نے ان چاروں کو زخمی کر کے مار ڈالا - انکے وارثوں میں تنازع پیدا ہوا قریب تھا کہ ان میں جنگ کی نوبت پہونچ جاتی جناب امیر نے فرمایا میں اس قضیہ کو فیصل کر دیتا ہوں اگر تم باہم رضی ہو جاؤ ورنہ چند آدمی تم میں سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چلے جائیں آپ تمہارا جھگڑا فیصل کر دینگے - جناب امیر نے فرمایا کہ جن لوگوں نے یہ گڑھا کھودا ہے ان سے دیت اسطرح جمع کرو کہ ایک چوتھا حصہ دیت کا ہو اور ایک تیسرا حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہو اور ایک پوری دیت ہو پس پہلے آدمی کے لیے دیت کی چوتھائی ہے اور دوسرے کے لیے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ اور چوتھے شخص کے لیے پوری دیت ہی - ان لوگوں نے اس سے انکار کیا اور رضی نہ ہوئے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر ملاقات کی اور تمام قصہ بیان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم میں اسطرح پر فیصلہ کیا تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کو جائز رکھا -

(۷) قیل سبب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضاکم علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا مع جماعۃ من الناس فجاءہ خصمان فقال احدھما یا رسول اللہ ان لی حمارا وان لھذا البقرۃ قتلت حماری فبدا رجل عن الحاضرین فقال لا ضمان علی البہائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقض بینہما یا علی فقال علی لھما اکانا مرسلین ام مشدودین ام احدھما مشدود والآخر مرسل فقال کان الحمار مشدودا والبقرۃ مرسلۃ وصاحبھا معھا فقال علی صاحب البقرۃ ضامن الحمار فاقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامضاہ قضاءہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) روایت ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوے حضور مین آئے ایک نے ان مین سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک گدہا تھا اور اس شخص کی گائے تھی اسکی گائے نے میرے گدہے کو مار ڈالا ہے ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا کہ جانورون کے فعل کا کوئی ذمہ دار نہین ہوسکتا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم انکے دونوں کا فیصلہ کردو حضرت علی نے ان دونو آدمیون سے پوچھا کہ آیا وہ دونو جانور بندہے تھے یا کہلے تھے یا ایک ان مین سے بندہا تھا اور دوسرا کہلا تھا جواب دیا کہ گدہا بندہا تھا اور گائے کہلی تھی اور اسکا مالک اسکے ساتھ تھا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدہے کے نقصان کا ذمہ دار ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی اور انکے فیصلہ کو جاری کیا ÷

(۸) عن زید بن ارقم قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ کتاب من الیمن فیہ ان ثلثۃ نفر اتوا علیا یختصمون فی غلام وطئوا امہ فی الجاھلیۃ فی طھر واحد کلھم یدعیہ انہ ابنہ فقضیت بینہم ان اقرعت بینہم وجعلتہ للقارع منہم علی ان یغرم للآخرین ثلثی الدیۃ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال ما اعلم فیھا الا ما قضی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم سے روایت ہی کہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا کہ خدمت عالی مین جناب امیرؑ کا خط پہونچا اس مین لکہا ہوا تھا کہ میرے پاس تین شخص اپنا جھگڑا ایک لڑکے کی نسبت لیکر آئے تھے کہ زمانہ جاہلیت مین اس لڑکے کی مان کے ساتھ ان تینون نے ایکہی طہر مین جماع کیا تھا ان تینون مین سے ہر ایک شخص اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا تھا مینے انکے فیصلہ کے واسطے قرعہ ڈالا جسکے نام کا قرعہ نکلا مینے اس لڑکے کو اسکا فرزند قرار دیکر یہہ شرط لگادی کہ اگر یہ شخص باقی کے دو شخصون کو دیت کی دو تہائیان ادا کردے سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے دانت مبارک نظر آنے لگے پہر آپنے ارشاد کیا کہ علیؑ نے

فیصلہ کے بغیر رہین اسکا کوی اور فیصلہ نہین معلوم ہوتا ✤
(تنبیہ) سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام فقہ مین اکابر صحابہ کے مرجع تھے اور سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنۃ مانتے تھے از انجملہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی تفقہ کی نسبت روایت ہوئے ہین مع آپ کے بعض فیصلجات کے درج ذیل ہین ✤
(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من افتاکم بیوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم بالسنۃ (اخرجہ ابو عمر) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اونہون نے لوگون سے استفسار فرمایا کہ عاشوراء کے دن روزہ کی نسبت تمکو کس نے فتوے دیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہ نے فرمایا وہ سنت نبوی کو بہت زیادہ جانتے والے ہین ✤
(۲) سئل شریح ابن ھانی عن عائشۃ ام المؤمنین عن مسح الخفین فقالت ائت علیا فاسئلہ (اخرجہ مسلم وابن عبد البر فی الاستیعاب) شریح بن ہانی نے جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے موزہ کے مسح کی نسبت سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے پوچھو ✤
(۳) عن عبد الرحمن بن الاذینۃ العبدی عن ابیہ اذینۃ بن مسلمۃ العبدی قال اتیت عمر بن الخطاب فقلت من این اعتمر فقال ائت علیا فاسالہ (استیعاب) عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی اپنے والد اذینہ بن مسلمہ العبدی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ مین کہان سے عمرہ کیا کرون حضرت عمرؓ نے مجھے کہا جناب علی علیہ السلام سے جاکر پوچھو ✤
(۴) عن سعید بن المسیب قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ یتعوذ باللہ من معضلہ لیس لہا ابو الحسن (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب کہتے ہین کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تھے اس مشکل امر سے جس مین جناب ابو الحسنؑ نہ ہون ✤
(۵) عن یحیی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالے عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففرج عنہ لا ابقانی اللہ بعدک یا علی (اخرجہ الخجندی) یحیے بن عقیل کہتے ہین

کہ جب جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام سے کچھ پوچھا کرتے اور ان کے
جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے تیرے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے +

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال لا یفتین احد فی المسجد
وعلی حاضر (استیعاب) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے
کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد مین ہوتے ہون تو کوئی شخص فتوے نہ دیا
کرے +

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فقال اقضانا علی (اخرجہ السلفی) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما
سے روایت ہے کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہمکو خطبہ سنایا اور اس
مین کہا کہ ہم مین بڑے قاضی علی ہین +

(۸) قیل لعمر بن الخطاب لو اخذت حلی الکعبة فجهزت به جیوش المسلمین وما تصنع الکعبة
بالحلی فهم بذلک فسال علیا فقال ان القرآن انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموال
اربعة اموال المسلمین فقسمها بین الورثة وذوی الفرائض والفیء فقسمه علی مستحقیه والخمس
فوضعه اللہ حیث وضعه والصدقات فجعلها حیث جعلها وکان حلی الکعبة یومئذ فترکه
علی حاله ولم یترکه نسیانا فاقره حیث اقره اللہ ورسوله فقال له عمر لولاک لافتضحنا (ربیع الابرار
فی الباب الخامس والسبعین) عمر بن خطاب سے کہا گیا اگر کعبہ کے زیورات کو آپ لیکر مسلمانون کے
لشکر مین صرف کر دین تو یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہیں عمر رضی
اللہ عنہ نے جناب امیر سے اس امر کی نسبت استفسار کیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالی نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانون کا مال ہے
جسکو ذوی الفرائض اور ورثہ مین تقسیم کیا ہے اور ایک جرمانہ ہے اسکو اسکے مستحقون پر بانٹا
ہے اور ایک مال خمس ہے وہ خدا نے جنکو دینا تھا دیا اور ایک زکوۃ ہے وہ بھی جنکا حق تھا انکے دینے کا
حکم دیا پس ان دنون مین بھی کعبہ کا زیور موجود تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے
بھولکر نہین چھوڑا پس تم بھی اسی کو اسیطرح پر رہنے دو جسطرح پر کہ خدا نے اور خدا کے رسول نے
اسے رہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو ہماری بڑی رسوائی ہوتی +

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر

فقال انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم ما قبلتک ثم قبلہ فقال لہ علی انہ یضر وینفع قال بم علمت ذلک قال بکتاب اللہ قال اللہ تبارک وتعالی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم الخ لما خلق اللہ آدم مسح علی ظہرہ فقررہم انہ الرب وانہم العباد واخذ اللہ عہودہم ومواثیقہم وکتب ذلک فی رق وکان لہذا الحجر عینان ولسان فقال افتح فففتح فاہ فالقمہ ذلک الرق فقال اشہد لمن وافاک بالموافاۃ یوم القیامۃ وانی اشہد انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول یؤتی یوم القیمۃ بالحجر الاسود لسان ذلق یشہد لمن یستلمہ بالتوحید فہو یا امیر المؤمنین یضر وینفع فقال عمرؓ اعوذ باللہ من ان اعیش فی قوم لست فیہم یا ابا الحسن (اخرجہ الجندی فی فضائل المکۃ ابو الحسن القطانی فی المطولات والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی شعب الایمان) والسیوطی فی البدور السافر فی احوال الآخرۃ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے کو گئے جب جناب عمر طواف کرنے لگے اور حجر الاسود کے سامنے بوسے کے لیئے کھڑے ہوے تو کہنے لگے مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نقصان دیسکتا ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اگر ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو مین تجھے نہ چومتا پھر حضرت عمر نے اسکو بوسہ دیا جناب علی علیہ السلام نے فرمایا یہ نفع اور نقصان پہونچا سکتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ بات آپ کہان سے کہتے مین جناب علی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی کتاب سے چنانچہ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جب تیرے ربنے بنی آدم سے انکی پشتون مین عہد لیا الخ پس جب خدای پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت پر ہاتھ پھیرا ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اسکے بندے ہین اور خدا نے انسے عہد و میثاق لیکر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور آنکھین تھین پس خدا نے فرمایا اپنے مونہ کو کھول اس نے مونہ کو کھولدیا اللہ اس ورق کو نگل لیا اللہ تعالے نے فرمایا تو قیامت کے دن اسکی گواہی دیجیو جو تجھ سے عہد پورا کرنے کی وجہ سے ملے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن حجر الاسود آئیگا اور اسکی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید کے ساتھ اسکو چومے گا۔ پس اے امیر المومنین یہ نقصان اور نفع دے سکتا ہے۔ جناب عمر نے فرمایا خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہون کہ مین زندہ رہون ایسی قوم مین کہ جس مین اے ابو الحسن آپ نہون +

(۱۰) وقال ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری مرفوعا الی الحسن ان عمر بن الخطاب اتی بامرأۃ مجنونۃ حبلی قد زنت فاراد ان یرجمہا فقال لہ علی یا امیر المؤمنین اما سمعت ما قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ قال وما قال قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ رفع القلم عن ثلاث عن المجنون حتی یبرأ وعن الغلام حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ فخلی عمر سبیلہا

ابو القاسم محمود الزمخشری حسن بصری کیطرف مرفوع کرکے لکھتے ہین کہ لوگ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اس نے زنا کیا تھا جناب عمر نے اسکے رجم کا قصد کیا حضرت علی نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپکو نہین معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے مجنون سے جب تک وہ تندرست ہوجاے اور لڑکے سے جب تک وہ بالغ نہو اور سوے ہوے سے جب تک وہ بیدار نہو پس جناب عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا +

(۱۱) عن ابی حزن بن ابی الاسود ان عمر اراد رجم المرأۃ التی ولدت لستۃ اشھر فقال علی ان اللہ تعالی یقول وحملہ وفصالہ ثلاثون شھرا وقال اللہ تعالی وفصالہ فی عامین فالحمل ستۃ اشھر والفصال فی عامین فترک عمر رجمھا وقال لولا علی لھلک عمر اخرجہ ابن السمان و الخلعی ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ) ابی حزن بن ابی الاسود روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا جو نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ جنی تھی پس جناب علی نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینون کے بعد ہے اور دوسری جگہ خدا فرماتا ہے کہ بچے کا دودھ چھوڑانا دو برس کے بعد ہے پس حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی اور دودھ چھوڑانیکی دو برس پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا +

(۱۲) عن علی قال لما کان ولایۃ عمر رضی اللہ عنہ اتی بامرأۃ حامل فسألھا عمر بن الخطاب فاعترفت بالفجور فامر بھا عمر ان ترجم فلقیھا علی بن ابی طالب فقال امرت بھا ان ترجم فقال نعم اعترفت عندی بالفجور فقال ھذا سلطانک علیھا فما سلطانک علی ما فی بطنھا۔ ثم قال لہ علی فلعلک انتھرتھا واخفتھا فقال قد کان ذلک قال اوما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد علی معترف بعد بلاء انہ من قید او تھدد ت فلا اقرار لہ فخلی عمر سبیلھا ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابی طالب اخرجہ الخوارزمی فی المناقب جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین لوگ ایک حاملہ عورت کو لائے حضرت عمر نے اس سے پوچھا اس عورت نے اپنے زنا کا اقرار کیا حضرت عمر نے اسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ راہ مین اسے جناب علی نے دیکھا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمنے اسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت عمر نے کہا ہان اسنے

میرے پاس اپنے فجور کا اعتراف کیا ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اسپر تو تمہارا یہ حکم ہے اور اسکی پیٹ مین جو
کچہ کہ ہے اسپر تمہارا کیا حکم ہے پہر جناب علی نے فرمایا شاید تمنے اسکو جبر کا اور دہمکایا ہوگا حضرت عمرؓ نے
کہا ہان مینے دہمکایا تہا حضرت علی نے کہا شاید آپنے نہین سنا ہے جو کچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعد تشدد کے اعتراف کرنیوالے
پر حد نہین ہے جسکو کہ آپنے قید کیا اور دہمکایا پس اسکا اقرار نہین پس حضرت عمر نے اسکو چہوڑ دیا اور کہا کہ
عورتین علی بن ابیطالب جیسے کو جننے مین عاجز ہین ✤

(۱۳) عن ابن المسروق ان عمر اتی بامرءة قد نکحت فی عدتہا نفرق بینہما وجعل مہرہا فی بیت
المال وقال لا یجتمعان ابدا فبلغ علی فقال ان کان جہلا فلہا المہر بما استحل من فرجہا ویفرق
بینہما واذا انقضت عدتہا فہو خاطب من الخطاب فخطب عمر فقال ردو الجہالات الی السنۃ
فرجع الی قول علی (اخرجہ احمد) ابن مسروق کہتے ہین کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو
لائے جسنے اپنی عدت مین نکاح کیا تہا۔ پس حضرت عمرؓ نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم
دیا اور اسکے مہر کو بیت المال مین جمع کر لیا۔ اور کہا کہ یہ میان بیوی ہرگز کبہی اکٹہے نہین ہونگے یہ بات
حضرت علیؓ کے پاس پہونچی آپنے فرمایا کہ اگرچہ نکاح جہل کے روسے ہوا ہے تو اس عورت کو بدلے اس حظ
کے کہ اسکے فرج سے اس مرد کو حاصل ہوا ہے مہر دلانا چاہیے اور جب عدت پوری ہوجائے تو یہ مرد اسکو
ساتھ نکاح کرے پس حضرت عمر نے اسکا نکاح کر دیا اور کہا جہالتون کو سنت کیطرف رد کرو پس حضرت عمر
نے جناب علی کے قول کیطرف رجوع کیا ✤

(۱۴) عن جعفر الصادق قال اتی عمر بن الخطاب بامرأۃ قد تعلقت برجل من الانصار وکانت تہواہ
ولم تقدر علیہ فاحتالت فذہبت واخذت البیضۃ واخرجت منہا الصفرۃ وصبت البیاض علی
اثوابہا وبین فخذیہا ثم جاءت الی عمر فقالت یا امیر المؤمنین ان ہذا الرجل اخذنی فی موضع
کذا وفضحنی فہم عمر ان یعاقبہ وکان علی جالسا عندہ فجعل الانصاری یحلف باللہ انہا تکذب
علی ویقول یا امیر المؤمنین لا تعجل فی امر تبین لک براءۃ ذمتی فقال عمر یا علی ما تری فی امرہا فقال
علی نظرت الی البیاض علی ثوب المرأۃ فاتہمہا ان تکون احتالت بذلک فقال ایتونی بماء حار
قد غلی غلیانا شدیدا فافعلوا فصبوا علی موضع الثیاب من ثوب المرأۃ فاستوی ذلک البیاض
حتی صار مثل بیاض البیض المشوی ثم شمہ فاذا ہو بیاض البیض فاقبل علی المرأۃ فہددہا
حتی اقرت بذلک ودفع اللہ العقوبۃ عن الانصاری ببرکۃ علی بن ابی طالب نقلہ نجم الدین
فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین السنبکلی المرندی فی مناقب الاصحاب جناب امام جعفر صادق

سے منقول ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ مین ایک عورت ایک انصاری مرد کو چاہتی تھی مگر اس سے اس انصاری کا وصال میسر نہین ہوتا تھا ایک روز اسنے ایک حیلہ بنایا اور ایک انڈے کو توڑکر زردی کو پھینکدیا اور اسکی سفیدی کو اپنے کپڑے اور جھنگاسون پر چھڑک کر حضرت عمر سے آکر کہا یا امیرالمومنین مجھے اس انصاری نے فلان مقام پر رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہو گئے جناب مرتضے انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے انصاری خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جھوٹ بکتی ہے اے امیرالمومنین آپ میری بات مین جلدی نکرین آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائگی حضرت عمر نے جناب مرتضی سے کہا آپ اس عورت کے بارہ مین کیا خیال کرتے ہین جناب مرتضے نے ارشاد کیا کہ مینے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی کو دیکھا ہے مین سمجھتا ہون کہ اسنے مکر گانٹھا ہے تم میرے پاس کھولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی اوبہالائے آپنے اس عورت کے کپڑے کے دھبے پر ڈلوا یا کپڑے سے انڈے کی سفیدی ہوکر اٹھہ آئی پھر آپنے اسے سونگھا تو اس مین سے انڈے کی بساند آنے لگی آپنے اس عورت کو دھمکایا اس نے اقرار کیا کہ مینے مکر گانٹھا تھا ۔ خدای تبارک نے برکت جناب امیر علیہ السلام کی برکت سے اس انصاری سے اس عقوبت کو دفع کیا ✤

(۱۵) قیل ان رجلین اتیا امرأة من قریش فاستودعاها مائة دینار او قالا لا تدفعیها الی احد منا دون صاحبه فلبثا حولا ثم جاء احدهما الیها وقال ان صاحبی قد مات فادفعی الی الدینار فدفعتها الیه ثم لبثت حولا اٰخر فجاء الاٰخر فقال ادفعی الی الدینار فقالت ان صاحبك جاءنی وزعم انك قد مت فدفعتها الیه فاختصما الی عمر لیقضی علیهما ودفع الی علی بن ابی طالب وعرف علی انهما قد مکرا بهما فقال الیس قلتما لا تدفعیها الی واحد منا دون صاحبه قال بلی قال فان مالك عندنا فاذهب فجیٔ بصاحبك حتی ندفعها الیك (اخرجه الخوارزمی) روایت ہے کہ دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکھہ گئے اور کہہ گئے کہ جبتک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آمین تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دیجیو پھر ایک سال گذر گیا ان مین سے ایکنے آکر بیان کیا کہ میرا دوست مر گیا ہے وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے سو دینار اسکو دیدیے اسکے بعد پھر ایک سال گذرا وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے جواب دیا کہ تیرا دوست میرے پاس آیا تھا اسکا خیال تھا کہ تو مر گیا ہے وہ مجھ سے امانت لیگیا ہے اس نے کہا کیا ہمارا یہ وعدہ نہین تھا کہ جبتک اکٹھے ہم دونون نہ آئین تو امانت اکیلے کسی ایک کو نہ دیجیو پس اس عورت او رمرد مین جھگڑا منشر دع ہوا اور وہ دونون جناب عمر کے

پاس فیصلہ کے لیے حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو جناب علی کی خدمت مین بہیجدیا جناب مرتضے فوراً سمجہ گئے کہ ان دونون آدمیون نے اس عورت سے مکر کیا ہے اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونون نے یہ نہین کہا تہا کہ جب تک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آئین تو تو اکیلے کسی ایک کو امانت واپس نہ دینا۔ تیرا مال ہمارے پاس موجود ہے اپنے دوست کو لے آ ہم تجہے دیدینگے *

(۱۶۱) عن قیل ان سبعة انفس خرجوا من الکوفة مسافرین فغابوا مدة ثم عادوا وقد فقد منهم واحد فجاءت امرأته الى علی فقالت یا امیر المؤمنین ان زوجی سافر هو وجماعة وقد عادوا دونه فاتیتهم وسالتهم عنه فلم یخبروا فی بحالته وقد اتهمتهم بقتله واسالك باحضارهم واستکشاف حالهم فاحضرهم وفرقهم واقام کل واحد منهم الى ساریة من سواری المسجد و وکل بهم رجلا یمنع ان یقرب منه احد لیحادثه ثم استدعا واحدا فحدثه وساله عن حال الرجل فانکر فلما انکر رفع علی صوته بالتکبیر وقال الله اکبر فلما سمع الباقون صوت علی مرتفعا بالتکبیر اعتقدوا ان رفیقهم قد اقر وحکى لعلی صورة الحال ثم استدعاهم واحدا واحدا فاقروا بقتله بناءً على ان صاحبهم قد اخبر علیا بما فعلوه فلما اقروا بذلك قال الاول یا امیر المؤمنین هولاء قد اقروا وما انا اقررت بذلك قال له هولاء رفقائك قد شهدوا علیك فما ینفعك انکارك بعد شهادتهم فاعترف انه شارکهم فی امر قتله فلما تکمل اعترافهم بقتله اقام علیهم حکم الله تعالی (مطالب السؤل لطلحة الشافعی) روایت ہے کہ سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے اور ایک مدت تک غائب رہے پہر جب لوٹ کر آئے ایک ان مین سے مفقود ہوگیا۔ اسکی زوجہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگی یا امیر المومنین میرا خاوند ایک جماعت کے ساتھ سفر کو گیا تہا وہ لوگ سفر سے لوٹ آئے ہین اور وہ نہین آیا مینے انسے اسکا حال پوچہا تہا وہ اسکا حال کچہ نہین بیان کرتے اور مین انپر اسکے قتل کا دعوی رکہتی ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ انکے حضار کا حکم نافذ فرمائین اور ان سے انکشاف حال کرین جناب امیر نے انکو بلایا اور ہر ایک کو ان مین سے جدا جدا مسجد کے گوشون مین بٹہادیا اور ایک ایک آدمی کا پہرا انپر مقرر کیا تا کہ انسے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نکرے پہر ایک آدمی کو ان مین سے بلاکر اس آدمی کے حال سے پوچہا اس نے انکار کیا اسکے انکار پر جناب امیر نے تکبیر کی بلند آواز فرمائی۔ جب دوسرے لوگون نے جناب امیر کی آواز کو سنا انکو گمان پیدا ہوا کہ انکے رفیق نے اقرار کرلیا ہے اور جناب امیر سے صورت حال کو بیان کردیا ہے پہر ہر ایک کو ان مین سے علیحدہ علیحدہ بلایا انہون نے اس بنا پر اسکے قتل کا اقرار کیا کہ انکے رفیق نے جناب امیر سے انکا فعل بیان کردیا ہے جب ان لوگون نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص

کہنے لگا اے امیرالمومنین ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا جسنے تو اقرار نہیں کیا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ لوگ تیرے
رفیق ہیں تجھپر گواہی دیتے ہیں انکی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہیں بخشتا پس اسنے بھی انکے
شریک ہونے کا اقرار کیا جب انکا اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہوگیا۔ تو جناب امیر علیہ
السلام نے اللہ کا حکم انپر جاری کیا +

(۱۷) عن محمد بن یحیی بن حبان ان حبان ابن منقذ کان تحتہ امرأتان ھاشمیہ والانصاریۃ
فطلق الانصاریۃ ثم مات علی راس الحول فقالت لم تنقض عدتی فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ
عنہ فقال ھذا لیس لی بعلم فارتفعوا الی علی فقال علی تحلفین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انک لم تحیض ثلاث حیضات ولک المیراث فحلفت فاشرکت فی المیراث (اخرجہ بن الحرب الطائی)
محمد بن یحیی بن حبان کہتے ہیں کہ حبان بن منقذ کی دو جورویں تھیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس
نے انصاریہ کو طلاق دیدیا تھا پھر اسی برس میں حبان مرگیا انصاریہ کہنے لگی میری عدت ابھی تک
پوری نہیں ہوئی پس اسکا مرافعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عثمان نے کہا مجھے
اس فیصلہ کا علم نہیں وہ مرافعہ جناب علی علیہ السلام کے پاس لے گئے جناب علی نے اس انصاریہ سے
فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف اٹھالے کہ تجھے تین حیض نہیں گذرے تو تجھے میراث
مین شریک کیا جائیگا۔ پس اس انصاریہ نے حلف اٹھالی اور وہ میراث میں شریک کی گئی +

(۱۸) کتب خالد بن الولید الی ابی بکر الصدیق انی اخذت رجلا یوطا کما یوطا المرأۃ فاستشار
ابوبکر اصحابہ فقال بعضھم یقتل وقال بعضھم یرجم فقال لعلی ان العرب یانف من المثلۃ فما
تری فیہ فقال اری ان تحرقہ فاحرقوہ (نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین
البستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر صدیق کیطرف لکھہ بھیجا کہ
یہاں ایک مرد ہے جو عورت کی طرح سے فعل کراتا ہے جناب ابوبکر نے صحابہ سے مشورت کیا بعض نے کہا
اسکو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابوبکر نے جناب امیر سے کہا عرب کے لوگ
مثلہ کرنے کو بہت برا جانتے ہیں آپکی اس میں کیا رائے ہے جناب امیر نے فرمایا میری رائے میں
اسے آگ کے اندر دہکیلنا چاہیے پس وہ آگ میں ڈالا گیا +

(۱۹) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ
ارغفۃ فلما وضع الغذاء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغذاء فجلس واکل معھما
فاستوفوا فی اکلھم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیۃ دراہم وقال لھما خذا

خذ دراهم هذا عوضا ما اكلت من طعامكما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لي خمسة دراهم ولك
ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا
الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك
ما عرض وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضيت الا بمر الحق فقال له ليس لك
في مر الحق الا درهم فقال له عرض عليك صاحبك صلحا فقلت لا ارضى الا بمر الحق فلا يجب لك في
مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفني الوجه في مر الحق حتى اقبله فقال علي اليس الثمانية الارغفة
الاربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا يعلم اكثر منكم اكلا ولا اقل فتحملون في اكلكم على السواء
فاكلت انت ثمانية اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واكل صاحبك ثمانية اثلاث وله خمسة عشر ثلاث
اكل منها ثمانية ويبقى له سبعة اكل صاحب الدراهم واكل لك واحدا من تسعة فلك واحد بواحد
وله سبعة بسبعة فقال رضيت الآن يا علي (الاستيعاب في معرفة الاصحاب للعلامة ابن عبد البر)
زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں
تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسے شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے
کو بیٹھ گیا وہ تینوں آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور ان دونوں کو آٹھ درہم دیکر
کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو میں نے تمہارے کھانے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونوں باہم جھگڑنے لگے پانچ
روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییے اور تجھے تین اور تین روٹیوں والے نے کہا جب
تک کہ درہم بحصہ انصاف نہوں میں نہیں راضی ہونگا۔ تصفیہ کے لیے دونوں جناب امیر علیہ السلام کے
پاس آئے۔ اور تمام قصہ بیان کیا۔ جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے
دیتا ہے لے لے حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے
نہ معلوم ہوجائے میں راضی نہیں ہونیکا۔ جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں۔ تیرا
دوست صلح کے در سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جب تک مجھے میرا حق نہ معلوم ہوگا
میں نہیں راضی ہونیکا۔ تیرا حق تو انصاف سے ایک درہم ہے۔ اسنے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمایئے
تاکہ میں قبول کروں جناب امیر نے فرمایا کیا آٹھ روٹیاں کی چوبیس تہائیاں نہیں ہیں اور تم تین آدمی
کھانیوالے تھے یہ نہیں معلوم ہوسکتا کہ تم میں سے کون زیادہ کھانیوالا تھا اور کون کم اسلیے احتمال کیا
جاتا ہے کہ بس تم تینوں نے برابر کھایا ہے۔ پس تو نے آٹھ تہائیاں کھائیں اور تیری تین روٹیوں
کی نو تہائیاں تھیں اور تیرے دوست کی پانچ روٹیوں کی پندرہ تہائیاں تھیں اور اسنے آٹھ تہائیاں

کھائین اور اسکی سات تھائیان باقی رہین جو درہم والے نے کھائین اور تیری نو تھائیوں میں سے ایک تہائی کھائی یعنی تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہیں وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم کے لینے پر راضی ہون *

(۲۰) قال سعید بن منصور فی سننه باسناده سمعت علیا یقول الحمد لله الذی جعل عدونا یسألنا عما نزل به من امر دینه ان معاویة کتب الی یسألنی عن خنثی المشکل فکتبت الیه ان یورثه من قبل مباله (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن منصور اپنی سنن مین باسناده بیان کرتے ہین کہ مینے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جسنے ہمارے دشمن کو ایسا کردیا کہ جب اوسپر دینیہ میں سے کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے - معاویہ نے مجھے لکھکر خنثے مشکل کا مسئلہ پوچھا ہے مینے اسکو جواب میں لکھا ہے کہ اسکے بول کے مقام کی رو سے میراث ملیگی یعنے اگر عورت کیطرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل عورت کے میراث پائیگا - اور اگر مرد کی طرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل مرد کی میراث پائیگا *

(۲۱) تنازعت امرأتان فی ایام عمر فی ولد کلواحدة منهما تدعی ابنها فاشکل علی عمر فارسل الی علی فقال علی علی بنجار حاذق ومنشار حید یقطع الولد فیجعل الولد بینکما نصفین فصاحت ام الصبی وقالت ادفع کل الولد الیها وقالت الاجنبیة اقطع الولد فاخذ علی الولد فادفع الی الام التی صاحت وقال للاجنبیة علمت انها ام الصبی و فی روایة ولدتا فی لیلة واحدة فجاءت ابن واحدة منهما فکل واحدة منهما تدعی لی الحی لها (نقله ابوبکر نجم الدین محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب عمر کے زمانہ مین ایک لڑکے کی نسبت دو عورتون مین جھگڑا ہوا ہر ایک ان مین سے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تھی حضرت عمر کو انکے فیصلے مین دشواری پیش آئی ان دونون کو حضرت امیر کی خدمت مین فیصلہ کے لیے بھیجدیا جناب امیر نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑہئی کو لاؤ تاکہ اس سے اس لڑکے کو دو برابر حصون مین کاٹ ڈالے کہ لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونون کو دیدیا جائے لڑکے کی ماں چلانے لگی آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دیدیں دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالا جائے جناب امیر نے اس لڑکے کو اٹھا کر اسکی ماں کو دیدیا - دوسری روایت مین ہے کہ ایک شب مین دو عورتون کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مرگیا اس زندہ لڑکے کیو اسطے تنازع ہوا *

(۲۲) ودی لن رجلا تزوج خنثی ولها فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال واصد قها

جاریۃ کانت له ودخل بالخنثی واصابها فحملت منه وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریۃ
التی اصدقها لها الرجل فحملت منه الجاریۃ بولد فاشتهرت قصتهما ودفع امرهما الی امیر
المؤمنین علی بن ابی طالب فسئل عن حال الخنثی فاخبر انها تحیض وتطأ وتوطأ وتمنی من
الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیری الافهام فی جوابها وکیف السبیل الی قضائها
وفصل خطابها فاستدعی علی غلامیه وامرهما ان یذهبا الی الخنثی ویعدا اضلاعها من الجانبین
ان کانت متساویۃ فهی امرأۃ وان کان الایسر انقص من الایمن بضلع واحد فهو الرجل فجاءا
واخبراه بذلك وشهدا عنده فحکم علی الخنثی بانها رجل وفرق بینها وبین زوجها ودلیل
علی ذلك ان الله تعالی خلق ادم علیه السلام وحیدا فاراد سبحانه وتعالی احسانه الیه ولخفی
حکمته فیه ان یجعل له زوجا من جنسه لیسکن کل واحد منهما الی صاحبه فلما نام ادم خلق
الله عزوجل من ضلعه القصری من جانبه الایسر حواء فانتبه فوجدها جالسۃ الی جانبه
کاحسن ما یکون من الصور فلذلك صار الرجل ناقصا من جنبه الایسر عن المرأۃ والمرأۃ
کاملۃ الاضلاع من الجانبین والاضلاع الکاملۃ اربعۃ وعشرون ضلعا هذا فی المرأۃ فاما
الرجل فثلاثۃ وعشرون ضلعا اثنا عشر فی الایمن واحد عشر فی الایسر وباعتبار هذه العلۃ
قیل للمرأۃ ضلع اعوج (فصول المهمه ونور الابصار ومطالب السئول لطلحۃ الشافعی) روایت ہے
کہ ایک مرد نے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورت کے اور ایک
مثل مرد کے اور اسکے مہر مین ایک لونڈی دی پہر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی اسکو حمل
رہگیا اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا۔ بعد اسکے اس مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو
اس مرد نے اسکے مہر مین دیا تہا۔ پس اس لونڈی کو بہی حمل رہگیا اور اسکے یہان بہی لڑکا پیدا ہوا۔ یہ
خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر سے بہی لوگون نے بیان کیا۔ آپنے مخنث کا حال پوچہا معلوم ہوا کہ مثل
عورتون کے اسکو حیض بہی آتا ہے مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہے
اور خود بہی حاملہ ہوتا ہے اور اس سے عورت بہی حاملہ ہوتی ہے پس لوگ نہایت حیران ہوئے کہ اسکی
حکم کا کیا طریق ہوگا۔ آیا یہ مردون مین سے شمار کیا جائیگا یا عورتون مین سے پس جناب امیر نے اپنے
دو غلامون کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اس مخنث کے پاس جائین اور اسکی دونون طرف کی پسلیون
کو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر بائین طرف سے ایک پسلی تعداد مین داہنی طرف سے
کم ہو تو وہ مرد ہے چنانچہ دونو غلام اس مخنث کے پاس گئے اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار

کیا پس بائین طرف کی ایک پسلی کو داہنی طرف کی پسلیون سے شمار مین کم پایا اور آپکے پاس آکر اسکی خبر دی
اور ہیئت پر دونون نے گواہی ادا کی جناب امیرؑ نے حکم دیا کہ وہ مخنث مرد ہے اور اسکو اسکے شوہر سے
علیحدہ کر دیا دلیل اسبات کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنی حکمت
کاملہ سے ارادہ فرمایا کہ انکے واسطے انہین کی جنس سے ایک زوجہ پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین
حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدم سو گئے اللہ تعالی نے انکی بائین طرف کی ایک چھوٹی سی پسلی سے حضرت
حوا کو پیدا کیا حضرت آدم پیدا ہوئے تو انہون نے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا پایا جو نہایت
خوبصورت تھین پس اس سبب سے مرد کی بائین طرف کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونو
طرف کی پسلیان پوری ہوتی ہین لیکن مرد کی تیئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ
بائین طرف اور اسی سبب سے عورت ٹیڑھی پسلی کہلائی جاتی ہے ✤

(۲۳) قال ابن طلحة الشافعی فی مطالب السؤل کان حد شارب الخمر اربعین سوطا اقامه ابوبکر
کذلک فی ولایته ثم اقامه عمر صدرا فی ولایته فلما انهمک الناس فی شربها واستحقروا ضرب
الاربعین شاور عمر اصحابه فی ذلک فقال علی نرده اذا شرب سکر واذا سکر هذی واذا هذی
افتری وعلی المفتری ثمانون فبلغوا به حد المفتری فاخذ عمر هذا القول من علی ابن طلحہ شافعی
علیہ الرحمۃ مطالب السؤل مین لکھتے ہین کہ شراب نوش کی حد چالیس کوڑے تھی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے اپنی خلافت مین اسکو اسی طرح سے قائم رکھا پھر حضرت عمر نے بھی اپنی ابتداء خلافت مین اسی
کو قائم رکھا جب لوگ شرب خمر مین زیادہ منہمک ہونے لگے اور چالیس کوڑون کو حقیر جاننے لگے
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسمین صحابہ سے مشورت کی جناب علی علیہ السلام نے کہا ہم دیکھتے
ہین کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے پس
جب اسنے ہذیان بکا تو جھوٹ کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا اسّی کوڑے ہین پس اسکو مفتری یعنی
جھوٹے کی سزا دینا چاہیئے حضرت عمر نے اس قول کو جناب علیؑ سے اخذ کر لیا ✤

(۱۹) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا انا بشیخ قد التوت ترقوتاه
من الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت من الصحابة قال عمر رضی الله عنه قلت فما غزوت قال
الیرموک قلت حدثنی بشیء سمعته قال خرجت مع فتیة حجاجا فاصبنا بیض نعام وقد
احرمنا فلما قضینا نسکنا ذکرنا ذلک لامیر المؤمنین عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الی
حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فضرب حجرة فاجابت منها امرأة فقال اثم ابو الحسن قالم

لا فرفی للقنات فادبر وقال اتبعونی حتی انتہی الیہ وھو یکسح التراب بیدہ فقال مرحبا یا امیر المومنین فقال ان ھولاء اصابوا ببیض نعام وھم محرمون قال الا ارسلت الی قال انا احق باتیانک قال یضربون الفحل قلائص ابکارا بعدد البیض فما نتج منھا اھدوہ قال عمر فان الابل تخدج قال والبیض یمرض فلما ادبر قال عمر اللھم لا تنزل بی شدیدۃ الا وابو الحسن الی جنبی (اخرجہ ابن البحری نقلہ محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) محمد بن زبیر سے روایت ہے کہ مین مسجد دمشق مین گیا اور ایک بوڑھے کو دیکھا جسکی گردن کی ہنسلی بڑھاپے کیوجہ سے اٹھی ہوئی تھی مینے کہا یا شیخ تونے صحابہ مین سے کس کو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مینے کہا تو کس غزوہ مین شریک ہوا ہے وہ بولا یرموک مین مینے کہا مجھے کوئی بات سنا کہ تو نے سنی ہو۔ کہنے لگا مین چند نوجوانون کے ساتھ حج کو گیا اور ہمنے شتر مرغ کے انڈے کہا لیے حالانکہ ہمنے احرام باندھا ہوا تھا جب ہم اپنے وظائف حج کو پورا کر چکے جناب امیر المومنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر وہانسے لوٹے اور فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھرون کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک بی بی نے جواب دیا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جناب ابو الحسن گھر مین تشریف رکھتے ہین اس بی بی نے جواب دیا نہین پس جناب عمر کھڑ یون کی کیاریون کیطرف تشریف لیگئے اور ہمین فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے وہ اپنے ہاتھون سے مٹی کو برابر کررہے تھے اور جناب عمر کو دیکھکر فرمایا مرحبا اے امیر المومنین جناب عمر نے کہا ان لوگون نے بحالت احرام شتر مرغ کے انڈے کہائے ہین آپنے فرمایا کہ تمنے مجھے کیون نہ بلالیا حضرت عمر بولے ہم ہی آپکی خدمت مین آنے کے حقدار تھے فرمایا ان کو چاہیے انڈون کی تعداد کے موافق نوجوان بکر اونٹنیون کے ساتھ نر اونٹون کو ملائین جب ان سے بچے پیدا ہون تو انکو قربانی کرین جناب عمر نے کہا کہ اونٹ کا نطفہ کبھی فاسد بھی ہوجاتا ہے پس تعداد کیونکر ٹھیک آئیگی جناب امیر المومنین علی نے فرمایا کبھی انڈا بھی گندا ہوجاتا ہے جب جناب عمر وہان سے لوٹے تو دعا کی اے پروردگار مجھپر ایسی سختی نازل نہ فرمانا مگر کہ ابو الحسن میری داہنی طرف موجود ہون ٭

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفرائض

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال اعلم اھل المدینۃ بالفرائض علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگون

ہین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والے ہین ٭

(۲) عن مغیرۃ قال لیس احد منہم اقوی قولاً فی الفرائض من علی وکان مغیرۃ صاحب الفرائض (استیعاب) مغیرہ کہتے ہین کہ صحابہ مین سے کوئی زیادہ قوی قول والا جناب علی سے نہین اور مغیرہ خود صاحب فرائض تہے ٭

(۳) قال محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأۃ جاءت عند علی وقد خرج من دارہ لیرکب فترک رجلہ فی الرکاب فقالت یا امیر المومنین ان اخی قد مات وخلف ستمائۃ دینار وقد دفعوا الی من مالہ دینارا واحدا واسالک انصافی وایصال حقی الی فقال لہا خلف اخوک بنتین فقالت نعم قال لہما الثلثان اربعمائۃ وقال خلف اماً قالت نعم قال لہا السدس مائۃ دینار وخلف زوجۃ قالت نعم قال لہا الثمن خمس وسبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرفی روایت ہی کہ ایک عورت حضرت امیر کے پاس آئی حضرت اسوقت اپنے گہر سے نکلکر سوار ہو رہی تہے ایک پاؤن رکاب مین رکہا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بہائی چہ سو دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجہکو ایک دینار دیا ہے مین آپ سے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہون حضرت نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہ گئی ہونگی اسنے کہا ہان فرمایا کہ دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچی اور زوجہ بہی ہوگی پس زوجہ کو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے حضرت نے پوچہا کیا تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پا چکی ہے چلی لوٹ جا۔ یہ مسئلہ دیناریہ کے نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے جسکو علامہ محمد بن طلحہ مطالب السئول مین لکہتے ہین ٭

(۴) قیل انہ کان علی منبر الکوفۃ فقام الیہ رجل فقال یا امیر المومنین ان ابنتی قد مات زوجہا ولہا عن ترکتہ الثمن وقد اعطوہا التسع فاسالک الانصاف منہم فقال خلف صہرک بنتین قال نعم وقال ابواہ باقیان قال نعم قال صار ثمنہا تسعاً فلا تطلب سواہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کوفے کے منبر پر تشریف فرما تہے کہ ایک شخص نے کہڑے ہو کر کہا یا امیر المومنین میری لڑکی کا خاوند مرگیا ہے اور اسکا ترکہ مین آٹہوان حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو نوان حصہ دیتے ہین مین آپ سے انصاف کا خواہان ہون جناب امیر نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیان

چھوڑ مرا ہے اونہون کہا کہ بجا ہے آپنے فرمایا اسکے ماں باپ بھی زندہ ہین اوس نے تسلیم کیا آپنے فرمایا کہ تیری لڑکی کا آٹھوان حصہ اب نوان حصہ ہوگیا ہے پس تو اس سے زیادہ مت طلب کر ۔

(۵) عن جعفر الصادق قال لما ولی عمر فاستوثقت له الامور اتی بمولود له رأسان وبطنان واربعة ایدی ورجلان وقبل ودبر واحد فنظر الی شیء لم یر مثله قط نظر الی انسان اعلاه اثنان واسفله واحد فلم یدر عمر کیف الحکم فیه فارسل الی علی فجاء فنظر الیه فقال انظرها اذا رقد ثم یصاح فان انتبه الراسان جمیعا فهو واحد وان انتبه الواحد وبقی الاخر فاثنان فقال عمر لا ابقانی الله بعدک یا ابا الحسن (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین الستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت عمر کی خلافت کیوقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جسکے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤن اور ایک قبل اور ایک دبر تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا انسان بچہ دیکھا کہ ویسا کبھی نہین دیکھا تھا سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے تک ایک تھا حضرت عمر اسکو ورثہ دینے مین حیران ہوگئے کہ آیا اسکو ایک ورثہ دیا جاوے یا دو وارثون کا حصہ اسکو دیا جاوے پس اسکو جناب امیر کی خدمت فیصلہ کے لیے بھیجا آپنے دیکھکر فرمایا جب یہ سو جائے تو تم لوگ چلاؤ اگر اسکے دونون سر ایکساتھ ہی ہلین تو سمجھ لو کہ یہ لڑکا ایک ہے اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھ لو کہ دو ہین پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابوالحسن خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم باصول الدین یعنی علم کلام

یہ علم جسکو علم الٰہی اور عقاید اور متاخرین کی اصطلاح مین علم کلام کہتے ہین بعد تفسیر حدیث کے اسکا مرتبہ نہایت عالی ہے کیونکہ اس مین توحید اور نبوت اور احوال معاد سے بحث ہوتی ہے اور قضا و قدر کے اسرار و غوامض بیان کیے جاتے ہین اسکے نکات جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبات مین موجود ہین وہ کسی صحابی کی کلام مین نہین چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ متکلمین

له اما علم الاصول وقد جاء فی خطب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب من اسرار التوحید العدل والنبوة والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لم یات فی کلام سائر الصحابة جمیع فرق المتکلمین ینتهی آخر نسبتهم فی هذا العلم الیه اما المعتزلة فهم ینسبون انفسهم الیه والاشعریة کلهم منتسبون الی الاشعری وهو کان تلمیذ الی علی الجبائی المعتزلی وهو منتسب الی امیر المؤمنین علی واما الشیعة فانتسابهم الیه ظاهر واما الخوارج فهم مع غایة بعدهم عنه کلهم ینتسبون الی اکابرهم وا ولئک الاکابر کانوا تلامذة علی فثبت ان جمهور المتکلمین من فرق الاسلام کلهم تلامذة علی (اربعین فی اصول الدین)

کے جتنے فرقے ہین وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوتے ہین سب سے پہلا فرقہ جسنے سب سے پہلے اس علم میں شہرت پائی ہے معتزلہ کا ہے اسکا بانی واصل بن عطا ہے جسنے ابو ہاشم بن عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عبداللہ نے اس علم کو اپنے والد محمد بن حنفیہ سے سیکہا ہے اور محمد بن حنفیہ کو جو کچہ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے پدر بزرگوار جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام سے حاصل ہوا ہے۔

دوسرا فرقہ جسنے معتزلہ کے بعد اس علم مین کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے جو امام ابو الحسن علی بن ابی البشر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے۔ امام ابو الحسن اشعری امام ابو علی جبائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ مین سے ہین جو مشائخ فرقہ معتزلہ مین سے تہے پس یہ فرقہ بہی معتزلہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جسکا انتساب جناب امیر علیہ السلام کی طرف اوپر ثابت ہوچکا ہے ✤

متکلمین مین سے تیسرا فرقہ زیدیہ کا ہے جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر علیہ السلام کیطرف ظاہر ہے ✤

چوتہا گروہ متکلمین سے خوارج کا ہے جو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہین۔ تاریخ کے دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تہے جو ابتدا مین حضرت امیرؑ سے تعلیم پاتے رہے ہین ✤

ہم تہوڑا چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہین جن سے معلوم ہوسکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بہی باوجود اسقدر علم و فضل کے کبہی ایسے نازک و پیچیدہ مسائل توحید کو اس رزانت الفاظ کے ساتہہ نہین بیان کیا ✤

(۱) قال له بعض من حضر لديه من الواردين متى كان ربنا فقال له الم يكن هو كائن بلا كيف يكون بلا كينونة كان لم يزل قبل القبل وبعد البعد بلا غاية ولا منتهى اليه انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية وسع كل شيء علما (اخرجه ابن عساكر) کسی نے سوال کیا یا امیر المومنین کب تہا رب ہمارا فرمایا کیا وہ نہین تہا کہ پہر ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے تہا اور وہ تہا بغیر کیفیت کے وہ تہا اور ہوتا نہین تہا وہ ہمیشہ سے تہا سب پہلون سے پہلا اور سب پچہلون سے پچہلا ہمیشہ سے بلا کیفیت اسکی انتہا نہین اسکی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے وہ ہر نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کیوجہ سے ہر شے کو لیے ہوئے ہے ✤

(۲) قال فى تمجيد الله وتحميده وتوحيده وهو الله الذى لا يبلغ مدحته القائلون ولا يحصى نعمائه العادون ولا يؤدى حقه المجتهدون الذى لا يدركه بعد الهمم ولا يناله غوص الفطن مطابق المسئول) جناب امیر علیہ السلام خداوند تعالیٰ کی تمجید اور تحمید اور توحید مین بیان فرماتے ہین کہ

وہ وہ ذات ہے کہ اسکی مدح تک بولنے والے نہیں پہونچ سکتے اور نہ اسکی نعمتوں کو شمار کرنیوالے گن سکتے ہیں اور نہ کوشش کرنیوالے اسکا حق ادا نہیں کر سکتے نہ ہمتوں کی بلندی اس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ دانائی کو اسکی ذات تک رسائی ہے جسکو زیادہ تر جناب امیر کے ایسے نادر اقوال کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کے آخر میں حضرت کے چند خطبات کو دیکھے اور اگر اس سے بھی سیری نہو تو نہج البلاغۃ کو مطالعہ کرے یہ رسالہ اُسکی تحریر کا متحمل نہیں ہو سکتا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم التصوف

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہین چنانچہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین تحریر فرماتے ہین - قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی ھذا الامر الذی اشار الی ما تضمنہ القلوب و ادمی الی حقائقہ بعد نبینا صلعم علی ابن ابیطالب یعنے جنید بغدادی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ ہمارا پیشرو اس امر تصوف مین کہ جسنے اشارہ کیا ہے طرف اس شے کی جو دلون مین آکے متضمن ہوتی ہے اور جسنے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کیطرف ایما کیا ہے وہ علی بن ابیطالب ہین اور خواجہ پارسا پھر اسی رسالہ کے دوسرے مقام مین لکھتے ہین ان امیر المومنین علی بن ابیطالب لو تفرغ عنا عن الحروب لنقل الینا عنہ من ھذا العلم یعنی علم الحقائق و التصوف ما لا تقوم لہ القلوب یعنے اگر امیر المومنین علی بن ابی طالب اپنے غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لیئے اس علم یعنے علم حقائق اور تصوف کے متعلق وہ باتین نقل کیجاتین کہ دل جسکے متحمل نہو سکتے +

اور کشف المحجوب مین مرقوم ہے قال سید الطائفۃ الجنید شیخنا فی الاصول و البلاء علی المرتضی یعنی اماماً فی علم الطریقۃ و معاملاتہا ھو علی المرتضی - سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ ہمارے پیر اصول اور بلا مین علی مرتضے ہین یعنے ہمارا امام علم طریقت مین اور اسکی معاملات مین علی مرتضی ہین +

تمام سلسلے مثل قادریہ - و چشتیہ و قشیریہ و سہرویہ و احمدیہ الغزالیہ و محمدیہ الغزالیہ و شطاریہ و رفاعیہ و سہروردیہ و کبرویہ و شاذلیہ و نقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام تک منتہی ہوتے ہین +

اگرچہ اس زمانہ مین ہر ایک سلسلے سے ہزارہا شاخین نکلی ہین لیکن متقدمین کے نزدیک انکے اصل دو طریقے تھے جنیدیہ اور طیفوریہ جنیدیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت سری سقطی سے بیعت ہے اور حضرت سری سقطی حضرت معروف کرخی کے مرید ہین - اور حضرت معروف کرخی نے حضرت داؤد طائی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت داؤد طائی حضرت حبیب عجمی سے فیضیاب ہوے ہین اور حضرت حبیب عجمی حضرت حسن بصری کے مرید ہین اور حضرت حسن بصری نے خرقہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سے

پہنا ہے +

دوسرا طریقہ طیفوریہ ہے جو منسوب ہے طیفور ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جنکی بیعت حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے تھی پس جتنے طرق ہیں سبکا خاتمہ جناب امیر علیہ السلام کی ذات مقدس تک ہوتا ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فے اصول الدین میں لکھتے ہیں ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان نسب جمیع الصوفیۃ ینتہی الیہ +

جناب امیر علیہ السلام کا علم نحو

یہ علم تو حضرت امیر علیہ السلام ہی کی ایجاد ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ الخلفا میں لکھتے ہیں عن ابی الاسود الدئلی قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فرأیتہ مطرقا متفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم لحنا فاردت ان اصنع کتابا فی اصول العربیۃ فقلت ان فعلت ھذا احییتنا وبقیت فینا ھذہ اللغۃ ثم اتیتہ بعد ثلث ایام فالقی الی صحیفۃ فیہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبا عن المسمی والفعل ما انبا عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبا عن معنے لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثۃ ظاھر ومضمر وشیٔ لیس بظاھر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاھر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء وعرضتہا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ھی منہا فزدھا فیہا ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی پاس گیا میں نے دیکھا آپ گردن مبارک جھکائے کسی فکر میں ہیں میں نے استفسار کیا یا امیر المومنین آپ کس باب میں فکر فرما رہے ہیں ارشاد کیا میں نے تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اپنی زبان میں غلطی کرتے ہوئے سنا ہے اسلیے میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایسی کتاب لکھوں کہ اس میں عربی زبان کے قاعدے ہوں میں نے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم لوگوں کو زندہ فرما دینگے اور ہم میں یہ زبان عربی باقی رہجائیگی پھر میں تین دن کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے خدمت اقدس میں گیا آپ نے مجھے ایک کاغذ دیا اس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کل کلام تین قسم پر ہے اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے کہ مسمی کی حرکت سے خبر دے اور حرف وہ چیز ہے کہ ایسے معنے سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد ازاں ارشاد کیا اسکا تتبع کر اور جو کچھ مناسب معلوم ہو اس میں بڑھا اور آگاہ ہو اے ابو الاسود کہ سب اشیاء تین قسم پر ہیں ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی ہے کہ وہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت

اسی شئے کے دریافت کرنے مین معلوم ہوتی ہے کہ جو نہ ظاہر ہے نہ مضمر ۔ ابو الاسود کہتا ہے کہ مینے اس قاعدے سے بہت سی چیزین نکالکے جمع کین اور جناب امیر کو سنائین اس مین حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا ان مین سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیْتَ اور لعلّ اور کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لکن کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تونے اسکو کیون چھوڑ دیا مینے عرض کیا کہ مین اسکو حروف ناصبہ سے نہین جانتا تھا فرمایا کہ وہ بھی انہین مین سے ہے اس کو بھی زیادہ کر دے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا علم فصاحت

اس علم مین جناب امیر علیہ السلام سید البلغا اور امام الفصحاء تھے جسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل مبعوث ہوئے تھے اسیطرح سے جناب امیر خاتم الفصحا پیدا ہوئے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا ادم بالفی عام فلما خلق ادم صرنا فی صلبہ ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصیرنی فی صلب عبد اللہ وصار علی فی صلب ابی طالب فاختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ والفصاحۃ واشتق اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وھذا علی راخرجہ ابن السبوع الاندلسی فی کتاب الشفا) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ ہماری باپ آدم پیدا ہون مین اور علی دو ہزار برس پہلی ایک نور سے پیدا ہوئے ہین جب آدم مخلوق ہوئے تو ہم انکی صلب مین جاگزین ہوئے پھر ہم بزرگ پشتون سے پاک رحمون کیطرف انتقال کرتے رہے یہانتک کہ ہم جناب عبد المطلب کی پشت مین منتقل ہوئے پھر ہم منقسم ہوگئے دو حصون مین پس مین جناب عبد اللہ کی پشت اقدس مین منتقل ہوگیا اور علی ابو طالب کی پشت مین پس خدا نے مجھکو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور علی کو علم اور شجاعت اور فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے پاک نامون سے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالی محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے اور یہ علی ہے ❖

جناب امیر علیہ السلام نے خطابت کے وہ طریق کلام مین ایجاد فرمائے ہین جن سے شعرائے جاہلیت کو مطلق اطلاع نہ تھی عبد الحمید بن یحیے کا قول ہے کہ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع یعنے مینے ستر خطبے جناب امیر علیہ السلام کے یاد کیے ہین اور ابن بناتہ جو زبردست خطیب ہو گذرا ہے اور حافظ ابن تیمیہ الحرانی حنفی جنکی تقلید کرتے ہین کہتا ہے کہ مینے سو اعظ علی بن ابی طالب سے ایک خزانہ حاصل کیا کہ

جناب امیر علیہ السلام کی وہ فصاحت و بلاغت تھی کہ جسکے دوست دشمن سب قائل تھے چنانچہ روایت ہے کہ جب
محقن بن ابی محقن جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور خوشامد کی راہ سے کہنے لگا جئتك
من عند اعی الناس فقال فی جوابه ویحك تقول اعی الناس فهو والله ما لسن الفصاحة لقريش غيره
یعنی میں تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو بات کرنے میں فرو ماندہ ہے معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ
پر تو ایسے شخص کو بات کرنے میں عاجز کہتا ہے خدا کی قسم ہے قریش کے لیے فصاحت میں کوئی اس سے زیادہ
بامحاورہ بولنے والا نہیں ہے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا علم الشعر

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا میں لکھتے ہیں اخرج الشعبي قال كان ابو بكر يقول الشعر وكان
عمر يقول الشعر وكان عثمان يقول الشعر وكان علي اشعر یعنے شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے
اور جناب حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے چنانچہ جناب کا دیوان بدیع مشہور خاص
و عام ہے ؛

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی اور اسکات خصم کی یہ کیفیت تھی کہ ایک بات میں دوسرے کو بند فرما دیتے تھے
عن محمد بن قيس قال دخل ناس من اليهود على علي فقالوا له ما صبرتم بعد نبيكم الا خمس و
عشرين سنة حتى قتل بعضكم بعضا فقال علي قد كان صبر خيل ولكنكم ما جفت اقدامكم من البحر
حتى قلتم يا موسى اجعل لنا الها كما لهم آلهة (اخرجه احمد) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ چند یہودی
جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگوں نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچیس برس ہی
صبر نہیں کیا حتے کہ تم میں سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا فی الحقیقت
صبر کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکلکر خشک بھی نہیں ہوئے تھے کہ تم نے کہا یا موسی جیسے
مصریوں کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہمکو بنا دے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا علم الکتابت

جناب امیر علیہ السلام حسن خط میں مہارت تام رکھتے تھے چنانچہ خود حضرت امیر کا قول ہے علیکم بحسن الخط فانہ
من مفاتیح الرزق یعنے تم پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو خوشخطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیوں میں سے ہی ہے۔ دوسرے
مقام پر حضرت فرماتے ہیں علموا اولادکم الکتابۃ فان فی الکتابۃ ہمم الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی
اولاد کو کتابت سکھاؤ کیونکہ کتابت میں بادشاہوں کی ہمت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلی یا ابا الحسن ربما شہدت وغبنا وربما شہدنا وغبت ثلاث
اسالک عنہن ہل عندک منہن علم قال علی وما ہن قال الرجل یحب الرجل ولم یر منہ خیرا ویبغض
الرجل ولم یر منہ شرا قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح فی الہوی جنود مجندۃ تلتقی
فتشام فما تعارف منہا ایتلف وما تناکر منہا اختلف فقال عمر واحدۃ والرجل یتحدث الحدیث انسیہ
اذ ذکرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من القلوب قلب الا ولہ سحابۃ کسحابۃ القمر بین القمر
یضیئ اذ علیہ سحابۃ فاظلم اذ انجلت قال اثنتان والرجل یری الرؤیا منہا ما یصدق ومنہا ما
یکذب قال علی نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد ولا امۃ ینام فیستثقل نوما الا
یعرج بروحہ الی العرش فالتی لا یستیقظ الا عند العرش فتلک الرؤیا التی تصدق والتی یستیقظ
دون العرش فہی الرؤیا التی تکذب فقال ثلاث کنت فی طلبہن فالحمد للہ الذی اصبتہن قبل
الموت (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب حضرت علی علیہ السلام سے کہنے لگے یا ابا الحسن بسا اوقات آپ
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور ہم نہیں تھے اور بسا اوقات ہم حاضر تھے
اور آپ غائب تھے تین باتیں ہیں آپ سے پوچھتا ہوں اگر آپ کو علم ہو تو آپ مجھے بتا دیں حضرت علی نے فرمایا
وہ کیا ہیں حضرت عمر نے کہا کہ ایک آدمی سے ایک آدمی محبت کرتا ہے حالانکہ نہ اسنے کوئی نیکی دیکھتا ہے
اور ایک آدمی ایک سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اسنے کسیطرح کی برائی نہیں دیکھی ہوتی جناب علی نے فرمایا ٹھیک
ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحیں ہوا میں لشکر صف بستہ باہم ملتے ہیں اور بو سونگھتے
ہیں پس جسکو ان میں سے پہچانتے ہیں محبت کرتے ہیں اور جس سے نفرت کہاتے ہیں اختلاف کرتے
ہیں حضرت عمر نے کہا یہ ایک بات ہوئی پھر حضرت عمر نے کہا انسان بات کرتا کرتا اسکا ذکر بھول جاتا ہے
جناب امیر علیہ السلام نے کہا میں نے سنا ہے کہ کوئی دل ایسا نہیں کہ اوسپر مثل قمر کے بادل نہ ہو جب اسپر

وہ بادل ہوتا ہے تو وہ روشن ہوتا ہے۔ اور جب اسپر سے وہ بادل کھلجاتا ہے تو وہ تاریک ہوجاتا ہے حضرت
عمرنے کہا یہ دوسری بات ہوی اور آدمی خواب دیکھتا ہے بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا جناب علی نے فرمایا
کوئی مرد یا عورت ایسے نہیں کہ وہ سوئے اور اسکی روح عرش کیطرف نہ پرواز کرتی ہو پس وہ روح جو عرش کے
قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اسکا خواب سچا ہے اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہونچکر بیدار ہو اسکا خواب
جھوٹا ہے حضرت عمرنے کہا یہ تین باتین تھین جنکی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے
پہلے ان تک پہونچا دیا ؞

قال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سلیمان الشیبانی عن علی انه اتی برجل فقیل له زعم
هذا انه احتلم بامی فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله (تاریخ الخلفا) عبد الرزاق مصنف مین
لکھتے کہ ہم سے ثوری بیان کرتے تہے کہ سلیمان شیبانی روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی کی نسبت جناب
علی کے پاس کہا گیا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے میری مان کے ساتھ احتلام ہوا ہے جناب امیر نے فرمایا
جا اور اسکو دہوپ مین کھڑا کرکے اسکے سایہ کو مار ؞

جناب امیر علیہ السلام کا علم الجفر والجامعة

قال طائفة ان الامام علی ابن ابی طالب وضع الحروف الثمانیة والعشرین علی طریق البسطة الاعظم
فی جلد الجفر یستخرج منها بطریق مخصوصة وشرائط معینة ما فی لوح القضاء والقدر وهذا
علم توارثه اهل البیت (کشف الظنون للعلامة کاتب چلپی) ایک گروہ کہتا ہے کہ امام علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے اٹھائیس حروف کو جفر کی جلد مین بسط اعظم کے طریق پر وضع کیا تھا اس سے بطریق مخصوص
وشرائط معینہ اسرار لوح اور قضا و قدر معلوم ہوسکتی تھی اور یہ ایسا علم ہے کہ جسے اہل بیت ہی کو
ورثہ پہونچا ہے ؞

قال ابن قتیبة فی کتاب ادب الکاتب والدمیری فی حیوة الحیوان ان کتاب الجفر جلد جفر کتب فیه الامام
جعفر الصادق لاهل البیت کلما تحتاجون الی علمه وکلما یکون الی یوم القیمة کذا حکاه ابن خلکان عنه
ایضا وکثیر من الناس ینسب کتاب الجفر الی امیر المؤمنین علی وهو وهم والصواب ان الذی وضعه
جعفر الصادق ابن قتیبہ ادب الکاتب مین اور دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہین کہ کتاب جفر ایک ایسی کتاب ہے جسمین امام جعفر صادق علیہ
السلام اہل بیت کی ضرورت کے لیے قیامت تک کے حالات کو درج کیا ہے۔ چنانچہ ابن خلکان بھی ان سے اس امر کو
روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس علم کو جناب امیر علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے ہین لیکن یہ ایک وہم ہے ٹھیک بات

یہی ہے کہ امام جعفر صادق نے اس علم کو وضع کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم حساب

(۱) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ فلما وضع الغذاء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغذاء فجلس فاستوفوا فی اکلھم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیۃ دراھم وقال خذا ھذا عوضا مما اکلت من طعامکما فتنازعا وقال صاحب الارغفۃ الخمسۃ لی خمسۃ دراھم ولک ثلاثۃ دراھم وقال صاحب الارغفۃ الثلاثۃ لا ارضی الا ان تکون الدراھم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المومنین علی فقصا علیہ قصتھما فقال لصاحب الارغفۃ الثلاثۃ قد عرض لک صاحبک ما عرض وخبزہ اکثر من خبزک فارض بالثلاثۃ قال لا واللہ لا رضیت الا بمر الحق فقال لہ لیس لک فی مر الحق الا درھم فقال لہ عرض علیک صاحبک صلحا فقلت لا ارضی الا بمر الحق ولا یجب لک فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنی الوجہ فی مر الحق حتی اقبلہ فقال علی الیس الثمانیۃ الارغفۃ اربعۃ وعشرون ثلثا وانتم ثلاثۃ انفس ولا یعلم الاکثر منکما اکلا ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیۃ اثلاث وانما لک تسعۃ اثلاث واکل صاحبک ثمانیۃ اثلاث ولہ خمسۃ عشر اثلاث وبقی لہ سبعۃ اکل صاحب الدراھم واکل لک واحدۃ من تسعۃ فلک واحد بواحد ولہ سبعۃ بسبعۃ فقال رضیت الان یا علی (استیعاب) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانے کو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسکو شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے میں شریک ہوگیا۔ وہ تینوں جب آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا اٹھ کھڑا ہوگیا اور دونوں کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانے کا جو میں نے تمہارے کھانے میں سے کھایا ہے بس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییے اور تجھے تین تین روٹیوں والے نے کہا میں نصف لونگا۔ تصفیہ کے لیے دونو جناب امیر کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا ساتھی جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے لے لے۔ حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہو جائے میں نہیں راضی ہوتا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں تیرا دوست صلح کے رو سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے تو اسے یہ کہتا ہے جب تک کہ میرا حق مجھے معلوم نہ ہو جائیگا میں نہیں راضی ہوتا۔ تیرا حق تو انصاف کے رو سے

ایک درہم ہے۔ اسنے کہا یا امیر المؤمنین مجھ سے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ مین قبول کرون آپنے فرمایا کہ کیا آٹھ روٹیون
کے چوبیس تہائیان نہین ہین۔ اور تم تین آدمی کہانیوالے تھے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ
کہانیوالا تہا اور کون کم اسلیے یہی خیال کیا جاتا ہے کہ تم تینون نے برابر کہایا ہے۔ پس تونے آٹھ تہائیان
کہائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین۔ اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان
تہین۔ اور اسنے بہی آٹھ تہائیان کہائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کہائین اور
تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کہائی پس تیرے ایک ٹکڑے روٹی کے عوض ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون
کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم ہی کے لینے پر راضی ہون ✤

(۲) قال محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأة جاءت عند علی و قد خرج من داره لیرکب
فترک رجله فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائة دینار و قد دفعوا الی دینارا
واحدا و اسالک ایصال حقی الی فقال لها خلف اخوک ابنتاین فقالت نعم قال لهما الثلثان اربعمائة
وقال خلف اما قالت نعم قال لها السدس مائة دینار وخلف زوجة قالت نعم قال لها الثمن خمس و
سبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرفی
محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین کہ ایک عورت جناب امیر کے پاس آئی آپ اسوقت اپنے
گہر سے نکلکر سوار ہورہے تہے ایک پاؤن رکاب مین ڈالا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بہائی چہ سو
دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجہکو ایک دینار دیا ہے مین آپسے اپنا انصاف چاہتی ہون حضرت نے بلا تامل
جوابدیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہگئی ہونگی اسنے کہا ہان آپنے فرمایا دو ثلث یعنے چار سو دینار انکے
لیے ہوئی اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی جسکو ثمن
یعنے پچہتر دینار ملے پہر حضرت نے پوچہا کہ تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار
بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے جا لوٹ جا ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم ہیئت

عن یونس بن عبد الرحمن قال قلت لابی عبد اللہ اخبرنی عن علم النجوم ما هو قال علم من الانبیاء قلت
علی بن ابی طالب کان یعلمه فقال کان اعلم الناس به (اخرجه ابن طاؤس) یونس بن عبد الرحمن سے منقول
ہے کہ مینے ابو عبد اللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اسکی اصلیت کیا ہے انہون نے فرمایا وہ انبیا کا علم
ہے پہر مینے کہا کہ کیا علی ابن ابیطالب بہی علم کو جانتے تہے وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے زیادہ اس علم

کوجانتے والے تھے ٭

تنبیہ اگرچہ اسحدیث مین علم نجوم کا ذکر ہے لیکن اس سے علم ہیئت مراد ہے کیونکہ احکام نجوم متعلق سعادت ونحوست و اخبار عن المغیبات لوازم کہانت سے ہین جناب امیرؑ اسکو خلاف شریعت جانتے تھے چنانچہ محقق شیخ علی جناب امیر سے روایت کرتے ہین ایاکم و تعلم النجوم الا فیما یھتدی بہ فی بر او بحر فانھا تدعو الی الکہانۃ یعنی علم نجوم کے سیکھنے سے تم پرہیز کرو مگر اس میں سے وہ امر کہ تمکو صحرا اور دریا مین رہنمائی کر سکے کیونکہ اسکے سوا علم نجوم کہانت ہی ہے پس ثابت ہوا کہ علم نجوم سے علم ہیئت الافلاک مراد ہے اور وہ مستتبع ہے لما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالی و عظم قدرتہ روایت ہے کہ ایکدفعہ لوگ جناب امیر کے سامنے اہرام مصری کی تاریخ بنیاد کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور کوئی شخص ٹھیک وقت بیان نہین کر سکتا تھا آپنے پوچھا کیا انپر کوئی تصویر بنی ہوئی ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ انپر ایک چیل کی تصویر ہے جسکے پنجہ مین خرچنگ پکڑا ہوا ہے آپنے فرمایا بنی الہرمان والنسر فی السرطان یعنے مصر کے مثلث نما مینا اسوقت تعمیر ہوئی تھی جبکہ نسر طائر برج سرطان مین تھا اور نسر دو ہزار برس مین ایک برج کو طی کرتا ہے اور آجکل جدی مین ہے اس حساب سے بارہ ہزار برس انکی بنیاد کو ہوئے ہین

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل عملی کا بیان

جناب امیر کا زہد

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین ایک گروہ صحابہ کا زہد اور ورع مین مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاری سلمان فارسی ابو الدردا وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم یہ سب بزرگوار ترک و تجرید مین جناب مولی علی علیہ السلام کے مقلد تھے۔

(۱) عن قبیصۃ قال ما رأیت ازھد فی الناس من علی بن ابی طالب (معجم الاحباب فی مناقب الاصحاب) قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے لوگون مین علی بن ابی طالب سے زیادہ تر زہد والا نہین دیکھا ٭

(۲) عن حسن بن صالح قال تذاکروا الزھاد عند عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ فقال عمر ازھد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر و ابن اثیر فی تاریخیھما) حسن بن صالح کہتے ہین کہ لوگ عمر بن عبد العزیز کے پاس زاہدون کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگون مین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ زاہد تھے ٭

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک بزینۃ لم تزین العباد

بزینة احب منها هی زینة الابرار عند الله الزهد فی الدنیا فجعلك لا تنال من الدنیا و لا تنال الدنیا منك شیئا و وهب لك حب المساکین فجعلك ترضی بهم اتباعا و یرضون بك اماما (اخرجه ابو الحسین الحاکمی و ابن الاثیر فی اسد الغابه) جناب عمار بن یاسر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جناب علیؑ سے حضرت خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق تجھ کو اے علی خدا تعالی نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ بندون کو اس سے بہتر زینت نہین دی گئی وہ زہد فی الدنیا ہے جو الله تعالے کے نزدیک نیک بندون کی زینت ہے پس تجھ کو ایسا بنایا ہے کہ تجھے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہ ملی تجھ کو مسکینون کی محبت دیگئی اور تجھ کو انکے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے۔ اور انکو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے ❊

(۴) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی کیف انت اذا زهد الناس فی الاخرة و رغبوا فی الدنیا و اکلوا التراث اکلا لما و احبوا المال حبا جما و اتخذوا دین الله دخلا و مال الله دولا قلت اترکهم و ما اختاروا و اختار الله و رسوله و الدار الاخرة و اصبر علی مصیبات الدنیا و بلواها حتی الحق بك انشاء الله قال صدقت اللهم افعل (اخرجه الحافظ الثقفی) جناب امیر علیه السلام سے روایت ہے کہ مجھ سے سرور دنیا و الدین صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ یا علی جب لوگ دنیا مین رغبت کرینگے اور آخرت کو چھوڑ دینگے اور لوگون کی میراث کھا جائینگے اور دین کو خرابی مین ڈالینگے اور الله کا مال تقسیم کرینگے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ مینے عرض کیا مین انکو چھوڑ دونگا اور جو وہ اختیار کرینگے مین اسکو ترک کردونگا اور الله اور الله کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتون اور سختیون پر صبر کرونگا یہانتک کہ مین انشاء الله آپ سے ملاقات کرون فرمایا تو نے سچ کہا ہے حضرت صلی الله علیه وسلم نے دعا فرمائی اے خدا اسکے ساتھ ایسا ہی کریو ❊

(۵) عن علی بن ربیعة ان علی بن ابی طالب جاءه ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت المال من صفراء و بیضاء قال الله اکبر فقام متوکئا علی ابن النباح حتی قام علی بیت المال و امر فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال للمسلمین و قال یا صفراء و یا بیضاء غری غیری حتی ما بقی منه دینار و لا درهم ثم امر بنضحه و صلی فیه رکعتین (اخرجه احمد فی المناقب) مروی ہے علی بن ربیعہ سے کہ جناب امیر علیه السلام کے پاس ابن النباح آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ بیت المال کو اشرفی اور روپئے سے بھرا رکھین جناب امیر الله اکبر کہکر اور ابن النباح کے کندھے پر تکیہ کرکے اٹھے اور بیت المال میں آکر کھڑے ہو گئے اور لوگون کے بلانیکا حکم دیا جو کچھ بیت المال مین موجود تھا سب مسلمانون کو بخشدیا پھر فرمایا اے اشرفی اور اے روپئے میرے غیر کو مغرور کرو۔ یہانتک کہ بیت المال مین نہ اشرفی

رہی نہ روپیہ پیہ اس میں پانی چیڑکنے کا حکم دیا اور دوگانہ نماز کا ادا کیا ÷

(۶) عن مجمع التیمی قال رأیت علیا دخل بیت المال فرای فیہ شیئا فقال لا اری ھذا ھا وھا وبالناس الیہ حاجۃ فامر بہ فقسم وامر بالبیت فکنس ثم نضح فصلی فیہ رجاء ان یشہد لہ یوم القیامۃ انہ لم یحبس فیہ المال عن المسلمین (اخرجہ احمد) روایت ہے مجمع تیمی سے کہ میں نے جناب امیر کو بیت المال میں جاتے ہوئے دیکھا اس میں مال بھرا تھا پس فرمایا میں اسکو اسجگہ نہیں دیکھنا چاہتا حالانکہ لوگوں کو اسکی ضرورت ہے پس تقسیم کا حکم دیا جب وہ مال تقسیم ہو چکا اس گھر میں جھاڑو دینے کا حکم کیا پھر اس میں پانی چیڑکوایا اور اس میں نماز پڑہی اس امید پر کہ قیامت کے روز اسکی گواہی دے کہ میں نے مسلمانوں سے بچا کر اس میں مال کو بند نہیں کیا ÷

(۷) عن الحسن علیہ السلام قال ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ درھم ارصد بھا الخادم (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے نہ مال کو جمع کیا اور نہ پیچھے چھوڑا بجز چہ سو درہم کے کہ اس سے خادم مول لینا چاہتے تھے ÷

(۸) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی اٰجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوبۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ) ابو نعیم سے مروی ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ پکی اینٹ پر پکی اینٹ اور نہ کچی اینٹ پر کچی اینٹ اور نہ بانس پر بانس دہرا ہے اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آبادی بڑہا دیتے ÷

(۹) عن ابن شہاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ (اخرجہ احمد) ابن شہاب زہری نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم اس امت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی بن ابی طالب سے زائد کسی شخص کو زاہد نہیں پاتے کہ انہوں نے نہ کبھی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پر بانس دہرا۔

جناب امیر علیہ السلام کا زہد فی اللباس

(۱) عن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المؤمنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک فی ھذا المال نصیبا وانت تفعل ھذا بنفسک فقال واللہ ما ارزأکم من اموالکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینۃ ما عندی غیرھا

(اخرجہ احمد فی المناقب و ابن اثیر فی تاریخہ) ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس قصر خورنق مین گیا موسم سرما تھا آپ شدت سرما سے کانپ رہے تھے فقط ایک پرانا کپڑا اوڑھے تھے مینے عرض کیا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے آپکے لیے اور آپکے اہل و عیال کے لیے اس بیت المال مین سے حصہ مقرر کیا ہے اور آپ اپنے نفس کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہین آپ نے فرمایا واللہ مین تمہارے مالون مین سے کسی چیز کو پسند نہین کرتا واللہ یہ وہی میرا کمبل ہے کہ جسکو مین مدینہ سے لایا ہون

(۲) عن زید بن ابی وھب قال خرج علی الی الناس وعلیہ ازار مرقوع فعاتبہ الجعد بن نعجۃ فی لباسہ فقال مالک فی لبوسی ان لبوسی ھذا ابعد من الکبر واجدر ان تقتدی بہ المسلم (اخرجہ احمد) زید بن ابی وہب سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام گھر سے باہر لوگون مین تشریف لائے لنگی تہ بند مین جابجا پیوند لگے ہوئے تھے ابن نعجہ خارجی آپ کو اس لباس مین دیکھکر عتاب کرنے لگا آپ نے فرمایا تم کو میرے لباس سے کیا سروکار ہے یہ میرا لباس غرور سے دور ہے اور اس لائق ہے کہ مسلمان اسکی پیروی کر سکے

(۳) عن عمرو بن قیس قال قیل لعلی یا امیر المومنین لم ترقع قمیصک قال تخشع القلب ویقتدی بہ المومن (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ والمتقی فی کنز العمال) عمرو بن قیس کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام سے کہا گیا کہ یا امیر المومنین آپ اپنی قمیص کو کیون پیوند لگایا کرتے ہین آپ نے فرمایا اس سے آدمی کا دل نرم ہوتا ہے اور مومن اسکی پیروی کر سکتا ہے ✤

(۴) عن ام سلیم وقد سئلت عن لباس علی الذی اصیب فیھا قالت کان لباس الکرابیس السنبلانیہ (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) ام سلیم سے جناب علی علیہ السلام کے اس لباس کی نسبت پوچھا گیا جس مین انکا انتقال ہوا تھا وہ کہنے لگین کہ آپ کا لباس سنبلانی کمی کا تھا

(۵) عن ابن ملیکۃ قال لما ارسلہ عثمان الی علی فی العاتیب وجدہ موتزرا بعباءۃ محتجزا بعقال وھو یھنا بعیرا لہ ای یطلیہ بالقطران) ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان نے انکو عاقیب مین جناب علی علیہ السلام کی خدمت مین بھیجا تو انہون نے جناب علی کو دیکھا کہ آپ عبا کا تہ بند باندھے اور رسی پر لپیٹے ہوئے ہین اور وہ اپنے اونٹ کو بدبودار روغن مل رہے ہین ✤

(۶) عن ابی بحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازارا غلیظا ثمنہ خمسۃ دراھم وقد اشتراہ بخمسۃ دراھم قال ورأیت معہ خمسۃ دراھم مصرورۃ قال ھذا بقیۃ نفقتنا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی بحر اپنے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہین کہ مینے امیر علیہ السلام کو ایک موٹا تہ بند باندھے ہوئے دیکھا جسکی قیمت پانچ درہم تھی اور پانچ درہم انکی ہمیان مین بندھے ہوئے تھے کہنے لگے یہ ہمارا باقی نفقہ ہے ✤

(۷) عن ابی البحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازارا غلیظا قال اشتریتہ بخمسۃ دراہم فمن اربحنی فیہ درہما بعتہ ایاہ قال وکان یأتزر بعباءۃ ویشد وسطہ بعقال ویہنا بعیرہ وہو یومئذ خلیفۃ (اخرجہ احمد نقلت من اسد الغابہ) ابی البحر اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا موٹا تہ بند باندہے ہوئے فرمانے لگے مینے اسکو پانچ درہم سے خریدا ہے جو کوئی مجھکو اس مین ایک درہم نفع دیتو مین اسکو بیچدون راوی کہتا ہے جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام ایک چادر کا تہ بند باندہتے تھے اور ایک رسی سے سخت کستے تھے اوتا پنے اونٹ کو آپ روغن ملتے تھے حالانکہ اس زمانہ مین آپ خلیفہ تھے

(۸) عن ابن عباس قال اشتری علی بن ابی طالب قمیصا بثلاثۃ دراہم ہو خلیفۃ وقطع کمہ من موضع الرسغین[1] وقال الحمد للہ الذی ہذا من ریاشہ[2] (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے جبکہ وہ خلیفہ تھے ایک قمیص تین درہم کو خریدا اور اسکی آستینون کو ہاتہ کے جوڑ کے پاس سے کتر دیا اور فرمایا کہ شکر ہے اس خدا کا کہ جس نے یہ لباس فاخرہ عطا کیا ہے جس سے معاش مین فراخی ہوسکتی ہے ٭

(۹) عن ابی سعید الازدی قال رأیت علیا فی السوق وہو یقول من عندہ قمیص صالح بثلاثۃ دراہم فقال رجل عندی فجاء بہ فاعجبہ فاعطاہ ثم لبسہ فاذا ہو یفضل عن اطراف اصابعہ فامر بہ فقطع ما فضل عن اطراف اصابعہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی سعید ازدی سے نقل ہے کہ مینے جناب علی کو بازار مین دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے آیا کسی کے پاس تین درہم کی قیمت کا اچھا کرتہ ہے ایک آدمی نے کہا میرے پاس ہے آپ اس کے پاس تشریف لیگئے اور وہ کرتا انکو بہلا معلوم ہوا تین درہم پر اسکو خرید کیا جب پہنا تو وہ انکے ہاتہ کی اونگلیون سے بڑہتا تہا آپنے اسکی زیادتی کو کٹوا ڈالا ٭

(۱۰) عن عبد اللہ بن ابی الہذیل قال رأیت علیا خرج وعلیہ قمیص غلیظ رازی اذا مد کم قمیصہ بلغ الظفر واذا ارسلہ صار الی نصف الساعد (ریاض النضرہ) عبد اللہ بن ابی الہذیل سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو گھر سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور ایک موٹا کرتا رازی پہنے ہوئے تہے کہ جب اسکی آستینین کھینچتے تو وہ ہاتہ کے ناخن تک پہونچ جاتی اور جبکہ اسکو چہوڑ دیتے تو وہ کلائی کے نصف تک سکڑ کر رہجاتی ٭

(۱۱) عن الحسن بن جرموز عن ابیہ قال رأیت علیا یخرج من مسجد الکوفۃ وعلیہ قطریتان مؤتزرا بواحدۃ مرتدیا بالاخری وازارہ الی نصف ساق وہو یطوف بالاسواق ومعہ درۃ یأمرہم بتقوی[3] اللہ عز وجل وصدق الحدیث وحسن البیع والوفاء بالکیل والقسط فی المیزان (الاستیعاب)

[1] بضم وسکون مین پونہچا دست ۱۲ [2] ریاش بالکسر جامہای فاخرہ ۱۲

فی معرفۃ الاصحاب) حسن بن جرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ آپ دو قطریہ مین ایک سے تہ بند باندہے ہوئے ہین اور ایک اوڑہے ہوئے ہین انکا تہ بند نصف ساق تک ہے اور وہ بازارون مین پھر رہے ہین اور انکے پاس درہ ہے لوگون کو خدا کے خوف اور سچ بولنے اور کہرا سودا بیچنے اور پیمانے کے پورا کرنے اور ترازو کے برابر رکہنے کا حکم کر رہے ہین ❖

(۱۲) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ومعہ قنبر غلامہ فاشتری منی ثوبین غلیظین فقال لغلامہ قنبر اختر ایہما شئت فخیر قنبر احدہما واخذ علی الاخر فلبسہ (اخرجہ احمد) ابو النوار تہمد بیچنے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام میرے پاس قنبر کو ساتہ لیے ہوئے تشریف لائے اور مجہ سے دو موٹے کپڑے خرید کیے اور اپنے غلام قنبر کو فرمایا ایک ان مین سے جو تجہے پسند آئے لے لے پس قنبر نے ایک کو ان دونون مین سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپ لیکر پہن لیا

(۱۳) عن ابی حیان التیمی عن ابیہ قال رأیت علیا علی المنبر یقول من یشتری منی سیفی فلو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ قال عبد الرزاق وکانت بیدہ الدنیا الا ما کان من الشام (اخرجہ ابو عمر علامہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن حیان التیمی اپنے والد سے ناقل ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ہے جو مجہ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو مین اسکو ہرگز نہ بیچتا۔ عبد الرزاق مصنف مین تحریر فرماتے ہین جناب امیر کا یہ حال اسوقت تہا جبکہ سوا ملک شام کے تمام اسلامی دنیا انکے ہاتہ مین تہی ❖

(۱۴) عن عطاء قال رأیت علی علی قمیص کرابیس غیر غسیل (الاستیعاب) عطا سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو مینے دیکہا تہمد کا بن دہلا کرتا پہنے ہوئے ہین ❖

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابیہ قال رأیت علیا وہو یبیع سیفا لہ فی السوق ویقول من یشتری منی ہذا السیف فو الذی فلق الحبۃ لطال ما کشفت بہ الکرب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ (الریاض النضرہ) علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو بازار مین اپنی تلوار بیچتے ہوئے دیکہا کہ فرما رہے تہے کہ کوئی ہے جو مجہ سے اس تلوار کو خرید کرے قسم ہے اس خدا کی جو دانے کو پہاڑتا ہے بہت سی لڑائیان مینے اس تلوار کے ساتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتح کی ہین۔ اور اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو مین اسکو نہ بیچتا ❖

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت یوما علی امیر المؤمنین علی وہو یخصف نعلہ فقلت لہ ما

قیمت هذه النعل التی تخصف فقال هی واللہ احب الی من دنیا کم الا ان اقیم بہ حقا وادافع باطلا قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویرقع ثوبہ ویرکب الحمار ویردف خلفہ (اخرجہ احمد) عبداللہ
ابن عباس سے مروی ہے کہ میں ایک دن جناب امیر کے پاس گیا دیکھا آپ اپنا جوتا سی رہے تھے۔ میں نے پوچھا آپ کا
جوتا کس قیمت کا ہے فرمایا بخدا یہ جوتا مجھے تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مگر وہ امور جس کی وجہ سے میں حق
کو قائم اور باطل کو دور کر سکوں۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جوتا سیتے تھے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے
اور گدھے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھا لیتے تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا فرش

عن سوید بن غفلة قال دخلت علی علی ولیس فی دار غیر حصیر رث وهو جالس علیه فقلت یا امیر المؤمنین
انت ملک المسلمین والحاکم علیهم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی هذا الحصیر فقال یا
سوید ان اللبیب لا یتأثث فی دار النقلة وامامنا دار المقامة قد نقلنا الیها متاعنا ونحن منقلبون
الیها عنقریب قال فابکانی والله کلامه (اخرجه احمد) سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں گیا آپ ایک پرانے بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ
مسلمانوں کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے مختار ہیں قوموں کے ایلچی آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپ کے
گھر میں اس پرانے بوریے کے سوا کچھ نہیں ہے فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہیں کرتا جس سے نقل کرنا ہو
ہماری آنکھوں کے سامنے ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سامان کو اس میں نقل کر چکے ہیں اور عنقریب ہم بھی اسکی طرف
جانیوالے ہیں سوید کہتے ہیں بخدا آپ کے کلام نے مجھے رلا دیا۔

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

(۱) عن ابن عباس قال وما کان یاکل الا من شیء یاتی من المدینة قال وقدم الیه فالوذج فلم یاکله
فقلت احرام قال لا ولکنی اکره ان اعود نفسی بما لم تعود ما اکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه
احمد) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب امیر سوا اس چیز کے جو مدینہ سے آپ کے پاس آتی اور کچھ نہ کھاتے تھے ایک
دن آپ کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے نہ کھایا میں نے عرض کیا کیا حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے
نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہوں جسکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔
(۲) عن عدی بن ثابت ان علیا اتی بالفالوذج فابی ان یاکل منه وقال شیء لم یاکل منه رسول الله صلی

الله علیه وسلم لا احب ان اکل منه (الریاض النضرہ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے آگے
فالودہ رکھا گیا آپ نے اسکے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اس چیز کا کھانا جس کو
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو +

(۳) عن حبة العرنی ان علیا اتی بالفالوذج فوضع قدامه فقال والله انك لطيب الرائحة حسن اللون
طيب الطعم ولكن اكره ان اعود نفسي ما لم تعتد (الرياض النضرة) حبہ عرنی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب
امیر علیہ السلام کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے فرمایا واللہ تیری بو بہت خوش ہے اور تیرا رنگ بہت بھاتا
ہے اور تیرا مزہ اچھا ہے لیکن مجھے کراہت ہے اس کی کہ اپنے نفس کو اس شی کی عادت ڈالوں جس کا کہ
وہ خوگر نہیں ہے +

(۴) عن عبد الله بن زرير قال دخلت على علي يوم الاضحى فقرب الي حريرة فقلت اصلحك الله يا
امير المؤمنين قد اكثر الله الخير فقال يا ابن زرير سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل للخليفة
من مال الله الا قصعتان قصعة ياكلها هو واهله وعياله وقصعة يضعها بين ايدي الناس
(مطالب السؤل) عبد اللہ بن زریر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عید اضحی
کے دن حاضر ہوا آپ نے حلیم میرے آگے رکھا میں نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے آپ کے لیے مال و متاع
کو وافر کیا ہے۔ اگر آپ ان بطخوں کے گوشت سے ہماری دعوت کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا اے ابن زریر
میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالوں کے سوا خدا کے
مال سے لینا حلال نہیں ایک پیالہ تو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لیے ہے اور دوسرا اس کے مہمانوں
کے لیے +

(۵) عن سويد بن غفلة قال دخلت على علي في قصر الامارة وبين يديه رغيف من شعير وقدح
من لبن والرغيف يابس تارة يكسره بيديه وتارة بركبتيه فشق على ذلك فقلت لجارية له يقال
لها فضة الا ترحمين هذا الشيخ وتنخلين له هذا الشعير اما ترين نشارة عليه وما يعاني منه فقالت
لاي شيء يوجر هو ونا ثم نحن وانه عهد الينا ان لا ننخل له طعاما قط فالتفت الي وقال ما تقول
لها يا ابن غفلة فاخبرته وقلت يا امير المؤمنين ارفق بنفسك فقال لي ويحك يا سويد ما شبع رسول
الله صلى الله عليه وسلم واهله من خبز بر ثلاثة حتى لقي الله تعالى وما نخل له الطعام قط ولقد جعت
بالمدينة جوعا شديدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامراة قد جمعت مدرا تريد ان تبله فقاطعتها
على كل دلو بتمرة فمددت ستة عشر دلوا حتى مجلت يداي ثم اخذت التمر واتيت رسول الله صلى الله

علیہ یملا فاخبرتہ فاکل منہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ مین جناب امیر کے پاس دار الامارہ میں گیا آپکے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودہ کا رکہا ہوا تہا روٹی ایسی خشک تہی کہ کبہی آپ اپنے ہاتہون سے اور کبہی گہٹنون سے توڑتے تہے یہ حالت دیکہکر مجہے نہایت تاسف ہوا اور آپکی لونڈی فضہ سے کہا تو اس بزرگ پر ترس نہین کرتی اور انکے لئے جو چہانکر روٹی نہین پکاتی اور یہ نہین دیکہتی کہ بہسی اسپر لگی ہوئی ہے اور اس سخت روٹی کے توڑنے مین انکو کیسی مشقت ہوتی ہے فضہ نے جواب دیا کیا وجہ ہے کہ اس مین انکو تو اجر ملے اور ہم گنہگار ہون کیونکہ انہون نے ہم سے عہد لیا ہے کہ انکی روٹی ہم کبہی چہانکر نہ پکائین یہ سنکر جناب امیر نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے مینے ساری تقریر بیان کی اور کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنی جان پر رحم فرمایے اور اتنی مشقت نہ اٹہایئے آپ نے فرمایا اے سوید تجہپر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اہل و عیال نے کبہی تین دن برابر گیہون کی روٹی شکم سیر ہوکر نہین کہائی۔ اور کبہی انکے لیے چہانکر آٹا نہین پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینہ مین مین سخت بہوکا تہا مزدوری کرنے کو نکلا دیکہا ایک عورت مٹی کے ڈہیلون کو جمع کرکے اُن کو بہگونا چاہتی ہے مینے اس سے فی ڈول ایک کہجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول کہینچکر اس مٹی کو بہگویا حتے کہ میرے ہاتہون مین چہالے پڑ گئے مین وہ کہجورین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا اور سارا واقعہ بیان کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ان کہجورون کو نوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی علی اذا صلیت الظہر غدا فعد الی قال فلما کان الغد وصلیت الظہر غدوت الیہ فلم اجد عندہ حاجبا یحبسنی دونہ فوجدتہ جالسا وعندہ کوز ماء فدعا بوعاء مشدود علیہ ختم فقلت فی نفسی لقد امننی حتی یخرج الی جواہر اولا ادری ما فیہ فلما کسر الخاتم وحلہ فاذا فیہ سویق فاخرج منہ قبضۃ فی القدح وصب علیہ الماء وشرب وسقانی فلم اصبر فقلت یا امیر المؤمنین اتصنع ہذا بالعراق وطعام العراق کثیر فقال اما واللہ ما اختم علیہ بخلا ولکنی ابتاع قدر ما یکفینی واخاف ان یوضع فیہ من غیرہ وانا اکرہ ان ادخل بطنی الا طیبا فلذلک احترزت بما تری (اخرجہ الملا فی سیرتہ) زید سے نقل ہے کہ مجہے جناب امیرؓ نے فرمایا کل ظہر کی نماز کے بعد تو میرے پاس آئیو اور کہانا کہائیو جب دوسرا دن ہوا۔ اور مین ظہر کی نماز پڑہ چکا انکی خدمت مین حاضر ہوا۔ کوئی حاجب انکا نہین تہا کہ مجہکو ان سے روکتا مینے انکو بیٹہا ہوا پایا انکے پاس پانی کا ایک لوٹا بہرا ہوا تہا۔ پس وہ ایک ظرف سربستہ لائے جسپر مہر لگی ہوئی تہی مینے اپنے دل مین کہا البتہ اس مین سے جواہر نکالکر مجہے عطا فرماوینگے یا کہ مین نہین جانتا کہ اس مین کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مہر کو توڑا اور اسکو کہولا

تو دیکھتا کیا ہون کہ اس میں ستو مین جناب امیر علیہ السلام نے اس مین سے ایک مٹھی بھر کر پیالہ مین ڈالی اور
اسپر پانی ڈالا اور پیا اور مجھکو بھی پلایا مین صبر نہ کر سکا پس مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ عراق مین
رہکر یہ کہاتے ہین حالانکہ عراق کے کہانے قسم قسم کے ہین جناب نے ارشاد کیا واللہ مین بخل کیوجہ سے اسپر
مہر نہین لگاتا مگر جسقدر کہ مجھکو کافی ہو اسکا اتباع کرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ کوئی چیز سوا ستو کے اس
مین نہ رکھی جائے اور مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنا پیٹ سوا پاک چیز کے بہرون اسیلیے احتراز کرتا ہون
جیساکہ تو نے دیکھا ہے ✤

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی علی یوم عید فقدم الی جرابا مختوما فوجدنا فیہ خبز
شعیر یابسا مرضوضا فقدم واکل فقلت یا امیر المؤمنین کیف تختمہ قال خفت من ھذین الولدین
ان یلیناہ بسمن او زیت (شرح نہج البلاغۃ للعلامہ ابن الحدید) عبد اللہ بن ابی رافع سے منقول
ہے کہ مین عید کے دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چمڑے
کا تھیلا رکھدیا مینے اسکو کہولا اور اس مین جو کی روٹیون کے خشک ٹکڑے پائے پس جناب اس مین سے
کہانے لگے مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپنے اسپر مہر کیون لگائی ہے فرمایا مین ان لڑکون سے
ڈرتا ہون کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کرین ✤

(۸) عن ابن حدید قال وکان یاتدم بخل او بملح فان ترقی علی ذلک فببعض نبات الارض
فان ارتفع ذلک فبقلیل من الیان الابل ولا یاکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقابر
الحیوان (شرح نہج البلاغۃ) علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ
سرکہ اور نمک سے کہانا کہایا کرتے تھے جب اس سے کبھی ترقی فرماتے تو بعض ترکاریون کا استعمال کرتے
اور اگر اس سے بھی بڑہجاتے تو کبھی تہوڑا سا اونٹ کا دودھ پی لیتے اور گوشت نہین کہایا کرتے تھے مگر
بہت کم اور فرماتے تھے اپنے پیٹ کو حیوانون کے مقبرہ مت بناؤ ✤

(۹) عن علی بن ربیعۃ الرائی قال کان لعلی امرأتان فکان اذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف
درھم واذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف آخر (الریاض النضرہ) علی بن ربیعۃ الرائی سے منقول
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیان تہین جب اس بی بی کی باری ہوتی تو آدہے درہم کا گوشت
خرید فرماتے اور جب دوسرے دن دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے ✤

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی واذا ھی تمتشط فی ستر بینی وبینھا فجاء حسن
وحسین فدخلا علیھا وھو جالسۃ تمتشط فقالت الا تطعمون ابا صالح شیئا قال فاخرجوا الی قصعۃ

فیھا مرق مجبوب. قال قلت تطعمون ھذا وانتم امراء فقالت یا ابا صالح کیف انت لو تری امیر المؤمنین علیا وانی باترج فذھب حسین ناخذ منھا اترجۃ فنزعھا من یدہ ثم امر بہ فقسم بین الناس (ریاض النضرہ) ابو صالح سے نقل ہے کہ میں ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی کی صاحب زادی کی خدمت میں گیا اور وہ کنگھی کر رہی تھیں میرے اور ان کے درمیان صرف ایک پردہ تھا اتنے میں جناب حسن و حسین انکے پاس تشریف لائے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابو صالح کو تم کچھ نہیں کھلاتے ابو صالح کہتے ہیں کہ میرے لیئے ایک شوربے کا پیالہ لائے جس میں دال پڑی ہوئی تھی میں نے کہا تم امیر ہو کر ایسا کھانا کھاتے ہو۔ ام کلثوم فرمانے لگیں اے ابو صالح اگر تو امیر المومنین علی کو دیکھے تو شاید تیرا کیا حال ہو۔ ایک دفعہ جناب امیر کے پاس نارنگیاں آئیں جناب حسین علیہ السلام نے انمیں سے ایک نارنگی اٹھالی جناب امیر نے انکے ہاتھ سے چھین کر لوگوں کو بانٹ دی ✤

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

عن ام سلمۃ قالت جائت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی الیہ الخدمۃ وتسالہ خادما قالت یا رسول اللہ لقد مجلت یدای من الرحا اطحن مرۃ واعجن مرۃ فقال لھا ان یرزقک اللہ شیئا سیاتیک وسادلک علی خیر من ذلک اذا لزمت مضجعک فسبحی اللہ ثلاثا وثلثین وکبری اللہ ثلاثا وثلاثین واحمدی اللہ اربعا وثلاثین فھو خیر لک من الخادم (اخرجہ الدولابی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب سیدہ علیہا السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گھر بار کے کام کاج کی تکلیف سے شکایت کرنے لگیں کہ میرے ہاتھ میں چھالے پڑ گئے ہیں کبھی میں پیستی ہوں اور کبھی گوندتی ہوں مجھے ایک خادمہ عطا ہو جائے حضرت نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے جو رزق کہ تمہارے مقسوم میں کیا ہے وہ تمہارے پاس پہنچ رہیگا میں تمکو ایک نیکی کی طرف رہنمای کرتا ہوں کہ جب تم سونے لگو اسکو پڑھ لیا کرو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس دفعہ اور الحمد للہ چونتیس دفعہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے ✤

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما زوجہ فاطمۃ بعث معھا بخمیلۃ ووسادۃ من ادم حشوھا لیف ورحائین وسقا فقال علی لفاطمۃ ذات یوم واللہ سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء اللہ اباک بسبی فاذھبی فاستخدمیہ فقالت وانا واللہ لقد طحنت حتی مجلت یدای فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما جاءبک یا بنیۃ قالت جئت لاسلم علیک واستحییت ان تسالہ ورجعت فقال قلت ما فعلت فقالت استحییت ان اسالہ فاتیناہ جمیعا فقال علی یا رسول اللہ لقد سنوت حتی

اشتکیت صدری وقالت فاطمة وقد طحنت حتی مجلت یدای قد جاء الله بسبی فاخدمنا فقال والله لا اعطیکما وادع
اهل الصفة تطوی بطونهم لا اجد ما انفق علیهم ولکنی ابیعه وانفق علیهم اثمانهم فرجعا فاتاهما النبی صلی الله علیه وسلم وقد دخلا فی
قطیفتهما اذا غطت رؤسهما تکشفت اقدامهما واذا غطیا اقدامهما تکشفت رؤسهما فثارا فقال مکانکما ثم قال الا
اخبرکما بخیر مما سألتمانی قالا بلی قال کلمات علمنیهن جبرئیل فقال تسبحان الله فی دبر کل صلوة عشرا وتحمدان عشرا وتکبران
عشرا واذا اویتما الی فراشکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین قال علی فما ترکتهن منذ
علمنیهن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقیل ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین (اخرجه احمد) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیدہ کا نکاح کیا تو انکو ساتھ ایک بچھونا اور ایک تکیہ چمڑے کا جسمیں لیف خرما بھری ہوئی تھی اور دو
چکی کے پاٹ اور مشکیزہ بھیجا جناب علی نے انسے ایک بات کہا واللہ مینے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرا سینہ درد کرنے لگا ہے اور خداوند تعالی نے
آپکے والد کو غنیمت میں اسیر عطا کیے ہیں آپ جائیے اور انسے ایک خدمتگار طلب کریں جناب فاطمہ فرمانے لگیں مینے اسقدر پیسا ہے کہ میرے
ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں پس جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی
تمہیں کیا ضرورت ہے جناب فاطمہ نے عرض کیا میں سلام کیلیے حاضر ہوئی تھی اور انکو سوال کرنے حیا مانع آئی اور واپس تشریف لے گئیں
جناب علی نے کہا آپنے کیا کیا ہے جناب سیدہ نے کہا مجھے حیا آگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی پھر ہم دونو ملکر جناب
نبی صلعم کی حضور میں گئے جناب علی نے کہا یا رسول اللہ مینے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرے سینے میں درد پیدا ہو گیا ہے اور جناب
سیدہ نے کہا مینے اسقدر آٹا پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اور خدا نے آپکو اسیر دئے ہیں ہمیں بھی ایک خادم عطا فرمائیں
آنحضرت صلعم نے فرمایا واللہ میں تمکو نہیں دونگا اور اہل الصفہ کی دعوت کرونگا انکے پیٹ کمر سے لگے ہوئے ہیں ہم کچھ نہیں پاتے
کہ انپر نفقہ کریں لیکن ان اسیروں کو بیچکر انکی قیمت سے ہم انکے نفقہ کا بندوبست کرینگے پس حضرت علی اور جناب سیدہ دونو
لوٹ آئے پھر آنحضرت تشریف لائے اور وہ دونو صاحب اپنی چادر اوڑھکر سو گئے تھے جبکہ وہ اسکو اپنے سر پر اوڑھتے تھے تو انکے
پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جبکہ اپنے پاؤں کو اس سے ڈھانپتے تھے تو انکے سر کھل جاتے تھے وہ تعظیم کیلیے اٹھنے لگے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو اور فرمایا جو چیز کہ تمنے مجھسے طلب کی ہے کیا تمہیں اس سے بہتر کی نسبت آگاہ کریں
جناب علی نے عرض کیا بہتر ہے فرمایا کہ وہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبرئیل نے تعلیم کیے ہیں فرمایا کہ وہ سبحان اللہ ہر ایک نماز کے بعد دس
دفعہ اور الحمد للہ دس دفعہ اور اللہ اکبر دس دفعہ اور جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور
چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو جناب علی کہتے ہیں کہ مینے اسکو کبھی ترک نہیں کیا جب سے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھے اسکی تعلیم فرمائی
ہے لوگوں نے جناب علی سے کہا کیا آپنے صفین کی لیلۃ الہریر میں بھی اسکو نہیں چھوڑا حضرت نے کہا لیلۃ الہریر میں بھی نہیں چھوڑا
عن علی ان فاطمة لما تلقی من اثر الرحا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم سبی فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة رضی الله عنها
فاخبرتها فلما جاء النبی صلعم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة فجاء النبی صلعم وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال علی مکانکما

فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا اعلمكما خيرا مما سالتماني اذا اخذتما مضاجعكما فكبرا اربعا وثلثين
وسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين فهو خير لكما من خادم (متفق عليه اخرجه البخاري) جناب علی کہتے ہیں کہ جب
چکی کے پیسنے سے جناب فاطمہ کے ہاتھوں کو آبلے پڑ گئے اور آنحضرت صلعم کے پاس غنیمت میں لونڈیاں آئیں حضرت فاطمہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے نزد آئیں مگر حضور کو نہ پایا حضرت ام المومنین عائشہ سے ملیں جب گھر کو واپس آگئیں تو آنحضرت تشریف لائے اور ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ کی تشریف آوری سے جناب رسول اللہ صلعم کو مطلع کیا پس آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سونے کو
لیٹے تھے میں نے اٹھنا چاہا کہا ٹھہرے رہو حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بستر پر لیٹے رہو پس ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو
آپکے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہونے لگی فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں اس چیز سے بہتر ہو جس کی تم نے خواہش کی
ہے جب تم سونے کو لیٹا کرو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے اس خادم سے بہتر ہے جو تمہاری خدمت کرے

عن اسماء بنت عميس عن فاطمة ان رسول الله صلعم اتاها يوما فقال اين ابناي يعني حسنا وحسينا قالت اصبحنا وليس في بيتنا شيء يذوقه
ذائق فقال علي اذهب بهما فاني اتخوف ان يبكيا عليك وليس عندك شيء فذهب بهما الى فلان اليهودي فتوجه رسول الله صلعم فوجدهما
يلعبان في مشربة بين ايديهما فضل من تمر فقال يا علي الا تقلب ابني قبل ان يشتد الحر عليهما قالت فقال علي اصبحنا وليس في
بيتنا شيء فلو جلست يا رسول الله حتى اجمع لفاطمة تمرات فجلس رسول الله صلعم وعلي ينزع لليهودي كل دلو بتمرة حتى
اجتمع له شيء من تمر فجعله في حجزته ثم اقبل فحمل رسول الله صلعم احدهما وعلي الآخر (اخرجه الدولابي) اسماء بنت عميس
جناب سیدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایکدن جناب سرور عالم صلعم تشریف لائے اور فرمانے لگے میرے دونوں بیٹے یعنی حسن اور حسین کہاں
ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا صبح اٹھے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ اسکو کوئی چکھنے والا چکھہ
سکتا جناب علی کہنے لگے میں ان دونوں کو اپنے ساتھ لیجاتا ہوں ڈر رہا ہوں کہ تمہارے پاس روئینگے اور آپکے پاس کوئی چیز نہیں ہے
پس انہ دونوں کو ساتھ لیکر فلانے یہودی کے پاس گئے ہیں آنحضرت صلعم نے بھی وہیں کا قصد فرمایا اور جا کر دیکھا کہ وہ
کھیل رہے ہیں اور انکے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں دہری ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا یا علی قبل اسکے کہ دھوپ کی گرمی کی تیزی
ہو میرے بیٹوں کو واپس گھر نہیں لیچلتے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صبح کو جب اٹھے تو ہمارے گھر میں کوئی کھانیکی چیز نہیں تھی
اگر آپ تشریف رکھیں تو میں کچھ کھجوریں جناب فاطمہ کیلیے جمع کر لوں پس سرور دین پناہ صلعم بیٹھ گئے اور جناب امیر یہودی کے حوض کو
بھرنے لگے ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول یہاں تک کہ کچھ کھجوریں جمع کر لیں اور اپنے تہبند کو ڈب میں دہر لیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کو اٹھا لیا اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو +

جناب امیر علیہ السلام کا تقوی

(۱) سیپارہ فمن اظلم آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلعم کی صحبت میں متقی
بیان فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر در منثور میں ذیل اس آیت کو لکھتے ہیں اخرج ابن عساکر عن مجاہد

فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی بن ابیطالب (ابن عساکر) مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ پروردگار عالم کے ارشاد میں والذی جاء بالصدق سے آنحضرت مراد ہیں اور صدق بہ سے جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام

(۲) اخرج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی خلقہ والی موسیٰ فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب بیہقی اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت آدم کو انکے علم کے ساتھ اور حضرت نوح کو انکے تقوی کے ساتھ اور حضرت ابراہیم کو انکے خلیل ہونیکے ساتھ اور حضرت موسیٰ کو انکی ہیبت کے ساتھ اور حضرت عیسیٰ کو انکی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو علی بن ابیطالب کو دیکھ لے ٭

(۳) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار وابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونیکے وقت فرمایا شاباش اے مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ٭

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی وابو نعیم) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں مجھکو علی کی نسبت تین باتوں کا الہام ہوا ہے کہ وہ مومنین کے سردار اور متقین کا امام اور سفید ہاتھ پاؤں اور روشنی والوں کا پیشرو ہے ٭

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد غر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب علی سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانوں کے سردار اور مومنین کے بادشاہ اور متقیوں کے امام اور نورانی چہرہ والوں کے پیشرو ہو ٭

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاع الکرابیس عن جدہ قال رأیت علیا اشتری تمرا بدرہم فحملہ فی ملحفتہ فقیل یا امیر المؤمنین الا نحملہ عنک قال ابو العیال احق بحملہ (اخرجہ البغوی فی معجمہ) ابو صالح کپڑے بیچنے والا اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک درہم کی کھجوریں خریدیں اور کپڑے میں باندھکر اٹھا رہے ہیں پس ان سے عرض کیا گیا یا امیر المومنین ہم اٹھا لیں فرمایا بچوں کا باپ ہی اسکے اٹھانیکا زیادہ حقدار ہے ٭

(۲) عن زاذان قال رأیت علیا یمشی فی الاسواق فیمسک الشسوع بیدہ فیناول الرجل الشسع ویرشد الضال ویعین الحمال علی الحمول وھو یقرء ھذہ الآیۃ تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ثم یقول ھذہ الآیۃ نزلت فی ذوی القدرۃ من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب) زاذان سو مروی ہر کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ بازارون مین درہ ہاتھہ مین لیے ہوئے ٹہل رہے ہین اور لوگون کو درہ سے ہٹاتے ہین اور راہ بہولے ہوئے کو رستہ بتا رہے ہین اور بوجہ اٹھانیوالون کی مدد کر رہے ہین اور یہ آیت پڑہ رہے ہین (کہ یہہ آخرت کا گھر ہمنے ان لوگون کے لیے بنایا ہے جو زمین مین غرور اور فساد نہین کرتے اور عاقبت ڈرنیوالون کے لیے ہے پہر جناب امیر یہ فرماتے تہے کہ یہ آیت قدرت والے لوگون کے حق مین نازل ہوی ہے۔

(۳) عن ابی المطر البصری انہ شھد علیا الی اصحاب التمر وجاریۃ تبکی عند التمار فقال ماشانک فقالت باعنی ھذا تمرا بدرھم فردہ مولای فابا ان یقبلہ فقال یا صاحب التمر خذ تمرک واعطھا درھما فانھا خادم ولیس لھا امر فدفع علیا فقال المسلمون تدری من دفعت قال لا قالوا امیر المؤمنین فصب تمرھا واعطاھا درھما وقال احب ان ترضی عنی فقال ما ارضانی عنک اذا اوفیت الناس حقوقھم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی مطر البصری کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو کہجور بیچنے والون کے زمرہ مین دیکھا اور ایک لونڈی رو رہی تھی جناب امیر نے پوچہا تیرا کیا حال ہے اسنے عرض کیا اس شخص نے ایک درہم کی کہجورین مجھکو دی تہین میرے آقا نے وہ پہیر دی ہین یہ لینے سو انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اے بہای کہجور بیچنے والے یہ خدمتگار ہے اسکا اپنا اختیار نہین اپنی کہجورین لے لے اور درہم اسکو واپس دیدے اس نے جناب امیر کو دہکا دیا اور کہتا نہ مانا مسلمان لوگون نے کہا اری تو جانتا ہے کہ تو نے کس کو دہکا دیا ہے وہ بولا نہین لوگون نے کہا یہ امیر المومنین ہین اسنے وہ کہجورین ڈال لین اور اس لونڈی کو درہم واپس کردیا اور جناب امیر سے عرض کرنے لگا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے خوش ہوجائین آپنے فرمایا کہ مجھے تجھ سے کوئی چیز نہیں خوش کر سکتی مگر یہ کہ تو لوگون کو انکا حق پورا ادا کرے

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تہے کبھی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہین آتا تہا ہر وقت تبسم سے لب کہلے رہتے تہے اسوجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر نکتہ چینی فرماتے

تھے روایت ہے قال معاویۃ لقیس بن سعد رحم اللہ ابا الحسن کان ہشّاً بشّاً ذا فکاھۃ قال قیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمزح ویتبسم الی الصحابۃ معاویہ نے قیس بن سعد سے تعریض کیونکہ کہا خدا ابوالحسن پر رحم کرے نہایت کشادہ رو ہنسمکھ اور خوش طبع تھے قیس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزاح کرتے تھے اور صحابہ کے ساتھ ہنستے تھے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا حلم

(۱) عن معقل بن یسار ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ علیہا السلام الا ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل ابن یسار سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا تم راضی نہیں ہوتیں کہ میں نے تمہارا اپنی امت سے از روی اسلام کے مقدم ترین اور از روی علم کے عالم ترین اور از روی حلم کے انکے اعظم ترین شخص سے نکاح کیا ہے ✤

(۲) سال معاویۃ خالد بن یعمر فقال لہ علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) امیر معاویہ نے خالد بن یعمر سے کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب رکھتے تھے وہ کہنے لگا انکی تین باتوں پر انکے حلم پر جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے تھے ✤

(۳) روی ان علیا علیہ السلام دعا غلاما فلم یجبہ فدعا ثانیا وثالثا فلم یجبہ فقام الیہ فراٰہ مضطجعا فقال اما تسمع یا غلام فقال نعم قال ما حملک علی ترک جوابی قال امنت عقوبتک فتکاسلت فقال امض فانت حر لوجہ اللہ تعالیٰ (نقلہ الغزالی فی احیاء العلوم) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام کو پکارا اس نے جواب نہ دیا پھر آپنے دوبارہ سہ بارہ پکارا اس نے جواب نہ دیا آپنے اٹھکر دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپنے فرمایا اے لڑکے کیا تونے میری آواز کو نہیں سنا تھا وہ عرض کرنے لگا ہاں میں نے سنا تھا حضرت نے ارشاد کیا پھر تونے کیوں نہیں جواب دیا وہ کہنے لگا چونکہ میں آپکے عقوبت سے بیخوف تھا اسلیے الکسا گیا۔ آپنے فرمایا جا لوجہ اللہ میں نے تجھے آزاد کیا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافات

(۱) لما ظفر علی المروان یوم الجمل وکان اعدی الناس لہ واشدھم بغضا فصفح عنہ شرح نہج البلاغہ
نقل ہے کہ جب جمل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان پر ظفریاب ہوئے حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت
رکھتا تھا اور تمام لوگون سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسکے قتل سے درگذر فرمایا ❊

(۲) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخ نقل کرتے ہین لما ملک عسکر معاویۃ علی الماء واحاطوا
بشریعۃ الفرات وقالت رؤساء الشام لہ اقتلھم بالعطش کما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن
اصحابہ ان یسوغوا لھم شراب الماء فقالوا لا واللہ ولا قطرۃ حتی تموت ظما کما مات ابن عفان
فلما رای انہ الموت لا محالۃ قد تقدم باصحابہ حمل علی عسکر معاویۃ حملات کثیفۃ حتی ازالھم
عن مراکزھم بعد قتل ذریع وسقطت الرؤس والایادی وملکوا علی الماء وصار اصحاب معاویۃ
فی الفلاۃ لا ماء لھم فقال اصحابہ امنعھم الماء یا امیر المؤمنین کما منعوک ولا تسقیھم منہ قطرۃ
واقتلھم بسیوف العطش وخذھم قبضا بالایدی فلا حاجۃ لک الی الحرب فقال لا واللہ لا اکافیھم
بمثل فعلھم ومطالب السئول وشرح نہج البلاغۃ لابن الحدید) یعنے جب معاویہ کی فوج پانی کی
مالک ہو گئی اور اس نے فرات کے سب رستون کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ سے کہنے لگے علی کی فوج کو پیاس
سے مار ڈالنا چاہیے جسطرح سے کہ انھون نے جناب عثمان کو پیاس سے مار ڈالا ہے جناب امیر علیہ السلام
نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ تم لوگون نے بھی پانی کا گھونٹ پیا ہے عرض کیا کہ واللہ ایک قطرہ تک پانی کا
نہین ملا اب آپ بھی جناب عثمان کیطرح سے پیاسے مارے جائینگے جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا
کہ انکے دوستون کو موت پیش آرہی ہے معاویہ کی فوج پر سخت حملہ کیا اور سرعت کے ساتھ جنگ کرنے سے شامیون
کے لوگون کو جگہ سے ہٹا دیا اور ہاتھ اور سر کٹ کٹ کر انبار لگ گئے جناب امیر نے پانی پر قبضہ کر لیا اور
معاویہ کی فوج بیابان بے آب مین گھر گئی جناب امیر کے لشکر والون نے کہا شامیون پر آپ بھی پانی بند کر دیجئے
جسطرح سے کہ انھون نے آپ پر بند کیا تھا۔ اور ایک قطرہ پانی کا انکو نہ دینا چاہیے اور پیاس کی تلوار سے
انکو مار ڈالنا چاہیے وہ خود ہاتھ مین آجائینگے آپ کو لڑائی کی ضرورت نہین جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا واللہ مین انکو انکے فعل کی مانند بدلہ نہین دونگا ❊

علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ حاربہ اھل البصرۃ وجھوا وجوہ اولادہ بالسیف
وشتموہ ولعنوہ فلما ظفر بھم رفع السیف عنھم ولم یاخذ اثقالھم ولا سبی ذراریھم ولا غنم
شیئا من اموالھم یعنے اہل بصرہ نے جناب امیر کیساتھ اور انکی اولاد کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی اور گالیان دین
اور برا بھلا کہا لیکن جب جناب امیر علیہ السلام انپر ظفریاب ہوئے تو نہ انکا سامان لوٹا اور نہ انکی اولاد

کو لونڈی باندی بنایا اور نہ انکے مال کو لوٹا +

جناب امیر علیہ السلام کی شفقت علی الخلق

عن علی قال لما نزلت ھذہ الایۃ یا یھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقون قال فنصف دینار قال لا یطیقون قال بشعیرۃ قال لا یطیقون فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ اشفقتم ان تقدموا بین یدی صدقٰت الی اٰخر الایۃ وکان علی یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ احمد والنسائی وغیرھما) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو جب تم رسولؐ کو مشورت کر لیے بلاؤ تو اپنی مشورت کرنے سے پہلے صدقہ دو) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو صدقہ کا حکم دو جناب علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قدر صدقہ کا حکم دوں آپ نے فرمایا ایک دینار کے لیے جناب علیؓ نے عرض کیا لوگ اس مقدار کی طاقت نہیں رکھتے آپ نے فرمایا آدھا دینار جناب علیؓ نے عرض کیا اسقدر کی بھی ان میں طاقت نہیں آپ نے فرمایا بس ایک جو بھر سونے کے لیے۔ جناب علیؓ نے عرض کیا اسکی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا یا علی تم بہت ڈرنے والے ہو پس خداوند تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی (کہ ڈرتے ہو تم کہ مصلحت کہنے سے پہلی صدقہ دو) جناب علی علیہ السلام کہتے تھے کہ اس امت سے اس حکم میں صرف میری وجہ سے تخفیف ہوئی ہے +

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسئل عن شیئ من عمل الرجل ویسال عن دینہ فان قیل علیہ دین کف عن الصلوٰۃ وان قیل لیس علیہ دین صلے علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سال صلے اللہ علیہ وسلم ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلے اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی ھما علی وھو بری منھما فتقدم صلے اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجہ الدارقطنی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے جنازہ پر تشریف لیجاتے تو اس آدمی کے کسی عمل سے نہ پوچھتے بلکہ اوسکی قرض کی نسبت سوال فرماتے اگر کہا جاتا کہ اسپر قرض ہے تو اسکے نماز جنازہ پڑھنے سے ہٹ جاتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو نماز جنازہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ پر تشریف لے گئے جب تکبیر کے لیے بڑھے حسب معمول پوچھا

کہ تمہارے دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ نماز پڑہنے سے ہٹکر بیٹھ گئے اور
اپنے اصحاب کو فرمایا۔ تم اپنے دوست پر نماز جنازہ پڑہو جناب امیرؑ نے کہا وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں اور
یہ مرنیوالا اس قرضہ سے بری ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑہکر اُسکے جنازہ کی نماز پڑہی پہر امیر علیہ السلام
سے فرمایا کہ خدا تجھے نیکی کی جزا دے اور تیرا قرض بہی چہڑائے جیسکہ تونے اپنے بہائی کا قرض چہڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا تفقد حال عاریا

عن ابی الصہباء قال رأیت علیا لنبط[1] الکلا لیسئل عن الاسعار (ریاض النضرہ) ابو الصہبا سے روایت
ہے کہ میں نے جناب امیر کو نہر کلا کے کنارے اجناس کے نرخ پوچھتے ہوئے دیکھا تہا +

عن عامر الشعبی قال وفدت سودۃ بنت عمارۃ بن الاشتر الہمدانیۃ علی معاویۃ بن ابی سفیان فاستاذنت
علیہ فاذن لہا فلما دخلت قال لہا کیف انت یا ابنۃ الاشتر فقالت بخیر فقال لہا انت القائلۃ یوم
صفین لاخیک ؎ شمر کفعل ابیک یا ابن عمارۃ + یوم الطعان وملتقی الاقران وانصر علیا
والحسین ورہطہ واقصد لہند وابنہا بہوان + ان الامام اخا النبی محمد + علم الہدی
ومنارۃ الایمان قالت یا امیر مات الراس وبتر الذنب فدع عنک تذکار ما قد نسی قال ہیہات
لیس مثل مقام اخیک نسی فقالت صدقت واللہ یا امیر ولکن اسالک باللہ اعفانی عما استعفیتہ
قال قد فعلت فقال ما حاجتک قالت یا امیر انک صرت للناس سیدا ولامورہم مقلدا واللہ سائلک
عما افترض علیک من حقنا ولا یزال تقدم علینا من ینہض بعزک ویبسط بسلطانک فیحصدنا
حصاد السنبل ویدوسنا دیاس البقر ہذا ابن ارطاۃ قدم بلادی وقتل رجالی واخذ مالی ولولا
الطاعۃ لکان فینا عز ومنعۃ فاما عزلتہ فشکرناک واما لا فعرفناک فقال معاویۃ ایای تہددنی
بقومک واللہ لقد ہممت ان اردک الیہ فینفذ حکمہ فیک فسکت ثم قالت ؎ صلی الالہ علی روح
تضمنہ + قبر فاصبح فیہ العدل مدفونا + فقال من ذاک قالت علی بن ابی طالب قال ما اری علیک
منہ اثرا قالت بلی اتیتہ یوما فی رجل ولاہ صدقاتنا فوجدتہ قائما یصلی فانفتل من الصلوۃ ثم
قال برافۃ وتلطف الک حاجۃ فاخبرتہ خبر الرجل فبکی ثم رفع رأسہ الی السماء فقال اللہم انت
تعلم انی لم آمرہم بظلم خلقک وترک حقک ثم اخرج من جیبہ قطعۃ من جراب فکتب فیہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءہم ولا
تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین اذا اتاک کتابی

[1] موضعیست در بصرہ کہ کشتی گاہ ہست ۱۲

هذا فاحفظ بما فی یدیك حتی یاتی من یقبضه منك والسلام فعزله فقال معاویة اکتبوا لها بالانصاف
لها والعدل علیها فقالت الی خاصة ام لقومی عامة قال اما انت وغیرك قالت هی والله اذا الفحشاء
واللوم ان کان عدلا شاملا والا یسعنی ما یسع قومی قال هیهات علمکم ابن ابی طالب الجرأة علی
السلطان (نقله الامام ابو عمرو احمد بن عبد ربه الاندلسی فی کتابه العقد الفرید) عامر شعبی ناقل
ہین کہ سودہ بنت عمارہ بن الاشتر الہمدانیہ ایکدفعہ بطریق سفارت معاویہ بن ابی سفیان کے دربار مین حاضر ہوئے اور اذن لگا
معاویہ نے اپنے سامنے بلا لیا جب وہ سامنے گئی معاویہ نے اس سے کہا اے اشتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ
نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے ہی صفین کے روز اپنے بہائی کیواسطے یہ اشعار کہے تہے
کہ ای ابن عمارہ نیزہ مارنے اور بہادرون کے باہم ملنے کے روز تو بہی اپنے باپ کی مانند دامن اٹھا لے اور
علی اور حسین اور انکے گروہ کی مدد کر اور ہند اور اسکے بیٹے کو خوار کر کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
بہائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جواب دیا اے امیر سر کٹ گیا دم اکہڑ
گئے جو بات بہول گئی ہو اسکا ذکر چہوڑ معاویہ کہنے لگا افسوس ہے تیرے بہائی کا وہ مرتبہ نہین تہا کہ اسکا
ذکر بہولجائے سودہ نے کہا آپنے سچ کہا ہے لیکن جو کچہ کہ مجہہ سے ہو چکا ہے خدا کے لیے آپ معاف فرماوین
معاویہ نے کہا مینے معاف کیا تو اپنی حاجت بیان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگون کے سردار رہ گئے ہین
اور انکے تمام امور آپکے گلے پڑے ہین۔ خدا نے جو امر کہ تمپر ہماری حقوق سے فرض کیا ہے ضرور اسکی نسبت
تم سے پوچہنے والا ہے ہمیشہ ہمپر آپ اپنا عامل بہیجتے ہین جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہمپر حکومت کرتا ہے اور
ہمکو کہیتی کیطرح سے کاٹتا ہے اور گائے کیطرح سے دوہتا ہے۔ یہ ابن ارطاۃ ہماری شہر پر حاکم بنا کر بہیجا گیا
ہے جسنے ہماری مردون کو مار ڈالا ہے اور ہمارا مال چہین لیا ہے اگر اطاعت ہمین مانع نہ آتی تو ہم بہی
عزت رکہتے تہے اور دفع کر سکتے تہے اگر تو نے اسکو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کرینگے ورنہ ہم جان
جائینگے۔ معاویہ کہنے لگا کیا تو مجہے اپنی قوم سے ڈراتی ہے واللہ مین چاہتا ہون تو تجہے ہی کے پاس
بہیجدون تاکہ وہ اپنا حکم تمپر جاری کرے سودہ نے خاموش ہو کر یہ شعر پڑہے ؎ خدا کی رحمت ہو اُس
روح پر کہ اسکو قبر نے بغلگیر کر لیا ہے کہ وہ عدل۔۔ کرتا ہوا اسمین دفن ہوا ہے۔ معاویہ کہنے لگا یہ کون
شخص ہے۔ سودہ نے کہا علی بن ابی طالب معاویہ نے کہا مین تو اسکی مہربانی کا کوئی اثر تجہ پر نہین
پاتا۔ سودہ بولی۔ ایک روز مین انکی خدمت مین ایک شخص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو کہ انہون نے
ہمسے زکوۃ حاصل کرنے کے لیے ہمپر عامل مقرر کیا ہوا تہا مینے انکو نماز پڑہتے ہوے پایا نماز سے منہ
پہیر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے مجہے ارشاد کیا تجہے کوئی ضرورت ہے مینے اس شخص کا پورا حال

عرض کیا آپ یہ سنکر رونے لگے پہر آسمان کیطرف سر اٹھا کر کہنے لگے اے پروردگار تو جانتا ہی کہ مینے اپنے عاملون کو تیری خلقت پر ظلم کرنے کا حکم نہین دیا ہے اور تیرا حق چہوڑ دینے کو نہین کہا ہی پہر اپنی جیب سے کاغذ کا پرچہ نکالا اسپر لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم بیشک تمہارے رب سے تمہارے پاس کہلا نشان آیا ہی پس تم پیمانے اور ترازو کو پورا کرو اور لوگون کی چیزین مت گہٹاؤ اور زمین مین اسکو سنوارنے کے بعد خرابی مت ڈالو اگر تم مومن ہو اے حبیب میرا خط تمکو ملے تو جو کچہ کہ تیرے پاس ہو اسے خوب نگاہ رکہہ جبتک کہ اسکا لینے والا تیرے پاس پہنچ جاوے والسلام پہر جناب امیر نے اسکو معزول کردیا معاویہ اپنی کتاب سے کہنے لگا تم ہی لوگ ہو جو ایسی عورتون کے لیے عدل اور انصاف کرنیکی نسبت لکہہ بہیجو عمارہ کہنے لگی خاص میرے لیے یا کہ میری تمام قوم کے لیے معاویہ نے کہا تجہے دوسرون سے کیا سروکار ہی عمارہ کہنے لگی یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہے اگر عدل شامل ہے تو بہتر ورنہ جو میری قوم کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا معاویہ کہنے لگا علی بن ابیطالب نے تم لوگونکو بادشاہونکے سامنے گستاخی کرنیکی جرات دلادی ہے

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قیدیونکے ساتہ

وکان اصور علی سنا نیجل عنہا فی مواقیت الصلاۃ رکۃ ینفق علیہم من بیت المال ویقول علینا الوثاق وعلیہم الاباق رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین السیلا الزیدی فی مناقب الاصحا جناب امیر کی جیلخانہ کی کنجیان تہین جن سے نماز کے وقت وہ قیدخانہ کہولا کرتے تہے اور جناب امیر بیت المال سے انکی خوراک عطا فرماتے تہے اور فرمایا کرتے تہے ہمارا کام انکو قید رکہنا ہی اور انکا کام بہاگنا ہے ۞

جناب امیر علیہ السلام کا تورع

عن عبد اللہ بن زریر قال دخلت علی علی بن ابیطالب یوم الاضحی فقرب الینا حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیر المومنین لو قربت الینا من ہذا البط یعنی الاوز فان اللہ قد اکثر الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ہو واہلہ وقصعۃ یضعہا بین ایدی الناس (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن زریر سے روایت ہی کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے سامنے کیا مینے کہا اے امیر المومنین خدا آپ کو نیکی دے اگر آپ اس بطخ کو ہمارے لیے ذبح کرتے تو کیا اچہا ہوتا اللہ نے مال و متاع کو وافر کیا ہے فرمایا اے ابن زرین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالون کے سوا مال خدا سے لینا حلال نہین ایک تو خود اسکے اور اس کے گہر کے لوگون کے لیے اور ایک اسکے مہمانون کے لیے ۞

عن ابی مطرف قال رایت علیا موتزرا بازار مرتدیا برداء ومعہ الدرۃ کانہ اعرابی بدوی حتی بلغ سوق الکرابیس فقال یا شیخ احسن بیعی فی قمیص بثلاثۃ دراہم فلما عرفہ لم یشتر منہ فاتاہ آخر فلما عرفہ لم یشتر منہ شیئا فاتا غلاما حدثا فاشتری منہ قمیصا بثلاثۃ دراہم ثم

جاء ابو الغلام فاخبره فاخذ ابوه درهما ثم جاء به فقال هذا الدرهم یا امیر المؤمنین قال ما شان هذا الدرهم قال کان القمیص ثمن درهمین قال باعنی رضای واخذت رضاه (اخرجه احمد) ابی مطرف سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ بند باندہے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے اور درہ ہاتہ میں لیے بازار میں پہر رہے ہیں بالکل مثل ایک دیہاتی آدمی کے معلوم ہوتے تھے گاڑھا بیچنے والون کے بازار میں تشریف لائے اور ایک دکاندار سے کہا تین درم کا کرتہ ہمیں دیدے اس نے جناب امیر کو پہچان لیا آپ دوسرے دکاندار کے پاس چلے گئے جب اس نے بہی شناخت کیا تو آپ وہاں سے بہی چلدیے اور اس سے کوئی شے مول نلی پہر ایک بہت چہوٹی عمر والے لونڈے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم کا کرتہ مول لیا بعد ازان اسکا والد آنکلا اس لڑکی نے اس سے ماجرا بیان کیا وہ ایک درہم لیکر جناب امیر کی خدمت مین پہونچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپنے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ قمیص دو ہی درہم کا تہا آپنے فرمایا اس لڑکی نے ہماری رضا حاصل کر لی ہے اور ہمنے اسکی رضا حاصل کی ہے آپنے درہم اس سے واپس نہ لیا ❊

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

(۱) عن ابی رافع مولی رسول الله صلے الله علیه وسلم کان خازنا لعلی بن ابی طالب علی بیت المال قال فدخل علی یوما وقد زینت ابنته فرای علیها لولوة کان عرفها لبیت المال فقال من این لها هذه لاقطعن ایدیها فلما رای ابورافع جده فی ذلک فقال انا والله یا امیر المؤمنین زینتها بها فقال علی لقد تزوجت بفاطمة ومالی فراش الا جلد کبش ننام علیه باللیل و نعلف علیه بالنهار ناضحنا ما لی خادم غیرها (کامل ابن اثیر) ابو رافع جناب رسول خدا صلے الله علیه وسلم کا غلام جناب امیر علیہ السلام کو بیت المال کا خازن تہا بیان کرتا ہے کہ ایک دن جناب امیر گہر میں تشریف لے گئے مینے آپکے صاحبزادی کے کان مین موتی ڈالدیے تہے جناب امیر علیہ السلام نے ان موتیون کو بیت المال مین دیکہا تہا جب جناب امیر نے اپنے صاحبزادی کے کان مین وہ موتی دیکہی فرمایا اس نے یہ کہان سے پائے ہین ہم ضرور اسکے ہاتہ کاٹ ڈالینگے جب ابو رافع نے جناب امیر کی اس باری مین کدو کہی عرض کیا یا امیر المؤمنین والله مینے انکو یہ موتی پہنائے تہے آپنے فرمایا جب ہمارا نکاح جناب فاطمہ علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا بستر ایک مینڈہے کی کہال کے سوا کچھ نہ تہا رات کو ہم اسپر سوتے تہے دنکو ہمارا اونٹ اسپر دانہ چرتا تہا۔ اکوئی خادم انکے سوا یعنی جناب سیدہ

علیہما السلام کے سوا نہیں تھا ؛

عن یحیی بن سلمة استعمل علی عمرو بن سلمة علی اصبہان فقدم ومعه ازقاق سمن وعسل فارسلت
ام کلثوم بنت علی الی عمرو فطلب منه سمنا وعسلا فارسل الیہا ظرف عسل وظرف سمن فلما کان الغد
خرج علی و احضر المال والعسل والسمن لیقسم فعد الزقاق فنقصت زقاقین فسأله عنہما
فقیل له بعثت ام کلثوم فاخذت منه فبعث الی مقومین فامرہم تقویم ما نقص منہما فقوموا
خمسة دراہم فبعث الی ام کلثوم فقال ابعثی لی خمسة دراہم ثم قسم بین المسلمین (ریاض النضرة
وکامل ابن اثیر) یحیی بن سلمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہ کو اصبہان پر عامل
کرکے بھیجا جب وہ وہان سے آئے تو اپنے ساتھ گھی اور شہد کی مشکین بھر کر لائے جناب امیر علیہ السلام کی
صاحبزادی ام کلثوم نے عمر بن سلمہ سے قدرے گھی اور شہد طلب فرمایا عمر نے ایک برتن گھی کا اور ایک
شہد کا ان کی خدمت مین بھیجدیا دوسرے دن جب جناب امیر گھر سے باہر تشریف لائے اور تقسیم کے لیے
مال اور گھی اور شہد پیش کیا گیا حضرت نے مشکین شمار کین دو مشکین ٹوٹی ہوئی پائین عمرو سے انکی
بارے مین پوچھا عرض کیا گیا کہ جناب ام کلثوم نے گھی اور شہد مانگا تھا مینے انکو بھیجدیا۔ جناب امیر
علیہ السلام نے وہ مشکین جانچ کرنے والون کے پاس بھیجدین اور انکے نقصان کی جانچ کرنیکا حکم دیا
انہون نے عرض کیا ان مین پانچ درہم کا نقصان ہوا ہے پس جناب ام کلثوم کے پاس ایک آدمی کو
بھیجکر حکم دیا کہ پانچ درہم ہمارے پاس بھیجدو پھر مسلمانون مین مال اور مشکین تقسیم کین ؛

قیل انه وصل الیه زقاق عسل جاءت من الیمن فنزل بالحسن ضیف فاستسلف الحسن درہما
فاشتری به خبزا واحتاج الی الادام فطلب من القنبر ان یفتح له زقا من تلك الزقاق ففتحه
واخذ منه رطلا فلما قعد امیر المؤمنین لیقسم الزقاق قال القنبر قد حدث فی ہذا الزقاق حدث
فقال صدق قولك یا امیر المؤمنین واخبره الخبر فغضب فقال علی به فلما حضر الحسن ہم بضربه
فاقسم علیه بجعفر وکان اذا سئل بحق جعفر یسکن فقال ما حملك علی ما فعلت واخذت
منه قبل القسمة قال ان لنا فیه حقا فاذا اعطینا رددناه قال وان کان لك فیه حق ولکن لیس
لك ان تنتفع بحقك قبل الناس بحقوقہم ثم دفع الی قنبر درہما وقال اشتر به من اجود عسل
تقدر علیه قال الراوی فکانی انظر الی ید علی علی فم الزقاق وقنبر یقلب العسل فیه وہو یبکی
ویقول اللہم اغفر للحسن فانه لا یعلم (مطالب السئول) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس
یمن سے شہد سے بھری ہوئی مشکین آئیں ناگاہ جناب حسن علیہ السلام کے پاس چند مہمان وارد ہوئے جناب

حسن نے ایک درہم دیکر بازار سے روٹیاں مول منگائیں اور سالن کی ضرورت پیش آئی قنبر سے کہا کہ ایک مشک
کھولکر شہد دیدو انہوں نے مشک کو کھولا اور اس میں سے ایک رطل شہد لیکر بھیجدیا جب جناب امیر علیہ السلام
مشکوں کی تقسیم کرنے کے لیے بیٹھے قنبر سے کہا ان مشکوں میں کوئی فتور معلوم ہوتا ہے قنبر نے عرض
کیا یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہیں جناب حسن کا شہد لینا انکے سامنے بیان کیا جناب امیر نے غصہ ہوکر
فرمایا حسن کو میرے پاس بلا لاؤ جب جناب حسن حاضر ہوئے تو جناب امیر نے انکے مارنے کا قصد کیا جناب حسن
نے اپنے چچا جعفر رضی اللہ تعالے عنہ کی قسم دی جب جناب امیر کو انکی قسم دیجاتی تہی حضرت کا غصہ فرو ہوجاتا
تہا پس آپنے جناب حسن سے فرمایا تمکو اسبات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا کہ تم نے تقسیم سے پہلے شہد
لے لیا جناب حسن نے کہا ہمارا اس میں حق ہے ہمنے یہ خیال کیا کہ جب ہمکو ہمارا حق ملیگا ہم اسیقدر اس
میں سے واپس کردینگے جناب امیر نے کہا اگر تمہارا اس میں حق ہے لیکن یہ حق تو تمہارا نہیں ہے کہ تم اور
لوگوں سے پہلے اپنے حق سے نفع اٹھاؤ پہر قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا کہ خالص شہد اسی مقدار ریسول
لاؤ۔ راوی کہتا ہے ابتک وہ بات میری نگاہوں میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مشک کا سونہہ کہولا
ہوا ہے اور قنبر اس میں شہد ڈالرہا ہے اور جناب امیر رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں اے بارخدایا حسن کو
بخشدے کہ وہ نہیں جانتا ہے ؂

(قیل ان عقیلا سال علیا فقال انی محتاج فاعطنی قال اصبر حتی یخرج عطاءك مع المسلمین فاعطیك
معہم فالح علیہ فقال لرجل خذ بیدہ وانطلق بہ الی حوانیت اھل السوق فقل لہ دق ھذہ الاقفال
وخذ ما فی ھذہ الحوانیت قال ترید ان تتخذنی سارقا قال وانت ترید ان یتخذنی سارقا
اخذ اموال المسلمین فاعطیکھا دونھم قال انی اذھب الی معاویۃ قال انت وذاك راخرجہ
ابن حجر فی الصواعق) روایت ہوکہ عقیل رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کی خدمت میں عرض کیا آپ مجہکو
عطا فرماویں میں بہت محتاج ہوں جناب امیر نے ارشاد کیا آپ چندے صبر کریں جب مسلمانوں کے حصے
کے ساتہ تمہارا حصہ بہی نکالدونگا جناب عقیل الحاح کرنے لگے حضرت امیر نے ایک آدمی سے فرمایا انکا
ہاتھ پکڑکر انکو بازار میں لیجا اور کہدے کہ بازار کی دوکانوں کے قفل توڑکر جو کچہ کہ ان میں ہو لے لیں
جناب عقیل نے عرض کیا کیا آپ مجہسے چوری کرانا چاہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا کیا تم بہی مجہسے چوری
کرانا چاہتے ہو کہ میں مسلمانوں کا مال تمکو دیدوں وہ کہنے لگے میں معاویہ کے پاس چلا جاؤنگا آپ
نے فرمایا تمہارا اختیار ہے ؂

جناب امیر علیہ السلام کا عدل

وعن ابی سعید الخدری ومعاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لک سبع خصال لا یحاجک فیھن احد یوم القیامۃ انت اول المؤمنین ایمانا واوفاھم بعھد اللہ واقومھم بامر اللہ واروفھم بالرعیۃ واقسمھم بالسویۃ واعلمھم بالقضیۃ واعظمھم یوم القیامۃ عند اللہ بالمزیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابوسعید خدری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تمہاری ایسی سات خصلتیں ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے جھگڑا نہیں کر سکتا تم سب مومنین سے از روی ایمان اول ہو۔ اور سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا کے حکم کے قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ رعیت پر مہربان اور سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والے اور سب سے زیادہ قیامت کے دن بڑے مرتبے والے ہو +

سال معاویۃ خالد بن یعمر فقال علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا اغضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) خالد بن یعمر سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے تھے خالد نے کہا انکی تین خصلتوں حلم کی وجہ سے جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ بولنے کی وجہ سے جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل کی وجہ سے جبکہ وہ حکم کرتے تھے +

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال قدم علی علی مال من اصبھان فقسمہ علی سبعۃ اسھم فوجد فیہ رغیفا فقسمہ علی سبعۃ کسر وجعل علی کل جزء کسرۃ ثم اقرع بینھم لینظر الیھم یعطی اولا (اخرجہ احمد فی المناقب) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس اصفہان سے مال آیا حضرت نے اسکے سات حصے کیے اس میں ایک روٹی بھی تھی اسکے بھی سات ٹکڑے کیے اور سات امیروں کو بلایا پھر قرعہ ڈالا تاکہ کس کو پہلے دیا جاے +

قال الشعبی وجد علی درعا عند النصرانی فاقبل بہ الی شریح وجلس الی جانبہ وقال لو کان خصمی مسلما لساویتہ وقال ھذا درعی فقال النصرانی ما ھی الا درعی ولم یکذب امیر المؤمنین فقال شریح الک بینۃ قال لا وھو یضحک فاخذ النصرانی الدرع ومشی یسیرا ثم عاد وقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان ھذا الا احکام الانبیاء امیر المؤمنین قدمنی الی قاضیہ وقاضیہ یقضی علیہ ثم اسلم واعترف ان الدرع سقطت من علی عند مسیرہ فی صفین ففرح علی باسلامہ ووھب لہ الدرع وفرسا وشھد معہ قتال الخوارج (طلحۃ الشافعی فی مطالب السؤل ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی اسکو قاضی شریح کی

پاس لائے اور فرش کے حاشیہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اگر میرا مدعا علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کھڑا ہوتا
اور فرمایا یہ ہماری زرہ ہے نصرانی کہنے لگا نہین یہ زرہ تو میری ہے۔ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام
نے جھوٹ نہین کہا تھا۔ قاضی شریح نے ہنسکر کہا آپکے پاس کوئی دلیل ہے۔ جناب امیر نے فرمایا نہیں۔
پھر نصرانی زرہ کو لیکر تھوڑی دور گیا اور لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا گواہی دیتا ہون مین
کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور گواہی دیتا ہون کہ یہ انبیاے کرام علیہم السلام کے احکام ہین
کہ امیر المومنین مجھے قاضی کے سامنے لائین اور قاضی ان پر اپنی قضا کا حکم جاری کرے۔ مین
اقرار کرتا ہون کہ یہ زرہ جناب امیر سے صفین کے جنگ مین گرپڑی تھی جناب امیر علیہ السلام اسکے مسلمان
ہوجانے سے نہایت خوش ہوئے اور وہ زرہ اسی کو بخشدی اور ایک گھوڑا عطا فرمایا وہ نصرانی جناب
امیر کے ساتھ خارجیون کے جنگ تک حاضر رہا +

عن کریمۃ بنت ہمام الطائیۃ قالت کان علی یقسم الورس فینا بالکوفۃ قال فضالۃ حملناہ علی
العدل منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) کریمہ بنت ہمام الطائی قائل ہے کہ جناب امیر کوفہ مین تقسیم فرمایا کرتے تھے
فضالہ کہتا ہے کہ ہمیشہ اسے بار بار ہی لیتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کے حیا

عن علی قال کنت رجلا مذاءً فکنت استحیی ان اسال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بمکان ابنتہ
منی فامرت مقداد بن الاسود ان یسالہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہ ویتوضأ (اخرجہ
الشیخان) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے مذی کثرت سے جاتی تھی اور حیا مانع تھی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے بارہ مین پوچھون مینے مقداد بن اسود سے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین حضرت نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہ کو دھوکر وضو کر لیا کرین +

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت قومی

عن علی قال قلت لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مالک تنوق فی قریش وتدعنا قال وعندکم
شیئا قلت نعم بنت حمزۃ فقال صلے اللہ علیہ وسلم انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ
(اخرجہ المسلم) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا آپ ہمکو چھوڑکر قریش مین کیون شادی کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے

لہ فی المصابیح الہص بنت سنن یکون بالیمن یتخذ منہ الغمرۃ للوجہ ۱۲

پاس کوئی شے ہے مینے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر حلال نہیں کیونکہ حمزہ میرے دودھ شریک تھے اور وہ رضاعت کی وجہ سے میری بھتیجی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علی قال یا اهل الکوفة ستقتل منکم سبعة نفر خیارکم مثلهم کمثل اصحاب الاخدود منهم حجر بن العدی واصحابه فقتلهم معاویة فی دمشق الشام کلهم من الکوفة (کنز العمال)
جناب امیر علیہ السلام نے کوفہ کے لوگوں سے فرمایا ای اہل کوفہ عنقریب تم مین سے سات آدمی جو نہایت برگزیدہ مین قتل ہو جائینگے انکی مثل بعینہ گڑھے کے شہیدون کی سی ہے ان مین سے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہین پس امیر معاویہ نے انکو دمشق الشام مین قتل کیا وہ سب کوفہ مین سے تھے

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مکحول عن علی قال فی قوله تعالی وتعیها اذن واعیة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت الله ان یجعلها اذنك یا علی ففعل فکان یقول ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم کلاما الا وعیته وحفظته ولم انسه (اخرجه الدیلمی) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول مین کہ یاد رکھینگے اسکو یاد رکھنے والے کان روایت کرتے مین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مینے خدا تعالے سے دعا کی ہے کہ تیرے کانون کو خدا ایسا کر دے پس خدا نے ایسا ہی کر دیا جناب علی فرماتے ہین کہ مینے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر کہ مینے اسکا دھیان رکھا اور اسکو یاد کر لیا اور بھولا نہیں +
عن ابن عباس لما نزلت هذه الایة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت الله ان یجعلها اذنك یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلك (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة وابن المغازلی فی المناقب)
ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دھیان رکھینگے اسکو دھیان رکھنے والے کان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مینے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان بنا دے علی کہتے ہین لہذا اسکے بعد مجھے پھر کبھی کوئی چیز نہیں بھولی +
وعن بریدة الاسلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی ان الله امرنی ان اعلمك لتعی وحق علی الله ان تعی قال فنزلت وتعیها اذن واعیة (اخرجه المغازلی فی المناقب)

ابو نعیم فی الحلیہ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول والدیلمی فی فردوس الاخبار بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ میںنے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حضرت علی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں تجھے سکھاؤں تاکہ تو دہیان میں رکھے اور خدا پر حق ہو کہ تجھ سے دہیان میں رکھائے بریدہ کہتے ہیں کہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ دہیان میں رکھیں گے اسکو دہیان رکھنے والے کان ٭

جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعید بن المسیب ان رجلا اوتی بہ الی عمر بن الخطاب فی کان صدر امنہ انہ قال بجماعۃ من الناس تد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وا من بما لم ارہ واقر بما لم یخلق فارسل عمر الی علی فلما جاءہ واخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق یحب الفتنۃ قال اللہ تعالیٰ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال تعالیٰ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاری قال تعالیٰ وقالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء ویؤمن بما لم یرہ یؤمن باللہ عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعۃ فقال عمر اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (نور الابصار)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ لوگ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے جس سے یہ بات صادر ہوئی تہی کہ ایک گروہ نے اس سے پوچہا تہا تو نے آج کسطرح سے صبح کی ہے یعنے آج تیرا کیا حال ہے اس نے جواب میں کہا کہ میںنے اسطرح سے صبح کی ہے کہ فتنہ کو دوست رکہتا ہوں اور حق سے کراہت کرتا ہوں اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہوں اور جسکو نہیں دیکہا اسپر ایمان لاتا ہوں اور جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہوں پس حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو بلوایا جب آپ تشریف لائے اور اس شخص کے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہے ۔ دوست رکہتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے ۔ کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں اور حق سے کراہت رکہتا ہے یعنے موت سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہتے ہیں یہود کہ نہیں ہیں نصاری کسی شے پر اور کہتے ہیں نصاری نہیں ہیں یہود کسی شے پر اور جس چیز کو نہیں دیکہا ایمان لایا ہے جسکا مطلب ہے کہ اللہ جل وعلا پر ایمان

لایا ہے اور جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہے جس سے مراد قیامت ہے، حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ میں ایسی مشکل سے کہ جسکے رفع کرنے کے لیئے ابوالحسن نہ ہوں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ⁂

جناب امیر علیہ السلام کی صداقت

(۱) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا الصدیق الاکبر لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد و النسائی و الحاکم)

عباد بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور صدیق اکبر ہوں اسکو میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر کاذب میں نے سب لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے ⁂

عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت الصدیق الاکبر (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم صدیق اکبر ہو ⁂

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ و من کنت امامہ فعلی امامہ (اخرجہ السید علی الہمدانی فی مودۃ القربی)

جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ میں ولی ہوں پس اسکا علی ولی ہے اور جسکا کہ میں امام ہوں پس اسکا علی امام ہے ⁂

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد اصحر فتنفس الصعداء فقال رسول اللہ ما لک تنفس قال یا بن مسعود نعیت الی نفسی قلت استخلف یا رسول اللہ قال من قلت ابابکر فسکت ثم تنفس فقلت ما لی اراک تنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف یا رسول اللہ فقال من قلت عمر بن الخطاب فسکت ثم تنفس فقلت ما لی اراک تنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف فقال من قلت علیا قال ذالک والذی لا الہ غیرہ لو بایعتموہ ادخلکم الجنۃ

اجمعین اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دفعہ
صبحکو جناب رسول اللہ صلعم نے ایک ٹھنڈا گہرا سانس بھرا میںنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابن مسعود ہمکو ہمارے
انتقال کر جانیکی اطلاع کیگئی ہے میںنے عرض کیا تو آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپنے فرمایا کسکو بنا جائیں میںنے عرض کیا ابوبکر کو آپ خاموش ہوگئے
پھر آپنے ایک گہرا سانس بھرا میںنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابن مسعود ہمکو ہمارے انتقال کرجانیکی اطلاع کیا
گیا ہے میںنے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسیکو خلیفہ مقرر کردیں آپنے فرمایا کسکو میںنے عرض کیا عمر کو آپ خاموش ہوگئے پھر ایک ساعت کے بعد آپنے ایک گہرا
سانس بھرا میںنے عرض کیا آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپنے فرمایا ہمیں اپنے انتقال کی خبر لگی ہے میںنے عرض کیا آپ کسیکو خلیفہ بنا جائیں آپنے فرمایا
کسکو میںنے عرض کیا علی بن ابیطالب کو آپنے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تمنے اسکی بیعت کی تو وہ تم سب کو جنت میں داخل کریگا *

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختارلی وصیا واخترت ابن عمی وصی یشد بہ عضدی کما شد عضد موسیٰ
باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان النبوت بعدی لکان نبیا (اخرجہ سید علی الہمدانی فی مودۃ القربیٰ) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول
اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدانے مجھکو تمام انبیا سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھکو وصی بنانیکا اختیار دیا ہے پس میںنے اپنے ابن عم کو انتخاب کیا ہے اور انکی
وجہ سے میرے بازو کو قوی کیا ہے جسطرح موسی کے بازو کو انکو بہائی ہارون سے قوی کیا پس وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتا

عن عبد الرزاق باسنادہ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا
فتجدوہ ھادیا مھدیا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) عبد الرزاق اپنے اسناد کے ساتھ یہ حدیث
کو حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تم علی کو حاکم بناؤ تو تم اسکو ہادی اور مہتدی پاؤگے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم
تطھیرا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی وفاطمۃ والحسن
والحسین (اخرجہ احمد والطبرانی والجزری وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ
بعضھم (نزل الابرار) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول کے متعلق کہ (نہیں
چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گہروالو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت سے پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوی ہے
یعنے ہمارے حق میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق میں یہ حدیث اکثر علما کی راے پر حسن ہے اور
بعض نے اسکو صحیح مانا ہے *

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اھل البیت قد اذھب اللہ عنا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق ہم اہل بیت سے پروردگار نے ظاہری اور باطنی برائیون کو دور کردیا ہے من خطب الحسن فی ایام ماتہ قال نحن حزب الله المفلحون وعترة رسول الله صلی الله علیہ وسلم الاقربون واهل بیته الطاهرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفهما رسول الله صلی الله علیہ وسلم والثانی کتاب الله (مروج الذهب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے ایام خلافت مین خطبہ فرمایا کہ ہم رستگارون کا گروہ ہین اور جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے قریب ترین عترت ہین اور انکے اہل بیت طیب اور طاہر ہین اور ایک ان دو بھاری چیزون مین سے ہین جنکو کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے درجہ پر ہین +

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا هو احب الی من الدنیا وما فیها اما واحدة فهو تکائی بین یدی الله عز وجل حتی یفرغ من الحساب فاما الثانیة فلواء الحمد بیده آدم ومن ولده تحته واما الثالثة فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی فاما الرابعة فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل فاما الخامسة فلست اخشی علیه ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجه احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنہ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلی الله علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علی کو پانچ ایسے امور عطا ہوئے ہین کہ میرے نزدیک دنیا و ما فیہا سے بہتر ہین اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا جب تک کہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ ہے کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ مین ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی تیسرے یہ کہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا۔ چوتھے یہ ہے کہ وہ میرے ستر کو ڈھانپے گا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرے گا۔ اور پانچوان یہ کہ مجھے سے متعلق خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب عود کرے +

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منحصر ہے کثرت صلوۃ اور صوم اور صدقات اور ادای حج مین جسکا مفصل و مشرح بیان کیا جاتا ہے،

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

روی عن علی انه کان کلما دخل وقت الصلوة تغیر لونه فقیل له فی ذلک قال جاء وقت الامانة التی عرضها الله علی السموت والارض والجبال فابین ان یحملنها فقد حملتها مع ضعفی ولا ادری کیف اودیها (نقله شیخ الاسلام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقیفی) جناب امیرؑ سے روایت ہے جب نماز کا وقت ہوتا آپ کا رنگ زرد پڑجاتا ایک دفعہ اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپنے فرمایا اس امانت کے ادا کرنیکا وقت آپہونچا ہے کہ امانت کو خدانے آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور مینے اپنی ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھالیا +

(عن علی قال ما اعرف احدا من هذه الامة عبد الله بعد نبی صلی الله علیه وسلم غیری عبدت الله تعالی قبل ان یعبده احد من هذه الامة تسع سنین (اخرجه النسائی فی الخصائص والحافظ الثقفی) جناب علی فرماتے تھے کہ مین اپنے سوا اس امت کو کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے مجھہ سے پہلے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے بعد نماز پڑہی ہو مینے نو برس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا +

(۲) عن عباد بن عبد الله قال قال علی انا عبد الله واخو رسوله وانا صدیق الاکبر لا یقول ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجه احمد والنسائی وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبه وابن ابی عاصم والحاکم وابو نعیم والعقیلی) عباد بن عبد الله کہتے ہین کہ جناب علی فرمایا کرتے تھے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے

قیل قد بسط له نطع بین الصفین لیلة الهریر فیصلی علیه والسهام وقعت بین یدیه ومرت علی صماخیه یمینا وشمالا فلا یرتاع لذلک وما قام حتی فرغ من وظیفته (شرح نہج البلاغه) روایت ہے کہ صفین کی لیلة الهریر مین درمیان دونو صفون کے آپکے لیے نطع بچہائی گئی تھی آپ اسپر نماز پڑہتے تھے اور تیر انکے سامنے سے آتے تھے اور انکے کانون کے پاس ہوکر داہنے بائین نکلجاتے تھے اور جناب امیر اون سے خوف نہین فرماتے تھے جبتک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہین ہوئے۔ اور نہ اپنے مقام سے اٹھے جناب امیرؑ کے کثرت نوافل کا یہ حال تھا کہ علامہ ابن الحدید لکھتے ہین وکانت جبهته کثفنة[1] البعیر بطول سجوده یعنے جناب امیر علیه السلام کی پیشانی مبارک طول سجود سے مثل اونٹ کی ثفنہ

---

[1] بفتح ثا وکسر فا ثفنه زانوی شتر که وقت نشستن بر زمین رسد چون میان سینه وبیخ ران وماننداں ثفنات جمع ومنه ذو الثفنات لقب امام زین العابدین (منتخب)

کی جو گئی تھی نماز کیوقت آنکو اسقدر استغراق ہوجاتا تہا کہ مطلق ما سوا کا ہوش نہیں رہتا تہا یہانتک کہ آنکو اپنے جسد عنصری سے بھی بیخبری ہوجاتی تہی چنانچہ مولوی جامی تحفۃ الاحرار میں نماز کے وقت آپکی محویت کے متعلق ایک روایت بیان کرتے ہیں +

شیر خدا شاہ ولایت علی ۔ صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون صف ہیجا گرفت ۔ تیر مخالف بتنش جا گرفت
غنچہ پیکان بگل او نہفت ۔ صد گل محنت ز گل او شگفت
روی عبادت سوی محراب کرد ۔ پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بیداختند ۔ چاک بتن چون گلش انداختند
غرقہ بخون غنچہ زنگارگون ۔ آمد ازان گلبن احسان برون
گلگل خونش بمصلا چکید ۔ گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
کاین ہمہ گل چیست تہ پای من ۔ ساختہ گلزار مصلاے من
صورت حالش چو نمودند باز ۔ گفت کہ سوگند بدانای راز
کز الم تیغ ندارم خبر ۔ گرچہ ز من نیست خبردار تر

جناب امیر علیہ السّلام کی کثرت صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسین مرضا فعادہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدیک فنذر علی و فاطمۃ و فضۃ جاریۃ لہما ان براء مما بہما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معہم شیٔ فاستقرض علی من شمعون الیہودی ثلثۃ اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعًا واختبزت خمسۃ اقراص علی عددہم فوضعت بین ایدیہم لیفطروا فوقف علیہم السائل فقال السلام علیکم اہل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروہ وباتوا ولم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیہم وقف علیہم یتیم فاثروہ ووقف علیہم الاسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرہم وہم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معہم فرای فاطمۃ فی محرابہا قد التصق ظہرہا ببطنہا وغارت عیناہا فساءہ ذلک فنزل جبرائیل وقال خذہا یا محمد ہناک اللہ فی اہل بیتک فقراءہا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایکدفعہ امام حسن و حسین بیمار ہوگئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ انکی عیادت کو تشریف لائے لوگون نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ اپنے ان دونون صاحبزادون کے لئے کچھ نذر مانتے تو بہتر ہوتا مین جناب علی نے اور جناب سیدہ نے اور فضہ انکی لونڈی نے نذر مانی کہ جب اس بیماری سے انکو صحت ہوجائیگی

توہم تین دن کے روزے رکھتیں گے۔ خداوند تعالی نے انکو شفا عطا فرمائی انکے پاس کہانیکی کوئی چیز نہین تہی جناب علی نے شمعون یہودی سے تین پیمانے جو قرض لیے جناب سیدہ نے انکو پیسا اور پانچ روٹیان انکی تعداد کے موافق پکائیں اور افطار کے لیے انکے آگے رکہیں اتنے مین ایک سائل آکر کہڑا ہوگیا اور کہنے لگا السلام علیکم اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مسکین مسلمان مسکینون مین سے حاضر ہے کچہ مجہے کہلا خوان جنت سے خدا تمکو کہلائے انہون نے وہ روٹیان اٹہا کر اسکو دیدین اور سوائے پانی کے گہونٹ کے کوئی چیز نہ چکہی اور صبح کو روزہ رکہا جب رات ہوئی اور طعام نکالکر کہانیکو بیٹہے ایک یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہون نے مثل پہلی دو راتون کے اسکو بہی طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علی علیہ السلام امام حسن اور حسین کا ہاتہ پکڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے جب حضرت نے انکو دیکہا کہ مثل چوزہ مرغ کے کانپ رہے ہین فرمایا یہ کیا بری حالت تمہاری ہمکو دکہائی دے رہی ہے اور اٹہکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب مین دیکہا کہ انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور آنکہین گڑہے مین پڑی ہوئی ہین حضرؐ کو یہ حال بہت بری معلوم ہوئی اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ لیجیے آپکے اہل بیت کے لیئے خدا پاک تہنیت دیتا ہے پہر یہ آیت پڑہی وہ لوگ کہ کہلاتے ہین اپنی حب سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو ۞

جناب امیر علیہ السلام کے صدقات

عن علی لقد رأیتنی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی لاربط الحجر علی بطنی من الجوع وان صدقتی الیوم اربعون الفا وفی روایتہ ان صدقہ مالی ببلغ للتبلیغ اربعین الف دینار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تو مجہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکہتا کہ بہوک سے پتہر اپنے شکم پر بہوک کیوجہ سے باندہا ہوا تہا حالانکہ اسدن میری زکوۃ چالیس ہزار تہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ میری مال کی زکوۃ چالیس ہزار دینار تک پہونچ گئی تہی ۞

محب طبری علیہ الرحمۃ ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کے ذیل مین لکہتے ہین ربما یتوہم المتوہم ان مال علی یبلغ زکوتہ ھذا القدر ولیس کذلک فانہ رضی اللہ عنہ کان ازہد الناس علی ما علم مما تقدم قال ابو الحسن بن فارس اللغوی سالت ابی عن ھذا الحدیث قال معناہ ان الذی تصدقت بہ منذ کان لی مال الی الیوم کذا وکذا یعنے اکثر متوہم کو اس حدیث سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جناب امیر کے پاس اسقدر مال تہا کہ جسکی اسقدر زکوۃ نکلتی تہی حالانکہ یہ بات ممکن ہے کیونکہ آپ سب

لوگون سے زیادہ زاہد تھے چنانچہ سابقاً آپکا حال تحریر ہوچکا ہے ابوالحسن بن فارس لغوی کہتے ہین کہ مینے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچھا وہ کہنے لگے اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ جب سے میرے ہاتھ مین مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ مین رہتا تو اسکی زکوٰة اسقدر ہوتی۔ اسکے سوا ان اوقاف سے بھی مراد ہوسکتی ہے کہ جنکو جناب امیرؑ نے جاری کیا تھا اور قبل انکے اجرا کے وہ انکی مالک تھے اور شاید کہ انکا محاصل اس مقدار پر ہو جسکو کہ جناب نے بیان فرمایا ہے ✤

(۲) عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان عمر اقطع علیا ثم اشترے علی ارضا الی جنب قطعتہ فحفر فیہا عینا فبینما ہم یعملون فیہا اذا انفجر علیہم مثل عنق الجزور من الماء فاتی علی فبشر بذلک فقال بشروا الوارث ثم تصدق بہا علی الفقراء والمساکین وابن السبیل فی سبیل اللہ (اخرجہ ابن السمان) والریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) جناب جعفر صادق اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے ناقل ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کو ایک زمین کا ٹکڑا جاگیر مین دیا پھر جناب علی نے اس قطعہ زمین کے پہلو مین ایک اور قطعہ مول لیا۔ اس مین ایک تالاب کھدوایا۔ لوگ تالاب کھود رہے تھے کہ ناگاہ اس مین سے مثل اونٹ کی گردن کے ایک چشمہ نکلا اور جاری ہوگیا جب جناب علی تشریف لائے تو لوگون نے انکو بشارت دی آپنے فرمایا یہ بشارت اسکے وارث کو دینی چاہیے۔ آپنے فقیرون پر اور مسکینون پر اور مسافرون پر اسے خیرات کردیا ✤

(۳) عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مہاجرین الی بلاد حبشة فاھدی جعفر جاریة قیمتہا اربعة آلاف دراھم فلما قدمنا المدینة اھدیناہا الی علی لتخدمہ فجعلہا فی بیت فاطمة فدخلت فاطمة یوما فنظر الی راس علی فی حجر الجاریة فقالت لہ یا ابا الحسن فعلتہا قال لا واللہ یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فعلت شیئا قالت تاذن لی ان اسیر الی منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اذنت لک فتجلببت بجلبابہا وتبرقعت ببرقعہا وارادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبط جبریل فقال ان اللہ یقرأک السلام ویقول لک ان فاطمة ابنتک تشکو الیک علیا فلا تقبل منہا فی علی شیئا۔ فدخلت فاطمة فقال لہا یا بنت جئت تشکین علیا فقالت ای ورب الکعبة فقال ارجعی الیہ فقولی رغم انفی لرضاک ثلاثا فقال علی و اسواتاہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوتنی الی خلیلی وحبیبی اشہدی یا فاطمة ان الجاریة حرة والاربعة الاف درھم التی حملت من عطائی علی فقراء المہاجرین ثم لبس رداءہ وارادا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبط جبریل فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک قل لعلی انی قد

اعطیتک الجنۃ بعتق الجاریۃ واعطیتک ان یخرج من النار من شئت بالاربعۃ الاف الدرہم
التی تصدقت بھا فادخل الجنۃ من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بمغفرتی اخرجہ
ابن السبوع الاندلسی فی کتابہ الشفا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین اور جعفر بن
ابی طالب جب بلاد حبشہ کو ہجرت کر کے گئے جعفر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی
جب ہم مدینہ مین واپس آئے تو ہمنے وہ لونڈی خدمت کیلیئے جناب علیؓ کو دیدی جناب علیؓ نے اسکو
جناب فاطمہؓ کے گھر مین رکھا ایک روز جناب فاطمہؓ باہر سے گھر مین تشریف لائین دیکھا کہ جناب علی
علیہ السلام اس لونڈی کے گود مین سر رکھکر لیٹے ہوئے ہین جناب سیدہ نے کہا یا ابا الحسن تم نے
تو اس سے صحبت کی ہے جناب علیؓ نے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی واللہ مینے اس سے کچھ نہین
کیا جناب سیدہؓ نے کہا آپ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دین آپنے
انکو اذن عطا کیا حضرت سیدہ کپڑے پہنکر اور برقع اوڑھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف
لے گئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا خدا نے آپکو سلام بھیجکر کہا ہے
کہ آپ کی بیٹی علیؓ کی شکایت لیکر آپکے پاس آئی ہین آپ انکا کہنا نہ مانین۔ اتنے مین جناب سیدہؓ
بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئین آپنے فرمایا ای بیٹی تم علیؓ کی شکایت کرنے
آئی ہو۔ جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا برب کعبہ بیشک مین شکایت لیکر آئی ہون۔ آپنے فرمایا
تم واپس چلی جاؤ اور علیؓ سے تین دفعہ جاکر کہو کہ میری علے الرغم آپکو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہے
تب جناب علیؓ نے جناب سیدہؓ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری
بڑی رسوائی ہوئی ہے۔ آپنے میرے محبوب اور میرے خلیل کی پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہؓ آپ
گواہ رہین مینے اس لونڈی کو آزاد کر دیا ہے۔ اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا ہوئے تھے فقراء مہاجرین
پر تقسیم کرنیکے لیئے لیجاتا ہون۔ پھر آپ اپنی چادر کو اوڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
تشریف لائے اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم نے
آپکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ علیؓ سے کہدین کہ مینے تجھے لونڈی آزاد کرنے کے بدلے
جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار درہم کے عوض کہ تو نے خیرات کیئے ہین تجھے اختیار دیا گیا ہے کہ
جسکو تو چاہے دوزخ سے نجات دے اور میری رحمت کے ساتھ جسکو کہ تو چاہے جنت مین داخل کرے
اور میری مغفرت کے ساتھ جسکو کہ تو چاہے دوزخ کی آگ سے نجات دے

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسال

عن شیٔ عن عمل الرجل ویسأل عن دینه فان قیل علیه دین کف عن الصلوۃ وان قیل لیس علیه دین صلی علیه فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سئل هل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلی اللہ علیه وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی هما علیّ وهو بریٔ منهما فتقدم صلی اللہ علیه وسلم ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رهانک کما فککت رهان اخیک (اخرجه الدار قطنی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اسکے اعمال کی نسبت کبھی سوال نہ فرماتے۔ بلکہ اسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اس شخص پر قرض ہے تو آپ خود نماز نہ پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو آپ خود اسکی نماز پڑھاتے۔ ایکدفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب آپ تکبیر کے ارادے سے اٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار قرض ہیں حضور خود بدولت بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علی علیہ السلام نے کہا ان دونوں دینار کا ادا کرنا میرے ذمہ ہی اور یہ ان سے بری الذمہ ہے حضور نے بڑھکر اس کے نماز جنازہ پڑھی اور جناب علیؑ سے فرمایا خدا تجھے نیک جزا دے اور تیرا قرض چھڑائے جیسکہ تونے اپنے بھائی کو قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع علی اربعۃ دراهم لا یملک غیرها فتصدق بدرهم لیلا وبدرهم نهارا وبدرهم سرا وبدرهم علانیه فانزل اللہ تعالی الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (نقل الواحدی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے کہ انکے سوا انکے پاس اور کچھ نہیں تھا آپنے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر خیرات کیا پس پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیئے انکے خدا کے پاس اجر ہے اور نہیں خوف انپر اور نہ وہ اندوہگین ہونگے +

عن ابی ذر الغفاری قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوما من الایام الظهر فسئل سائل فی المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یدیه الی السماء فقال اللهم اشهد انی سألت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیه بخنصره الیمنی

فاعطاه الخاتم فانزل اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (نقلہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد میں سوال کیا کسی نے اسکو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے پروردگار گواہ رہیو میں نے تیرے نبی کی مسجد میں سوال کیا ہے اور کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا جناب علی علیہ السلام نماز میں تھے اپنے دہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اسکا اشارہ کیا اور انگوٹھی اسکو عطا فرمائی پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں در انحالیکہ وہ جھکے ہوئے ہیں ✤

عن انس بن مالک ان سائلا اتی المسجد وھو یقول من یقرض الملی الوفی وعلی راکع ھقول بیدہ خلفہ للسائل ای اخلع الخاتم من یدی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر وجبت قال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما وجبت قال وجبت الجنۃ واللہ ما خلعہ من یدہ حتی خلعہ من کل ذنب وخطیئۃ (اخرجہ الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کہ کون ہے جو خدا کی راہ میں بھر پور قرض دے جناب امیر رکوع میں تھے اپنے ہاتھ پیچھے کیطرف سائل کو اشارہ فرمانے لگے کہ انگوٹھی ہماری ہاتھ سے اتار لے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر واجب ہوگئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا واجب ہوگئی آپنے فرمایا جنت واجب ہوگئی ہے سائل نے انکے ہاتھ سے انگوٹھی نہیں اتاری بلکہ انکا ہر ایک گناہ اور خطا اتار ڈالا ہے ✤ ( ) جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کو حضرت کے منصف مزاج دشمن بھی تسلیم کرتے تھے قال معاویۃ بن ابی سفیان لمحفن بن ابی محفن لما قال لہ جئتک من عند ابخل الناس فقال ویحک کیف تقول انہ من ابخل الناس وھو الذی لو ملک بیتا من تبر وبیتا من تبن لنفد تبرہ قبل تبنہ (مطالب السؤل) یعنے جبکہ محفن بن ابی محفن نے معاویہ بن ابوسفیان سے کہا کہ میں بخیل ترین خلائق سے تیری پاس آیا ہوں معاویہؓ نے کہا افسوس ہے تجہ پر تو انکو کیونکر بخیل کہتا ہے کہ اگر انکو ایک سونیکا گہر اور ایک انجیرکے گہر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ انجیر کا گہر تمام ہو سونیکا گہر تمام ہو جائیگا ✤

قال الشعبی وقد ذکر علیہ السلام کان اسخی الناس علی الخلق الذی یحبہ اللہ السخاء والجود ما

قال لا لسائل قط وانه كان يستقي بيده لنخل قوم من يهود المدينة حتى مجلت يداه ويتصدق بالاجرة ويشد على بطنه حجرا (مطالب السؤل) شعبی رحمۃ اللہ علیہ جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام تمام لوگون سے ایسے سخی تر ین تھے اور سخاوت اور جود کو محبوب رکھتے تھے کہ آپنے کبھی کسی سائل کے لیئے اپنی زبان مبارک سے لا یعنی نہیں نہیں کہا تھا اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کے یہودیون کے نخلستان کو سیراب کرتے تھے یہانتک کہ انکے ہاتھون مین آبلے پڑجاتے تھے اور اجرت کے پیسے خیرات کرتے اور اپنے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندہ لیتے تھے ✦

قال الكنوى في الطبقات كان على يبارز كافرا وقد اصطف الفريقان وفي المسلمين قلة وفي الكفرين كثرة يبلغ عدد الكفار اثنى عشر الف فارس فقال له الكافر في المبارزة ارني سيفك يا على حتى انظر اليه فدفع على سيفه اليه فقال الكافر عجبا لك يا بن ابى طالب بم امنت حيث دفعت السيف الى وانا اقاتلك قال لما مددت اليد الى مددت يد السائل ولم احسن من مروتى ان ارد يد السائل وان كان كافرا فاسلم الكافر علامہ کنوی طبقات مین لکھتے ہین کہ علی ایک کافر سے لڑرہے تھے اور دونوطرف لشکر کے لوگ صف باندہے کھڑے تھے مسلمان بہت تھوڑے تھے اور کفار کثرت سے تھے کفار کی جمعیت دس ہزار کے قریب تھی کافر نے جناب امیر سے عرض کیا یا علی آپ اپنی تلوار مجھے دکھائیں جناب امیر نے اپنی تلوار اسکو دیدی کافر نے تلوار ہاتھ مین لیکر کہا اب کہ آپ تلوار مجھکو دیچکے ہین اب آپ مجھ سے کیونکر بچ سکینگے جناب امیر نے فرمایا جبکہ تو نے بھیک مانگنے والون کیطرح سے ہمارے سامنے ہاتھ پھیلایا تو مروت نے تقاضا کیا کہ بھیک مانگنے والیکا ہاتھ رد کیا جائے اگرچہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو یہ سنکر وہ کافر مسلمان ہوگیا ✦

وكان عليه السلام يقول لا عجب ممن يشترى المماليك بالمال ولا يشترى الاحرار بمعروفه (نقله الفقيه ابو بكر ابن محمد بن الحسين السنبلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے عجب ہے ان لوگون سے جو اپنا مال غلامون کے مول لینے پر صرف کرتے ہین اور اپنے احسان سے آزاد لوگون کو مول لیکر غلام نہین بناتے ✦

جناب امیر علیہ السلام کی مہمان نوازی

بكا على يوما فسئل فقال لم ياتنى ضيف منذ سبعة ايام اخاف ان يكون الله اهانني (نقله ابن حجر المكى فى اسنى المطالب فى صلة الاقارب) ایکروز جناب امیر علیہ السلام رونے لگے لوگون نے

رونیکا سبب پوچھا آپنے فرمایا سات روز ہو گئے ہین کہ کوئی مہمان میرے پاس نہین آیا مجھے خوف ہی کہ خدا نے کہین مجھے حقیر نہ کر دیا ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی اصابت رای

تمام مورخ متفق ہین کہ اسلام مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوی خلیفہ مدبر پیدا نہین ہوا - اسکی خاص وجہ یہی تھی کہ حضرت عمر ہر باب مین جناب علی علیہ السلام سے مشورہ لیتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے خود بنفس نفیس حرب روم مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جناب امیرؑ نے انکو منع کیا کہ آپ بذات خاص حرب مین شریک نہ ہون اگر آپ شہید ہو جائینگے تو کسر شان اسلام ہوگی اور اشاعت اسلام مین فتور آجایگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے فرمانے کے مطابق عمل کیا +

جناب امیر علیہ السلام کا حسن سلوک

فلما ظفر علی العائشۃ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا اکرمہا و بعث معہا الی المدینۃ عشرین امرأۃ من نساء عبد القیس عممھن بالعمائم و قلدھن بالسیف فلما وصلت المدینۃ القین النساء عمائمھن وقلن لھا انما نحن نسوۃ (نقل الواحدی) نقل ہے کہ جب جمل مین جناب امیر علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظفریاب ہوئی تو انکے نہایت تعظیم و تکریم کی اور انکو مدینہ منورہ کیطرف روانہ فرمایا اور بیس عورتین قبیلہ عبد القیس کی انکی معیت مین روانہ کین اور انکو عمامے اور تلوار بند ہوائین جب وہ مدینہ شریف مین پہونچین تو انہون نے ظاہر کیا کہ ہم عورتین ہین آپ کی حفاظت کی لیئے ہمکو لباس مردانہ پہنا کر بھیجا ہے اور اپنے عمامے سر سے اتار دیئے +

جناب امیر علیہ السلام کا کرم

عن ابی اسحاق السبیعی قال سالت اکثر من اربعین رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکرم الناس علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا علی بن ابی طالب (اخرجہ الفضائلی)

ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہی کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چالیس صحابیون سے زیادہ کو پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کون بزرگ زیادہ تر صاحب کرم تھا سب نے یہی کہا کہ جناب علی بن ابیطالب سب سے زیادہ صاحب کرم تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی سیاست

عن عبد اللہ بن شریک العامری عن ابیہ قال اتی علی بن ابی طالب فقیل ان ھھنا قوما علی باب المسجد
یزعمون انک ربھم فدعاھم فقال لھم ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم
انما انا عبد مثلکم اکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعت اللہ اثابنی ان شاء اللہ وان
عصیتہ خشیت ان یعذبنی فاتقوا اللہ وارجعوا فابوا فطردھم فلما کان الغد غدوا علیہ فجاء
قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذالک الکلام فقال ادخلھم علی فقالوا مثل ما قالوا وقال لھم
مثل ما قال الا انہ قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما کان الیوم الثالث اتوہ فقالوا مثل
ذلک القول فقال لھم واللہ لئن قلتم لاقتلنکم باخبث قتلۃ فابوا الا ان یتموا علی قولھم فخد
لھم اخدودا بین باب المسجد والقصر واوقد فیہ نارا وقال انی طارحکم فیھا او ترجعون فابوا فقذف
بھم راخرجہ الذھبی فی المخلص وتردیدھم محمول علی الاستتابۃ واحراقھم مع النھی عنہ
محمول علی رجاء رجوعھم او رجوع بعضھم عبد اللہ بن شریک العامری اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب
امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیان کیا کہ یہان مسجد کے دروازے پر ایک گروہ ہے جو آپ کی نسبت یہ خیال
کرتے ہین کہ آپ انکے خدا ہین جناب امیرؑ نے انکو اپنے سامنے بلوا کر کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا بک رہے ہو
وہ لوگ سب کے سب کہنے لگے آپ ہمارے رب ہین اور آپ ہمارے خالق ہین اور آپ ہمارے رازق ہین۔
آپنے فرمایا تم ہلاک ہو جاؤ مین تو تمہاری مانند ایک بندہ ہون مین بھی کہاتا پیتا ہون جسطرح کہ تم کہاتے
پیتے ہو۔ اگر مین خدا تعالی کی اطاعت کرونگا تو انشاء اللہ وہ مجھے ثواب عطا کریگا۔ اور اگر مین گناہ کرونگا
تو ڈرتا ہون کہ مجھے عذاب کرے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے باز آؤ۔ انھون نے انکار کیا جناب امیر
علیہ السلام نے انکو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آئے قنبر نے آکر عرض کیا وہ لوگ آج پھر آئے
ہین اور وہی بات کہتے ہین آپنے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انہون نے پھر وہی بات کہی جو پہلے
کہی تھی اور آپنے بھی انسے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ تم گمراہ اور
فتنہ انگیز ہو۔ انہون نے پھر بھی انکار کیا تیسرے روز پھر وہ لوگ جناب امیر کے سامنے لائے گئے آپ نے
فرمایا کہ اگر تم نے پھر وہی بات کہی تو مین تمکو نہایت بری حالت سے قتل کرونگا۔ انہون نے پھر انکار کیا اور
اپنی بات پر ثابت رہے آپنے انکے لئے مسجد اور قصر کے درمیان گڑھا کھدوا کر اس مین آگ جلوائی
اور فرمایا اب بھی تم باز آؤ ورنہ مین تمکو اس گڑھے مین ڈالدونگا۔ وہ لوگ اسی ہٹ پر رہے آپ نے انکو

اس مین ڈلوا دیا۔ علامہ ذہبی مختص مین لکھتے ہین کہ وہ ارتداد کی وجہ سے خاص ایسی سخت سزا پانیکے لیئے اور طرح کے مجرمون مین سے مستثنی سمجھے گئے تھے اور انکا آگ مین ڈالنا باوجودیکہ احادیث صحیحہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہی مروی ہے۔ محمول اس امر پر تہا۔ کہ شاید وہ اپنے ارتداد سے باز آئین یا ان مین سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کرین۔

قیل نصیر مولی علیؑ لما قال له انت الله فحرقه بالنار فقال وهو یحترق ولو لم یکن الٰها لم یعذب بالنار (اخرجه العلی القاری فی شرح شفاء قاضی عیاض) روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نصیر نے جناب امیر سے کہا آپ خدا ہین حضرت امیر نے اسکو آگ مین ڈلوادیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ خدا نہ ہوتا تو آگ کا عذاب مجھ پر وارد نہ کرتا ❖

نصرت دین یعنی جناب امیر کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مدار فضل سمجھا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک مجاہد کا مرتبہ کثرت ثواب کی وجہ سے نہایت بلند ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین علی القاعدین۔

جہاد کی دو قسمین ہین جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسکو شارع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے مشتہیات نفس سے مخالفت کرنے کا نام ہے۔ اور زہد و تقوی اسکے آلات ہین جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقوی اور نفس کشی کا حال باب زہد مین بطریق تفصیل بیان ہوچکا ہے اور ہم ثابت کر چکے ہین کہ آپ بمضمون مضمون صداقت مشحون ان اکرمکم عند الله اتقاکم سرآمد اتقیا تھے جنکے تقوی کی نسبت قرآن شریف باواز بلند شہادت ادا کرتا ہے۔ کما قال الله تبارک و تعالی۔ الذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون یعنے وہ جو سچائی کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو اسکی تصدیق کرتا ہے وہی متقی ہین اخرجه ابن عساکر عن مجاهد فی قوله تعالی والذی جاء بالصدق رسول الله صلے الله علیه وسلم وصدق به علی بن ابی طالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ الذی جاء بالصدق سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق به سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہین ❖

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع العدو

یہ جہاد دو قسم پر ہے۔ جہاد بالدعوت اور جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالدعوت

جہاد بالدعوت وہ ہے کہ وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب سے اور دلائل قائم کرکے مخالفون کے تمام شبہات رفع کیئے جائین اور انکے دل کو اسلام کیطرف گرویدہ کیا جائے۔ فی الحقیقت اس قسم کا جہاد منشاء بعثت کے مطابق ہونیکی وجہ سے نہایت افضل اور اعلے ہے جحضرت امیر کے وعظ سے تمام یمن مشرف باسلام ہوا ہے

عن البراء بن عازب قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی الیمن یدعوھم الی الاسلام فکنت فیمن سار معہ فاقام علیہ ستۃ اشھر لا یجیبونہ الی شئ فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیھم علی بن ابی طالب فلما وصل الی اوائل الیمن بلغ الخبر فجمعوا لہ فصلی بنا فلما فرغنا صففنا صفا واحدا فتقدم بین ایدینا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قرء علیھم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت ھمدان کلھا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرء کتابہ خر ساجدا (اخرجہ ابو عمر و الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب) براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو یمن مین بھیجا تاکہ وہان کی باشندون کو اسلام کیطرف دعوت کرے مین بھی انھین کے ساتھ تھا وہ چھ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگون نے کوئی بات قبول نہ کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا جب آپ حدود یمن پر پہونچے سب لوگ انکی خدمت مین مجتمع ہو گئے جناب علیؑ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہو گئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہمدان کے تمام لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لکھکر بھیجی گئی۔ آپ سجدہ شکر بجا لائے +

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کے شجاعت سے جسقدر کہ دین اسلام کو نفع پہونچا ہے وہ کسی سے نہین پہونچا۔ اربعین

مین امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین وقد کان فی الصحابۃ جماعۃ کابی دجانۃ وخالد بن ولید وکانت شجاعتہا اکثر نفعا من شجاعۃ الکل الا تری ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال یوم الاحزاب لضربۃ علی خیر من عبادۃ الثقلین یعنے صحابہ مین مثل ابو دجانہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے ایک ایسی جماعت تھی جو شجاعت مین مشہور تھی لیکن سب کی شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت زیادہ تر نفع رسان تھی تم نہین دیکھتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی کی ایک ضرب جن والانس کے عبادت سے افضل ہے ✤

پروردگار نے اپنی کلام پاک مین حضرت امیر کے جہاد کو دوسرے صحابہؓ کے اعمال پر ترجیح دی ہے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ یعنے کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کے مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک اخرج ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن منذۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ بن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشہر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ ابو حاتم اور ابو الشیخ اور عبد الرزاق وغیرہ لکھتے ہین کہ علی اور عباس اور طلحہ بن ابی شیبہ باہم فخر کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اسکی کنجی میرے ہاتھ مین ہے مین چاہون تو اسے مین رہون عباس کہنے لگے کہ مین زمزم کا مالک ہون اور اسکا نگہبان ہون علی نے کہا مین نہین جانتا مینے چھ مہینے پیشتر سب لوگون سے نماز پڑہی ہے اور خدا کی راہ مین جہاد کرنیوالا ہون پس پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا الخ

کتب سیر کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت امیر سوای تبوک کے کل مشاہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہے ہین چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی کان لوائہ معہ فی کل زحف وہو الذی صبر معہ یوم فر عنہ

غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ فی القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی کی چار خصلتین
ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو نہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے ایسے پہلے شخص ہین جنہوننے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہر ایک لشکر مین علمدار تہے۔ اور وہ وہ شخص ہین کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سب
لوگ بہاگ گئے تو وہ آپکے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ وہ شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو غسل دیا اور انکو قبر مین اتارا۔ اور اس بات پر بہی سب محدثین کا اتفاق ہے کہ تبوک کے سوا
حضرت امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین حاضر رہے ہین چنانچہ دوسرے
مقام پر علامہ موصوف لکھتے ہین واجمعوا انہ صلے القبلتین وھاجر وشہد بدرا واحدا
وسائر المشاھد وابلی ببدر واحد وخندق وذکر السراج فی تاریخہ انہ لم یتخلف عن مشہد
شہدہ الا تبوک فانہ خلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینۃ علی عیالہ یعنے سب محدثین
نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے شخص ہین جنہون نے دونون قبلون کیطرف
نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور بدر اور حدیبیہ اور تمام
غزوات مین حاضر رہے ہین اور بدر اور احد اور خندق مین آپنے کار نمایان کیے ہین سراج اپنی تاریخ
مین لکھا ہے کہ آپ کسی شہد سے غیر حاضر نہین رہے مگر تبوک مین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انکو اپنے عیال کی حفاظت کے لیئے مدینہ مین پیچہے چہوڑ گئے تہے ✦

تمام مشاہد مین جو حیرت انگیز کارروائیان حضرت امیر سے ظاہر ہوئی ہین تمام کتب سیر اس سے مملو ہین
ہم انکی تفصیل باب شجاعت مین لکہین گے ✦

اس بات کی ہم بہی قائل ہین کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت مین جس قدر بلاد حوزۂ اسلام مین
آئے ہین جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین نہین آئے ✦

لیکن اول تو جناب امیر بہت تہوڑے دن خلیفہ رہے ہین آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس سے زیادہ
قائم نہین رہی تذکرہ خواص الامہ مین علامہ سبط ابن الجوزی لکہتے ہین قال الواقدی وکانت
خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع فی ذی الحجۃ ثمان عشر لیلۃ خلت من سنۃ خمس
وثلاثین واستشھد فی رمضان سنۃ اربعین یعنے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آپ کی خلافت
تین مہینے کم پانچ برس ہوئی کیونکہ بارہوین ذی الحجہ ۳۵ھ کو لوگون نے آپ سے بیعت کی اور رمضان
۴۰ھ مین آپ شہید ہو گئے ✦

اس فرصت قلیل مین خانہ جنگیون سے آپکو دم بھر کی مہلت نہین ملی۔ ابھی بیعت کی تکمیل بھی نہین ہوئی تھی
کہ واقعہ جمل پیش آیا اور ابھی اس واقعہ کا خاتمہ نہین ہو چکا تھا کہ صفین کا ہنگامہ شروع ہو گیا جس مین
آپ کی خلافت کا بڑا بھاری حصہ صرف ہوا۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین فحاربت معاویۃ
علیا خمس سنین وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب علی سے امیر معاویہ پانچ برس تک لڑتے
رہے اور ابو عمر کہتے ہین ٹھیک بات یہی کہ چار برس لڑے غرضکہ ابھی آپ اس معرکہ سے فارغ نہین ہوئے
تھے کہ آپ کو خارجیون سے لڑنا پڑا۔ پس یہ ایسے واقعات تھے کہ جنکی سد راہ ہونے سے نہ آپ ممالک غیر پر
فوج کشی کر سکتے تھے اور نہ فتح بلاد کیطرف متوجہ ہو سکتے تھے۔ اگر صحابہ کا وہی اتفاق جو عہد شیخین
مین تھا جناب امیرؑ کی خلافت کیوقت بھی قائم رہتا تو البتہ دونون زمانون کے فتوحات کا موازنہ کیا جاتا
تاہم کتب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود ان خانہ جنگیون کی مزاحمت کے آپنے اشاعت
اسلام اور بلاد کی فتح کرنے مین اپنی ہمت کو مبذول کیا ہے اور اس جہاد مین بھی آپ دیگر صحابہ
کرام سے کم نہین رہے چنانچہ علامہ ابن اثیر کامل التواریخ مین لکھتے ہین وتوجہ الحارث بن مرۃ
العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فغنم واصاب غنائم
وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ھو ومن
معہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کے حکم سے حرث بن مرہ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد
کرکے بہت غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا چنانچہ ایک دن مین ایک ہزار لونڈی اور غلام
غنیمت کے مال مین تقسیم کیئے اور ایک مدت تک حارث بن مرہ وہان پر مصروف جہاد رہے۔ یہانتک
کہ وہ اور انکے تمام ہمراہی ارض قیقان مین شہید ہو گئے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا قزوین اور دیلم جہاد کی غرض سے فوج کا بھیجنا

روضۃ الصفا مین محمد خاوندشاہ لکھتے ہین چون ببرای خلیفہ زمان حضرت امیرؑ روشن گشت کہ تسکین
حرارت تیرہ دلان شام جز بتحریک تیغ آبدار ولاوران خون آشام صورت نہ بندد با عمار بن یاسر و
سہیل بن حنیف وقیس بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وجمعی دیگر از صحابہ کرام بمحاربہ امداد
دولت یزدی آوردند وجمعی عظماء اشراف قبائل کہ حاضر بودند اشارت عالیہ را بقبول تلقی نمودند مگر شرذمہ
قلیل از اصحاب مثل عبد اللہ بن مسعود کہ بعرض رسانیدند کہ یا امیر المؤمنین ما باوجود اعتراف
بکمالات ذات مجمع الصفات تو در قتال اہل قبلہ بر بصیرت نیستیم اگر ما را با ہمہ فغلت تفرقی باز

ثغور اسلام نامزد فرمانی تا با کفار جہاد کنیم غایت عاطفت باشد آنحضرت ملتمس ایشان بہ اسعد ول داشتہ فرمان داد کہ بجانب قزوین وری سوند ولوائے بجہت آن طائفہ بستہ ربیع بن خثیم را بران جماعت سرور گردانید انتہے ملخصا ٭

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جتنے مشاہد مثل بدر و احد و احزاب وغیرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات با برکات مین پیش آئے ان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت ذاتی اور فن پہلوانی کا ظہور ہوا ہے۔ جنکے سامنے سام و نریمان کی سلحشوری بازیچہ اطفال سے زیادہ وقعت نہین رکہتی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہین جمل صفین۔ نہروان۔ ان تینون مین آپکے ذاتی جوہر جلادت کے ساتہہ آپکا فن سپہ سالاری اور آداب حرب اور قواعد فوج کشی ظاہر ہوا ہے جس سے علی وجہ الکمال پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ آپ اپنی تہوڑی سی فوج کے ساتھ مقابل کی تعداد کثیر کو پس پا کر دیتے تہے ٭

چنانچہ واقعہ جمل کی نسبت علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین وذکر نقلۃ الاخبار واصحاب التواریخ ان عدۃ من قتل من اصحاب الجمل ستۃ عشر الفا و سبعمائۃ وتسعون رجلا وکان جملتہم ثلاثین الفا فاتی القتل علی اکثر من نصفہم وان عدۃ من قتل من اصحاب علی الف رجل وسبعون رجلا وکان عدتہم عشرین الفا یعنے ناقلان اخبار و صاحبان تاریخ ذکر کرتے ہین کہ اصحاب جمل تیس ہزار تہے جن مین سے سولہ ہزار سات سو نوے مارے گئے پس انکے مقتولون کی تعداد نصف سے زیادہ تہی جناب امیر کیطرف بیس ہزار تہے ان مین سے صرف ایک ہزار ستر مقتول ہوے ٭ اور حرب صفین کی نسبت علامہ موصوف لکہتے ہین قال ابن خیثمۃ وفی اوائل سنۃ سبع وثلاثین سار معاویۃ من الشام وکان قد ادعی لنفسہ وعلی من العراق فالتقیا بصفین علی شاطی الفرات فقتل من اصحاب علی خمسۃ وعشرون الفا منہم عمار بن یاسر وکان عدۃ عسکرہ تسعین الفا وقتل من اصحاب معاویۃ خمسۃ واربعون الفا وکان عدتہم مائۃ وعشرین الفا یعنے ابن خیثمہ بیان کرتے ہین کہ ہجرت کے سینتیسوین برس امیر معاویہ شام سے چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے مدعی تہے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سے روانہ ہوئے فرات کے کنارے صفین کے مقام پر دونون کا مقابلہ ہوا جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب مین سے پچیس ہزار شہید ہوئے انہین مین عمار بن یاسر بہی تہے اور آپکے لشکر کی

۱۲۰۰۰۰
کل تعداد نوی ہزار تہی اور امیر معاویہ کی فوج مین سے پینتالیس ۴۵ ہزار مارے گئے اور انکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تہی ❊

اور جنگ نہروان کی نسبت لکہتے ہین فلم یبق منہم غیر اربعۃ الاف فزحفوا الی علی فقال علیہ السلام کفوا عنہم حتی یبدوکم فتنادوا الرواح الرواح الی الجنۃ وحملوا علی الناس فافترقت خیل علی علی فرقتین حتی صاروا فی وسطہم ثم عطفوا علیہم من المیمنۃ والمیسرۃ واستقبلت الرماۃ وجوہہم بالنبل وعطفت علیہم الرجالۃ بالسیوف والرماح فما کان باسرع من ان قتلوہم وکانوا اربعۃ الاف فلم یفلت منہم الا سبعۃ انفس لاغیر یعنے خارجیون مین چار ہزار سے باقی نہ تہے وہ اکٹہے ہو کر جناب امیر کیطرف آئے جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا تم ہٹے رہو جب تک کہ وہ تمہارے سامنے آجائین پس وہ چلاتے ہوئے کہ رحمت اور آسایش جنت ہی مین ہے جناب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہوئے جناب امیر کا لشکر دو گروہون مین ہٹ گیا یہانتک کہ تمام خارجی انکے گہیر مین آگئے پہر انکا لشکر میمنہ اور میسرہ سے انپر لوٹ پڑا تیر انداز انکے سامنے سے تیر اندازی کرتے ہوئے آگے بڑہے اور پیادے نیزے اور تلوارون سے انپر ٹوٹ پڑے تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ وہ چار ہزار سب کے سب مارے گئے سات آدمیون کے سوا ان مین سے باقی نہ بچے وفی کامل التواریخ فما افلت منہم الا تسعۃ انفس فلم یقتل من اصحاب علی الا سبعۃ علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکہتے ہین کہ خارجیون مین صرف نو آدمی باقی بچے اور جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین سے صرف سات آدمی شہید ہوئے ❊

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

قال مصعب بن الزبیر کان علی حذرا فی الحروب شدید الروعان لا یکاد احد یتمکن منہ وکانت درعہ صدرا لا ظہر لہا فقیل لہ اما تخاف ان تؤتی من قبل ظہرک فقال اذا امکنت عدوی من ظہری فلا ابقی اللہ ان ابقی علی (مستطرف) مصعب بن زبیر کہتے ہین کہ حضرت علی لڑائیون مین بہت ہوشیار رہتے تہے اور اسکی گہاتین خوب جانتے تہے ممکن نہ تہا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے آپ کی زرہ فقط آگے کے لئے تہی پیچھے پشت کے نہین تہی لوگون نے آپ سے پوچہا کہ یا حضرت آپ اس بات سے نہین ڈرتے کہ آپ کا کوئی دشمن پیچھے سے آئے آپنے فرمایا کہ اگر مین اپنے دشمن کو پیچھے سے آنے دون تو خدا مجہے باقی نہ رکہے ❊

(۲) لما قدم عدی بن حاتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحادثه فقال یا رسول اللہ ان فینا
اشعر الناس واسخی الناس وافرس الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمهم قال اما اشعر الناس
فامرء القیس بن حجر واما اسخی الناس فحاتم بن سعد یعنی اباه واما افرس الناس فعمرو بن
معدیکرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس کما قلت یا عدی اما اشعر الناس فالخنساء
بنت عمرو واما اسخی الناس فمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نفسه واما افرس الناس فعلی بن ابی
طالب (خزانۃ الادب) یعنے جب عدی بن حاتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین شرفیاب ہوا
اور باتین کرنے لگا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگون مین ایک بڑا شاعر اور ایک بڑا سخی۔ اور ایک
بڑا شہسوار گذرا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے نام بیان کر وہ بولا کہ ہمارا اشعر الناس
امرؤ القیس بن حجر ہے اور بڑا سخی حاتم بن سعد یعنی اسکا باپ ہے اور بڑا شہسوار عمرو بن معدیکرب ہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے کہ تو کہتا ہے اس طرح سے نہین اشعر الناس خنساء عرب عمرو کی بیٹی ہے
اور اسخی الناس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور بڑا شہسوار علی بن ابی طالب ہیں۔
قتیبہ لکھتا ہے کہ جب صفین کا جھگڑا بہت بڑھ گیا تو حضرت علی نے معاویہ کو اپنی مبازرت کے لئے طلب
کیا تا کہ دونون مین سے ایک کے قتل کی وجہ سے مسلمان آرام پا جائین۔ عمرو بن عاص نے کہا فقد انصف
علی۔ علی نے انصاف کیا ہے معاویہ نے کہا اتامرنی بمبارزة ابی الحسن وانت تعلم انه الشجاع المطرق
اراك طمعت فی امارة الشام بعدی یعنے تو مجھے ابو الحسن کے ساتھ مبازرت کرنے کے لئے کہتا ہے حالانکہ
تو جانتا ہے کہ وہ ڈھونڈنے والا بہادر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میرے بعد شام کا امیر ہونا چاہتا ہے
عن ابن عباس وقد ساله رجل اکان علی یباشر القتال بنفسه یوم صفین فقال ما رأیت رجلا
اطرح لنفسه فی متلف من علی ولقد کنت اراه یخرج حاسر الراس بیده عمامته وبیده السیف
(ریاض النضرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا جناب امیر حرب صفین مین بذات
خود بھی لڑتے تھے ابن عباس کہنے لگے میننے انکی مانند کسیکو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتے ہوئے نہیں
دیکھا مین انکو دیکھا کرتا تھا کہ لڑائی مین ننگے سر نکلا کرتے تھے ایک ہاتھ مین عمامہ ہوا کرتا تھا اور ایک
ہاتھ مین شمشیر۔
جناب امیرؑ کی تلوار کے کاٹ کی نسبت صاحب حیوۃ الحیوان نقلا درۃ الغواص سے لکھتا ہے وکانت ضرباته
علی ابکارا اذا اعتلا قد واذا اعترض قط یعنے جناب امیر کی ضرب مین ایک ہی بار پورا کاٹ ڈالنے والی
تہین اگر سر پر پڑتی تہین تو نیچے تک تسمہ لگا باقی نہ چھوڑتی تہین اور اگر کروٹ پر پڑتی تہین تو دو ٹکڑے کر دیتی تہین صاف

کاٹ ڈالی تھین ✤

واقعہ شب ہجرت

کمال الدین بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین اور علامہ ابن یوسف گنجی الشافعی قدس اللہ سرہ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ پہلا واقعہ کہ جس مین جناب علی علیہ السلام کی شجاعت کا ظہور ہوا ہے یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار مدینہ نے عقبہ اول اور دوم پر بیعت کی اور مسلمان مکہ والون کی ایذا سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگے تو مکہ کے مشرکین نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کے لیئے مدینہ دار ہجرت بنگیا ہے اور اکثر مسلمان اس شہر کیطرف چلے جارہے ہین۔ رؤساء قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے درپے ہوئے اور مجتمع ہوکر رائین لگانے لگے۔ شیطان شیخ نجدی کی صورت بنکر انکے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے تمہاری مشورت کا حال معلوم ہوا ہے مین بھی اسی ارادہ سے تمہارے پاس آیا ہون تم مجھ سے کوئی نیک صلاح مت چھپاؤ قریش نے اسکو اپنے مجمع مین داخل کر لیا اور دار الندوہ مین جا بیٹھے عتبہ بن ربیعہ بولا میری رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو ایک گھر مین قید کر کے اسکا دروازہ بند کر دینا چاہیئے جس مین کوئی ایسا سوراخ نہ ہو جس سے انکو کھانا پینا پہونچ سکے پھر ان کی وفات کا امیدوار رہنا چاہیئے شیخ نجدی نے کہا یہ رائے درست نہین کیونکہ انکے کنبہ کو حمیت پیدا ہوجائیگی اور تم سے برسر پرخاش ہوجائینگے سب نے کہا یہ بوڑھا سچ کہتا ہے شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اونٹ پر جسے تمنے بیچھوڑ کر سرکش بنا لیا ہو سوار کر کے بیابان مین چھوڑ دو۔ پس وہ ننگی بدوؤن کے گروہ مین جا پڑینگے وہ ان سے باتون مین بگڑ جائینگے اور بدو انکو قتل کر ڈالینگے پس انکا خون غیر لوگون کے ہاتھون سے ہوگا اور تم بچ رہوگے اس بوڑھے شیطان نے کہا یہ بہت بری رای ہے۔ آیا تم ایسے آدمی پر اعتماد کرسکتے ہو جس نے کہ تمہاری قوم کے جاہلون اور ناواقفون کو بگاڑ رکھا ہے اور تم اسکو غیرون کی طرف دیکہلیتے ہو تاکہ انکو بھی بگاڑ کر اپنا پیرو بنالے۔ اور حالانکہ تم اسکی شیرین بیانی اور تیز زبانی اور دلجوئی کو خوب جانتے ہو۔ واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو وہ تمام لوگون کو جمع کر کے تم سے جنگ کریگا اور تمکو تمہارے شہر سے نکالدیگا اور تمہارے شرفا کو مار ڈالیگا۔ تمام کمیٹی نے اس بڈھے کی تصدیق کی۔ ابوجہل بولا مین تمہین ایک ایسی رای بتاتا ہون کہ اسکے سوا اور کوئی رای نہین۔ تم قبائل قریش کے ہر بطن مین سے ایک ایک نوجوان منتخب کرو اور انکو تلوارین دیدو وہ مجتمع ہوکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگائین کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جائے جب اسطرح سے تمنے انکو قتل کر لیا تو انکا خون تمام قبائل قریش مین متفرق ہوجائیگا۔ بنی ہاشم اپنے مین تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ پاکر دیت کے لینے پر

راضی ہوجاوینگے تمنے دیت دیدیا اور چھوٹ جاتا ہو بڑہے نجدی نے کہا یہ رائے بہت ٹہیک ہے اور اسی مشورہ
مین اس نے سچ کہا ہے اسلئے تم سب مین سے یہ کہری راے والا ہے اسکی راے سے تم سنے نہ ہٹنا پس ابوجہل کی
راے پر اتفاق کرکے سب لوگ اٹھ کر کہرے ہوگئے جبریل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے
اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ آج شبکو آپ اپنے بستر پر نہ سوئین خدا تعالے نے آپکو بیان ہو ہجرت کرنیکا حکم بہیجا
ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے مکر سے آگاہ ہوگئے تو آپنے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونیکا حکم دیا اور فرمایا
ہماری ردای حضرمی اوڑہ لو تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا۔ پھر آپنے انکو وصیت کی کہ یہ لوگون کی
امانتین جو ہمارے پاس ہین ان لوگون کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہکر آپ گہر سے باہر برآمد ہوئے اور
مٹی کی ایک مٹھی بہر کے کفار کے سر پر ڈالی اللہ تعالی نے تمام کفار کی آنکھین بند کردین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے حضرت علی حضور کے بستر مبارک پر سو رہے۔ تمام مشرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کے لیے مجتمع تہے اور تمام رات حضرت علیؑ پر پتہر پہینکتے تہے نہ آپ
مضطرب ہوتے اور نہ اندوہگین۔ پہر کفار نے تمام گہر کا محاصرہ کرلیا اور تلوارین کہینچکر گہر مین گہس پڑے
اور انکو کہنے لگے آہا آپ علیؑ ہین آپکے دوست کہان ہین آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کفار گہر سے نکل
گئے۔ اور آپ تنہا وہین رہے خدای تعالے نے حضرت علیؑ کو کفار کے شر سے بچالیا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد تین دن اور رات مکہ مین رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امانتین ادا کین اسوقت
مکہ مین آپکے سوا کوئی مسلمان باقی نہین تہا پہر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے کلثوم
بن ہرم کے ساتھ مکہ سے باہر تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالے نے آپکے دلکو قوت شجاعت اور استواری
اور ثبات نفس اور شہامت کے ساتہ مخصوص کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہہ مین مضطرب ہوجاتے
اگرچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے آپ بستر نبوی پر سور ہے مین مفر کے ہو بختے سے
بے خطر تہے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے عدم خوف کے جبکہ ڈرانیوالے امور انکی آنکھون
کے سامنے آجاتے ہین تو وہ انکو دیکہکر مضطرب ہوجاتے ہین چنانچہ جناب موسی علیہ السلام کو باوجود
حاصل ہونے درجہ نبوت کو ونیز خدا کے حکم کی کہ یاموسی تو مت خوف کر جب خدا تعالی نے یہ حکم دیا
کہ اپنے عصا کو پہینکدے اور جناب موسیؑ نے اپنا عصا پہینکدیا اور وہ سانپ بنگیا حضرت موسی
اسے دیکہکر خوف زدہ بہاگے اللہ تعالی نے فرمایا یاموسی مت ڈر اسکو پکڑ لے۔ ہم ابہی اسکی پہلی
حالت کی طرف اسکو لوٹا دیتے ہین چونکہ جناب موسی اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہین کرسکتے
تہے آپنے اپنی ردا کے کونے کو اپنے ہاتہ پر لپیٹ کر اسکو پکڑنا چاہا۔ پروردگار نے فرمایا یاموسی

تمھین کیا ہوگیا ہے اگر ہم تمھاری ایذا کے لیے اسکو حکم دین تو کیا تمھارا کچھ اتمکو اسکے ایذا سے بچا سکتا ہی جناب موسیٰ نے عرض کیا نہین بچا سکتا۔ مگر مین ضعیف ہون اور ضعف سے پیدا ہوا ہون پس نفوس بشری کی طبیعت تو یہی ہے۔ اسی طرح سے جناب موسی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا حال ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے کو دریا مین پھینکدو اور غم واندیشہ مت کرو ہم اسکو پھر تمھارے پاس پہونچا دینگے جب انھون نے جناب موسیٰ کو دریا مین ڈالدیا بہ تقاضائے نفس بشری انکے دل مین اضطراب پیدا ہوگیا قریب تھا کہ یہ امر ظاہر ہو کر موجب فضیحت ہو مگر خدا کی مہربانی نے انکو بچا لیا اور باوجود دلی اضطراب کے بول نہ سکین اگر جناب علی کو اپنی مہربانی سے پروردگار نے دلی قوت تامہ جسکا نام شجاعت ہے عطا نہ فرمائی ہوتی تو وہ بھی باوجود اسکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا ایسے خوفناک مقام مین بہ تقاضائے نفس بشری مضطرب ہو جاتے۔ کیونکہ اکیلا آدمی کا دشمنون کی جماعت مین سونا جو اسکی گرفتاری اور اسکے قتل کے درپے ہون اور اسکے دین کے معاند اور اسکی دشمنی کو ظاہر کرنے والے ہون۔ پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے کے بعد تین دن اور راتین انھین دشمنون کے درمیان ٹھہرا رہے اور پھر شہر سے نکلکر انکی زمینوں اور پہاڑون مین باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے سیر کرتا رہے یہ تمام امور ایسے واضح دلائل ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو جوہر شجاعت سے مخصوص کیا تھا ؀

ولیلۃ المبیت کانت لیلۃ الخمیس اول لیلۃ من شھر ربیع الاول سنہ ثلث وعشر من المبعث وعمر علی خمسۃ عشرین سنۃ (سیرۃ النبوۃ) لیلۃ المبیت یعنے جس رات مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جناب مرتضی سوئے اور آنحضرت مکہ سے ہجرت فرما گئے جمعرات کی رات اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تیرھوان برس تھا جناب علی کی عمر اسوقت پچیس برس کے قریب تھی ؀

غزوہ بدر الکبری مین جناب امیر کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف الکنجی کفایۃ المطالب مین لکھتے ہین کہ ایک ان مواقع مین سے بدر کی لڑائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مین ہجرت کے اٹھارہوین مہینے سترہوین رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی اسوقت جناب علی کی عمر ستائیس برس کی تھی۔ اس وقت جناب علی علیہ السلام اپنے بیخوف دل سے اور اپنی ثابت قدمی سے اس دریا کے منجدھار مین غوطہ لگاتی

تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنون کی گردن قلم کرتے تھے اور بدن سے سر کٹ کٹ کر قدمون پر گرتے تھے جو کچھ کہ لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات مین لکھا ہے اور جسکو ابو محمد عبد الملک ہشام نے اپنی کتاب مسمی بہ سیرۃ النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ آور دن مین سے کہ جنکو جناب علی علیہ السلام نے مستقل بذات واحد یا کسی کی شرکت سے قتل کیا ہے اکیس نفر ہین ان مین سے نو آدمیون پر تمام ناقل اخبار متفق ہین کہ انکو جناب علیؑ نے تن تنہا قتل کیا ہے اور ان مین کسیکا اختلاف نہین۔ اور ان مین سے چار نفر ایسے ہین جنکو آپنے دوسرون کی شرکت سے قتل کیا ہے۔ اور ان مین سے آٹھ آدمی ایسے ہین جنکی نسبت اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے پس وہ اشخاص کہ جنکو جناب علی نے مستقل بذات واحد بلا مشارکت غیر قتل کیا ہے اور جن مین کہ علمای سیر کو بھی اختلاف نہین وہ یہ ہین۔ ولید بن عتبہ بن ربیعہ معاویہ بن ابی سفیان کا ماموں جسکو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزہ مین قتل کیا یہ بڑا شجاع اور جری تھا۔ اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عامر بن عبد اللہ اور نوفل ابن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے شیاطین مین سے مشہور تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اسکو ہر ایک امر مین مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھکر پہچانا تو خدا سے دعا کی کہ اسکے شر سے کفایت کرے جناب علی نے اسکو قتل کر دیا۔ اور مسعود بن مغیرہ اور ابو قیس بن الفاکہ۔ اور عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ اور عاص بن المنبہ بن الحجاج۔ اور حاجب ابن سائب اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیرؑ نے غیر کی مشارکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہین حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب معاویہ کا بہائی اور عبیدہ ابن الحارث اور ربیعہ اور عقیل بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھ نفر جنکی نسبت ناقلین اخبار کا اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب علیؑ نے قتل کیا ہے یا کسی دوسرے نے وہ یہ ہین طعیم بن عدی بن نوفل یہ تمام گمراہون کا سردار تھا اور عمیر بن عثمان اور عمر بن قیس اور حرملہ بن عمرو اور قیس ابن الولید ابن المغیرہ اور ابو العاص بن القیس اور اوس الجمحی اور عتبہ بن المعیط بن معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار تھے جنکو جناب امیر نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام اہل مغازی اپنی کتابون مین ناقل ہین کہ بدر کے دن ستر کافر مارے گئے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کے روز صبح کو لوگ اٹھے قریش صف باندہکر کھڑے ہو گئے ان سب سے آگے عتبہ ابن ربیعہ اور اسکا بہائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید کھڑے ہوے تھے عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہمارے قریش کے بہائیون مین سے ہماری مقابلہ کے لیے آدمی بہیجین انصار مدینہ مین سے تین جوان انکو

مقابل نکلے عتبہ نے کہا تم کون ہو انہوں نے اپنا حسب و نسب بیان کیا عتبہ بولا ہمکو تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہین۔ ہمنے اپنے بہائی بندونکو طلب کیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے اپنے مقام پر واپس چلے آؤ۔ پہر آواز دی۔ اے حمزہ اور اے علی اور اے عبیدہ تم کہڑے ہو جاؤ۔ اور راستی سچائی پر کہ جسپر خدا تعالی نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقیدون پر آئے ہین تاکہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پہونکون سے بجہادین۔ پس وہ اٹھے انکے سامنے صف باندہکر کہڑے ہو گئے انکے سر پر خود تہے کفار نے انکو نہ پہچانا عتبہ نے کہا تم کون ہو اگر ہمارے بہائی بند ہو تو ہم تم سے لڑین حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب شیر خدا اور اسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا آپ کفو کریم ہین جناب علی نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون اور عبیدہ نے کہا مین عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب ہون عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے ولید اٹھ علی سے لڑ۔ آپ اسوقت تمام قوم سے چہوٹی عمر کے تہے۔ پس دونون کی وار چلی ولید کا وار خالی گیا اور جناب علی علیہ السلام کی ضرب اسکے بائین ہاتہہ پر پڑی وہ کٹ گیا۔ پہر آپنے دوسری چوٹ ماری اور اسکو قتل کر کے پہینکدیا جناب علی سے روایت ہے جب آپ بدر کا اور ولید کے قتل کرنیکا ذکر بیان فرماتے تو اپنی حدیث مین یہی بیان فرماتے کہ ابتک ولید کے بائین ہاتہہ کی انگوٹہی کی تابش میری نگاہ مین ہے جبکہ مینے اسکے ہاتہہ کو کاٹ ڈالا اسکے کپڑون مین سے عطر کی خوشبو آتی تہی مینے سمجہا کہ اسکی شادی کو قریب ہی ہو چکی ہے۔ اور عتبہ جناب حمزہ سے لڑا جناب حمزہ نے اسکو قتل کر دیا۔ اور شیبہ جناب عبیدہ سے لڑا آپ کی عمر قوم مین سب سے بڑی تہی دونون کی باہم چوٹین چلین شیبہ کی تلوار آپ کی پنڈلی کو لگی اور کٹ گئی جناب علی اور حمزہ نے انکو چہڑا لیا۔

سیرۃ النبوۃ مین لکہا ہے کہ موطن غزوہ بدر الکبری سترہ رمضان کو ہوا جناب علی کی عمر اسوقت ستائیس برس کی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبارزت کا حکم دیا ولید بن عتبہ آپسے لڑا یہ شخص بڑا شجاع اور جری تہا جناب علی نے اسکو قتل کیا اور بعد اسکے کہ کفار آپ کو ہشیار ہے تہے آپنے عاص بن سعید کو قتل کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان آپکے مقابلہ مین نکلا آپنے اسکو بہی قتل کیا پہر عدی اور پہر نوفل بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانون مین سے تہا۔ اسیطرح سے آپ ایک کے بعد ایک کو قتل کرتے تہے یہانتک کہ آپنے نصف قتل کیے اور کل مقتول ستر تہے نصف اور مسلمانون نے قتل کیئے

غزوۃ الکدر مین جناب امیر کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع

بنی سلیم علی ماء لھم یقال لہ الکدر فسار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الکدر فلم یلق کید او کان لواءہ مع علی وعاد ومعہ النعم والرعاء ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ غزوہ کدر شوال سنہ دو ہجری مین واقع ہوا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی خبر لگی کہ وہ ایک کوئین پر کہ جسکو کدر کہا جاتا تہا جمع ہو رہے ہین آپ انکی طرف لشکر لے گئے کوی تکلیف پیش نہ آئی۔ آپکا علم جناب علی کے ہاتہ مین تہا آپ اونٹ اور بکریان غنیمت مین لیکر وہان سے لوٹے۔

غزوہ احد مین جناب امیر کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین ان مین سے ایک غزوہ احد ہے جو ہجرت کے تیسرے برس واقع ہوا ہے اس قصہ مین ملخص قول یہ ہے کہ جب بدر کی روز اشراف قریش شکست کہا گئے اور ان مین سے بعض قتل اور بعض قید ہوئے مکہ والون کو انکے اشراف اور رؤسا کے قتل ہونے کی وجہ سے سخت اندوہ پیدا ہوا باہم مجتمع ہو کر مال کثیر صرف کیا اور کنانہ کے حبشیون کی ایک جماعت اور وغیرہ لوگون کو اپنی طرف گرویدہ کر کے مدینہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جنگ کرنے اور مسلمانون کی بیخ کنی کی درپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حرب نے واپس آکر لوگون کو برانگیختہ کیا اور مدینہ منورہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی جماعت کے ساتہ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت مین سے ایک تہائی واپس ہوگئی اور آپ کی معیت مین صرف سات سو مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران مین بہی کیا ہے۔

جبکہ لڑائی کی آگ بہڑک اٹھی اور جنگ کی چکی چلنے لگی مسلمان مضطرب ہوگئے اور جناب حمزہ نے ایک جماعت کے ساتہ شربت شہادت نوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آورون سے بائیس آدمی مارے گئے صاحب مغازی نقل کرتے ہین جناب علی نے ان مین سے سات آدمیون کو قتل کیا اور وہ یہ ہین طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی عبد اللہ بن جمیل بن عبد الدار۔ ابو الحکم بن الاخنس سبا بن عبد العزی۔ ابو امیہ بن المغیرہ۔ ان پانچ آدمیون پر سبکا اتفاق ہے کہ جناب علی ہی نے انکو قتل کیا ہے۔ اور ابو سعد طلحہ بن ابو طلحہ۔ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل مین لوگون کا اختلاف ہے۔ ابو سفیان اپنے ساتہیون کے ساتہ مکہ کو لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لے آئے اور اپنی شمشیر ذو الفقار کو جناب فاطمہ علیہا السلام سے دیکر فرمایا بیٹی اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجہے سچا کیا ہے اور جناب علی نے بہی انکو اپنی تلوار دیکر کہا اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجہے سچا کیا ہے۔ ابن اسحاق لکھتے ہین کہ آں

روز مین ہوا کا ایک جھونکا چلا اور جناب علیؑ نے ہاتف سے آواز سنی کہ لا سیف الا ذو الفقار و لا فتی الا علی یعنے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین ✤

عن ابن عباس قال خرج طلحة بن ابی طلحة یوم احد وکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان الله یعجلنا باسیافکم الی النار ویعجلکم باسیافنا الی الجنة فایکم یبرز الی فبرز الیه علی وقال له والله لا افارقک حتی اعجلک بسیفی الی النار فاختلفا ضربتین فضربه علیؑ علی رجله فقطعها وسقط الی الارض فاراد علیؑ ان یجهز علیه فقال انشدک الله والرحم یا ابن عم فانصرف عنه الی موقفه فقال المسلمون هلا اجهزت علیه فقال ناشدنی الله ولیس بعیش فمات من ساعته وبشر النبی صلی الله علیه وسلم فسر والمسلمون بذلک قال محمد بن اسحاق وکان الفتح یوم احد بصبر علی علی عنائه وثباته وحسن بلائه (کفایة الطالب للعلامه ابن یوسف الکنجی الشافعی) ابن عباس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ احد کے دن طلحہ بن ابی طلحہ مشرکون کا علم بردار فوج سے باہر نکلکر کہنے لگا اے اصحاب محمد تمہارا زعم ہے کہ ہم قریش کے لوگ تمہاری تلوار سے دوزخ مین گرائے جا ئینگے اور تم مسلمان ہماری تلوار سے جنت مین آئے جاؤگے پس کون ہے تم مین سے کہ میرا مقابلہ کرسکے جناب علی اسکے مقابلہ کے لیئے نکلے اور اسکی طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے مین جب تک کہ اپنی تلوار سے تجھے دوزخ مین نہ ڈالون تجھے نہین چھوڑونگا پس دونونکی مار چلی اور آپنے اسکے پاؤن پر ایک ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا جناب علیؑ نے اسکو مار ڈالنے کا قصد کیا اس نے آپ کو خدا کی قسم دیکر کہا اے ابن عم آپ رحم کرین آپ اسے چھوڑ کر اپنی جگہہ تشریف لائے مسلمانون نے کہا آپ نے اسکو کیون نہ مار ڈالا آپنے فرمایا اس نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تاہم وہ زندہ نہین رہیگا آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے اسکے مرنیکی بشارت دی مسلمان خوش ہوگئے محمد بن اسحاق اپنی سیرۃ مین لکھتے ہین کہ احد کے روز جناب علی کے رنج پر صبر کرنے اور آپکی ثبات النفس اور تکلیف کو اچھی طرح سے برداشت کرنے سے فتح حاصل ہوئی ✤

وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتاب معالم العترة النبویة مرفوعا الی قیس بن سعد عن ابیه انه سمع علیا یقول اصابتنی یوم احد ست عشر ضربة سقطت الی الارض فی اربع منهن فجاءنی رجل حسن الوجه طیب الریح فاخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیهم فانک فی طاعة الله ورسوله وهما عنک راضیان قال علی فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال یا علی اقر الله عینک ذاک جبرئیل (کفایة الطالب) حافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی کتاب

معالم العترة النبویہ مین قیس بن سعد کی طرف مرفوع کرکے روایت کرتے ہین انکے والد نے جناب علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہو کہ احد کے دن سولہ زخم مجھکو ایسے لگے تھے کہ ان مین سے چار زخمون کے ساتھہ مین زمین پر گرنے کے قریب ہوگیا تھا ناگہان ایک خوبصورت خوشبو مین مہکتے ہوئے آدمی نے میری پاس آکر میرا کندہا پکڑلیا اور مجہکو کہڑا کردیا اور کہا ٹہر کر دشمنون پر حملہ کر کہ تو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہے اور وہ دونون تجہ سے راضی ہین جناب علیؓ کہتے ہین کہ مینے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپنے فرمایا یا علی خدا تیری آنکہون کو ٹھنڈک عطا کرے وہ جبرائیل تہے ✤

عن جعفر بن محمد عن ابیه علیه و علی اٰبائه السلام قال اصحاب اللواء یوم احد تسعة قتلهم علی قال ابن الاثیر فلما قتلهم ابصر رسول الله صلی الله علیه وسلم جماعة من المشرکین فقال لعلی احمل علیهم فحمل ففرقهم وقتل فیهم ثم ابصر جماعة فقال له احمل علیهم وحمل وفرقهم وقتل فیهم فقال جبریل ان هذه المواساة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه منی وانا منه فقال جبریل انا منکما قال فسمعوا صوتا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (کامل التواریخ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہین کہ احد کے دن مشرکین کے نو علمدار تہے جنکو جناب علیؓ نے قتل کیا ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ جب جناب علی نے انکو قتل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکہا اور علیؑ سے فرمایا انپر حملہ کرو آپ نے انپر حملہ کرکے انکو متفرق کردیا پہر آپنے ایک اور جماعت کو دیکہا اور علی سے فرمایا انپر بہی حملہ کرو آپنے انپر بہی حملہ کیا اور قتل کرکے انکو متفرق کردیا جبریل علیہ السلام نے کہا جناب علیؑ کے لیئے تسلی ہونی چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرا ہے مین اسکا ہون جبریل علیہ السلام نے کہا مین تم دونون کا ہون۔ اور ایک آواز سنا کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین ہے ✤

عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ضعوه فی یده الیسری فانه صاحب لوائی فی الدنیا والاٰخرة (اخرجه الخوارزمی) جناب علیؑ سے منقول ہے کہ احد کے دن میرے ہاتھ کو ضرب آگئی علم میرے ہاتہ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے بائین ہاتہ مین علم دیدو کہ وہ دنیا اور آخرت مین میرا علمدار ہے۔

غزوہ خندق مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ اثنی مطالب السؤل مین لکہتے ہین کہ ان مین سے ایک غزوہ خندق ہے جسکو غزوہ

زاب بہی کہتے ہین ہجرت کی پانچوین برس واقع ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر
ی کہ قریش کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہین اور ابوسفیان انکا پیشرو ہے اور غطفان بہی ان سے اتفاق کیا
ہ اور انکا سپہ سالار عیینہ بن حصین ہے اور یہ لوگ بنی نضیر کے یہودیون کے ساتھ متفق ہوکر مدینہ کے
اصرہ کا قصد رکہتے ہین تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کے واسطے خندق کہدوایا جب
ندق سے فارغ ہوئے تو قریش کنانہ کے حبشیون اور اہل تہامہ کو ساتھ لیکر اور غطفان اہل نجد کی دس
ار جمعیت کے ساتھ مسلمانون کے آگے اور پیچھے سے آ اترے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اس قصہ کا
ر کیا ہے کہ جب قریش تمہارے آگے اور پیچھے سے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کے تین ہزار
جماعت کے ساتھ مدینے سے باہر تشریف لائے مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر
ہودیون کے ساتھ موافقت کرکے مسلمانون پر سخت گیری شروع کی چنانچہ سورہ احزاب مین حقتعالی نے انکا
مفصل ذکر کیا ہے ❊

مشرکین کو اپنی جمعیت اور یہودیون کے متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانون کی بیخ کنی کا طمع پیدا ہوگیا از
ین سے قریش کے چند سوار آگے بڑہے جن مین انکا نامی شہسوار عمرو بن عبدود بہی تہا جو اکیلا ہزار
سوار کی برابر گنا جاتا تہا - اور عکرمہ بن ابی جہل بہی تہا - وہ گہوڑون کو بڑہا کر خندق پر آ کہڑے ہوے اور ایک
تنگ گذرگاہ تلاش کرکے خندق سے گہوڑے کدائے اور انکے گہوڑے خندق کے اور مسلمانون کے درمیان
جہلنے اور کودنے لگے یہہ دیکہکر جناب علی چند مسلمانون کے ساتھ خندق کے اس مقام کی طرف بڑہے
جہان سے وہ خندق پہاند آئے تہے اور اس تنگ مقام کی ناکہ بندی کی عمرو بن عبدود لوٹ پڑا
قریش نے اسکے واسطے ایک بہادری کی علامت مقرر کی ہوئی تہی جس سے اسکی قدر و منزلت اور شان
شوکت معلوم ہوسکتی تہی اسکا بیٹا حسل بہی اسکے ہمراہ تہا اور چند دوست بہی اسکے ساتھ تہے عمرو بل
من مبارز کے نعرے لگانے لگا - جناب علیؑ نے اسکے مقابلہ کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بند کر بہیجا وہ ہیرل من مبارز پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہان ہے وہ تمہاری بہشت
جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ جو شخص تم مین سے قتل ہوگا وہ اس مین داخل ہوجائیگا - پہر کیون تم مین
سے کوئی میرے مقابلہ پر نہین آتا جناب علی یہ سنکر آنحضرت کی خدمت مین آئے اور اسکی مبارزت کیلئے خواستگار ہوئے
آپنے فرمایا یہ عمرو بن عبدود ہے جناب علی نے عرض کیا اگرچہ عمرو بن عبدود ہے آپ مجہکو اسکے مقابلہ کیلئے اجازت دین حضرت نے انکو اذن دیا اور
سر اقدس سے عمامہ اتار کر انکے سر پر باندہا اور فرمایا اسی شان سے چلے جاؤ جناب علیؑ اسکے سامنے
گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تہا سہ ولقد بححت من النداء + بجمعکم ہل من مبارز + ووقفت اذ جبن

اشجاع + بموقف البطل المناجز + وکذلك انی لم ازل + متسرعا نحو الهزاهز + ان الشجاعة فی
الفتی + والجود من خیر الغرائز + (یعنی) بہ تحقیق میری آواز تم لوگون کو ہل من مبارز پکارتے پکارتے
تنگ گئی اور جبکہ بہادر نامردی کرتا تہا مین دلیرون کی صف مین کہڑا تہا۔ مین ہمیشہ اسیطرح لوگون کی
طرف دوڑتا تہا۔ کیونکہ جوان مرد کے لیئے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچہی طبیعت ہے۔ جناب علی نے
اسکا جواب ارشاد کیا ؎ یا عمرو ویحك قد اتاك + مجیب صوتك غیر عاجز + ذو نية وبصيرة + و
الحق منجی کل فائز + انی لارجو ان اقیم + علیك نائحة الجنائز + من ضربة تفنی ویبقی + ذکرها
عند الهزاهز + یعنی اے عمرو تجہ پر افسوس ہے تیرے پاس آ رہا ہے جو تیرے پکارنے کے جواب دینے
مین عاجز نہین۔ اور صاحب نیت اور بصیرت ہے اور سچ ہر ایک فیروزمند کو نجات دینے والا ہے مین بے
شک امید رکہتا ہون کہ مین نوحہ کی عورتون کے بین تجہ پر برپا کراؤنگا۔ ایک ایسی ضرب سے کہ تو فنا ہو جائے
گا اور معرکون مین اسکا ذکر باقی رہیگا۔ عمرو بن عبدود نے کہا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین علی بن ابی
طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور داماد ہون عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست
تہا مجہے برا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نیزہ آپکو چہیٹ لیجائے۔ آپنے فرمایا ای عمرو بن عبدود اس بات کا تذکرہ
چہوڑ۔ مینے سنا ہے کہ تو نے اپنے جی مین ٹہان رکہا ہے کہ اگر کوئی شخص تیرے آگے تین باتین پیش
کریگا۔ تو مین ان مین سے ایک کو ضرور قبول کرونگا۔ عمرو نے کہا آپ پیش کرین آپ نے فرمایا ایک یہ ہے
کہ تو کلمہ پڑہ اور مسلمان ہو جا۔ وہ بولا مجہے اسکی حاجت نہین۔ آپنے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ تو یہان
سے لوٹ جا اور اس لشکر کو بہی واپس لیجا عمرو نے کہا کیا قریش کی عورتین نہ کہینگی اور عرب گیتون مین نہ
گائینگے کہ مین لڑائی کے لیئے یہان آیا اور پچہلے پاؤن لوٹ گیا۔ اور جس قوم نے مجہے اپنا رئیس بنایا
مینے اسکو رسوا کیا۔ جناب علیؑ نے کہا تیسری بات یہ ہے کہ تو گہوڑے سے اتر کر مجہ سے جنگ کر۔ عمرو نے
کہا مین نہین چاہتا کہ تجہ ایسے بزرگ کو قتل کرون۔ جناب علیؑ نے فرمایا واللہ مین تجہکو قتل کرنا چاہتا ہون
عمرو غصیت مین آکر گہوڑے سے کود پڑا اور اسکی کونچین کاٹ دین اور جناب علی کیطرف لپکا دونون ایک
ساعت تک باہم لڑتے رہے عمرو نے ایک چوٹ کی آپنے اسے سپر سے روکا سپر کاٹ کر تلوار آپکے سر مین پہنچ
گئی جناب علیؑ نے عمرو سے کہا تو عرب کا مشہور شہسوار ہے کیا تو لڑائی مین مجہے اکیلا کافی نہ تہا کہ تو نے
مددگار بلائے ہین عمرو نے پیچہے پہر کر دیکہا آپنے اسکی دونون پنڈلیون پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئین
اور غبار بلند ہو گیا جب کہل گیا تو لوگون نے دیکہا کہ آپ داڑہی پکڑے ہوئے اسکی چہاتی پر سوار ہین
اور اسکا سر کاٹ رہے ہین۔ ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے اسکے کندہے پر تلوار ماری اور اسکی

ایک طرف کا کندھا زمین پر گرا دیا آپنے اسکو اسی طرح سے مقتول چھوڑ کر اسکی بیٹی عمل پر لیکی [illegible] مار ڈالا
انکی گھوڑی بھاگ گئی عکرمہ بن ابی جہل نے یہ دیکھکر اپنا نیزہ پھینکدیا اور بھاگ گیا [illegible]
بھاگ گیا تھا وہ بھی اسکے ساتھ بھاگ نکلا جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible]
عمرو کی ضرب کی وجہ سے انکے سر میں سے خون بہتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
لعمرو بن عبد ود افضل من عبادة الثقلين یعنے علی کا عمرو بن عبد ود کو قتل کرنا [illegible] کی
عبادت سے افضل ہے۔

عن جابر بن عبد الله قال فما شبهت قتل علي عمرو الا بما قص الله تعالى [illegible]
عليه السلام وجالوت حيث قال عز وجل فهزموهم باذن الله وقتل داود جالوت [illegible]
عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کا عمرو کو قتل کرنا بالکل حضرت داود علیہ السلام اور جالوت کے قصے کے
مشابہ ہے جسکا ذکر خدا نے اسطرح سے کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بھاگ گئے اور [illegible]

عن عبد الله بن مسعود قال كان يقرأ وكفى الله المؤمنين القتال بعلي [illegible]
عزیزا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسطرح سے پڑھا کرتے تھے کہ [illegible] مومنوں کے لیے اللہ
نے علی کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے۔

عن ابي الحسن المدايني قال لما قتل علي عمرو بن عبد ود نعي الى اخته [illegible]
اجترى عليه فقالوا علي بن ابي طالب فقالت كانت منيته على يد [illegible]
من هذا يا بني عامر فانشأت ؎ لو كان قاتل عمرو غير قاتله + لكنت ابكي عليه [illegible]
لكن قاتله من لا يعاب به ۔ من كان يدعى قديما بيضة البلد [illegible]
کرتے ہیں کہ جب جناب علی نے عمرو بن عبد ود کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو پہنچی وہ پوچھنے لگی [illegible]
کسکا قابو چل گیا لوگوں نے کہا علی بن ابی طالب کا کہنے لگی اسکی موت [illegible]
کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔ ای بنی عامر بیٹے کوئی اس سے زیادہ صاحب [illegible]
مرثیہ میں یہ شعر کہے ؎ اگر عمرو کا قاتل اسکے اس قاتل کے سوا کوئی [illegible]
اسپر رویا کرتی۔ لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس میں کوئی عیب نہیں [illegible]
کا سردار پکارا جاتا ہے۔ قال فضل الله بن روزبهان في كشف الغمة [illegible]
ان عليا لما برز الى عمرو بن عبد ود قال النبي صلى الله عليه وسلم برز الايمان كله الى
الكفر كله فضل اللہ بن روزبہان کشف الغمہ میں ناقل ہیں کہ جمہور اہل سیر [illegible]

اور جب جناب امیر عمر بن عبدود کے مقابلہ کے لیئے نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا ایمان پورے کفر کے مقابلہ کو نکلا ہے +

غزوہ خیبر مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

ایک غزوہ خیبر ہے جو سنہ سات ہجری مین پیش آیا۔ اسوقت جناب علیؑ کے عمر انتیس برس کی تہی۔ اس تمام قصہ کا خلاصہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوۃ مین سلمہ بن الاکوع کیطرف مرفوع کرکے لکہا ہے وہ روایت کرتے ہین کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین خیبر کو چلے میرے چچا عامر صحابہ مین یہ رجز پڑہ رہے تہے

واللہ لو اللہ ما اہتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما استغنینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + وانزل من سکینۃ علینا + یعنے اگر خدا ہمکو ہدایت نہ کرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے نہ ہم نماز پڑہتے۔ ہم تیرے فضل سے مدد چاہتے ہین۔ پس جبکہ ہم دشمنون کے سامنے جائین۔ تو تو ہمارے قدم ثابت رکہیو۔ اور تو ہم پر سکون اور تسلی نازل فرمائیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا گیا یہ عامر ہے آپنے فرمایا اے عامر اللہ تجہے مغفرت کرے۔ آپ خصوصیت سے جسکی نسبت دعا فرماتے وہ ضرور شہید ہوجاتا تہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور ہمکو بہی عامر کے ساتھ اس دعا مین حصہ دیتے تو کیا اچہا ہوتا۔ جب ہم خیبر مین پہونچ گئے مرحب یہودیون کا سردار قلعہ سے باہر نکلکر اپنی تلوار ہلا ہلا کر یہ رجز پڑہ رہا تہا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب تمام خیبر جانتا ہے کہ مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ کے لیئے میدان مین نکلے اور رجز کہنے لگے ؎ قد علمت خیبر انی عامر۔ شاکی السلاح بطل المغامر تمام خیبر جانتا ہے مین عامر ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون بے اندیشہ ہون۔ پس عامر اور مرحب مین وار ہونیلگے مرحب کی تلوار عامر کے گہوڑے کو لگی وہ اچہلا کہ عامر کو گرادی۔ انکو اپنی تلوار ایسی لگی جس سے رگ ہفت اندام کٹ گئی۔ اس مین انکی جان تہی۔ بعض صحابی کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے کیونکہ اپنے ہاتہ سے مارے گئے مین آنحضرت کے حضور مین روتا ہوا گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے آپنے فرمایا کون کہتا ہے مینے کہا حضور کے بعض صحابی کہتے ہین آپنے فرمایا بلکہ اسکے لیئے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پہر حضرت نے مجہے جناب علی بن ابیطالب کے بلانیکو لیئے بہیجا انکی آنکہین دکہتی تہین مین انکو لیکر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم یہ علم آج ایک ایسے آدمی کو دینگے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین

حضرتؑ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون کو لگایا۔ وہ اچھی ہوگئین آپنے علم انکو دیا۔ مرحب قلعہ سے باہر نکلا۔ یہی باتین ہانکنے لگا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب۔ اذا اللیوث اقبلت تلهب واحجمت عن صولۃ المجبب۔ قلت حمای ابدا لا یقرب۔ اطعن احیانا وحینا اضرب۔ ان غلب الدهر فانی اغلب۔ والقرن عندی بالدما مخضب یعنے تمام خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین شوکت رکہنے والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون جبکہ معرکہ مین شیر دہاڑتے ہین۔ آگ کے شعلے بہڑکاتے ہین مرحب کی حملہ سے ہٹ جاتے ہین کہ بادشاہ کا حاجب[1] ہے۔ ظاہر ہوگیا کہ میرے خوف سے کوئی نزدیک نہین آتا کبہی مین نیزہ مارتا ہون اور کبہی تلوار۔ اگر تمام زمانہ مغلوب بہی ہوجائے تو بہی مین غالب ہون۔ میرے سامنے حریف خون مین لتہڑا ہوا ہے جناب علیؑ نے اسکے مقابل مین یہ رجز بیان فرمائے ؎ انا الذی سمتنی امی حیدرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ۔ عبل الذراعین شدید القصرہ + کلیث غابات کریہ المنظرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن بقاع جزرہ + اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد حزورۃ + من یترک الحق یقوم صغرہ + اقتل منکم سبعۃ او عشرہ + فکلهم اهل فسوق فجرہ + مین وہ ہون کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکہا ہے۔ بہادری کے بیشہ کا درندہ شیر ہون۔ قوی بازو اور سخت گردن والا جیسے کہ ڈراونی صورت والا جنگل کا شیر۔ مین تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہین ناپونگا۔ مین تمہین ایک ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کا ایک ایک مہرہ جدا ہوجائیگا۔ مین نیزہ کو سخت زمین میں گاڑتا ہون۔ مین تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون۔ بزرگ قوم کے نوجوان بہرے ہوئے نوجوان کی ضرب ہے۔ اسکے لیے جو حق کو چہوڑتا ہے اور ذلت پر شیرتا ہے مین ان مین سے سات یا دس آدمیون کو قتل کرونگا جو سب فاسق و فاجر ہین۔ پہر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کٹکر گر پڑا۔ اور خدا نے انکے ہاتہ سے فتح عطا کی +

دوسری روایت مین ہے کہ جناب علیؑ علم لیکر کودتے ہوئے رزمگاہ کو تشریف لے گئے مین انکی خبر معلوم کرنے کو انکے پیچہے ہولیا۔ آپنے قلعہ کے نیچے پتہرلی زمین مین علم گاڑ دیا۔ قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کون ہین آپنے فرمایا مین علی بن ابی طالب ہون یہودی نے کہا تم بلندی پا نیوالے ہو موسی علیہ السلام پر جہوٹ بات نازل نہین ہوئی جب تک کہ قلعہ فتح نہ ہوا آپ وہان سے واپس نہ ہوئے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ ناقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بہی انکے ساتہ ہولئے جب آپ قلعہ کے پاس پہنچے قلعہ والے نکلکر آپکے ساتہ

[1] حاجب اس زمانہ مین بادشاہ سکندریہ کا لقب ہوا کرتا تہا،

لڑنے لگے ایک یہودی نے آپکو چوٹ ماری آپنے ہاتھ سے سپر پھینکدی اور قلعہ کے دروازہ کو اٹھا کر سپر بنا لیا اور لڑتے رہے جبتک کہ خدا نے انکو فتح دی پھر آپنے اسکو پھینکدیا ہم سات آدمی جن مین آٹھوان مین بھی شریک تھا اس دروازی کو لوٹنے لگے ہمنے نہایت زور مارا لیکن وہ ہم سے نہ لوٹ سکا۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خیبر کے دن ابوبکرؓ نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمرؓ نے علم لیا مگر فتح نہوا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم یہ علم ایسے آدمی کو دینگے کہ جبتک خدا اسکو فتح نہ دیگا وہ نہین لوٹیگا۔ جب حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو علم طلب کیا اور جناب علی کو بلایا انکی آنکھین دکھتی تھین پھر حضرت نے علم انکے سپرد کیا۔ انھون نے خیبر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ جب جناب علیؓ قلعہ قموص کے قریب گئے خدا کے دشمن یہود انپر تیر اور پتھر پھینکنے لگے۔ آپنے انپر حملہ کیا یہانتک کہ آپ دروازہ سے نزدیک پہونچ گئے آپکا پاؤن پھسل گیا۔ وہان پھر آپ غضبناک ہوکر دروازہ کی دہلیز کیطرف اترے اسکو اکھاڑ کر چالیس گز پس پشت ڈالدیا خدا نے خیبر کو انکے ہاتھ پر فتح کردیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ مجھے اسبات سے تو تعجب پیدا نہین ہوا کہ خدا نے انکے ہاتھ سے خیبر کو فتح کیا بلکہ انکے قلعہ کے دروازہ اکھاڑنے اور چالیس گز پس پشت پھینکدینے سے تعجب ہوا۔ اور چالیس آدمیون نے اسکے اٹھانے مین طاقت آزمائی کی لیکن وہ نہ اٹھا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر کیگئی آپنے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ اسمین چالیس فرشتے انکی مدد کار تھے۔ قال علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیہ برز کان علیا ضرب مرحبا فترس فوقع السیف علی الترس فقدہ وشق المغفر والحجر الذی تحتہ والعمامتین وفلق ھامتہ حتی اخذ السیف فی الاضراس علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ الحلبیہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیرؑ نے جب مرحب کے تلوار لگائی اسنے سپر پر لی تلوار سپر کو چیرتی ہوئی مغفر پر پہونچی اور مغفر کو پھاڑکر اس لوہے کی ٹکیا کو کاٹ ڈالا جو اس مغفر کے نیچے تھی پھر اسکی دستار کو اور سر کو کاٹتی ہوئی دانتون مین پہونچ گئی +

واقعہ جمل مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کی بیعت مہاجرین و انصار نے اسوقت کی جبکہ پانچ دن تک مدینہ مین مصریون نے جناب عثمانؓ کو قتل کرکے غوغا برپا کر رکھا تھا۔ ابو عمرو غفقی بن حرب العکی انکا سرغنہ تھا رسول اللہ صلعم کے اصحاب بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آتے جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ لوگون کا امام کے بغیر چارہ نہین آپ انسے یہ فرماتے تھے تمہارے حالات پر مجھے دخل دینے کی ضرورت نہین جسکو چاہو اختیار کرو ہم راضی ہین لوگون نے کہا آپکے سوا ہم کسیکو نہین چاہتے اور نہ ہم آپ سے زیادہ اس بات کے لیے کسیکو حقدار جانتے ہین۔ آپنے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو میری بیعت خفیہ طور سے نہین ہوسکتی بعض کہتے ہین کہ انکی یہ باتین آپکے گھر مین ہورہی تھین بعض کہتے ہین کہ بنی مبذول کے باغ مین یہ گفتگو ہورہی تھی۔ آپ مسجد مین تشریف لیگئے لوگ بیعت کرنے لگے سب سے اول طلحہ بن عبیداللہ نے بیعت کی انکا ہاتھ احد کی لڑائی مین ٹوٹ چکا تھا حبیب بن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ

الیہ راجعون یہ بلی ہی ٹوٹے ہوئے ہاتھ نے بیعت کی ہے یہ بیعت پوری ہوتے ہوئے نظر نہین آتی۔ پھر انکے
پیچھے زبیر بن العوام نے بیعت کی پھر حضرت عثمان کے چند رشتہ دارون کے سوا سب مہاجر اور انصار آپکی
بیعت سے مشرف ہوئے اور جن لوگون نے آپ کی بیعت نہین کی انکے نام یہ ہین۔ محمد بن بشیر بن النعمان
۔ رافع بن خدیج ۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ ۔ صہیب بن حبان ۔ اسامہ بن زید۔ آپکی بیعت ہجرت کے
پینتیسوین برس پانچوین ذی الحجہ کو جمعہ کے دن واقع ہوئی۔ نعمان بن بشیر جناب عثمان بن عفان کا
خون بھرا کرتہ جس مین کہ انکی بی بی نائلہ کی ترشی ہوئی انگلیان ٹکی تھین جو حضرت عثمانؓ کے
قتل کے وقت انکی بی بی نے اپنے ہاتھ کو بڑہا کر قاتل کی شمشیر کو انسے روکنا چاہا تہا اور کٹ گئی تہین
اپنے ساتھ لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور طلحہ و زبیر بھی بیعت سے چار مہینے کے بعد مکہ معظمہ مین
چلے گئے جناب علی نے تمام شہرون مین عامل بھیجے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال کو واپس بلا
بھیجا اور معاویہ کے بلانیکے لیئے اس مضمون کا خط لکھا۔ یہ خط امیر المومنین علی کیطرف سے معاویہ کیطرف ہے
کہ اگرچہ عثمان صاحب قرابت اور حقدار تہے مین بھی ذو قرابت اور صاحب حق ہون۔ خدا یتعالی نے
مہاجرین اور انصار کی مشورت سے لوگون کی حکومت میرے گلے مین ڈالی ہے دوسرے لوگون نے بھی
انہین کی رای کی پیروی کی ہے جو کچھ کہ انکو بھلا معلوم ہوا اوسپر انہون نے عمل کیا اور جس بات سے انکو کراہت
معلوم ہوئی اسکو چھوڑ دیا تم بہت جلدی میرے پاس چلے آؤ مینے تمام عاملون کیطرف لکھہ بھیجا ہے کہ
میرا عہد انکے ساتھ ہرگز نہین ہے جو بات کہ میری گلے پڑی ہے مین بھی انکے گلے مین ہی ڈالنا چاہتا
ہون اور اس سے مین اپنے دین اور امانت کو خریدنا چاہتا ہون۔ مجھے اس سے ہرگز چارہ نہین۔ تم
میرا خط دیکھتے ہی اپنے چند شریف دوستون کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ جسوقت آپ اس خط کو
لکھکر فارغ ہوئے مغیرہ بن شعبہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا امیر المومنین یہ خط کیسا
ہے۔ آپنے فرمایا مینے معاویہ کو لکھا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے۔ قاصد کے ہاتھہ بھیجا چاہتا
ہون مغیرہ نے کہا یا امیر المومنین اگر آپ قبول فرماوین تو مین آپکو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا بیان کرو۔ مغیرہ نے عرض کیا معاویہ کے سوا آپسے کوئی بگاڑ نہین سکتا۔ اسکے قبضہ مین
شام کا ملک ہے۔ اور وہ حضرت عثمانؓ کا ابن عم اور انکا عامل ہے۔ آپ مدوست اس ہوکسی لیسے
عہد کی بابت کہلا بہیجین کہ وہ آپ کی اطاعت کرے۔ جب آپکے پاؤن خوب جم جائین پھر جو آپ
کی رای ہو سو کرین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مجھے اس بات سے خدا یتعالی کا حکم روکتا ہے۔ کہ تو گمراہ کرنے
والون کو اپنا دوست مت بنا خدا کی قسم ہے پروردگار مجھکو ہرگز مددگار بنتا ہوا نہین دیکھے گا۔

بلکہ جس امر پر کہ مین ہون اسی کیطرف مین اسکو کھینچون گا۔ اگر اس نے مان لیا بہتر۔ ورنہ خدا کے پاس میرا اور اسکا
انصاف ہو جائیگا۔ مغیرہ آپکے پاس سے اٹھا اور کہنے لگا آج آپ ٹھیرے رہین اور کل تک صبر کرین مین کل
آپکے پاس آؤنگا پھر دیکھا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے دوسرے دن مغیرہ نے کہا کہ یا امیرالمومنین کل جو کچھ کہ مینے
عرض کیا تھا سو کیا تھا مگر آپنے اسے نہین مانا تھا جب مین رات کو سونے کے لیے لیٹا تو خیال کیا کہ آپ ہی
کی راے ٹھیک ہے آپنے جو کچھ کہ لکھا ہے معاویہ کیطرف بھیجدین اگر وہ آپکے پاس چلا آئے تو بہتر ورنہ آپ اکو معزول
کردین کیونکہ یہ بات شوکت کے مناسب ہے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر مغیرہ آپکے
پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہین جب لوگ بیعت کر چکے مین جناب امیر کیخدمت مین گیا دیکھا مغیرہ خلوت مین
جناب امیر علیہ السلام باتین کر رہا ہے جب وہ چلا گیا مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ آپسے کیا کہتا تھا۔
آپ نے فرمایا مغیرہ کل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے عمال معاویہ اور عمرو بن عاص کو عہدے
سے معزول کرین جب تک کہ لوگون کی شورش فرو ہو جاے پھر ان مین سے جسے چاہین آپ معزول کرین مینے
اس سے انکار کیا اور یہ کہا کہ مین دین مین ہرگز سستی نہین کر سکتا۔ پھر کہنے لگا کہ آپ جسکو چاہین معزول
کرین لیکن معاویہ کو برقرار رہنے دین کیونکہ شام کے لوگ اسکے مطیع ہین اور اسکے کہنے پر عمل کرتے ہین
اور صاحب جبانت ہے اور اسکے قائم رکھنے مین آپکے لیے قوی حجت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اپنے عہد خلافت مین اسکو حاکم شام بنایا ہے۔ مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ لوگ دو دن بھی اسکی مدد نہین
کر سکتے مغیرہ میرے پاس سے اٹھکر چلا گیا مجھے معلوم تھا کہ وہ اپنے ذہن مین ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ میری راے
ٹھیک نہین۔ اب پھر لوٹ کر آیا تھا اور کہتا تھا مینے پہلی مرتبہ آپکو جو کچھ مشورہ دیا تھا۔ آپنے میری راے سے
مخالفت کی تھی مینے یہ خیال کیا کہ جو آپ کی راے مین آیا ہے آپ وہی کرینگے اب مین بھی آپ کی راے کے
ساتھ اتفاق کرتا ہون آپ جسکو چاہین معزول کرین اور جسکو چاہین متولی بنائین۔ اللہ تعالی آپکے لیے
کفایت کرنیوالا ہے۔ یہ امر شوکت کے مناسب ہے ابن عباس کہتے ہین کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ
نے پہلی مرتبہ آپسے بطور نصیحت کہا تھا۔ دوسری مرتبہ دہوکا دیا ہے۔ آپنے فرمایا پہلے مرتبہ اوسنے مجھے کیونکر
نصیحت کی تھی مینے عرض کیا معاویہ رض اور اسکے دوست صاحب دنیا ہین جب آپ انکو انکے عمل پر قائم رہنے
دینگے تو وہ آپکے حال کے متعرض نہین ہونگے اور جبکہ آپ انکو معزول کرینگے تو وہ یہ کہین گے کہ جناب امیر نے
ہمارے خلیفہ کو قتل کر کے خلافت کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور شام کے لوگون کو آپ کی طرف سے بگاڑ دینگے علاوہ اسکے
سوا ہین طلحہ اور زبیر سے بھی مطمئن نہین کہ وہ بھی آپسے بگڑے ہوئے ہین میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ آپ
معاویہ کو معزول نکرین جبتک وہ بیعت کرے تو آپ اسکو اسکی جگہ سے اکھاڑ سکتے ہین جناب امیر نے فرمایا

مین تلوار کے سوا اور کسی چیز سے اسے جواب نہین دونگا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ بہادر آدمی ہین لیکن
لڑائی مین آپ کی رای ٹھیک نہین آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہی کہ لڑائی فریب کی ہی
آپ نے فرمایا سچ ہے مینے کہا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین انکے آنے کے بعد ان سے آپکی حسب رضا ایسا
معاملہ کرونگا کہ وہ پیچھے پھر کر نہ دیکھہ سکین گے اور آپ پر بھی کوئی الزام وارد نہ ہوگا۔ آپنے فرمایا ای ابن
عباس مین تیرے اور معاویہ کے بھروسہ پر نہین. پھر مینے عرض کیا اچھا آپ میری دوسری بات مانین
اور دروازہ بند کرکے اپنے گھر مین بیٹھہ رہین۔ عرب کے تمام لوگ دوڑ دھوپ کرینگے آپکے سوا کسی کو
خلافت کا حقدار نہین پائینگے آپ ان لوگون سے لڑائی نکرین ورنہ حضرت عثمان کا خون آپکے سر تھوپین
گے۔ آپنے انکار کیا اور فرمایا تم میرا خط لیکر شام کو چلے جاؤ مین تمکو وہان کا حاکم کرتا ہون۔ ابن عباس
نے کہا میرے نزدیک یہ رای ٹھیک نہین۔ معاویہ بنی امیہ مین سے ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم
اور عامل ہی۔ مین ہرگز اس سے مطمئن نہین۔ وہ عثمان کے بدلے میری گردن ماردیگا۔ اور اگر اس سے زیادہ
میرے حق مین احسان کریگا تو مجھے قید کرلیگا اور آپ کی قرابت کی وجہ سے ضرور مجھہ پر تشدد کرے گا
جب اس نے مجھہ پر ہاتھ ڈالا تو گویا آپ پر ہاتھ ڈالا آپ اپنے خط کو کسی دوسرے کے ہاتھ اسکے پاس
بھیجدین اور اسے یہان بلالین دیکھیے وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سبرۃ الجہنی کو
خط دیکر معاویہ کے پاس بھیجا۔ جب اسنے معاویہ کو خط دیا تو معاویہ نے پڑھکر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب
نہ دیا۔ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کو پورے تین مہینے کا عرصہ گذر چکا تو ماہ صفر کے آخری دنون مین
معاویہ نے بنی عبس کا ایک آدمی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط دیکر کہا۔ کہ تو مدینہ مین دیکھو داخل ہوجیو
اور لوگون کے سامنے جناب امیر کو یہ طومار دیدیجیو اسنے مدینہ مین پہونچکر جناب امیر کو طومار دیدیا۔
آپنے جب اسکو کھولا تو بالکل سادہ پایا آپنے اس سے فرمایا تیرے پیچھے شام کے باشندون کا کیا حال
ہے قاصد نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ اگر آپ مجھے امان عطا فرمائین تو مین عرض کرسکتا ہون
آپنے فرمایا قاصد کبھی قتل نہین کیا جاتا وہ کہنے لگا مین اپنے پیچھے ایک ایسی قوم کو چھوڑ آیا ہون جو
یہ کہتے ہین کہ ہم قصاص کے بغیر کسی طرح سے رضی نہین ہونگے مینے ساٹھ ہزار آدمی کو حضرت عثمان کی
کرتے کے نیچے روتے ہوئے چھوڑا ہے اور وہ قمیص دمشق کی مسجد کے منبر پر رکھا ہوا ہے اس مین حضرت
عثمان کی بیوی نائلہ کی انگلیان بھی لگی ہوئی ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجھہ سے عثمان کے
خون کے طلبگار ہین عثمان کے قاتلون کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی
حد تک پہونچاتا ہے عبسی نے کہا مجھے امان ہے۔ آپنے فرمایا جلد جا تجھے امان ہے سو وہ وہان سے نکلا

چلا گیا۔ لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اس کہتے اور کہتے کہ قاصد کو ایسی باتیں کرنا کیا مناسب تھا۔ واللہ اگر امیر المومنین
اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کے ساتھ لڑائی کا سامان
کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کو میمنہ کی فوج اور عمرو بن سلمہ کو میسرہ اور ابا لیلے عامر
ابن الجراح کو لشکر کا مقدمہ سپرد کیا۔ قثم بن عباسؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق میں جناب عثمان
کے حاکم قیس بن سعد کو اور کوفہ میں ابوموسی اشعری کو لکھ بھیجا کہ اہل شام کی لڑائی پر لوگوں کو آمادہ کریں
اہل مدینہ سے فرمایا خداتعالی کی محبت کے پورا کرنے میں تمہاری امیر کو ہر طرح سے عصمت حاصل ہے تم اسکی
اطاعت کرو اور اپنے دلکو غم اور غصہ میں نہ ڈالو اور اس سے سرکش نہ بنجاؤ۔ شاید پروردگار تمہاری پریشانی
کو جمعیت سے بدل دے اور اس خرابی کے بدلے کہ اس قوم نے تمہارے حق میں سوچ رکھی ہے تمہیں نیکی پہنچائے
جناب امیر علیہ السلام لشکر کو شام کیطرف لیجانیکا تہیہ فرما رہے تھے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ
کے برخلاف ہوجانیکی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کیطرف جانا چاہتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ
اور زبیر مدینہ سے مکہ میں چلے آئے جناب ام المومنین حضرت عائشہ نے جو ایام حج کیوجہ سے مکہ میں فروکش
تھیں انسے پوچھا کہ مدینہ طیبہ میں کیا ہو رہا ہے۔ دونوں صاحبوں نے عرض کیا ہم دونوں لوگوں کے غوغا
کی وجہ سے مدینہ سے بھاگ آئے ہیں وہاں کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہیں اور نہ باطل سے پرہیز کرتے ہیں۔
اور نہ ایسے امور سے آپنے آپکو باز رکھتے ہیں۔ ام المومنین نے کہا اس غوغا کے فرو کرنے کے لئے ہمکو حرکت ہی
کرنا چاہیے طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا ہم بھی شام کو چلے جائیں اور معاویہ سے جا
ملیں۔ ابوعامر انہیں دنوں میں جناب عثمان کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ میں آیا ہوا تھا۔ کہنے لگا تمکو
شام میں جانیکی ضرورت نہیں وہاں معاویہ کافی ہے۔ تمکو بصرہ میں جانا چاہیے۔ مجھے وہاں رسوخ حاصل
ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کیطرف گرویدہ ہیں۔ اور ہم میں طلحہ لائق بھی ہیں۔ بصرہ کیطرف جانیکے لئے سب
کی رائے قرار پائی۔ جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی انکے ساتھ جانیکو آمادہ ہوئیں عبداللہ
بن عمر کو بھی ہمراہی کے لیے کہا گیا مگر انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ میں مدینہ والوں کے ساتھ ہوں جو کچھ
وہ کرینگے میں بھی وہی کرونگا۔ اسلیے وہ مکہ میں ٹھیرے رہے۔ جناب ام المومنین حفصہؓ نے بھی انکے ساتھ
چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انکے بھائی عبداللہ بن عمر نے انکو روک لیا۔ یعلے بن منبہ نے جو یمن میں حضرت عثمان
کا عامل تھا اور انکے قتل کے بعد مکہ میں آیا ہوا تھا ایک ہزار درہم اور سات سو اونٹ انکے پاس بھیجے
اور مکہ میں منادی کرادی کہ ام المومنین عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیر بصرہ کو جانے والے ہیں جو شخص دین کی
عزت کے لئے لڑنا اور حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہے اور اسکے پاس سامان اور سواری نہو

وہ ہمارے پاس آ جائے۔ چہ سو شتر سوار اور ایک ہزار پیادہ باشندگان مکہ اور مدینہ کے انکے ساتھ ہو لیئے
انکے سوا اور بہی لوگ انکے ہمراہ ہو گئے جنکی تعداد تین ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ یعلے بن منبہ نے جناب
ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کو ایک اونٹ دیا جسکا نام عسکر تہا۔ دو سو دینار کے بدلے اس
کو خریدا تہا اس اونٹ کی نسبت بعض یہ روایت کرتے ہین کہ عرینہ کے ایک آدمی کے پاس تہا۔ وہ بیان
کرتا ہے کہ مین ایک روز اس اونٹ پر سوار تہا کہ مجہے والی ابن الحباب ملا۔ اور کہنے لگا۔ تو اس اونٹ
کو بیچے گا۔ مینے کہا ہان مین بیچتا ہون۔ اس نے قیمت پوچہی مینے ہزار درہم بتائی اس نے کہا تو دیوانہ
تو نہین مینے کہا کیون۔ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین اسپر سوار ہو کر کسی کے پیچہے نہین دوڑا
کہ مینے اسے نہ پا لیا ہو۔ اور سیر کیا مینے ۔۔ بیچا یا نہین کہا کہ مین اس سے گم نہ ہو گیا ہون۔ اس نے کہا
تجہے یہ بہی معلوم ہے کہ ہم یہ اونٹ کس کے لیے مانگتے ہین۔ ہم اسے جناب ام المؤمنینؓ کی سواری کیواسطے
مانگتے ہین۔ تو مینے کہا تم بلا قیمت لیلو۔ وہ کہنے لگا نہین بلکہ تو میرے ساتہ ایک آدمی کے پاس چل
وہ تجہے ایک ناقہ اور درہم دیدیگا۔ مین اسکے ساتہ گیا انہون مجہے چہ سو درہم اور ایک اونٹنی اسکے
عوض عطا کی۔ ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی عبداللہ بن عباس کی والدہ ماجدہ نے جہینہ
کے بدوؤن مین سے ایک آدمی کو اجرت دیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین اس خبر کے پہونچانیکو بہیجا
کہ ام المؤمنینؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ بصرہ کی طرف گئے ہین۔ پہر جناب ام المؤمنینؓ نے مکہ سے بر آمد ہو کر منزل
کیطرف کوچ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کہکر طلحہؓ و زبیرؓ کے پاس گیا اسوقت اندونو
کے بیٹے انکے پاس بیٹہے ہوئے تہے کہنے لگا تم دونون مین سے مین کس ایک کو امیر ہونیکا سلام
کہون اور نماز کا اذن کس سے لون عبداللہ بن الزبیرؓ نے کہا میرے باپ کو اور محمد بن طلحہؓ نے کہا میرے
باپ کو یہ بات جناب ام المؤمنین عائشہؓ تک پہونچی انہون نے مروان کو کہلا بہیجا کیا تو ہماری بات کو
بگاڑنا چاہتا ہے۔ عبدالرحمن بن عتاب نماز پڑہائین معاذ بن جبل کہتے ہین کہ اگر مروان ظفریاب
ہو جاتا تو ضرور ہم آپس مین لڑ مرتے۔ نہ زبیر طلحہ کو اور نہ طلحہ زبیر کو چہوڑنے والا تہا جناب ام المؤمنینؓ
کے ساتہ اور امہات المؤمنین بہی انکے وداع کرنے کے واسطے مکہ سے ذات عرق تک نکلی تہین
اسلام کیحالت پر رونے لگین اور انکے ساتہ تمام لوگ رونے لگے۔ اس دن سے زیادہ کوئی رونے
کا دن نہین دیکہا گیا اسلیئے اسکا نام یوم النحیب کہا گیا۔ پہر وہ لوگ بصرہ کو نکلے اور جناب امیر علیہ
السلام اپنے لشکر لیکر ربیع الاول ۳۶ سنہ چہتیس ہجری کی آخری تاریخون مین شام کے قصد پر مدینہ
سے باہر نکلے۔ آپ ابہی روانگی مین تہے کہ ام الفضل کے قاصد نے پہونچکر خبر دی کہ طلحہ و زبیر اور ام

المومنین عائشہ بگڑ کر مکہ سے بصرہ کو چلی گئی ہین ۔ جب آپکو یہ خبر ملی اکابر اہل مدینہ کو بلا کر آپ نے انکے سامنے خطبہ پڑہا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد بیان فرمایا کہ سیئات کا انجام بخیر نہین ہوتا جب تک کہ خدا اسکی بہتری نکرے بس تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے سب کام اچھے کر دیگا ۔ جناب علیؑ نے یہ فرما کر شام کیطرف سے اعراض فرمایا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تا کہ طلحہ و زبیر کے بصرہ مین پہونچنے سے پہلے رستے مین انکو جا لین اور انکو واپس کر لائین یا ان سے جنگ کرین ۔ جب آپ ربذہ مین پہونچے تو آپ کو خبر ملی کہ وہ بصرہ کی میدان سے بڑہ گئے ہین ۔ علقمہ بن وقاص اللیثی کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ اور زبیر سے بیعت کر چکے تو مین طلحہ سے ملا اکثر مین انسے علیحدہ ملنا اچھا سمجھتا تھا دیکھا کہ اکثر وہ اپنی داڑہی کو پکڑے ہوئے خلوت مین متفکر بیٹھے رہتے ہین مینے انسے کہا یا ابا محمد مین آپکو ہمیشہ خلوت مین شگفتہ پایا کرتا تھا اب دیکھتا ہون کہ آپ اپنی داڑہی کو پکڑے ہوئے متفکر بیٹھے رہتے ہین اگر کوئی بری بات تمہارے پیش آئی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کر لو ۔ مجہ سے کہنے لگے کہ حضرت عثمان کے حق مین مجہ سے خطا ہو چکی ہے جسکی توبہ مین سوا اسکے نہین جانتا کہ انکے خون کے طلب مین میرا خون بہایا جائے ۔ مینے کہا آپ اپنے بیٹے محمد کو واپس بھیجدین آپکی زمین ہے اور عیال بھی ہے اگر آپ پر کوئی حادثہ وارد ہو تو وہ آپکے بعد آپ کی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے ۔ مینے محمد کے پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی حادثہ تیرے باپ پر نازل ہو اور تو زندہ رہے تو تو اسکی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکتا ہے اس نے کہا مین اپنے باپ سے سوا انکی واپسی کے لیئے طلب نہین کر سکتا ۔ روایت ہے کہ طلحہ ان دنون مین کہا کرتے تہے کہ ہم قبل سے اکثر اس فتنہ کے باتین کیا کرتے تہے انکے دوستون مین سے کسی نے کہا آپ ہمکا نام فتنہ رکھتے ہین اور خود اس مین پڑتے بھی ہین ۔ کہنے لگے مجہ پر سخت افسوس ہے ۔ کبھی ہم فتحیاب بھی ہوئے ہین اور کبھی نہین بھی ہوئے مگر کبھی ایسا واقعہ پیش نہین آیا کہ مینے اس مین اپنے قدم دہرنے کی جگہہ کو نہ معلوم کر لیا ہو مگر مین اس معاملہ مین نہین جانتا کہ مقبل ہون یا مدبر ۔ شہاب ابن طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ جمل کے لیئے تشریف لائے اور ربذہ مین فروکش ہوئے آپ کے لشکر مین میرا ایک رفیق تہا مین اسکے ملنے کے لیئے گیا اور جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ پوچھی اس نے بیان کیا کہ طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عائشہ حضرت امیر سے بر خلاف ہو کر بصرہ کیطرف چلی گئی ہین اور وہ لڑنے پر آمادہ ہین ۔ مینے اپنے جی مین کہا ۔ اگر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریین اور جناب ام المومنینؓ کے ساتھ جنگ کرون تو یہ ایک امر گران معلوم ہوتا ہے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرون تو یہ بھی مشکل ہے کیونکہ وہ سب مومنون سے اولی ہین ۔ اسی اثنا مین مین اپنے دوست کے پاس سے اٹھکر جناب امیرؑ کے خدمت مین گیا

اور سلام عرض کیا۔ آپنے سلام کا جواب ارشاد فرمایا مین آپکے پاس بیٹھ گیا۔ آپنے میری جانب متوجہ
ہوکر ان لوگون کا تمام تذکرہ بیان فرمایا جب آپ اس قصہ کو بیان کر چکے تو آپنے نماز کا حکم دیا۔ اور ہمارے
ساتھ ظہر کی نماز ادا کی پھر لوٹ کر بیٹھ گئے جناب حسن علیہ السلام اٹھکر انکے سامنے جا بیٹھے اور رو رو کر کہنے
لگے مینے آپ سے عرض کیا تھا مگر آپنے نہ مانا مینے پھر عرض کیا تھا۔ اب دیکھیے کہ آپ کل کیسے تنگ موقع
مین پڑینگے اور کوئی آپ کا مددگار نہ ہوگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہو تو سہی کیا بات ہے تم ہمیشہ لڑکیون کی
طرح سے روتے ہو۔ تمنے کیا ایسی بات کہی تھی کہ جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ مینے اسے نہین مانا جناب
حسنؑ نے عرض کیا جب لوگون نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کو گھیر رکھا تھا تو مینے عرض کیا تھا
کہ آپ یہان سے کسی سمت کو چل دین جب یہ لوگ جناب عثمان کو قتل کرینگے تو ضرور آپ کو ڈھونڈینگے
اور آپ کی بیعت کرینگے۔ لیکن آپنے نہ کیا۔ پھر جب حضرت عثمان شہید ہوگئے اور لوگ آپسے بیعت
کرنے کو آئے مینے عرض کیا کہ جب تک آپکے پاس تمام عرب کے قاصد نہ آجائین آپ بیعت نہ لین۔ پھر
جب طلحہ و زبیر بیعت کر لیے آئے تو مینے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانین اگر تمام امت اجماع کرے تو آپ
بیعت قبول کرین اور اگر اختلاف واقع ہو تو آپ قضای الٰہی پر راضی رہین۔ جناب امیر علیہ السلام
نے کہا واللہ مین کفتار نہین بننا چاہتا کہ جب آدمی اسکے بھٹ مین گھستا ہے تو اسکو حیران کرکے اسکو
پاؤن مین رسے ڈالتا ہے اور زبان بپکار کر اسکی نسین کاٹ دیتا ہے تیرا باپ تو مدبر کو مقبل سے
اور عاصی کو مطیع اور مخالف کو فرمان پذیر سے لڑاتا ہے پھر خدا جو چاہے سو کرے پھر جناب امیرؑ نے ربذہ
مین طلحہ و زبیر کیطرف خط لکھا۔ کہ ای طلحہ اور اے زبیر تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ جب تک لوگون نے
میری بیعت کا ارادہ نہین کیا مینے بھی انکا قصد نہین کیا۔ تم دونون کسی کے رعب سے دبکر بیعت
نہین کی اے زبیر تو تو شہسوار قریش ہے اور اے طلحہ تو تو شیخ المہاجرین ہے قبل اسکے کہ تم امر
بات مین پڑتے اسکا چھوڑ دینا تمہارے لیے زیبا تھا۔ عثمانؓ کے بیٹے موجود ہین وہ عثمانؓ کے ولی ہین
اور انکے خون کا مطالبہ کر سکتے ہین تم دونون مہاجرین مین سے ہو۔ تم اپنی والدہ کو گھر سے باہر
کھینچ لائے ہو جس مین کہ خدا نے انکو استقرار سے بیٹھے رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ تمہارے لیے کافی
ہو والسلام۔ اور جناب ام المومنین عائشہؓ کو یہ خط علیحدہ لکھا کہ آپ کو اپنے گھر سے ایسے امر
کی طلب کے لیے باہر نکلنا زیبا تھا۔ جو آپ کی شان کے مناسب ہوتا۔ اسپر آپکا یہ زعم ہے کہ اصلاح
بین الناس کے سوا آپ کی اور کوئی مراد نہین۔ بھلا آپ یہ تو بیان کرین کہ عورتون کو لشکر کی
سپہ سالاری سے کیا سروکار ہے۔ آپ اپنے زعم مین جناب عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرنی ہین

عثمان بنی امیہ مین سی تہے آپ بنی تمیم مین سی ہین جسنے کہ آپ کو اس امر کے لیئے گہر سے باہر نکالا ہے اور جو برانگیختہ کیا ہے وہ ایک بہاری گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ خدا سے ڈرین اور اپنے گہر کو لوٹ جائین اور رستہ کا لحاظ رکہین۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کیطرف خط دیکر روانہ کیا اور اس مین لکہا کہ مینے تمکو سب شہرون کے باشندون مین سے انتخاب کیا ہے اور جو امر کہ اسوقت حادث ہوا ہے اسکے لیے مینے تمہاری طرف توجہ کی ہے پس تم خدا کے دین کے اعوان اور انصار بنو۔ اور ہماری ساتہہ آمادہ ہو جاؤ شاید کہ اس امت مین پہر اصلاح عود کر آئے اور ہم لوگ ایک دوسرے کے بہائی بنجائین تو دونون محمد کوفہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اور جناب امیر لوگون مین خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ پروردگار نے اسلام کی وجہ سی ہمین عزت دی ہے اور ہمارا قدر بلند کیا ہے اور ذلت اور باہمی نفرت اور عداوت کو بعد اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے پس جب تک کہ خدانے چاہا لوگ اسپر چلتے رہے اسلام انکا دین اور حق انکا مذہب اور قرآن انکا پیشوا رہا یہانتک کہ یہ ان لوگون کے ہاتہ مین آپہنسا جنکو کہ شیطان نے بہلایا ہے اور وہ ضرور اس امت کو بہلانیوالا ہے جسطرح سے اس امت سی پہلی امتون مین پہوٹ پڑی ہے اس امت مین بہی ضرور پڑیگی۔ ہونیوالے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین (اسکو دوبرا کر) فرمایا ہونیوالی بات ضرور ہوکر رہے گی اور عنقریب یہ امت تہتر فرقون مین بٹجائیگی جن مین ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے پس تم اپنے دین کی تکریم کرو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا شعار بناؤ۔ اور انہین کی سنت کا اتباع کرو۔ اور جو مشکل کہ پیش آئے تمکو اس مین قرآن کیطرف رجوع کرو۔ جو کچہ کہ قرآن جتلائے اسے مانو اور جسے انکار کرے اسے چہوڑ دو اور اسپر خوش رہو کہ اللہ تمہارا رب اور اسلام تمہارا دین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری نبی ہین اور قرآن کے منصف اور پیشوا ہونے پر رضی رہو۔ پہر آپ ربذہ سی ذی قار کی طرف روانہ ہوئے اور دونو محمد کوفہ مین پہنچ گئے ابوموسی کو خط دیا انہون نے سب کے سامنے پڑہا اور کچہ جواب نہ دیا۔ رات کو ذوی الحجہ کے لوگ اکٹہے ہوکر ابوموسے کے پاس گئے اور پوچہا کہ روانہ ہونے کی نسبت تمہاری کیا راے ہے ابوموسی نے کہا آج تو نہین ہین کل اپنی راے بیان کرونگا۔ دوسرے روز ابوموسی نے منبر پر چڑہکر بیان کیا کہ دو امر ہین ایک آخرت کے واسطے گہر مین بیٹہے رہنا۔ اور دوسرا دنیا کے واسطے گہرسے باہر نکلنا جو ان دونون مین اچہا سمجہو اسے اختیار کرو پس لوگون مین سے ان دونون محمدون کے ساتہہ کوئی چلنے کے لیئے آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونون غصہ مین آکر ابوموسی سے سخت و سست کہنے لگے ابوموسی نے کہا

کہ ابھی تک عثمان کی بیعت میری اور تمہاری آقا کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہین تو جب
تک کہ عثمان کی قاتلون سے حساب نہ لین کہ ہون فراغت حاصل نہو جائے۔ کوئی نہین لڑ سکتا۔ دونون ممدوح ہان
سے جناب امیر کی خدمت مین واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ آپنے اشتر سے فرمایا تو ہماری طرف
سے ابوموسی کی پاس جا اور اسکی بات پر اعتراض وارد کر تیری رائے کی سوا ابوموسی کوفہ کے عمل پر نہین رہ
سکتا جناب حسن کو بھی اپنے ساتھ لیجا اور اس فساد کی اصلاح کر جناب حسن اور اشتر ایسے وقت مین کوفہ میں
پہونچے کہ اسوقت لوگ مسجد مین جمع تھے اور ابوموسی انہین خطبہ سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ای
لوگو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہی لوگ ہین جو شرفیاب صحبت ہوئے ہین پس وہی لوگ ان
لوگون سے کہ جنکو شرف صحبت حاصل نہین ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکھنے والے ہین۔ تم کو نصیحت
کرنا ہمارا فرض ہے یہ فتنہ سخت ہے۔ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ
پیدا ہونیوالا ہے کہ بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا
خداتعالی نے ہمکو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ہمارا خون اور مال ایکدوسرے پر حرام کیا ہے
جناب حسن علیہ السلام نے کھڑے ہو کر ابوموسی سے فرمایا ای بوڑھے تیری مان مرے ہماری عمل سے علیحدہ
ہو جا۔ ابوموسی نے عرض کیا آپ آج کی شب مجھے مہلت دین۔ جناب حسن علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر
خطبہ ارشاد کیا اے لوگو۔ تم اپنے امیر کی دعوت مانو اور اپنی بھائیون کیطرف دوڑو۔ امیرالمومنین
فرماتے ہین مین ان دو راہون مین سے ایک راہ پر نکلا ہون یا ظالم ہون یا مظلوم اگر مظلوم ہون تو جو شخص میری مدد کریگا خدا
تعالی اسکی مدد کریگا۔ اور اگر ظالم ہون تو مجھے پکڑیگا۔ خدا کی قسم ہے طلحہ و زبیر وہ ہین جنہون نے
سب سے پہلے مجھ سے بیعت کی ہے اور وہی سب سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے ہین آیا مینے کسی کے مال
مین ہاتھ ڈالا ہے یا خدا کے کسی حکم کو بدلا ہے۔ پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور بری بات
سے بچو۔ عمار بن یاسر نے بھی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح مین ابن مریم عبداللہ بن زیاد سے روایت
کرتے ہین کہ جب طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کیطرف چلی گئی جناب امیر نے عمار بن یاسر اور
اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام کو کوفہ مین ہماری پاس بھیجا۔ جناب حسن نے منبر پر چڑھکر اور عمار بن یاسر
نے منبر کے نیچے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہین۔ خدا
کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت مین تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین خدا نے اسوقت تمکو امتحان
مین ڈالا ہے کہ تم علی کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنین کی اور اشتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت
کرنے لگے۔ لوگ بھی انکی دعوت کو پذیرا کرنے لگے۔ ہند بن عمر نے کھڑے ہو کر اپنی قوم سے کہا امیرالمومنین

نے ہمکو بلایا ہے اور اپنے فرزند ارجمند کو بھیجا ہے۔ تمکو انکی بات پذیرا کرنی چاہیئے۔ اور انکے حکم کو
ماننا چاہیئے اور اپنی رائے سے مدد دینا چاہیئے تم انکے ساتھ جلد چلو۔ حجر بن عدی نے کہا ای لوگو امیر المومنین
کی دعوت کو قبول کرو تم سبکدوش ہو یا زیر بار جس حالت مین ہو دوڑ کر چلو۔ تم سب مین سے اول مین روانگی کا
فرمان پذیر ہون جناب حسن ؑ نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہین جو شخص خشکی کے رستہ سے آنا چاہتا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے
ورنہ دریا کی راہ سے ہمارے پاس پہونچ جائے نو ہزار آدمی خشکی کے رستے سے انکے ہمراہ ہو لیئے اور دو ہزار
آٹھ سو دریا کی رستہ سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے آپنے عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوار صاحبون کے ساتھ انکی ملاقات کی اور آؤ بھگت کرکے فرمایا۔ اے کوفہ والو
تمنے عجم کے بادشاہون کو قتل کیا ہے اور انکے جتھے کو توڑ پھوڑ کر انکی میراث چھین لی ہے۔ ہم نے تم کو
اسلیئے بلایا ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے اہل بصرہ کے بھائی بندون کے درمیان گواہ بنے رہو۔ اگر وہ لوٹ
جائین تو یہی ہماری مراد ہے۔ اور اگر وہ ہٹ کرینگے تو ہم ان سے مدارا پیش آئینگے یہانتک کہ وہ ہم پر
ظلم شروع کرین۔ مین کوئی رفع فساد کے واسطے اصلاح کی بات انپر صرف کرنے سے باقی نہین چھوڑونگا
پھر آپنے قعقاع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل بصرہ کے پاس جانیکا حکم دیا۔ قعقاع آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کرام مین سے تھے ان سے جناب امیر ؑ نے فرمایا تم جا کر طلحہ و زبیر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونون
کو الفت اور جماعت کیطرف دعوت کرو اور فرقت اور مباینت کی برائی جتلاؤ۔ تمہاری جیسا آدمی خود
جانتا ہے کہ ایسی معاملات مین کیا کرنا چاہیئے۔ قعقاع بصرہ مین پہونچے اور اول جناب ام المومنین کیخدمت
مین گئے اور سلام کے بعد عرض کیا اے مادر مہربان اس شہر مین آپکی تشریف آوری کا کیا باعث ہے
جناب ام المومنین ؓ نے فرمایا۔ میرے بیٹے میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیے ہوا ہے قعقاع
نے کہا آپ طلحہ و زبیر کو میرے پاس بلا دین تاکہ مین آپکے مواجہ مین انسے گفتگو کرون جناب ام المومنین ؓ نے
انکو بلا بھیجا جب وہ خدمت مین حاضر ہوئے قعقاع نے ان سے کہا مینے جناب ام المومنین ؓ سے تشریف آوری
کا باعث پوچھا تھا۔ آپنے فرمایا کہ میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح پیدا کرنے کے لیے ہوا ہے۔ آپ دونو
صاحب بیان کرین کہ آپ اس امر مین متابع ہین یا کہ مخالف دونو صاحبون نے کہا ہم متابع ہین قعقاع
نے کہا اب آپ بیان کرین کہ اصلاح کی کیا صورت ہے خدا کی قسم ہے اگر تمنے ہمکو ہمین جتا دیا تو البتہ آپ
اصلاح کرنیوالے ہین اور اگر آپ نے انکار کیا تو کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی دونون نے کہا جناب
عثمان ؓ کے قاتل دیدیئے جائین قعقاع نے کہا یہ اسوقت نہین ہو سکتا میری رائے مین آتا ہے کہ اس
وقت یہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھا دی جائے تاکہ مسلمانون کا خون زمین پر نہ گرنے اس کے

[illegible] اور کوئی دوسرا علاج نہیں تھا اگر تمنے انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا۔ اور اس سے اعراض کرنا علامت شر اور مال کے تلف ہوجانے کا باعث ہوگا۔ تم لوگون کو عافیت پہونچا ؤ خدا تمہین عافیت روزی کریگا تم نیکی کی کنجیان بنو اور بلا کو مت چھیڑو تا کہ تمہین اور ہمین آپس مین نہ لڑوا دے۔ دونون کہنے لگے تمنے ٹھیک کہا ہے۔ اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کے رای پر چل نکلا تو درست ہوجائیگا۔ قعقاع وہان سے واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ سے عرض کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہو گئے۔ جسکو کہ برا معلوم ہوتا تھا برا معلوم ہوا۔ اور جسنے خوش ہونا تھا خوش ہوگیا تمام عرب کے قاصد بصرہ سے جناب امیر کی خدمت مین حاضر ہو گئے تا کہ اپنے اہل کوفہ کے بھائیون کی رائے سے واقفیت حاصل کرین کوفہ والون نے بھی ان سے بیان کیا کہ صلح کے سوائے کوئی دوسرا خیال ہمارے دل مین نہین۔ پہر جناب امیرؑ خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد جاہلیت کا اور اسکی برائیون کا ذکر کیا پہر آپنے ارشاد کیا کہ مین کل یہان سے کوچ کرنے والا ہون جسنے کہ عثمان کے قتل پر اعانت کی ہو وہ ہماری ساتھ نہ چلے۔ ذی قار مین جناب عثمان کے قاتلون مین سے دو ہزار آدمی جناب امیرؑ کے لشکر مین موجود تھے رات کو باہم مشورت کرنے لگے انکے رئیس عبداللہ بن سبا جو ابن السوداء کے نام سے بھی مشہور ہے ان سے کہنے لگا تمہاری عزت اسی مین ہے کہ تم لوگون مین ملے رہو اور جناب علی کا ساتھ نہ چھوڑو جب صبح ہو تو تم لوگون مین ملکے لڑنے لگجاؤ جو لوگ کہ تمہاری ساتھ ہونگے وہ بھی ناچار ہوکر لڑ پڑینگے جب جنگ چھڑ جائے تو تمنے تماشا دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے وہ لوگ عبداللہ بن سبا کی رای پر متفرق ہو گئے صبحکو جناب امیرؑ قبیلہ بنی عبد القیس کے پاس جا اترے اور وہان سے بصرہ کا ارادہ کیا۔ اعور بن سنان المنقری جناب امیر علیہ السلام سے کہنے لگا یا امیر المومنینؑ آپ بصرہ کی طرف کیون تشریف لائے ہین۔ آپنے فرمایا مین لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیئے اور اس آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلہ کو بجہانے کے لیئے آیا ہون شاید میری وجہ سے پروردگار اس امت کے تفرقہ کو دور کردے اور جمعیت عطا فرمائے اور یہ لوگ لڑائی کو چھوڑدین۔ اعور بن سنان نے کہا اگر ان لوگون نے ہماری کہنے کو نہ مانا آپنے فرمایا ہم انکا پیچھا چھوڑ دینگے جس طرح سے کہ وہ ہمکو چھوڑ دینگے وہ کہنے لگا اگر انہون نے ہمین نہ چھوڑا۔ آپنے فرمایا اگر وہ ہمکو نہ چھوڑین گے تو ہم انکو اپنی جان سے زور کے ساتھ ہٹائینگے۔ اس نے کہا آیا کوئی نظیر انپر قائم ہو سکتی ہے۔ آپنے فرمایا ہان د اس جگہہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے کچھ عبارت رہگئی ہے واللہ اعلم (الیہ ترجمہ نہین کہہ سکتا) ابو سلام کا بیٹا کہڑا ہوکر کہنے لگا امیر المومنین آپ اس قوم کے ساتھ جنگ کی تاخیر کرنے مین کوئی حجت مد نظر رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان۔ جب کسی شی مین کچھ حکم نہ پایا جائے تو اس مین اس امر پر حکم کیا جاتا ہے جو احتیاط کے

مناسب ہو اور جس مین نفع عام ہو۔ وہ کہنے لگا پھر ہمارا اور انکا کیا حال ہونیوالا ہے آپنے فرمایا مین امید کرتا
ہون کہ جو کوئی ہم مین سے اور ان مین سے قتل ہوگا اگر اسکا دل خدا کے ساتھہ خالص ہے تو وہ جنت مین داخل
ہوگا۔ پھر طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عائشہؓ بصرہ سے روانہ ہوکر قصر ابن زیاد کے پاس پہونچے جناب امیرؑ
کا لشکر بھی وہانپر اتنے فاصلے سے پڑا ہوا تھا کہ یہ انکو اور وہ انکو دیکھہ سکتے تھے تین دن تک وہانپر
ٹھیرے رہے سوا صلح کے اور کوئی امر مد نظر نہ تھا۔ اور باہم خط وکتابت جاری تھے۔ اور ہان دونون
لشکرون کا ملنا جمادی الآخر کے نصف ۳۶ھ اڑتیس ہجری کو ہوا۔ جناب امیرؑ اپنے لشکر مین خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوے اور فرمایا اے لوگو۔ تم اپنے ہاتھہ اور زبان کو ان لوگون سے روک رکھو جو شخص آج کے دن
دشمنی کریگا وہی کل دشمن قرار دیا جائیگا۔ ادہر جناب ام المومنینؓ ازد کے قبیلہ کے پاس فروکش ہوئین۔
ان دونون مین سبرہ بن سبحان قوم ازد کا رئیس تھا۔ کعب بن سوار اسکو کہنے لگا جب کہ یہ دونو لشکر
ایک دوسرے کے آمنے سامنے اترے ہین تو اب انکا بند رہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون لشکر
لہراتے ہوئے دو دریا ہین۔ تم میری بات مانو اور تم انکے درمیان مت گھسو۔ اپنی قوم کو بھی ان سے
بچا رکھو۔ مجھے خوف ہے مبادا صلح نہ ہو۔ اور جنگ چھڑ جائے یہ دونو بھائی ہین اگر باہم راضی ہوگئے
توبہی اور اگر نہ ہوئے توبہی کل ہم انپر حکم ٹھیرینگے۔ کعب جاہلیت مین نصرانی تھے۔ سبرہ نے ان سے کہا مجھے
ڈر ہے کہ تجھ مین نصرانیت کا کچھ بقیہ نہ رہگیا ہو۔ تو مجھے یہ کہتا ہے کہ اصلاح بین الناس سے غائب رہون
اور جناب ام المومنینؓ اور طلحہ اور زبیر کی مدد نکرون جبکہ ان لوگون نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔ خدا کی قسم
ہے مین ہرگز ایسا نہین کرونگا۔ خباب بن رشد تمیم اور عدی اور کفل اور بنی عبد مناۃ اور بنی الیاس کے
پنج قبائل کی جمعیت کر ساتھہ اور ابو الحربا بنی تمیم اور بنی عمر کے گروہ کے ساتھہ اور ہلال بن وکیع حنظلہ
کی قوم کے ساتھہ اور سبرہ بن سبحان قبیلہ ازد کے ساتھہ اور ساجع بن مسعود السلمی بنی سلیم کے ساتھہ اور
زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتھہ اور غطفان بن شبع بنی بکر کے ساتھہ اور حارث بن رشد بنی ناجیہ کے
ساتھہ اور ذو الاحمر حمیری یمن کے لوگون کے ساتھہ جناب ام المومنین کے لشکر مین حاضر تھے۔ پس بنی
مضر اپنے بھائی بندون مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ دارون ربیعہ کے نزدیک اور اہل یمن اہل
یمن کے پاس جو جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین تھے اترے جناب امیرؑ کے لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب
اور طلحہ وزبیر کی فوج کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی ان دونو لشکر کے فروکش ہونے کے تیسری شب کو
عبداللہ بن عباسؓ کی زبانی جناب امیرؑ نے طلحہ وزبیر کو اور طلحہ وزبیر نے جناب امیر کو سلام کہلا بھیجا۔ اور باہم
صلح کے لئے قاصد آمد و شد کرنے لگے اور صلح کی بات دونون گروہون مین شائع ہوگئی لوگ نہایت

بہی خوش ہوے اور صلح پر مطلع ہونے سے شب کو ایسی خوشی سے سوئے کہ ویسے کبہی نہین سوئے تہے قاتلان
عثمان غنی جب لوگون کی باہمی خط وکتابت کو دیکہا اور صلح کی قرارداد پر مطلع ہوئے نہایت پریشانی
مین پڑگئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے آخر انکی رائے نے لڑائی کے فتنہ اٹہانے پر اتفاق کیا
ابہی رات کا اندہیرا باقی تہا کہ انہون طلحہ وزبیر کے لشکر پر شبخون مارا۔ اعیان دونون کے لشکر مین
سے مضر ابہی ہم قوم مضر پر اور ربیعہ ربیعہ پر اسیطرح سے ہر قبیلہ والے اپنے قبیلہ کے لوگون پر جو جناب امیرؑ
کے لشکر مین تہے اٹہہ پڑے اور لڑائی برپا ہوگئی۔ لوگ حیران تہے کہ یہ کیا معاملہ ہے طلحہ وزبیر کے میمنہ
پر عبدالرحمن بن الحارث اور میسرہ پر عبدالرحمن بن عتاب قائم ہوگئی اور خود طلحہ وزبیر قلب مین جا
ٹہیرے اور پوچہنے لگے لڑائی یکبیک کیون چہڑ گئی ہے لوگون نے جواب دیا اسکی وجہ ہمین نہین معلوم
تارون کی چہاؤن ہی تہی کہ ہمپر تلوارین پڑنے لگین طلحہ وزبیر کہنے لگے تاوقتیکہ ہم انکو قتل نکرین
علی ہماری بات نہین مانینگے۔ ادہر جناب امیرؑ بہی اپنے اصحاب کے ساتہہ اُٹہہ کہڑے ہوئے اور پوچہنے لگے
یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی سائبہ نے عرض کیا کہ جب تک کہ ہم پیچہے نہین گرادیے ہمکو نہین معلوم
ہوا کہ کیا ہورہا ہے۔ پہر ہم بہی سوار ہوگئے۔ اور جنگ شروع ہوگئی جناب امیرؑ نے فرمایا جبتک کہ طلحہ
وزبیر قتل نہ ہوجائین وہ ہماری اطاعت کرنیوالے نہین کعب بن سوار جناب ام المومنین کیخدمت
مین جا کہنے لگے اے مادر مہربان آپ سوار ہوجائین لڑائی چہڑ گئی ہے لوگ صلح سے انحراف
کرگئے ہین۔ انکو ایک ہودج مین سوار کرایا گیا اور ہودج کی چارطرف کو زرہ سے چہپا دیا جناب امیرؑ
نے اپنی فوج مین آواز بلند پکار کر ارشاد کیا۔ اے لوگو مین تمکو خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ کسی
بہاگتے ہوئے کا پیچہا مت کرنا اور زخمیون کا لباس مت اتارنا۔ اور لونڈی اور غلام مت بنانا اور
انکے سلاح اور سامان اور کپڑون کو مت لوٹنا۔ پہر آپنے آسمان کی طرف ہاتہہ اٹہاکر جناب
الٰہی مین عرض کیا الٰہی تو دانا ہے کہ طلحہ وزبیر نے مجہہ سے بیعت کرکے لڑائی کی ہے تو جسطرح سے
چاہے اور جس چیز کے ساتہہ چاہے ان دونو سے میرے حق مین ہر طرح سے کفایت کر۔ جناب امیرؑ آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری خاصہ کی خچر شہبا نامی پر سوار تہے صرف قمیص پہنے اور چادر
اوڑہے اور عمامہ باندہے تہے۔ نہ وہ بکتر کچہہ بہی لگائے ہوئے نہین تہے جب بہ عزم جنگ نکل
آئی آپ دونو صفون کے درمیان مین جا کہڑے ہوئے اور میدان مین نکلکر زبیر رضی اللہ عنہ کو آواز
بلند پکار کر فرمایا زبیر بن العوام کہان ہین انکو چاہیئے کہ میرے پاس آئین لوگون نے عرض کیا یا امیر
المومنین آپ اس حالت مین زبیر کو بلاتے ہین باوجودیکہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ وہ قریش کے بہادر

شہسوار ہین جناب امیرؑ نے فرمایا وہ میرا کچہ نہین کر سکتے پہر آپنے پکار کر فرمایا زبیر کہان ہین میری پاس چلے
آئین زبیر اپنے لشکر سے نکلکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور اسقدر قریب آ کہڑے ہوے کہ دونون
کے گہوڑون کی گردنین باہم مل گئین اور ان مین فرق نہین معلوم ہوتا تہا جناب امیر علیہ السلام نے
ان سے فرمایا۔ اے زبیر تجہے اس فعل پر کسنے ابہارا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمانؓ کے خون
کا بدلا لینے نے آپنے فرمایا اگر تم اور تمہارے معتقد سب باتون مین انصاف کرین تو خود تمنے انکو قتل
کیا ہے لیکن مین تمسے خدا کی قسم دیکر اس بات کا ذکر دلاتا ہون کہ جب تمسے جناب رسول کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اے زبیر کیا تو علی سے محبت رکہتا ہے تمنے عرض کیا تہا یہ تو میرے ماموں کے
بیٹے ہین مین کیون انسے محبت نہ رکہون تب آنحضرت نے فرمایا تہا عنقریب تو اسپر خروج کرنیوالا ہے اور
تو اسکے حق مین ظلم کریگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک ایسا ہی ہوا ہے۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا
مین دوبارہ قسم دیکر تمسے اس بات کا تذکرہ دلاتا ہون جبکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بنی عمرو بن عوف کی پاس سے تشریف لا رہے تہے اور تم بہی حضرت کے ساتہ تہے۔ آپنے تمہارا ہاتہ پکڑا
تہا اور تمنے منہ پہیرکر اور حضرت کو نہایت بکسر سلام عرض کیا تہا حضرت مجہے دیکہکر اور مین حضرت
کو دیکہکر ہنسنے لگے تہے تمنے میری نسبت کہا تہا ابن ابیطالب دل لگی نہین چہوڑتے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اے زبیر تم ان باتون کو چہوڑو وہ علی دل لگی نہین کرتے عنقریب تم
انپر خروج کروگے اور تم انکے حق مین ظالم ہوگے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا گواہ ہے یہ امر یہی
ہوا ہے۔ لیکن مین اسکو بہول گیا تہا۔ اب کہ آپنے مجہے یاد دلایا ہے مین ابہی واپس چلا جاتا ہون اگر
آپنے اس سے پہلے یہ تذکرہ کیا ہوتا تو واللہ مین ہرگز خروج نکرتا ہ اگر یہ دیکہو مین جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہون۔ کہکر زبیر وہان سے لوٹ پڑے جناب ام المومنینؓ
نے ان سے کہا اے زبیر تمہاری بعد فوج کا کیا حال ہوگا۔ زبیر نے عرض کیا کہ مین کبہی شرک مین اور اسلام
مین کسی موقف مین حاضر نہین ہوا کہ مجہے اسکی نسبت پوری بصیرت حاصل نہوگئی ہو۔ مین آجکے دن
اپنے معاملہ مین شک رکہتا ہون قریب ہے کہ مین اپنے قدم دہرنیکی جگہہ نہ دیکہون سکون پہر منہ پہیر کر ...
مکہ کے رستہ کو روانہ ہوگئے اور بنی تمیم کی قوم مین جا اترے عمرو بن جرموز المجاشعی نے انکی بہائی کی اور
وادی سباع کیطرف انکے ساتہ ہولیا دیکہا کہ وہ [illegible] مین دہوکا دیکر انکو
قتل کرڈالا۔ انکی تلوار اور انگوٹہی لیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین فتح کی مبارکباد کے لیئے
حاضر ہوا اور حضرت کو جناب زبیر کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپنے اس سے فرمایا مین تجہے دوزخ کی بشارت

بشارت دیتا ہون یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن صفیہ کا قاتل دوزخی ہوگا ابن جرموز کہنے
لگا انا للہ وانا الیہ راجعون عجب معاملہ ہے کہ اگر ہم آپکے ساتھ لڑین توبھی ہم دوزخی نہین اور اگر آپ کیطرف
سے لڑین توبھی دوزخی نہین آپنے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے یہ پیشین گوئی ہو چکی ہے طلحہ رضی
اللہ عنہ کی نسبت اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے انکو بھی میدان مین بلایا اور اپنی فضیلت اور سبقت کو
حقوق انکو جتائے جس طرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے۔ اور فوج سے علحدہ ہو گئے
مروان ابن الحکم جو انہین کے گروہ مین تھا اوس نے انکے پاؤن پر تیر مارا۔ یحیے بن سعید کہتے ہین کہ جمل
کے دن مینے طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑہتے سنا ندمت ندامۃ الکسعی لما + شریت رضی بنی جرم
بزعمی + یعنے مجھے کسعی کی ندامت جیسی ندامت حاصل ہوئی جبکہ مینے اپنے علی الرغم بنی جرم کی رضا
کو پیدا کرنا اپنے آپ پر گوارا کر لیا۔ کہتے ہین کہ جب انکو تیر لگا اور ان کا پاون زخمی ہو گیا قعقاع رضی
اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اب آپ نہین رہ سکتے طلبگار ہے اس سے اعراض کر چکے ہین آپ خیمہ کے اندر گھس
جائین انکے پاؤن سے خون جاری تھا اور کہتے ہے تھے ای پروردگار عثمانؓ کے بدلے تو میری جان کو لیلے
تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے جب انکا موزہ خون سے بھر گیا۔ اپنے غلام سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار
ہو جا اور مجھے گرنے سے تھام لے میرے لئے ایسا مکان خرید کہ مین اس مین اتر پڑون آپ اسی حال سے بصرہ
مین پہونچے اور بصرہ کے باہر ویرانہ مین ایک گھر مین جا اترے اور انتقال کر گئے ذکر ہے کہ جناب امیر علیہ
السلام کے اصحاب مین سے ایک شخص انکے پاس سے ہو کر گذرا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون
ہے اس نے کہا مین جناب امیرؑ کے اصحاب مین سے ہون انہ کہنے لگے جلد اپنا ہاتھ بڑہا کہ مین تیرے ہاتھ
پر بیعت کرون مجھے خوف ہے کہ مین مر جاؤن اور میری گردن مین خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو جب وہ وفات
پا گئے۔ تو بصرہ کے بعد بنی سعد کی قبرستان مین دفن ہوئے۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر
مین اہل جمل ٹوٹ گئے اور بہت جلد بھاگ گئے جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ جناب ام المومنینؓ
کی سواری کے اونٹ تک پہونچ گئے جب بھاگنے والون نے دیکھا کہ لشکر کے لوگ جمل کے پاس پہونچ
گئے ہین جس طرح سے کہ وہ پہلے ثابت قدم ہو کر لڑ رہے تھے اسیطرح سے یکدل ہو کر لوٹ پڑے اور
دونون لشکر کے لوگ باہم خلط ملط ہو گئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ شبا یا برابر نہ اس سے پہلے اور نہ
پیچھے روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس مین کہ اسقدر لوگون کے ہاتھ
پاؤن کٹکر ڈھیر کے ڈھیر لگ جانیکا ذکر کیا گیا ہو تمام روز یہی کیفیت رہی جب تک کہ فریقین سے بے
تعداد بہا در جمل کے گرد نہ مارے گئے روایت ہے کہ جمل کی مہار ستر آدمیون نے پکڑی ہوئی تھی ان مین سے

ایک بھی باقی نہ بچا بلکہ سب مارے گئے ان میں سے محمد بن طلحہ بھی تھے کہ جمل کی مہار پکڑ کر حملہ پر حملہ کرتے تھے
اور جب کبھی حملہ کرتے تو حم لا ینصرون پڑھ لیتے انہوں نے یہ شعار جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار
کیا ہوا تھا وہ لوگ حملہ کرنے کے وقت اکثر اس آیت کو پڑھا کرتے تھے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تھا
کہ محمد بن طلحہ کو کوئی شخص قتل نہ کرے اور نہ انکو ایذا پہونچائی اور زندہ پکڑ لی۔ شریح بن اوفی العبسی نے انپر
حملہ کیا محمد بن طلحہ نے حم لا ینصرون پڑھا اسکے حملہ کو روکا شریح نے انکو نیزہ مارا جس سے وہ جان سے گذر گئے
محمد بن طلحہ بڑے زاہد اور عابد مشہور تھے اور کثرت صلوۃ کی وجہ سے سجاد کہے جاتے تھے۔ اپنے والد
بزرگوار کی اطاعت کی وجہ سے لڑائی میں کام آگئے تھے۔ انکی نسبت انکے قاتل شریح بن اوفی العبسی کا قول ہے ؎
وہ تکلیف دینے والا نہیں تھا۔ آنکھ نے ایسا مسلمان کم دیکھا ہے سوا اسکی اور کسی امر پر نہیں مارا گیا کہ علی کا
تابع نہیں تھا۔ اور جو کوئی حق کا تابع نہ ہو آخرکار ندامت اٹھاتا ہے۔ مجھے اس نے حم پڑھکر سنائی باوجودیکہ
میرا نیزہ زخم لگانیوالا تھا۔ آیا حم پیش دستی کے آگے پڑھی جاسکتی ہے۔ مینے اسکی قمیص گریبان کو نیزہ
سے پھاڑ ڈالا وہ تڑپتا ہوا ہاتھوں کے بل اور مونہہ کے بل زمین پر گر گیا۔ انکے قتل کے بعد جمل کی مہار
کو عمرو بن الاشرف نے تھاما جو شخص اسکے قریب جاتا تھا اوسکو وہ تلوار سے درخت کے پتے کیطرح زمین پر بچھا
دیتا تھا۔ حارث بن زہیر الازدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑھا ؎ یا امنا یا خیر ام نعلم۔ اما ترین کم شجاع
یکلم۔ وتختلی ھامہ والمعصم ای ہماری ماں اور سب سے اچھی ماں تم نہیں دیکھتی ہو کہ کس قدر تمہاری
بہادر بیٹے زخمی ہوئے ہیں۔ اور کس قدر سر اور ہاتھ کٹکر گر گئے ہیں پس دونوں باہم وار کرنے لگے اور
ایک دوسرے کے زخم سے ہلاک ہوگئے۔ بہادروں نے جمل کے گرد گھیرا ڈال لیا جو شخص کہ جمل کی مہار پکڑتا تھا
قتل ہو جاتا تھا اور مہار پکڑتے وقت اپنی حسب و نسب کا بیان کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں فلاں شخص
ہوں اور میرا باپ فلاں شخص تھا جب عبداللہ بن الزبیر کی نوبت پہونچی تو مہار پکڑ کر چپکے کھڑے ہوگئے
جناب ام المومنین نے فرمایا اے شخص تو اپنی حسب نسب کو کیوں بیان نہیں کرتا۔ عبداللہ عرض کرنے
لگے آپکا اور آپ کی بہن کا بیٹا ہوں فرمانے لگیں کیا تو عبداللہ ہے افسوس کیا اسماء میری بہن تمھی کو
جانیگی۔ اتنے میں اشتر آپہونچا اور دونوں میں لڑائی شروع ہوگئی اشتر نے انکے سر پر چوٹ ماری
جس سے خفیف سا زخم آگیا پھر دونوں دست و گریبان ہو کر کشتی کرنے لگے یہانتک کہ دونوں زمین
پر گر گئے۔ ابن زبیر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے مجھکو اور مالک اشتر کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہیں سکتے
تھے کہ مالک کونسا ہے اور عبداللہ کونسا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے پھر دونوں ایک
دوسرے سے جدا ہوگئے۔ اشتر کہا کرتے تھے جمل کے روز مجھے ایک بہادروں کی جماعت کا سامنا ہوا

لیکن جو مجھے ابن الزبیر اور عبدالرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنے میں وقت پیش آئی وہ کسی سے پیش نہیں آئی۔ میں نے اکثر ہیبت ناک بہادر دل ثابت سینہ والوں کا سامنا کیا ہے مگر قریب تھا کہ میں ان دونوں سے نجات نہ پاتا میں اپنے دل میں کہتا تھا کاش میرا ان سے سامنا نہ ہوتا۔ اس روز کے ایسے ایسے واقعات کثرت سے روایت ہوئے ہیں دونوں لشکروں میں سے جمل کے گرد جسقدر لوگ مارے گئے انکا شمار مشکل ہے اور جسقدر کہ ہاتھ اور بازو کٹکٹ کر گر گئے تھے انکی گنتی ہی نہیں تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھکر چلائے کہ اونٹ کے پاؤں کاٹ ڈالو جب لوگوں نے اسکے پاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا اور متفرق ہوکر دوڑے بجیر بن دلجہ الکلبی نے جلدی سے دوڑکر اسکی ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا گرتے ہوئے ایسی ہولناک آواز نکالی کہ کبھی سُننے میں نہیں آئی تھی جب اسکا ہودج زمین پر گرا تو ایک سخت شور برپا ہوگیا۔ تیروں کے لگنے کی کثرت سے ہودج خار پشت کی نظیر بنا ہوا تھا لوگوں نے اسکے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرادی کہ کوئی بھاگنے والوں کا پیچھا نکرے اور زخمیوں کے کپڑے نہ اتارے اور کسی خیمہ میں نہ گھسے اور ہتھیار اور کپڑے اور سامان نہ لوٹے پھر آپ نے مقتولوں کے درمیان میں سے ہودج کے اٹھا لینے کا حکم دیا۔ اور ام المومنین کی خدمت میں انکے بھائی محمد بن ابی بکر کو بھیجکر حکم دیا کہ اس ہودج کے گرد خیمہ برپا کردیں اور خود ملاحظہ کریں کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہیں لگا۔ محمد بن ابی بکر نے ہودج میں سر ڈالکر دیکھنا چاہا ام المومنین نے فرمایا تو کون ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا میں آپ کا قریبی اہل ہوں فرمانے لگیں کیا تو اسما بنت عمیس خثعمیہ کا بیٹا ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا ہاں میں وہی ہوں ام المومنین رض نے فرمایا ای میرے باپ کی یادگار خدا کا شکر ہے کہ جس نے تجھے سلامت رکھا ہے۔ رات کے وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصرہ میں داخل کیا اور عبداللہ بن خلف الخزاعی کے گھر میں صفیہ بنت الحارث بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار کے پاس جو ام طلحہ الطلحات کی نام سے مشہور تھیں جا اتارا۔ اور زخمیوں کو رات بھر کے آسایش ملی اور بصرہ میں داخل ہوگئے۔

اور جناب امیر نے بصرہ کے باہر نزول اجلال فرمایا اور مقتولوں کے دفن کا حکم دیا۔ لوگ بصرہ سے باہر نکلکر انکو دفن کرنے لگے۔ جناب امیر خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیجاتے تھے جب کعب بن سوار کی لاش پر پہونچے تو فرمایا کہ تم لوگوں کا زعم تھا کہ بجز چند احمقوں کے کوئی اس گروہ کا شریک نہ ہوگا واللہ کعب بن سوار تو بڑے اچھے آدمی تھے۔ پھر عبدالرحمن بن عتاب کو دیکھکر فرمایا یہ شخص قوم کا یعسوب تھا۔ یہ وہ شخص تھا کہ لوگ ہر وقت اسکے ارد گرد پھرا کرتے تھے اور انعام کے

حاصل کرنے کیلیے انکے پاس جمع رہتے تہے وہان سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہونچے اور کہنے لگے انا للہ وانا
الیہ راجعون یا ابا محمد افسوس ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا تہا کہ قریش کو اسطرح سے خون مین تڑپا ہوا پاؤن
واللہ یا ابا محمد کسی نے یہ شعر کیا اچہا کہا ہے ٥ فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ + اذا ما ہو استغنی
ویبعدہ الفقر + ایک جوان تونگری مین اپنی دوستون کو اپنے قریب بٹہایا کرتا تہا۔ جب وہ اسکا دوست
تونگر ہو گیا تو وہ اسکی فقیری کی وجہ سے اس سے دوری اختیار کرنے لگا۔ پہر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکہکر
فرمایا اسے اسکی باپ کی اطاعت نے مار ڈالا ہے پہر آپنے تمام اہل کوفہ اور اہل بصرہ کے مقتولون کا جنازہ
پڑہکر سبکو ایک بڑی قبر مین دفن کیا۔ اور دونون لشکرون کے ہتیار اور کپڑے جمع کرکے مسجد مین
رکہوا دی اور فرمایا کہ ہتیارون کے سوا لوگ اپنی اپنی چیز کو پہچانکر لے جائین۔ اور ہتیارون کو خزانہ
مین جمع رکہنے کیلیئے فرمایا کیونکہ وہ غلبہ سے حاصل ہوئے ہین۔ پہر آپ بصرہ مین تشریف لیگئے تمام بصرہ
والون نے یہانتک کہ زخمیون نے اور پناہ مانگنے والون نے بہی آپکی بیعت کی۔ بیعت لیکر آپ جناب
ام المومنین رض کے پاس تشریف لائے اور ان سے سلام علیک کرکے انکے پاس بیٹہہ گئے۔ پہر جناب ام
المومنین رض نے مقتولون کی نسبت استفسار کیا کہ دونون لشکرون مین سے کون کون مارے گئے ہین۔
جب ان سے مقتولون کے نام بیان کیے گئے فرمانے لگین خدا انپر رحم کرے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر
ہو سکتا ہے فرمایا کہ مینے اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فلان فلان شخص جنت
مین ہونگے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ ان دونون لشکرون مین سے جس کسیکا
دل خدا کے لیے خالص تہا اور مارا گیا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا پہر جناب ام المومنین رض کیلیئے
سواری اور زاد راہ وغیرہ کا سامان کرکے آنکو مکہ کیطرف روانہ کرنا چاہا اور جو لوگ کہ بصرہ مین قیام
کرنا پسند کرتے تہے انکے سوا جسقدر کہ لوگ حضرت ام المومنین رض کے لشکر کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے
تہے آنکی معیت مین روانہ کیے اور اہل بصرہ کی چالیس عورتین انکے ساتہہ بہیجین اور انکے ساتہ آنکی
بہائی محمد بن ابی بکر کو بہی روانہ کیا اور کوچ کے روز خود بدولت تشریف لائے اور انکی خدمت مین
ٹہیرے رہے جناب ام المومنین رض فرمانے لگین واللہ میرے اور علی کے درمیان کوئی پہلے دشمنی نہین تہی
بلکہ ایسی محبت تہی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرال والون سے ہوا کرتی ہے جناب امیر نے فرمایا سچ فرماتی
ہین۔ سوا اس امر کے ہمارے اور انکے درمیان مین کبہی کسی قسم کا کوئی تنازع نہین ہوا وہ دنیا اور
آخرت مین ہماری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین۔ پہر جناب ام المومنین رض مکہ کیطرف روانہ ہوئین
اور جناب امیر بہی چند میل تک بطریق مشایعت انکے ہمراہ گئے اور اپنے دونون صاحبزادون کو ایک

ایک دن تک انکی مشایعت میں رہنے کے لیے بھیجا جناب ام المومنینؓ حج کے دنوں تک مکہ میں رہیں پھر
مدینہ کو تشریف لے گئیں جب جناب امیرؑ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہو چکے جسقدر کہ لوگ انکی رکاب
سعادت میں حاضر واقعہ ہوئے تھے بیت المال کو انپر تقسیم کرنیکا حکم دیا چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار
عطا ہوا آپنے فرمایا اگر خدا نے پاک نے اہل شام پر ظفریاب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جائے گا
قعقاع رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جمل کی لڑائی کے ساتھ صفین کی لڑائی کو کچھ مشابہت نہیں
اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نیزے دنکے مثل اپنے سینہ پر دہر کر چہاتی کی ہٹیس سے اونکی بہالیں جمل والوں
کے بدن میں چبہوتے تھے اور وہ بھی ہم سے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبداللہ بن سنان الکاہلی کہتے
ہیں کہ جمل کے دن ہمنے اسقدر تیر چلائے کہ ہماری ترکش خالی ہو گئے اور اس قدر نیزے ماری کہ انکی
بہالیں ٹوٹ گئیں۔ ہمارے سینے اور انکے سینے مثل چھلنی کے سوراخ سوراخ ہو گئے تھے۔ جناب امیرؑ
نے چلا کر فرمایا تھا کہ اے مہاجرین اور انصار کے نورچشمو تلواریں کھینچ لو سروں کے خود پر تلواروں
کے پڑنیکی صدا بالکل دہوبیوں کے پٹنے کی آواز کے مشابہ تھی۔ مدینہ کے لوگ مغرب سے پہلے اس واقعہ
سے آگاہ ہو گئی تھی۔ اور اسکی خبر انکو یوں ہوئی کہ اکثر چیلیں مقتولوں کے اعضا کو لیکر اڑ جاتی تہیں چنانچہ
ایک ہاتھ کو لیکر اڑی وہ مدینہ میں اسکے پنجہ میں سے گر گیا۔ لوگوں نے اسے اٹھا کر دیکھا اسکی انگوٹھی
کا نقش پڑھا گیا اسپر عبدالرحمن بن عتاب رضی اللہ عنہ کا نام کندہ تھا۔ اس طرح سے مکہ اور مدینہ کی
مابین کے باشندے بھی اس سے مطلع ہو گئے تمام مورخ جناب امیرؑ کے لشکر کے مقتولوں کی تعداد ایک
ہزار ستر تک بیان کرتے ہیں۔ اور کل لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ اور اصحاب جمل کے
مقتولوں کی تعداد سترہ ہزار سات سو نوے آدمی بیان کرتے ہیں اور انکے لشکر کی کل تعداد
تیس ہزار تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ مارے گئے تھے ۔

جنگ صفین میں جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول میں لکھتے ہیں ایک ان میں سے صفین کی لڑائی ہے
جس میں جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ ایسا ہی جسکے سننے
سے بہادر آدمی کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے معرکہ
جمل سے فراغت پاکر کوفہ کا قصد کیا اور جناب عثمانؓ کے عامل ہمدان جریر بن عبداللہ البجلی اور عامل
آذربیجان اشعث بن قیس کو بلا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر بدستور سابق رہنے دیا پھر بعد

سے آپ باہر نکلے اور فوج آراستہ کرکے معاویہؓ اور اہل شام کی لڑائی کے لیے لوگوں سے امداد کے خواستگار
ہوئے - یہ بات معاویہؓ کو بھی معلوم ہو گئی - اس نے اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا - عمرو بن عاص نے
کہا جبکہ جناب امیر بذات خاص لڑنے کو نکلے ہیں تجھے بھی بذات خود انکی لڑائی کے لیے نکلنا مناسب ہے
معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنے ہمراہ لیکر خط لکھا اور فوج آراستہ کرکے ایک علم عمرو بن عاص کو دیا اور
ایک ایک اسکے دونوں بیٹوں عبداللہ اور محمد کے لیے اور ایک اسکے غلام کے سپرد کیا - پھر دونوں
یعنے جناب امیرؑ اور معاویہؓ ایک دوسرے کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے اور فرات پر جا ملے - جناب امیر علیہ
السلام نے ابو عمرو اور بشیر بن محصن انصاری اور سعد بن قیس الہمدانی اور شبیب بن ربعی التمیمی کو
بلا کر کہا تم اس شخص یعنے معاویہؓ کے پاس جاؤ - اور اسکو خدا کیطرف بلاؤ - اور اطاعت اور جماعت کی
طرف دعوت کرو - شاید کہ خدا اسے ہدایت کرے اور اس امت کی باہمی تفرقہ کو مٹا دے - حسب فرمودہ
لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے - اس روز یکم ذی الحجہ ۳۶ھ سنہ چھتیس ہجری کی تاریخ تھی اول بشیر
بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت و ثنا کے بعد معاویہ سے کہا - اے معاویہ دنیا تجھ سے زائل ہونیوالی ہے
اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنے والا ہے - خدا تجھ سے حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے - میں
تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تو اس امت میں تفرقہ مت ڈال اور لوگوں کا خون زمین پر مت گرا
معاویہؓ نے اسکی بات کاٹ کر کہا کبھی تو نے اپنے دوست اسلام میں سبقت رکھنے والے صاحب فضل
صاحب دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کو یہ وصیت کی ہے اے ابن عمرو تو بیان
کر کیا کہنا چاہتا ہے - بشیر بن عمرو نے کہا میں تجھے خدا سے ڈرنے اور جو کچھ کہ تیرا ابن عم تجھے کہتا
ہے اسکے ماننے کے لیے کہتا ہوں کیونکہ اوس نے تجھ سے دنیا و آخرت کی نسبت اختیار دیا ہے - معاویہؓ کہنے
لگا - کیا میں عثمان کے خون کا دعوی چھوڑ دوں - واللہ میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا - پھر سعد بن قیس
اور شبیب بن ربعی گفتگو کرنے لگے - معاویہ نے انکی گفتگو کی طرف التفات نکرکے کہا تم یہاں سے
چلے جاؤ میرے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہیں ہے - شبیب نے کہا تو ہمیں تلوار سے ڈراتا ہے - خدا کی
قسم ہے ہم تجھ سے پہلے تلوار کے ساتھ تیری طرف عجلت کرنیوالے ہیں یہ کہکر وہ معاویہ کے پاس سے
واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا -
مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب میں لکھتے ہیں - کہ معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کے قدوم سے
پیشتر صفین میں پہنچکر اپنے لشکر کے لیے ایک عمدہ موقع اختیار کر لیا - فرات پر اترنیوالے کے واسطے
اس گرد و نواح میں اس مقام سے بہتر کوئی جگہ نہ تھی - اس مقام کے سوا اور وہاں سب جگہ اونچے

تہلے تنے جہان پر سے گہاٹ دور تہا سا اور پانی کا لینا دشوار تہا۔ معاویہ نے ابوالاعور سلمی کو جو اسکے مقدمۃ الجیش کا افسر تہا چالیس ہزار آدمی کے ساتہ گہاٹ کی راہ بند کرنے کے لیے متعین کیا۔ جناب امیر اور جناب امیر کے لشکر کے نوی ہزار عراق کے باشندے وہان پہونچکر تلوارین اپنے کندہے پر دہری ہوئے تمام رات پیاسے پڑے رہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ ان لوگون کو بہی پانی پینے کے واسطے چہوڑ دینا چاہیئے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ واللہ ہرگز ایسا نہین ہوگا جس طرح عثمان پیاسے مرگئے ہین اسیطرح سے یہ لوگ بہی پیاس سے مرجائین تو بہتر ہے۔ جناب امیر نے اشعث کو حکم دیا کہ چار ہزار سوار لیکر معاویہ کے لشکر مین گہس جاؤ اور انکو پریشان کر کے اپنے آدمیون کو پانی پلا لاؤ ہم باقی سوار اور پیادی لیکر تمہارے پیچہے آتے ہین اشعث وہان سے روانہ ہوئے اور جناب امیر انکے پیچہے ہو لیے اور معاویہ کی فوج مین گہس گئے ابوالاعور کی فوج کو گہاٹ کے رستہ سے ہٹا دیا جس مقام پر کہ معاویہ ٹہیرا ہوا تہا وہان جا اترے۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا۔ یا ابا عبداللہ اس شخص کی نسبت تیرا کیا خیال ہے جس طرح سے ہمنے اسکو پانی سے روک رکہا تہا یہ بہی ہمین روک دیگا۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا جب تک کہ تو اسکے اطاعت مین داخل نہ ہوجائے یہ تجہے پانی کا ایک قطرہ دینے پر بہی رضی نہ ہوگا معاویہ نے جناب امیر کی خدمت مین آدمی بہیجکر گہاٹ کی آمد و رفت اور اپنے لشکر کے لیے پانی پینے کے واسطے اذن مانگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اون کو اذن عطا فرمایا ✤

پہر جناب امیر اپنے دوستون مین سے ایک ایک قوم کے بزرگ کو سوار دیکر جنگ کے لیئے میدان مین بہیجنے لگے۔ انکے مقابلہ مین معاویہ بہی اپنے دوستون کی ایک جماعت بہیجتا رہا اور باہم لڑائی ہوتی رہی۔ کبہی جناب امیر خود بدولت اور کبہی مالک اشتر اور کبہی حجر بن عدی الکندی اور کبہی زیاد بن حفص التمیمی اور کبہی سعید بن قیس الریاحی اور کبہی قیس بن سعد الانصاری لڑنے کے لیئے نکلا کرتے تہے اور معاویہ کیطرف سے کبہی عبدالرحمن بن خالد بن الولید اور کبہی ابا الاعور سلمی وغیرہ میدان مین آیا کرتے تہے ذی الحجہ کے تمام دنون مین اسیطرح پر جنگ ہوتی رہی کبہی کبہی دن مین دو دو دفعہ بہی لڑائی ہوجاتی تہی۔ جب محرم کا مہینا آگیا اور ہجری سینتیسوان سال شروع ہوا۔ قاعدہ عرب کے مطابق لڑنا ملتوی کر دیا گیا۔ ادہر طرفین مین صلح کی امید پر قاصدون کی آمد و رفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم تک صلح کی کوئی بات قرار نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیر نے اہل شام مین منادی کرنیکا حکم دیا۔ کہا اے شام والو

امیر المومنین ؑ فرماتے ہین مینے تمکو حق کی طرف بلایا تمنے اسکی طرف التفات نہین کی اور تم سرکشی سے باز نہین آئے اور نہ تم نے اطاعت قبول کی خدائیتعالی خیانت کرنیوالون کو پیار نہین کرتا۔ پہر جناب امیر نے کوفہ کے سوارون پر مالک اشتر کو اور بصرہ کے سوارون پر سہل بن حنیف کو اور کوفہ کے پیادون پر عمار بن یاسر کو اور بصرہ کے پیادون پر معصر بن فدکی کو مقرر کرکے اپنا علم ہاشم بن عتبہ کو دیا اور میدان مین تشریف لے آئے۔ معاویہ بہی اپنی شامی فوج کے ساتھ میدان مین آ کہڑا ہوا۔ جب میدان کارزار گرم ہوا تو غلام کی فوج مین سے ایک دلاور تجربہ کار شہسوار مخراق نامی باہر نکلکر دونون صفون کے درمیان مین آ کر مبارز طلب کرنے لگا اہل عراق مین سے عبید المرادی اسکے مقابلہ کو نکلا پہلے باہم نیزہ بازی کرتے رہے پہر تلوار لگانے لگے۔ شامی نے اسکو مار ڈالا اور گہوڑے سے اترکر اسکا سر کاٹکر پیشانی کے بل زمین پر اوندہا کرکے رکہدیا۔ اور گہوڑے پر چڑہکر مبارز طلب کرنے لگا۔ ازد کے قبیلہ کا ایک نوجوان مسلم بن عبد الرحمن نامی اسکے مقابلہ کو نکلا اس شامی نے اسکے ساتھ بہی وہی معاملہ کیا جو اس سے پہلے جوان کے ساتھ کیا تہا۔ یہ کرکے پہر مبارز طلب کرنے کو کہڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام لباس بدلکر اسکے مقابلہ کو نکلے شامی انکو پہچان نہ سکا جناب امیر نے بیدستی کیک کندہے پر تلوار ماری کہ اسکی ایکطرف کا کندہا کٹ گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گہوڑے پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کرکے اسکا مونہہ آسمان کی طرف پہیر کر زمین پر رکہدیا۔ اور گہوڑے پر سوار ہوکر مبارز طلب فرمانے لگے شام کا ایک اور شاہ سوار آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے اسکے ساتھ بہی وہی معاملہ کیا جو اسکے پہلے دوست کے ساتھ کیا تہا اس طرح سے سات سوار یکے بعد دیگرے آپکے مقابلہ پر نکلے آپ انکے ساتھ اسیطرح سے پیش آئے جس طرح کہ پہلے شامی سوار کے ساتھ پیش آئے تہے۔ یہ دیکہکر شام کے لوگ آپکے سامنے سے ہٹ گئے پہر اور کوئی آپ کی مبارزت پر پیش قدمی نہ کرسکا۔ آپ دونون صفون کے درمیان مین ٹہلنے لگے تغیر لباس کیوجہ سے شامی حضرت کو نہین پہچان سکتے تہے معاویہ کا ایک غلام تہا جسکو حرب کہتے تہے۔ یہ شخص بہادری مین شہرہ آفاق تہا معاویہ نے اس سے کہا۔ اے حرب تو اس سوار کے مقابلہ مین جا اور اسکو قتل کرکے میرا جی ٹہنڈا کر تو دیکہتا ہے کہ اس نے تیرے کتنے دوست مار ڈالے ہین۔ حرب کہنے لگا مین اس سوار کے مرتبہ کو خوب تاڑ چکا ہون۔ اگر تیری تمام فوج بہی اسکے مقابلہ پر نکلے گی تو یہ اسکو بہی فنا کر دیگا۔ اگر تیرا یہی منشا ہے کہ مین اسکے مقابل جاؤن تو یہ سمجہ لے کہ اسکے ہاتہ سے میری موت آچکی ہے۔ ورنہ اسکے سوا کسی اور کے مقابلہ مین بہیجکر دیکہ لے۔ معاویہ کہنے لگا مین ہرگز تیری موت کا خواستگار نہین۔ تو اپنی جگہہ پر ٹہر تاکہ تیرے

سوا کوئی اور شخص اسکے مقابلہ کو نکلے ۔ جناب امیر علیہ السلام باواز بلند فرمانے لگے اے شامیون تمہین
کیا ہو گیا ہے ۔ کہ تم مین سے کوئی نوجوان میرے سامنے نہین آتا ۔ پہر آپنے اپنے سر اقدس سے مغفر اٹہا کہ
سب لوگ آپ کو پہچان گئے ۔ اور آپ اپنے لشکر کیطرف واپس ہو گئے پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ دونو
لشکر آمنے سامنے کہڑے تہے شام کے بہادرون مین سے ایک شخص جو کریب بن الصباح کے نام سے مشہور
تہا میدان مین دونون صفون کے بیچ مین کہڑا ہو کر مبارز طلب کرنے لگا ۔ عراق کے لوگون مین
سے ایک شہسوار جسکا نام مبرقع الخولانی تہا اسکے سامنے گیا شامی نے اسے قتل کر دیا ۔ پہر حارث
الحکمی اسکے ساتہ لڑنے کو نکلا وہ بہی اسکے ہاتہون سے مارا گیا ۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلادت
کو دیکہا اور خود بدولت سوار ہو کر اسکے سامنے تشریف لے گئے اور اس سے پوچہا کہ تیرا کیا نام ہے
اس نے جواب دیا مجہے کریب ابن الصباح الحمیری کہتے ہین ۔ آپنے فرمایا اے کریب مین تجہے کہتا ہون
کہ تو اپنے دل مین خدا کا خوف کر میری لگا ہون مین تو بہادر معلوم ہوتا ہے ۔ پس اگر جو سہارا حال
ہو وہی تیرا بہی ہو تو بہتر ہے ۔ تو خدا کے عذاب سے اپنی جان کو بچا ۔ کہین معاویہ تجہے جہنم مین نہ لیجائے
کریب نے کہا یا علی اگر آپ لڑنا چاہتے ہین تو میرے پاس تشریف لائین ۔ یہ کہکر وہ اپنی تلوار کو چمکانے
لگا جناب امیر علیہ السلام نے اسکے پاس جا کر اپنی تلوار کو میان سے باہر کیا ۔ ایک آدہ گہڑی تک آپس مین
چوٹین چلتی رہین جناب امیر ؑ نے سبقت فرما کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر زمین پر گر گیا ۔
آپ اس سے فارغ ہو کر پہر شامیون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہل من مبارز پکارنے لگے اسکا بہائی حارث
الحمیری آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے ایک ہی وار مین اسکا کام بہی تمام کیا ۔ اسیطرح سے چار آدمی اس روز آپ
کے ہاتہ سے قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تہے اور یہ آیت پڑہتے جاتے الشہر الحرام بالشہر الحرام
والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا
اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین یعنے حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے اور ادب رکہنے مین
بدلا ہے پہر جس نے تمپر زیادتی کی تم اسپر زیادتی کرو جیسے اس نے تمپر زیادتی کی اور ڈرتے رہو اللہ سے
اور جان رکہو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتہ ہے ۔ پہر آپ نے چلا کر فرمایا اے معاویہ میری اور تیری لڑائی
ہے بیچ مین عرب کا ناحق کام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آ تا کہ جو فتحیاب ہو میدان اسکے
ہاتہ مین رہے ۔ معاویہ نے جواب دیا ۔ مجہے آپکے مقابلہ کی ضرورت نہین آپنے عرب کے یہ چار جوانمرد
ور ندے مار ڈالے اب انہین پر آپ کفایت کرین ۔ معاویہ کی فوج مین سے عروہ بن داؤد
چلایا کہ اے ابن ابی طالب اگر معاویہ آپکے مقابلہ سے ڈرتا ہے آپ میرے مقابل تشریف

لائین۔ جناب امیرؑ اسکی طرف بڑہے۔ عروہ نے پیش قدمی کرکے ایک وار چلایا جو اوچہا پڑا جناب امیر نے بڑہکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر گر گیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ سید ہا جہنم کو چلا جا۔ عروہ کا مارا جانا شامیون پر نہایت گران گذرا کیونکہ وہ انکے مشہور بہادرون مین سے شمار کیا جاتا تہا۔ اتنے مین رات ہوگئی اور حضرت امیرؑ اپنی فوج مین واپس ہو آئے۔ پہر ایک اور روز ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون لشکر بالمقابل کہڑے ہوئے تہے جناب امیرؑ حسب معمول دونون لشکرون کے درمیان ٹہل رہے تہے عمرو بن عاص فوج سے باہر نکلا۔ چونکہ جناب امیرؑ نے اپنا بہیس بدلا ہوا تہا تاکہ کہین معاویہؑ سے آمنا سامنا ہوجائے اور یہ روز کا فتنا نبٹ جائے۔ اسوجہ سے وہ حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان مین نکلا اور یہ رجز پڑہنے لگا ؎ یا قادۃ الکوفۃ یا اھل الفتن + اضربکم ولا اری ابا الحسن + اے کوفہ کے سپہسالارو + اور اے فتنہ کے جگانے والو + مین تمہین مار ڈالونگا۔ اور ابا الحسن کا لحاظ نہین کرونگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسپر حملہ کیا۔ اس نے حضرت کو پہچان لیا اور میدان سے پیٹہہ پہیر کر بہاگا آپ نے ملکر اسے نیزہ مارا نیزہ اسکی زرہ کے حلقہ مین گڑ گیا۔ اور وہ جہٹکا کہا کر زمین پر گرا۔ اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیرؑ اب مجہے زندہ نہین چہوڑینگے اس نے اپنی دونون ٹانگین اٹہا کر اپنی شرمگاہ کو ننگا کردیا۔ حضرت امیرؑ نے اس سے اپنا مونہہ پہیر لیا اور اپنے لشکر مین واپس چلے گئے۔ عمرو بن عاص وہان سے اٹہکر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔ معاویہ اسے دیکہکر ہنسنے لگا۔ عمرو بن عاص کہسیانا ہوکر کہنے لگا تو کیون ہنستا ہے واللہ اگر تو میری جگہہ پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بہی اسیطرح ننگی ہوجاتی جسطرح سے کہ میری ننگی ہوگئی تہی۔ اگر اسوقت مین جناب امیر واپس نہ جاتے تو تیرے عیال کو ضرور یتیم کرجاتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا مینے تو ہنسی سے یہ بات کہی تہی اگر مجہے معلوم ہوتا کہ تم مسخری کی برداشت نہین کرسکتے ہو تو مین ہرگز ایسا نکرتا عمرو بن عاص نے کہا مین تمہاری مسخرا پن سے خفا نہین ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک بہادر دوسرے بہادر سے لڑتا ہوا اور وہ گر جائے اور دوسرا اسکے مارنے سے دستکش ہوکر اسکو قتل نکرے تو آسمان اسپر خون کے آنسون سے روتا ہے۔ معاویہؑ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لیئے فضیحت اور رسوائی دنیا مین یادگار رہجاتی ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا مینے ان کو نہین پہچانا تہا۔ اگر مین انکو پہچان لیتا تو کبہی انکی طرف قدم نہ اٹہاتا۔ پہر معاویہؑ کے لشکر کے شہسوارون مین سے بشیر ابن ارطاۃ نے جو شجاعت مین مشہور تہا جناب امیرؑ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابلہ مین طلب فرماتے ہین اور معاویہ مقابل جانے سے جان چراتا ہے اسلیئے اس نے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ مین علی کے مقابل جانا چاہتا ہون شاید وہ میرے ہاتہ سے قتل ہوجائین اور میری وجہ سے انکی شہرت عرب

سے گم ہوجائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے مین انکے مقابلہ کا حوصلہ دیکھتا ہے تو اس امر کی طرف مبادرت کر
ورنہ اس قصد سے باز آ۔ کیونکہ بخدا یہ شخص بہادر ٹہو کنے والا ہے ؎ فانت له یا بشیر ان کنت مثله
والا فان اللیث للضبع آکل + متی تلقه فالموت فی راس رمحه + وفی سیفه شغل لنفسك
شاغل + ای بشیر اگر تو اسکی مانند ہے تو اسکے ساتہہ لڑائی کا قصد کر ورنہ تو خود جانتا ہے کہ شیر کفتار کو
کہانے والا ہے۔ تو کب اسکے پاس جا سکتا ہے کیونکہ اسکے نیزہ کے سر مین موت ہے اور اسکی تلوار مین
تیری جان کے ساتہہ سروکار ہے۔ بشیر نے کہا اے لاحق تجہہ پر افسوس ہے۔ بہلا موت کی سوا اور کوئی
بات نہین ہے پہر جو کچہہ ہو سو ہو۔ مین اسکے مقابلہ کے لیے جاتا ہون۔ یہ کہکر بشیر میدان مین گیا جناب
امیر علیہ السلام نے دیکہکر اسپر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ کی نیولی سے زمین پر چیت گر پڑا اور اپنی دونو
ٹانگین اٹہا کر شرمگاہ کو کہولدیا جناب امیرؑ نے اس سے مونہہ پہیر لیا۔ بشیر کود کر کہڑا ہو گیا اسکے
سر سے مغفر اتر گئی۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیون نے اسے پہچانکر جناب امیر سے عرض کیا
یا امیر المومنین یہ بشیر بن ارطاۃ ہے اب اسکو زندہ نہ جانے دین آپنے فرمایا اگرچہ بشیر بن ارطاۃ ہی
ہے تو بہی اسکی شکل گم ہونے دو۔ جس بات کا کہ یہ مستحق ہے وہی اسپر وارد ہو۔ پہر بشیر گہوڑے پر
سوار ہو کر معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ ہنس کر کہنے لگا کوئی شرم کی بات نہین عمرو بن عاص کو بہی
یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ جناب امیرؑ کی فوج مین سے کوفہ کے ایک جوان نے زور سے چلا کر کہا اے
اہل شام تمکو حیا نہین آتی تمکو عمرو بن عاص نے معرکہ جنگ مین اپنا ستر کہولدینا خوب سکہا دیا ہے بشیر
عمرو بن عاص کو اور عمرو بن عاص بشیر کو دیکہکر آپس مین ہنسا کرتے تہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے
شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہو گئے اور کسی کو انکی مبارزت پر جرءت کرنے کی جسارت نہ رہی
ایک دفعہ جناب عثمانؓ کا غلام جسکا نام احمر تہا میدان مین آیا اسکے مقابلہ مین کیسان حضرت امیرؑ کا
غلام لڑنے کو نکلا۔ احمر نے اسے قتل کر ڈالا جناب امیرؑ نے یہ دیکہکر فرمایا۔ اگر مین تجہے قتل نہ کرون
تو خدا مجہے قتل کرے۔ یہ کہکر آپنے اسپر حملہ کیا وہ غلام بہی تلوار کہینچکر جناب امیرؑ پر حملہ آور ہوا
جناب امیرؑ نے اسکی تلوار پر تلوار ماری اور قریب جا کر ہاتہہ بڑہایا اور اسکی گردن کو پکڑ کر گہوڑے پر سے
اٹہا لیا۔ اور زمین پر دے پٹکا کہ اسکی ہڈی پسلی چور چور ہو گئی۔ معاویہ اپنے غلام حریث کو جو نامور
بہادر تہا جناب امیرؑ کے مقابلہ کرنے سے ڈرایا کرتا تہا ایک دفعہ جناب امیر بہیس بدلکر میدان مین نکلکر مبارز
طلب فرما رہے تہے عمرو بن العاص نے حریث کو کہا جا اس سوار کا مقابلہ کر اور قتل کرنے سے حکومت
چہوڑ۔ حریث میدان مین گیا وہ جناب امیرؑ کو پہچان نہین سکتا تہا کچہہ دیر نہ گذری کہ جناب امام تلے اسکو:

سرکے جاندپر تلوار ماری جسکے گھاؤ سے وہ گھائل ہوکر زمین پر گر گیا معاویہ اور اہل شام تاڑ گئے کہ یہ جناب
امیرؑ ہین معاویہ کو اپنے غلام کے مارے جانیکا نہایت قلق گذرا عمرو بن عاص سے کہنے لگا تو نے میرے غلام
کو مروا ڈالا ہے کیونکہ تو نے اسے غرہ کرکے میدان مین بہیجا تہا۔ پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ جناب
امیرؑ کے دوست عباسؓ بن ربیعہ الہاشمی میدان مین نکلے اور دوسرے معاویہ کے دوستون مین سے غرار
انکے مقابلہ کو آیا عباس سے کہنے لگا اے عباس تو میرے ساتھ لڑیگا؟ عباس نے کہا تو میرے ساتھ
نیچے اترکر جنگ کریگا؟ یہ کہکر دونون گہوڑے سے نیچے اترے اور جنگ کرنے لگے دونون لشکر ہٹکر دور
سے دونوں بہادرون کی کارستانی دیکہنے لگے ایک گھنٹہ تک دونون لڑتے رہے کوئی ان دونون مین
سے ایک دوسرے پر غالب نہ آیا۔ پہر دوبارہ جنگ کرنے لگے عباس بن ربیعہ کو شامی کی زرہ کا بند ایک
جگہہ سے ڈہیلا نظر آیا عباس کی تلوار نہایت تیز تہی عباس نے اسکی زرہ کی ڈہیلی بند کے بیچا بیچ مین تاک کر
ایسی تلوار لگائی کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ لوگون نے یہ ہاتھ کی صفائی دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور
حیران رہگئے۔ معاویہ اور اور دیگر اہل شام کو یہ خیال پیدا ہوگیا کہ علی لباس بدلکر میدان مین آئے
ہوئے ہین۔ عباس وہان سے لوٹکر گھوڑے پر سوار ہوئے اور تہوڑی دیر تک دونون صفون کے
درمیان مین ٹہلتے رہے پہر اپنے مکان کو واپس چلے گئے۔ معاویہ نے اپنے لشکر والون سے کہا کوئی
ہے جو میدان مین جاکر اس سوار کو قتل کرے مین اسے بیقدر انعام دونگا یہ سنکر باشندگان یمن
مین سے بنی لخم کے دو نوجوان اچہل پڑے کہ ہم اس مہم کو انجام دینگے۔ معاویہ نے کہا جو شخص کہ تم دونو
مین سے اس سوار کے قتل کرنے پر سبقت کریگا جو کچہ کہ مینے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرونگا اور
دوسرے شخص کو بہی اسیقدر انعام دونگا۔ دونو ملکر میدان مین گئے۔ اور مبارزت کے مقام پر پہونچکر
بلاکر لے عباس ہمارے مقابلہ کیلیے باہر نکل۔ عباس کہنے لگے مین اپنے آقا سے اجازت لیکر تمہارے
پاس آتا ہون۔ وہان سے جناب امیرؑ کی خدمت مین اذن لینے کے واسطے گئے جناب امیرؑ نے ان کو
اپنے پاس بلاکر انکے ہتیار اپنے زیب تن فرمائے اور انکے گہوڑے پر سوار ہوکر میدان مین تشریف
لے گئے اسوقت جناب امیرؑ اور ابن عباس مین فرق کرسکنا دشوار تہا۔ دونون لخمیون نے آپ
سے کہا اے عباس آپ اپنے آقا سے اجازت لے آئے ہین آپ نے انکے جواب مین اس آیت کو پڑہا
اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر کا اذن دیا گیا ہے واسطے
ان لوگون سے کہ لڑائی کرتے ہین وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین۔ اور تحقیق اللہ تعالے انکو
فتح دینے پر قادر ہے ان دونون مین سے ایک نوجوان نے آپ پر حملہ کیا آپ نے اسکی ناف پر

تلوار ماری اور اس صفائی سے کاٹ ڈالا کہ لوگون کو گمان ہوا کہ آپ کا وار خالی گیا ہے۔ لیکن جب گھوڑا
اچھلا تو اسکے دونون ٹکڑے زمین پر گر گئے پہر آپنے دوسرے جوان پر حملہ کر کے اسکو بھی اسی کے دوست
کے ساتھ ملا دیا۔ پہر جناب امیر علیہ السلام ایک گھنٹہ تک میدان مین گھوڑا پہیرتے رہے معاویہ تاڑ گیا
کہ یہ جناب امیرؑ ہین کہنے لگا کہ خدا ناحق کی جھنجھٹ کا ستیاناس کرے۔ جناب امیرؑ تو بیٹھے ہوئے تہے
مینے خود سوار ہو کر اپنے آپ کو رسوا کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو نہی ہوئے جو ہارے گئے۔ معاویہ
نے کہا مرد کہ خاموش رہ تیرے بولنے کا وقت نہین۔ عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے بولنے کا وقت نہین
تو خدا تعالی تجھپر رحم کرے۔ اور مین جانتا ہون کہ خدا نے انپر ضرور رحم کیا ہوگا۔ اس تمام لڑائی مین
جو صفین کے نام سے مشہور ہے لیلۃ الہریر کا واقعہ نہایت ہی حیرتناک ہے اس رات مین جناب امیرؑ
جسوقت کسی آدمی کو قتل کرتے تو آواز بلند تکبیر پڑہتے۔ شمار کیا گیا تو اس اثنا مین آپنے پانسو تیس تکبیرین
پانسو تیس آدمیون کے قتل کرنے پر پڑہین لوگ اس رات مین سیل کیطرح سے موجزن تہے اور جس طرح
سے زمستی سے پہیر لیا ہے پہیر سے تہے جب صبح نمودار ہوئی مقتولون کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی
تہی۔ یہ جمعہ کے دن کی رات تہی صبح کو جناب امیرؑ اور آپ کا سارا لشکر میدان کارزار مین مصروف کشت
وخون تہا آپ قلب مین رونق افروز تہے میمنہ مین مالک اشتر اور میسرہ مین عبد اللہ بن عباس گرم پیکار
تہے جناب امیر کی فوج پر فتحمندی کے آثار نمایان تہے مالک اشتر میمنہ سے مصروف تیر اندازی تہے کبہی اپنے
لشکر سے یہ کہتے تہے کہ اس نیزہ کے فاصلے سے تیر ڈالو اور کبہی کہتے تہے کہ اس کمان کے فاصلہ سے تیر
چلاؤ۔ اور کبہی یہ کہتے تہے کہ اے انداز پر تیر پہینکتے رہو۔ جب جناب امیرؑ نے دیکہا کہ مالک اشتر فتح پانے
کے قریب ہین آپ نے انکی مدد کے واسطے اور لشکر روانہ کیا۔ معاویہ نے دیکہا کہ شام کی فوج سست
ہو چکی ہے اور عراق والے غالب آ گئے ہین شامی بہاگنے پر کمربستہ ہین ابن عاص سے کہنے لگا اسوقت کوئی
تدبیر ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم پریشانی سے بچ جائین اور عراق والون مین پہوٹ پڑ جائے ابن عاص نے
کہا ہان یہ تدبیر ہے کہ قرآن مجید نیزون کے ساتھ باندہکر علم کر دین اور اہل عراق سے یہ کہین کہ خدا کی
کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے اگر انہون نے قبول کر لیا تو ہم لڑائی کو دوسرے وقت پر ٹالدین
گے اگر ان مین سے بعض نے انکار کیا تو بعض ضرور یہ کہین گے کہ خدا کی کتاب کو ماننا چاہیئے۔ اس وجہ
سے ان مین پہوٹ پڑ جائیگی۔ پس شامیون نے چند کلام مجید نیزون سے باندہکر علم کر دیئے اور کہا اے
اہل عراق یہ خدا کی کتاب تمہارے اور ہمارے درمیان حکم ہے جب لوگون نے کلام اللہ کو نیزون سے
بندہا ہوا دیکہا کہنے لگے ہمکو خدا کی کتاب کا لحاظ کرنا چاہیئے جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ اے

بندگان خدا اپنے حقوق کو ست چھوڑو معاویہ اور ابن عاص اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک کو مین خوب جانتا ہون یہ لوگ ہرگز قرآن والے نہین - مجھے لڑکپن اور جوانی مین انسے صحبت رہی ہے بخدا ان لوگون نے ازراہ مکر و فریب قرآن شریف کو نیزون پر باندھکر بلند کیا ہے - اب یہ لوگ جنگ مین سست ہوچکے ہین اور بھاگنے پر آمادہ ہین جناب امیر علیہ السلام کی لشکر کے لوگون نے لڑنے سے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا مین انسے صرف اسلیے جنگ کرتا ہون کہ وہ خدا کی کتاب کا حکم مانیں لیکن وہ خدا کے حکم سے نافرمانی کرتے ہین اور عہد کو توڑتے ہین انہون نے خدا کی کتاب کو چھوڑدیا ہے - مسعود بن فدکی التمیمی اور زید ابن حصین الطائی جناب امیرؑ سے کہنے لگے جبکہ ان لوگون نے آپ کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا ہے تو آپ انکی دعوت کو قبول کرین ورنہ ہم آپ کو پکڑکر انکے سپرد کردینگے - جناب امیرؑ اور ابن عباس لڑائی سے دست بردار ہوگئے - لیکن مالک اشتر بدستور لڑتے رہے - لوگون نے جناب امیرؑ سے عرض کیا کہ آپ مالک اشتر کو بلالین تاکہ وہ بھی لڑائی سے دستکش ہوجائین - جناب امیرؑ نے یزید بن ہانی سے کہا کہ مالک اشتر کو جاکر یہ کہو کہ میرے پاس چلا آئے اشتر نے یزید سے کہا کہ امیرالمومنین کیخدمت مین جاکر میری طرف سے عرض کرکہ یہ وقت میرے آنیکا نہین آپ اسوقت مجھے یہانسے نہ ہٹائین مجھے فتح کے آثار نظر آرہے ہین - یزید بن ہانی نے اگر جناب امیرؑ سے اشتر کا پیغام عرض کیا - آپنے اسے دوبارہ اشتر کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ یہان فتنہ برپا ہوگیا ہے تم جلدی چلے آؤ اشتر دوڑتے ہوئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے جسوقت کہ شامیون نے قرآن نیزون پر اٹھائے تھے مجھے معًا خیال پیدا ہوگیا تھا کہ ہمارے آدمیون مین ضرور پھوٹ پڑجائیگی - یہ قرآن نیزون کے ساتھ باندھنا بے شک ابن عاص کا مشورہ ہے پھر قوم کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا - اے عراق والو اے ذلت اور خواری کے آشناؤ - اب تم غالب ہونیکے قریب تھے اونہون نے تمہین غلبہ پاتے ہوئے دیکھہ نیزون پر قرآن شریف بلند کردیے - مجھے دم بھر کو چھوڑدو فتح ابھی ابھی ہوئی جاتی ہے - لشکر کے لوگ کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ہم تجھے اذن دیکر تیرے ساتھ گناہ مین شریک ہون اشتر نے کہا تم مجھے یہ تو بتاؤ بھلا تم کسوقت حق پر تھے - آیا جس وقت تم لڑرہے تھے اور شامی تمہارے بندگون کو قتل کررہے تھے یا کہ اب اسوقت کہ تم نے اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لیے ہین لشکر کے لوگ کہنے لگے اے اشتر ان باتون کو چھوڑدے ہم انکے ساتھ صرف خدا کے لیے لڑتے تھے اب محض خدا کے لیے انکو چھوڑتے ہین - اشتر نے کہا تم دھوکا دے رہے ہو اور دھوکا کھا رہے ہو

ہو تمنے عزت کو چھوڑ کر روسیاہی کی زندگی کو قبول کر لیا ہے۔ ہم تمہاری نماز کو دنیا و آخرت مین زہد اور خدا
کے ملنے کے شوق کے لیے سمجھتے تھے۔ مین دنیاوی غرض کے سوا اور کوئی تمہاری مراد نہین دیکھتا تم
گوبر کھانے والی گائے کی مانند ہو کبھی تم عزت کا مونھ نہین دیکھو گے۔ ای ظالمو میرے سامنے سے
چلے جاؤ۔ اشترنے انکو برا بھلا کہا وہ اشتر کو بد بد کہنے لگے۔ جناب امیر انپر او ر مالک اشتر پر چلائے تمام
لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن مجید کو حکم بنایا جائے۔ اشعث بن قیس نے جناب امیر سے عرض کیا
مین دیکھتا ہون کہ جس امر کی نسبت شامیون نے ہمین دعوت کی ہے۔ اوسیپر ہمارے لوگ بھی راضی
ہو بیٹھے ہین کہ قرآن مجید کو انکے درمیان حکم قرار دیا جائے۔ اگر آپ کی منشا ہو تو مین معاویہ سے پوچھ
آؤن کہ انکی غرض کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جاؤ پوچھ آؤ۔ اشعث معاویہ کے پاس گیا اور کہنے
لگا اے معاویہ تم نے قرآن شریف نیزون پر کیون بلند کیے ہین معاویہ نے کہا اسلیئے کہ ہم اور تم
خدا کی کتاب اور اسکے حکم کیطرف رجوع کرین۔ اشعث نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ وہان سے
واپس آکر جناب امیرؑ کی خدمت مین معاویہ کی تمام گفتگو بیان کی سب لوگ کہنے لگے ہم بھی اسی بات
پر راضی ہین۔ پھر اہل شام نے کہا کہ ہم تو ابو موسے کی حکومت پر راضی ہین جناب امیرؑ نے فرمایا
تمنے اول میری نافرمانی کی ہے اب تو مت کرو۔ مین ابو موسے مین حکومت کی لیاقت نہین پاتا وہ
ضعیف الرائے ہے عمرو بن عاص کے مکرون سے واقف نہین۔ اشعث اور زید بن حصین اور مسعر
بن فدکی کہنے لگے ہم اسکے سوا کسیپر راضی نہین جس چیز مین کہ ہم پڑے ہین اس نے ہمین اس
سے پہلے ہی ڈرایا تھا۔ ہم اسکے سوا کسی کی بات نہین مانین گے۔ جناب امیرنے فرمایا ابو موسے
سے یہ بات پوری نہین ہو سکے گی۔ ابن عباس موجود ہین اگر تم کہو تو مین انکو حکومت پر مقرر کرون
وہ لوگ کہنے لگے بخدا ہم اسکی پروا بھی نہین کرتے۔ انکا حکم ہونا تو خود آپ کا اپنے لیے حکم بنا
ہے ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہین۔ جو آپ کا اور معاویہ کا برابر طرفدار ہو جناب امیرؑ نے فرمایا اسپر
چھوڑ دو کہ مین اشتر کو مقرر کرون وہ بولے اشتر ہی نے تو یہ آگ لگائی ہے۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا جبکہ
تم میری بات کو تسلیم نہین کرتے تو جاؤ ابو موسی کو میرے پاس لے آؤ۔ اور جو چاہو سو کرو۔ ابو موسی
ان دنون دونون گروہون سے الگ تھے لڑائی مین شامل نہین ہوئے تھے انکا غلام انکے پاس
اس خبر کے پہونچانے کو دوڑتا ہوا گیا کہ دونون گروہون مین مصالحت ہو گئی ہے۔ ابو موسی نے
صلح کی خبر سنکر کہا الحمد للہ پھر غلام نے بیان کیا کہ تم کو لوگون نے حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا
انا للہ وانا الیہ راجعون جب ابو موسی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے

احنف بن قیس بہی لڑائی سے الگ تہے وہ بہی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنین ابن عاص نے آپ کو زمین پر پٹکدیا ہے۔ مین ابوموسی کی والیسی سے متعجب ہون مین تہوڑی دور تک اسکے ہمراہ ہولیا تہا مین اسکو کند زبان اور بہت چہوٹی عقل کا آدمی پاتا ہون۔ وہ ان لوگون کی اصلاح کرنے کی قابلیت نہین رکہتا۔ ان کیواسطے ایسا شخص چاہیئے جو انکے پاس رہکر پہر آسمان کے تارے کی طرح سے ان سے دور رہے۔ اگر آپ مجہے حکم بناتے تو دیکہتے کہ مین کیا کرتا۔ ورنہ آپنے مجہے ابوموسی کے ساتہ دوسرا یا تیسرا حکم بنایا ہوتا۔ عمرو بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہین لگائی کہ مین اسکو نہ کہولدیا ہو۔ جناب امیر نے فرمایا لوگ ابوموسی کے سوا کسی پر راضی نہین تہے۔ پہر ابوموسی اور عمرو بن عاص عہدنامہ لکہنے کے لیئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ کاتب نے عہدنامہ لکہنا شروع کیا جسکا عنوان یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ عہدنامہ ہے کہ امیرالمومنین علی بن ابیطالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونو کے ساتہ والون کے حسب منشا لکہا جاتا ہے۔ عمرو بن العاص نے کاتب سے کہا جناب علیؑ آپ لوگون کے امیرالمومنین ہین ہمارے امیر نہین۔ امارت سے آپ کا نام محو کردے۔ احنف بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آپ ہرگز محو نکرین اگرچہ بعض لوگ بعض کو قتل کر ڈالین۔ اگر آپنے اپنا نام امارت سے مٹا دیا مجہے خوف ہے کہ پہر کبہی امیرالمومنین کا نام اپنے لیے قائم کر سکین گے۔ آپ نے بہی محو کرنے سے انکار فرمایا۔ اشعث بن قیس اس امر مین بحث کرنے لگا اس نے آپ کا نام مٹا دیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر سنت کے مقابل سنت پوری ہوگئی۔ بخدا صلح حدیبیہ کے روز مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب عہدنامہ تہا۔ جبکہ مینے محمد رسول اللہ لکہا کفار کہنے لگے آپ رسول اللہ نہین ہین یا علی تم آپ کا اسم مبارک اور آپکے والد ماجد کا اسم مبارک لکہو مجہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کرنے کے لیئے حکمدیا۔ مینے عرض کیا مجہہ سے ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہمین وہ مقام بتا دے۔ مینے حضرت کو وہ مقام بتا دیا حضور نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ اور فرمایا عنقریب تجہہ سے بہی ایسی خواہش کی جائیگی اور تجہہ کو بہی لوگون کا کہنا ماننا پڑے گا۔ پہر جناب امیرؑ نے کاتب سے فرمایا۔ لکہہ یہ وہ عہدنامہ ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ ابن ابی سفیان اور اہل کوفہ اور اہل شام کی حسب منشا لکہا گیا ہے کہ ہم خدا کے حکم اور اسکی کتاب کو حکم مقرر کرتے ہین جسپر کہ وہ موت کا حکم دے ہم بہی اسکی موت پر راضی ہونگے اور جسکو وہ زندہ کرے ہم بہی اسکی زندگی پر راضی رہین گے۔ پس ابوموسی الاشعری اور عمرو ابن العاص اسکے لیے حکم مقرر کیئے گئے ہین جو کچہ کہ یہ دونون خدا کی کتاب مین پائین گے اسپر حکم

دینگے اور اگر خدا کی کتاب مین نہ پائینگے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جامع غیر مفرقہ کی طرف رجوع کرینگے دونو منصفون نے جناب علی اور معاویہ اور ان دونون کے لشکر سے عہد لے لیا ہے اور وہ دونون انکے اہل وعیال اور جان ومال کے امین ہین۔ اور جو فیصلہ کہ دونون منصف بیان کرینگے اسکے اجرا مین تمام امت انکی معاون ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دونون منصف تمام امت کی نسبت فیصلہ کرین نہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رمضان کے مہینے تک ان دونون کو مہلت دیجاتی ہے۔ اور اگر ان دونون کا منشاء ہو تو بعد رمضان کے فیصلہ دے سکتے ہین اور فیصلہ بیان کرنیکا مقام ایسا ہونا چاہیے جو کوفہ اور شام کے وسط مین ہو۔ عہد نامہ مین اشعث بن قیس اور عدی بن حجر اور سعید بن قیس الہمدانی اور عقبہ بن زیاد الحضرمی اور یزید بن حجبہ [illegible] الہمدانی حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سے۔ اور ابوالاعور السلمی اور حبیب بن مسلمہ وغیرہ معاویہ کی طرف سے گواہ لکھے گئے۔ اشعث نے عہد نامہ لوگون کو پڑھکر سنایا۔ اور یہ عہد نامہ بدھ کے روز تیرہوین ۳۷ھ سینتیس ہجری کو لکھا گیا۔ سب لوگون نے متفق ہوکر کہا کہ دومۃ الجندل مین منصفون کا اجتماع ہونا چاہیے۔ بعد ازان صفین سے لوگ واپس چلے آئے ✦

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو صفین مین ایک سو دس روز تک ٹہیرنا پڑا تھا۔ آپکے لشکر مین سے جو لوگ کہ نائل رتبہ شہادت ہوئے ان مین سے پچیس اہل بدر تھے چنانچہ عمار بن یاسر معروف بابن سمیہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی انہین مین سے تھے جنکی عمر اسوقت ترانوے برس کی تھی۔ حضرت امیر کو صفین مین ستر لڑائیان پیش آئین ✦

علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین حبہ ابن جوین العرنی سے ناقل ہین کہ مینے حذیفہ بن الیمان سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ مین پڑنے سے نہایت خائف ہین ہمین آپ کوئی طریق اس سے بچنے کا بتا دین۔ وہ کہنے لگے جس گروہ مین کہ ابن سمیہ ہو تم اسی گروہ مین شامل رہو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اسکو رستہ سے بھٹکا ہوا باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ اور دنیا سے اسکی آخری خوراک پانی ملا دودھ ہوگا حبہ کہتے ہین کہ مین جناب عمار کی شہادت کے روز انکے پاس موجود تھا۔ عمار کہہ رہے تھے کہ مجھے میرا آخری رزق دنیا کا لا دو۔ کسی نے ایک پیالے مین پانی ملا دودھ انکو لا دیا مینے دیکھا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے روایت کرنے مین ایک سر مو بھی خطا نہیں کیا تھا۔ پھر عمار کہنے لگے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے۔ بخدا اگر لوگ مجھے ہجر پر بھی ٹپکدین تو بھی مین یہی جانتا ہون کہ ہم حق

یہ ہیں اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔ اسکے بعد عمار جنگ گاہ میں گئے۔ اور ابوالغاریہ کے ہاتھ سے شہید ہوگئے۔ اور ابن حوی السکسکی نے انکا سر اقدس بدن سے کاٹ لیا بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ آپ کو ابوالغاریہ کے سوا کسی اور نے شہید کیا ہے۔ انکی شہادت سے پیشتر ذوالکلاع نے ایک دفعہ عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کی نسبت فرمایا ہے کہ اے عمار تجھے باغیوں کا گروہ قتل کریگا۔ اور تیرا آخری رزق دنیا میں پانی ملا ہوا دودھ ہوگا اکثر ذوالکلاع عمرو بن العاص سے کہا کرتا تھا اے عمرو تجھ پر افسوس ہے یہ کیا بات ہے کہ عمار جناب علی علیہ السلام کیطرف ہیں۔ عمرو بن العاص اسکو کہا کرتا تھا کہ اگرچہ اسوقت عمار جناب علی کیطرف ہیں لیکن عنقریب وہ ہماری جانب چلے آئینگے۔ ذوالکلاع جناب عمار سے پہلے معاویہ کیطرف سے مارا گیا اور بعد میں جناب عمار حضرت علی کیطرف سے مارے گئے۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا میں نہیں جانتا کہ میں ان دونوں میں سے کس کے قتل ہونے پر زیادہ خوشی کروں۔ عمار کے شہید ہونے پر یا ذوالکلاع کے مارے جانے پر۔ بخدا اگر ذوالکلاع عمار کے بعد جیتا رہتا تو اہل شام کے عام لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر جناب امیر علیہ السلام کی طرف مائل ہوجاتا۔ جب حضرت عمار شہید ہوئے چند آدمی معاویہ کے پاس گئے ان میں سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ میں نے عمار کو قتل کیا ہے اتنے میں ابن حوی السکسکی آکر کہنے لگا۔ میں نے انکو قتل کیا ہے میں نے انکو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے جا ملینگے۔ عمرو بن عاص نے ابن حوی سے کہا تو اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ افسوس ہے کہ تیرے ہاتھ نے اسپر فتح حاصل کی لیکن تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہیں کہ ابوالغاریہ حجاج کے زمانہ تک زندہ تھا۔ ایک دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لیئے گیا اس نے اسکی خوب آو بھگت کرکے پوچھا کہ عمار بن یاسر کو تو نے ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا میں نے ہی قتل کیا تھا۔ حجاج کہنے لگا جو شخص کہ بڑے جوڑے چکلے آدمی کو جنت میں دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ پھر ابوالغاریہ نے اپنی ضرورت بیان کی۔ حجاج نے اسکے پورا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہنے لگا ہم ان لوگوں کو دنیا کیونکر دے سکیں جبکہ ان کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ اور اسپر یہ خیال کرتا ہے کہ میں قیامت میں عظیم الباع ہونگا۔ لوگوں نے حجاج سے پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہیں حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی ہیکل آدمی سے مراد ہے جس کے دانت مثل احد کے اور رانیں مثل جبل ورقان کی ہوں اور اسکا ایک جوتڑ مدینہ میں اور ایک ربذہ میں ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ آپس میں ملکر قتل کردیتے تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم میں دھکیل دیتا۔ عبدالرحمن السلمی روایت کرتے ہیں کہ جب عمار شہید ہوگئے میں معاویہ کے لشکر میں گیا

عمرو بن العاص اور ابوالاعور کو تسلی کی باتین کرتا ہوا پایا۔ مین نے اپنے گھوڑیکو انکے لشکر مین ڈالدیا تاکہ انکی باتین خوب غور سے سنون عبداللہ اپنے والد عمرو بن العاص سے کہہ رہا تہا۔ اباجان آج تمنے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ فرمایا تہا فرمایا تہا۔ عمرو بن العاص نے کہا کیا فرمایا تہا۔ عبداللہ نے کہا تمہین نہین معلوم کہ مسجد کی بنا کیوقت لوگ ایک ایک اینٹ اٹہاتے تہے اور عمار رضی اللہ عنہ آخرت مین دگنا اجر پانے کے لیے دو دو اینٹین اٹہاتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہکر فرمایا اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا تم سنتے ہو عبداللہ کیا کہتا ہے معاویہ نے کہا کیا کہتا ہے عمرو بن العاص نے عبداللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ نے کہا کیا ہمنے عمار کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اس نے قتل کیا ہے جو اپنے ساتھ اسکو مروانیکے لیے لایا تہا۔ یہ سنکر لوگ اپنے اپنے خیمہ وخرگاہ سے باہر نکل آئے اور باہم کہنے لگے عمار کو اس نے قتل کیا ہے جو انکو اپنے ہمراہ لایا تہا۔ عبدالرحمن اسلمی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز تہی یا کہ اسکے لشکر کے لوگون کی۔ جب عمار شہید ہوگئے جناب امیر علیہ السلام نے ربیعہ اور ہمدان کی قومون سے کہا تم میری زرہ اور میرا نیزہ ہو قریب بارہ ہزار آدمی کے جناب امیرؑ کے ساتھ ہوگئے آگے آگے جناب امیر خچر پر سوار تہے اور پیچہے پیچہے آپکے سب لوگ ہو لیے سب نے متفق ہوکر حملہ کیا اور اہل شام کی صفونکو تتر بتر کردیا۔ پہر جناب امیرؑ نے چلاکر فرمایا۔ اے معاویہ لوگ ہمارے درمیان کیون مارے جائین تو خود فوج سے باہر نکل آ۔ تاکہ مین خدا کے سامنے تجہ سے لڑون جو شخص ہم دونون مین سے اپنے حریف کو مار ڈالے تمام امور اسی کی ذات سے متعلق ہوجائین۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا جناب امیرؑ نے انصاف کی بات بیان فرمائی ہے معاویہؓ نے کہا لیکن تو نے تو انصاف کی نہین کہی تو اچہی طرح سے جانتا ہے کہ کوئی شخص انکے مقابلہ پر نہین گیا کہ قتل نہین ہوا۔ عمرو بن العاص نے کہا تجہے ان سے مقابلہ نکرنا کیا بہلا معلوم ہوتا ہے۔ معاویہؓ نے کہا تیری ان باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بعد تجہے شام کی امارت کیواسطے طمع پیدا ہوگئی ہے +

علامہ یوسف الکنجی الشافعی قدس سرہ العزیز کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین جب حکومت کا وقت آگیا جناب امیرؑ نے چار سو سوار شریح بن ہانی الحارثی کے ماتحتی مین ابوموسے کے ساتہ روانہ کیے اور انکی امامت نماز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ ادہر سے معاویہ نے عمرو بن العاص کو چار سو آدمی دیکر روانہ کیا دونون حکم دومۃ الجندل مین پہونچ گئے۔ عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن الزبیر اور عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن عبد یغوث الزہری

اور ابو جہم بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بھی وہان پہونچ گئے ان دنون سعد بن ابی وقاص بنی سلیم
کے مال کے ساتھ جنگل کو گئے ہوئے تھے انکا خلف عمرو بن سعد انکے پاس جاکر کہنے لگا ابو موسی اور عمرو
ابن عاص حکومت کے لیے دومۃ الجندل پر اکٹھے ہوئے ہین اور اکثر قریش کے لوگ بھی فیصلہ سننے کے
لیے وہان گئے ہین ۔ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور خاصکر ان چھ صاحبون مین
سے ہو جنکو حضرت عمر نے مشورت کے لیے مقرر کیا تھا ۔ تم اس امر مین کیون نہین داخل ہوتے تم تو لوگون
سے زیادہ تر خلافت کا استحقاق رکھتے ہو ۔ سعد نے وہان کے جانے سے انکار کیا بعض راوی یہ بھی
لکھتے ہین کہ بعد ازان وہ بھی وہان تشریف لیگئے تھے لیکن پھر اپنی حاضری سے نادم ہوکر بیت
المقدس کو چلے گئے اور وہان سے احرام عمرہ باندھکر مکہ معظمہ مین واپس چلے آئے ۔ جب کہ عمرو بن
العاص اور ابو موسی جناب علی اور معاویہ کے حکم مقرر ہوئے تھے اسوقت سے عمرو بن العاص
ہر امر مین ابو موسے کو مقدم کرتا تھا اور آپ پیچھے رہتا تھا اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش
آتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ مین تم پر کسی امر مین تقدم کرنا نہین پسند کرتا ۔ آپ مجھ سے عمر مین بڑے ہین
آپکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اے میرے پروردگار ۔ تو عبد اللہ بن قیس
کے گناہ بخشدے اور قیامت کے روز اسے اچھی جگہہ مین داخل کر ایسے حرکات سے ابو موسی کے ذہن
نشین ہوگیا کہ عمرو بن عاص کا ہر امر مین مجھے اپنی ذات پر مقدم کرنا فی نفسہ تعظیم و تکریم ہے اور عمرو
ابن العاص انکو فریب مین لارہا تھا جب دونون حکومت کے لیے اکٹھے ہوئے اور باہم رائے
لگانے لگے ۔ عمرو بن العاص نے کہا آپ بخوبی جانتے ہین کہ جناب عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مظلوم
شہید ہوئے ہین ۔ ابو موسے نے کہا بیشک یہ بات بالکل درست ہے مین بھی اسپر گواہی دیتا ہون پھر اس نے
کہا کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے ۔ ابو موسی نے کہا ہان ٹھیک
ہے ۔ عمرو بن العاص نے کہا پھر اب آپکو اسے قریش کا متولی بنانے مین کیا پس و پیش ہے ۔ اگر آپ
اس امر سے خائف ہین کہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل نہین یہ شرط تو اس مین موجود ہے
کہ وہ خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے ۔ اور انکے قصاص کا طالب ہے اور صاحب
حسن سیاست اور صاحب تدبیر ہے اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ ام حبیبہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا بھائی ہے ۔ ابو موسی نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے خوف کر ۔ معاویہ
کی شرافت مین یہ باتین جو تو بیان کررہا ہے آیا اہل دین اور صاحبان فضل کے نزدیک یہ شرف
کی باتین ہوسکتی ہین ۔ اگر مین افضل قریش کو خلافت کے واسطے پسند کرتا تو جناب علی کے سپرد

کرتا - یہ بات جو تونے بیان کی ہے کہ وہ عثمان کا ولی ہے ہماسطے یہ امر اسکو سپرد کیا جائے مین خاص امر امر کے لیے اسکو خلافت نہین دے سکتا کیونکہ مہاجرین اور انصار پر اسکو کسی طرح سے اولویت حاصل نہین ہے - اور تونے جو اسکے غلبہ کی بات کو پیش کیا ہے اگر وامعاویہ تمام اہل زمین پر غلبہ بھی حاصل کرے مین اسکو خلیفہ نہین بنا سکتا - عمرو بن العاص نے کہا اگر آپ معاویہ کو خلیفہ نہین بناتے تو میرے بیٹے عبد اللہ کی نسبت آپ کیا کہتے ہین آپ پر اسکی صلاحیت اور فضیلت کا حال بخوبی روشن ہے ابوموسی نے جوابدیا تونے اپنے بیٹے کو خود اس فتنہ کے دریا مین ڈبودیا ہے اسلیے یہ امر اسکی متعلق ہرگز نہین کیا جاسکتا - عمرو بن العاص کہنے لگا - آخر یہ امر ایسے ہی آدمی کے سپرد کیا جائیگا جو روٹی کھاتا ہو پانی پیتا ہو - یعنے کوئی فرشتہ تو اسکے لیے نہین آئیگا - ابن زبیر نے سنکر کہا اے ابوموسی عمرو کی بات کو غور سے سن اور خیال کر یہ کیا کہہ رہا ہے - ہوشیار ہوجا - پھر ابن زبیر نے ابن عاص سے کہا اے ابن عاص عرب نے باہم شمشیر زنی اور تیر اندازی کے بعد تجہ پر بھروسا کر کے اس امر کو تیرے سپرد کیا ہے - تو پھر انکو فتنہ مین مت ڈال اور خدا سے خوف کر - پس جبکہ عمرو بن العاص کی آرزو کو ابوموسے نے نہ مانا ابوموسے نے اس بہ خواہش کی کہ عبد اللہ بن عمر کو خلیفہ بنایا جائے - عمرو بن العاص نے اس راے کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسکے سوا کوئی اور راے پیش کرو - ابوموسے نے کہا میری راے مین یہ آتا ہے کہ ان دونون یعنے علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ کرکے اس بات کو لوگون کے مشورہ پر چھوڑ دینا چاہیے تاکہ مسلمان جس شخص کو پسند کرین اپنے لیے خلیفہ بنالین - عمرو بن العاص نے کہا یہ راے بہت ہی درست ہے اسپر اتفاق کرکے دونون باہر نکل آئے لوگ انکے انتظار مین تھے کہ دیکھین کس بات پر دونون متفق ہوتے ہین - عمرو بن العاص نے کہا اے ابوموسی آپ آگے بڑہکر لوگون سے اپنی راے بیان کرین ابوموسے نے بڑہکر کہا اے لوگو ہماری راے نے ایک ایسے امر پر اتفاق کیا ہے جسکے ذریعہ سے ہم امید کرتے ہین کہ خداوند تعالی اس امت کے کام کو ٹھیک کردیگا اور لوگون کی پراگندگی کو دور کرکے انکے تفرقہ کو مٹا دیگا اور ان کو ایک جماعت بنا دیگا - عمرو بن العاص نے کہا ابوموسے سچ کہتے ہین جناب عبد اللہ بن عباس نے ابوموسے سے کہا تمنے عمرو بن العاص سے اگر کسی راے پر اتفاق کرلیا ہے تو تم اسکو بڑہنے دو تاکہ وہ آپ سے پہلے اپنی راے کا اظہار کرے مین اسکے فریب سے ڈرتا ہون مجھے ہرگز اسپر اطمینان نہین ہے بیشک اسنے اسوقت تمہاری راے پر اپنی رضا ظاہر کی ہوگی لیکن جب تم لوگون کے درمیان اپنی راے ظاہر کروگے تو وہ برخلاف بیان کرے گا ابوموسے نے کہا ہمنے باہم اتفاق کرلیا ہے اور

تب ناگہان اپنی داہنی جانب چہ سات قبرین دیکھین پوچھا کہ یہ قبرین کس کی ہین لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین ع آپکے تشریف لیجانے کے بعد خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے انہون نے
وصیت کی تہی کہ مجہے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبرین اور مسلمانون کی ہین اجتک اہل
کوفہ کے باشندے اپنے مردون کو گہرون اور صحنون مین دفن کیا کرتے تہے سب سے اول خباب کوفہ کے
باہر دفن ہوئے پہر انکے پہلو مین اور مسلمان بہی دفن کیے گئے ۔ جناب امیرؑ نے فرمایا خدا خباب پر
رحمت نازل کرے وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے اور انہون نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی
زندگی مین مجاہد بنے رہے اور ساٹھ برس تک امتحان مین رہے خدا اچہے عمل کرنیوالون کے عمل کو
ہرگز ضائع نہین کرتا آپ وہان پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے اے وحشتناک شہر کے رہنے والو اور اے
عجز کے محلون کے باشندو مومن مردون مین سے اور مومن عورتون مین سے اور مسلمان مردون مین سے اور
مسلمان عورتون مین سے تم پر سلام ہو تم ہم سے آگے گئے سو ہم تمہارے پیچہے آنیوالے ہین اب
تہوڑی مدت کے بعد ہم تم سے ملین گے اے ہمارے پروردگار تو ہم پر اور ان پر مغفرت کر اور اپنی عفو کے
ساتھ ہمارے گناہون سے اور انکے گناہون سے درگذر فرما اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد کرے
اور ساز پرس کیلیے نیک عمل کرے اور اپنی روزی پر قانع اور اپنے خدا پر راضی رہے پہر آپ وہان
سے ٹہلکر حیال دوندون کے کوچہ کے پاس پہونچے اور رونے کی آواز سنی آپ نے فرمایا یہ کیسی آواز ہے
عرض کیا گیا کہ لوگ صفین کے شہدا پر رو رہے ہین ۔ آپ نے فرمایا کیا مین اس شخص کا گواہ نہین
جس نے صبر سے اپنے قتل ہونیکو گوارا کیا ہے اسی طرح سے خدا تعالے کا ذکر کرتے ہوئے وہان
سے آگے بڑہے اور قصر مین داخل ہوگئے خارجی آپ کے ساتہ کوفہ مین داخل نہ ہوئے اور ایک
گاؤن مین جسکا نام حروراء تہا جا اترے اسیوجہ سے وہ حروریہ مشہور ہوئے تخمینا بارہ ہزار آدمی
تہے انہون نے اپنے گروہ مین منادی کرادی کہ شبیب ابن ربعی التمیمی ہمارا امیر قتال اور عبداللہ
ابن الکوی ہمارا امیر صلوۃ ہے ۔ اور ہر ایک کام مشورت سے کیا جائیگا ۔ خدای پاک کے سوا کسی کی
بیعت واجب نہین اچہے کام کرنے چاہیے اور بری باتون سے باز رہنا چاہیے ۔ اپنے علم مین وہ
یہ سمجہنے لگے کہ جنتک کہ جناب علی ع نے حکم نہین مقرر کیے تہے وہ بیشک امام تہے حکومت کے
مقرر کرنے سے انکو اپنی امامت مین شک پیدا ہوگیا اور اپنی بات مین حیران ہوگئے ۔ اور
حیران کی تعریف خدا تعالی نے اپنے پاک کلام مین بیان فرمائی ہے حیران له اصحاب یدعونه
الی الھدی ائتنا یعنے وہ سراسیمہ ہو اور اسکے یار اسکو ہدایت کی طرف بلاتے ہین کہ ہمارے

پاس چلا آ۔ بعض خارجی اس آیت کریمہ کے ورود کو حضرت امیر علیہ السلام کے شان مین خیال کرنے لگے
حالانکہ پروردگار عالم نے اپنی پاک کلام مین ایک غیر شخص کی بات کو تمثیلا بیان فرمایا ہے جسکی توضیح کتب
تفسیر سے بخوبی ملسکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کے غلام بہی حیران نہین تہے بلکہ ان سے سرگشتگان
وادی حیرت ہدایت پاتے تہے جب جناب امیرؑ کے دوستون نے انکی یہ باتین سنین جناب عبداللہ بن
عباس انکے پاس جانے کو آمادہ ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ تم لے انکی باتون کی جواب دہی
مین جلدی نہ کرنا مین تمہارے پیچہے آرہا ہون۔ میرا انتظار کرلینا جب عبداللہ بن عباس انکے پاس
گئے خوارج نے پوچہا یا ابن عباس آپ کہان سے تشریف لائے ہین انہون فرمایا مین جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور انکے ابن عم کے پاس سے آیا ہون جو ہم سبسے زیادہ خدا کو پہچاننے والا ہے
اور اسکے نبی کی سنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔ خارجیون نے کہا۔ اے ابن عباس ہم نے ایک بڑے گناہ
سے توبہ کی ہے کیونکہ ہمنے خدا کے دین مین منصف مقرر کیے تہے۔ اگر جناب علی بہی ہماری طرح سے توبہ
کرین اور ہمارے دشمنون کے مقابلہ کے لیے آمادہ ہوجائین۔ تو ہم بہی جناب علی کیطرف رجوع کرینگے
ابن عباسؓ سے ان کے جواب دینے مین صبر نہ ہوسکا اور ان سے کہنے لگے۔ مین تمہین خدا کی قسم دیکر
پوچہتا ہون کہ جو کچہہ کہ خداوند تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تصدیق نہین کرتے؟ کہ مرد اور عورت
کے حق مین فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل مین سے ایک ایک منصف مقرر کرو وہ ان دونون مین مصالحت کا ارادہ
کرین خدا تعالے ان مین موافقت پیدا کردیگا خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح سے ہے۔ ابن عباس
نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کیون حکم مقرر نہ کیے جائین خارجیون نے جواب دیا جس
امر کے حکم کو خدا نے لوگون کے تفویض کیا ہے اس مین غور کرنے کے لیے خدا نے انکو حکم بہی دیا ہے
اس مین وہ غور بہی کرسکتے ہین اور حکم لگا سکتے ہین۔ اور جس امر مین کہ خدا نے خود حکم لگایا ہے اور
اسکو جاری کیا ہے۔ بندونکو اس مین غور کرنے کی گنجایش نہین۔ جیسے کہ زانی کو سو درہ لگانے اور
چور کے ہاتہ کاٹنے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان امور مین لوگون کو غور نہ کرنا چاہیے ابن عباس نے
کہا خدا تعالے اس شخص کی نسبت کہ حرم مین شکار کرے اور ایک خرگوش جسکی قیمت ایک درہم
کی چوتہائی سے زیادہ نہین ہے ذبح کرے فرماتا ہے کہ تم مین سے صاحبان عدل اسکی قربانی کا حکم لگائینگے
خوارج نے کہا اے ابن عباس کیا تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی خانگی رنجش کے حکم کو مسلمانون
کے خون کے حکم کی برابر ٹہیراتے ہو۔ اور کیا تمہارے نزدیک عمرو بن العاص عادل ہے بلکہ ہم سے
لڑرہا تہا۔ اگر وہ عادل ہو تو ہم عادل نہین ٹہیر سکتے۔ ہمنے خدا کے حکم مین منصف قرار دیے ہین باوجود

خدا تعالی نے معاویہ اور اسکے اصحاب کی نسبت اپنا حکم اس طرح پر جاری فرمایا ہے کہ یا وہ قتل کیے جائین یا اپنی
بات سے باز آئین۔ تمنے حکمنامہ مین لڑائی کی میعاد لکھدی ہے۔ باوجودیکہ جزیہ کے اقرار کرنے والون کو
سوا سورۂ برات نازل فرماکر خدا تعالی نے اہل حرب کے ساتھ اہل اسلام کی موادعت کو مطلق قطع
کردیا ہے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جناب امیر بھی آپہونچے اور عبداللہ بن عباس سے فرمایا۔ کیا مینے تمہین
ان سے گفتگو کرنے سے منع نہین کیا تھا؟ پھر خوارج سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے تمہارا کوئی وکیل
ہے جو تمہاری طرف سے جواب دے سکے سب نے متفق ہوکر کہا عبداللہ بن الکوی ہمارا وکیل ہے۔ جناب امیرؑ
نے اس سے سوال کیا کہ تمنے ہمپر کیون خروج کیا ہے اس نے جواب دیا کہ صفین کے روز کی تمہاری تحکیم
کے تقرر نے ہمین اس بات پر مجبور کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جب شامیون نے قرآن بلند کیے تھے مینے
تم سے نہین کہا تھا؟ کہ مین انکے مکر و فریب کو تم سے زیادہ جانتا ہون۔ ان لوگون نے قرآن شریف
صرف مکر کی وجہ سے بلند کیے ہین۔ تاکہ تمہین فریب دیکر تمہین اپنی لڑائی سے باز رکھین چنانچہ
انہون نے اس مکر کو گانٹھکر لڑائی کو منقطع کردیا اور پھر آفت کے نازل ہونیکے امیدوار ہو بیٹھے
جناب امیرؑ نے تمام سرگذشت انکو کہہ سنائی اور پھر یہ فرمایا کہ اسدن تم نے میری بات ایک نہ مانی۔
مینے منصفت نامہ مین یہ شرط لکھدی تھی کہ دونون منصف اسی امر کو زندہ کرین جسے کہ قرآن نے
زندہ کیا ہے اور اسی امر کے مارنے کے درپے ہون جسے کہ قرآن نے مارا ہے قرآن الحمد اور و
الناس کے دونون پہلوؤن کے درمیان لکھا ہوا ہے وہ خود نہین بولتا مگر لوگ اس سے متکلم ہوتے
ہین۔ خارجیون نے کہا فرمایئے آپنے میعاد کیون مقرر فرمائی تھی جناب امیرؑ نے فرمایا اسلیے
کہ اس میعاد مین ہماری حقیت سے ناواقف شخص واقف ہوجائے اور واقف کو زیادہ تر ثبوت
ملجائے۔ نیز یہ بھی خیال تھا کہ شاید خدا تعالے اس مہلت کے درمیان اس امت مین اتفاق پیدا
کردے اور ہمکو راہ راست دکھادے۔ خارجیون نے کہا اب یہ بتایئے کہ جسدن منصفت نامہ لکھا
گیا تھا اور کاتب نے یہ لکھا تھا (یہ وہ امر ہے جسکی خواہش امیر المومنین علیؑ اور معاویہ کرتے ہین) عمرو
ابن عاص کے انکار پر آپنے مومنین کی امارت سے اپنے نام کو مٹادیا اور کاتب سے یہ لکھوایا (یہ
وہ امر ہے جسکی علی اور معاویہ خواہش کرتے ہین) پس جبکہ آپ امیر المومنین نہ ہوئے اور ہم لوگ
مومن ہین لہذا آپ بھی ہمارے امیر نہ ٹھیرے۔ جناب امیرؑ نے جواب دیا تمکو معلوم ہوگا کہ حدیبیہ
کے روز مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا حضرتؐ نے مجھسے فرمایا لکھو (یہ وہ امر ہے
جسپر کہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو صلح کرتے ہین) اسپر سہیل کہنے لگا اگر ہم آپکو رسول اللہ

جانتے تو جناب سے جنگ کیونکر کرتے پس جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کیا تھا میں نے
بھی امارت مومنین سے اپنا نام محو کیا ہے۔ اس فعل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل میرا مقتدا تھا۔
اب بتاؤ کہ تمہاری کوئی حجت باقی رہگئی ہے۔ تمام لوگ خاموش رہگئے جناب امیر نے انسے فرمایا۔ اب اٹھو
اور اپنے شہر میں چلو خدا تمپر رحم کرے۔ کہنے لگے ہم شہر میں چلینگے۔ لیکن حکومت کی میعاد ختم ہونے
تک ہم یہین ٹھیرتے ہین جناب امیر انکے پاس سے واپس تشریف لے آئے۔ وہ لوگ اپنے قول مین بالکل
جھوٹے تھے۔ جب منصفون نے فیصلہ دیدیا۔ اور ہانی بن شریح ابن عباس کے ساتھ جناب امیر کی
خدمت مین پہونچ گیا۔ اور حکومت کے فیصلہ سے آپکو مطلع کیا۔ آپ نے کھڑے ہوکر لوگون کو خطبہ
سنایا اور حمد و نعت کے بعد ارشاد کیا کہ بتحقیق معصیت کا ورثہ حسرت اور نتیجہ ندامت ہے میں نے تمکو ان
دونون شخصون کی حکومت سے آگاہ کیا تھا لیکن تمنے میرا کہنا نہ مانا اور میری راے کو چھوڑدیا۔ ان
دونون آدمیون نے جنکو کہ تم نے حکم مقرر کیا تھا خدا کی کتاب کے حکم کو پس پشت ڈالدیا۔ اور جس امر
کی نسبت قرآن نے موت کا حکم دیا تھا اسکو زندہ کیا اور جس امر کے زندہ کرنے کا قرآن نے حکم دیا تھا
اسکو مار دیا اور خدا کی ہدایت کو چھوڑکر دونون ہی اپنی اپنی خواہش کے پیرو ہوگئے اور خدا کی حجت
روشن اور حضرت کی نورانی سنت کو چھوڑکر دونون نے اپنی راے سے فیصلہ دیا اور فیصلہ میں اختلاف
کیا اور دونون راہ راست سے محروم رہے۔ پس تم شام کے سفر کے واسطے مستعد ہوجاؤ۔ اور پیر کے روز
لشکر یہان سے کوچ کرجائے۔ یہ فرماکر آپ منبر سے اترے اور خارجیون کو ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

خدا کے بندے امیر المومنین علی کی طرف زید بن حصین اور عبداللہ بن وہب الراسبی۔ اور عبداللہ بن الکوی
وغیرہ کو معلوم ہو کہ ان دونون منصفون نے کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے اور خدا کی ہدایت کو چھوڑکر حکومت
مین اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہین کیا قرآن کے
حکم کے منعقد نہین ہنے۔ جسوقت تمہارے پاس میرا یہ خط پہونچے تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے
اور تمہارے دشمنون کیطرف جانیوالے ہین۔ اور اسی پہلے امر پر ثابت قدم ہین جسپر کہ ہم پیشتر تھے
خارجیون نے جناب امیر کے خط کا جواب یہ لکھا۔ اما بعد آپنے اپنے خدا کا غصب تو نہین کیا بلکہ
اپنے آپکا غصب کیا ہے آپنے اپنی جان مین کفر کیا ہے اگر آپنے توبہ کی تو ہم غور کرینگے کہ ہم کو
آپکے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جناب امیر اس خط کو پڑہکر انکی طرف سے مایوس ہوگئے۔ اور خیال
کیا کہ انکا پیچھا چھوڑدیا جائے اور شام والون سے لڑنا چاہیے۔ اسلیے آپ کوفہ کے لوگون کو خطبہ

سنا نیکے لیئے کہڑے ہوے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد فرمایا جسنے جہاد کو ترک کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل مین
سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کے قریب ہے مگر وہ شخص کہ جسکے لیئے اللہ تعالے اپنی نعمت سے تدارک کرے
پس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص کہ خدا سے ٹہڑا چاہتا ہے۔ اور خدا کی روشنائی کو چہپانا چاہتا ہے
اس سے لڑو۔ اور ان خیانت کرنے والون گمراہون سے جنگ کرو۔ کہ جنکو اگر ولایت ملجاے تو کسرے
اور ہرقل کے افعال کی پیروی کرنا اپنا فخر سمجھتے ہین۔ اب اپنے دشمنون کی لڑائی کے لیئے آمادہ ہو
جاؤ۔ ہمنے تمہارے بہائیون اہل بصرہ کو لکہہ بہیجا ہے کہ وہ بہی تمہارے پاس پہونچ جائین انشا
اللہ تعالے انکے پہونچنے کے بعد ہم بہی روانہ ہو جائینگے۔ جناب امیرکیطرف سے انہون ابن عباس
بصرہ کے حاکم تہے آپنے انکی جانب خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکلکر نخیلہ مین فوج کے پاس پہونچ
گیئے ہین۔ ہماری راے دشمنون کے ساتہہ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ مین سے جو اشخاص کہ
ہماری شرکت کرنا چاہتے ہون آپ انکو اپنی ہمراہ لاوین والسلام پہر آپنے ہر ایک قبیلہ کے رئیس
کو لکہہ بہیجا کہ اپنے کنبہ کے بہادرون اور غلامون کو لیکر لشکر مین پہونچ جاتے۔ چنانچہ سب سے اول
سعد بن قیس الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین مین بسر و چشم سب سے پہلے حاضر ہون انکے
بعد معقل بن قیس اور عدی بن حاتم الطائی اپنے اپنے قوم کے بزرگون اور قبائل کے ساتہہ حاضر خدمت
ہوگئے جنکی تعداد چالیس ہزار تہی انکے سوا سولہ ہزار غلامون کا گروہ تہا آپنے مدائن مین سعد
ابن مسعود کو بہی لکہہ بہیجا تہا کہ لڑائی کے لیئے جس قدر کہ بہادر دستیاب ہو سکین لشکر مین بہیجدیئے
جائین۔ اسی اثنا مین جناب امیرؑ کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہماری شرکت
فرماوین تو ہم ان حروریہ سے جنگ کر کے فیصلہ کرلین جب ہم ان سے نبٹ جائینگے تو پہر اہل
شام سے لڑنیکا قصد کرینگے۔ آپنے لشکر والون سے فرمایا تم ان خارجیون کا پیچہا چہوڑ دو اور
میرے ساتہہ معاویہ اور اہل شام کی طرف چلو کہ ان سے جنگ کیا جائے تاکہ وہ خدا کی زمین پر سرکش
نہ بنجائین بندگان خدا کو اپنا خدمتگار نہ بنالین۔ لوگون نے بآواز بلند عرض کیا یا امیر المومنین
ہم آپکے انصار اور شیعہ اور آپکے پیرو ہین ہم آپکے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست
ہین کہ ہم آپ کی اطاعت کرنے والے کے مطیع ہین۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کہین ہو جہان آپکی
منشا چاہے آپ ہمکو لے چلین۔ جناب امیرؑ انکے ساتہہ یہ گفتگو کرہی رہے تہے کہ آپ کو خبر
پہونچی کہ خارجیون نے خروج کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن الخباب بن الارت
رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ہے۔ اور انکی بی بی حمل سے تہین اسکا پیٹ چاک کرڈالا ہے انکے سوا اور

تین عورتون کو قتل کیا ہے اور ام السنان الصید۔۔۔ کو بھی مار دیا ہے۔ آپنے حارث بن مرۃ العبدی کو
خوارج کی جانب روانہ کیا کہ اس خبر کی صحت کو دریافت کرکے لکھہ بھیجین اور کوئی بات لکھنے سے باقی نہ
چھوڑین۔ جب حارث خارجیون کے پاس گئے اور ان سے اسکا ماجرا پوچھا ان کمبختون نے انکو بھی مار ڈالا
حضرت امیر ابھی لشکر ہی مین تھے کہ آپ کو انکے قتل کی خبر ملی لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین
آپ ان خارجیون کو کیون یہ چھوڑے جاتے ہین تاکہ ہمارے مال کو ہمارے پیچھے لوٹین اور ہمارے
عیال کو مار ڈالین۔ آپ ہمارے ساتھہ ان کی لڑائی کو تشریف لے چلین۔ جب ہم ان سے فراغت
حاصل کرلین گے تو ہم اپنے شامی دشمنون کی طرف چلین گے۔ اشعث بن قیس نے بھی کھڑے ہوکر اسی
بات کی تائید کی۔ اکثر خیال کیا جاتا تھا کہ اشعث خارجیون کی طرفداری کریگا۔ کیونکہ صفین کے روز
اس نے کہا تھا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہمکو کتاب اللہ کیطرف دعوت
کرتے ہین اب جبکہ اشعث نے انکی برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگون کو معلوم ہوگیا کہ وہ خوارج کی رائے
کا طرفدار نہین ہے۔ حضرت امیر نے بھی خوارج کی طرف روانہ ہونے کا قصد فرمایا اتنے مین ایک
ازدی قوم کا منجم جسکا نام مسافر بن عدی تھا حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیون
کے ساتھہ جنگ کرنے کے لیے فلان ساعت مین باہر نکلین اور اگر آپ اس ساعت کے سوا کسی دوسرے
وقت مین تشریف لیجاوینگے تو آپ کو اور آپکے دوستون کو نہایت تکلیف پہونچیگی۔ حضرت نے اسکے
قول کی مخالفت کی اور اسکی مقررہ ساعت کے برخلاف دوسری ساعت مین جنگ پر تشریف لے گئے
اور ظفریاب ہوگئے جب جناب امیر کوچ فرماکر خوارج کے اتنے قریب جا پہونچے کہ یہان سے آپ انکو اور وہ
آپ کو دیکھہ رہے تھے آپنے انکو کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے بھائیون کے قاتلون کو دیدو کہ ہم ان کو
قتل کردین تو ہم تمھین قتل نہین کرینگے اور تمکو چھوڑ دینگے۔ کیونکہ ہم اہل شام کے ساتھہ جنگ کرنے
کو جانیوالے ہین۔ شاید خدا تعالے تمھارے دلون کو پھیر دے اور جس نیک کام کو تم پہلے کرتے تھے اسی
کیطرف تمکو لوٹا دے۔ خوارج نے جوابدیا کہ ہم سبنے متفق ہوکر انکو قتل کیا ہے۔ اور ہم سب ملکر تمھاری
خون کو بہانا حلال سمجھتے ہین۔ حضرت امیر کے لشکر سے قیس بن سعد بن عبادہ باہر نکلکر کہنے لگے۔
اے بندگان خدا تم ہمارے بھائیون کی قاتلون کو ہمین دیدو اور جس امر سے کہ تم ہم سے علیحدہ
ہوئے ہو۔ اور ہمارے ساتھہ ہو اسی امر مین شامل ہوجاؤ۔ اور ہمارے دشمنون اور اپنے دشمنون
کے ساتھہ جنگ کرنے کے لیئے ہم سے ملجاؤ۔ تم بڑے بھاری گناہ کا ارتکاب کررہے ہو کہ ہمکو مشرک
ٹھیراتے ہو اور خود مسلمانون کے خون بہاتے ہو۔ عبداللہ بن سبحرۃ السلمی انکے جواب مین کہنے

لگا۔ ہمپر حق ظاہر ہوگیا۔ ہم تمہارا اتباع ہرگز نہین کرینگے۔ پہر جناب امیر علیہ السلام خود بدولت لشکر
سے باہر تشریف لیگئے اور خوارج کو مخاطب کرکے فرمانے لگے۔ اے گنہگارون کے گروہ جسکو کہ ناحق
کے جہگڑے اور بیہودہ ہٹ نے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا ہے اور خواہش نفسانی اور ستیزہ خوئی
نے حق کی پیروی سے باز رکہا ہے۔ تمہارے نفوس خود سرکش ہین۔ اور تمنے حکومت کی آڑ پکڑ رکہی
ہے۔ تمنے خود مجہسے اسکی خواہش کی تہی۔ مین تو اسے بار بار منع کرتا رہا۔ مینے تم سے نہین کہا تہا
کہ شامی تمکو دہوکا دے رہے ہین۔ تمنے مخالفون کی مانند میرے کہنے کو نہ مانا اور مثل نافرمان
لوگون کے میرے دشمن بنگئے۔ مینے ناچار اپنی راے کو بہی تمہاری راے کیطرف پہیر دیا باوجودیکہ
اسوقت شامیون کا کام تمام ہوچکا تہا اور وہ پریشان ہو کر شکست دیکہنے کے قریب ہوگئے تہے
لیکن تمہارے بڑے بوڑہون کی راے اسپر قرار پائی کہ دو شخص حکم بنائے جائین پہر مینے
ان دونون سے یہ شرط ٹہیرائی کہ قرآن سے فیصلہ کرین اور ہرگز اس سے تجاوز نہ کرین مگر ان دونون
نے حق کو چہوڑ دیا۔ باوجودیکہ حق انکی آنکہون کے سامنے پہر رہا تہا۔ اب تم بیان کرو کہ کیون
تم ہمارے ساتہہ لڑنے کو حلال سمجہتے ہو۔ اسپر تم لوگون کو ناحق ستاتے ہو اور ۔۔! انکے گلے کاٹتے
ہو یہ بات تو دنیا و آخرت مین صاف گہاٹا کہانے کی نشانی ہے یہ سنکر خوارج چلانے لگے کہ ہرگز
کوئی جواب نہ دے اور لڑائی پر آمادہ ہوجاؤ۔ اور پکار کر کہنے لگے جنت کے سوا اور کوئی مقام
آرام کا نہین ہے حضرت اپنے اصحاب کے پاس واپس تشریف لے آئے اور صف آرائی کا حکم
دیا میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبیب بن ربعی یا معقل ابن قیس الریاحی کو مقرر کیا اور سوارون
کی سپہ سالاری ابو ایوب انصاری کی سپرد فرمائی اور پیادون کی افسری ابوقتادہ انصاری
کے متعلق کی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلب مین جاگزین ہوئے
خوارج نے میمنہ زید ابن قیس الطائی اور میسرہ شریح ابن عوفی العبسی کے سپرد کرکے سوارون
پر حمزہ بن سنان الاسدی اور پیادون پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مقرر کیا۔ ادہر جناب امیر
علیہ السلام نے رایت امان حضرت ابو ایوب انصاری کے تفویض فرمایا۔ انہون نے بآواز بلند پکار
کر منادی کردی کہ جو شخص اس علم کے نیچے آجائیگا اور اسنے کسی کو قتل نہ کیا ہوگا اور کسی مسلمان کو
اذیت نہ پہونچائی ہوگی۔ اسکو قتل سے امان ملیگا اور جو شخص کوفہ کو چلا جائے یا مدائن کو لوٹ جائے
اسکو بہی امان حاصل ہے۔ اگر اسوقت بہی ہمارے بہائیون کے قاتل ہمکو دیدیے جائین تو ہمین
تمہارے ساتہ جنگ کرنے کی ضرورت نہین منادی کو سنکر فروہ بن نوفل الاشجعی پانسو سوار

لیکر حضرت امیر کے لشکر مین آملا اور ایک گروہ انمین سے کوفہ کو اور ایک گروہ مدائن کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب ان کی جمعیت تھی لیکن ان مین سے چار ہزار باقی رہ گئے۔ اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنیکو دوڑے۔ آپنے اپنے لشکر سے فرمایا جبتک کہ وہ تم پر حملہ نکرین تم ان سے کچھ مت کہو اتنے مین خارجی الرواح الرواح فی الجنۃ پکارتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ حضرت امیر کے لشکر دو حصون مین منقسم ہو گئی اور خارجیون کو بیچ مین لے لیا۔ میمنا و میسرہ کی فوجین دونون طرف سے انپر لوٹ پڑین تیر انداز انکے سامنے آکھڑے ہوئے اور پیادے تلوارون اور نیزون سے انپر ٹوٹ پڑے۔ کچھ دیر نہین گذرنی پائی تھی کہ سوا سات آدمیون کے تمام خارجی مارے گئے۔ دو آدمی ان مین سے خراسان کیطرف بھاگ نکلے۔ چنانچہ ابتک اس ملک مین ان دونون کی نسل موجود ہے اور دو آدمی یمن کیجانب فرار کر گئے وہان بھی ان کی نسل موجود ہے جو اباضیہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انکے مورث اعلی کا نام عبداللہ بن اباض تھا۔ اور دو آدمی تل موزن کیطرف چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال و متاع غنیمت مین دستیاب ہوا اور حضرت کے لشکر مین سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ اور خارجیون سے صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر علیہ السلام کی کرامت تھی کہ آپنے اس جنگ سے پیشتر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری فوج مین سے دس آدمی بھی نہین مارے جاوینگے اور انکی گروہ مین سے دس آدمی بھی باقی نہین بچین گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر خوارج کے ظہور سے پیشتر اپنے اصحاب سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایک ایسا گروہ خروج کرنے والا ہے جو دین سے اس طرح پر بھاگیگا جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکی علامت یہ ہے کہ ان مین ایک نہتھا آدمی ہوگا۔ بارہا لوگون نے اس گفتگو کو جناب امیر سے سنا ہوا تھا جب نہروانیون نے خروج کیا۔ تو آپ اپنے دوستون کے ساتھ انکے جنگ کے لیے تشریف لے گئے اور جو معاملہ کہ گذرنا تھا گذر چکا اور آپکو جنگ سے فراغت حاصل ہوگئی۔ آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اب انمین تم اس نہتھی کو تلاش کرو لوگ اسکو تلاش کرنے لگے بعض شخصون نے آکر عرض کیا وہ تو ان مین نہین ملتا۔ بلکہ بعض یہی کہنے لگے کہ وہ ان مین نہین ہے آپنے فرمایا واللہ وہ انہین مین ہے قسم ہے خدا کی نہ مینے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ اتنے مین ایک شخص نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہمنے اسے ڈھونڈھ نکالا ہے بعض راویون کا یہ بیان ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی آکر اسکے دستیاب ہونیکا مژدہ سناتا حضرت خود بدولت اسکی تلاش کو نکلے آپکے ساتھ ابن تمامہ الحنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہان نہر کے کنارے ایک گڑھے مین پچاس لاشون کے نیچے سے برامد ہوا سب لوگون نے اسکو دیکھا کہ اسکا ایک ہاتھ مع بازو کے نہین ہے اور جائے ہاتھ

کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے ۔ اور سر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اسپر کالے کالے بال جمے ہوئے ہین جب اسکو کہینچا جاتا تھا تو وہ ٹہیک دوسرے ہاتہ کے برابر لانبا ہو جاتا تھا اور جب چہوڑ دیا جاتا تو پہر سمٹ کر پستان کی سی شکل بنجاتا تھا جب جناب امیر نے اسکو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ نہ مینے جہوٹ کہا تھا ۔ اور نہ مجہ سے جہوٹ کہا گیا تھا مگر اسبات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل نیک نہ چہوڑ بیٹہو ۔ تو مین تمکو اس شخص کی شان مین کہ جو ان لوگون سے لڑا ہے اور لڑائی مین اس شخص کو نگاہ رکہا ہے چنانچہ جس حق پر کہ ہم مین جو کچہ کہ خداے پاک نے اپنے نبی کریم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے ضرور بیان کر دیتا ۔

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے ۔ یہ واقعہ ۳۸ھ اڑتیس ہجری مین پیش آیا اور اس واقعہ مین جناب امیر علیہ السلام کے دوستون مین سے یزید بن نویرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ۔ انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور انکو شرف سبقت فی الاسلام بہی حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنتی ہونے کی نسبت اپنی زبان مبارک سے بشارت بیان فرمائی تہی انکو ابتدا ء واقعہ ہی مین خوارج نے شہید کیا ۔

ان لوگون کی تعداد جنکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتہ سے قتل کیا ہے

روضۃ الصفا مین خاوند شاہ لکہتے ہین نقل ست کہ حضرت امیر ؑ در ایام ترعرع فرزندان خود را بسیار وصیت نمودہ بود از انجملہ یکے این ست کہ امیر المومنین حسن ؑ فرمود کہ چون من رحلت کنم چنان مکن کہ خلق را معلوم شود کہ مدفن من کدام ست کہ من دہ ہزار کس از شجاعان کفر و دلیران اسلام کہ قتل بر ایشان واجب بود بدست خود کشتہ ام و میترسم کہ قدر بار اینان قبر من بشگافند و مخالفت من از بنی امیہ بیشتر است انتہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا حال لکہتے ہین اور یہ بہی دو قسم پر ہے جیسے حسن صورت و قوت بدن ۔

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت ہیں جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب میں مشہور تھے +

عن ابی الجحاج قال رأیت علیاً یخطب و کان من احسن الناس وجہا (اسد الغابہ) ابی الجحاج کہتے ہیں کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام کو خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی حلیہ مبارک

(۱) عن محمد بن باقر قال کان علی مقبل العینین عظیمہما ذا بطن اصلع ربعۃ لا یخضب (اسد الغابہ) جناب محمد بن باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر بڑی سیاہ آنکھوں والے اور توندیلی پیٹ والے تھے انکے چاندپر بال کم تھے انکا قد میانہ تھا داڑہی کو نہیں رنگتے تھے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطہر قوما من الذنوب بالصلعۃ فی رؤسہم وان علیا لاولہم (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السیلانی الرازی فی مناقب الصحابہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ایک قوم کو گناہوں سے بوجہ انکے چندلے ہونیکے پاک کیا ہے اور علی ان سب سے پہلا ہے +

(۳) عن ابی لبید قال رأیت علیا یتوضأ فحسر العمامۃ عن رأسہ فرأیت رأسہ مثل راحتی علیہ مثل خط الاصابع من الشعر (اخرجہ ابن الضحاک) ابولبید سے روایت ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپنے اپنا عمامہ سر سے اٹھایا میںنے آپکے سر کو دیکھا کہ مثل میری ہتیلی کے تہا اسپر انگلیوں کے خط کیطرح بال تھے +

(۴) عن قیس بن عباد قال قدمت المدینۃ اطلب العلم فرأیت رجلا علیہ بردان ولہ ضفیرتان قد وضع یدہ علی عاتق عمر فقلت من ہذا قالوا علی (اخرجہ بن الضحاک) قیس بن عباد کہتا ہے کہ میں مدینہ میں علم حاصل کرنے کے لیے گیا ایک آدمی کو دیکھا اسپر صرف دو چادریں تہیں میںنے ایک ردا اور ایک تہبند اور انکی دو چوٹیں گندہے ہوئے ہیں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندہے پر ہاتہ دہرے ہوئے تھے میںنے پوچہا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا علی ہیں +

قال محب الطبری فی ریاض النضرہ ولا تضاد بینہما او یکون الشعر انحسر عن وسط رأسہ وکان فی جوانبہ شعر متہدل یعنے ان دونوں روایتوں میں تضاد نہیں ہے جبکہ جناب امیر کے سر اقدس کے چاندپر کم ہونا بالوں کا مانا جائے اور گدی کی طرف کے بال چہوٹے ہوئے تسلیم کیے جائیں +

(۵) قال ابو اسحاق السبیعی رأیته ابیض الراس واللحیة وکان ربما خضب اللحیة (اسد الغابہ)
ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہو کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ انکے سر اور داڑھی
کے بال بالکل سفید تھے اور کبھی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے ۔

(۶) عن رزام بن سعد الضبی قال سمعت ابی ینعت علیا قال کان رجل فوق الربعة ضخم
المنکبین طویل اللحیة وان شئت قلت اذا نظرت الیه قلت ادم وان تبنته من قریب قلت
ان یکون اسمر ادنی من ان یکون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہو کہ مینے
اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر میانہ قد سے کچھ اونچے
تھے انکے شانے اور بازو بھرے بھرے اور گھنی داڑھی تھی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ سبزہ
رنگ ہین اور اگر تو گہری نظر کرکے انکو قریب سے دیکھتا تو کھلتی ہوئی گندمی رنگ تھی قریب سبزہ
رنگ کے ۔

(۷) عن قدامة بن عتاب قال کان علی ضخم البطن ضخم مشاش المنکب ضخم عضلة الذراع ضخم
عضلة الساق دقیق مستدقها قال ورأیته یخطب فی یوم من الشتاء علیه قمیص وازار
قطریان معتم بشئ مما ینسج فی سواد کم (اسد الغابہ) قدامہ بن عتاب سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام
توندیلے پیٹ والے تھے انکی شانہ کی ہڈی چوڑی تھی انکے بازو بھرے بھرے اور کلائیان باریک اور
انکی رانین پر گوشت اور پنڈلیان پتلی تھین مینے انکو جاڑے کے موسم مین دیکھا تھا وہ قطری قمیص
پہنے ہوئے اور قطری تہبند باندہے ہوئے تھے انکا عمامہ سیاہ دہاریون والا تھا ۔

(۸) عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب وکان من احسن الناس وجها وقیل کان کانما کسر
ثم جبر لا یغیر شیبه خفیف المشی ضحوک السن (اسد الغابہ) ابو الحجاج سے مروی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام کو مینے خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا کہ سب لوگون سے خوبصورت تھے اور روایت ہو کہ ایسے
تھے اپنی داڑھی کو نہین رنگتے تھے آہستہ چلتے تھے انکے دانت ہنسی سے کھلے رہتے تھے ۔

(۹) واحسن ما رأیته فی صفته رضی الله عنه کان ربعة من الرجال الی القصر ما هو ادعج
العینین حسن الوجه کانه القمر لیلة البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شثن الکفین
اعین کان عنقه ابریق فضة اصلع لیس فی رأسه شعر الا من خلفه کثیر اللحیة منکبیه مشاش
کمشاش السبع الضاری لا یبین عضده من ساعده قد ادمجت ادماجا اذا مشی تکفا وان امسک بذراع
رجل امسک بنفسه فلم یستطع ان یتنفس وهو الی السمرة ما هو شدید الساعد والید فاذا

مشی الی الحروب هرولۃ ثبت الجنان قویا ما صارع احد قط الا صرعه شجاعا منصورا علی من لاقاہ (استیعاب) علامہ ابن عبد البر استیعاب میں بصدر ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں کہ میں نے کیا خوب انکے اوصاف لکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ جناب امیر کا قد مبارک میانہ مگر کسیقدر پستہ تھا انکی آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تہیں انکا چہرہ خوبصورتی میں چودہویں رات کے چاند کی مثل تہا۔ انکا پیٹ توندیلا اور ان کے کندہوں کی ہڈی چوڑی تہی انکی ہتھیلیاں سخت تہیں موٹی موٹی انگلیوں والے تھے انکی گردن مثل ایک چاندی کی صراحی کے تہی۔ انکے چاند پر بال کم تہے مگر گدی اور سر پیچھے کی طرف سے سر بالوں سے بہرا ہوا تہا انکی داڑہی اسقدر گھنی تہی کہ کندہوں کے دونوں طرف تک پہونچتی تہی دونوں کندہوں کی ہڈیاں مثل شیر کے کندہوں کی ہڈیوں کی تہیں انکی کلائی اور بازوؤں میں فرق نہیں تہا یعنے دونوں ایک سے تہے اور ٹہوس اور مضبوط تہے چلنے میں آگے کو جہک کر چلتے تہے جب کسی کی کلائی پکڑ لیتے تو اس شخص کا گلا گھٹ جاتا کہ وہ سانس نہیں لے سکتا تہا وہ رنگ میں گندم گون تہے انکی کلائی اور ہاتھ سخت تہے جب جنگ کو جاتے تہے تو دوڑ کر نہایت ٹہنڈے دل سے جاتے تہے وہ ایسے بہادر تہے کہ جس سے جنگ کی اس پر فتحیاب ہوئے۔

(۱۰) عن الشعبی قال رأیت علیا وراسه ولحیته قطن بیضاء (اخرجه ابن الضحاک) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر کو دیکھا کہ آپ کا سر اور داڑہی سفید روئی کی طرح تہی۔

اور محب الطبری ریاض النضرہ میں لکھتے ہیں وروی انه کان اصفر اللحیۃ والمشهور انه کان ابیضها فیشبه ان یکون خضب مرۃ ثم ترک یعنے روایت ہے کہ آپ کی ریش مبارک زرد تہی اور مشہور زیادہ تر یہ ہے کہ سفید تہی شاید کبہی آپنے اپنی ریش مبارک رنگا ہو اور پہر چھوڑ دیا ہو۔

جناب امیر علیہ السلام کی قوت بدن

عن ابی رافع قال خرجنا مع علی حین بعثه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برایته فلما دنا من الحصن فخرج الیه اهله فقاتلهم فضربه رجل یهودی وطرح ترسه من یده فتناول الباب کان عند الحصن فترس به نفسه فلم یزل بیده حتی فتح اللہ علیه ثم القاہ من یده حین فرغ فلقد رأیتنی فی نفر معی سبعة عشر وانا منهم نجهد علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبه (اخرجه احمد) ابو رافع رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول کہ جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر کو علم دیکر خیبر میں روانہ کیا ہم جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتہ تہے۔ ایک یہودی نے قلعہ سے نکلکر ان

سر چوٹ چلائی آپ نے سپر پھینک کر قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا جب تک کہ خدا تبارک و تعالے نے آپ کو فتح دی وہ آپ کے ہاتھ اقدس مین تھا۔ پھر آپ نے اسے پھینک دیا جسے ستر آدمیون کے ساتھ اسے لوٹنا چاہا وہ ہم سے نہ لوٹ سکا ❖

عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال حمل علی الباب علی ظهره یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیه ففتحوها و انهم جروه بعد ذلك فلم یحمله الا اربعون رجلا (تاریخ الخلفا) وفی کنز العمال عن جابر بن سمرة فقال هذا حدیث حسن وفی طریق ثم اجتمع علی سبعون رجلا جهدهم ان اعادوا الباب (اخرجهما الحاکمی فی الاربعین) جابر بن عبد الله رضی الله تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیبر کے دن دروازہ کو اپنی پشت اقدس پر اٹھا لیا تھا یہان تک کہ مسلمانون نے اس پر چڑھ کر قلعہ کو فتح کیا بعد اس کے چالیس آدمیون نے اس کو اٹھانا چاہا۔ تو نہ اوٹھا سکے کنز العمال مین یہ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے اور صاحب کنز العمال کہتے ہین کہ یہ حدیث کمی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ پھر ساٹھ آدمیون نے اسکے لوٹانے پر کوشش کی ❖

(۲) لما توجه علی الی صفین و احتاج اصحابه الی الماء والتمسوا یمینا و شمالا فلم یجدوه فعدل بهم امیر المؤمنین عن الجادة قلیلا فلاح لهم الدیر فساروا فسألوا من فیه عن الماء فقال بینکم و بین الماء فرسخان فسیروا الحیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراهب فقالوا یامرنا ان نسیر الی حیث اومی الینا لعلنا ندرك الماء ولیس لنا قوة فقال علی لاحاجة بکم الی ذلك ولوی عنق بغلته نحو القبلة واشار الی مکان یقرب الدیر فقال اکشفوه فظهرت صخرة عظیمة فقالوا یا امیر المؤمنین ههنا صخرة علی الماء فاجتهدوا فی قلعها فما زالت عن موضعها فاجتمع القوم وجهدوا فی تحریکها فلم یجدوا الی ذلك سبیلا واستصعبت علیهم فلما رای ذلك لوی رجله عن سرجه ثم حسر عن ساعده و وضع اصابعه تحت جانب الصخرة فحرکها وقلعها بیده فظهر لهم الماء فبادروا وشربوا وکان اعذب ما هو شربوه فی سفرهم وابرده ثم جاء الی الصخرة فتناولها بیده و وضعها حیث کانت والراهب ینظر من فوق دیره فنادی یا قوم انزلونی فانزلوه فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا هذا انت نبی مرسل قال لا قال فملك مقرب قال لا قال انا وصی رسول الله محمد بن عبد الله خاتم النبیین قال ابسط یدك اسلم علی یدك فبسط امیر المؤمنین والراهب اسلم علی یدیه ر[illegible]

السئول لطلحة الشافعی) جناب امیر علیہ السلام جب صفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مقام پر جناب امیر کے
رفقا کے پاس پانی نہ رہا وہنے بائین ڈھونڈھا کہین پتہ نہ ملا جناب امیرؑ انکو رستہ سے اتار کر ایک طرف
لیگئے تھوڑی دور جاکر میدان مین عیسائیون کا ایک گرجا دکھائی دیا لوگون نے اسکے قریب جاکر اسکو
پادری سے پانی کے لیے استفسار کیا اس نے کہا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف کہ مین تمہین
اشارہ کرتا ہون اس طرف چلے جاؤ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائے گا امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنو راہب
کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ وہ ہم کو پانی کا پتہ بتاتا ہے کہ یہان سے دو فرسخ پر ہے لیکن ہم مین
وہان تک پہونچنے کی طاقت نہین جناب امیرؑ نے فرمایا تمکو وہان جانے کی ضرورت نہین قبلہ کیطرف
اپنی خچر کا منہ پھیر کر اس دیر کے قریب ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو کھودو لوگون نے
کھودنا شروع کیا وہان ایک بھاری پتھر نمودار ہوا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین یہان ایک پتھر
ہے جس مین کھودنا ممکن نہین آپنے فرمایا یہی پتھر پانی پر ہے لوگون نے اسکو اکھاڑنا شروع کیا اسکو
جنبش تک نہ ہوئی اور وہ اپنی جگہہ پر سے نہ ہلا۔ تمام لشکر کے لوگون نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ
سے نہ ہٹا۔ یہ دیکھکر آپ اپنی سواری سے اترے اور آستین کو لوٹکر اس پتھر کے نیچے انگلیان رکھکر اسکو
ہلایا اور ہاتھ پر اٹھا لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹھے پانیکا چشمہ نکل آیا لوگ دوڑکر پانی پینے لگے انکو پورے
سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی نہین ملا تھا پھر آپنے اس پتھر کو وہین پر رکھدیا جس طرح سے کہ وہ
پہلے تھا راہب اپنے گرجا کی چھت پر سے یہ کیفیت دیکھہ رہا تھا لوگون سے کہنے لگا مجھے نیچے اتارو لوگون
نے اسے چھت پر سے نیچے اتارا اور جناب امیرؑ کی سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ
نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین وہ بولا تو آپ فرشتہ مقرب ہین آپنے فرمایا نہین مین خدا کے رسول محمد
ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا وصی ہون راہب کہنے لگا آپ ہاتھ بڑہائین مین آپکے
ہاتھ پر مشرف باسلام ہوتا ہون آپنے ہاتھ بڑہایا اور وہ راہب مسلمان ہوگیا۔

(۳) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذهبت لانهض به فرای منی ضعفا وجلس لی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبه قال لیخیل الی انی لو شئت لنلت
افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیه تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاوله عن یمینه وعن
شماله ومن بین یدیه ومن خلفه حتی استمکنت منه قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقذف به فقذفت به فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نستبق حتی تواریناً بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والحاکم)
جناب علی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھہ جا مین بیٹھہ گیا اور میرے دوش پر سوار ہوئے مین اٹھنے لگا جبکہ جناب نے
میری ناتوانی کو دیکھا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھہ گئے اور فرمایا میرے کندہے پر سوار ہو مین جب
دوش اقدس پر سوار ہوا تو خیال کیا جاتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ
جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چہت پر چڑھ گیا۔ وہان ایک مورت پیتل یا تانبے کی رکھی ہوئی تہی
مین اسکو دہنے بائین اور آگے پیچہے سے ہلانے لگا یہانتک کہ وہ اکھڑ گئی جناب نے مجھے فرمایا کہ اسکو
پہینکدے مینے اسکو اکہاڑ کر پہینکدیا وہ بت اسطرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کانچ ٹوٹ جاتا ہے
پہر مین اتر آیا اور جناب کی معیت مین دوڑنے لگا اور ہم دونون گہر مین چہپ گئے تاکہ کوئی ہمکو نہ دیکہے
علامہ ابن حدید کہتے ہین کہ اس بت کا نام ہبل تہا اور وزن مین اسقدر بہاری تہا کہ کئی آدمی اسکو
نہین اٹہا سکتے تہے جناب امیر نے اسکو بآسانی اٹہا لیا۔
باوجودیکہ حضرت امیر اکثر صائم الدہر رہتے تہے۔ اور کہانا بہی پیٹ بہر کر نہین کہاتے تہے اور وہ
بہی سوکہی روٹی ہوا کرتی تہی اسپر قوت کا یہ حال تہا کہ ابن قتیبہ لکہتے ہین ما صارع احدا الا صرعہ
یعنے کسی پہلوان سے حضرت نے کشتی نہین کی کہ اسکو پچہاڑا نہ ہو۔ حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل
باب شجاعت مین بیان ہوچکا ہے صرف اسیقدر بیان کافی ہے۔ غرضکہ حضرت کی قوت مظہر قوت خدا
تہی چنانچہ خود حضرت کا مقولہ ہے ما قلعت باب خیبر بقوۃ جسمانیۃ ولکن بقوۃ رحمانیۃ یعنے
ہمنے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہین اکہاڑا بلکہ قوت رحمانی سے اکہاڑا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجیہ کا بیان

فضائل خارجی کئی قسم پر ہین مثل نسب کا عالی ہونا۔ قرابت اچہی ہونی۔ مصاہرہ مین شرف کا ہونا۔ اولاد صالح ہو

جناب امیر کی نسب عالی

علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن
کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ناحور بن یعود بن تیہب بن یشجب بن

ثابت بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراھیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نسب عالی اس سے کیا بہتر ہو سکتی ہے کہ جناب مرتضی والدین کیطرف سے ہاشمی اور ہم جد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے فضائل مین بیشمار حدیثین وارد ہین +

بنی ہاشم کے فضائل کا بیان

(۱) عن واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی بنی کنانۃ من بنی اسمٰعیل واصطفی من بنی کنانۃ قریشا ثم اصطفی من قریش بنی ھاشم (اخرجہ المسلم والترمذی وابو حاتم وغیرھم) واثلہ سے روایت ہو کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منتخب کیا اللہ تعالے نے بنی کنانہ کو بنی اسمعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو +

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جبریل علیہ السلام قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا فلم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔ (اخرجہ احمد فی المناقب والذھبی فی المخلص والحاملی والسمرقندی وابن الجراح) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے مینے مشرق سے اور مغرب سے زمین کو لوٹا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی باپ کی اولاد کو نہین پایا +

بنی ہاشم کا سب سے اول جنت مین جانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر بنی ھاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقۃ باب الجنۃ ما بدأت الا بکم (اخرجہ احمد فی المناقب والمخلص الذھبی والحاملی) جناب علی سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے گروہ بنی ہاشم اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے مجھ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر مینے جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑی تو مین ہرگز تمہارے سوا کسی سے اندر داخل کرنیکا آغاز نہین کرونگا

بنی ہاشم کی عیادت کا مسلمانون پر فرض ہونا

عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب للزبیر بن عوام ھل لک فی ان تعود الحسن ابن علی فانہ مریض فکان الزبیر تلکا علیہ فقال لہ عمر اما علمت ان عیادۃ بنی ھاشم فریضۃ وزیارتھم نافلۃ (اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام سے کہا کیا تم جناب حسن کی بیمار پرسی کا ارادہ رکھتے ہو کیونکہ وہ بیمار ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ اس میں توقف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور زیارت انکی نفل +

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحۃ بن مصرف قال کان یقال البغض بنی ھاشم نفاق (اخرجہ ابوبکر ابن یوسف البھلول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ عہد صحابہ میں کہا جاتا تہا کہ بنی ہاشم کا بغض علامت نفاق ہے +

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن بنی عبد المطلب سادات اھل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمھدی (اخرجہ ابن ماجۃ والدیلمی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ لکم ثلثۃ ان یجعل لکم جودا نجدا رحماء (اخرجہ ابن السری) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے ای بنی عبد المطلب میں نے تمہارے لیے خدا سے تین باتوں کی دعا کی ہے کہ تمکو سخی اور دلیر اور رحیم دل بنا دے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ ان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یعلم جاھلکم وان یجعلکم رحماء نجباء (اخرجہ الملا فی سیرتہ وابوبکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر القنوانی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے ای بنی عبد المطلب میں نے خدا سے آرزو کی ہے کہ تمہارے قائم کو ثابت رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے اور تمہاری جاہل کو تعلیم کرے اور تمکو رحم دل اور نجیب بنائے

عن ابن عباس قال دخل اناس من قريش على صفية بنت عبد المطلب فجعلوا يتفاخرون ويذكرون الجاهلية فقالت صفية منا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا تنبت النخلة فى الارض الكباء قالت وما الكباء قالوا الارض التى ليست بطيبة فذكرت ذلك صفية لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بلال هجر بالصلوة فهجر فقام على المنبر فنادى بصوت عال يا ايها الناس من انا قالوا انت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انسبونى قالوا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب قال اجل انا محمد بن عبد الله وانا رسول الله فما بال اقوام يبتذلون اهلى فوالله لانا افضلهم اصلا وخيرهم موضعا (اخرجه البزار والمحب الطبرى فى الاكتفاء) ابن عباسؓ نقل کرتے ہیں کہ چند آدمی قریش کے صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس گئے اور فخر کرنے لگے اور جاہلیت کا ذکر کرنے لگے جناب صفیہ نے کہا ہم میں سے جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہیں وہ کہنے لگے ایک درخت زمین کبا میں پیدا ہوا ہے صفیہ نے کہا کیا چیز ہے وہ کہنے لگے کبا وہ زمین ہے جو اچھی نہ ہو یہ بات کو صفیہ نے جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے بیان کیا آنحضرتؐ نے بلال سے کہا اے بلال لوگوں کو نماز کے لیئے پکار بلال رضی الله عنہ نے لوگوں کو نماز کے لیے پکارا آنحضرت منبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو میں کون ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ رسول الله ہیں آپ نے فرمایا میری نسب بیان کرو لوگوں نے کہا آپ محمدؐ بن عبد الله بن عبد المطلب ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں محمدؐ بن عبد الله اور رسول الله ہوں پس کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے اہل کو حقیر سمجھتے ہیں واللہ میں سب لوگوں سے از روی اصل و وضع بہت افضل ہوں ٭

عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يقول الناس فى اهله فصعد المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انا محمد بن عبد الله ابن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلنى فى خير خلقه ثم جعلهم فرقتين وجعلنى فى خير فرقة وخلق القبائل فجعلنى فى خير قبيلة وجعلهم بيوتا فجعلنى فى خيرهم بيتا (اخرجه احمد) جناب عباس بن عبد المطلب رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو خبر لگی کہ لوگ آپ کے اہل کی نسبت کچھ کہتے ہیں پس حضرت منبر پر چڑھے اور فرمانے لگے میں کون ہوں لوگوں نے عرض کیا آپ رسول الله ہیں آپ نے فرمایا میں محمد بن عبد الله ہوں خدا نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے اچھی بہترین خلقت میں گردانا پھر انکے دو گروہ بنائے اور مجھے انکے بہتر گروہ سے بنایا پھر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلہ میں سے بنایا پھر انکے گھر بنائے اور مجھے ان میں سے اچھے گھر میں سے اٹھایا ٭

جناب ابوطالب ابن عبدالمطلب کا ذکر

جناب ابوطالب کا نام عبد مناف ہی بعض مورخین نے عمران بہی لکہا ہے حاکم لکہتے ہین کہ انکا نام عبد مناف ہے اور ابوطالب آپکی کنیت ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کے برادر عینی تہے ان دونو بزرگوار دن کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ المخزومیہ تہین۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ مین لکہتے ہین کان ابوطالب ممن حرم الخمر علیہ فی الجاہلیۃ کابیہ عبدالمطلب یعنے ابوطالب ان لوگون مین سے تہے کہ جنہون نے جاہلیت مین اپنے پر شراب کو حرام کیا ہوا تہا مثل اپنے والد عبدالمطلب کے +

ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخمینا ۳۵ برس بڑے تہے۔ اور باوجودیکہ فقیر تہے لیکن شیخ القریش اور سید البطحا اور رئیس مکہ معظمہ مشہور تہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو سوقت آپکی جد امجد عبدالمطلب بقید حیات تہے حضرت انکے دامن عاطفت مین تربیت پاتے رہے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو جناب ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کفیل حال ہوئے اصابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن حجر لکہتے ہین لما مات عبدالمطلب اوصی بمحمد الی ابی طالب فکفلہ واحسن تربیتہ وسافر بصحبتہ الی الشام وھو شاب و لما بعث قام فی نصرتہ وذب عنہ لمن عاداہ ومدحہ عدۃ مدائح منہا قولہ لما استسقی اھل مکۃ فسقوا ۔ وابیض یستسقی الغمام بوجہہ + ثمال الیتامی عصمۃ للارامل یعنے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا انہون جناب ابوطالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے لیے وصیت کی پس جناب ابوطالب نے آپکی عمدہ طرح سے کفالت کی اور تربیت مین اپنے باپ کی وصیت بجالائے۔ اور آپ کو ساتہ لیکر شام کا سفر کیا حضرت اسوقت جوان ہوچکے تہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث بالرسالۃ ہوئے جناب ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کو اٹہہ کہڑے ہوئے۔ اور جو لوگ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوگئے تہے انکے شر کو حضرت سے دور کیا اور حضرت کی بہت تعریفین بیان کین منجملہ انکے جناب ابوطالب کا وہ مشہور شعر ہے کہ جب ایک دفعہ مکہ کے لوگ خشک سالی مین مبتلا ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سی باران رحمت نازل ہوئی جناب ابوطالب نے آپ کی مدح مین کہا تہا جسکا کہ ترجمہ یہ ہے ؎

جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم بہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہین آپ کی وجہ سے

ابن سی جو پرستا ہو اور آپ قیمیون سکے فریادرس اور بیمار اُن کے پشت و پناہ ہین محدث علی ابن برہان الدین الشافعی انسان العیون مین جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے رہتے ہین اس طرح سے بیان کرتے ہین وکان ابوطالب فی کل لیلة یامر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یاتی فراشه ویضطجع به فاذا نام الناس اقامه وامر احد بنیه او غیرہم من اخوانه او ابن عمه ان یضطجع مکانه خوفا علیه ان یغتاله احد ممن یرید به السوء یعنے جناب ابوطالب ہر شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر لیٹنے کے لیے کہتے اور جب لوگ سو جاتے تو آپ کو وہان سے اٹھا کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپکے بستر پر اس خوف سے سلاتے کہ مبادا وہ لوگ کہ آپکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے آپ کو تکلیف نہ پہونچائین ۔

عن ابن عباس فی قوله تعالی وینهون وینأون عنه قال نزلت فی ابوطالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله علیه وسلم دنیای عملجاعیه (اخرجه عبد الرزاق فی المصنف) جناب ابن عباس اس آیت کے شان نزول مین جسکا کہ یہ ترجمہ ہے (کہ بند کرتے ہین اور باز رکھتے ہین اس سے) کہتے ہین کہ یہ آیت جناب ابوطالب کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے تھے اور حضرت کو بھی جسکے لیے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے ۔

وما نقله القرطبی فی کتابه المسمی بالاعلام عن مودة محبت ابی طالب لسیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد خرج الکعبة یوما واراد ان یصلی فلما دخل فی الصلوة قال ابوجهل لعنه الله من یقوم الی هذا الرجل فیفسد علیه الصلوة فقام عبد الله بن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ به وجه النبی صلی الله علیه وسلم فانفتل النبی صلی الله علیه وسلم من صلوته واتی الی ابی طالب عمه وقال یا عم الا تری ما فعل بی فقال له ابوطالب من فعل بك هذا فقال النبی صلی الله علیه وسلم عبد الله بن الزبعری فقام ابوطالب فوضع سیفه علی عاتقه ومشی حتی اتی القوم فلما راوه قد اقبل نهضوا له فقال ابوطالب ان قام رجل جللته بسیفی هذا ثم قال یا بنی من فعل بك هذا فقال عبد الله بن الزبعری فاخذ ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوههم وثیابهم واساء لهم القول قرطبی اپنی کتاب اعلام مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہین کہ ایک دن جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین تشریف لیگئے اور نماز پڑھنے لگے ابوجہل لعین نے کہا کوئی ہے کہ انکی نماز کو فاسد کرے یہ سنکر عبد اللہ بن زبعری نے اٹھکر لید اور خون آنحضرت صلو

اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منہ مبارک پر ملدیا حضرت وہان سے نماز کو ترک کرکے اپنے چچا ابوطالب کے پاس گئے اور کہا اے چچا تم نہین دیکھتے ہو کہ میرے ساتھہ کیا کیا گیا ہے ابوطالب نے پوچھا کہ یہ گستاخی کس نے کی ہے آپنے فرمایا عبداللہ بن زبعری نے پس جناب ابوطالب اپنے کاندہے پر تلوار رکھکر لوگون کے پاس آئے جب ان لوگون نے ابوطالب کو متوجہ اپنی طرف پایا تو وہ اٹھہ کھڑے ہوئے جناب ابوطالب نے کہا واللہ اگر کوئی تم مین سے اٹھیگا تو مین اس تلوار سے اسکو قتل کرونگا بعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا اسے میرے بیٹے کس نے تم سے یہ گستاخی کی ہے آپ نے عبداللہ بن زبعری کا نام لیا جناب ابوطالب نے لید اور خون لیکر انکے چہرون اور داڑھیون کو اور کپڑون کو ملدیا اور سخت و سست باتین کہین ✤

انکے اسلام لانیکی نسبت نہایت اختلاف ہی۔ ثقۃ الحفاظ ابوالکرام عبدالسلام بن محمد بن حسن لکھتے ہین اتفق ائمۃ اھل البیت ان اباطالب مات مسلما وخلاف اھل البیت فی الاسلام غیر معتبر یعنے ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس بات پر متفق ہین کہ جناب ابوطالب مسلمان ہوگئے تھے اور انکے اسلام مین اہل بیت کے خلاف روایتین معتبر نہین ✤

انسان العیون مین علامہ علی بن برہان الدین الشافعی لکھتے ہین عن مقاتل ان اباطالب قال عند موتہ یا معشر بنی ھاشم اطیعوا محمدا وصدقوا ترشدوا (مقاتل سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب نے وقت وفات بنی ہاشم کو وصیت کی کہ اسے گروہ بنی ہاشم تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور انکو سچا جانو ہدایت پکڑو۔ رستگاری پاؤگے ✤

عن ابن عباس قال لما تقارب من ابی طالب الموت نظر العباس الیہ یحرک شفتیہ فاصغی الیہ فقال یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بھا (انسان العیون للعلامہ علی بن برہان الدین الشافعی) اس روایت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بھی مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ در روایت ابن اسحاق آمدہ کہ وے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ و ابن عباس گفتہ کہ چون قریب شد موت ابوطالب نظر کرد عباس بسوئے وے و دید کہ می جنباند لبہا سے خود را پس گوش نہاد لبہے او پس گفت بآنحضرت یا ابن اخی واللہ بتحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو اور ابدان کلمہ۔

ابن عساکر اپنی تاریخ مین ذیل ترجمہ جناب ابوطالب صاف طور سے قائل ہوسے ہین کہ انہ اسلم خود جناب ابوطالب کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے ؎

ودعوتني وعلمت انك صادق ولقد صدقت وكنت قبل امينا

ولقد علمت بان دين محمد من خير اديان البرية دينا

یعنے ہدایت کی تونے مجکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے ۔ اور بیشک تونے سچ کہا ہے اور تو پہلے سے امین ہے اور جان لیا مینے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینوں سے بہتر ہے ۔

عن ابی رافع قال سمعت اباطالب یقول سمعت ابن اخی محمد بن عبد الله یقول انه ربه بعثه بصلة الارحام وان یعبد الله وحده ولا یعبد معه غیره ومحمد الصدوق الامین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابو رافع کہتے ہین کہ مینے جناب ابوطالب کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بہائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے صلہ رحم کے لیے بھیجا ہے اور اسکے لیے ہین ایک خدا کی پرستش کروں اور اسکے سوا کسی دوسرے کو نہ پوجوں اور محمد بہت راست گو اور امین ہین ۔

اگرچہ جناب ابوطالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے لیکن اسمین کسیکو کلام نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور انکے انتقال کے برس کا نام عام الحزن رکہا ۔ اور خدا سے انکی مغفرت[1] مانگی قال الواقدی عن علی لما توفی ابو طالب اخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فبکا بکاء شدیدا ثم قال اذهب فاغسله وکفنه غفر الله له فقال له العباس یا رسول الله اترجوا له فقال ای والله انی لارجوله وجعل رسول الله یستغفر له ایاما ولا یخرج وقال ابن عباس عارض رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال وصلتک رحما جزاک الله یا عم خیرا (تذکرہ خواص الامه لسبط ابن الجوزی) واقدی کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تھے جب جناب ابوطالب کا انتقال ہوا اور مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچائی آپ بہت روئے اور مجھے ارشاد کیا جاؤ انکو غسل دو اور کفنا‌ؤ خدا انکو بخشے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کے امید رکہتے ہین آپنے فرمایا واللہ مین امید رکہتا ہون اور آپ کتنے دن گہر سے باہر نہ نکلے اور ابوطالب کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہے ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ابوطالب کے جنازے کے لیئے ہمکلام کیا اور فرمایا ای چچا مین تم سے صلہ رحم بجا لایا اے چچا تمکو اللہ جزای

[1] عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعثت الی ارجع عمومتی اما العباس فیکنی بابی الفضل فله ولولده الفضل الی یوم القیمة اما حمزة فیکنی بابی یعلی فاعلی الله قدره فی الدنیا والاخرة اما عبد العزی فیکنی بابی لهب فادخله الله النار والهبها علیه اما عبد مناف فیکنی بابی طالب فله ولولده المطاولة والرفعة الی یوم القیمة اخرجه ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورة تبت یدا ابی لهب)

خیر دے ✦
عن علی قال لما مات ابوطالب اخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموتہ فبکی وقال اذہب فاغسلہ وکفنہ وواریہ غفر اللہ لہ ورحمہ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وغیرہم) جناب علی کہتے ہیں کہ جب ابوطالب فوت ہو گئے تو میں نے جناب سرور دنیا و دین کو انکے انتقال کی خبر دی آپ نے مجھے فرمایا جاؤ انکو نہلاؤ اور کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے ✦
بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف بھی لے گئے بلکہ انکے جنازہ کے لیے انکو بنی اعمام سے تنازع بھی کیا ہے چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں عن ابی عامر الہوزنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج معارضا جنازۃ ابی طالب وھو یقول یا عم وصلتک رحم یعنے ابی عامر ہوزنی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب کے جنازہ پر انکی بنی اعمام سے تنازع کرنے کو نکلے اور فرمایا اے چچا میں نے تم سے صلہ رحم بجا لایا ✦
اس میں بھی شک نہیں کہ جناب ابوطالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے رہے عن علی انہ اسلم قال لہ ابوطالب الزم ابن عمک (اخرجہ ابن عساکر) جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا مجھ سے ابوطالب فرمانے لگے اپنے ابن عم کی متابعت کر ✦
عن عمران بن حسین ان اباطالب قال لجعفر لما اسلم قیل جناح ابن عمک فصلی جعفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن عساکر) عمران بن حصین نقل کرتے ہیں کہ جب جناب جعفر مشرف باسلام ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا اپنے ابن عم کے بازو کیطرف کھڑے ہو پس جعفر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کو ادا کیا ✦
جب تک کہ جناب ابوطالب بقید حیات رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہونچنے دی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نالت منی قریش شیئا اکرھہ حتی مات ابوطالب (اخرجہ بن جریر الطبری فی تاریخہ) ہشام بن عروہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبتک کہ ابوطالب زندہ رہے مجھے کوئی مکروہ امر قریش سے نہیں پہنچا ✦

جناب امیر کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر

علامہ ابن حجر انکے صدر ترجمہ مین لکھتے ہین فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف القرشیۃ الہاشمیۃ ام علی بن ابی طالب وہی اول ہاشمیۃ ولدت خلیفۃ قال الزہری ھے اول ہاشمیۃ ولدت لہاشمی یعنے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر مہربان جناب امیر المومنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہین جن سے اول خلیفہ بنی ہاشم تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہون نے سب سے اول تدوین حدیث فرمائی ہے فرماتے ہین کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہین جو ہاشمی مرد جناب ابوطالب سے حاملہ ہوکر بچہ جنی ہاہین یعنے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہین کہ جنکے دونو مان باپ ہاشمی تھے ✤

جناب فاطمہ بنت اسد کی اسلام پر سب مورخ متفق ہین کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہجرت تھین اور سابقات الاسلام کی فہرست مین بعد خدیجۃ الکبری کے انہین کا نام درج ہے۔ قال الشعبی اسلمت وھاجرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے برابر سمجھتے تھے ✤

عن انس بن مالک قال لما ماتت فاطمۃ بنت اسد بن ھاشم ام علی فدخل علیھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجلس عند رأسھا وقال رحمک اللہ یا امی کنت امی بعد امی تجوعین و تشبعنی وتعرین وتکسینی وتمنعین نفسک طیب الطعام وتطعمنی تریدین بذلک وجہ اللہ والدار الآخرۃ وقال انس امر بغسلھا فلما بلغ الماء الذی فیہ الکافور اسکبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ علیھا والبسھا قمیصہ وامر عمرا واسامۃ بن زید وابا ایوب الانصاری بحفر قبرھا فلما حفروا وبلغوا لحد لحفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدہ واخرج ترابہ ثم اضطجع فیہ وادخلھا فیہ ھو وابوبکر والعباس ثم دعا بھذا الدعاء اللھم اغفر لامی فاطمۃ بنت اسد ولقنھا حجتھا ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی انک ارحم الراحمین وروی عن ابن عباس نحو ذلک وزاد فقالوا ما رأیناک صنعت بأحد ما صنعت بھذہ قال انہ لم یکن بعد ابی طالب ابر منھا البستھا قمیصی لتکسی من حلل الجنۃ واضطجعت فی قبرھا لیھون علیھا عذاب القبر وروی ایضا من علی باختلاف یسیر راسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت ہاشم جناب علی کی مادر مہربان کا انتقال ہو گیا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف لے گئے اور انکے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا اے میری مان تجہپر خدا رحم کرے تو میری مان تھی کے بعد میری مان تھی تو آپ بھوکی رہتی تھی اور مجھے کھلایا کرتی تھی اور تو آپ ننگی رہتی تھی اور مجھے پہنایا کرتی تھی تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی تھی

اور مجھے کھلاتی تہی تو خاص خدا کے لیے اور آخرت کے گھر کے لیے یہ حسن سلوک مجھ سے کرتی تہی انس کہتے
ہین کہ پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غسل کا حکم دیا جب اس پانی کے ڈالنے کی نوبت پہنچی
جس مین کہ کافور ملا ہوا تہا۔ آپنے اپنے دست مبارک سے اپنر وہ پانی ڈالا اور اپنا پیراہن انکو پہنایا
اور جناب عمر بن خطاب اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کو قبر کہودنے کا حکم دیا جب
وہ قبر کہود چکے اور لحد تک پہونچے تو آپ نے اپنے دست مطہر سے ہسکو کہودنا شروع کیا اور اس سے
مٹی نکالی اور اس مین لیٹ گئے اور ان کو خود بدولت حضور نے اور جناب ابو بکرؓ اور عباسؓ نے قبر
مین اتارا پہر انکے لیے یہ دعا پڑہی کہ اے پروردگار میری مان فاطمہ بنت اسد کو مغفرت کر اور اسکی
دلیل اسکو تلقین فرما اور اسپر اسکی قبر کو کشادہ کر بطفیل اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا
علیہم السلام جو کہ مجھ سے پہلے گذرے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہی اسیطرح سے مروی ہے
انہونے اس بات کو اپنی روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انکی
قبر مین خود بدولت لیٹے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکے ساتھہ وہ معاملہ کیا ہے جو آج
تک آپنے کسی سے نہین کیا آپنے فرمایا کہ بعد جناب ابو طالب کے ان سے زیادہ کوئی میرے ساتھہ نیکی
کرنیوالا نہین تہا مینے اسلیے اپنا پیراہن انکو پہنایا تاکہ وہ جنت کی پوشاک پہنین اور ان کی
قبر مین اسلیے لیٹا کہ انپر عذاب قبر آسان ہو جائے۔ جناب امیر نے بہی اس حدیث کو تہوڑے سے اختلاف
کے ساتھہ روایت کیا ہے ٭

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

(۱) عن ابن عباس قال توفی لصفیة بنت عبد المطلب ابن فبکت علیه قال لها رسول الله صلی
الله علیه وسلم تبکین یا عمة من توفی له ولد فی الاسلام کان له بیتا فی الجنة یسکنه فلما خرجت
لقیها رجل فقال لها ان قرابة محمد صلی الله علیه وسلم لن تغنی عنك شیئا فبکت فسمع رسول
الله صلی الله علیه وسلم صوتها ففزع من ذلك وخرج وکان صلی الله علیه وسلم مکرما لها فقال
لها یا عمة تبکین وقد قلت لك ما قلت قالت لیس ذلك ابکانی واخبرته بما قال الرجل فغضب
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوة فهجر ثم قام فحمد الله واثنی علیه
ثم قال ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمة الا سببی
ونسبی وان رحمی موصولة فی الدنیا والاخرة (اخرجه الطبرانی والبیهقی) ابن عباس رضی الله

عنہ کہتے ہین کہ جناب صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہپی کا ایک بیٹا مرگیا وہ رونے لگین آپنے ان سے کہا پہپی جان تم روتی ہو حالانکہ جس شخص کا بیٹا اسلام مین مرجائے جنت مین اسکو ایک گہر رہنے کے لیے ملیگا جب جناب صفیہ گہر سے باہر نکلین تو ان سے ایک آدمی کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت سے آپ کو کچہ نفع نہین ملیگا وہ پہر رونے لگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا رونا سنا حضرت گہبرا اٹہے آپ انپر نہایت مہربان تہے آپنے انسے کہا پہپی جان رہنے آپ جو کچہ کہ کہنے کا حق تہا کہا ہے آپ پہر روتی ہین جناب صفیہ نے عرض کی مین بیٹے کے مرنے سے نہین روتی اور آپ کو تمام قصہ سنایا جو کہ اس آدمی نے کہا تہا جناب بہت خفہ ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگون کو نماز کے لیے پکار بلال نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا پہر جناب خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور بعد حمد وثنا رب تبارک کے فرمایا کیا حال ہے اس گروہ کا جو یہ خیال کرتے ہین کہ میری قرابت قیامت کے دن نفع نہین دیگی۔ بتحقیق کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن میرے سبب ونسب کے سوا منقطع ہوجائیگی میری قرابت دنیا و آخرت مین ملنے والی ہے ✤

(۲) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ لا یدخل قلب امرئ ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واللہ کسی آدمی کے دل مین ایمان داخل نہین ہوگا جب تلک کہ تم سے للہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نکرے ✤

اگرچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت مین حضرت عباس بن عبد المطلب بہی شریک ہین لیکن جناب علی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر قریب ہین کیونکہ جناب عبد اللہ والد ماجد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوطالب والد ماجد جناب علی علیہ السلام برادر عینی تہے ان دونون بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن العائذ المخزومیہ تہین یہ قرب حضرت عباس کو حاصل نہین تہا چنانچہ اسکا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بہی فرمایا ہے ✤

(۳) عن الشعبی قال بینما ابوبکر جالس اذ طلع علی فلما راٰہ قال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ واعظمھم منزلۃ وافضلھم حالۃ واعظمھم عناءً عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی ھذا الطالع واشار الی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن السمان فی الدار قطنی) شعبی کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے جب انہونے جناب علیؑ کو دیکہا تو کہنے لگے جو شخص کہ خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو

کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قرابت والے اور سب سے ٹبے منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگون سے ٹرے رتبہ والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اس آنیوالے کو دیکھے اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا ۔

(۴) قال ابوبکر بن عیاش لو اتانی ابوبکر و عمر و علی لبدأت بحاجۃ علی قبلھما لقرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان اخر من السماء احب الی من ان اقدمھما علیہ (صواعق محرقہ)

ابوبکر عیاش کہتے ہین کہ اگر میرے پاس ابوبکر اور عمر اور علی تشریف لائین تو مین حضرت علی کی ضرورت کو پہلے روا کرونگا ان دونون صاحبون کی ضرورت پر بوجہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے آسمان سے زمین پر گرنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ مین ان دونون صاحبون کی ضرورت کو جناب امیر کی ضرورت پر مقدم سمجھون ۔

(۵) اخرجہ الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ فی الرحم منی ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللھم لا دارقطنی روایت کرتے ہین کہ مشورت کے روز اہل شورے پر جناب امیر نے حجت پیش کی کہ مین تمہین قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم مین رشتہ داری مین مجھ سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہے میرے سوا اور کس کے نفس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفس اور کس کے بیٹون کو اپنا بیٹا کہا ہے سب نے کہا خدا کی قسم کوئی نہین ۔

(۶) و اولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمھاجرین عن عباس قال ذلک علی لانہ کان مؤمنا مھاجرا ذا رحم (اخرجہ ابن مردویہ) اور قرابت والے بعض انکے نزدیک تر ہین بعض سے اللہ کی کتاب مین ایمان والون اور ہجرت کرنے والون مین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیر سے مراد ہے کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے ۔

مصاہرت کا شرف

(۱) عن محمد بن سیرین فی قولہ تعالی وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا قال انھا نزلت فی النبی صلعم و علی بن ابی طالب ھو ابن عم النبی و زوج فاطمۃ فکان نسبا وصھرا (کفایۃ الطالب) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی شان نزول مین کہ جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ (وفات حسین نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر نسب اور سسرال اسکے لیئے بنائے) بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول پاک کی ابن عم اور جناب سیدہ کی زوج ہیں پس انکے دو رشتے ایک از روے نسب اور دوسرا ایک از روی سسرال والی کے ٹھہرا ؁

(۲) عن عمر بن الخطاب قد ذکر وعندہ علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل جبریل فقال ان اللہ یامرک ان تزوج ابنتک من علی (اخرجہ بن السمان) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ذکر کیا اور انکے پاس جناب علی علیہ السلام بیٹھے تشریف رکھتے تھے۔ کہ یہ یعنے جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں جبرئیل نے شرف نزول فرما کر کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ حکم فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اپنی دختر نیک اختر کی شادی علی سے کریں ؁

(۳) عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یؤت احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا انتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی ابو سعد فی شرف النبوۃ والامام علی بن موسے الرضا فی مسندہ) ابی حمراء سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یا علی تجھے تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ کسی ایک کو حاصل نہین ہوئین اور مجھے بھی وہ باتین نہین ملین۔ تجھ کو مجھسا سسرال ملا ہے کہ مجھ کو نہین ملا اور تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے کہ مجھ کو ایسی نہین ملی تجھ کو تیری صلب سے حسن اور حسین ملے ہین اور مجھکو میری صلب سے ان جیسا نہین ملا۔ بتحقیق تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہوا۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ بن البخاری) ابن عباس سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو مینے لوگون کو یہ بات پہونچا دی ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص کہ اسے دشمن رکھے اسے آگ مین اوندھا گرا ؁

یہ شرف جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کی ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہین ہوا۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جناب سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ لیکن جناب نبوی کی اشرف اولاد حضرت سیدہ ہی تھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت سیدہ ہی سے

ہوا ہے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہو گئی ہے ایسے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب سیدہ علیہا التحیۃ والثنا کے مناقب و فضائل کا کسیقدر اس مقام مین ذکر کیا جائے ۔

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثناء

جناب سیدہ علیہا السلام کی سنہ ولادت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت مین واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولدت فاطمۃ سنۃ احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اکتالیس برس کے بعد واقع ہوا ہے ؀

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے ۔ بہرحال بقول صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بالرسالۃ ہونیکے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے ۔ اور احادیث مندرجہ ذیل بھی اسی کی مؤید ہین ؀

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بسفرجلۃ من الجنۃ فاکلتھا لیلۃ اسری بی فعلقت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فکنت اذا اشتقت رائحۃ الجنۃ شممت فیہ فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے اور شب معراج مین مینے اسے کہا یا ۔ اور خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ، اسی شب مین مجھ سے حاملہ ہوئین اور فاطمہ کو جنیو پس جب مجھکو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو مین فاطمہ کا دہن مبارک سونگھتا ہون ؀

(۲) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیھا فانک ترید ان تلعقھا عسلا فقال صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبریل الجنۃ فناولنی تفاحۃ فاکلتھا فصارت نطفۃ فلما نزلت من واقعت خدیجۃ فحملت من تلک النطفۃ فکلما اشتقت الی تلک التفاحۃ قبلتھا (اخرجہ الخطیب فی الدلائل وابو سعد فی شرف النبوۃ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین آپ اپنی زبان مبارک کو انکے منہ مین دیتے

ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب معراج مین مجھکو آسمانون کی سیر کرائی گئی اور جبریل مجھکو جنت مین لے گئے اور وہ میری پاس جنت کی ایک بہی لائے مینے اسکو کہایا وہ تحلیل پاکر ایک نطفہ کی شکل بن گئی جب مین زمین پر آیا اسی سے جناب خدیجہ کبری حاملہ ہوئین اور اس نطفہ سے جناب فاطمہ پیدا ہوئین جب مجھے اس بہی کیطرف شوق غالب ہوتا ہے تو مین جناب فاطمہ کے مونہہ کو چومتا ہون +

جناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام نامی ام المؤمنین سابقۃ الاسلام صدیقۃ الکبرے حضرت خدیجہ بنت خویلد ہے جو سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی ہین جنکے فضل مین لا تعد و لا تحصے احادیث وارد ہین +

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی نساء امتی کما فضلت مریم علی نساء العالمین (اخرجہ الدیلمی) روایت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کو میری امت کی عورتون پر اس طرح سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح سے کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان کی عورتون پر فضیلت عطا ہوئی ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ اربع مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم قال ابن عباس خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع خطوط ثم قال اتدرون لم خططت ہذہ الخطوط قالوا لا قال ذلك (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکدفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کھینچے اور پہر فرمایا آیا تم جانتے ہو مینے یہ خط کیون کھینچے ہین لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون مین سے چار عورتین افضل ہین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم +

جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے +

(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اسلیے فاطمہ نام رکہا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء ادمیۃ لم تحض و

ولم تطمث انما سماها فاطمة لان الله عز وجل فطمها من النار (اخرجه الغسانی) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ نوع انسان مین حور ہے حیض و نفاس سے طاہر ہے اسکا نام اسلیئے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ❖

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة علی یا رسول اللہ لم سمیت فاطمة قال ان اللہ قد فطمها وذریتها من النار (اخرجه ابو القاسم الدمشقی ونقله محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا علیه الف التحیة والثناء) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا فاطمہ کہکر پکارا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکا نام نامی فاطمہ کیون رکھا ہے فرمایا کہ خداوند تعالے نے انکو اور ان کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے ❖

اسد الغابہ مین وکانت فاطمة تکنی بابیها ای فاطمة بنت محمد) یعنے جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کے نام مبارک کنیت کی جاتی تہین یعنے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ❖

بعض لوگ ام الحسن بہی کہا کرتے تہے (نزل الابرار)

جناب سیدہ کے اشہر القاب مین سے (البتول ۔ سیدۃ النساء ۔ افضل النساء ۔ خیر النساء ۔ الصدیقہ الزہراء ۔ المبارکہ ۔ الطاہرہ ۔ الزکیہ ۔ الراضیہ ۔ المرضیہ ۔ المحدثہ) ہین (نزل الابرار)

البتول

عن علی قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناك یا رسول اللہ تقول مریم بتول وفاطمه بتول فقال البتول التی لم ترحمرة قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجه الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کہ بتول کے کیا معنے ہین کیونکہ ہم نے آپکو کہ بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے فرمایا بتول وہ ہے جسنے سرخی کو نہ دیکہا ہو یعنے اسکو کبہی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیا علیہم السلام کی بیٹیون پر حیض مکروہ ہے ❖

سیدۃ النساء

(۱) عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمة الا ترضین ان تکون سیدة نساء العالمین وسیدة نساء المؤمنین وسیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء هذه الامة اخرجه الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا آیا تم اس سے راضی نہین ہوتین کہ تم تمام جہان کی عورتون کی سردار
ہو۔ اور تم تمام مومنین کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم اس
امت کی عورتون کی سردار ہو*

(۲) عن حذیفة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نزل ملک من السماء فاستاذن اللہ ان یسلم
علی فبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والرویانی
والحاکم وابن حبان) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اللہ تعالے سے اسنے میرے سلام کرنے کے لیے اذن طلب کیا
اور مجھکو خوشخبری پہونچائی کہ تحقیق فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے*

(۳) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان مریم
بنت عمران (اخرجہ ابو یعلے۔ وابن حبان۔ والطبرانی والحاکم) ابو سعید ناقل ہین کہ تحقیق پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سردار ہے اہل جنت کی لوگون کی عورتون کی سوا مریم بنت
عمران کے*

(۴) عن فاطمة قالت قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة اما ترضین ان تاتی یوم
القیامة سیدة نساء المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ مجھکو
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب
مومنین کی عورتون کی سردار ہو*

(۵) عن عمران بن حصین ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم عاد فاطمة وهی مریضة فقال لها کیف تجدینک
یا ابنة قال انی وجعت وانہ لیزید نی ما لی طعام اکلہ قال یا بنتی اما ترضین انک سیدة نساء
العالمین قال یا ابت فاین مریم بنت عمران قال سیدة نساء عالمها وانت سیدة نساء عالمک انا
واللہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا والاخرة (استیعاب عبد البر) عمران بن حصین کہتے ہین
کہ ایک دفعہ سرور دنیا و دین علیہ الصلوة والتسلیم جناب فاطمہ کی عیادت کو گئے وہ مریض تہین حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے بیٹی ہم یہ کیا حال تیرا دیکھ رہے ہین عرض کیا یا رسول اللہ مین بیمار ہو گئی
ہون۔ اور مجھ کو اسی اور بھی ناچار کیا ہے کہ میرے پاس کچھ کھانیکی چیز نہین جسے مین کھا سکون۔ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو راضی نہین ہوتی کہ تو تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو جناب
فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس مریم بنت عمران کہان رہین حضرت نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردا

ہے اور تم اپنے عالم کی ہو ٭

(۶) عن ام سلمة ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم دعا فاطمة عام الفتح فحادثها فبکت ثم حدثها فضحکت فلما توفی رسول الله صلی الله علیہ وسلم سالتها عن بکائها وضحکها فقالت اخبرنی انه یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت (اخرجه الترمذی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے برس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو بلایا ان سے کوئی بات کی وہ رونے لگیں پھر ان سے دوسری بات کی وہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا میں نے انکو انکے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی جناب فاطمہ فرمانے لگیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے انتقال پُر ملال کی خبر دی میں رونے لگی پھر حضرت نے مجھے خبر دی کہ میں سوا مریم بنت عمران کے سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں پس میں ہنس پڑی ٭

(۷) عن ابی هریرة و ابی الدرداء قالا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاطمة سیدة نساء العالمین ما خلا مریم بنت عمران (اخرجه الدیلمی و الطبرانی و ابن حبان) ابوہریرہ اور ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سب جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے ٭

(۸) عن عائشة قالت کنا ازواج النبی صلی الله علیہ وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفی مشیتها من مشیة رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلما راٰها قال مرحبا یا ابنتی ثم اجلسها ثم سارها فبکت بکاء اشدیدا فلما رای حزنها سارها الثانیة فاذا هی تضحک فلما قام رسول الله صلی الله علیہ وسلم سالتها عما سارك قالت ما کنت لافشی علی سر رسول الله صلی الله علیہ وسلم سره فلما توفی قلت عزمت علیك بما لی علیك من الحق لما اخبرتنی قالت اما الان فنعم اما حین سارنی فی الامر الاول فانه اخبرنی ان جبرائیل کان یعارضنی القراٰن کل سنة مرة وانه عارضنی به العام مرتین ولا اری الا الاجل الا قد اقترب فاتقی الله و اصبری فانی نعم السلف انا لك فلما رای جزعی سارنی الثانیة قال یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء المؤمنین (اخرجه البخاری و المسلم) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں آپکے پاس موجود تھیں اتنے میں جناب فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں انکی رفتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے جیتی نہین تہی - یعنے بعینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کے مشابہ تہی جب حضور نے انکو دیکہا تو مرحبا میری بیٹی کہکر پکارا پہران سے سرگوشی کی وہ سخت رو پڑین جب حضور نے انکا غم واندوہ دیکہا دوبارہ ان سے سرگوشی کی وہ ہنس پڑین جب حضور انٹھکر تشریف لے گئے جناب عائشہ کہتی ہین کہ مینے جناب فاطمہ سے پوچہا کہ حضور نے آپ سے کیا سرگوشی کی تہی جناب فاطمہ نے کہا مین ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہین کرنے کی جب حضور اس دار دنیا سے رحلت فرما گئے تو مینے جناب فاطمہ سے کہا مین تمکو اس حق کی جو میرا تمپر ہے قسم دیکر پوچہتی ہون کہ مجہے اس راز کو بتاؤ - جناب فاطمہ نے فرمایا - اب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہین اب مین اسکو بیان کرتی ہون جب پہلے پہل مجہ سے حضور نے سرگوشی کی تو بیان کیا کہ ہر برس مین جبریل مجہ سے ایکدفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تہے اس سال مین دودفعہ مقابلہ کیا ہے مین سوا اسکے نہین دیکہتا کہ میری رحلت قریب آگئی ہے پس تو خدا سے ڈریو اور صبر کریو مین تیرا اچہا آگے جانیوالا ہون - جب حضور نے میرے رونے کو ملاحظہ کیا تو پہر مجہ سے سرگوشی کی اور فرمایا یا فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ ہو تو سب اہل جنت کی عورتون کی سردار اور سب مومنین کی عورتون کی سردار *

افضل النساء

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم افضل نساء اهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد (اخرجه ابو داؤد والنسائی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتون سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین -

خیر النساء

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم خیر نساء امتی فاطمة بنت محمد (اخرجه الحاکم) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت کی عورتون سے بہتر فاطمہ بنت محمد ہین (صلے اللہ علیہ وسلم)

عن انس ان النبي صلی الله علیہ وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية بنت مزاحم (اخرجه احمد) انس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل مین کافی ہین تیرے لیئے سب دنیا کی عورتون سے چار عورتین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم *

الصدیقہ

عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی الله علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یوتی

احد ولا انا اوتیت صهرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقة مثل ابنتی ولم اوت مثلها واوتیت الحسن والحسین من صلبك ولم اوت من صلبی مثلهما ولا نتم منی وانا منكما (اخرجه الدیلمی) ابوالحمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تجھ کو تین ایسی باتین عطا ہوئین ہین کہ کسیکو نہین ملین۔ اور وہ مجھ کو بھی نہین ملین تجھ کو خسر مجھسا ملا ہے اور مجھ کو مجھسا نہین ملا۔ تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے اور مجھ کو ویسی نہین ملی۔ تجھ کو حسن حسین تیری صلب سے عطا ہوئے ہین۔ اور مجھکو ان جیسی نہین ملی۔ اور البتہ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون ✦

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک احب اہل بیت ہونا جناب سیدہ کا

عن اسامة بن زید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال احب اهلی الی فاطمة (اخرجه الترمذی والحاکم وقال الدیلمی قاله حین ساله صلی الله علیه وسلم علی والعباس فقالا یارسول الله ای اهلك احب الیك) اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور دیلمی فردوس الاخبار مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مبارک اسوقت ارشاد فرمائے تھے جبکہ جناب علی اور عباس نے حضور سے پوچھا تھا کہ آپکے نزدیک آپکے اہل سے کون زیادہ پیارا ہے ✦

(۲) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشة فسالت ای الناس کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت فاطمة فقیل من الرجال قالت زوجها (اخرجه الترمذی والنسائی) جمیع بن عمیر نقل کرتے ہین کہ مین اپنی پھپی کے ساتھ جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور انسے پوچھا کہ سب لوگون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ پیارا تھا فرمانے لگین جناب فاطمہ پھر کہا گیا کہ مردون مین سے کون زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا کہ ان کا خاوند یعنے علی بن ابیطالب

(۳) عن بریدة قال کان احب النساء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة ومن الرجال علی (استیعاب علامہ ابن عبد البر) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ سب عورتون سے زیادہ آنحضرتؐ کو جناب فاطمہ پیاری تھین اور سب مردون سے زیادہ جناب علی ✦

جناب فاطمہ کا بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شئی خیر للمرأۃ فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شئی خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی (اخرجہ البزار فی مسندہ) حضرت علی سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ عورتون کے لیے کیا چیز مناسب ہے سب چپ ہو رہے جب مین لوٹکر گھر مین آیا تو مینے جناب فاطمہ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتون کے لیے بہتر ہے انھون نے جواب دیا کہ انکو مرد نہ دیکھنے پائین پس مین جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو بیان کیا آپنے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جسنے فاطمہ کو ایذا دی ایذا دی

(۱) عن المسور بن مخرمۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی (اخرجہ الدیلمی و احمد والحاکم) مروی ہے مسور بن مخرمہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھکو ایذا دی ✤

(۲) عن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاھا (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم) منقول ہے ابن زبیر سے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے ✤

(۳) روی عن مجاھد قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا و من لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی من اذاھا فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ ابن عساکر) مجاہد کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اسکو پہچانتا ہو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو پس یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ میرے دل کا ٹکڑہ اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونون پہلوؤن کے درمیان ہے جسنے اسکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی ✤

ذکر اس بات کا کہ جناب فاطمہ کا غضب اللہ تعالی کا غضب ہے

عن علی قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک ویرضو برضاک (اخرجہ ابو یعلی ۔ والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالٰی تیرے غضب کی وجہ سے غضب میں آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے ❖

جناب سیدہؓ کا حیض و نفاس سے طاہر ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و لم تطمث انما سماہا فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدولابی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے اسلیے اسکا نام فاطمہ رکھا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے ❖

(۲) عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول و فاطمہ بتول فقال البتول التی لم ترحمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بتول کس کو کہتے ہیں کیونکہ یا رسول اللہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ مریم بتول اور فاطمہ بتول فرمایا کرتے ہیں حضور نے ارشاد کیا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکھے یعنے حیض اور طمث سے پاک ہو۔ کیونکہ حیض نبیوں کی بیٹیوں کے لیے مکروہ ہے ❖

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ار لہا دما فقلت یا رسول اللہ لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس فقال لہا صلے اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاہرۃ مطہرۃ لا یری لہا دما فی طمث (مسند اہل البیت) اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہیں کہ حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت میں جناب سیدہ کی دائی تھی میںنے انکو کسی قسم کا خون جو عورتوں کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکھا میںنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جناب سیدہ کے لیئے خون حیض اور نفاس کا نہیں دیکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو نہیں جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے اسکے لیے طمث میں خون نہیں دیکھا جا سکتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب فاطمہ سے زیادہ کوئی شبیہ نہیں تھا

(۱) عن ام سلمة قالت کانت فاطمة اشبه الناس شبها و وجها بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن عساکر)
جناب ام المومنین ام سلمہ کہتی ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شمائل مین نہایت شبیہ تہین ٭

(۲) عن عائشة قالت ما رأیت احدا اشبه سمتا و دلا و هدیا و حدیثا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قیامها و قعودها من فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت و کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الیها فقبلها و اجلسها فی مجلسه و کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیها قامت من مجلسها فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکبت علیه فقبلته ثم رفعت رأسها فبکت ثم اکبت علیه ثم رفعت رأسها فضحکت فقلت ان کنت لاظن ان هذه من اعقل النساء فاذا هی من النساء فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لها رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیه فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرة - اخبرنی انه میت من وجعه هذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع اهله لحوقا به فضحکت (اخرجه الترمذی و ابو داود والنسائی و ابو حاتم باختلاف یسیر) جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب فاطمہ سے زیادہ قیام و قعود مین بات کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسیکو شبیہ نہین دیکہا جب فاطمہ تشریف لاتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کہڑے ہوتے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے جناب فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائین اور حضور پر جہک پڑین اور چہرہ اقدس کو چومنے لگین پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین مینے کہا مین گمان کرتی تہی کہ یہ بیٹی جناب فاطمہ تمام عورات سے عقلمند ہین یہ تو معمولی عقل والی عورتون مین سے نکلین جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے مینے انسے کہا مینے آپکو دیکہا کہ جب آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ آپ انپر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ آپنے فرمایا کہ اسوقت اسکی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا حضور نے مجہکو خبر دی تہی کہ ہم اس مرض مین انتقال فرمائینگے پس مین رو پڑی پہر مجہ کو خبر دی کہ مین انکو سب اہل سے پہلے انکے ساتہ جا ملونگی پس مین اسوجہ سے ہنسنے لگین ٭

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو سب سے

اول جناب سیّدہ علیہا السلام سے ملاقات فرماتے

(۱) عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر اٰخر عہدہٖ باتیان فاطمۃ واول من یدخل علیہ اذا قدم فاطمۃ) اخرجہ احمد والبیہقی) ثوبان کہتے ہین کہ جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجاتے تو سب سے آخر جناب فاطمہ علیہا السلام اسنے ملتین۔ اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ سے ملتے +

(۲) عن ابی ثعلبۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من غزو او سفر بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم اتی فاطمۃ ثم اتی ازواجہ (اخرجہ ابو عمر) ابو ثعلبہ کہتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس مین دو رکعتین پڑہکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے پہر ازواج کے پاس تشریف لیجاتے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل فاطمۃ (اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ کے پاس جاتے +

قیامت کے روز سب سے اول جنت مین جناب فاطمہؓ کا داخل ہونا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شخص یدخل الجنۃ علی وفاطمۃ مثلہا فی ہذہ الامۃ کمثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ابی ہریرہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت مین داخل ہونگے وہ علی اور فاطمہ ہین فاطمہؓ کی مثال اس امت مین ایسی ہے جیسی کہ بنی اسرائیل مین مریم بنت عمران +

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبعث الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب لیوافق المؤمنین من قومہم ویبعث صالح علی ناقتہ وابعث انا علی البراق وتبعث فاطمۃ امامی (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام انبیا علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چارپایون کے اوپر سوار کیے جائینگے جو انکی قوم کے مومنون کے مطابق ہونگے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور میرے آگے فاطمہ ہونگی +

قیامت کے روز جناب سیدہ کے مرور کے وقت اہل موقف کو سر جہکانا

اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ نادی منادمن بطنان العرش یا اھل الموقف غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم لتجوز فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الصراط (اخرجہ اسمعیل بن احمد) ابن عمر کہتے ہین کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہل موقف اپنی آنکھین بند کرلو اور اپنے سر جھکا دو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صراط سے گذر جائے ۔

(۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد ثم ینادی منادمن بطنان العرش ان الجلیل جل جلالہ یقول نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان ھذہ فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ترید ان تمر علی الصراط (اخرجہ الخوارزمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالی سب اولین وآخرین کو ایک میدان مین جمع کریگا پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا کہ اللہ سبحانہ وتعالے فرماتا ہے کہ اے اہل موقف تم اپنے سر کو جھکا لو اور اپنی آنکھون کو بند کرلو یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین صراط سے گذرنے کا ارادہ رکھتی ہین ۔

(۳) عن علی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادی اھل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمر (اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ وابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی مسند السافرۃ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا ایک پکارنے والا پکاریگا اے لوگو بند کرلو اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ گذر لے ۔

جناب سیدہ کو جنت مین ام موسی اور مریم بنت عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملنا

عن ابی سعید الخدری انہ صلے اللہ علیہ وسلم مر فی السماء السابعۃ قال رأیت فیھا لمریم ولام موسے ولاٰسیۃ امرأۃ فرعون ولخدیجۃ بنت خویلد قصورا من یاقوت ولفاطمۃ بنت محمد سبعین قصورا من مرجان الاحمر مکللا باللؤلؤ ابوابھا من عود (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے ساتوین آسمان پر گذر کرکے دیکھا کہ مریم اور ام موسے اور آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہین اور فاطمہ

جنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ستر قصر ہونگے کہ دیکھیے جو موتیون سے جڑے ہوئے تہے انکے دروازے عود کی لکڑی کے تہے +

جنت مین جناب سیدۃ کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان مین ہونا

عن ابی فاختۃ قال قال علی زارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات عندنا والحسن والحسین نائمان فاستسقی الحسن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قربۃ لنا فجعل یعصرها فی القدح ثم جاء لیسقیہ فناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعه وبدأ بالحسن فقالت فاطمۃ یارسول اللہ کانه احبهما الیك قال هو استسقی اول مرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی وایاك وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجه احمد فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور رات ہمین بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہما السلام دونون سوئے ہوئے تہے پس حضرت حسن نے پانی مانگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹہے اور مشک کیطرف تشریف لیگئے اور پیالے مین پانی ڈالا پہر آئے تاکہ پلادین حسن کو اور پکڑ لیا اسے جناب حسین نے پینے کے لیے پس حضور نے انہین روکدیا اور پہلے جناب حسن کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے یارسول اللہ گویا آپکو ان دونون مین سے حسن سے زیادہ الفت ہے فرمایا اسلیے کہ حسن نے پہلے مانگا تہا پہر فرمایا کہ مین اور تم اور یہ دونو یعنے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن مکان واحد مین ہونگے +

اہحدیث سے بعض صاحبون کا شبہ بالکل جاتا رہتا ہے جو ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہین کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ علیہا السلام سے افضل ہین کیونکہ امہات المومنین جنت مین بمعیت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ مین ہونگے۔ اور حضرت سیدہ بمعیت جناب مرتضوی دوسرے قصر جنت مین تشریف رکہتے ہونگے۔ لامحالہ جناب مرتضوی کے مکان سے حضور کا مکان درجہ عالی پر ہوگا اسوجہ سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی حضرت سیدہ علیہا السلام سے برتر مقام مین ہونگے اور جنت مین برتر مقام ہونا دلیل افضلیت ہے۔ لیکن احادیث کے مقابل مزعومات کو پیش کرنا نہ چاہیے۔ اہلحدیث کے معتقدات کو دیکہنا چاہیے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاف لا نفضل احدا علی بضعۃ الرسول کے قائل ہین +

ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکہتے ہین عن ابن عباس فی قولہ تعالی والحقنا بهم ذریاتهم قال

ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرء والذین امنوا واتبعتہم ذریاتہم بایمان والحقنا بھم ذریاتھم وما التناھم من عملھم من شئ قال سید جلال الدین السمھودی فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذا ک بذریتہ صلی اللہ علیہ وسلم (جواھر العقدین) ابن عباس آیت کریمہ کی تفسیر میں جسکا ترجمہ ہے کہ ہمنے انکی ذریتہ کو ان سے ملا دیا ہے فرماتے ہین کہ پروردگار عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجہ مین رکھدیگا اگرچہ عمل مین اس سے کمتر ہونگی پہر اس آیتکو پڑہا جسکا ترجمہ یہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انکی راہ چلی انکی اولاد ایمان سے پہونچا دیا ہمنے اُن تک انکی اولاد کو اور گہٹا یا نہین اُن سے اُن کا کیا کچھ بہی سید جلال الدین سمہودی لکہتے ہین کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملیگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکہنا چاہیئے +

جناب سیدہ علیہا السلام کے نکاح کا بیان

(۱) عن عبد اللہ بن جعفر الہاشمی قال انکح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بعد واقعۃ احد وکان عمرھا اذ ذاک خمسۃ عشر سنۃ وخمسۃ اشھر ونصف وکان سن علی احدی وعشرین سنۃ وخمسۃ اشھر وقال زبیر بن بکار تزوجھا علی فی السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ وکان عمرھا اذ ذاک خمسۃ عشر وخمسۃ اشھر (استیعاب) عبد اللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الہاشمی کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور ساڑہے پانچ مہینے کی تہی۔ اور جناب علی کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تہا۔ اور زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب فاطمہ سے جناب علی کا نکاح ہجرت کے دوسرے برس ہوا ہے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور پانچ ماہ کا تہا +

(۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر انت لھا یا علی فقلت مالی من شئ الا درعی فزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) حارث جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے واسطے جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہا یا علی آپ جناب فاطمہ رض کی زوجیت کے لیے مناسب معلوم ہوتے ہین جناب علی نے کہا میرے پاس تو سوائی زرہ کے اور کوئی سامان

بنیادی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے انکا نکاح کردیا۔

(۳) عن عبد اللہ بن بریدة عن ابیه قال خطب ابوبکر فاطمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها صغیرة فخطبها علی فزوجها منه عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر نے حضرت سیدہ کی خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں پھر جناب علی نے خواستگاری کی حضور نے ان سے نکاح کردیا۔

(۴) عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولم یخلق علی ما کان لفاطمة کفو (اخرجه الدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علی نہ پیدا ہوتے تو فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا۔

(۵) عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیه الوحی فلما افاق قال لی یا انس تدری ما جاءنی به جبرائیل من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ما جاءک به جبریل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تزوج فاطمة من علی فانطلق وادع لی ابابکر وعمر وطلحة والزبیر وبعددهم من الانصار قال فانطلقت فدعوتهم فلما ان اخذوا مجالسهم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ المحمود بنعمته والمعبود بقدرته المطاع سلطانه المهروب الیه من عذابه النافذ امره فی ارضه وسمائه الذی خلق الخلق بقدرته ومیزهم باحکامه واعزهم بدینه واکرمهم بنبیه محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل المصاهرة نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشج به الارحام والزمها الانام فقال عز وجل وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وکان ربک قدیرا وامر اللہ تعالی یجری الی قضائه وقضاءه یجری الی قدره ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب ان اللہ تعالی امرنی ان ازوج فاطمة من علی واشهدکم انی زوجت فاطمة من علی علی اربعمائة مثقال فضة ان رضی بذلک علی السنة القائمة والفریضة الواجبة فجمع اللہ شملهما وبارک اللہ لهما واطاب اللہ نسلهما وجعل نسلهما مفاتیح الرحمة ومعادن الحکمة وامن الامة اقول قولی هذا واستغفر اللہ لی ولکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم متبسما یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمة وانی قد زوجتکها علی اربعمائة مثقال فضة فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیا خر ساجدا شکرا للہ فلما رفع راسه قال له رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم بارک اللہ لکما وعلیکما واسعد جدکما واخرج منکما

کثیر الطیب قال انس والله لقد اخرج منهما الکثیر الطیب (اخرجه احمد فی المناقب و ابو حاتم) انس
سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھا آپ کو وحی کے سبب سے
غش طاری ہوا جب افاقہ میں آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے میرے پاس جبرئیل خداوند عرش کی
طرف سے کیا حکم لایا ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جبرئیل آپکے پاس کیا حکم لائے میرے
فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا ہے کہ الله تبارک و تعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی سے تزویج کریں پس تو
جا اور میرے پاس ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر رضی الله عنہم اور انہیں کی تعداد کے موافق انصار میں سے لوگوں
کو بلا لا۔ انس کہتا ہے کہ میں گیا۔ اور انکو بلا لایا۔ پس جسوقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے جناب رسول الله
صلے الله علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا کہ جمیع حمد ثابت واسطے الله کے ہے جو محمود ہے بسبب اپنی نعمتوں کے اور معبود ہے
بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنے غالب ہونیکے اور اسکی طرف لوگ گریز کرتے ہیں
اسکے عذاب سے۔ جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان میں وہ ایسا ہے کہ اسنے خلقت کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے انکو عزت بخشی
ہے اور محمد صلے الله علیہ وسلم کے سبب سے انکو بندگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق الله عزوجل نے سسرالی رشتہ
کو نسب تازہ اور امر وجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اسکے سبب سے رحموں کو ملایا ہے اور
تمام خلق پر اسکو لازم کر دیا ہے اور فرمایا ہے (وہ الله ایسا ہے کہ اسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اسکے
واسطے نسب اور سسرال کا رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا کا حکم اسکی قضا
کیطرف جاری ہوتا ہے۔ اور اسکی قضا قدر کیطرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر
ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کردیتا ہے
الله جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب۔ یعنے لوح محفوظ) اما بعد پس
الله تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا علی سے عقد کروں اور میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے فاطمہ
کا علی سے چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اسبات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ
واجب پس الله تعالے ان دونوں میں جمعیت عطا کرے اور ان دونوں میں برکت دے اور ان دونوں
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونوں کی نسل کو رحمت کی کنجیاں اور حکمت کی کان اور امت کے لیے
امان بنائے میں یہ کہتا ہوں اور الله تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں بعد اسکے
جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے تبسم کرکے فرمایا یا علی الله تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ سے
تیرا نکاح کروں سو میں نے تم دونوں کا چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے پس علی نے عرض کیا

راضی ہون بعد اسکے حضرت علی سجدہ مین گرے شکر کرنے کے لیئے پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا
تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تم دونون کے واسطے اور تم دونون پر برکت کرے
اور تم دونون کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے۔ انس کہتے ہین
کہ واللہ حق سبحانہ وتعالی نے اُن دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے ❊

(۲) عن انس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ امرھم ان یجھزوھا فجعل لھا سریرا ووسادۃ
من ادم حشوھا لیف وقال زوج ابنتی الی علی وامرہ ان لا یعجل علیھا حتی یاتیھا فجاءت مع ام
ایمن حتی قعدت فی جانب البیت فلما صلی العشاء اقبل برکوۃ فیھا ماء فتفل فیھا فقال لفاطمۃ تقدمی
فتقدمت فنضح بین ثدییھا وعلی رأسھا وقال اللھم انی اعیذہا بک وذریتھا من الشیطان
الرجیم ثم قال لھا ادبری فادبرت فصب بین کتفیھا وقال اللھم انی اعیذہا بک وذریتھا من
الشیطان الرجیم ثم قال تقدم یا علی وصب علی رأسہ وبین ثدییہ ثم قال اللھم انی اعیذہ
بک وذریتہ من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبر فصبہ بین کتفیہ وقال اللھم انی اعیذہ
بک وذریتہ من الشیطان الرجیم فقال لعلی ادخل باھلک بسم اللہ الرحمن الرحیم فبکت
فاطمۃ فقال ما یبکیک وقد زوجتک اقدمھم سلما واحسنھم خلقا فخرج وغلق علیھما الباب
بیدہ (اخرجہ احمد وابو حاتم والنسائی وابو الخیر الحاکمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا عقد کر دیا لوگون کو انکے جہاز کی تیاری کا
حکم دیا انکے لیے ایک تخت اور ایک چھوٹا چمڑے کا لیف خرما سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علی کے لیئے زینت دو اور جناب علی کو کہلا بھیجا کہ جب جناب فاطمہ پہونچیں
تو تعجیل نہ کرے پس جناب سیدہ ام ایمن کے ساتھ جناب علی کے گھر مین تشریف لے گئین اور گھر مین
ایک طرف بیٹھ گئین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لیکر
تشریف لائے اور اس مین اپنا لعاب دہن مبارک سے ڈالا اور جناب فاطمہ سے کہا آگے آؤ وہ آگے
گئین حضرت نے انکی چھاتی پر اور سر مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار
مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ
لوٹین اور انکے دونو کندھون کے درمیان پانی کے چھینٹے دیکر دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری
پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا یا علی آگے
آؤ وہ آگے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چھاتی اور سر اقدس پر اس پانی کے

چھینٹے دیئے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پہر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹے اور انکی دونو کندہون کے درمیان مین پانی کے چھینٹے دیکر فرمایا اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پہر جناب علی سے کہا اب آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لیجائیں ساتھ نام اللہ مہربان رحم والے کے پس جناب فاطمہ رونے لگین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ تم کیون روتی ہو مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہے اور سب سے اچھے خلق والا ہے۔ یہ فرماکر آنحضرت باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے انکا دروازہ بند کردیا +

ذکر اس امر کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) والطبرانی فی الکبیر۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق پروردگار عزوجل نے مجہ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا علی سے نکاح کرون +

(۲) عن انس بن مالک قال ابوبکر خطب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر لم ینزل القضاء ثم خطب عمر مع عدۃ من قریش فقال لہ مثلہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخلیق ان یزوجہا قال وکیف وقد خطبہا اشراف قریش فلم یزوجہا فخطبہا فقال صلے اللہ علیہ وسلم قد امرنی ربی عزوجل بذلک (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جناب فاطمہ کی خواستگاری کی حضور نے ارشاد فرمایا یا ابابکر حکم خدا نازل نہین ہوا۔ پہر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیون کے ساتھ خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بہی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکر کو دیا تہا۔ تب حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ اگر آپ خواستگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لیئے زیادہ حقدار تہے جناب علیؓ نے کہا مین کسطرح سے استدعا کرون کیونکہ اشراف قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت استدعا کی اور حضور نے انکا نکاح نہین کیا۔ پس جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے انکا نکاح کردیا۔ اور فرمایا کہ مجہکو اسکا حکم پروردگار نے کیا ہے +

(۳) عن عمر قال ذکر عند علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل جبرائیل فقال

ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی (اخرجہ ابن السمان) روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جناب علی کا ذکر کیا گیا وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو امر کرتا ہے کہ آپ فاطمہ کا علیؓ سے نکاح کر دیں ✤

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ زوجک فاطمۃ وجعل صداقہا الارض فمن مشی علیہا مبغضا لک مشی حراما (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی تحقیق اللہ تعالے نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو انکا مہر قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت تیرے بغض کے اسپر چلتا ہے اسپر اسکا چلنا حرام ہے

جناب سیدہ علیہا السلام کا مہر

واختلف فی مہرہا ایاہا ۔ روی انہ مہرہا درعۃ وانہ لم یکن لہ ذلک الوقت صفراء وبیضاء وقیل ان علیا یزوج فاطمۃ علی اربعمائۃ وثمانین درہم (استیعاب عبد البر) جناب سیدہ علیہا السلام کے مہر میں علما کا اختلاف ہے ۔ روایت ہے کہ انکا مہر زرہ تھی کیونکہ جناب علی کے پاس اسوقت سونے چاندی سے کچھ موجود نہیں تھا ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علی نے چار سو اسی درہم پر ان سے نکاح کیا تھا

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

(۱) عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ہذا جبرائیل یخبرنی ان اللہ عز وجل زوجک فاطمۃ واشہد علی تزویجہا اربعین الف ملک واوحی الی الطوبی ان انثری علیہم الدر والیاقوت فنثرت علیہم الدر والیاقوت (اخرجہ الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عز وجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہے اور انکے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہے اور طوبیٰ درخت کو اشارہ کیا کہ انپر در و یاقوت نثار کرے پس اسنے در و یاقوت انپر نثار کیے ✤

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ یا فاطمۃ لما اراد اللہ ان املکک بعلی امر اللہ جبرائیل فقام فی السماء الرابعۃ وصف الملائکۃ صفوفا ثم خطب علیہم فزوجتک من علی ثم امر اللہ شجر الجنان فحملت الحلی والحلل ثم امرہا فنثرت علی الملائکۃ

فمن اخذ منهم شیئاً اکثر مما اخذ غیرا افتخر به الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی) ابن مسعود سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ جب اللہ تعالی نے ارادہ کیا تمکو علی کی ملکیت میں دے
جبرئیل کو حکم دیا اس نے کھڑے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندہیں پہر انپر خطبہ ارشاد
فرمایا پہر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ حلوں سے بار ور ہوا پہر اسکو حکم دیا اور اس نے ان
زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اسکی وجہ سے
قیامت تک فخر کرتا رہا ✤

(۳) عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما ضاحکا وجہہ
مشرق کدارۃ القمر فقام الیہ عبد الرحمن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور قال بشارۃ اتتنی
من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ وامر رضوان خازن الجنان فھز
شجرۃ الطوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبی اھل بیت وانشا تحتھا ملائکۃ من نور ودفع
الی کل ملک صکا فاذا استوت القیمۃ باھلھا بالخلائق فلا یبقے محب لاھل بیتی الا وقعت
الیہ صکا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی وابن عمی وابنتی فکاک رجال ونساء من امتی من النار
(رواہ ابو بکر الخوارزمی) بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے
ہمارے پاس تشریف لائے۔ اپکا رخ انور چاند کے ہالہ کی طرح سے نورانی تہا عبد الرحمن بن عوف نے اٹھکر
عرض کیا یا رسول آج چہرہ اقدس پر یہ کیسا نور ہے آپنے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بہائی اور
ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے بتحقیق اللہ تعالے نے علی کے ساتہہ فاطمہ کا نکاح کیا
ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم کیا ہے اس نے درخت طوبی کو ہلایا ہے وہ بار ور ہو گیا ہے یعنے اوسکا ہر
ایک تبرات نجات کا کاغذ نیگیا او شجر طوبی کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے اور ہر ایک فرشتے کو برات کا کاغذ دیا جبکہ قیامت
اپنے تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی پس میرے اہل بیت کا محب باقی نہیں رہے گا۔ کہ اوسکو برات کا کاغذ نہ ملیگا
اس میں دوزخ کی آگ سے رہای کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بہای اور ابن عم اور میری بیٹی مردوں اور
عورتوں کے لیے دوزخ کی آگ سے رہای کا سبب ہیں ✤

جناب سیدہؓ کی اولاد کا بیان

قال ابو عمر فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم وزینب ولم یزوج علی علیھا غیرھا حتی ماتت رضی اللہ عنہا
ابو عمر کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لیے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب

کو جناب ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکی سوا دوسرا نکاح نہین کیا۔ جبتک کہ انکا انتقال ہو گیا

جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سب سے اول آخرت مین لاحق ہوئے ہین

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اول اھلی لحوقا بی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میرے اہل سے پہلے مجہہ سے ملوگے +

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام الیھا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکبت علیہ ثم رفعت رأسھا فبکت ثم اکبت ثم رفعت رأسھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لھا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت راسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ اخبرنی انہ میت من وجعہ ھذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع لحوقا بہ فذلک حین ضحکت (اخرجہ الترمذی وابوداؤد و النسائی) البذرۃ قال الھروی البذر الذین یفشون ما یسمعون من السر یقال بذرت بین الناس تشیعھا بین (الحب) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہین کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شبیہ نہین تہا۔ جب وہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لاتین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے لیے اٹھ کہڑے ہوتے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ تشریف لائین اور حضرت پر جہک گئین پہر سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ حضرت پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو مینے ان سے کہا کہ مینے تمکو دیکہا جبکہ آپ پہلی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین اور پہر دوبارہ جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ انہون نے فرمایا۔ اس وقت اسکے افشا کا اندیشہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے خبر دی تہی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہین اسلیے مین رونے لگی پہر مجہکو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجہہ سے ملنے والے ہو بس اس وجہ سے مین ہنسنے لگی +

جناب سیدہ علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشة قالت انها لم تضحک فی مدة حیاتها بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانها کانت تذوب من الحزن علیه و شوقها الیه (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات مین نہین ہنسے اور غم مین پگلتی رہین ۔ اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شوق مین گھلتی رہین +

(۲) عن عائشة رضی اللہ عنها ان فاطمة عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستة اشهر و دفنت لیلا (اخرجه ابن عساکر) ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہین اور رات کے وقت دفن ہوئین +

(۳) عن عروة ان فاطمة توفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستة اشهر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ مہینے بعد فوت ہوئین +

(۴) وقیل بعضهم ماتت بعد وفات ابیه بمائة یوم (استیعاب) بعض راویون نے یہی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے +

(۵) روی ابن شهاب ثلثة اشهر (استیعاب) ابن شہاب زہری جنہون نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمرو بن عبد العزیز مدون کیا ہے روایت کرتے ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہی ہین +

(۶) عن ابن بریدہ قال عاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بریدہ کہتے ہین کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہین +

(۷) قیل بخمسین یوما (نزل الابرار) یہ بھی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہین +

(۸) قیل باربعین یوما (نزل الابرار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہین +

(۹) قال عبد اللہ بن حارث وعمرو بن دینار توفیت بعد ابیها ثمانیة اشهر (استیعاب) عبد اللہ بن حارث اور عمرو بن دینار کہتے ہین کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے +

والاصح انها ماتت بعد وفات ابیها بستة اشهر وهو مذهب الجمهور (استیعاب) اور زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہ اپنے والد ماجد کی وفات کے چھ مہینے تک زندہ رہی ہین اور یہی جمہور کا مذہب ہے

(۱۰) قال المدائنی ماتت الثلثا لثلث خلون من شهر رمضان ...... سنه احدی عشر و هی ابنة تسع و
عشرين سنة (استیعاب) مدائنی کہتے ہین کہ جناب سیدہ نے رمضان کی تاریخ ۳ سنہ ۱۱ گیارہوین ہجری مین
وفات پائی ہے اسوقت انکی عمر انتیس برس کی تھی ✤

(۱۱) قال ابن الخشاب توفت ولها ثمان وعشرين سنة وخمسين يوما (تاریخ موالید ووفات اهل
بيت) ابن خشاب کہتے ہین کہ جناب سیدہ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تھی

(۱۲) قال الزبیر بن بكار سألت عن عبد الله بن حسين يا ابا محمد كم بلغت فاطمة بنت محمد صلی
الله عليه وسلم من السن فقال ثلثين (استیعاب) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ مینے جناب عبد اللہ بن حسین
سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کا سن
مبارک وفات کیوقت کیا تھا۔ فرمایا تیس برس کا ✤

(۱۳) وَاختلفوا فی غسلها اخرجه احمد عن ام سلمة قالت اشتكت فاطمة فمرضتها فاصبحت
يوما كانت مثل ما كانت تخرج علی فقالت يا امتاه اسكبي لي غسلا فقامت واغتسلت
كاحسن ما كانت تغتسل ثم قالت ناولني ثيابي الجدد فناولتها اياها فلبستها ثم قالت
قد الفراش الى وسط البيت فقدمت فاضطجعت واستقبلت وجعلت يدها تحت خدها
وقالت انا مقبوضة وقد غسلت فلا يكشفني احد وقبضت فجاء علی فبكی فقال والله لا
يكشفها احد ثم حملها وصلى عليها ودفنها (تذکرہ خواص الامہ) جناب سیدہ کے غسل مین علماء
سیر کا اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کرتے ہین کہ جناب سیدہ بیمار ہوئین اور انکا مرض طول پکڑ گیا۔ ایک دن صبح کو تھین انکا مزاج
مبارک جیسے کہ تھا ویسے ہی علیل تھا جناب علی گھر سے باہر تشریف لیگئے جناب سیدہ نے خادمہ سے
ارشاد کیا کہ ہمین غسل کرا۔ آپنے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے
بھی بدرجہا بہتر تھا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے لاؤ خادمہ نئے کپڑے لائی آپنے انکو پہنا۔ پھر ارشاد
کیا کہ ہمارا بستر گھر کی آنگن مین بچھادو۔ خادمہ نے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچھادیا۔ آپ روبقبلہ
ہوکر لیٹ گئین اور اپنے دونو ہاتھون کو رخسار کے نیچے رکھ لیا۔ اور فرمایا۔ مین اسوقت انتقال کرنے
والی ہون اور مینے غسل کر لیا ہے۔ مجھ کو اب کوئی نہ کھولے یہ فرما کر دار آخرت کو رحلت کر گئین پھر
جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے انکو کوئی نہین کھولیگا اسی احتیاط
سے جنازہ کو اٹھا کر لے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کر دیا ✤

(۱۴) وفی نزل الابرار فلما بغسلها ذلك ولم تغسل بعد الموت وكان ذلك شئ خصص به ابوها صلی الله علیه وسلم اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئی ہیں جو کہ بحالت حیات خود انہوں نے کیا تھا اور یہ ایک ایسی بات تھی کہ انکے والد ماجد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے خاص مقرر کی تھی ۔

(۱۵) روی عن محمد بن اسحاق ان الملائکة غسلها (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات کے فرشتوں نے انکو غسل دیا ہے ۔

(۱۶) وروی ان اسماء بنت عمیس غسلتها (تذکرة خواص الامة) یہ بھی روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے جناب سیدہ کو غسل دیا ۔

(۱۷) والاصح ان علیا غسلها وکانت اسماء بنت عمیس تعین علیها وکان ذلك مخصوصا بعلی و انما انکر علیه ابن مسعود قال له اما سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم تقول هی زوجتك فی الدنیا والاخرة (تذکرة خواص الامة) زیادہ ترصحیح یہ بات ہے کہ جناب علیؓ نے انکو غسل دیا تھا اور اسماء بنت عمیس مددگار بان تھیں ۔ اور یہ بات صرف جناب علیؑ کے لیے ہی مخصوص تھی چنانچہ عبداللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ پر اعتراض بھی کیا تھا جناب علیؓ نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہیں سنا ہے کہ مجھ سے فرمایا تھا ۔ کہ یہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہیں ۔

(۱۸) قیل صلی علیها علیؑ وقیل عباسؓ (نزل الابرار) روایت ہے کہ جناب سیدہ کے جنازہ کی نماز حضرت علیؑ نے پڑھی تھی ۔ اور بعض کہتے ہیں حضرت عباسؓ نے پڑھی تھی

(۱۹) وقیل انها دفنت فی زاویة عقیل (تذکرة خواص الامة) یہ بھی روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام عقیل بن ابیطالب کے گھر کے کونے میں دفن کی گئی ہیں ۔

(۲۰) وقیل انها دفنت فی البقیع الغرقد (تذکرة خواص الامة) اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع غرقد میں آپکا جسد اطہر مدفون ہے ۔

اولاد صالح

جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اللهم اشهد انی قد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم کب من عاداه فی النار (اخرجه ابن النجاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار گواہ رہیو کہ مینے پہنچا دیا ہے
کہ یہ (یعنے علی بن ابیطالب) میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہی اے پروردگار
جو شخص اسکو دشمن رکھے اسکو اوندھا دوزخ کی آگ مین گرا ۔

(۲) عن ابن عباس قال کنت انا والعباس جالسین عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی و
سلم فرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقام الیہ وعانقہ وقبّل بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ
فقال العباس یا رسول اللہ اتحب ھذا فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ
کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی)
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین اور عباس دونون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین جناب علی تشریف لائے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جواب سلام دیا اور اٹھکھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
آیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مین ان سے نہایت
محبت رکھتا ہون بتحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب مین قرار دیا ہے اور
میری ذریت کو علی کی صلب مین قرار دیا ہے ۔

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و
جعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے ہر ایک نبی کی ذریت کو خاص
اسی کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب سے قرار دیا ہے ۔

(۴) عن علی قال طلبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوجدنی فی حائط نائما فقربنی
برجلہ قال قم فواللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب
علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ڈھونڈھا اور ایک دیوار کے نیچے
سویا ہوا پایا آپنے پائے مبارک سے مجھکو ہلاکر فرمایا اٹھ مین تجھ کو خوش کرتا ہون کہ تو میرا بھائی
اور میرے بچون کا باپ ہے ۔

(۵) عن محمد بن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما انت یا علی
فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم) محمد بن اسامہ
بن زید سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سے فرماتے تھے بس یا علی تو ہمارا

داماد اور ہمارے بچون کا باپ ہے۔ اور تو میرا اور مین تیرا ہون ؛

(۲) عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہیو مینے پہونچادیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور داماد اور میری بچون کا باپ ہے اے اللہ جو اسے دشمن رکھے اُسے اوندھا آگ میں دھکیل ؛

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو گئی ہے

(۱) وفی اسد الغابہ وانقطع نسل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا منہا اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن اثیر لکھتے ہین کہ سوائے نسل جناب سیدہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو گئی ہے۔

(۲) قال السمھودی فی جواھر العقدین لما رای علی بن ابی طالب الحسین یسرع الی الحرب فی الصفین قال یا ایھا الناس املکوا عنی ھذین الغلامین اخاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سمھودی جواہر العقدین مین لکھتے ہین کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسین صفین کے میدان مین لڑائی کے لیے تشریف لیجا رہے ہین۔ فرمایا اے لوگو ان دونوں لڑکون کو یعنے حسنین علیہما السلام کو تھام لو مین ڈرتا ہون کہ انکے شہید ہو جانے کیوجہ سے کہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع نہ ہو جائے ؛

جناب سیدہ کی اولاد کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولی اور عصبہ ہونا

(۱) عن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل نبی اب ینتمون الی عصبۃ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم (اخرجہ الطبرانی ؛ قال العلامۃ ابن حجر رحمۃ اللہ طرق یقوی بعضھا بعضا صواعق محرقہ) جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی ابن کی نسبت ایک عصبہ کیطرف کیجاتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لیے مین ولی اور عصبہ ہون ؛

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل بنی اب عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی وخلقوا من طینتی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وابن عساکر فی تاریخہ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ہر ایک نبی باپ کیلیے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اسکی طرف انکو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کا انکے لیے ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۳) سال الرشید عن موسی الکاظم کیف قلتم انا ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قال عیسی ولیس لہ اب (صواعق محرقہ)
روایت ہے کہ جناب موسی کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر کہلاتے ہو باوجودیکہ آپ تو حضرت علی کی ذریت ہیں۔ جناب امام نے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان ۔ تھے۔ اور عیسی۔ پس امام نے فرمایا کہ عیسی کا تو باپ نہیں وہ اپنی ماں کیوجہ سے ذریت ابراہیم میں سے ٹھیرے۔

(۴) عن الشعبی و عاصم بن النجود المقری ان الحجاج ابن یوسف الثقفی بلغہ ان یحیی بن یعمر التابعی یقول ان الحسن والحسین من ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یحیی یومئذ بخراسان فکتب الحجاج الی قتیبۃ بن مسلم والی خراسان ان ابعث الی یحیی بن یعمر فبعث بہ الیہ فقام بین یدیہ فقال لنت الذی تزعم ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل یا حجاج قال الشعبی فتعجبت من جوابہ فقال الحجاج تاتینی بھا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ ولا تاتینی بھذہ الآیۃ ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم قال فان خرجت وراء من ذلک واتیک بھا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ فھو امانی قال نعم فقال قال اللہ تعالی ووھبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھارون کذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی و عیسی و الیاس کل من الصالحین ثم قال یحیی بن یعمر من کان ابو عیسی و قد الحقہ تعالی بذریۃ ابراھیم وما بین عیسی وابراھیم اکثر ما بین الحسن والحسین ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ ابن خلکان - وحیوۃ الحیوان للدمیری والروض الازھر) شعبی اور قاری عاصم ابن النجود رحمہما اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف الثقفی کو خبر لگی کہ یحیے بن یعمر التابعی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت ہیں اسوقت یحیے خراسان میں تھے حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحیے بن یعمر کو میری طرف روانہ کر قتیبہ نے یحیے کو حجاج کے پاس بھیجدیا جب وہ سامنے آیا۔ حجاج نے کہا آیا تیرا زعم ہے کہ حسن و حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریت ہیں یحیے نے کہا ہاں شعبی کہتا ہے مجھے یحیے

کے بے دھڑک ہان کہنے سے تعجب آیا۔ حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر۔ اور قل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم کی آیت کو دلیل مین پیش نکریو۔ یحییٰ نے کہا اگر مینے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن سے واضح طور پر پیش کی تو تو مجھکو امان دیگا۔ حجاج نے کہا ہان تب یحییٰ نے یہ آیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہمنے اسکو اسحاق اور یعقوب سبکو ہمنے ہدایت کی اور نوح کو ہمنے ہدایت کی اس سے پہلے اور اسکی ذریت سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون اسیطرح سے ہم جزا دیتے ہین محسنون کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس ہر ایک نیکون مین سے) پہر یحییٰ بن یعمر نے کہا عیسے کا کون باپ تہا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت مین ملا دیا ہے اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسنؑ اور حسینؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا ہے +

(۴) عن الطیفۃ عن ذکوان مولے المعاویۃ قال قال لی معاویۃ لا اعلم احدا سمی ھذین الغلامین ابنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن قولوا ابنی علی قال ذکوان فلما کان بعد ذلک امرنی ان اکتب بنیہ فی الشرف قال فکتبت بنیہ وبنی بنیہ وترکت بنی بناتہ ثم اتیتہ بالکتاب فنظر فیہ فقال ویحک اغفلت اکبر بنی فقلت من قال اما بنو فلانۃ بنی لابنتہ قال فقلت اللہ اکبر لیکون بنی بناتک بنیک ولا یکون بنی فاطمۃ بنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یسمعن ھذا احد منک (اخرجہ الحافظ عبد العزیز بن الاخضر) امیر معاویہ کا غلام ذکوان بیان کرتا ہے کہ ایکدفعہ معاویہ نے کہا مین نہین جانتا کہ ان دونون لڑکون (یعنے حسنؑ و حسینؑ) کو کس نے جناب رسالتمآب کے بیٹے قرار دیا ہے۔ انکو تو علی کے بیٹے کہنا چاہیے۔ ذکوان کہتا ہے کہ اسکے بعد مجھکو معاویہ نے دفتر مین اپنی اولاد کی نام لکھنے کا حکم دیا۔ مینے اسکی بیٹون اور پوتون کا نام لکھا اور نواسون کا نام چھوڑ دیا اور وہ کاغذ معاویہ کے دکھانے کو لایا۔ معاویہ مجھے کہنے لگا تو میرے بڑے بیٹون کے نام درج کرنے بھول گیا ہے مینے کہا وہ کون ہین معاویہ بولا آیا میری فلانی بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے نہین مینے کہا اللہ اکبر تیری بیٹی کے بیٹے تو تیرے بیٹے ٹہیرے اور جناب فاطمہ کے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہ ٹہیرے معاویہ نے کہا ارے چپ رہ تجہسے کوئی یہ بات نہ سن پائے +

قیامت کے دن بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ الا

سببی و نسبی و کل ولد ام فان عصبتہم لابیہم ما خلا ولد فاطمۃ فانی انا ابوہم وعصبتہم (اخرجہ ابو صالح ۔ وابو نعیم فی الحلیۃ ۔ وابن السمان ۔ والمسلم فی المتابعات والدارقطنی والطبرانی فی الاوسط والبیہقی ۔ وابو الحسن المغازلی فی المناقب ۔ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہوجائیگی مگر میرا نسب اور سبب ۔ اور ہر ایک ماں کے بیٹوں کے لیے عصبہ باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ میں انکا باپ اور عصبہ ہوں ۔

(۲) عن فاطمۃ وابن عمر وصح عن عمر کما مر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل سبب و نسب منقطع یوم القیمۃ ما خلا سببی و نسبی (اخرجہ الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر میں بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تصحیح ہوچکی ہے کہ انہوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہوگی بجز میرے سبب اور نسب کے ۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور بہت ہونا

عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال ھل تدری ما جاء بہ جبریل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال امرنی ربی ان ازوج فاطمۃ من علی فادع لی ابا بکر وعمر فلما اقبل علی فقال لہ یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وقد زوجتکما علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ارضیت قال یا رسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکما الکثیر الطیب وبارک اللہ فی نسلکما قال انس و اللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ ابو الخیر قزوینی والرویانی فی مسندہ والدولابی والسمہودی فی جواہر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضور وحی کے نزول سے بیہوش ہوگئے جبکہ ہوش میں آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ جبرئیل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے آپنے فرمایا خدا تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا علی سے نکاح کروں تو جا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لا جب جناب علی تشریف لائے آپنے ان سے ارشاد کیا یا علی بتحقیق پروردگار عالم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا تجھ سے نکاح کروں میں نے تم دونوں کا چار سو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے ۔ آیا تو راضی ہے ۔ جناب علی نے عرض کیا یا رسول

اسمین اضی ہون۔ آپنے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالی تم دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کرے مانس کہتے ہین خدا کی قسم ہے اللہ تعالے نے اندونون مین سے بہت سے طیب پیدا کیے ہین +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا وان اللہ ادخلہا باحصان فرجہا وذریتہا الجنۃ اخرجہ الطبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکہا ہے اور اس نگاہ رکہنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے اسکو اور اسکی ذریت کو جنت مین داخل کیا ہے +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لم سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی و نقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ بیٹے تمہارا نام فاطمہ کیون رکہا ہے علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے کیون فاطمہ نام رکہا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلیے کہ پروردگار نے اسکو اور اسکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غیر معذب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک یوم القیامۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ سے فرماتے تہے کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالے تجہ کو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہین کرنیوالا

صحت ولادت کے باعث جناب امیر کی اولاد کا انکے آبائی کرام کے نام سے پکارا جانا

عن العباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل علی فلما راٰہ اسفر فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انک تسفر فی وجہ ہذا الغلام فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ولم یکن نبی

الا و ذریتہ الباقیۃ بعدہ من صلبہ و ان ذریتی من بعدی من صلب ھذا انہ اذا کان یوم القیمۃ دعی الناس باسمائھم و اسماء امھاتھم ستراً من اللہ علیھم الا ھذا و ابنیہ فانھم ید عون باسمائھم و اسماء آبائھم لصحۃ ولادتھم (مروج الذھب للمسعودی) جناب عباس بن عبدالمطلب ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگہاں جناب علی تشریف لائے جب حضور اقدس نے انکو دیکھا چہرہ اقدس زرد ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے کو دیکھکر کیوں زرد ہو گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا واللہ مجھکو اس سے سخت محبت ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ اسکی ذریت اسی کی صلب سے اسکے بعد باقی نہ رہی ہو۔ اور میری ذریت میرے بعد اسکی صلب سے باقی رہے گی جب قیامت کا دن ہوگا لوگوں کو خدا کی طرف سے بوجہ انکی پردہ پوشی کے انکے ناموں سے اور انکی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا۔ الا یہ یعنے علی بن ابی طالب) اور اسکی اولاد کو وہ بباعث انکی صحت ولادت کے انکے ناموں اور انکے باپوں کے ناموں سے پکاری جائینگے

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام السبط الاکبر

(۱) قال الزھری ولد الحسن فی نصف من رمضان سنہ ثلاث من الھجرۃ (اسد الغابہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی +

(۲) قال ابن سعد و ابن عبدالبر ولد الحسن سنہ ثلاث فی نصف شھر رمضان وقیل فی شعبان وقیل سنہ اربع وقیل سنہ خمس و الاول اصح (اصابہ فی تمیز الصحابہ) علامہ ابن سعد طبقات میں اور ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے برس نصف رمضان کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچویں برس پیدا ہوئے ہیں اور پہلی بات صحیح زیادہ ہے +

(۳) روی ابن الخشاب الشیعی انہ ولد ستۃ اشھر ولم یولد لستۃ اشھر مولود فعاش الا الحسن وعیسی بن مریم وفی روایۃ الا الحسن و یحیی (تاریخ موالید و وفات اھل بیت) ابن خشاب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسن چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہیں کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہیں پیدا ہوا اور پھر زندہ رہا ہو بجز حسن اور عیسے ابن مریم کے اور ایک روایت میں ہے بجز حسن اور یحیے بن زکریا کے

(۴) عن ام الفضل قالت قلت یا رسول اللہ رأیت کان عضوا من اعضائک فی بیتی فقال خیرا

رأیته تلد فاطمة غلاما فترضعه بلبن قثم (اخرجه البغوی والدولابی) ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضور کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں ہے حضور نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہ ایک بیٹا جنے گی تو اسکو قثم بن عباس کا دودھ پلائے گی ✦

(۵) عن علی عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بکبش وقال یا فاطمة احلقی رأسه وتصدقی بزنة شعرہ فضة فکان وزنه درهما او بعض درهم (اخرجه الترمذی) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکے سر کو منڈوا۔ اور اسکے بالوں کے برابر چاندی تصدق کر۔ پس ان بالوں کا وزن ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا ✦

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا او کبشین (اخرجه ابو حاتم) ابن عباس سے منقول ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے یا دو دو مینڈھوں سے کیا تھا ✦

(۷) عن جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین وختنهما لسبعة ایام (اخرجه الطبرانی) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کا عقیقہ اور ختنہ ساتوین دن کیا تھا ✦

(۸) عن علی قال لما ولد الحسن اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنه الیمنی واقام فی اذنه الیسری وختنه یوم السابع وعق عنه کبشین ووزن شعرہ وتصدق بوزنه فضة واعطی القابلة رجل العقیقة (نزل الابرار) جناب علی سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے داہنے کان میں اذان اور اولٹے کان میں اقامت پڑہی اور ساتوین ختنہ کیا اور دو مینڈھے عقیقہ کیے اور انکے سر کے بالون کو وزن کر کے اسکے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے مینڈھے کے پائے دائی کو عطا کیے ✦

(۹) عن علی قال لما ولد الحسن سمیته باسم عمی حمزة فلما ولد الحسین سمیته باسم عمه جعفر فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انی امرت ان اغیر اسم ابنی هذین فقلت اللہ ورسوله اعلم فسماهما حسنا وحسینا (اخرجه احمد والهیثم بن کلیب الشاشی والحاکم فی المستدرک) جناب علی ذکر کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو مینے انکا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر حمزہ رکھا اور

جب حسین پیدا ہوئے انکا نام انکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام بدل دوں میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جاننے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسن اور حسین رکھا۔

(۱۰) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسماء ھلمی ابنی فدفعته الیه فی خرقة صفراء فالقاها عنه قائلا الم اعھد الیکن لا تلففوا مولودا فی خرقة صفراء فلففته فی خرقة بیضاء فاخذہ فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی ای شیء سمیت ابنی فقال ما کنت لاسبقك بذلك فقال ولا انا اسبق ربی فهبط جبریل فقال یا محمد ان ربك یقرأ علیك السلام ویقول لك علی منك بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدك فسم ابنك هذا باسم ولد هارون فقال وما کان اسم ابن هارون یا جبریل فقال شبر فقال ان لسانی عربی فقال سمه الحسن ففعل صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بعد حول ولد الحسین فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت مثل الاول وساقت قصة التسمیة کالاول وان جبریل امرہ ان یسمیه باسم ولد هارون شبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل الاول فقال سمه حسینا اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحیة والثناء فی مسندہ والوصابی فی فضائل الاربعة الخلفاء) اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں جناب حسن کی ولادت میں جناب سیدہ کی قابلہ تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر مجھ سے ارشاد کیا اے اسما میرے بیٹے کو مجھے دو۔ میں نے جناب حسن کو حضرت کی گود میں دیدیا میں نے انکو زرد کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا حضرت نے وہ کپڑا اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا ہے کہ کسی بچے کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو۔ میں نے انکو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا حضرت نے لیکر انکو داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی پھر جناب امیر سے پوچھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے جناب امیر نے عرض کیا میں اس امر میں حضور پر سبقت نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد کیا میں بھی اس امر میں اپنے رب پر سبقت نہیں کرتا۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا خدا تعالی نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علی آپ سے بمنزلہ ہارون کے ہیں موسے سے لیکن وہ آپکے بعد نبی نہیں ہیں آپ اپنے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے پر رکھیں۔ حضرت نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا۔ جبرئیل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل کہنے لگے آپ ان کا نام حسن رضی اللہ عنہ رکھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رکھا۔ دوسرے برس کے گذرنے کے بعد جناب حسین رضی اللہ تعالی عنہ تولد ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پہلے ہی سا قصہ پیش آیا جو جناب حسن کی ولادت کے وقت پیش آیا تھا۔ جبرئیل نے انکا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر پر حسین

بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور انکا نام حسین رکھا۔

(۱۰) علی قال لما ولد الحسن سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ قلنا حربا قال ھو حسن فلما ولد الحسین سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ قلنا حربا فقال ھو حسین فلما ولد الثالث سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ فقلنا حربا فقال ھو محسن ثم قال انما سمیتھم بولد ھارون شبر وشبیر ومشبر (اخرجہ احمد والطبرانی والدارقطنی والحاکم والبیہقی وابن عساکر) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے انکا نام حرب کہا پس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام حرب رکھا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہمنے انکا نام حرب رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا نام تمنے کیا رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے ارشاد فرمایا اسکا نام محسن ہے پھر فرمایا مینے انکے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام پر رکھے ہین اور ان کے نام شبر اور شبیر اور مشبر تھے۔

(۱۱) عن سلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمی ھارون ابنیہ شبرا وشبیرا وانی سمیت ابنی الحسن والحسین کما سمی ھارون ابنیہ (اخرجہ البغوی) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے دونون بیٹون کا نام شبر وشبیر رکھا تھا مینے اپنے دونون بیٹون کا نام حسن وحسین رکھا ہے۔

(۱۲) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اسماء اھل الجنۃ ما سمیت العرب بھما فی الجاھلیۃ (اخرجہ بن سعد) عمران بن سلیمان کہتے ہیں کہ سرور دنیا ودین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہین اسماء اہل جنت سے کبھی

۱؎ وقیل ھما سریانیان ومعناھما مثل الحسن والحسین اسم وتصغیر مثل جبل وجبیل وقمر وقمیر (الدیلمی) یعنے کہا گیا ہے کہ یہ دونو نام سریانی ہین اور انکے معنے مثل حسن اور حسین کے ہین ایک اسم ہے اور ایک کی تصغیر مثل جبل وجبیل اور قمر وقمیر کی۔

عرب نے یہ نام جاہلیت میں نہیں رکھے ۔

(۱۳) قال ابو محمد العسکری سماہ النبی صلی اللہ علیہ الحسن وکناہ ابا محمد و لم یکن ھذا الاسم فی الجاہلیۃ (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن کا نام حسن اور انکی کنیت ابو محمد رکھی تھی ۔ اور یہ کنیت جاہلیت میں کبھی کسیکی نہیں تھی ۔

(۱۴) قال النبی صلی اللہ علیہ حسن سبط من الاسباط (اسد الغابہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط ہیں اسباط میں سے ۔

(۱۵) ویلقب السید والنقی والطیب والزکی والولی والمجتبی (نزل الابرار) آپکے اشہر القاب میں سے سید اور نقی اور طیب اور زکی اور ولی اور مجتبی ہیں ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کان ادعج العینین سھل الخدین دقیق المسربہ کث اللحیۃ ذا وفرہ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکراد یس بعید بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن وجھا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن (ذکرہ الدولابی) آپکی آنکہیں سیاہ اور بڑی بڑی عنابی خوشنما تہیں ۔ رخسارے پتلے کتابی غط ونال سے تہے ۔ کلائیاں گول گول اور تہیں ڈاڑہی گنجان کانوں کی لوتک بال کہانے ہوتی تہی ۔ گردن پاک صراحی کیطرح سفید اور بلند تہی ۔ شانے اور بازو گدگدے اور بڑے بڑے تہے ۔ سینہ چوڑا چکلا تہا ۔ قد نہ بہت بڑا نہ بہت چہوٹا بلکہ درمیانہ تہا ۔ آپکی صورت نہایت پاکیزہ تہی وسمہ کا خضاب کیا کرتے تہے آپکے بال گہونگر والے تہے ۔ بدن خوب صورت اور سڈول تہا ۔

جناب حسن علیہ السلام کا سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اشبہ ہونا

(۱) عن علی قال الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینے سے لیکر سر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تہے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنے سینہ سے پاؤں تک حضور کے ساتھ سب سے زیادہ شبیہ تہے ۔

(۲) عن انس بن مالک قال لم یکن اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل نہیں تہا

(۳) عن عقبة بن الحرث قال صلى ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعه علی فرای الحسن یلعب مع الصبیان فحمله ابوبکر علی عاتقه قال بابی شبیه بالنبی صلی الله علیه وسلم لیس شبیه بعلی قال وعلی تبسم (رواه البخاری) عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک روز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھکر مسجد سے باہر نکلے جناب علی علیہ السلام بھی انکے ہمراہ تھے امام حسن کو دیکھا کہ لونڈون کے ساتھ کھیل رہے ہین ابوبکر رضؓ نے انکو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہین علی کے ہمشکل نہین اور علی ہنس رہے تھے +

احب خلائق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن عبدالله بن الزبیر قال اشبه اهل النبی صلی الله علیه وسلم به واحبهم الیه الحسن بن علی رأیته یجیٔ وهو ساجد فیرکب رقبته او قال ظهره فما ینزله حتی یکون هو الذی ینزل ولقد رأیته یجیٔ وهو راکع فیفرج له بین رجلیه حتی یخرج من جانب الاٰخر (اخرجه ابن سعد) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امام حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب گھر والون سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ شبیہ تھے۔ اور سب گھر والون سے آنحضرتؐ کو پیارے تھے بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہوجاتے اور جب تک کہ وہ خود نہ اترتے حضور انکو نہ اتارتے۔ اور بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ تشریف لائے ہین۔ اور حضور حالت رکوع مین ہین حضرتؐ نے انکے لیے اپنی دونون ٹانگین کھولدین اور وہ ایک طرف سے گھسے اور دوسری طرف سے نکل گئے +

(۲) عن ابی هریرة قال لا ازال احب هذا الرجل یعنی الحسن بن علی بعد ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع به ما یصنع بغیرہ قال رأیت الحسن فی حجر النبی صلی الله علیه وسلم وهو یدخل اصابعه فی لحیته والنبی صلی الله علیه وسلم یدخل لسانه فی فیه ثم یقول اللهم انی احبه فاحبه (ذخائر العقبی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین اسوقت سے ہمیشہ اس مرد یعنے امام حسن کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے کہ انکے سوا کسی دوسرے سے پیش نہین آئے۔ مینے جناب حسنؑ کو حضور کے آغوش .... مبارک مین دیکھا ہے کہ وہ حضور کی ریش مبارک مبارک مین اپنی انگلیان ڈالتے ہین اور حضور اپنی زبان اطہر کو انکے مونہہ مین داخل کر... فرماتے ہین کہ اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اس سے پیار کر +

(۳) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (رواہ البخاری) براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن حضور کے کندھے پر سوار ہیں اور حضور فرماتے ہیں اے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اسے پیار کر۔

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدلع لسانہ للحسن بن علی فاذا رای الصبی حمرۃ اللسان ھش الیہ (اخرجہ بن سعد) ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لیے اپنی زبان مبارک کو باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرخی کو دیکھتے تو اسکی جانب جھک پڑتے۔

(۵) عن ابی ھریرۃ انہ لقی الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ کشف لی عن بطنک فداک ابی حتی اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ قال فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ (اخرجہ ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کی بعض بازاروں میں دیکھا اور کہا آپ پیٹ سے کپڑا اٹھا دیں تاکہ جس جگہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے میں بھی وہاں پر بوسہ دوں جناب امام حسن نے اپنا بطن مبارک کھولدیا پس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپکی ناف کو بوسہ دیا۔

(۶) عن ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم وابن ماجۃ وابو یعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جماعت کے نزدیک ہوکر جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا نہ حضور مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں حضور سے بات کرنے کی جرات کرسکتا تھا۔ یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لیگئے۔ اور پھر وہاں سے لوٹے اور جناب فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا یہیں ہے یعنی حسن یہیں ہیں ہمنے گمان کیا کہ شاید انکی والدہ ماجدہ نے انکو پکڑا ہوا ہے اور وہ انکو نہلا رہی ہیں کپڑے اتار یا کپڑے پہنا رہی ہیں کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے دونوں نے ایک دوسرے کو سینہ سے چمٹا لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر اور اسے

بھی پیار کر جو کہ اس سے پیار کرے +

عن المقبری قال کنا مع ابی ھریرۃ فجاء الحسن بن علی فسلم فرد علیہ القوم ومضی ابو ھریرۃ لا یعلم فقیل لہ ھذا حسن بن علی یسلم فلحقہ فقال وعلیک یا سیدی فقیل لہ تقول لہ سیدی فقال اشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ سید (اخرجہ الطبرانی) مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ ابو ہریرہؓ کے پس آئے حسن بن علی... سلام ارشاد کیا پس جواب دیا قوم نے آپکو اور چلے گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کون ہے)... لوگوں نے کہا انکو کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علی ہیں ابو ہریرہؓ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا انکو کہ تم نے یا سیدی کیوں کہا ہے ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے +

(۸) عن انس بن مالک قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راقد فی بیتہ علی قفاہ اذ جاء الحسن یدرج حتی قعد علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنعتہ فقال ویحک یا انس دع ابنی وثمرۃ فوادی فان من اذی ھذا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالماء فصبہ علی البول صبا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے ناگہاں حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے میں نے آپکو روکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے افسوس ہو تجھکو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو پس جس نے ایذا دی اسکو اس نے ایذا دی مجھے اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر انکا بول دھو ڈالا +

(۹) عن زید بن الارقم قال قام الحسن بن علی یوما یخطب فقام رجل فقال انی اشھد لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فجاء الحسن یمشی حتی اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ علی عاتقہ وقال من احبنی فلیحبہ والیبلغ الشاھد منکم الغائب ولولا کرامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثت بہ (اخرجہ الحاکم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ فرمانے لگے اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ جناب تشریف لا رہے ہیں جب حضور نے انکو دیکھا انکو پکڑ کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو دوست رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ اسکو دوست رکھے اور تم حاضرین پر لازم

ہے کہ یہ بات ان لوگون کو پہونچادین جوکہ غائب ہین اگر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت نہ ہوتی تومین یہ بات نہ بیان کرتا ✦

(۱۰) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو (اخرجہ البخاری والمسلم والترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے دوش اقدس پہ اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا ای صاحبزادے یہ اچھا مرکب ہے جسپر کہ تم سوار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو عمدہ ہے ✦

(۱۱) عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد عن ابیہ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء وھو حامل حسنا فتقدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوٰۃ فصلی فسجد بین ظہرانی الصلوٰۃ سجدۃ اطالہا قال ابی انی رفعت رأسی فاذا صبی علی ظہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال الناس یارسول اللہ انک سجدت بین ظہرانی صلوٰتک سجدۃ اطلتہا حتی ظننا انہ قد حدث امر او انہ یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی ھذا ارتحلنی فکرھت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ (اخرجہ احمد والبغوی والنسائی والطبرانی والحاکم والبیہقی) عبد اللہ ابن شداد بن الہاد اپنے والد سے ناقل ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے لیے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے انکو زمین پہ بٹھا کر حضور نے تکبیر کہی اور نماز شروع کی جب نماز مین سجدہ کو گئے تو اسکو طول دیا میرا باپ کہتا ہے کہ مینے سر اٹھایا کہ دیکھتا ہون کہ جناب حسن حضور کی پشت پر سوار ہین اور حضور سجدہ مین ہین پس مینے بھی سجدہ کیطرف رجوع کیا۔ جب حضور نماز ادا کر چکے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے نماز کے درمیان جو سجدہ کو یہانتک طول دیا کہ ہمین گمان ہوا کہ کوئی امر حادث ہوا ہے یا وحی نزول فرمایا ہے آپ نے فرمایا ان مین سے کوئی بات نہین تھی لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ مین اسے جلدی سے اتارون جبتک کہ اسکی آرزو پوری نہ ہولے ✦

(۱۲) عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقول ان ابنی ھذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین (اخرجہ احمد والبخاری وابوداؤد والنسائی والطبرانی) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب سرور دنیا و دین کو منبر

پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو مین جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ پروردگار اسکی وجہ سے دو بڑے گروہون مین صلح کراویگا

(۱۳) اخرج الدارقطنی ان الحسن بن علی جاء لابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ واجلسہ فی حجرہ وبکی دارقطنی لکھتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہہ سے نیچے اترآؤ حضرت ابوبکر نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہہ ہے پھر ابوبکر نے جناب حسن کو پکڑکر اپنی گود مین بٹھا لیا۔ اور رونے لگے ؛

(۱۲) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسن (صواعق محرقہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جوانان اہل جنت کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ حسن کو دیکھلے ؛

(۱۴) عن البراء بن عازب و ابن مسعود و ابی ھریرۃ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی فلیحبہ یعنی الحسن (اخرجہ الدیلمی) براء بن عازب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے یعنے حسن بن علی علیہ وعلی ابیہ السلام کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

عن الاعمش قال تغوط رجل علی قبر الحسن فجن فجعل ینبح کما ینبح الکلب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ) اعمش رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ ایک خبیث . . . نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پاخانہ پھر دیا پس اسکو جنون ہوگیا۔ اور کتے کیطرح سے بھونکنے لگا۔ اور مرگیا جب وہ دفن ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

ومن زھدہ ما روی انہ خرج للہ تعالی من مالہ ثلاث مرات وشاطرہ مرتین حتی فی نعلہ اراد الجنان اما عبداللہ یافعی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہے کہ تین دفعہ انہونے

اپنی کل مال دوبار خدا میں لٹا دیا اور دو دفعہ نصف آدھا مال تقسیم کیا یہانتک کہ اپنی جوتی کا ایک پاؤں رکھ لیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

وعن جوده انه سأله انسان فاعطاه خمسين الف درهم وخمسمائة دينار وقال ائت بحمال يحمل لك فاتي بحمال فاعطاه طيلسانه وقال يكون كراء الحمال من قبلي (مرآة الجنان لليافعي) اور جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہو کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپنے اسکو پچاس ہزار پانسو درہم بخشدیا اور کہا حمال کو لے آ تاکہ اٹھا کر لیجائے وہ حمال کو لے آیا آپ نے اس حمال کو اپنا چوغہ اتار دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے۔

(٢) ان رجلا ساله وشكا اليه حاله فدعا الحسن وكيله وجعل يحاسبه على نفقاته ومقبوضاته حتى استقصاها فقال هات الفاضل فاحضر خمسين الف درهم ثم قال ما فعلت بالخمسمائة دينار التي معك قال عندي قال فاحضرها فلما احضرها دفع الدراهم والدنانير الى الرجل واعتذر (منه) (انوار الابصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زار کی شکایت کی آپنے وکیل کو بلایا اور آپ اس سے اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہانتک کہ تمام جانچ ہو چکی پس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہو اسکو لے آ۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر آپنے فرمایا کہ تیرے پاس پانسو دینار تھے تو نے کیا کیے ہیں وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں آپنے فرمایا اسکو حاضر کر جب اس نے حاضر کیے آپنے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدیے اور اس سے عذر خواہی کی۔

(٣) ومن كرمه ما نقل عنه انه سمع رجلا يسأل الله ربه ان يرزقه عشرة الاف درهم فانصرف الحسن الى منزله وبعث بها اليه (نور الابصار) اور جناب کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپنے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے جناب حسن علیہ السلام وہاں سے گھر کو لوٹ پڑے اور اسکے پاس دس ہزار درہم بھیجدیے۔

(٤) قيل للحسن لاي شيء نراك لا ترد سائلا وان كنت على فاقة فقال اني لله سائل وفيه راغب وانا استحيي ان اكون سائلا وارد سائلا وان الله تعالى عودني عادة عودني ان يفيض نعمه علي وعودته ان افيض نعمه على الناس فاخشى ان قطعت العادة ان يمنعني العادة وانشد — اذا ما اتاني سائل قلت مرحبا
بمن فضله فرض علي معجل — ومن فضله فضل على كل فاضل وافضل ايام الفتى حين يسأل

(نورالابصار) جناب حسن سے لوگون نے عرض کیا کہ آپکو ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے بھی ہوتے
ہین تو سائل کو رد نہین کرتے آپنے فرمایا مین خدا کی درگاہ کا سائل ہون اور خدا سے مانگنے والا ہون
اور مجھے حیا آتی ہے کہ سائل ہوکر سائل کو رد کرون ۔ خداوندتعالی نے میرے ساتھہ یہ عادت جاری کی
وہ مجھپر اپنی نعمتون کو پہونچاتا ہے اور مینے عادت کی ہے کہ اسکی نعمتون کو اسکی خلقت پر پہنچاؤن
پس مین ڈرتا ہون کہ عادت اللہ منقطع نہ ہوجائے اگر مین اپنی عادت کو روکون پھر یہ شعر پڑہا ہے کہ
جب میرے پاس سائل آتا ہے تو مین اسکو مرحبا کہتا ہون ۔ اسکے فضل ہی سے ہے مجھپر فرض کو
جلدی ادا کرنا ۔ او اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے ۔ اور جوان مرد کی عمر کا وہ حصہ نہایت
افضل ہے جس مین کہ وہ بخشش کرتا ہے ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

ذکر جماعۃ من العلماء فی تصانیفهم انہ مر بصبیان معهم کسر خبز فاستضافوہ فنزل من
علی فرسہ فاکل معهم ثم حملهم الی منزلہ وکساهم وقال لید لهم لانهم لم یجدوا غیر
ما اطعموہ ونحن نجد اکثر منہ (مرآۃ الجنان للیافعی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف
مین اسکا ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایکدفعہ چند لڑکون کے پاس سے ہوکر گذرے
انکے پاس روٹیون کے ٹکڑے تھے لڑکون نے آپ کی ضیافت کی آپ گھوڑے پر سے اترے اور انکو
ساتھہ کھانے کو بیٹھے پھر انکو اپنے گھر لے گئے اور انکو نئے کپڑے پہنائے اور انکے لیے بدلا دینے
کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ انکے پاس سوا اسکے کہ جو کچھ انہون نے ہمکو کھلایا ہے اور کچھ نہین تھا ۔ اور
ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

ما روی انہ بلغہ ان ابا ذر رضی اللہ عنہ یقول الفقر احب الی من الغنا والسقم احب الی من الصحۃ
فقال رحم اللہ ابا ذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ تعالی لم یتمن غیر ما اختار اللہ لہ
(مرآۃ الجنان للیافعی) روایت ہے کہ جناب امام حسن کو خبر لگی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تونگری
سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپنے فرمایا ابوذر پر خدا رحم کرے مین یہ کہتا ہون
کہ جس نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیون خدا کے اختیار کے سوا اور کچھہ اختیار کرے ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلم

(۱) عن عمیر بن اسحاق قال کان مروان امیرا علینا فکان یسب علیا کل جمعۃ علی المنبر والحسن یسمع فلا
یرد شیئا ثم ارسل الیہ رجلا یقول لہ بعلی وبعلی وبعلی وبک وبک وبک وما وجدت مثلک
الا مثل البغلۃ یقال لها من ابوک فتقول امی الفرس فقال لہ الحسن ارجع الیہ فقل لہ انی
واللہ ما امحو عنک شیئا مما قلت ولکن موعدی وموعدک اللہ فان کنت صادقا فجزاک اللہ
بصدقک وان کنت کاذبا فاللہ اشد نقمۃ (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ
مروان ہم پر حکمران تھا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑھ کر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تھا۔ اور جناب
حسن علیہ السلام سنا کرتے.... اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کو پاس
ایک آدمی کو بھیجا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تمہاری
مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا باپ کون ہے وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی
ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ تو واپس مروان کے پاس جا کر ہماری طرف سے بیان کر دے
کہ خدا کی قسم ہے کہ ہم تجھ سے کسی بات کو نہیں بھولے۔ لیکن ہمارے اور تیرے درمیان پروردگار
انصاف کرنے والا ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالیٰ تجھ کو جزا دیگا۔ اور اگر تو جھوٹ بک
رہا ہے تو پروردگار کی نقمت بہت سخت ہے +

(۲) عن زرین سوار قال کان بین الحسن وبین مروان کلام فاقبل علیہ مروان فجعل یغلظ
وحسن ساکت فامتخط مروان بیمینہ فقال لہ الحسن ویحک ما علمت ان الیمین للوجہ و
الشمال للفرج اف لک فسکت مروان (اخرجہ ابن سعد) زرین سوار سے نقل ہے کہ جناب امام
حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی مروان گالیاں بکنے لگا جناب حسن
چپ ہو رہے مروان نے اپنے سیدھے ہاتھ سے ناک سنکی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو
نہیں جانتا کہ سیدھا ہاتھ منہ کے لیے ہے اور الٹا فرج کے لیئے افسوس ہے تجھ پر مروان چپکا
ہو گیا +

(۳) عمیر بن اسحاق قال ما تکلم عندی احد کان احب الی اذا تکلم ان لا یسکت من الحسن ما
سمعت منہ کلمۃ فحش قط الا مرۃ فانہ کان بین الحسن وعمرو بن عثمان خصومۃ فی ارض
فعرض الحسن امرا لم یرضہ عمرو فقال الحسن فلیس عندنا الا ما رغم انفہ قال فہذہ اشد

كلمة فحش ما سمعتها منه قط (اخرجه ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مینے میری پاس گفتگو نہیں کی کہ مجھے یہی معلوم ہوتی ہو جبکہ جناب امام حسن بات کرنے لگتے تو اسکا چپ رہنا جناب حسن کے سامنے مجھے اچھا معلوم ہوتا۔ مینے کبھی کوئی کلمہ فحش انکی زبان مبارک سے نکلتے ہوئے نہیں سنا۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسن اور عمرو بن عثمان مین ایک زمین کی نسبت جھگڑا تھا۔ جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا عمرو بن عثمان اسپر راضی نہوا جناب حسن نے فرمایا ہمارے پاس تو ناک پر مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہیں۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ کلمہ سخت فحش کا کلمہ تھا جو مینے کبھی جناب حسن سے نہیں سنا تھا ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قیل ان الحسن بن علی حج حجات ماشیا وکان یقول انی لاستحیی من ربی ان القاه ولم امش الی بیته (اسد الغابہ) کہتے ہین کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ پا کیے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ مین اپنے رب سے ملون اور اسکے گھر کی طرف پیادہ پا نجاؤن ۔

(۲) عن عبد اللہ بن عمیر قال لقد حج الحسن خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عمیر ناقل ہین کہ جناب حسن علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ پا کیے تھے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وولی الخلافۃ بعد قتل ابیہ لثلاث عشر بقیت من رمضان من سنۃ اربعین وبایعہ اکثر من اربعین الفا کانوا قد بایعوا اباہ وبقی سبعۃ اشہر خلیفۃ بالعراق ثم ترک الخلافۃ (اسد الغابہ) جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیرہ دن باقی رہے چالیسوین سنہ مین خلیفہ ہوئے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے انکی بیعت کی اور ان لوگون نے انکے والد بزرگوار کی بیعت کی تھی۔ اور عراق مین سات مہینے خلیفہ رہے پھر آپنے خلافت کو ترک کر دیا ۔

(۲) عن سفینۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک (اخرجہ احمد واصحاب السنن وصححہ ابن حبان) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال ہوگی پھر بادشاہی ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور صاحبان سنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے ۔

قال العلماء لم یکن فی الثلاثین بعده صلی اللہ علیہ وسلم الا الخلفاء الاربعۃ وایام الحسن (تاریخ الخلفاء) علماء کہتے ہین کہ تیس برسون مین صرف خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور چند ایام حسن کی خلافت کے دن تھے ✦

(۳) عن سعید بن جمہان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم فقال کذب بنو الزرقاء بل ھم ملوک من اشد الملوک و اول الملوک معاویہ (تاریخ الخلفاء السیوطی) سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ سے پوچھا بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان مین ہے وہ کہنے لگے یہ گنجی عورت کی پوت جھوٹ بولتے ہین یہ بادشاہ ہین سخت ترین بادشاہون مین سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے ✦

(۴) عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافۃ فقال سودت وجوہ المسلمین فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری بنی امیۃ علی المنبر فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تملکھا بعدی بنو امیۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم وابن جریر فقلت من اسد الغابہ) یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت کو ترک کر دیا ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا آپنے مسلمانون کا مونہہ کالا کر دیا ہے۔ آپنے فرمایا بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑھتے اترتے ہین حضور کو برا معلوم ہوا حضور کی تسلی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی۔ کہ ہمنے اتاری شب قدر اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ وہی ہزار مہینہ ہے کہ میرے بعد بنی امیہ جسکو مالک ہونگے ✦

(۵) وقد اختلف فی وقت وفاتہ قال الواقدی مات سنہ تسع واربعین (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام کی وفات مین اختلاف ہے واقدی کہتے ہین کہ ہجرت کے انچاسویں برس آپنے انتقال فرمایا ہے ✦

(۶) وقال المدائنی مات فی ربیع الاول سنہ خمسین (استیعاب فی اصابہ) اور مدائنی کہتے ہین کہ پچاسوین برس آپکا انتقال ہوا ہے ✦

(۷) وقال الھیثم بن عدی مات سنہ اربع واربعین (اصابہ) اور ہیثم بن عدی کہتے ہین کہ چوالیسوین برس آپنے رحلت فرمائی ہے

(۸) وکان سبب موتہ ان زوجتہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس سقتہ السم فکان توضع تحتہ طست

وترفع اخرى نحو اربعين يوما فمات منه فلما اشتد مرضه قال لاخيه الحسين يا اخى سقيت السم
ثلاث مرات ولم اسق مثل هذه انى لاضع كبدى قال الحسين من سقاك يا اخى قال ما سوالك
عن هذا تريد ان تقاتلهم اكلهم الى الله عز وجل ولما حضرته الوفاة ارسل الى ام المؤمنين عائشة رضى
الله تعالى عنها يطلب منها ان يدفن مع النبى صلى الله عليه وسلم فاجابته الى ذلك فقال لاخيه اذا
انا مت فاطلب الى عائشة ان ادفن مع النبى صلى الله عليه وسلم فلقد كنت طلبت منها فاجابت
الى ذلك فلعلها تستحيى منى فان اذنت فادفنى فى بيتها وما اظن القوم يعنى بنى امية سيمنعونك فان
فعلوا فلا تراجعهم فى ذلك فادفنى فى بقيع الغرقد فلما توفى جاء الحسين الى عائشة فى ذلك فقالت
نعم وكرامة فبلغ ذلك مروان وبنى امية فقالوا والله لا يدفن هنالك ابدا فبلغ ذلك الحسين ومن معه
فلبس السلاح ولبسه مروان فسمع ابو هريرة فقال والله انه لظلم يمنع الحسن ان يدفن مع والله انه
لابن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتى الى الحسين فكلموه ناشده الله وقال اليس قد قال اخوك
ان خفت فردنى الى مقبرة المسلمين ففعل فحمله الى البقيع ولم يشهده احد من بنى امية اسد الغابہ

جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے
زہر دیا ایک طشت آپکے نیچے رکھا جاتا تھا اور وہ خون سے بھرا ہوا اٹھا لیا جاتا تھا یہی حالت چالیس دن تک رہی کہ انکا مرض
ترقی کر گیا۔ آپنے بھائی جناب امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بھائی مجھ کو تین دفعہ زہر دیا گیا
ہے لیکن کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔ میرا جگر کٹ کر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین نے عرض کیا آپ کو
کس نے زہر دیا ہے۔ آپنے فرمایا تم کیوں پوچھتے ہو آپکا ان سے لڑنے کا ارادہ ہے۔ میں ان کو خدا
کے سپرد کرتا ہوں۔ جب جناب امام کی وفات کا وقت قریب آیا جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ آپ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دیں
جناب ام المومنین نے اسکو منظور کیا جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بھائی جناب حسین علیہ السلام سے
فرمانے لگے جب ہمارا انتقال ہو جائے آپ جناب ام المومنین سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا
بھیجیں انہوں نے مجھ سے شاید بوجہ حیا اقرار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھکو
جگہ دیجائے گی پس اگر وہ اجازت دیدیں مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کرنا
لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنی امیہ کی بابت آپ کو میرے وہاں پر دفن کرنے سے مانع ہونگے پس ان سے
نہ جھگڑیں اور آپ مجھکو بقیع غرقد میں دفن کر دیں جبکہ جناب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہوگیا
جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاس اسکے لیے تشریف

لے گئے آپ نے فرمایا بہتر ہے امامان کا دفن ہونا عین کرامت ہے یہ خبر مروان اور بنی امیہ کو پہونچی۔ کہنے لگے
ہم اسجگہ کبھی نہیں دفن ہونے دینگے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے سنا سلاح جنگ زیب تن فرمائی
اور مروان نے بھی ہتیار باندہ لیے یہ سنکر ابوہریرہ کہنے لگے خدا کی قسم ہے بڑا ظلم ہے کہ جناب امام
حسن علیہ السلام کو انکے والد ماجد علیہ التحیۃ والثنا کے پاس دفن کرنے سے منع کیا جائے۔ واللہ وہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ پہر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا
کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ جنگ نہ کریں آیا آپ سے آپکے برادر بزرگوار نے نہیں کہا تھا
کہ اگر آپ کو کسی قسم کا خوف ہو تو مجھکو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں پس جناب امام حسین حضرت
حسن علیہ السلام کے جنازہ کو جنت البقیع میں لیگئے اور بنی امیہ میں سے کوئی شخص آپکے جنازہ پر حاضر ہوا

(۹) وسمتہ امرأتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس الکندی وقالت طائفۃ کان ذلک منہا بتدسیس
معاویۃ (استیعاب) اور آپ کو آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا۔ اور ایک
گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تہا ؁

(۱۰) وذکروا ان امرأتہ جعدۃ سقتہ السم وقد کان معاویۃ دس الیہا ان احتلت فی قتل
الحسن وجہت الیک بمائۃ الف درہم وزوجتک یزید فکان ذلک الذی بعثہا علی سمہ فلما
مات وفی لہا المعاویۃ بالمال وارسل الیہا انا نحب حیاۃ یزید ولولا ذلک لوفینا لک
بتزوجہ (مروج الذہب للمسعودی) ذکر کرتے ہیں آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا اس میں معاویہ
کی سازش تہی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسن کو قتل کیا تو میں تجہ کو ایک لاکھ درہم بھیجونگا
اور یزید لعین سے تیرا نکاح کردونگا۔ پس اس فریب سے اسکو جناب امام حسن کی زہر دینے پر
برانگیختہ کیا تہا جب جناب امام رحلت فرماگئے امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اسکے پاس بھیجدیا
اور کہلا بھیجا کہ میں یزید کی زندگی کا خواہاں ہوں اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا تو میں تیرا نکاح اس
سے کردیتا ؁

(۱۱) عن الفضل بن عباس قال وفد عبداللہ بن عباس علی معاویۃ قال فواللہ انی لفی المسجد اذ
کبر معاویۃ فی الخضراء فکبر اہل الخضراء ثم کبر اہل المسجد بتکبیر اہل الخضراء فخرجت
فاختۃ بنت قرظۃ بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف من خوخۃ لہا فقالت سرک اللہ یا امیر
ماہذا الذی بلغک فسررت بہ قال موت الحسن بن علی فقالت انا للہ وانا الیہ راجعون
ثم بکت وقالت مات سید المسلمین وابن بنت رسول رب العالمین۔ فقال معاویۃ نعما واللہ

فعلت انه كان كذلك اهلا ان يبكى عليه ثم بلغ الخبر ابن عباس فراح فدخل على معاوية قال علمت ابن عباس ان الحسن توفى قال الذلك كبرت قال نعم قال والله ما موته بالذى يؤخر اجلك ولئن اصبنا به فقد اصبت بسيد المرسلين وامام المتقين ورسول رب العلمين فجبر الله تلك المصيبة ورفع تلك العبرة فقال ويحك يا ابن عباس ما كلمتك الا وجدتك معدا (اخرجه محمد ابن جرير الطبري فى تاريخه) فضل بن عباس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس بطریق سفارت معاویہؓ کے پاس گئے ہوئے تھے وہ ناقل ہیں کہ میں مسجد میں تھا ناگہان معاویہؓ نے تکبیر بلند کی اور قصر خضرا کے آدمی بھی تکبیر کہنے لگے اور انکی آواز سنکر مسجد کے لوگ بھی تکبیر پڑہنے لگے یہ سنکر فاختہ بنت قرظہ اپنی کھڑکی سے باہر نکلیں اور کہا اے امیر خدا تجہ کو خوش رکھے کون سی ایسی خبر آپکو ملی ہے کہ جسکی وجہ سے آپ خوش ہوئے ہیں معاویہ نے کہا جناب حسن علیہ السلام کے مرنیکی خبر سے خوش ہوا ہوں۔ فاختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رونے لگیں اور کہنے لگیں افسوس ہے کہ مسلمانوں کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا مرگیا ہے۔ معاویہ نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی وہ ایسا اہل تھا جو کچہ کہ مینے کیا ہے۔ وہ ہرگز اس کا اہل نہیں تھا کہ کوئی اسپر روئے۔ یہ خبر ابن عباس تک پہونچی۔ وہ آرام کرکے معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے کہا اے ابن عباس مجہ کو معلوم ہوا ہے کہ حسن بن علی کا انتقال ہوگیا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ کہنے لگے ہاں تمنے اسی لیے تکبیر پڑہی تھی معاویہؓ نے کہا ہاں ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مرگئے ہوں تو تو بھی باقی نہیں رہیگا۔ اور اگر ہم مرجائینگے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین کے پاس پہونچ جائینگے پس خداوند تعالی ہمارے زخم کی مرہم پٹی کرے گا اور ہماری آنسو پونچہ جائینگی معاویہ کہنے لگے تجہ پر افسوس ہے اے ابن عباس مینے کبھی تجہ سے گفتگو نہیں کی کہ تمکو طیار نہ پایا ہو۔

مناقب جناب امام حسین علیہ السلام

(۱) قال الليث ابن سعد ولدت فاطمة بنت رسول الله صلے الله عليه وسلم الحسين بن على فى ليال خلون سنة اربع (اخرجه الدولابى) لیث بن سعد کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام ہجری کچہ تین برس کچہ روز گذرے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۲) قال الزبير بن بكار ولد الحسين بخمس خلون من شعبان سنة اربع (اسد الغابه) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچویں تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے ہیں۔

(۳) قال جعفر بن محمد لم يكن بين الحمل بالحسين بعد ولادة حسن الا طهر واحد (اسد الغابة) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کی حمل اور ولادت حسن علیہ السلام میں فاصلہ ایک طہر کا تھا ۔

(۴) وقال القتادة ولد الحسين بعد الحسن بسنة وعشرة اشهر فولد ستين وخمسة اشهر ونصف شهر من الهجرة (اسد الغابة) اور قتادہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے یعنی جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت کے ساڑھے تین برس مہینے کے بعد پیدا ہوئے

(۵) قال الواقدي علقت فاطمة بالحسين بعد ولادة الحسن بخمسين ليلة (اصابه) وهذا ارجح المرويات (نزل الابرار) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوق حضرت حسن علیہ السلام کے پچاسویں شب کے بعد ہوا ہے ۔ علامہ ابن حجر نے اسکو اصابہ فی تمییز الصحابہ میں لکھا ہے اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ سب روایتوں میں یہ روایت راجح ہے ۔

(۶) قال بعض الرواة انه ولد لستة اشهر (نزل الابرار) بعض راویوں کا یہ قول ہے کہ جناب حسین علیہ السلام چھ ماہ کے پیدا ہوئے ہیں ۔

(۷) فلما ولد اذن النبي صلى الله عليه وسلم في اذنه اليمنى واقام في اذنه اليسرى وختنه يوم السابع من ولادته وعق عنه كبشا او كبشين وقال لفاطمة زني شعره وتصدقي بوزنه فضة واعطي القابلة رجل العقيقة (نزل الابرار) جب جناب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک سینڈھا عقیقہ کیا یا دو مینڈھے ذبح کیے جناب فاطمہ سے فرمایا اسکے بالوں کو وزن کر کے اسکے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے دو ۔

(۸) عن محمد بن المنكدر ان النبي صلى الله عليه وسلم ختن الحسين لسبعة ايام (اخرجه الدولابي) محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا ہے ۔

(۹) وسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم حسينا وكان يكنى ابا عبد الله ويلقب بالسيد والطيب والزكي والسبط والرشيد والوفي والمبارك والتابع لمرضاة الله والدليل على ذات الله والشهيد الاكبر (نزل الابرار) اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین اور کنیت

ابا عبداللہ۔ اور لقب سید اور طیب اور زکی اور سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع لمرضاۃ اللہ اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر کہا ✤

(۱۰) عن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس و الحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک اخرجہ الترمذی۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سر سے سینہ تک حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے اور حسین صدر سے پاؤں تک حضور کے مشابہ تھے ✤

(۱۱) عن انس بن مالک قال اتی ابن زیاد براس الحسین فجعل فی طست ینکت علیہ و قال فی حسنہ شیئا قال انس کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت میں لایا وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال میں کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ تھے ✤

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب الحسین حسین سبط من الاسباط (اخرجہ الدیلمی و ابن سعد و ابن ابی شیبۃ و احمد و البخاری و ابن ماجۃ و الترمذی و الحاکم و ابو نعیم و ابن اثیر فی اسد الغابہ) یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدا اسکو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھے۔ حسین سبط ہیں اسباط سے

(۱۳) عن الغیزار بن حریث بینما عبد اللہ بن عمر جالس فی ظل الکعبۃ اذ رای الحسین مقبلا فقال ہذا احب اہل الارض الی اہل السماء الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) غیزار بن حریث سے روایت ہی کہ ایک روز عبداللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہان جناب امام حسین علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آجکے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ محبوب ہے ✤

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمس و عشرین حجۃ ماشیا (اسد الغابہ) عن مصعب بن عبداللہ قال حج الحسین خمسا و عشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ کیے ہیں

(۱۵) عن ابی ہریرۃ قال ابصرت عیناي و سمعت اذناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو آخذ

بکفی حسین وقدما ہ علی قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول حزقہ حزقہ ترق عین[1]
بقہ قال فرقی الغلام حتی وضع قدمہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ (اخرجہ ابو عمر
والطبرانی فی الکبیر) ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی دونو آنکھون سے دیکھا اور دونون کانون سے سنا
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ جناب حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے
اور جناب حسینؑ کے دونو قدم حضور کے سینہ مبارک پر تھے اور آپ فرمارہے تھے ای ننہے بچے مجہ انکہ جیسے نیچے اوپر کو اچہل۔ پس لڑکے
نے یعنے امام حسینؑ نے جیلانگ ماری اور دونون قدم حضور کے سینہ مطہر پر رکھے پہر آپنے فرمایا اپنے منہ
کو کہول پہر آپنے انکے منہ کو چوما۔ اور فرمایا اے پروردگار مین اسکو محبوب رکھتا ہون تو بہی اُس کو
محبوب رکھہ +

(۱۶) عن عبید بن حنین قال حدثنی الحسین قال اتیت عمر و ھو یخطب علی المنبر فصعدت
الیہ فقلت انزل عن منبر ابی واذھب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر و اخذنی فاجلسنی
معہ اقلب حصی بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزلہ فقال لی من علمک فقلت واللہ ما
علمنی احد قال فاتیتہ وھو خال بمعاویۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فی الباب
فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد ذلک فقال لم ارک قلت یا امیر المومنین انی جئت وانت
خال بمعاویۃ مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقال انت احق من ابن عمر
(رضی اللہ عنہ) سندہ صحیح عند الخطیب (اصابہ) عبید بن حنین کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ
السلام مجہ سے بیان فرماتے تہے کہ ایک دفعہ مین حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑہ رہے
تھے مینے اوپر چڑہ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اترجا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹہہ عمر رضے
اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہین تہا۔ یہ کہکر مجہ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹہا لیا۔ مین اوپر
بیٹہا رہا اور کنکروں کو ادہر ادہر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجہ کو اپنے ساتھ اپنے
گہر مین لیگئے اور مجہ سے پوچہا کہ یہ بات تمکو کس نے سکہائی ہے۔ مین نے کہا واللہ مجہ سے کہائی
کسی نے نہین سکہائی جناب امام فرماتے ہین کہ پہر مین انکے پاس گیا وہ معاویہؓ کے ساتھ
خلوت کر رہے تھے اور ابن عمر دروازہ پر تہے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور مین بہی انکے ساتھ لوٹ
آیا۔ پہر اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجہ سے ملے اور کہنے لگے مینے آپ کو نہین دیکھا مینے کہا یا
امیر المومنین مین تمہارے پاس آیا تہا تم معاویہ کے ساتھ خلوت مین تہے۔ پس ابن عمر رضکے

[1] عرب کی عورتین بچون کو کہلاتے ہوئے اکثر یہ لوری دیتی ہین +

ساتھ لوٹ گیا۔ وہ کہنے لگے تم ابن عمر سے زیادہ ترحقدار تھے +

(۱۷) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسین علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (نزل الابرار) براء بن عازب کہتے ہیں کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یا الٰہا مین اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر +

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی (اخرجہ ابن حبان۔ وابو یعلی وابن عساکر) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھ لے +

(۱۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجرہ فجعل اصابعہ فی لحیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ ای الحسین فادخل فاہ فی فیہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ خیثمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آغوش مبارک میں لیٹ گئے اور اپنی انگلیاں حضور کی ریش مبارک میں ڈالنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مونہہ کو کھولا اور اپنا منہ انکے مونہہ میں ڈالا پھر فرمایا اے پروردگار میں اسکو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ +

(۲۰) عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمص لعاب الحسین کما یمص الرجل التمرۃ (اخرجہ ابن الضحاک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب دہن اسطرح سے چوستے تھے جسطرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے +

(۲۱) عن زید بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمر علی باب فاطمۃ فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی (نزل الابرار) زید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکلکر جناب سیدہ علیہا السلام کی دولتسرا پر سے گذرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور فرمایا فاطمہ تم نہیں جانتے کہ اسکے رونے سے میرا دل دکھتا ہے +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امام حسینؑ کی شہادت سے خبر دینا

عن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکوا ھذا الصبی یعنی حسینا قال
وکان یوم ام سلمۃ فنزل جبریل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ وقال لام سلمۃ لا تدعی
احدا یدخل علی فجاء الحسین فلما نظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت اراد ان یدخل فاخذتہ
ام سلمۃ واحتضنتہ وجعلت تناغیہ وتسکتہ فلما اشتد البکاء خلت عنہ فدخل حتی جلس فی حجر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امتک ستقتل ابنک ھذا فتناول جبریل
تربۃ فقال بمکان کذا وکذا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احتضن حسینا کاسف البال مغموما
فظنت ام سلمۃ انہ غضب من دخول الصبی فقالت یا نبی اللہ جعلت لک الفداء انک قلت لنا لا تبکوا
ھذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیک فجاء فخلیت عنہ فلم یرد علیھا جوابا فخرج
الی الصحابۃ وھم جلوس فقال لھم ان امتی یقتلون ھذا وفی القوم ابو بکر وعمر وقال صلی اللہ
علیہ وسلم ھذہ تربتہ واراھم ایاھا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامۃ الباھلی) ابی
امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنے امام حسین علیہ
السلام کو تم مت رولایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ رض کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل
نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھری میں تشریف لیگئے۔ اور ام سلمہ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا
ناگہان جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت کو دیکھکر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہ نے انکو
پکڑکر گلے سے لگالیا۔ اور انکو اندر جانے سے روک رکھا اور انکو رونے سے چپ کرانے لگیں جب وہ سخت
رونے لگے جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑدیا۔ اور وہ حضرت کے پاس جاکر گود میں بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے
عرض کیا آپکی امت انکو عنقریب قتل کریگی اور ہاتھ بڑھاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی
اور کہا وہ ایسے مکان میں شہید کیے جائینگے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسین کو گود میں لیے ہوے
نہایت غمگین برآمد ہوئے جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسین کے اندر جانیسے ناراض ہوے ہیں وہ عرض کرنے لگیں
یا نبی اللہ میں آپکے قربان ہوجاؤں حضور نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لڑکیکو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسیکو میرے پاس
گھر میں مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو میں نے انکو روک رکھا تھا حضرت نے جناب
ام سلمہ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے فرمایا بتحقیق
میری امت اسکو شہید کریگی صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرت نے انکو دکھا کر فرمایا
کہ جہاں پر یہ شہید کیے جائینگے وہاں کی یہ مٹی ہے ❖

(۲) عن انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابنی ھذا یقتل بارض

العراق فقال لها كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلا فقتل بها مع
الحسين (اخرجه ابن السكن والبغوی وابن منده وابو نعيم وابن عساكر) انس بن الحارث کہتے ہین کہ مین نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا بیٹا یعنے امام حسین عراق کی زمین مارا جائیگا
جسکو کربلا کہتے ہین پس جو شخص کہ تم مین سے وہان موجود ہو اسکو چاہیے کہ اسکی مدد کرے۔ پس انس بن
حارث امام حسن کے رکاب سعادت مین نکلے اور وہان شہید ہو گئے۔

(۳) عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبريل ان ابنی الحسين يقتل
بارض الطف وجاءنی بهذه التربة واخبرنی ان فيها مضجعه (اخرجه ابن سعد والطبرانی) جناب ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے
مجھکو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین مین مارا جائیگا۔ اور یہ مٹی مجھکو لاکر دکھائی گئی ہے۔
کہ اس مین انکی قبر ہوگی +

(۴) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان الحسين دخل على النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنده جبريل فی مشربة
عائشة رضی اللہ عنہا فقال له جبريل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك بالارض التی يقتل فيها
واشار جبريل بيده الى الطف بالعراق فاخذ تربة حمراء فاراه اياها (اخرجه البيهقی) ابی سلمہ بن
عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین تشریف
لائے اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جبریل تشریف رکھتے
تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو آپ کی امت مار ڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین اس
زمین سے خبر دے سکتا ہون جس مین کہ وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ
کیا اور سرخ مٹی وہان کی اٹھا کر دکھائی +

(۵) عن ام الفضل بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرائيل فاخبرنی ان امتی
ستقتل ابنی هذا يعنی الحسين واتانی من تربة حمراء (اخرجه ابو داود والحاكم) ام الفضل بنت
الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے
خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے یعنے حسین کو عنقریب قتل کریگی۔ اور مجھے سرخ مٹی وہان کی لا دی ہے

(۶) عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما بالحسين فوضعته
فی حجره ثم حانت منی التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهريقان فقال اتانی جبرائيل فاخبرنی
ان امتی تقتل ابنی هذا فاتانی بتربة من تربته حمراء (اخرجه الحاكم والبيهقی) ام الفضل بنت حارث

کہتے ہین کہ مین جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت صلعم کے حضور مین گئے اور مینے انکو حضور کے گود مین رکہدیا پہر مجہے ایک کام پیش آگیا جب اس سے فارغ ہوئے تو کیا دیکہتی ہون کہ حضور کی چشم مبارک اشکبار ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہین اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجہکو وہان کی سرخ مٹی لاکر دکہائی ہے ✤

(۶) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی الیوم ملک ولم یدخل علی قبلہا فقال لی ان ابنک ھذا حسینا مقتول وان شئت اریتک من تربۃ الارض التی یقتل فیہا فاخرج تربۃ حمراء (اخرجہ احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو آگے اس سے کبہی نہین آیا تہا کہنے لگا کہ بتحقیق یہ آپکا بیٹا حسین شہید ہونے والا ہے اگر آپ چاہین تو جس زمین مین وہ قتل ہونگے اسکی مٹی حضور کو دکہاؤن پہر سرخ مٹی مجہے نکالکر دی ✤

(۷) عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وھو خاثر وفی یدہٖ تربۃ حمراء یقلبہا فقلت ما ھذہ التربۃ یا رسول اللہ قال اخبرنی جبریل ان ھذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وھذہ تربتہا (اخرجہ اسحاق بن راھویہ والبیہقی وابو نعیم) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرماکر اٹہے انکے دست مبارک مین سرخ مٹی تہی جسکو لوٹ پوٹ کر رہے تہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے آپنے ارشاد کیا کہ جبریل نے مجہکو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین مین شہید ہونگے اور یہ وہان کی مٹی ہے ✤

(۸) عن ام سلمۃ قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبریل فقال یا محمد ان امتک تقتل ابنک ھذا من بعدک واومی الی الحسین واتاہ بتربۃ فشمہا ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمۃ اذا تحولت ھذہ التربۃ دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتہا فی قارورۃ (اخرجہ ابو نعیم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گہر مین کہیل رہے تہے پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتحقیق آپکی امت اس آپکے بیٹے کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضور کو اس جگہ کی مٹی لاکر دکہائی آپنے اسکو سونگہکر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا ام سلمہ جب تم اس مٹی کو لوٹو اور خون ہوگئی پاؤ پس سمجہ لو کہ یہ میرا بیٹا شہید ہوگیا ہے مین نے وہ مٹی ایک شیشہ مین ڈالدی ✤

(۹) عن معاذ بن جبل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی الی الحسین واتیت بتربتہ واخبرت

بقاتله (اخرجه الدیلمی) معاذ بن جبل کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھکو اسکی مٹی دکھائی گئی ہے اور اسکے قاتل کی خبر دی گئی ہے +

(۱۰) عن ابن عباس قال ما کنا نشك واهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بارض الطف (اخرجه الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اسمین شک نہین کرتے تھے کہ حسین علیہ السلام زمین طف مین شہید کیے جائینگے +

(۱۱) عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم نصف النهار اشعث واغبر بیده قارورة فیها دم ملتقط فسألته فقال دم الحسین واصحابه لم ازل اتبعه منذ الیوم فنظر وافوجد وا قد قتل ذلك الیوم (اخرجه احمد والترمذی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشی تھی اس مین مٹی سے ملا ہوا خون تھا حضور سے استفسار کیا گیا آپنے فرمایا حسین اور اسکے دوستون کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مین ہمیشہ اسکو دیکھا کرتا تھا ایک دن اسکو دیکھا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہین +

(۱۲) عن انس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال استاذن ملك المطر ربه ان یزور النبی صلی الله علیه وسلم فاذن به وکان فی یوم ام سلمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ام سلمة احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبیناهی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یلثمه ویقبله فقال الملك اتحبه قال نعم قال ان ستقتله امتك وان شئت اریك المکان الذی یقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب احمر فاخذته ام سلمة فجعلته فی ثوبها (اخرجه البغوی فی معجمه وابو حاتم فی صحیحه وابو نعیم فی الحلیة واحمد والملا فی سیرته وروی احمد نحوه وفی روایة الملا قالت ام سلمة ثم ناولنی کفا من تراب احمر وقال ان هذا من تربة الارض التی یقتل بها فمتی صار دما فاعلمی انه قد قتل قالت ام سلمة فوضعته فی قارورة عندی وکنت اقول ان یوما یتحول فیه دما) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالے نے اسکو اذن دیا اسدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کر دے تا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے اتنے مین جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دھکیل کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر کود پڑے حضور انکو چومنے لگے فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکہتے ہین آپنے فرمایا ہان - اس نے عرض کیا کہ آپ کی امت انکو قتل کر یگی اگر آپ چاہین تو مین آپ کو وہ مکان دکہاؤن جہان پر وہ شہید ہونگے - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہہ دکہائی - اور حضور کو نرم مٹی یا خاک وہان کی لا کر دی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑون مین رکہ لیا البغوی نے معجم مین اور ابو حاتم نے اپنی جامع صحیح مین اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اس حدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بہی اسیطرح سے روایت کی ہے - اور ملا نے اپنی سیرت مین اس حدیث کو کسیقدر زیادتی سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بہر سرخ مٹی مجہکو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہان وہ شہید ہونگے پس جبکہ یہ خون بنجائے تمنے جان لینا کہ وہ قتل ہو گئے ہین جناب ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے اسکو ایک شیشی مین رکہ لیا - اور مین اسکو لوٹ پوٹ کرتی رہی ایک دن جو مینے اسکو دیکہا تو وہ خون ہو گئی تہی ❊

(۳۱) عن الشعبی قال مر علی بکربلا عند مسیرہ الی صفین وحاذی نینوی قریۃ علی الفرات فوقف وسال عن اسم ھذہ الارض فقیل لہ کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعہ ثم قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل انفا واخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال لہ کربلا ثم قبض جبریل قبضۃ من تراب شمنی ایاھا (اخرجہ احمد) شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صفین کیطرف جاتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کے کنارے گذرے تو ایستادہ ہو کر پوچہا کہ اس زمین کا نام کیا ہے لوگون نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے اشکون سے زمین تر ہو گئی - پہر فرمایا کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضور رو رہے تہے مینے عرض کیا جناب کیون گریہ کر رہے ہین حضرت نے فرمایا ابہی ابہی جبریل میرے پاس آئے تہے مجہکو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائیگا جس مقام کا نام کربلا ہے پہر جبریل نے وہان کی مٹی کی مٹہی بہر کر مجہے سنگہائی ❊

(۴۱) عن اصبغ بن نباتہ قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم وھھنا موضع رحالھم وھھنا مھراق دمائھم فتیۃ من ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء والارض (اخرجہ الملا وابو نعیم) اخطب الخطبا ابلغ البلغا اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت مین موضع قبر حسین

علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے یہ انکے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ ہے یہ انکے اسباب کی جگہہ ہے یہ انکے خون کے بہنے کی جگہہ ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس میدان مین شہید ہوگا انپر آسمان اور زمین روئینگے۔

(۱۵) عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینة فاخبر ان الحسین قد توجہ الی العراق فلحقہ فی مسیرہ لیلتین عن المدینة فقال لہ ان اللہ تعالی خیر نبیہ بین الدنیا والاخرة فاختار الاخرة وانکم بضعہ واللہ لا یلیھا احد منھم ابدا وما صرفھا اللہ تعالی عنکم الا للذی ھو خیر لکم فارجعوا فابی فاعتنقہ ابن عمر قال استودعک اللہ تعالی من قتیل (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آرہے تھے انکو خبر لگی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق کیطرف توجہ فرمائی ہے وہ ان سے سفر مین آملے اور مدینہ مین دو راتین انہین کے ساتھ رہے پس کہنے لگے اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا اور آخرت کے مختار کیا ہے۔ پس حضور نے آخرت کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہین آپ لوگون مین سے کسی ایک کو بھی دنیا نہین ملے گی اور خدا تعالے نے آپ صاحبون سے اسکو نہین ہٹایا مگر ایسی چیز کے لیے جو آپ کے لیے بہت بہتر ہے۔ آپ یہان سے واپس شریف لیچلین۔ آپنے انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین وداع ہوتا ہون شہید سے۔

(۱۶) عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع الحسین بنھر کربلا فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق اللہ ورسولہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اھل بیتی وکان شمر ابرص (اخرجہ ابن عساکر) محمد بن عمر بن حسن کہتے ہین کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہان آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبرے کو دیکھہ رہے ہین کہ میرے اہل بیت کے خون کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر برص دار تھا۔

(۱۷) عن ام سلمة قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باکیا وبرأسہ ولحیتہ التراب فسالتہ فقال شھدت قتل الحسین انفا (اخرجہ الترمذی والدیلمی والحاکم والبیہقی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا روتے ہوئے اور سر اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ مینے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین سے آرہے ہین

(۱۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حشر ابنتی فاطمة ومعھا ثیاب مصبوغة

بالدم فتتعلق بقائمة من قوائم العرش فتقول یا عادل احکم بینی وبین قاتل ولدی فیحکم لابنتی ورب الکعبۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کو میری بیٹی فاطمہ اٹھیں گے اور انکے پاس خون کا لتھڑا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہیں گے اے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میرے بیٹو کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جائے گا حسب منشا میری بیٹی کی۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے*

(۱۹) عن یحیی الحضرمی انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا ابا عبد الله بشط الفرات قلت ماذی قال ان النبی صلی الله علیه وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات واراني قبضة من تربته (اخرجه ابو نعیم) یحیی حضرمی (جنہوں نے جناب امیر کے ساتھ صفین کیطرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل ہوپہنچے چلا کر فرمانے لگے یا ابا عبد اللہ فرات کے کنارے صبر کریو۔ میں نے عرض کیا یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا یہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے اور اسکی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے*

(۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیه نصف عذاب اهل النار (اخرجه الدیلمی والحاکم فی المستدرک والذهبی فی التلخیص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا اسپر نصف اہل نار کا عذاب ہوگا۔

عن رأس الجالوت قال کنا نسمع انه یقتل بکربلا ابن نبی فکنت اذا دخلتها رکضت فرسی حتی اجوز عنها فلما قتل الحسین جعلت اسیر بعد ذلک علی هینتی (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) راس جالوت کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ کربلا میں کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائیگا سو اسطے جب میں کربلا میں پہنچتا تو ادب کی وجہ سے اپنے گھوڑیکو جلد وہاں سے چلا کیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گذرا کرتا رہا*

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامة ابو اسحاق الاسفرائنی فی کتابه المسمی به نور العین فی مشهد الحسین فیما

الحسین جالساً فی بیته یوماً من الایام الا وفارس اتی الی بابه وطرقه فقال الحسین من بالباب فقیل له رسول
من اهل الکوفة فاذن له بالدخول فدخل علیه و اخرج الکتاب ناوله فاخذه وقرءه فاذا هو من اهل
الکوفة ویقولون فیه یکون فی علمك یا حسین یا ابن بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزید بن معاویة
ظلم و جار وقتل الرجال ونهب الاموال وطغی وتمرد وقد عم ظلمه سائر الاقطار یامر بالمنکر وینهی عن المعروف
ویشرب الخمر ولا یخش الله وافشی القبائح فی جمیع البلاد و اظهر الظلم والجور فی العباد وعدم مراقبة الله
فی شیء من الاشیاء و اخفی العدل فی الرعیة واظهر الظلم والجور بالکلیة وانا قد ارسلنا الیك یا ابا
عبد الله سابقاً نحو الف کتاب نطلبك ان تحضر الی عندنا ونحن هنا عونك علی الیزید ونأخذ خلافة
ابیك وجدك لان الخلافة لك ولابیك ولا لیزید ولا لابیه تتولی علینا احداً من اهل بیتك و
نسألك بحق جدك محمد صلی الله علیه وسلم ان تحضر الینا وان لم تحضر ففی غد بین یدی الله سبحانه
نخاصمك ونقول یا ربنا ظلمنا الحسین ورضی فینا بالظلم ما جوابك الذی تقوله لله وتتخلص به من
حقوق الله فلما قرأ الحسین المکتوب اقشعر جلده خوفاً من الله تعالی (انتهی) علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی
کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جناب امام حسینؑ نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا
گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے آپ نے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اس نے داخل ہو کر جناب امام کو ایک خط دیا
آپ نے اسکو لیکر پڑھا دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اس میں لکھتے ہیں۔ یا امام حسین اے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور
لوگوں کے مال کا لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور تمرد کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے بری
باتوں کے لیے حکم کرتا ہے اور اچھی باتوں سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا تمام شہروں
میں برائیوں کو پھیلاتا ہے ظلم اور جور کو خدا کے بندوں پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے میں خدا سے خوف
نہیں کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم و جور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم پہلے قریب ایکہزار
خط کے آپکی خدمت میں بھیج چکے ہیں۔ ہم آپکی تشریف آوری کے لیے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس
تشریف لائیں ہم آپکی یزید کے مقابلہ میں مدد کرینگے آپ اپنے باپ دادا کی خلافت کو لینگے کیونکہ خلافت آپکا و آپکے
والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اسکے باپ کا آپ ہم پر اہلبیت میں سے کسیکو والی کر کے بھیجدیں ہم
آپکے جد امجد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اگر آپ
تشریف نہیں لائیں گے ہم کل خدا کے سامنے آپ سے جھگڑینگے اور ہم کہیں گے اے ہمارے پروردگار امام حسین علیہ

السلام نے بہت ظلم کیا ہے اور ہم میں ظالم اور جو کو رہا کرنا ہے آپ خدا کو کیا جواب دینگے اور اپنے حقوق سے کیونکر چھوٹینگے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے خط کو پڑھا آپکے بدن مبارک پر رونگٹے کھڑے ہوگئے خدا پاک کے خوف سے۔

قال عمار بن معاوية الدهني قلت لابي جعفر محمد بن علي بن الحسين حدثني عن مقتل الحسين كاني حضرته قال لما مات معاوية الوليد بن عتبة بن ابي سفيان على المدينة فارسل الى الحسين ليأخذ بيعته ليليه فقال اخرني وارفق به فاخر فخرج الى مكة فاتاه رسل اهل الكوفة انا قد حبسنا انفسنا عليك ولسنا ... نحضر الجمعة مع الوالي فاقدم علينا رجل من اهل بيتك قال وكان النعمان بن بشير الانصاري على الكوفة فبعث الحسين اليهم مسلما فقال سر الى الكوفة فانظر ما كتبوا فان كان حقا قدمت اليه فخرج مسلم حتى اتى المدينة فاخذ منها دليلين فمرا به في البرية فاصابهم عطش فمات احد الدليلين فقدم مسلم الكوفة فنزل على رجل يقال له عوسجة فلما علم اهل الكوفة بقدومه دبوا اليه فبايعه منهم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن يهوى يزيد بن معاوية الى النعمان بن بشير قال انك ضعيف مستضعف قد فسد البلد فقال له النعمان لان اكون ضعيفا في طاعة الله احب الي ان اكون قويا في معصية الله ما كنت لاهتك سترا فكتب الرجل بذلك الى يزيد فدعا يزيد مولى له يقال له سرجون فاستشاره فقال له ليس للكوفة الا ابن زياد وكان ممن عزله عن البصرة فكتب اليه برضاه عنه وانه قد اضاف اليه الكوفة وامره ان يطلب مسلما فان ظفر به قتله فاقبل ابن زياد في وجوه اهل البصرة حتى قدم الكوفة متلثما فلا يمر على احد الا قال له اهل المجلس عليك السلام يا ابن رسول الله يظنونه الحسين قدم عليهم فلما نزل ابن زياد القصر دعا مولى له فدفع اليه ثلاثة الاف درهم فقال اذهب حتى تسال عن الرجل الذي يبايعه اهل الكوفة فادخل عليه اعلمه انك من حمص وادفع اليه المال وبايعه فلم يزل المولى يتلطف حتى دلوه على شيخ يلي البيعة فذكر له امره فقال لقد سرني اذ هداك الله وساءني ان امرنا لم يستحكم ثم ادخله على مسلم فبايعه ودفع له المال وخرج حتى اتى ابن زياد فاخبره وتحول مسلم حين قدم ابن زياد من تلك الدار الى دار هانی ابن عروة المرادی وكان ابن زياد قال لاهل الكوفة ما بال هانی ابن عروة لم ياتني فخرج اليه محمد بن الاشعث في اناس من وجوه اهل الكوفة وهو على باب داره فقالوا له ان الامير قد ذكرك واستبطاك فانطلق اليه فركب معهم حتى دخل على ابن زياد وعنده شريح القاضي فلما سلم عليه قال له يا هانی این مسلم بن عقيل فقال لا ادري

فاخرج اليه المولى الذی دفع الدراهم الی مسلم فلما راٰه سقط فی یدہ قال ایھا الامیر واللہ ما دعوتہ الی
منزلی ولکنه جاء فطرح نفسه علی فقال ائتنی به فتلکاء فاستدناه فادنوه فضربه بالقضیب وامر بحبسه
فبلغ الخبر قومه فاجتمعوا علی باب القصر فسمع ابن زیاد الجلبه فقال لشریح القاضی اخرج الیھم فاعلمهم
انی انما حبسته لاستخبره عن خبر مسلم ولا باس علیه منی فبلغهم ذلك فتفرقوا ونادی مسلم لما بلغه
الخبر بشعاره فاجتمع الیه اربعون من اهل الکوفة فرکب وبعث ابن زیاد الی وجوه اهل الکوفة فجمعهم
عنده فی القصر فامر کل واحد منهم ان یشرف علی عشیرته فیردهم فکلموهم فجعلوا یتسللون فامسی مسلم
ولیس معه الا عدد قلیل منهم فلما اختلط الظلام ذهب اولئك ایضا فلما بقی وحده تردد فی الطریق
باللیل فاتی باب امراۃ فقال اسقینی ماء فسقته فاستمر قائما فقالت یا عبد اللہ انك مرتاب فما شانك
قال انا مسلم فهل عندك ماوی قالت نعم ادخل فدخل وکان لها ولد من موالی محمد بن اشعث
فانطلق الی محمد بن اشعث فاخبره فلم یفجا مسلم الا والدار قد احیط بها فلما رای ذلك خرج
بسیفه یدفعهم عن نفسه فاعطاه محمد بن اشعث الامان فامکن من یده فاتی به الی ابن
زیاد فامر به فاصعد علی القصر ثم قتله وقتل هانی بن عروہ وصلبهما ولم یبلغ الحسین ذلك
حتی کان بینه وبین القادسیه ثلثة امیال فلقیه الحر بن یزید التیمی فقال ارجع فانی لم ادع لك خیرا
واخبره الخبر فهم ان یرجع وکان معه اخوۃ مسلم فقالوا واللہ ما نرجع حتی نصیب بثارنا او نقتل
فساروا وکان ابن زیاد قد جهز الجیش لملاقاته فلاقوه بکربلا فنزلها ومعه خمسة واربعون نفسا
من الفرسان ونحو مائة راجل فلقیه الحسین وامیرهم عمر بن سعد ابن ابی وقاص وکان ابن زیاد
ولاه الری وکتب له بعهده علیها اذا رجع من حرب الحسین فلما التقیا قال له الحسین اختر
منی احدی ثلث اما ان الحق بثغر من الثغور واما ان ارجع الی المدینة واما ان اضع یدی فی ید یزید
فقبل ذلك عمر بن سعد منه فکتب فیه الی ابن زیاد فکتب الیه لا اقبل منه حتی یضع یده فی یدی فامتنع حسین
فقاتلوه فقتل معه اصحابه ومنهم سبعة عشر شابا من اهل بیته ثم کان اخر ذلك ان قتل واتی
براسه الی ابن زیاد فارسله ومن بقی من اهل بیته الی یزید منهم علی بن حسین کان مریضا ومنهم
عمته زینب بنت فاطمة فلما قدموا علی یزید ادخلهم علی عیاله ثم جهزهم الی المدینة (اصابه
فی تمیز الصحابة لابن حجر) عمار بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ
وعلی آبائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اس طرح بیان کریں کہ
انکی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے آپ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مر گیا ان دنوں میں ولید بن عتبہ بن

ابی سفیان مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف یزید کی بیعت کرنیکے لیے پیغام بھیجا آپ نے فرمایا مجھے مہلت دو اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ مکہ معظمہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کے پاس کوفیوں کے خط پہونچے کہ ہمنے آپکی وجہ سے اپنے آپ کو یزید کی بیعت سے روک رکھا ہے۔ اور ہم حاکم کے ساتھ نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے آپ ہماری پاس اپنا آدمی اپنے گھر کے لوگون مین سے بھیجدیں اور نعمان بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تھا۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے انکے پاس مسلم کو بھیجا اور فرمایا کوفہ کیطرف جاؤ اور دیکھو یہ کیا لکھتے ہیں اگر سچ ہے تو ہم کوفہ مین آئین۔ مسلم وہان سے مدینہ طیبہ مین آئے اور وہان سے دو رہنما اپنے ساتھ لیکر بیابان کیطرف نکلے۔ پیاس کیوجہ سے ایک رہنما مرگیا۔ اور مسلم کوفہ مین پہونچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گھر مین فروکش ہوئے جب کوفیون کو ان کی تشریف آوری کی خبر لگی تو جوق جوق ان کی خدمت مین آنے لگے اور ان مین سے ۱۸ ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک شخص یزید کی ہواخواہوں مین سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اسلیے شہر بگڑگیا ہے نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ مین خدا کی طاعت مین ضعیف ہون لیکن مین اسکو اس سے بہتر سمجھتا ہون کہ خدا کی معصیت مین قوی بنون مین نے کبھی کسی کی پردہ دری نہین کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو لکھ بھیجا یزید نے اپنے غلام سرجون سے مشورہ کیا اس نے رائے دی کہ اسوقت کوفے کی حکومت کے لیے ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہین یزید نے اسکو بصرہ سے معزول کیا ہوا تھا۔ یزید نے اسکو خط لکھکر خوشنود کر لیا اور اسکی حکومت مین کوفہ کو اور بڑھا دیا اور حکم دیا کہ کوفہ مین پہونچکر مسلم کو تلاش کرے اگر وہ ہاتھ لگ جائین تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے سامنے کوفہ کو روانہ ہوا۔ اور لباس بدلکر رات کی اندھیرے مین داخل کوفہ ہوا کسی آدمی کے پاس سے نہین گذرتا تھا کہ وہ اور اہل مجلس اسکو جناب امام حسین علیہ السلام کا گمان کرکے السلام علیک یا ابن رسول اللہ نہین کہتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لے آئے ہین۔ جب ابن زیاد قصر دارالامارہ مین اترا اس نے اپنے ایک غلام کو تین ہزار درہم دیے اور کہا جاکر اس شخص کو تلاش کر کہ جسکی اہل کوفہ بیعت کرتے ہین۔ اور اسکے پاس پہونچکر یہ جتلا کہ مین حمص سے آیا ہون اور یہ روپیہ اسکو دیدے اور اسکی بیعت کر۔ وہ غلام اسیطرح سے ہر ایک سے بلاغت پوچھتا پھرتا رہا۔ یہانتک کہ اسکو ایک بزرگ کے پاس لے گئے اس نے اسکے پاس اپنا حال بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجھے مسرت حاصل ہوگی جبکہ تجھے اور مجھے اللہ تعالی ہدایت دیگا۔ ہمارا کام ابھی پختہ نہین ہوا ہے پھر اسکو مسلم کے پاس لے گیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال انکو دیدیا وہاں سے نکلکر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی جبکہ ابن زیاد کوفہ مین آیا تھا تو اسوقت مسلم عوسجہ کے گھر

سے ہانی بن عروہ مرادی کے گھر مین چلے گئے تھے۔ ابن زیاد لوگون سے کہا کرتا تھا۔ کہ ہانی کا کیا حال ہے وہ میرے
ملنے کو نہین آتا۔ پس محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ اسکے پاس گیا وہ اسوقت اپنے گھر کے دروازہ
پر تھا اسکو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اسکے ساتھ گھوڑے پر سوار
ہوکر ابن زیاد کے پاس گیا ابن زیاد کے پاس اسوقت قاضی شریح بھی موجود تھا جب اس نے ابن زیاد
کو سلام کیا ابن زیاد بولا اے ہانی مسلم کہان ہین وہ کہنے لگا مین نہین جانتا ہون ابن زیاد نے
اس غلام کو جس نے کہ درہم دیئے تھے اسکے سامنے کیا جب ہانی نے اس غلام کو دیکھا ابن زیاد کے
سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے امیر مینے مسلم کو اپنے گھر مین نہین بلایا وہ خود آگیا ہے ابن زیاد
نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ وہ کھسکا یا لوگون نے اسکو پکڑکر نزدیک کیا ابن زیاد نے چھڑی سے اسکو مارا اور
اسکے قید کرنے کا حکم دیا جب یہ خبر اسکی قوم کو پہونچی قصر دار الامارہ کے دروازہ پر اکٹھے ہوکر آئے جب
ابن زیاد نے جھگڑا سنا قاضی شریح سے کہا نکلکر انکو کہدے کہ مین نے ہانی کو اسلیے بند کیا ہے کہ
اس سے مسلم کی خبر پوچھون مجھ سے کوئی تکلیف اسکو نہین پہونچے گی۔ لوگ سنکر متفرق
ہوگئے جب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر لگی کوفہ کے چالیس ہزار مرد اسکے پاس جمع ہوگئے اور مسلم
سوار ہوئے اسوقت قصر مین ابن زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے اس نے انکو حکم دیا کہ اپنے اپنے قبیلہ
سے باتین کرکے انکو لوٹا دو وہ انکو تسلی دینے لگے۔ شام کیوقت مسلم کے پاس چند نفر کے سوا کوئی باقی نہ تھا
جب اندھیرا ہوگیا تو وہ بھی جاتے رہے اور مسلم اکیلے رہ گئے رات کو راہ مین بھٹک کر ایک عورت
کے دروازہ پر پہونچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا اس نے پانی پلایا اور کہا اے بندہ خدا
تم پریشان معلوم ہوتے ہو تمھارا کیا حال ہے آپ نے کہا مین مسلم ہون آیا تیرے پاس امن کی جگہ ہے
اس عورت نے کہا ہان آپ اندر آیئے آپ اندر گئے اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی
کیا کرتا تھا۔ اس نے جاکر محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی۔ ناگہان مسلم کیا دیکھتے ہین کہ تمام گھر کا لوگون نے
محاصرہ کر لیا ہے جب مسلم نے یہ دیکھا اپنی تلوار کھینچکر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو
امان دیکر ہاتھ پکڑ لیا۔ اور ہمراہ لیکر ابن زیاد کے پاس آیا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ انکو قصر کی چھت پر لیجاؤ
لوگون نے چھت پر چڑھا کر انکو شہید کیا اور ہانی بن عروہ کو بھی مار ڈالا اور دونو کی نعش کو لٹکوا دیا یہ خبر جناب
امام حسین علیہ السلام کو نہ ملی جب تک کہ عراق کا رستہ تین میل پر پہونچ گئے۔ آپ سے حر بن یزید التمیمی ملا
اور عرض کیا آپ واپس تشریف لیجاوین اور انکو مسلم کے شہید ہونے پر آگاہ کیا حضرت کے رکاب سعادت مین
مسلم بن عقیل کے بھائی بھی موجود تھے۔ انھون نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نہ لین یا قتل نہ ہوجائین واللہ ہم [illegible]

نہین جاپائین گے - ابن زیاد نے انکے لیے فوج تیار کی ہوئی تہی جہان سے کربلا مین آئی اس فوج
کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تہا ابن زیاد نے ری کی حکومت کا اس سے وعدہ کیا تہا کہ جناب امام حسین علیہ
السلام سے جنگ کرنیکے بعد اس ملک کا اسکو حاکم کیا جائیگا جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے بیان
فرمایا کہ تین باتون مین سے ایک بات کو اختیار کرے یا تو ہمین کسی قلعہ تک پہونچ جانے دے - یا ہم مدینہ
طیبہ کو لوٹ جائین یا ہمکو یزید کے پاس پہونچا دے - عمر بن سعد نے پہلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو
لکھ بہیجا ابن زیاد نے جواب مین لکہا مین قبول نہین کرتا حسین کا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیا جانا چاہیے
جناب امام حسین علیہ السلام نے اسکو قبول نہ فرمایا اسبات پر جنگ شروع ہوگئی اور آپ کے ساتھ
تمام آپکے اصحاب شہید ہوگئے ان مین آپ کے اہل بیت کے سترہ جوان تہے آپ سب کے آخر مین شہید ہوئے
آپکا سر اقدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اسکو اور آپکے اہل بیت کو یزید کے پاس بہیجدیا -
ان مین جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تہے - اور جناب کی پہوپہی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام
بہی تہین یزید نے انکو مدینہ منورہ مین بہیجدیا ؞

(۳) وقتله سنان بن انس النخعی وقیل قتله رجل من بنی مذحج وقیل قتله شمر بن ذی الجوشن وکان شمر ابرص واجهز خولی بن یزید الاصبحی من حمیر برأسه واتی به الی ابن زیاد (استیعاب)
جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ بنی مذحج کے ایک
آدمی نے بعض کہتے ہین شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص وار تہا - اور خولی بن
یزید الاصبحی آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑہاکر ابن زیاد کے پاس لایا تہا ؞

(۴) واختلف فی سن الحسین یوم قتله فقیل قتل وهو ابن سبع وخمسین وقیل قتل وهو ابن ثمان وخمسین (استیعاب) آپ کے سن مبارک مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ شہادت کے
وقت ستاون برس کے تہے بعض اٹہاون برس بیان کرتے ہین -

(۵) عن هلال بن نافع انه قال کنت واقفا مع عمر بن سعد اذ خرج واذا الصائح یقول ابشر ایها الامیر فقد قتل الحسین فوالله ما رأیت قتیلا مضمخا بدمه مثله ولا علی هذا نور وجهه وجماله یصعد الی السماء ثم حصرت ما فی بدنه من جراح السیف والرماح والنبال فوجدتهم مائة وعشرین جرحا (نور العین فی مشهد الحسین) ہلال بن نافع کہتا ہے کہ مین عمر و بن
سعد کے پاس کہڑا ہوا باتین کر رہا تہا کہ ایک چلاتا ہوا آیا اے امیر بشارت ہو حسین مارے گئے
ہلال کہتا ہے خدا کی قسم ہے مینے کسی قتیل کو خون مین تہترا ہوا انکی مانند نہین دیکہا اور باوجود

اسکے چہرہ کا نور وجمال آسمان کیطرف صعود کر رہا تہا۔ پہر مینے انکے جسد اطہر کے زخموں کا شمار کیا جو تلوار وں سے اور نیزوں سے اور تیروں سے لگے تہے کل ایک سو بیس زخم تہے +

(۶) انہ قتل علی رأس احدی وستین یوم الجمعۃ وقیل یوم السبت وھو یوم عاشوراء من المحرم بکربلا من ارض العراق (اسد الغابہ) جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری کے ابتدا مین جمعہ کے دن ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ہفتہ کے دن ہوئی ہے دسوین محرم کو کربلا کے میدان مین جو ملک عراق مین واقع ہے +

(۷) عن حبیب بن ثابت قال لما اصیب الحسین قال زید بن ارقم بباب المسجد افعلتموھا اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی استودعکھما وصالح المؤمنین فقیل لابن زیاد ان زید بن ارقم قال کذا وکذا فقال ذاک شیخ قد ذھب عقلہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حبیب بن ثابت کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید ہوگئے زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ مین بیان کیا ہاے تمنے یہ کیا فعل کیا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار مین ان دونو کو اور صالح المؤمنین کو تیرے سپرد کرتا ہون جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی زید بن ارقم یون کہتے ہین وہ کہنے لگا بسبب بڑھاپے اسکی عقل جاتی رہی ہے +

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

(۱) عن حبیب بن ثابت قال سمعت الجنۃ تنوح علی الحسین وھی تقول ؎ مسح النبی جبینہ۔ فلہ بریق فی الخد ود + ابواہ فی علیا قریش وجدہ خیر الجدود (اخرجہ ابو نعیم) حبیب بن ثابت کہتے ہین کہ مینے پریون کو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہ کہتی تہین۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ماتہے کو چوما ہے انکے رخساروں مین چمک ہتی۔ انکے مان باپ قریش کے بزرگ تہے۔ انکے نانا سب ناناؤن سے بہتر تہے +

(۲) عن ام سلمۃ قلما کانت لیلۃ قتل الحسین سمعت قائلا یقول ؎ ایھا القاتلون جھلا حسینا + ابشروا بالعذاب والتنکیل + قد لعنتم علی لسان ابن داؤد + وموسی وحامل الانجیل (صواعق محرقہ) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت مین ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ اے جہالت سے امام حسین کے قتل کرنے والو تمکو عذاب اور خواری کی بشارت ہو۔ تمپر لعنت ڈالی جاچکی ہے سلیمان ابن داود کی اور موسی اور حامل انجیل یعنے عیسی کی

قال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابو يعلى وابن حبان والحاكم فى روايتهم عن ابى سعيد وابو نعيم عن على والطبرانى عن كليهما الا ابنى خالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا و زاد ابن ماجة عن ابن عمر والحاكم عنه وعن ابن مسعود والطبرانى عن مالك بن الحويرث والديلمى عن انس وابن عساكر عن على وابن عمر بعد قوله صلى الله عليه اهل الجنة وابوهما خير منهما وفى الطبرانى عن حذيفة وابوهما افضل منهما وفى رواية الطبرانى عن اسامة بعد قوله صلى الله عليه اهل الجنة اللهم انى احبهما فاحبهما وعند ابن عساكر من احبهما فقد احبنى ومن ابغضهما فقد ابغضنى والديلمى عن ابى هريرة من احب الحسن والحسين فقد احبنى و من ابغضهما فقد ابغضنى امام نسائی اور رویانی اور ضیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی ابو سعید اور امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان دونوں صحابیوں سے اور ابن ماجہ ابن عمر سے اور ابن عدی عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور حاکم چاروں صاحبوں سے اور ابو نعیم جناب علی علیہ السلام سے اور طبرانی ان سے اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور جابر اور براء بن عازب اور اسامہ بن زید اور مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالے عنہم سے اور دیلمی انسؓ اور ابن عساکر جناب علی اور انکے فرزند ارجمند جناب حسن اور ام المومنین جناب عائشہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی ریثہ سے اور ابن النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ابو یعلی اور ابن حبان اور حاکم نے اپنی روایت میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے دونوں صاحبوں سے روایت کرتے ہیں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سوا میری خالہ کے بیٹوں عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور دیلمی نے انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اور ان دونوں کا یعنے امام حسنین کا والد ماجد ان سے بہتر ہے۔ اور طبرانی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انکے والدین ان سے افضل ہیں۔ اور ایک روایت میں طبرانی نے جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اس میں بعد لفظ اہل جنت کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ اے میرے پروردگار میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ۔ اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جو

جو شخص کہ ان دونوں سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دیلمی نے ابوہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ جو شخص حسن و حسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے انسے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا +

(۴) عن فاطمة علیها السلام قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما حسن فله هیبتی و سوددی واما الحسین فان له جرأتی وجودی (اخرجه الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن میں میری ہیبت اور پیشوائی ہے اور حسین میں میری جرات اور میرا جود ہے +

(۵) عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحاناتی فی الدنیا (اخرجه الترمذی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۶) عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان ابنی هذین ریحانتی من الدنیا (اخرجه ابن عدی وابن عساکر) ابی بکرہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے تمام دنیا میں سے میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۷) عن انس بن مالک قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه ویقول هما ریحانتای من هذه الامة (اخرجه النسائی) انس بن مالک سے روایت کہ میں ایکدفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور جناب حسن و حسین علیہما السلام آپکے بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے یہ میرے دونوں پھول کے پودے ہیں +

(۸) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الحسن والحسین احببته ومن احببته احبه الله ومن ابغضهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله (اخرجه الطبرانی فی مسند سلمان) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا میں نے ہسکو اور جسکو دوست رکھا میں نے دوست رکھا ہسکو اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونوں کو دشمن جانا میں نے ہسکو اور جسکو دشمن جانا میں نے دشمن جانا اس کو اللہ تعالے نے +

(۹) عن ابی نعیم قال کنت عند ابن عمر فاتاه رجل من اهل العراق یسأله عن دم البعوضة یصیب الثوب فقال ابن عمر انظر والی هذا یسأل عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله صلے الله

علیہ وسلم وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ النسائی والدیلمی) ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے آکر ان سے مچھر کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو اسکا کیا حکم ہے - ابن عمر نے کہا کہ اس آدمی کیطرف دیکھو کہ مچھر کے خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور بہ تحقیق مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونو دنیا سے میرے لیے پھول کے نئے پودے ہیں ⁂

(۹) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ فقلت اتحبہما یا رسول اللہ قال وکیف لا احبہما وهما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ الطبرانی والضیا) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں گیا اور جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام حضور کے سامنے کھیل رہے تھے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں کیونکر ان سے محبت نکروں - اور حالانکہ یہ دونوں اس دنیا سے میرے دو نئے پھولوں کے پودے ہیں ⁂

(۱۰) عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ لبعض الحاجۃ فخرج وهو مشتمل علی شیء ولا ادری ما هو فلما فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل علیہ فکشف فاذا الحسن والحسین - فقال هذان ابنای وابنا بنتی اللہم انک تعلم انی احبہما فاحبہما (اخرجہ الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہیں کہ ایک رات مینے اپنی کسی حاجت کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود میں کوئی چیز معلوم ہوتی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ کیا چیز ہے جب میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا تو مینے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی گود میں کیا ہے آپنے اپنی ردا کو کھولدیا جناب امام حسن اور حسین گود میں تھے آپنے ارشاد فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی خدا تو جانتا ہے کہ میں انکو پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے پیار کر ⁂

(۱۱) عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملہما ووضعہما بین

يليه ثم قال صدق الله ورسوله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما (اخرجه احمد والترمذي وابن ماجة وابن داؤد والنسائي وابن حبان والحاكم) بریده رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے اُنکو گلے میں سرخ کرتے تھے حضور اُنکو دیکھکر منبر سے نیچے اتر آئے اور اُنکو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔ میں نے ان لڑکوں کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھ میں صبر نرہا یہانتک کہ میں نے اپنی بات کو کاٹکر اُنکو اٹھا لیا

(۱۲) عن عقبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سيفا العرش وليسا بمعلقين (اخرجه الطبراني) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسن اور حسین دو عرش کی شمشیریں ہیں کہ معلق نہیں ✤

(۱۳) عن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سبطان من الاسباط (اخرجه البخاري والترمذي وابن ماجة) یعلے بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسن اور حسین دو سبط ہیں اسباط میں سے ✤

(۱۴) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احب اهل بيتي الى الحسن والحسين (اخرجه الترمذي) انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب اہل بیت کے مجھے زیادہ تر پیارے حسن اور حسین ہیں ✤

(۱۵) عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب الحسن والحسين فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني (اخرجه احمد وابن ماجة والحاكم والديلمي) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے حسن اور حسین سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✤

(۱۶) عن ابي هريرة قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على بيت فاطمة فخرج اليه الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فرقى على عاتقه وخرج الآخر الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا بك ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فاستوى على عاتقه الآخر واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم باقفيتهما حتى وضع افواههما على فيه ثم قال اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من احبهما

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازے پر کھڑے ہوگئے اتنے میں امام حسن یا امام حسین باہر نکلے حضرت نے انسے ارشاد کیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندھے پر سوار ہو پس وہ صاحبزادہ حضرت کی دونو انگلیاں پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہوگیا اتنے میں دوسرا صاحبزادہ نکلا آیا حضرت نے اس سے بھی فرمایا شاباش اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندھے پر سوار ہو۔ پس وہ صاحبزادہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں انگلیاں پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہوگیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ انکے منہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی ان کو دوست رکھ۔ اور دوست رکھ اس شخص کو جو انہیں دوست رکھے +

(۱۷) عن ابی ھریرۃ قال دخل التیمی الاقرع بن حابس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرآہ یقبل اما حسنا واما حسینا فقال تقبلھما ولی عشرۃ من الولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم (اخرجہ ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیمی اقرع ابن حابس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور آپکو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین علیہما السلام کو چوم رہے ہیں کہنے لگا آپ انددونوں کو چومتے ہیں اور باوجودیکہ میرے دس بچے ہیں میں ایک کو بھی نہیں چومتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہیں رحم کرتا انہیں رحم کیا جاتا۔

(۱۸) عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والحسن والحسین یثوثبان علی ظھرہ فیباعدھما الناس فقال صلے اللہ علیہ وسلم دعوھما بابی ھما وامی من احبنی فلیحب ھذین (اخرجہ ابو حاتم) والنسائی والحافظ الدمشقی والدیلمی وابن السری) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور حسن و حسین علیہما السلام آپکی پشت مبارک پر کودا کرتے تھے ایک دفعہ لوگوں نے انکو ہٹا دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو۔ میری ماں اور میرا باپ انپر تصدق ہوں جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے چاہیے کہ انسے پیار کرے +

(۱۹) عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن او الحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ۔ وعن ابی ھریرۃ مثلہ (اخرجہ ابن حرب الطائی والحافظ السلفی وابو الطاھر المخلص) اسرائیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

حسن اور حسین کو پیار کریگا مجھ سے پیار کریگا - اور جس نے انسے بغض کیا مجھ سے بغض کیا - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے ✦

(۱۹) عن ابی هریرة قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء فاذا سجد وثب الحسن والحسین علی ظهره فاذا رفع رأسه اخذهما بیده من خلفه اخذا رفیقا فیضعهما علی الارض فاذا عاد عادا حتی قضی صلوته فاقعدهما علی فخذیهما (رواه احمد) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشا میں شریک تھے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب جناب نے سر اٹھایا تو ان دونو صاحبزادونکو اپنے دست مبارک سے آہستہ اپنے پیچھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا اور جب پھر حضور سجدے کو لوٹے تو وہ دونوں صاحبزادے پھر حضور کی پشت اقدس پر سوار ہو گئے یہانتک کہ حضور نے نماز کو ادا کیا اور انہ دونوں کو اپنی زانو پر بٹھا لیا ✦

(۲۰) عن انس بن مالک قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل عهدا فدخل الرجل لیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی فرای الحسن والحسین یرکبان علی عنقه مرة ویرکبان علی ظهره مرة ویمران بین یدیه وخلفه فلما فرغ صلی اللہ علیہ وسلم قال له الرجل ما یقطعان الصلوة فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ناولنی عهدك فاخذه فمزقه ثم قال من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ولا انا منه (اخرجه الغسانی وابن ابی الفراتی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے واسطے پروانہ لکھا ہوا تھا وہ حضور میں سلام کے لیے حاضر ہوا حضور اسوقت نماز میں تھے اس نے دیکھا کہ حسنین علیہما السلام کبھی آپکی گردن مبارک پر اور کبھی پشت اقدس پر سوار ہوتے ہیں اور آگے پیچھے سے ہو کر گذر جاتے ہیں جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونو صاحبزادوں نے کیا نماز کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غضب میں آکر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمیں دے اور اس سے وہ پروانہ لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا جو کوئی ہمارے چھوٹوں پر رحم نکرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نکرے وہ ہمارا نہیں ہم اسکے نہیں ہیں

(۲۱) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیتهما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی هارون شبر و شبیر (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے نام رکھا انکا حسن اور حسین مانند نام دونو فرزندوں ہارون علیہ السلام کے انکا نام شبر اور شبیر تھا ✦

(٢١) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسمی ھذین حسنا وحسینا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے +

(٢٢) عن ابی ھریرۃ قال کان الحسن والحسین یصطرعان بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ھن حسن فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ تقول ھن حسن فقال ان جبریل یقول ھن حسین (اخرجہ ابن مثنی فی معجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب حسنین علیہما السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کشتی کر رہے تھے اور جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے شاباش اے حسن جناب سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حسن کو شاباش دیتے ہین۔ آپنے فرمایا حسین کو جبریل شاباش دیتا ہے +

(٢٣) عن ابن عباس قال بینما نحن ذات یوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبلت فاطمۃ تبکی فقال لھا فداک ابوک ما تبکیک قالت ان الحسن والحسین خرجا ولا ادری این باتا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکین فان خالقھما الطف بھما منی ومنک ثم رفع یدیہ فقال اللھم احفظھما وسلمھما فاتی جبریل وقال یا محمد لا تحزن فھما فی حظیرۃ بنی النجار نائمین و قد وکل اللہ بھما ملکا یحفظھما فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اصحابہ حتی اتی الحظیرۃ فاذا ھما متعنقین نائمین واذا الملک الموکل بھما قد جعل احد جناحیہ تحتھما والاخر فوقھما یظلھما فاکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیھما یقبلھما حتی انتبھما من نومھما ثم جعل الحسن علی عاتقہ الایمن والحسین علی عاتقہ الایسر فتلقاہ ابوبکر فقال یا رسول اللہ ناولنی احد الصبیین احملہ عنک فقال نعم المطی مطیھما ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منھما حتی اتی المسجد فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قدمیہ وھما علی عاتقیہ ثم قال معاشر المسلمین الا ادلکم علی خیر الناس جدا وجدۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین جدھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین وجدتھما خدیجۃ بنت خویلد سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ادلکم علی خیر الناس ابا وام قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین ابوھما علی وامھما فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین الا ادلکم علی خیر الناس عما وعمۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین عمھما جعفر بن ابی طالب وعمتھما امھانی بنت ابی طالب الا ادلکم علی خیر الناس خالا وخالۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین خالھما القاسم بن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وخالتہما زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اللہم انک تعلم ان الحسن والحسین
فی الجنۃ ومن احبہما فی الجنۃ ومن ابغضہما فی النار (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تہے کہ ناگہان جناب سیدہ
علیہا السلام روتی ہوئین تشریف لائین حضور نے اُنسے فرمایا تیرا باپ تجہ پر فدا ہو تم کیون روتی ہو عرض
کیا کہ حسنین گہر سے نکل گئے ہین نہین معلوم کہان سو گئے ہین حضور نے فرمایا انکا خالق انپر تجہ سے
اور مجہ سے زیادہ مہربان ہے پہر ہاتہ اٹہا کر آپنے دعا کی اے میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور انکو
سلامت رکہہ پس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد آپ غمگین نہون وہ دونو خطیرہ بنی نجار مین سو
گئے ہین خدا تعالے نے انپر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کرے پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اپنے اصحاب کرام کے ساتہ اٹہ کہڑے ہوئے اور خطیرہ مین تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک
دوسرے کے ساتہ لپٹا ہوا اور سوتا ہوا دیکہا اور وہ فرشتہ جو انپر موکل ہے اس نے اپنا ایک بازو انکے
نیچے بچہایا ہوا ہے اور ایک بازو کا انپر سایہ کیا ہوا ہے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہک کر ان کو
چوما اور جگایا پہر جناب حسن کو داہنے کندہے پر اور جناب حسین بائین کندہے پر سوار کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ رستے مین ملے انہون نے عرض کیا یا رسول مجہے ایک صاحب زادہ کو دیدین کہ مین اٹہا لون
آپنے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی اور وہ نہایت عمدہ سوار ہین۔ اور ان کا باپ انسے بہتر ہے پہر آپ
مسجد مین تشریف لائے اور دونون پاؤن پر کہڑے ہو گئے۔ اور وہ دونون صاحبزادی آپکے کندہون پر
سوار تہے۔ آپنے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانان مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے
از روی دادا اور دادی کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بیان فرمادین آپ نے فرمایا وہ
حسن اور حسین ہین کہ انکا دادا خدا کا رسول اللہ نبیون کا ختم کرنیوالا ہے اور انکی دادی ام المومنین خدیجہ
بنت خویلد اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے پہر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب
آدمیون سے از روی باپ اور مان کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین
کہ ان کا باپ علی بن ابی طالب ہے اور انکی مان فاطمہ ہے جو سب دنیا کی عورتون کی سردار ہین پہر ارشاد
کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان شخصون سے جو سب آدمیون سے از روی چچا اور پہپی کے بہتر ہین لوگون نے
عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ انکے چچا جعفر طیار ہین اور انکی پہپی ام ہانی
بنت ابی طالب [illegible] کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو از روی ماموں اور خالہ کے سب سے
بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ ماموں انکا قاسم بن محمد

صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پھر آپ نے دعا کی کہ اے میرے
پروردگار تو جانتا ہے کہ حسن و حسین جنت میں ہونگے اور جو کوئی ان سے محبت کریگا وہ بھی جنت میں
ہوگا اور جو کوئی انسے بغض کریگا وہ دوزخ میں ہوگا ۔

(۲۲) عن جابر قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلى والحسن والحسين على
ظهره وهو يقول نعم الجمل جملكما (اخرجه النسائی) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسالت
مآب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کے حضور میں گیا آپ اسوقت نماز پڑھ رہے تھے اور جناب
حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر چڑھے ہوئے تھے ۔ آپ نے فرمایا کیا اچھا ہے تمہارا اونٹ

(۲۳) عن سلمان قال كنا حول النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت ام ايمن فقالت يا رسول الله لقد
ضل الحسن والحسين قال وذلك زاد النهار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا واطلبوا
ابني قال واخذ كل رجل تجاه وجهه واخذت نحو النبي صلى الله عليه وسلم فلم نزل حتى اتى
سفح جبل واذا الحسن والحسين ملتزق كل واحد منهما صاحبه واذا شجاع قائم على ذنبه يخرج
من فيه شبه النار فاسرع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسرع مخاطبا لرسول الله صلى الله عليه و
سلم ثم انساب فدخل في بعض الاجحرة ثم اتاهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فافرق بينهما ومسح
وجوههما وقال بابي وامي انتما اكرمكما على الله تعالى ثم حمل احدهما على عاتقه الايمن و
الآخر على عاتقه الايسر فقلت طوبى لكما نعم المطية مطيتكما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ونعم الراكبان هما وابوهما خير منهما (اخرجه الطبرانی فی الكبير فی مسانيد الحسن) روایت ہے
سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے اتنے میں ام ایمن نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ دن بہت آگیا ہے حسنین کہیں گم ہوگئے ہیں
حضرت نے فرمایا میرے بچوں کو تلاش کرو ہر ایک نے اپنی ناک کی سیدھ پکڑلی میں حضرت کے ساتھ
ہوگیا ۔ ہم ایک پہاڑ کے نیچے پہونچے حسنین علیہما السلام کو ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سوتا پایا
اور ایک سانپ کو انپر سایہ کیے ہوئے دیکھا جسکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے حضرت اس کی
طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں کرنے لگا
پھر وہ لوٹ کر ایک سوراخ میں گھس گیا ۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھ کر ان کو جدا
کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچھا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تم خدا کے
بڑے پیارے ہو ۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک کاندھے اور دوسرے

دوسرے کاندہے پر اٹھا لیا۔ مینے کہا اے صاحبزادو تمہین مبارک ہو تمہاری سواری کیا اچھی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سوار بھی تو اچھے ہین اور ان کے مان باپ ان سے بہتر ہیں*

(۲۴) عن ابن عباس قال لما فتح الله المدائن علی اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم امر عمر بن عمر بالانطاع فبسطت فی المسجد فاول من بدء الیه الحسن فقال یا امیر المؤمنین اعطنی حقی بما افاء الله علی المسلمین فقال عمر بالرحب والکرامة فامر له بالف درهم ثم انصرف فبدر الیه الحسین فامر له بالف درهم ثم انصرف فبدر الیه عبدالله بن عمر فامر له بخمسمائة درهم فقال له یا امیر المومنین انا رجل مشتد اضرب بالسیف بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین طفلان یدرجان فی سکک المدینة تعطیهم الف الف درهم وتعطینی خمسمائة قال عمر نعم اذهب فاتنی باب کابیهما وام کامهما وجد کجدهما وجدة کجدتهما وعم کعمهما وعمة کعمتهما وخالة کخالتهما فانك لا تاتینی به اما ابوهما فعلی المرتضی وامهما فاطمة الزهراء وجدهما محمد مصطفے وجدتهما خدیجة الکبری وعمهما جعفر بن ابی طالب وعمتهما ام هانی بنت ابی طالب وخالتهما رقیة وام کلثوم بنتا رسول الله صلی الله علیه وسلم وخالهما ابراهیم اخرجه ابوسعید السمان

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہین کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اللہ سبحانہ وتعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر مدائن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرنے کا حکم دیا سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام انکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المومنین ہمارا حق دیجیے اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کے لیے فتح دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بزرگی سے اور کرامت سے لیں جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے ہزار درہم کا حکم دیا تب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے جناب عمر نے انکے لیے بھی ہزار درہم کا حکم دیا۔ جب وہ لوٹے تو عبداللہ بن عمر انکے پاس آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے پانسو درہم کا حکم دیا عبداللہ بن عمر کہنے لگے۔ یا امیر المومنین مین مضبوط آدمی ہون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تلوار سے لڑتا تھا اور حسن اور حسین لڑکے تھے اور مدینہ کے بازارون مین کھیلا کرتے تھے آپنے انکو ہزار ہزار درہم اور مجھکو پانسو درہم دیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہان جا اور میرے پاس انکے باپ جیسا باپ اور انکی مان جیسی مان اور انکے دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور انکے چچا جیسا چچا اور انکی پھپی جیسی پھپی اور انکے ماموں جیسا ماموں اور انکے خالہ جیسی خالہ لیکر آ۔ تو ہرگز نہین لا سکیگا۔ انکا باپ علی مرتضی

انکی ماں فاطمہ زہرا ہے انکے جد امجد محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں انکی جدہ کریمہ جناب ام المومنین خدیجہ کبرے ہیں انکے چچا جعفر طیار اور انکی پھپی ام ہانی بنت ابی طالب اور انکی خالہ رقیہ اور ام کلثوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ان اور ابراہیم علیہ السلام انکے ماموں ہیں +

اہل عبا علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالك قال فی قوله تعالی مرج البحرین یلتقیان قال علی وفاطمة یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسین (اخرجه صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ دو دریا باہم ملتے ہیں فرماتے ہیں کہ دو دریا سے مراد جناب علی اور فاطمہ ہیں اور دوسری آیت کریمہ جسکے معنے یہ ہیں کہ نکالے ہیں انسے موتی اور مونگا کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہیں +

(۲) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من وراءکم (اخرجه ابن سعد والحاکم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت میں میں داخل ہونگا پھر یا علی تم اور پھر فاطمہ اور حسن اور حسین میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب آپنے فرمایا تمہارے پیچھے +

(۳) عن ابی هریرة قال نظر رسول الله صلے الله علیه وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجه احمد والطبرانی والحاکم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نگاہ فرماکر کہا میں لڑنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے۔ اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے +

(۴) عن زید بن ارقم قال نظر رسول الله صلے الله علیه وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم (اخرجه الترمذی والطبرانی فی الکبیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کیطرف نظر فرماکر ارشاد کیا میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے +

(۵) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیم خیمۃ وھو متکئ علی قوس عربیۃ وفی الخیمۃ علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال یا معشر المسلمین انا سلم لمن سالم اھل ھذہ الخیمۃ وحرب لمن حاربھم وولی لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب المولد ولا یبغضھم الا شقی الجد ردی الولادۃ نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ برپا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ عربی کمان پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ اور خیمہ مین جناب علی اور فاطمہ اور حسین اور حسن علیہم السلام تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانون کے مین اس خیمہ والون سے صلح کرنیو الون کے ساتھ صلح کرنیوالا ہون اور جنگ کرنیوالون کے ساتھ جنگ کرنیوالا ہون اور اسے دوست رکھتا ہون جو انہین دوست رکھے انکو نہین دوست رکھیگا مگر نیک بخت پاک ولادت والا۔ اور انکو نہین دشمن رکھیگا مگر بدبخت ناپاک ولادت والا *

(۶) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ الا ابنی خالۃ عیسی بن مریم ویحیی بن زکریا وفاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ما کان من مریم (اخرجہ ابو یعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن وحسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین مگر میری خالہ کے بیٹے عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا اور فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے *

(۷) عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب ویبعث صالحا علی ناقتہ کیما یوافی بالمؤمنین من اصحابہ المحشر ویبعث الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنۃ وعلی بن ابی طالب علی ناقتی وانا علی البراق ویبعث بلالا علی ناقتہ فینادی بالاذان وشاھدا حقا حقا حتی اذا بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ شھد بھا جمیع الخلائق من الاولین والاخرین فقبلت ممن قبلت منہ (اخرجہ الطبرانی وابو الشیخ والحاکم والخطیب وابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مبعوث کریگا اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو دواب پر اور صالح نبی کو انکی اونٹنی پر تاکہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کرین اور حسن اور حسین جنت کے ناقون پر سوار کیے جائینگے۔ اور علی بن ابیطالب میرے ناقہ پر سوار کیے جائینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور بلال اپنے ناقہ پر سوار کیا جائیگا۔ اور اذان مین پکاریگا اور تمام مخلوق حق حق کہکر اسکی گواہی دیگی

اور جب اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا تمام اول و آخر کی خلایق اسکی شہادت دینگی پس جس بات کے سننے قبول کرنا ہوگا اس سے قبول کرونگا ✦

(۸) عن حذیفۃ قال قلت لامی ائتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یستغفرلی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی نبی صلوۃ العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا احذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ والحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (اخرجہ الترمذی واخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والرویانی والحاکم باختلاف یسیر والطبرانی فی الکبیر) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے اپنی والدہ سے کہا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین مین انکے ساتھ مغرب کی نماز پڑہنے جاتا ہون اور حضور نبوی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت چاہونگا۔ پس مین خدمت مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا۔ اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پہر حضرت نے عشا کی نماز پڑھی اور پہر لوٹ پڑے مینے حضرت کا اتباع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سنکر فرمایا کون ہے آیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہو خدا تیری اور تیری مان کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے کبھی زمین پر نہین نازل ہوا تہا۔ اس نے اپنے پروردگار سے میرے سلام کے لیے اذن پایا ہے اور مجھکو بشارت دی ہے۔ کہ فاطمہ الجنت کی عورتون کی سردار ہین اور حسن و حسین جوانان اہل جنت کو سردار ہین ✦

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ملکا لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فیبشرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء امتی وان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے میری زیارت نہین کی تہی خداوند تعالے نے اسے میری زیارت کا اذن دیا۔ اس نے مجھکو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری امت کی تمام عورتون کی سردار ہے اور حسن اور حسین الجنت کے جوانون کے سردار ہین۔

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ وعلیا والحسن والحسین فی حضرات القدس فی قبۃ بیضاء سقفھا عرش اللہ تعالی (اخرجہ ابن عساکر) ابن عمر رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتحقیق فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہونگے کہ جسکی سقف خدا کا عرش ہو۔

(۱۱) عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علی و فاطمۃ والحسن والحسین یوم القیمۃ فی قبۃ تحت العرش (اخرجہ الدیلمی) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسنین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک قبہ میں ہونگے۔

(۱۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر رجالکم علی و خیر شبابکم الحسن والحسین و خیر نساءکم فاطمۃ (اخرجہ الخطیب و ابن عساکر فی تاریخہما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں میں بہتر علی ہیں۔ اور تمہارے نوجوانوں میں بہتر حسن و حسین ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہیں۔

(۱۳) عن ابن عمر و علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای ھذان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ و ابوھما خیر منھما (اخرجہ ابن ماجۃ عن ابن عمر والحاکم عنہ و عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی الحویرث و ابن عساکر عن ابن عمر و علی) عبد اللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے۔

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن و حسین قال من احبنی و احب ھذین و اباھما و امھما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ (اخرجہ الترمذی والدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۵) عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و فاطمۃ و حسن و حسین مجتمعون و من احبنا یوم القیامۃ فی مکان واحد ناکل و نشرب حتی یفرق بین العباد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسنین اور جو لوگ ہمکو دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہونگے کھائیں گے اور پئیں گے یہانتک کہ لوگ متفرق کیے جاوینگے۔ دوزخی دوزخ کے لیے۔ اور جنتی جنت کے لیے۔

(۱۵) عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی (اخرجه ابن ماجة والحاکم والدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی ۔

(۱۶) عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باذنی والا صمتا انا شجرة وعلی لقاحها وفاطمة حملها والحسن والحسین ثمارها ومحبو اهل بیت ورقها وکلنا فی الجنة حقا حقا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے ان کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ دونوں بہرے ہو جائیں کہ میں درخت ہوں اور علی اسکا پیوند ہے اور فاطمہ اسکا حمل ہے اور حسن اور حسین اسکے پھل ہیں اور ہم اہل بیت کے محب اسکے اوراق ہیں سچ سچ ہم جنت میں ہونگے ۔

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمة انی وایاک وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمة (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ میں اور تم اور حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن ایک مکان میں ہونگے ۔

(۱۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاه والحسن والحسین خیوطه وفاطمة علاقته والائمة من امتی عموده یوزن فیه اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کا ترازو ہوں اور علی اسکے پلے ہیں اور حسنین اسکی رسیاں ہیں اور فاطمہ اسکا علاقہ ہے اور میری امت کے امام اسکی عمود ہیں کہ جس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہیں ۔

(۱۹) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنة مکتوبا بالذهب لا اله الا اللہ محمد حبیب اللہ علی ولی اللہ وفاطمة امة اللہ والحسن والحسین صفوة اللہ علی باغضیهم لعنة اللہ (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شب معراج کو ہمیں سیر کرائی گئی ہمنے جنت کے دروازہ پر سونے سے لکھا ہوا پایا لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ کا ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ اللہ کی کنیز ہے حسن و حسین برگزیدگان خدا ہیں اور انکے بغض رکھنے والوں پر خدا کی لعنت ہے ۔

فائدہ خاندان نبوت یعنی ان ذوات مقدسہ کی شان مین چار لفظ استعمال ہوئے ہین (۱) آل (۲) اہلبیت (۳) عترت (۴) ذوالقربے جنکی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث درج ذیل ہے +

آل کی تحقیق لغت مین آل کا لفظ خاص قرابت دارون اور گھر کے لوگون کے لیے وضع ہوا ہے اور کبھی معتقد کے رشتہ دار بھی مراد لیے جاتے ہین۔

بعض کے نزدیک آل اصل وضع مین اہل تھا (ہ) ہا ہمزہ سے بدل گیا جیسکہ ہیہات اور ایہات مین ہا ہمزہ سے بدلا ہے پھر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اسی لیے اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے +

کسائی امام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اویل) بھی آئی ہے +

اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کے عام ہے کیونکہ محاورہ عرب مین اہل البصرہ بولا جاتا ہے نہ آل البصرہ

امام راغب مفردات مین لکھتے ہین آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسما نکرہ اور زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہین ہوتا برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب مین آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل اسیطرح سے آل موضع و آل قریہ اور آل زمان بھی مستعمل نہین ہوا ہے اسکے اہل رجل و اہل موضع اور اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب مین شائع و ذائع ہے +

ابن عرفہ کہتے ہین کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہین جو کسی شخص کیطرف قرابت مین رجوع کرین اور یہ ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنے رجوع کے ہین (کتاب الغریبین لابی عبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی +

ابن درید جمہرہ مین لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہین +

اس بات کے تعین کرنے مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہین علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضے اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آل امجاد ہین +

اور ایک گروہ ان اشخاص کو مراد لیے ہین جنپر زکوۃ حرام ہے یعنے اولاد عبدالمطلب

تیسرے گروہ نے پیروان دین کو بھی آل مین داخل کیا ہے۔

اور ایک گروہ نے آل سے صرف ذات جناب علی و جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو مراد لیا ہے

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں ویستعمل فیمن یختص بالانسان اختصاصا ذاتیا او بقرابة قریبة او بموالاة قال آل ابراهیم وآل عمران وقال ادخلوا آل فرعون اشد العذاب، وقیل آل النبی اقاربه وقیل المختصون به من حیث العلم وذالک ان اهل الدین ضربان ضرب مختص بالعلم المتقن والعمل المحکم فیقال لهم آل النبی وامته وضرب یختصون بالعلم علی سبیل التقلید ویقال لهم امة محمد ولا یقال لهم آل محمد وکل آل النبی امته ولیس کل امته له آله۔ یعنے اس لفظ کا استعمال ایسی چیز میں کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کیوجہ سے نزدیک ہو اللہ تعالی نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف میں وارد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ آل فرعون تم سخت عذاب میں داخل ہو۔ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور کے قریبی رشتہ دار مراد لیئے جاتے ہیں اور بعض لوگ ان سے بھی مراد لیتے ہیں جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ اور ان سے مراد دیندار لوگ ہیں جنکی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور عمل محکم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پس وہ لوگ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آنکی امت کہلائے جاتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اور وہ محض امت کہلائے جاتے ہیں انپر آل کا اطلاق نہیں ہوتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل آل آپ کی امت ہے۔ اور کل امت آل نہیں ❊

ابو عبیدہ نقل کرتے ہیں کہ مینے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کہہ رہا تھا اہل مکة آل الله فقلنا ما تعنی بذلک قال الیسو مسلمین والمسلمون آل الله وانما یقال آل فلان للذین المتبع وفی شبیه مکة لانها ام القری۔ ومثل فرعون فی الضلال واتباع قومه له فقلنا له یقال للقبیلة الرجل آل قال لا الا اهل بیته خاصة انتهی۔ یعنے اہل مکہ خدا کی آل ہیں تمنے اس سے پوچھا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے وہ کہنے لگا کیا یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اور مسلمان خدا کی آل ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی تو اس سے اسکے متبعین مراد ہوتے ہیں مکہ بھی اسی کے شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القرے ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فرعون کے متبعین کو گمراہی میں اسکی آل کہا گیا ہے۔ ہمنے کہا کہ کیا کسی آدمی کے قبیلہ کو اسکی آل کہا جاتا ہے وہ بولا نہیں بلکہ اسکے گھر کے لوگوں کو خاصکر اسکی آل کہا جاتا ہے۔

اسی کی موید وہ حدیث ہے جسکو کہ امام بغوی نے شرح السنة میں لکھا ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة قال الا اهدی لک هدیة سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم

فقلت بلى اهدها الى فقال سالنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف الصلوٰة عليكم اهل البيت قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد (رواه اخرجه البخاري) عبد الرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں جو میں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا بیان فرمایئے کعب کہنے لگے ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اہل بیت پر کس طرح سے درود بھیجنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ تم اس طرح سے پڑھا کرو کہ اے پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جس طرح سے کہ تو نے رحمت نازل کی ہے حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اور برکت دے محمد اور آل محمد کو جس طرح کہ تو نے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تو ہی ہے ستودہ بزرگ ؂

کمال الدین بن طلحہ شافعی رح مطالب السول میں اس حدیث کو درج کر کے لکھتے ہیں فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر الاٰل بقوله ما لاٰخر وامفسر والمفسر به سواء فی المعنی فیکون الله اهل بیته واهل بیته اٰله فیتحد ان فی المعنی ویکشف حقیقة ذلک ان اصل آل اهل (انتہی) یعنے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کو دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنے میں برابر ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل آپکے اہل بیت ہیں اور اہلبیت آل ہیں پس یہ دونوں معنے میں متحد ہیں اور اسکی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل اصل میں اہل ہے اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہو گیا کہ آل سے مراد اہل بیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہلبیت سے کون کون ذوات مقدسہ مراد ہیں پس حدیث مندرجہ ذیل اسکی تعیین کے لیے کافی ثبوت ہے ؂

عن شهر بن حوشب عن ام سلمة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة ائتني بزوجك وابنيك فجاءت بهم فالقى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كساء ثم قال اللهم هؤلاء آل محمد فاجعل صلواتك وبركاتك على آل محمد كما جعلتها على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد (اخرجه البيهقي) شہر بن حوشب جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو ہمارے پاس لے آؤ جب وہ انہیں ہمراہ لائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر اپنی چادر اڑھا دی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت انپر نازل کر جیسے کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بے شک تو ہے ستودہ اور برگزیدہ ؂

دوسرا فریق اپنے قول کی تائید مین یہ حدیث کو پیش کرتا ہے جسکی سند صحیح ہونے پر مسلم اور نسائی احمد ابو داود نے اتفاق کیا ہے ۔ عن عبد اللہ بن ربیعۃ بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذہ الصدقات انما اوساخ الناس وانھا لا تحل لآل محمد یعنے عبد اللہ بن ربیعہ بن الحرث کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدقات لوگون کی میل ہین اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حلال نہین ✦

تیسرا گروہ تو پیروان دین کو بھی آل مین شامل کرتا ہے اسکا تمسک اس آیت سے ہے (الا آل لوط انا لمنجوھم اجمعین) یعنے مگر لوط کی آل کہ ہم سبکو نجات دینے والے ہین اسپر تمام مفسر متفق ہین کہ اس آیت مین آل لوط سے تمام متبعین جناب لوط مراد ہین ✦

ان تمام وجوہ کو کمال الدین بن طلحۃ شافعی مطالب السئول مین اپنی یہ اسے ظاہر کرتے ہین (فالمعانی کلھا مجتمعۃ فیھم علیھم السلام فانھم اھل بیتہ وتحرم علیھم الصدقۃ وھم دائنون بدینہ والمتبعون منھا جہا وسبیلہ فاطلاق اسم الآل علیھم حقیقۃ وعلی غیرھم مجازا بالاتفاق) یعنے آل کے تمام معانی ان چار ذوات مقدسہ علیھم السلام مین مجتمع ہین کیونکہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہین اور انہین پر صدقہ حرام ہے ۔ اور یہی حضور کے دین کے پورے پیرو ہین اور یہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ٹھیک چلنے والے ہین پس آل کے نام کا حقیقت مین انہین پر اطلاق ہوسکتا ہے اور انکے غیر پر مجاز اور بالا مجاز ہے اور اسپر علما کا اتفاق ہے ✦

حقیقت یہ ہے کہ فضائل اہلبیت مین جسقدر کہ احادیث وارد ہوی ہین ان مین کسی جگہہ لفظ آل کا اور کسی جگہہ لفظ ذریت کا اور کسی جگہہ لفظ عترت کا مستعمل ہوا ہے پس ان تمام الفاظ کا مفہوم خاص اہل بیت ہی ہوسکتے ہین تمام مومنین پر آل کا حمل ہرگز نہین ہوسکتا اسکے ما سوا باتفاق اہلسنت وجماعت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوی شخص متبع سنت نبوی نہین گذرا ۔ پس اگر آل کا لفظ عام ہوتا اور اس سے متبعین مراد ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے برات واپس لیکر جناب علی کو نہ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ اسکو میرے اہل مین سے ایک آدمی لیجائیگا ✦

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا انا او رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور انکے پیچھے جناب علی کو روانہ کیا انہون نے حضرت ابو بکر سے اس سورت کو لے لیا اور آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کوئی نہیں لیجائیگا مگر مین یا میرے گھر کا کوئی آدمی جو میرا ہو اور مین اسکا ہون۔

لطیفہ قال المنصور لجعفر بن باقر علیہما السلام نحن وانتم فی رسول اللہ سواء فما فضلکم فقال لو خطب الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج منکم لجاز له ولا یجوز لنا ان یتزوج منا (من المحاضرات للراغب اصفہانی) منصور دوانقی جناب امام جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے کہنے لگا ہم اور تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مین برابر ہین پس تمہین ہم پر کیا فضیلت ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کی خواستگاری کرتے تو جائز ہوتا۔ اور ہم سے نکاح کی خواستگاری نہین کر سکتے تھے؂

(۲) قال المامون لعلوی فما فضلکم علینا فی العرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انه صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی حرمنا ولا یدخل علی حرمکم (نقل الشیخ ابی القاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصبہانی فی المحاضرات) مامون نے ایک علوی سید سے کہا کہ ہم سب عرب ہونے مین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مین کیا فضیلت ہے علوی نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری عورتون کو پردہ کرنے کی ضرورت نہین اور تمہاری عورتون کو پردہ کی ضرورت ہے؂

پانچ باتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا آنحضرت سے مساوی ہونا

امام فخر الدین رازی کہتے ہین قد جعل اللہ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مساوین له فی خمسة اشیاء یعنے اللہ عزوجل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو پانچ باتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مساوی ٹھیرایا ہے؂

احدها فی السلام قال السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاته وقال لاہل بیته سلام علی آل یاسین یعنے پہلا امر یہ کہ سلام مین ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک اور مساوی ٹھیرایا ہے پروردگار عالم فرماتا ہے کہ سلام ہو تجہ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور اسکی برکتین اور انکے اہل بیت کے حق مین فرمایا کہ آل یاسین پر سلام ہو؂

سید نور الدین علی بن جمال الدین عبد اللہ الشافعی رحمة اللہ علیہ جواہر العقدین مین لکہتے ہین نقل جماعة من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قوله تعالیٰ سلام علی آل یاسین علی آل محمد۔ ونقله الثعالبی عن الکلبی فقال علی آل یاسین علی آل محمد سماه اللہ یاسین مثل یعقوب سماه اسرائیل واسحاق ومحمد

یعنے مفسرین کی ایک جماعت نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ وہ آیت سلام علیٰ آل یاسین کی
تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے آل محمد ہے۔ کلبی علیہ الرحمۃ سے نقاش روایت کرتے ہیں کہ آل یاسین سے
آل محمد مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین کہا ہے جس طرح سے کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا نام اسرائیل کہا ہے اور احمد اور محمد آپ کے نام رکھے ہیں ؛

والثانية فی الطهارة قال الله تعالیٰ طٰه ای یا طاهر ما انزلنا الیک القرآن لتشقی ۔ وقال لاهل
بیته ویطهرکم تطهیرا یعنے دوسرا امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو
شریک اور مساوی کیا ہے وہ طہارت ہے۔ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے طٰہ جسکے معنے یہ ہیں کہ اے طاہر
ہمنے اسلیے تیری طرف قرآن کو نازل نہیں کیا تو ہلک جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل
بیت کے لیے فرمایا ہے کہ طاہر کریگا تمکو حق طاہر کرنے کا ؛

والثالثة فی الصلوة علی النبی صلے الله علیه وسلم وعلی اله کما فی التشهد یعنے تیسرا امر جس میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ درود شریف ہے
جیسے باب تشہد میں ہے ؛

عن کعب بن عجرة قال لما نزلت ان الله وملائکته یصلون علی النبی یایها الذین امنوا صلوا علیه
وسلموا تسلیما ۔ قلنا یا رسول الله قد علمنا کیف نسلم علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللهم
صل علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وآل ابراهیم انک حمید مجید (اخرجه
البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ
اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اسے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو درود بھیجو اسپر اور سلام
بھیجو حق سلام بھیجنے کا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ تعلیم فرماویں کہ ہم آپ پر کس طرح سے
درود بھیجا کریں اور کسطرح سے سلام بھیجا کریں آپ نے ارشاد کیا کہ تم یوں کہا کرو اے ہمارے پروردگار
رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے برکت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک
تو ہی ہے ستودہ بزرگ ؛

عن ابی مسعود البدری قال اتانا رسول الله صلے الله علیه وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادة
فقال له بشیر بن سعد امرنا الله ان نصلی علیک یا رسول الله فکیف نصلی علیک فسکت رسول
الله صلے الله علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسئله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا اللهم صل
علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک

علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید (اخرجہ مسلم) وعند الطبرانی
فمکث حتی جاءہ الوحی فقال تقولون اللھم صل الخ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے
پاس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے بشیر بن سعد نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالےٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم کیا ہے پس ہم کس طرح سے آپ پر درود پڑھا
کرین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہمکو خیال پیدا ہوا کاش بشیر بن سعد
حضور سے نہ سوال کرتے۔ پھر آپنے ارشاد کیا کہ تم یون پڑھا کرو۔ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور
آل محمد پر جیسے کہ تونے رحمت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک توہی ستودہ اور برگزیدہ ہے اے
ہمارے پروردگار برکت دے محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو بیشک
توہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے حدیث کو اس طرح پر روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہانتک کہ حضور کیطرف جناب الٰہی
سے وحی نازل ہوئی اور آپ نے ارشاد کیا کہ تم یون درود پڑھا کرو اللھم صل الخ

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتینی بزوجک
وابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء کان تحتی خیبریا اصبناہ من
خیبر ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علی محمد کما جعلتھا علی ابراھیم
وآل ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البیھقی) شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ جناب ام المومنین ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا
میرے پاس اپنے شوہر اور دونون بیٹون کو بلا لاؤ وہ انکو اپنے ہمراہ لائین آپنے ایک کپڑا جو جنگ خیبر مین ہاتھ
لگا تھا اور میرے پاس تھا انپر ڈالدیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہین پس تو اپنی رحمت اور
برکتین انپر نازل فرما جسطرح سے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہین اور تو ہی ستودہ اور برگزیدہ

عن عمر رضی اللہ عنہ قال انہ لا یکون الصلوۃ الا بقراءۃ وبتشھد وصلوۃ علی النبی وآلہ (نقلہ
حافظ ابن حجر فی عمل الیوم واللیلۃ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نماز نہین ہوتی مگر ساتھ قرارت
کے اور تشہد کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑھنے کے

عن ابن مسعود قال لا صلوۃ لمن لم یصل فیھا علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (رواہ ابن عبد البر) عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے تشہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود نہ
بھیجا اسکی نماز نہین ہوئی

عن الشعبی قال من لم یصل علی النبی و آلہ فی التشہد فلیعد صلوتہ (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جسنے تشہد مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرے +

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا علی الصلوۃ البتراء قالوا وما الصلوۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللہم صل علی محمد وتمسکون بل قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد (جواہر العقدین لجلال الدین السمہودی الشافعی وینابیع) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا مروی ہے کہ آپنے فرمایا مجہپر تم درود ناقص نہ پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ناقص درود کیا ہے اپنے فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد پر اور پہر تم خاموش ہو جاتے ہو بلکہ یون کہا کرو کہ اے پروردگار رحمت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر قد قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

(جواہر العقدین للسمہودی) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت کو خدا نے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسکے لیے نازل کیا ہے تمہارے مرتبہ کی بڑائی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص تمپر درود نہ پڑہے اسکی نماز نہین ہوتی -

والرابعۃ تحریم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لمحمد ولا لآل محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چوتہا امر جسمین انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہین +

عن الحسین بن علی قال انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ (جواہر العقدین للسمہودی الشافعی) جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہین ہمپر صدقہ حلال نہین +

عن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ثم قال اما شعرت انا لا تحل لنا الصدقۃ (اخرجہ المسلم والطحاوی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک پہل صدقہ کے پہلون مین سے

لیکر اپنے منہ مین ڈال لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ کیا تاکہ وہ ڈالدین پہر فرمایا تو نہین جانتا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہین ۔

(والخامسۃ) المحبۃ قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقال لاھل بیتہ قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (نقلہ السمہودی) یعنے پانچوان امر کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھہ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہدے یا رسول اللہ اتباع کرو میری تم کو اللہ دوست رکہیگا۔ اور حضرت کے اہل بیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہدے کہ نہین مانگتا مین تم سے اجر مگر دوستی قرابتیونکی ۔

احادیث فضائل آل علیہم السلام

(۱) عن الاعمش عن ابی وائل قال قرأت مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (تفسیر ثعلبی) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ وہ کہتے تہے کہ مینے عبد اللہ بن مسعود کے قرآن شریف مین اس آیت کو اسطرح پر پڑہا ہے کہ خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب جہان سے برگزیدہ کیا ہے ۔

عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلۃ الراس من الجسد وعلی بمنزلۃ العین من الراس فان الجسد لا یھتدی الا بالراس وان الراس لا یھتدی الا بالعین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان سے روایت ہے جان لو آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علی بمنزلہ آنکہہ کے سر سے پس تحقیق بدن نہین رستہ پاتا مگر ساتہہ سر کے اور سر نہین رستہ دیکہتا مگر ساتہہ آنکہہ کے ۔

(۲) وفی تفسیر قولہ تعالی اھدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حبان سمعت ابا بریدۃ یقول صراط محمد وآلہ (تفسیر ثعلبی ومعالم التنزیل) اور اللہ تعالی کے قول مین کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دکہا ہمکو راہ سیدہی مسلم بن حبان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ سے سنا ہے کہ کہتے تہے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کی راہ ہے ۔

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب آل محمد یوما خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایکدن کا محبت کرنا ایکبرس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اسپر مرا وہ جنت مین داخل ہوگا۔

(۴) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی محمد و علی آل محمد مائۃ مرۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود پڑھتا ہے خدا تعالی اسکی سو حاجتیں پوری کرتا ہے +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا قام علی قدمیہ بین الرکن والمقام وصام وصلی ثم لقی اللہ تعالی مبغضا لآل محمد دخل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن والدیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی مابین رکن ومقام اپنے دونو قدموں پر کھڑا ہو کر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جا ملے در انحالیکہ وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا +

(۶) عن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد زف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح اللہ من قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوب بین عینیہ آیۃ من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ (رواہ الثعلبی) عبد اللہ بجلی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خراماں ہوگا جیسے دولہن اپنے دولہا کے گھر کی طرف خراماں ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکھی ہوی ہوگی اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ کافر مریگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہیں سونگھے گا۔

(۷) عن مجاھد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عز وجل آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس فالھمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین فقال لہ ربہ یرحمک فلما سجد لہ الملائکۃ تداخلہ العجب فقال یارب اخلقت خلقا ھو احب الیک منی فلم یجب ثم قال الثانی فلم یجب ثم قال الثالثۃ فلم یجب ثم قال الرابعۃ فقال اللہ عز وجل لہ نعم ولولا ھم ما خلقتک فقال یا رب ارنیہم فاوحی اللہ

ثم رجل الی الملائکۃ انجبھا رفعوا الحجب فلما رفعت اذا ادم بخمسۃ اشباح قدام العرش فقال یا رب من ھؤلاء قال یا ادم ھذا نبیی وھذا علی امیر المؤمنین وھذا فاطمۃ بنت نبیی وھذان الحسن والحسین ابنا علی وولد نبیی ثم قال ھم الاول ففرح بذلک فلما اقترف الخطیۃ قال یا رب اسالک بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر اللہ لہ فھذا قال اللہ تبارک وتعالی فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ فلما اھبط الی الارض صاغ خاتما فنقش علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویکنی ادم بابی محمد (اخرجہ ابو الفتح محمد بن علی بن ابراھیم النطنزی فی خصائص العلویۃ) مجاہد ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب میں اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدم چھینک کر الہام ربانی سے خدا کا شکر بجا لائے۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو حضرت آدم نے بوجہ عجب خدا سے عرض کیا۔ کہ کیا کوئی مخلوق تونے مجھ سے زیادہ محبوب پیدا کی ہے جناب الٰہی سے اسکا جواب نہ ملا پھر دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا اسیطرح تیسری مرتبہ پوچھا۔ اور جواب نہ پایا چوتھی دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا ہان اگر ہم انکو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی نہ پیدا کرتے۔ آدم نے عرض کیا ای پروردگار وہ اشخاص مجھے دکھا کہ کون ہین۔ خدا تعالی نے عرش کے پردہ دار فرشتون کو پردہ اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہون نے پردہ اٹھایا تو عرش کے سامنے پانچ صورتین نظر پڑین آدم نے کہا ای پروردگار یہ کون بزرگ ہین باریتعالی نے ارشاد کیا۔ یہ میرا نبی ہے اور یہ امیر المومنین علی ہے اور یہ میری نبی کی بیٹی فاطمہ ہے اور یہ حسن وحسین علی کے دونو بیٹے ہین اور یہی سب سے پہلے پیدا ہوئی ہین آدم کو انکے دیکھنے سے خوشی ہوئی پس جب آدم سے لغزش سرزد ہوئی تو آدم نے کہا ای میرے پروردگار مین ان پنجتن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہون کہ تو میری خطا سے درگذر فرما پس خدا نے حضرت آدم کو بخشدیا یہی وہ قصہ ہے جسکا کہ اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے (یعنی سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند کلمے اور توبہ کی انکے ذریعہ سے) پھر جب آدم زمین پر اتار دیے گئے تو انہون نے ایک انگوٹھی بنا کر اسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش کندہ کیا اور حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

از روے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہین جو اسکے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب مین شریک ہون اور انہین معنو کے قائم مقام اسکی دین اور صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب) اس امر کے تعین کرنے مین کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدس تھے متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہیں بعض نے بنی قصی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے۔
زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبدالمطلب ہیں سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد
بیت ہیں مقاتل اور ابوسعید خدری اور انس بن مالک اور ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہما کے نزدیک صرف اہل عبا مراد ہیں اور آیت تطہیر انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہے
اور قتادہ وغیرہما تابعین بھی اسی کے قائل ہیں +

متاخرین نے ان مختلف اقوال میں ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت در اصل تین ہیں (بیت النسب)
(بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی ہاشم اور اولاد عبدالمطلب اہل بیت نسب ہیں۔
(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہیں +
(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہیں +

اہل عبا بسبب ازدیاد فضل انہیں چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ اور باوجود ضمیر جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت
سے خارج کرنا سیاق آیت کے مخالف ہے۔ کیونکہ آیات سابق ولاحق میں انہیں کیطرف خطاب ہے۔ اور
ضمیر جمع مذکر تغلیب کیوجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنے جناب علی اور حسنین) ان میں داخل ہیں۔ لیکن
زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت میں داخل نہیں کیا عن یزید بن حیان
قال انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمران بن حصین الی زید بن ارقم فلما جلسنا قال له حصین
لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت منه وغزوت معه و
صلیت خلفه حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن اخی لقد
کبرت سنی وقدم عهدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فما احدثکم فاقبلوه ومالا فلا تکلفونیه ثم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا
بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد اللہ واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایها النا
س انما انا بشر یوشك ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ
فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فحث ورغب فیه ثم قال واهل بیتی
اذکرکم اللہ فی اهل بیتی فقال حصین یا زید الیس نساءه من اهل بیته فقال لا وایم اللہ
ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها۔ اهل بیته
اصله وعصبته الذین حرموا الصدقة بعده (اخرجه مسلم) زید بن حیان کہتے ہیں
کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی پاس گئے جب ہم

انکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید آپ نے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے اور حضور کی معیت مین غزوات کیے ہین اور آپکے پیچھے نماز
پڑھی ہے جو کچھ کہ تمنے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہم سے بھی بیان کرین زید کہنے لگے
اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہوگئی ہے اور زمانہ میرا پرانا ہوگیا ہے بعض باتین کہ مینے جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھین اور مجھے یاد تھین مین انکو بھول گیا ہون پس جو کچھ کہ مین تمکو
بتاؤن اسے قبول کرو اور جو کچھ کہ مین نہ کہون اسمین مت کلام کرو پھر کہنے لگے کہ ہم مین ایک روز
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسکو خم بولتے ہین درمیان مکہ اور مدینہ کے
خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوے پس خداوند تعالی کی حمد وثنا اور وعظ اور نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد
اے لوگو مین بھی ایک بشر ہون اب گمان ہے کہ میرے پاس خدا کا قاصد آئیگا پس مین اسے مان لونگا
اور مین تم لوگون مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون ایک تو خدا کی کتاب ہے جس مین ہدایت اور
نور ہے۔ پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اسکے متمسک ہو جاؤ۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوگون کو برانگیختہ کیا اور اسکی رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے مین تم کو
اپنے اہل بیت مین خدا کو یاد دلاتا ہون پس حصین نے کہا یا زید آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید نے کہا نہین۔ خدا کی قسم ہے عورت مرد کے
ساتھ بہت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پھر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم
کی طرف رجوع کرلتی ہے۔ آپکے اہل بیت آپ کی اصل اور خویش ہین جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے
اس حدیث کی شرح مین امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین (امن اهل بیته نساءه فقال لا) هذا
دلیل لابطال قول من قال هم قریش کلها فقد کان فی نسائه قرشیات وهن عائشة وحفصة وام سلمة
وسودة وام حبیبة رضی الله تعالی عنهن) یعنے حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر کہ آیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ نہین۔
یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لیے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ تمام قریش آپکے اہلبیت
ہین کیونکہ آپ کی بیبیون مین قرشی عورتین بھی تھین اور وہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ اور
جناب حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ ہین۔ رضی اللہ تعالی عنہن
اور جناب ام المومنین ام سلمہ کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

آیۃ التطہیر

(۱) عن ام سلمة قالت ان هذه الآیة نزلت فی بیتی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وانا جالسة عند الباب فی البیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی وفاطمة وحسن وحسین فجللهم بکساء وقال اللهم هؤلاء اهل بیتی وحامتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت ام سلمة وانا معهم یا رسول الله قال انک علی الخیر (اخرجه المسلم والترمذی والدولابی والبیہقی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہین کہ یہ آیت میرے گھر مین نازل ہوئی (جسکا کہ ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجائے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت اور پاک کر دے تمکو پاک کرنا مین دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تشریف رکھتے تھے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر کپڑا اڑہا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کر دے اُن کو پاک کرنا جناب ام سلمہ فرماتی ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بہی انہین مین سے ہون آپنے فرمایا تو خیر پر ہے

(۲) عن ام سلمة قالت بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیتی یوما اذ قالت الخادمة ان علیا وفاطمة بالسدة قالت فقال لی قومی فتنحی عن اهل بیتی قالت فقمت فتنحیت من البیت قریبا فدخل علی وفاطمة والحسن والحسین وهما صبیان صغیران فاخذ الصبیین فضمهما واجلسهما فی حجره فقبلهما واعتنق علیا باحدی یدیه وفاطمة بید الاخری فقبل فاطمة وعلیا فاغدف علیهم خمیصة سوداء فقال اللهم الیک لا الی النار انا واهل بیتی قالت قلت وانا یا رسول الله فقال وانت علی مکانک (اخرجه احمد والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض کیا کہ جناب علی اور سیدہ دروازہ پر ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اوٹھو اور میرے اہل بیت سے ایک طرف ہو جا ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین اٹہکر گھر سے قریب ایک طرف کو ہو گئی پس جناب علی اور فاطمہ اور حسنین گھر مین داخل ہو گئے اور حسنین ابہی چہوٹے لڑکے تھے پس دونون لڑکون کے بازو پکڑکر انکو اپنی گود مین بٹھا لیا اور انکو بوسہ دیا اور جناب علی کی گردن مین ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے جناب فاطمہ کو پکڑا اور ان دونون کو بہی بوسہ دیا اور انپر سیاہ کمل اڑہا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار مین تیرے سپرد کرتا ہون نہ دوزخ کی مین اپنے آپکو اور اپنے اہل بیت کو ام سلمہ کہتی ہین مینے عرض کیا یا رسول

اللہ اور میں بھی فرمایا تو اپنے مکان پر ہے۔

(۳) عن عمر ابن ابی سلمہ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمہ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمہ و حسنا و حسینا فجللھم بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا قالت ام سلمہ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک (اخرجہ البیھقی والحاکم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیب یعنی جناب ام المومنین ام سلمہ کی بیٹے سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت جناب ام سلمہ کے گہر نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی و سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلوایا اور انکو کپڑا اوڑہا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہی میرا اہل بیت ہیں ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر انکو پورا پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر ہے۔

(۴) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمہ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (اخرجہ مسلم والترمذی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے اور انپر سیاہ بالوں کی ایک کملی منقش تہی پس حسن تشریف لائے آپنے انکو اسمیں لے لیا پہر حسین تشریف لائے وہ بہی آپ کے ساتہہ داخل ہوگئے پہر جناب فاطمہ تشریف لائیں انکو بہی حضرت نے داخل کر لیا پہر جناب علی تشریف لائے انکو بہی حضرت نے داخل کر کے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ ای اہل بیت تمسی پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا۔

(۵) عن واثلہ بن الاسقع قال اتیت فاطمہ اسئلھا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظر ہ اذ ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقبل و معہ علی و الحسن و الحسین فاخذ بید کل واحد منھم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی و الحسین فخذہ الیسری و جلس علی و فاطمہ بین یدیہ ثم لف علیھم الکساء ثم قرا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد وابو حاتم والحاکم والبیھقی والدیلمی) واثلہ بن الاسقع کہتے ہیں کہ میں جناب سیدہ علیہا السلام کی خدمت میں اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے میں اون سے کچہہ پوچہوں وہ فرمانے لگیں کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے ہیں میں اون کے انتظار میں وہاں بیٹھ گیا کہ اتنے میں حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتہہ جناب علی اور حسنین بہی تہے پس آپ نے ان میں سے

پھر ایک کا ہاتھہ پکڑ کر حجرہ مین داخل ہو گئے پس جناب حسن کو اپنے داہنی ران پر بٹھایا اور جناب حسین کو بائین پر اور جناب علی اور سیدہ علیہا السلام کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور انکو دو پر کپڑا اڑھا دیا اور یہ آیت کو پڑھا کہ سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل بیت پلیدی کو تم سے دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(۶) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (اخرجہ احمد والترمذی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ مہینے تک جناب سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سے گذرتے جبکہ نماز صبح کے لیے گہر سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت اور یہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۷) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اھل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے اہل بیت تم پر اللہ رحم کرے اور یہہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۸) عن الحسن بن علی قال فی خطبۃ نحن اھل البیت الذی قال اللہ سبحانہ فینا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ ابن سعد) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک وعظ خطبہ مین ارشاد کیا کہ ہم ہین اہل بیت جنکی شان مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا

(۹) عن ابی سعید فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انھا نزلت فی خمسۃ النبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین۔ (اخرجہ احمد فی مسندہ وابن جریر الطبری مرفوعا والطبرانی والثعلبی فی تفسیرہ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضھم) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہہ آیت تطہیر پنج تن پاک کے شان مین نازل ہوئی اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند مین اور ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مرفوع کرکے اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور یہہ حدیث

اکثر علماء کے نزدیک حسن ہے اور بعض نے اسکی صحت بھی بیان کی ہے۔

(۱۰) وذهب ابو سعید الخدری رضی الله تعالی عنه وجماعة من التابعین منهم مجاهد وا قتادة وغيرهما الى انهم علی و فاطمة والحسن والحسين (تفسير معالم التنزیل) یعنے ابو سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ اور تابعین میں سے ایک جماعت کہ جن میں سے مجاہد اور قتادہ وغیرہما ہیں انکا یہ مذہب ہے کہ آیت تطہیر میں علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہی مراد ہیں

(۱۱) عن علی قال نحن اهل البيت قد اذهب الله عزوجل عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ اہلبیت ہیں جنکو خدا عزوجل نے برائیں ظاہر و باطن کی دور کی ہیں۔

آیت مباہلہ

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتی (اخرجه مسلم والترمذی والنسائی) سعد ابن ابی وقاص رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی (کہ پس کہہ دو یا رسول اللہ نصاری کو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى وابناءنا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (رواه الحاكم فی المستدرك) جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ انفسنا سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی مراد ہیں اور ابناءنا سے جناب حسنین اور نساءنا سے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا۔

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ما شانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رايت مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبرائيل فقال له قل لهم اذا اتوك ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم

وفی روایة ان واحدًا منهم قال له المسیح ابن الله لانه لا اب له وقال اخر المسیح هو الله لانه احیا الموتی واخبر
عن الغیوب وابرأ الاکمه والابرص وخلق من الطین طیرًا وتزعم انه عبد فقال صلی الله علیه وسلم هو عبد الله وکلمته
القاها الی مریم فغضبوا فقالوا انما نحن لا نرضی الا ان تقول هو الله وقالوا ان کنت صادقًا فارنا عبد الله یحیی
الموتی ویشفی الاکمه والابرص ویخلق من الطین طیرًا فینفخ فیه فیطیر فسکت عنهم فنزل الوحی یقول
له تعالی لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم وقوله تعالی ان مثل عیسی عند الله کمثل
ادم وقوله تعالی فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین ثم قال لهم ان الله
امرنی ان لم تنقادوا للاسلام ان اباهلکم ثم انهم وعدوا الی الغد ولما اصبح صلی الله علیه وسلم اقبل ومعه
حسن وحسین وفاطمه وعلی وعند ذلک فقال لهم اسقفهم انی لاری وجوها لو سالوا الله ان یزیل
لهم جبلا لازاله فلا تباهلوا فتهلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی فقال له صلی الله علیه
وسلم لا اباهلک (خرجه ابوحاتم نقلت من سیرة الحلبیه) ابن عباس کہتے ہین کہ نجران کا ایک
گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب کو کیا کہتے ہین آپ نے فرمایا
وہ کون ہے وہ بولا کہ عیسی جنکی نسبت آپ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے آپ نے ارشاد کیا کہ میرا گمان
بجا ہے وہ کہنے لگے آپ نے عیسے جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپکو ویسے کی خبر لگی ہے۔ یہ کہکر وہ آپکے پاس سے چلے
گئے۔ پس جبرئیل آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا جب وہ آئین تو آپ اُن سے کہدین کہ
خدا کے نزدیک عیسی بعینہ آدم کی مثال رکھتے تھے۔ اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے۔ کہ گروہ
نجران مین۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہین۔ انکا
کوئی باپ نہین اُسکے ساتھ والے دوسرے شخص نے کہا بلکہ وہ خود خدا تھے کیونکہ وہ مردے کو زندہ کرتے
تھے اور غیب کی خبرین دیتے تھے اندہے اور کوڑہی کو اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے
تھے اور آپ اُنکو بندہ خیال کرتے ہین۔ حضرت نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اُس کا پاک کلمہ تھے
جو مریم کی طرف القا ہوا تھا وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے ہم نہین راضی ہون گے جب تک آپ یہ
نہ کہین کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی ایسا خدا کا بندہ بتلاوین کہ جو مردے
کو زندہ کرے اور اندہے اور کوڑہی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بناکے اور اُن مین پہونکے اور وہ
اڑجائین۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ
تعالی آپ سے فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالی مسیح

ابن مریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہ مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے علم آگیا ہے پس کہہ دے کہ آؤ ہم بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ پھر آپ نے گروہ نصاریٰ سے کہا کہ اگر تم اسلام کے منقاد نہیں ہو گے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا جب صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حسنین اور علی اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے اسقف نے کہا میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو ضرور ٹل جائیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے ۞

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قضاء قضاہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد)

حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے ۞

اہل بیت کا مفاتیح رحمت اور موضع رسالت اور معدن حلم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت مفاتیح الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومعدن الحلم (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور علم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا امت کے لیے امان ہونا

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء واہل بیتی امان لامتی (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی فی مسندیہما وابو عمر الغفاری والطبرانی فی الکبیر)

فی مسند سلمہ بن الاکوع (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں ❊

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء واہل بیتی امان لاہل الارض فاذا ہلک اہل بیتی جاء اہل الارض من الآیات ما کانوا یوعدون (اخرجہ ابن المغازلی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے اہل زمین کو وہ نشانات پیش آئینگے جنکا انسے وعدہ کیا گیا ہے ❊

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہبت النجوم ذہب اہل السماء واہل بیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہل بیتی ذہب اہل الارض (اخرجہ احمد فی المناقب ومسندہ والحاکم فی المستدرک وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت۔ وفی نوادر الاصول) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت کے لوگ جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے ❊

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل الارض من الغرق واہل بیتی امان لامتی من الاختلاف واذا خالفتہا قبیلۃ من العرب صاروا حزب ابلیس (اخرجہ الحاکم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ پڑ جائینگے ❊

اہل بیت کا مثل باب حطہ بنی اسرائیل ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ذر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطہ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الدیلمی عن کلیہما والحاکم فی تاریخہ وابو یعلی وسماک والبزار وابو الحسن المغازلی عن ابی ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی ذر

وفی الصغیر والاوسط عن ابی سعید الخدری ابن عباس اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل میں توبہ کا دروازہ جو شخص کہ اسمیں داخل ہوا وہ بخشا گیا +

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

عن حبیش ابن المعتمر قال رأیت اباذر اخذ بعضادتی باب الکعبۃ وھو یقول من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح فی قومہ من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماک بن الحرب والبزار وابو الحسن المغازلی) حبیش بن المعتمر کہتے ہیں میں نے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازہ کی چوکھٹ پکڑے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہے تھے جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو پہچان لے میں ابوذر غفاری ہوں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو انکی قوم کے لیے تھی جو شخص اسپر سوار ہو کو نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا +

(۲) عن ابی ذر انہ قال ھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک (اخرجہ احمد فی مسندہ والجزری فی تاریخہ) ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا +

(۳) عن بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف فیھا غرق (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبزار فی المسند) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پایا جو مخالف ہوا ہلاک ہوا -

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی (اخرجہ بن المغازلی فی المناقب) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسی کہ

نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا ۔

(۵) عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبھا سلم ومن ترکھا غرق (اخرجہ البزار فی مسندہ) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا سلامت رہا جس نے اسے ترک کیا غرق ہوا ۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق وانما مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطہ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اس کے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پاگیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا ۔ اور سوا اسکے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا جو اسمیں داخل ہوا بخشا گیا ۔

اہل بیت کے ساتھ دوسرں کا قیاس نہیں ہو سکتا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت میں ہمارے ساتھ کسیکا قیاس نہیں کیا جاسکتا ۔

(۲) عن علی قال علی المنبر نحن اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یقاس بنا احد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا کہ ہم ہیں اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہیں ہو سکتا ۔

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنب یا حیض کیحالت میں مسجد نبوی میں داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل

حائض من النساء وجنب من الرجال الا على محمد و اھل بیتہ علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر فرمایا کہ یہ میری مسجد حیض والی عورت اور جنب والے مرد پر حرام ہے مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسین علیہم السلام پر ہے *

قیامت کے دن سب سے اول اہلبیت کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اھل بیتی ثم الاقرب من القریش ثم الانصار ثم من امن بی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا ھو افضل (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اول جسکی کہ میں شفاعت کرونگا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جسکی میں پہلے شفاعت کرونگا وہی افضل ہوگا *

اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکوت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا و انت و الحسن و الحسین و ازواجنا عن ایماننا (اخرجہ الثعلبی واحمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی آپ نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں راضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری بیبیاں ہمارے سیدھے ہاتھ ہونگی *

(۲) عن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا و انت والحسن والحسین و ذریتنا خلف ظہورنا و ازواجنا خلف ذریتنا و شیعتنا عن ایماننا و شمائلنا (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں ہوں اور تو ہے اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پس پشت ہوگی اور انکے پیچھے ہماری بی بی

ونکی اور ہمارے گروہ کے لوگ ہمارے دا ہنے بائین ہونگے ✦

۳) عن ابن عمر قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المہاجرین والانصار الا من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وہو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبہ فقد اغضبنی فلما جلس قال مالک یا علی قال اذانی بنو عمک قال یا علی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذراریہا واشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید عبد الملک فی شرف النبوۃ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تہا - اور تمام مہاجر اور انصار بہی موجود تہے مگر وہ لوگ کہ لشکر مین تہے کہ ناگہان جناب علی بن ابیطالب پیادہ پا تشریف لائے اور وہ بیچ بگڑے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکو خفا کیا مجہے خفا کیا - جب جناب علی بیٹہہ گئے آپ نے فرمایا اے علی تجہے کیا ہوا ہے انہون نے عرض کیا حضور کے بنی عم نے مجہے ستایا ہے حضرت نے فرمایا آیا تو راضی نہین کہ تو چوتہا شخص ان چارون کا ہو جو سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگے - مین اور تو اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد اور دوست ہمارے دہنے بائین ہونگے ✦

۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد الحوض اہل بیتی ومن احبہم من امتی (اخرجہ الدیلمی والملاء فی سیرتہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول وہ لوگ کہ حوض پر وارد ہونگے میرے اہل بیت ہین اور میری امت کے وہ لوگ جو انہین دوست رکہین گے ✦

جنت مین اہل بیت نبوی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درجہ مین ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ انی وایاک وہذین یعنی حسنا وحسینا وہذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ مین اور تو اور یہ دونون بیٹے حسن و حسین اور یہ سونیوالے یعنے علی قیامت کے روز ایک مکان مین ہونگے ✦

اہل بیت کا قطعا دوزخی نہ ہونا

قال الله تبارک وتعالی ولسوف یعطیک ربک فترضی نقل القرطبی عن ابن عباس انه قال رضی محمد صلی الله علیہ وسلم انه لا یدخل احد من اهل بیته فی النار (اخرجه فقیه ابن المغازلی فی المناقب وابن جریر فی تفسیره والسیوطی فی احیاء المیت) الله تعالی کی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے (کہ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پس تو راضی ہو جائیگا) قرطبی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی کیسے گئے ہیں کہ نہیں داخل کیا جائیگا آپکے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم سألت ربی ان لا یدخل النار احدا من اهل بیتی فاعطانی ذلک (اخرجه ابو سعید عبد الملک الواعظ فی شرف النبوة والدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرته) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل بیت میں کسی کا ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعدنی ربی فی اهل بیتی ان لا یعذبهم (اخرجه الحاکم) انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کی نسبت وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا ⁂

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الشفعاء خمسة القرآن والرحم والامانة ونبیکم واهل بیت نبیکم (اخرجه الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنیوالے پانچ ہیں قرآن اور رحم اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت

اہل بیت کی محبت کا سات جگہ پر کام آنا

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم حب اهل بیتی نافع فی سبع مواطن اهوالهن عظیمة عند الوفات وعند القبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رساں ہے جنکے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت قبر میں ۔ اٹھنے کے وقت حساب کتاب کے مقام پر ۔ میزان کے قریب اور پلصراط کے پاس ✦

مسلمانوں پر اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض طاعتی وطاعۃ اہل بیتی علی الناس خاصۃ وعلی الخلق عامۃ قیل یا رسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اہل مکۃ والخلق ما خلق اللہ من ذی روح (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے میری اور میرے اہل بیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصاً اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ کون ہیں اور خلقت کیا ہے ۔ آپنے ارشاد کیا لوگ اہل مکہ ہیں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہیں ✦

اہل بیت کے محب کا جنتی ہونا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من احبنی واحب ہذین وامہما وابا ہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھے اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے ماں باپ سے محبت رکھیگا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا ✦

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اہلی واحبوا علیا من ابغض احدا من اہل بیتی فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجہ احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک سے بغض رکھا بتحقیق اسپر میری شفاعت حرام ہوگئی ✦

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا حرام ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اہل بیتی او قاتلھم او اغار علیھم او سبھم (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے جنت کو حرام کر دیا ہے اس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا ان سے لڑے یا انکو لوٹے یا انکو برا کہے ٭

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا اہل البیت احد الا اکبہ اللہ فی النار (اخرجہ الحاکم و ابن حبان و روایۃ الاخری عند احمد الی اکبہ الا ادخلہ اللہ النار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت سے کوئی نہیں بغض رکھیگا مگر اسکو اللہ تعالے آگ میں اوندھا گرائیگا اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت میں یوں ہے کہ مگر خدا اسکو آگ میں ڈالے گا ٭

اہل بیت کے دشمنوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعاء بد کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارزق من ابغضنی و ابغض اہل بیتی کثرۃ المال والعیال کفاھم بذلک غیا ان یکثر مالھم فیطول حسابھم وان یکثر عیالھم فتکثر شیاطینھم (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض کریں انکو مال اور عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونو کو انکی گمراہی کیلیے کافی گردان تاکہ انکا مال بہت ہو پس ان کا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو پس [illegible] شیاطین اور بڑھین ٭

حدیث انی تارک فیکم الثقلین کا بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی (اخرجہ الطبرانی فی مسند زید بن ثابت وفی روایۃ انی تارک فیکم خلیفتین) زید [illegible] سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین

دو بھاری چیزین چھوڑے جاتا ہون خدا کی کتاب اور میری عترت وہ دونون ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب تک کہ میرے
پاس نہ آئین اور ایک روایت مین ہے کہ مین دو خلیفے چھوڑے دیتا ہون ۔

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فانا اجیبا نی تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن ایک پانی کے کنارے جسے خم کہا جاتا تھا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خدا کی صفت وثنا بیان کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو مین بھی آدمی ہون گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہونچانیوالا آئیگا اور مین اسکی اجابت کرنے والا ہون مین تم مین دو بڑی چیزین چھوڑنیوالا ہون اول خدا کی کتاب ہے جس مین ہدایت اور نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لیلو اور اس سے تمسک کرو۔ پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگون کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پھر فرمایا میرے اہل بیت ہین مین تمھین اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہون مین تمھین اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہون ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی ۔ کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور مین اجابت کرونگا اور مین تم مین دو بڑی چیزین چھوڑنیوالا ہون اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رسی اتری ہے اور دوسری میرے خویش اہل بیت ہین اور مجھے مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقۃ

القصواء یخطب فسمعتہ یقول ایہا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا ابداً کتاب اللہ
وعترتی اہل بیتی (اخرجہ الترمذی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ مینے عرفہ کے دن
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ناقہ عضباء پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہین اور مینے سنا
کہ آپ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعد تم مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تمنے انکو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہوگے
وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت ہین ٭

(۴) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ عز وجل
حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اہل بیتی وانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ
احمد فی مسندہ والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب رسول الثقلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ فرماتے ہین مین تم مین دو خلیفے چھوڑنیوالا ہون اللہ عز وجل کی کتاب جو ایک دراز رسی درمیان آسمان
اور زمین کے ہے اور میرے خویش اہل بیت اور بیشک یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب
تک کہ حوض پر وارد نہون ٭

(۵) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ سببہ
بیدہ وسببہ بایدیکم واہل بیتی (اخرجہ اسحاق بن راہویہ فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق مینے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تمنے اسکو
پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ ایک تو اللہ کی کتاب ہو جسکا ایک سر خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا تمہارے
ہاتھون مین ہے۔ اور میرے اہل بیت ہین۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب
اللہ عز وجل طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اہل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (رواہ
البزار والدولابی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مین تم مین وہ چیز چھوڑنیوالا ہون کہ اگر تمنے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ اللہ عز وجل
کی کتاب ہو کہ انکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ مین ہے اور میرے خویش
اہل بیت ہین۔ اور ہرگز یہ دونو نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر نہین اترینگے ٭

(۷) عن ابی ذر انہ اخذ بحلقۃ باب الکعبۃ فقال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انی تارک
فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیہما (اخرجہ الترمذی) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبے کے دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے

کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین تم مین دو بہاری چیزین چھوڑنیوالا ہون کتاب اللہ اور میری عترت پس تحقیق وہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون پس دیکھو تم ان دونو سے میرے پیچھے کیا برتاؤ کرتے ہو۔

(۸) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم مصدرہ عن حجۃ الوداع قام خطیبا بالناس بالهاجرۃ فقال ایہا الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر والثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفہ والطرف الاخر بایدیکم وھو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اہل بیتی ان اللہ ھو اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن عقدۃ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر غدیر خم پر نازل ہوئے تو لوگون کو دوپہر کیوقت خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مینے تم مین دو بہاری چیزین چھوڑی ہین ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر پس ثقل اکبر ایک طرف اسکا خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف اسکا تمہارے ہاتھ مین اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز ابد تک نہین گمراہ ہوگے اور ثقل اصغر پس میرے خویش اہل بیت ہین بہ تحقیق اللہ تعالے نے کہ وہ خبر دینے والا ہے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہون۔

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی خلفت فیکم اثنین ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابدا کتاب اللہ ونسبی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان دونون کے ساتھ تمسک کیا تو ابد تک گمراہ نہ ہوگے اسکو اللہ کی کتاب اور میری نسب ہے اور ہرگز یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون۔

(۱۰) عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت نفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ حتی اذا کان بغدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قام خطیبا بالهاجرۃ ثم قال اما بعد ایہا الناس فانی اوشک ان ادعی فاجیب وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ابدا کتاب اللہ طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی الا انہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار)
ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حج سے واپس ہوکر غدیر خم پر پہونچے دو درختون کے نیچے جھاڑ دینے کا حکم دیا۔ پھر دوپہر کو خطبہ پڑھنے

کے لیئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں گمان کرتا ہوں کہ میں بلایا جاؤنگا اور میں منظور کرونگا اور میں تم میں
دو چیز چھوڑی ہے کہ جسکو ساتھ تمسک کرنے سے تم ابد تک گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے کہ جس کا ایک
طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میرے خویش اہلبیت ہیں میں
تمہیں اپنے اہل بیت کی نسبت خدا کو یاد دلاتا ہوں شان یہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ❖

(۱۱) عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض
ابطه فقال من کنت مولاه فعلی مولاه ثم قال ایها الناس انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله و
عترتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمه رضی اللہ عنہا سے
منقول ہے کہ مقام غدیر خم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑکر یہانتک بلند کیا کہ
ہمنے آپ کی بغل کی سفیدی کو دیکھا پہ اور فرمایا جسکا کہ میں مولا تہا اسکا علی مولا ہے۔ پھر فرمایا ای
لوگو میں تم میں دو بہاری چیزیں پیچھے چھوڑے جاتا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اور یہ دونو ہرگز ایک
دوسرے سے جدا نہیں ہونیوالے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ❖

(۱۲) عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرة وحذیفة بن اسید وزید بن ارقم قالوا لما صدر رسول الله صلی
الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم یحج غیرها حتی کان بالجحفة نهی اصحابه عن سمرات بالبطحاء
متقاربات لا ینزلوا تحتهن حتی اذا نزل القوم واخذوا منازلهم سواهن ارسل الیهن فقم ما
تحتهن من الشوك وعمد الیهن فصلی تحتهن ثم قام فقال ایها الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر
انه لن یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی لاظن ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم
مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجاهدت ونصحت فجزاك الله خیرا
قال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وان ناره
حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشهد قال ایها الناس الا تسمعون الا فان الله مولای
وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاه فهذا مولاه واخذ بید علی فرفعها حتی عرفه
القوم اجمعون قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال ایها الناس انا فرطکم
وانکم واردون علی الحوض حوضا ما بین بصری وصنعاء فیه عدد نجوم السماء قدحان الا و
انی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما حتی تلقونی قالوا وما
الثقلان یا رسول الله قال الثقل الاکبر کتاب الله طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا

تضلوا ولا تتبدلوا والثقل الاصغر عترتی فانی نبّانی اللطیف الخبیر انهما لن یفترقا حتی یلقیانی
وسالت الله ربی بهم ذلک فاعطانی فلا تسبقوا بهم فتهلکوا ولا تعلموهم فهم اعلم منکم اخرجه
ابن عقدة وابو موسی المدینی والطبرانی فی الکبیر عامر بن ابی لیلی بن حمزہ اور حذیفہ بن اسید اور
زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ناقل ہیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے
اور اس حج کے بعد آپ نے پھر کوئی حج نہیں کیا۔ اور حجفہ میں فروکش ہوئے اپنے دوستوں کو کنکریلی
زمین میں فاصلہ وار درختوں کے جو جنگل میں تھے نیچے اترنے سے منع کیا جب لوگ اپنی اپنی فرودگاہوں میں
فروکش ہوئے ان درختوں کو برابر کرایا اور انکے نیچے سے کانٹوں کو جھاڑو دلائے اور انکے نیچے
نماز ادا کی پھر فرمایا اے لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدا نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے عمر
نہیں پائی مگر اپنے سے پہلے نبی گذرے ہوئے کی عمر سے آدھی۔ اور میں گمان کرتا ہوں کہ میں بلایا
جاؤنگا پس میں خدا کی دعوت کو مان لونگا۔ اور میں پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے کہ آیا میں نے
خدا کا پیغام پہونچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سب نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے پہونچا دیا اور نہایت
کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی سو اللہ تعالی آپکو جزا دے۔ فرمایا آیا تم نہیں گواہی دیتے ہو کہ نہیں
ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور بے شک محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور تحقیق جنت اور دوزخ حق ہے
اور موت کے بعد جی اٹھنا حق ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں۔ فرمایا اے لوگو تم
نہیں سنتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور میں تمہاری جانوں سے بہتر ہوں پس جسکا کہ مولا میں ہوں
پس اسکا یہ مولا ہے حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ساری قوم نے انکو دیکھ لیا پھر فرمایا
اے میرے پروردگار دوست رکھ اُسے جو اسے دوست رکھے پھر فرمایا اے لوگو میں تمہارے آگے
جانیوالا ہوں اور بتحقیق تم حوض پر وارد ہونیوالے ہو جسکا کہ عرض میری آنکھوں کے سامنے سے صنعا
تک ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق پیالے ہیں بے شک جبکہ تم میرے
پاس آؤ گے تو میں تمکو تمہاری چیزوں سے پوچھنے والا ہوں۔ پس دیکھو کہ تم کیا میرے پیچھے
انسے کرتے ہو یہانتک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں فرمایا
وہ جو بڑی بھاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے
ہاتھوں میں ہے پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہیں ہوگے اور اسکو مت بدلو اور وہ جو
ہلکی چیز بھاری ہے میری عترت ہے پس مجھ سے مہربان خبر دینے والے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ
یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے جبتک کہ مجھ سے ملیں گے اور یہ بات میں نے

خدا سے طلب کی جائیں پس تم مجھے غلبہ پانے والا فرماتی ہے پس تم میری عترت پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور انکو مت سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

(۳۱) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انشد اللہ من شہد یوم غدیر خم الا قام ولا یقم رجل یقول انبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناہ ووعاہ قلبہ فقام سبعۃ عشر رجل منہم خزیمۃ بن ثابت وسہل بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وعقبۃ بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلیٰ وابو الہیثم وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامۃ الانصاری ورجال من قریش فقال علی ہاتوا ما سمعتم فقالوا نشہد انا اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع حتی اذا کان الظہر خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بشجرات فشذبن فالقی علیہن ثوبہ ثم نادی بالصلوۃ فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللہم اشہد ثلاث مرات فقال انی اوشک ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمۃ یومکم ہذا وحرمۃ شہرکم ہذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیک واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلک اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی صدقتم وانا علی ذلک من الشاہدین

(اخرجہ ابن عقدۃ) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا یہ کہے کہ یہ بات مجھ تک پہونچی ہے۔ مگر وہ شخص کہ جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد کیا ہو۔ پس سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم طائی اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلیٰ اور ابو الہیثم ابن التیہان اور ابو سعید خدری اور شریح الخزاعی اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور قریش میں سے چند نفر بھی تھے جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے لوٹے جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور درختوں کے نیچے سے جھاڑنے کا حکم دیا اور ان پر اپنے کپڑے ڈالدیئے پھر نماز کے لئے لوگوں کو پکارا ہم اپنے اپنے

خیمون سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اور خدائے پاک کی صفت اور
ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگون نے عرض کیا آپ نے خدا کا پیغام پہونچا دیا
آپ نے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ رہیو۔ پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور
خدا کی دعوت کو منظور کرونگا مین بھی پوچھا جانیوالا ہون اور تم بھی پوچھے جاؤگے تمہارا خون اور
تمہارا مال حرام ہو گیا ہے مثل تمہارے حج کے دن کی حرمت کی اور اس تمہارے مہینے کی حرمت کی
مین تمہین عورتون کے لیئے اور ہمسایون کے لیئے اور غلامون کے لیئے عدل اور احسان کی
وصیت کرتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اللہ کی کتاب اور
میرے خویش اہلبیت پس یہ دونون جب تک حوض پر وارد نہ ہون ہرگز ایکدوسرے سے نہین جدا
ہونگے مجھکو خدائے مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہے پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین
مولا ہون اسکا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرمانے لگے تم لوگون نے سچ کہا ہے اور مین بھی
اسپر گواہ ہون ٭

(۱۴) عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي قبض فيه وقد امتلأت
الحجرة من اصحابه ايها الناس يوشك ان اقبض قبضا سريعا فينطلق بي وقد قدمت اليكم القول
معذرة اليكم الا اني مخلف فيكم الثقلين كتاب ربي عز وجل وعترتي اهل بيتي ثم اخذ بيد علي
فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علي لا يفترقان حتى يردا علي الحوض فاسالهما ما خلفتم
فيهما (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین کہ جس مین حضور انتقال فرما گئے فرمایا اور اسوقت صحابہ سے حجرہ بھرا
ہوا تہا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے کہ مین بہت جلدی انتقال کرنیوالا ہون اور مینے عذر کے ساتھ
بات تمہین سنا دی ہے ہمین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون۔ اپنے رب بزرگ و برتر کی کتاب
اور اپنے خویش اہلبیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن اسکے ساتھ ہے یہ دونو
جبتک کہ حوض پر نہ پہونچین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے ٭

(۱۵) عن محمد بن عبد الرحمن بن خلاد وكان من رهط جابر بن عبد الله حيث اخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم بيد علي والفضل بن عباس في مرض وفاته قال فخرج يعتمد عليهما حتى
جلس على المنبر وعليه عصابة فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فماذا تستنكرون
من موت نبيكم الم ينع اليكم نفسه وينع اليكم نفسكم فهل خلد احد من بعث قبلي فيمن بعث اليهم

فاخلفونی فیکم فانی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا ابداً کتاب الله بین ایدیکم
تقرؤنه صباحا ومساء فیه ما تاتون وما تدعون لا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا اخوانا
کما امرکم الله الا ثم اوصیکم بعترتی اهل بیتی۔ اخرجه السید ابو الحسین یحیی بن الحسن فی کتاب اخبار
المدینه) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن خلاد سے وہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے گروہ میں سے تھے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فضل بن عباس کا ہاتھ پکڑ کر مرض وفات میں حجرہ مبارک سے باہر تشریف
لائے اور ان دونوں پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور کے سر اقدس پر
اسوقت دستار مبارک بندھی تھی۔ پس خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو تم اپنے مجھکو کھونے سے گھبرا
رہے ہو آیا تمہاری جانوں جیسی اسکی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں اسکی جان جیسی نہیں۔ آیا
جو مجھ سے پہلے آیا ہے۔ اور جو لوگ کہ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے۔
کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں۔ پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں۔ میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں
کہ اگر تم نے اسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے وہ خدا کی کتاب ہے کہ تم اسے صبح وشام
پڑھتے ہو اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے۔ اور جن کا کہ تمکو وعدہ دیا گیا ہے۔ پس آپس میں مت
جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے آپس کے بھائی بنجاؤ پھر میں تمکو اپنے
خویش اہلبیت کی بابت وصیت کرتا ہوں ۔

(۱۷) عن ابن عمر قال اٰخر ما تکلم به رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اخلفونی فی اهل بیتی (اخرجه
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے
اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ ۔

احادیث متفرق اہل بیت کے فضائل میں

عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لما نزلت هذه الآیة الا بذکر الله تطمئن القلوب قال ذاك
من احب الله ورسوله واحب اهل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجه ابو بکر بن مردویه) جناب امیر علیہ السلام
روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے
ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا تعالے اور اسکے رسول اور میرے
اہل بیت سے سچی محبت رکھنے والا ہو بغیر جھوٹ کے ۔

(۱۸) عن علی قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستوی علی المنبر فحمد الله واثنی علیه

قال ما بال رجال یغذونني في اهل بیتي والذي نفسي بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحبني ولا یحبني حتی یحب
ذوي قرابتي (اخرجہ ابن حبان) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت غضب میں دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر خدا پاک کی صفت و ثنا بیان فرما
کر کہا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ میری اہل بیت کی نسبت مجھکو ایذا دیتے ہیں اس ذات پاک کی قسم ہے
کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ تب تک ایمان نہیں لائیگا جب تک مجھ سے محبت
نہیں کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہیں کریگا جب تک کہ میری ذریت سے محبت نہیں کریگا ◆

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاہلی من بعدی (اخرجہ الحاکم
وابو یعلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ تمہارا نیک وہ ہے جو میرے اہل کے ساتھ میرے بعد نیک ہو ◆

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ فاحبوني
لحب اللہ واحبوا اہل بیتي لحبي (اخرجہ الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تمکو اپنی نعمتوں
سے کھلاتا ہے اور مجھ سے خدا کے لیے محبت کرو۔ اور میرے اہل بیت سے میرے لیے محبت کرو۔

(۵) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اہل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا
الا منافق شقی (اخرجہ الملا في سیرتہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہیں دوست رکھیگا مگر مومن متقی اور نہیں دشمن رکھیگا
مگر منافق بدبخت ◆

(۶) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض اہل البیت فہو منافق
(اخرجہ احمد في المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے ◆

(۷) عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفظني في اہل بیتي فقد اتخذ عند اللہ عہدا
لہ (اخرجہ ابو سعد والملا في سیرتہ) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اہل بیت کی حفاظت کریگا میں نے اسکے لیے خدای
تعالے سے عہد لیا ہے ◆

(۸) عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا باہل بیتي فانی اخاصمکم

خصم علیا ومن اکن خصمہ خصمہ اللہ ومن خصمہ اللہ دخل النار (اخرجہ ابو سعد فی الملاء) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کرو میرے اہل بیت کے ساتھ میں بیشک انکے لیے کل تم سے جھگڑونگا اور جس سے کہ میں جھگڑنے والا ہونگا اس سے اللہ تعالے جھگڑیگا۔ اور جس سے اللہ تعالے جھگڑیگا وہ آگ میں گھسیگا ✦

(۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذی فی اہلی فقد اذی اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے اہل کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی ✦

(۱۰) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرء ایمان حتی یحب لقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا مگر میرے قرابتیوں کی محبت سے ✦

(۱۱) عن جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من ابغضنا اہل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ میں فرمایا ای لوگو جس نے ناراض کیا میرے اہل بیت کو اللہ تعالے اسکو دن قیامت کو یہودیوں میں اوٹھائیگا۔

(۱۲) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اہل بیتہ (اخرجہ البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء المیت) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضور پر نور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ہر ایک چیز کے لیے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے اہل بیت کی ✦

(۱۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد ان لا یدخل احد من اہل بیتہ النار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے کہ البتہ قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس راضی ہو جائیگا تو۔ کہا راوی نے پس راضی ہوگئے محمد صلعم کہ اگر اہل بیت دوزخ میں نہ داخل ہونگے۔

(۱۴) عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لامتی من احب اہل بیتی (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری امت کے لیے ہے اور اسی شخص کے لیے جو میرے اہل بیت کو دوست رکھے

عترت کی تحقیق

یت کا قول ہے عترۃ الرجل سوا اسکے مددگار مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ
عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یعنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار اور مددگار ہیں)
ابن سکیت کے نزدیک عترت اور رہط کے ایک معنے ہیں اور رہط قوم اور قبیلہ کو کہا جاتا ہے اور اس کا
اطلاق عربی زبان میں صرف مردوں پر ہوتا ہے محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول میں لکھتے
ہیں کہ بعض کے نزدیک عترۃ مرادف عشیرۃ اور بعض کے نزدیک مرادف ذریت ہے یا باپ دادا کی اولاد کو
عشیرۃ اور نسل کو ذریت کہتے ہیں ۔

بعض کہتے ہیں کہ عترت سے قریبی اہل بیت اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد ہو سکتے ہیں (الغریبین لابی
عبیدہ) ثعلب بن اعرابی سے روایت کرتا ہے کہ عترت سے صرف ذریت مراد ہے یعنے وہ اولاد جو اس کی
صلب سے پیدا ہو اور وہ نسل جو اسکے پیچھے ہے۔ عرب اس کے سوا اور کسی کو عترت نہیں کہتے ہیں ازہری
بھی قول کی تائید کرتا ہے۔ (مصباح المنیر)

پس اسی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت یعنے اولاد جناب امیر علیہ السلام کی جو جناب سیدہ کے بطن
مبارک سے پیدا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت کہلاتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح
مہذب میں لکھتے ہیں۔ (عترتہ الذین ینسبون الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وہم اولاد فاطمۃ) یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عترت وہ لوگ ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجاتی ہے اور وہ جناب سیدہ کی اولاد ہیں
بعض اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ اولاد بنت ذریت میں داخل نہیں۔ باوجودیکہ
بیٹی کی اولاد کا ذریت میں داخل ہونا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے جس کی بحث ہم پیشتر لکھ چکے ہیں۔

یہ لفظ بھی اہل عبا کے سوا دوسروں کی شان میں وارد نہیں ہوا۔

احادیث فضائل عترت

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انہم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم
وھبھم لی قال ففعل (الذخیرۃ الملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ یہ تیرے رسول کی عترت ہیں ان کے

ہمنے انکو انکے نیکیان کیبدلے بخش دیا اور ان سب کو میرے لیے بخشدیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی نے ایسا ہی کیا ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ انا لہم شفاعتی یوم القیامۃ المکرم لذریتی والقاضی لحوائجہم والساعی فی امورہم عند اضطرارہم الیہ والمحب لہم بقلبہ ولسانہ (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اہل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیون کو قیامت کے روز میری شفاعت پہونچے گی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنیوالا ہے دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتون کو پورا کرتا ہے تیسرے وہ جو کہ انکے امور مین جس وقت کہ وہ مضطر ہون کوشش کرتا ہے چوتھے وہ جو کہ دل و زبان سے انکا دوست ہے۔

(۳) عن ابن عباس فی قولہ تعالی الحقنا بہم ذریاتہم قال اللہ ان یرفع ذریۃ المؤمن معہ فی درجتہ فی الجنۃ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرأ والذین امنوا واتبعنا ہم بایمان الحقنا بہم ذریاتہم الخ و قال فان کان ہذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذاک بذریۃ صلی اللہ علیہ وسلم (نقلہ السمہودی فی جواہر العقدین) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین جسکا کہ ترجمہ یہہ ہے کہ ملا دیا ہے ہمنے ان سے انکی ذریت کو روایت ہے کہ بہ تحقیق اللہ تعالی بلند کر دیگا مومن کی ذریت کا درجہ اس کے ساتھہ جنت مین اگرچہ اس مومن سے عمل مین وہ کمتر ہونگے پہر ابن عباس نے اس آیت کو پڑھا جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکی ذریت کو انکا پیرو کیا ہے ایمان کے ساتھہ ملا دیا ہے ہمنے انکے ساتھہ انکی ذریت کو) اور یہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہ ہے تو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا۔

(۴) عن علی قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک و لذریتک و لولدک و لاہلک و لشیعتک و لمحبی شیعتک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یعنی علی سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق خدا نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل و عیال کو اور تیرے شیعون کو تیرے شیعون کی محبون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع اور بطین ہے ◆

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ کنت انا وانت وولدک علی خیل بلق متوجۃ تیجان بالدر والیاقوت فیامر اللہ بکم الی الجنۃ والناس ینظرون (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ

آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور تو اور تیری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہونگے اور انکے سروں پر پور اور یاقوت کا بنا ہوا تاج رکھے ہوئے ہونگے پس تمکو اللہ تعالی جنت کی طرف جانیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے *

(۶) عن عاصم بن النجود عن ذر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرم اللہ ذریتہا علی النار. اخرجہ البزار فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ
قاری عاصم بن النجود ذر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ پس خدا نے اسکی ذریت پر آگ کو حرام کر دیا ہے *

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لما سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمہا وذریتہا من النار. اخرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ المحب الطبری فی الریاض عن سند علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا۔ جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیوں نام ہوا ہے علی نے کہ اسوقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے انکو اور اسکی ذریت کو آگ سے چھڑایا ہے۔

(۸) عن عبد الرحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرہا سبع عشرۃ او تسع عشرۃ یوما ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا فان موعدکم الحوض۔ والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ ولتؤتن الزکوۃ او لابعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ہو ہذا (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی والحاکم) عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو طائف کیطرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا انیس دن محاصرہ کیا پھر خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں پس بیشک حوض کوثر تمہارے وعدے کی جگہہ ہے مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور تم نماز پڑھو اور زکوۃ دو ورنہ تمہاری طرف ایسے ایک آدمی کو بھیجونگا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پھر جناب علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے۔

(۹) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی عترتی اہل

بیہقی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ سب سے آخری کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو ✤

(۱۰) عن معقل بن یسار قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الذی حث علی التمسک بھم (اخرجہ الدارقطنی) معقل بن یسار کہتے ہیں کہ مینے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت یعنی جسکے کہ تمسک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ فرمایا تھا۔

(۱۱) عن ابی لیلی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من عترتہ ویکون اھلی احب الیہ من اھلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ (اخرجہ الدیلمی) ابویعلے رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایمان لائیگا کوئی بندہ کہ جب تک مجھ سے اپنی جان سے زیادہ محبت نکرے اور میری عترت کو اپنی عترت سے سوا پیار نکرے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نرکھے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے ✤

(۱۲) عن ابی سعید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عز وجل علی من اذانی فی عترتی (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا غضب ظاہر کرتا ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کی بابت میں ایذا دیتا ہے۔

(۱۳) ومن خطب الحسن فی ایامہ فی بعض مقاماتہ انہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترۃ رسول اللہ اقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذھب للمسعودی) جناب حسن علیہ السلام کے خطبات سے کہ آپنے بعض ایام میں بعض مقامات پر فرمائے ہیں نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہم ہی ہیں خدا کا گروہ جو رستگار ہونیوالا ہے اور ہم ہی ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار اور انکے پاک اور طیب اہل بیت اور ان دونوں میں سے ایک کہ جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے۔

ذوی القربی کی تحقیق

ذی القربی سے یہی یہی ذوات مقدسہ مراد ہین چنانچہ امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی نے تفسیر مین
لکھتے ہین عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الآیۃ قل لا اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربی قالوا
من قرابتک ہولاء الذین وجبت علینا مودتہم قال علی و فاطمۃ و ابناہما (اخرجہ احمد و ابن
ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و الدیلمی و الثعلبی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی جسکا کہ ترجمہ یہہ ہے کہ کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا مین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتدارون
کی مودت۔ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جنکی مودت کو خدا نے ہمپر واجب کیا ہے آپنے
فرمایا وہ فاطمہ اور علی اور انکے دونون بیٹے ہین ٭

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اہل البیت فی حم آیۃ لا یحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ قل لا
اسألکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ ابو الشیخ) مروی ہے زاذان سے کہ جناب امیر
علیہ السلام فرماتے تھے کہ سورۂ حم مین ہم اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہے جسکا کہ مضمون یہ ہے
کہ ہم اہل بیت کی مودت کو محفوظ نہین رکہیگا مگر ہر ایک مومن پہر آپنے اس آیت کو پڑہا کہدے یا رسول
اللہ نہین مانگتا مین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتیون کی مودت ٭

تنبیہ

چونکہ اس فصل مین جناب امیر علیہ السلام کی اولاد صالح کا بیان ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ آئمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے ٭

منحصر ہونا امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام مین

(۱) عن جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ہذا الامر عزیزا ینصرون علی من ناواہم
اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش (اخرجہ الشیخان ولہ طرق و الفاظ ومنہا لا یزال ہذا الامر
صالحا ومنہا لا یزال ہذا الامر ماضیا وروا ہما احمد) ومنہا لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیہم اثنا
عشر رجلا (اخرجہ المسلم) ومنہا عندہ ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی لہ فیہ اثنا عشر خلیفۃ
ومنہا عندہ لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ ومنہا عند البزار لا یزال امر امتی قائما
حتی یمضی اثنا عشر خلیفۃ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہمیشہ یہ امر عزت والا رہے گا جب تک کہ مدد کرین گے بارہ خلیفہ جو سب قریش سے ہونگے

شیخین یعنے بخاری و مسلم نے تو اسی طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے - لیکن اسکے طریقے اور الفاظ
بہت سی ہیں - ان میں ایک روایت یہی ہے کہ آپ نے فرمایا ہمیشہ یہ امر اچھا رہیگا - اور ایک میں
یہ ہے کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہیگا (ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا) اور ایک روایت مسلم کی
کی ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہیگا جبکہ تولیت انکی بارہ خلیفے کرینگے - اور ایک روایت
مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گذرے گا جب تک کہ جاری کرینگے اسکو بارہ خلیفے - اور ایک روایت
مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا یہاں تک کہ بارہ خلیفے گذر جائیں گے - اور بزار نے
اسطرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفے گذر جائیں گے

(۲) عن مسروق قال کنا مع عبد اللہ بن مسعود جلوسا فی المسجد فاتاہ رجل فقال یا ابن مسعود هل حدثکم
نبیکم کم یکون بعدہ خلیفة قال نعم کعدة نقباء بنی اسرائیل (اخرجه احمد فی المسند والبزار والطبرانی
فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس مسجد میں بیٹھے
تھے کہ ایک آدمی انکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابن مسعود کیا آپ لوگوں کو آپکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہنے لگے ہاں بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد کے

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین
خیوطه وفاطمة علاقته والائمة من امتی عمودہ یوزن فیه اعمال المحبین لنا والمبغضین
لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو
ہوں حسن و حسین اس ترازو کے ڈورے ہیں علی اسکی زبان ہے فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے
امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کئے جاتے ہیں -

(۴) عن سلمان قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الحسین علی فخذیہ وھو یقبل عینیه ویقبل
فاہ ویقول انت سید ابن سید وانت امام ابن امام وانت حجة ابن حجة ابو حجج تسعة تاسعهم
قائمهم (اخرجه فی المودة للسید علی الهمدانی الشافعی واخطب خوارزم فی المناقب) سلمان
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب
حسین علیہ السلام آپکی ران پر بیٹھے ہیں اور حضور انکی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے تو
سید ہے سید کا بیٹا ہے اور تو امام کا بیٹا امام ہے اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور تو نو حجتوں کا باپ
ہے نواں انکا قائم آل محمد صلعم ہے +

والحسین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نو شخص اولاد حسین میں سے معصوم ہیں۔

مناقب امام زین العابدین علیہ السلام

وھو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزین العابدین ویقال لہ علی الاصغر ولیس للحسین عقب الا من زین العابدین وھو احد الائمۃ وسادات التابعین وامہ سلافہ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وکان یقال لزین العابدین ابن الخیرتین لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للہ تعالیٰ من عبادہ خیرتان فخیرتہ من العرب قریش ومن العجم فارس (ابن خلکان) آپ کا نام نامی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ آپ مشہور ہیں زین العابدین کے لقب سے۔ اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی۔ آپ ابو الائمہ اور سید التابعین ہیں حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلافہ بنت یزدجرد ہے یزدجرد پر شاہان فارس کا سلسلہ ختم ہوتا ہے آپکو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں اس میں سے عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو منتخب کر لیا ہے۔

(۲) ولد یوم الخمیس فی المدینۃ خامس شعبان سنہ ثمان وثلاثین فی ایام جدہ علی بن ابی طالب قبل وفاتہ بسنتین۔ وکنیتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزین العابدین وسجاد۔ وذوی الثفنات والزکی والامین وامہ ام ولد اسمہا غزالہ وقیل ام سلمہ وقیل شاہ زنان (تذکرہ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری کو آپکے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں ان کی وفات سے دو برس پہلے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زین العابدین اور سجاد۔ اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہے جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام مبارک غزالہ تھا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زنان تھا۔

ذہبی نے طبقات الحفاظ میں آپ کی کنیت ابو الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بھی لکھی ہے۔

اور آپکا سجاد لقب ہونیکی وجہ تسمیہ کو جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ ان ابی علی ابن الحسین ما ذکر اللہ عز وجل نعمۃ علیہ الا سجد ولا قرء آیۃ من کتاب اللہ عز وجل فیہا سجود

الا سجد ولا فرغ صلوۃ مفروضۃ الا سجد ولا وفق الصلاح بین اثنین الا سجد وکان اثر السجود فی جمیع مواضع سجودہ فسمی السجاد بذالک یعنے سید سجاد علی بن الحسین علیہ السلام جب کبھی خدا کی نعمت کا ذکر کیا کرتے تو سجدہ کرتے اور جب کبھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس مین سجدہ آجاتا تو آپ سجدہ فرماتے اور جب فرضون سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور جب دو شخصون کی صلح کراتے تو سجدہ کرتے ۔ آپ کے تمام مواضع سجود مین سجدے کا نشان پائے جاتے تھے اسلیے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا ۔ سید سجاد آپ کو ذو الشفنات بھی کہا جاتا تھا ۔

اور آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک رات نماز مین مصروف تھے کہ شیطان نے اژدہا کی صورت بنکر چاہا کہ آپ کو عبادت الٰہی سے باز رکھے حضرت نے مطلق اسکی طرف التفات نہ کی یہانتک کہ اوس نے حضرت کے پای مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپ نے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو غیب سے آواز آئی انت زین العابدین (شواہد النبوۃ جامی) اور امام مالک کہتے ہین سمی زین العابدین لکثرۃ عبادتہ یعنے جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے ۔

انکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۳۳ھ مین اور بعض کے نزدیک ۳۶ھ مین اور بعض کے نزدیک ۳۷ھ مین اور بعض کے نزدیک ۳۸ھ مین ہوئی ۔

قال ابن سعد فی الطبقات وکان علی بن الحسین من الطبقۃ الثانیۃ من التابعین وکان ثقۃ مامونا کثیر الحدیث عالیا رفیعا ورعا عابدا خائفا یعنے جناب علی بن حسین تابعین کے دوسرے طبقہ مین سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سی حدیثون والے بلند مرتبہ والے خدا سے ڈرنیوالے عابد اور خائف تھے ۔

وکان ابن عباس اذا راہ قال مرحبا بالحبیب ابن الحبیب (تذکرۃ خواص الامۃ) اور ابن عباس جب انہین دیکھتے تو کہتے شاباش اے محبوب محبوب کے بیٹے ۔

عن صالح بن حسان قال قال رجل لسعید بن المسیب ما رأیت احدا اورع من فلان قال فھل رأیت علی بن الحسین قال لا قال ما رأیت احدا اورع منہ (حلیۃ الابرار للحافظ ابی نعیم) صالح بن حسان کہتا ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب التابعین سے کہا کہ مینے فلان شخص سے کسی کو زیادہ متورع نہین دیکھا ۔ سعید نے جواب دیا کہ تو نے علی بن حسین کو بھی دیکھا ہے اس نے کہا نہین ۔ سعید نے کہا مینے ان سے زیادہ کوئی متورع نہین دیکھا ۔

قال الذھبی فی العبر ما رأینا قرشیا افضل منہ (ذہبی) اور ذہبی کہتے ہین کہ ہمنے کوئی قریشی آج

افضل نہیں دیکھا۔

من الزہری قال ما رأیت احدا افضل وا فقہ من علی بن الحسین وکذا قال ابو حازم (حلیۃ الابرار و طبقات الحفاظ) ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین سے زیادہ افضل اور فقیہ کسی کو نہیں دیکھا اور ابوحازم نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلہا الزہری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات الحفاظ للذہبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہیں جو زہری جناب علی بن حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

قال مالک کان من اہل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہیں کہ جناب امام زین العابدین اہل فضل میں سے ہے۔

وفی روایۃ کان اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر حتی مات علی بن الحسین (حلیۃ الابرار) اور ایک روایت میں کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے جب تک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے ہم سے پوشیدہ خیرات گم نہیں ہوئی۔

قال ابن عائشۃ سمعت اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر الا بعد موت علی بن الحسین قال ابن اسحاق کان ناس من اہل المدینۃ یعیشون لا یدرون من این معاشہم وماکلہم فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یؤتون بہ لیلا الی منازلہم قال سفیان وکان یحمل جراب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلوہ جعلوا ینظرون الی سواد فی ظہرہ فقیل ما ہذا فقالوا کان یحمل جراب الدقیق لیلا علی ظہرہ یعطیہ فقراء اہل المدینۃ (صفوۃ الصفوۃ) ابن عائشہ کہتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہماری مخفی خیرات علی ابن حسین کے مرنے سے جاتی رہی۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کھانا پاتے تھے لیکن انکو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے پاتے ہیں۔ اور کون انکو پہونچاتا ہے۔ جب علی ابن حسین فوت ہوگئے تو رات کو انکا کھانا انکے مکانوں پر نہ آیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ رات کو آپ روٹیوں کا تھیلا اپنی پیٹھ پر اٹھاکر خیرات بانٹتے تھے۔ جب آپکو غسل دینے لگے تو ایک سیاہ داغ آپ کی پشت مبارک پر نظر آیا پوچھا گیا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا تھیلا اٹھاکر فقراء اہل مدینہ کو دیتے تھے۔

قال ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ ما علی بن الحسین علی اختلاف المذاہب مجمعون علیہ

لا یمتری احد فی تدبیرہ ولا شک احد فی تقدیمہ وکان اھل الحجاز یقولون لم تر ثلٰثۃ فی الدھر یرجعوا
الی اب قریب کلھم یسمی علیا وکلھم یصلح للخلافۃ لتکامل خصال الخیر فیھم یعنون علی بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب وعلی بن عبد اللہ بن جعفر وعلی بن عبد اللہ بن عباس رضوا علیھم ۔ ابو
عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہیں باوجود اختلاف مذاہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق
ہیں اور کوئی شخص آپ کی بزرگی کے بارے میں شک نہیں کرتا ۔ اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہمنے دنیا میں
کوئی تین آدمیوں جیسا نہیں دیکھا کہ بالکل اپنے دادا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے اور ان تینوں
کا نام علی تھا اور ہر ایک ان تینوں میں سے بباعث کامل ہونے خصائل خیر کے خلافت کی صلاحیت
رکھتا تھا ۔ وہ یہ ہیں یعنے علی بن حسین بن علی ۔ اور علی بن عبد اللہ بن جعفر ۔ اور علی بن عبد اللہ بن عباس

کان زین العابدین عظیم التجاوز والعفو والصفح حتی انہ سبہ رجل فتغافل عنہ فقال لہ ایاک
اعنی فقال وعنک اعرض واشار الی قولہ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین
(صواعق محرقہ) جناب امام زین العابدین بڑے تجاوز کرنیوالے اور عفو کرنے والے اور گناہوں سے
درگذر کرنیوالے تھے یہانتک کہ ایک شخص نے آپ کو برا کہا آپنے اس سے تغافل فرمایا ۔ اس نے کہا آپ مجھسے
بے پروا ہیں ۔ آپنے فرمایا میں تجھسے اعراض کرتا ہوں ۔ اور آپنے اس آیت کیطرف اشارہ فرمایا جسکا
ترجمہ یہ ہے ۔ عفو کو اختیار کر اور اچھے کام کا حکم دے اور جاہلوں سے منہ پھیرلے ۔

عن حفص القرشی قال کان علی بن الحسین اذا توضأ اصفر لونہ فقیل لہ ذلک فقال الا تدرون
بین یدی من اقف وحکی انہ کان یصلی فی الیوم واللیلۃ الف رکعۃ (صواعق محرقہ) حفص قرشی
کہتے ہیں کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جبکہ وضو کرتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہوجاتا ۔ آپ کی خدمت
میں اسکی نسبت عرض کیا آپنے فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں ۔ اور یہ بھی مروی
ہے کہ جناب دن رات میں ایکہزار رکعت پڑھا کرتے تھے ۔

عن ابی الفرج الاصبھانی قال وقع حریق فی دار علی بن الحسین وھو ساجد فجعلوا یقولون النار النار
یا ابن رسول اللہ فما رفع راسہ حتی طفیت فقیل ما الذی الھاک عنھا فقال النار الاخری (تذکرۃ
خواص الامۃ) علامہ ابوالفرج الاصبہانی لکھتے ہیں کہ ایکدفعہ آپکے گھر میں آگ لگی آپ اس وقت
سجدے میں تھے لوگ آگ آگ پکارنے لگے حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی
لوگوں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپکو کس چیز نے اس آگ سے غافل کردیا تھا آپنے فرمایا دوزخ کی
آگ نے ۔

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلانا یقع فیک فقال له قم بنا الیه فقام معه وهو یظن انه سینتصر لنفسه فلما وصل قال له یا فلان ان کان ما قلت حقا فغفر الله لی وان کان باطلا فغفر الله لک (تذکرہ خواص الامۃ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب امام علی بن الحسین علیہ السلام سے جا کر بیان کیا کہ فلاں آدمی آپ کی بدگوئیاں کرتا ہے آپ نے فرمایا اسکے پاس میرے ساتھ چل وہ آپکے ساتھ ہو لیا۔ اسکا یہ خیال تھا کہ آپ مجھے اپنی مدد کے لیے ساتھ لے چلے ہیں جب آپ اس آدمی کے پاس پہنچے تو فرمایا اسے فلاں جو تو نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو تجھے بخشے۔

اخرج ابو نعیم انه لما حج هشام بن عبد الملک فی حیوة ابیه فاجتهد ان یستلم الحجر فلم یمکنه من الازدحام فنصب منبر الی جانب زمزم وجلس ینظر الی الناس وحوله جماعة من اعیان اهل الشام فبینما هو کذلک اذ اقبل زین العابدین فلما انتهی الی الحجر تنحی الناس له حتی استلمه فقال رجل من اهل الشام لهشام من هذا قال لا اعرفه مخافة ان یرغب اهل الشام فی زین العابدین فقال الفرزدق انا اعرفه ثم انشد۔ حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں کہ جب ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی زندگی میں حج کرنے کے لیے گیا۔ اس نے حجر الاسود کو بوسہ دینے کے لیے نہایت زور مارا لیکن لوگوں سے بھیڑ کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مجبوراً ایک کرسی زمزم کے قریب بچھا کر بیٹھ گیا اور لوگوں کی آمد و رفت دیکھنے لگا اسکے گرد اعیان اہل شام کی جماعت کھڑی تھی وہ ایسی ہی حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے جب حجر الاسود کے پاس پہنچے تو لوگ منتشر ہو گئے یہاں تک کہ آپ نے حجر الاسود کو چوما۔ اہل شام میں سے ایک آدمی نے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں جن کی کہ لوگ اسقدر تعظیم کرتے ہیں ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہو جائیں کہنے لگا میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ ابو فراس فرزدق جو اس زمانہ میں مشہور شاعر تھا کہنے لگا میں انکو پہچانتا ہوں۔ اور اس نے فی البدیہہ قصیدہ پڑھکر سنایا۔

قصیدۂ فرزدق

ما قال لا قط الا فی تشهدہ ... لولا التشہد کانت لاءہ نعم

کبھی اس نے بجز وقت تشہد کے لا نہیں کہا ... اگر تشہد نہ ہوتا تو اسکا لا بھی نعم ہوتا

لا یخلف الوعد میمون نقیبتہ ... رحب الفناء اریب حین یعترم

وعدہ کا خلاف نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے ... مہمانوں کیلیے اسکے گھر کا صحن فراخ ہے دانا ہے جبکہ وہ قصد کرتا ہے

عم البریة بالاحسان فانقشعت ... عنہا العنایة والاملاق والعدم

انکے احسان کے ساتھ خلقت کو گھیر لیا ہے پس دور ہو گیا ہے ... خلقت سے رنج اور گدائی اور افلاس

من معشر حبہم دین وبغضہم ... کفر وقربہم منجی ومعتصم

یہ اس گروہ سے ہیں کہ انکی محبت دین ہے اور انکا بغض ... کفر ہے اور انکا قرب نجات دینے والا ہے اور پناہ پکڑنیکی دستاویز ہے

ان عد اہل التقی کانت ائمتہم ... او قیل من خیر اہل الارض قیل ہم

اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جائے تو یہ انکے امام ہیں ... اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر رہنے والوں میں کون افضل ہیں تو جواب دیا جاتا ہے کہ یہی ہیں

لا یستطیع جواد بعد غایتہم ... ولا یدانیہم قوم وان کرموا

جہاں تک یہ پہنچے ہیں وہاں کوئی جوانمرد سخاوت کرنیوالا نہیں پہنچا ... ان تک کوئی قوم نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ سخاوت کرنیوالی ہو

ہم الغیوث اذا ما ازمة ارمت ... والاسد اسد الشری والباس محتدم

یہ برسنے والے ابر ہیں جبکہ قحط کی تکلیف لوگوں کو بگاڑ دیتی ہے ... وہ شیر ہیں شیر کچھار کی جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

لا ینقص العسر بسطا من اکفہم ... سیان ذلک ان اثروا وان عدموا

انکے ہاتھ کی فراخی کو یعنی سخاوت کو عسر نقصان نہیں پہونچاتی ... یہ دونوں یعنی تنگی اور فراخی انکو برابر ہیں اگر وہ مالدار ہوں یا نہ ہوں

مقدم بعد ذکر اللہ ذکرہم ... فی کل بدء ومختوم بہ الکلم

انکا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے ... ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر

۱ تشہد اشہد ان لا الہ گفتن ۲ نقیبہ بمعنے جان منہ فلان میمون النقیبہ لا کان مبارک النفس ۳ رحب بمعنے فراخ ۴ فنا گرداگرد مکان منہ فناء الدار ۵ اریب خردمند ۶ یعترم بمعنی مہلا مضا سہو اعترام بمعنے قصد کردن ۷ انقشعت ماضی انقشاع بمعنے کشادہ شدن ودر شدن ۸ املاق درویش شدن ۹ عنایہ رنج دیدن کے ۱۰ عدم نیستی و درویشی صراح ۱۲ ۱۱ ارمة بمعنے سختی وقحط ۱۲ الشری راہی ست در کوہ سلمی کہ جائے باش شیران ست ۱۳ محتدم از احتدام افروختہ شدن آتش ۱۲

یابی لهم ان یحل الذم ساحتهم ۔۔۔ خیم کریم وایدی بالندی هضم

انکے گھر کے صحن مین اترنے سے ذمامت انکار کر لی ہے ۔۔۔ سخاوت انکی عادت ہے اور انکے ہاتھ بخشش مین خرچ کیے ہین

ای الخلائق لیست فی رقابهم ۔۔۔ لاولیة هذا اوله نعم

وہ کون سے لوگ ہین کہ انکے غلامون کے شمار مین نہین ۔۔۔ انکے پیشوا ہونیکی وجہ سے یا انکے صاحب نعمت ہونیکی وجہ سے

من یعرف الله یعرف اولیة ذا ۔۔۔ والدین من بیت هذا ناله الامم

جو شخص خدا کو جانتا ہے انکو پیشوا جانتا ہے ۔۔۔ اور دین انکے گھر سے امتون نے پایا ہے

فلما سمعها هشام غضب وحبس فرزدق وامر له زین العابدین باثنی عشر الف درهم وقال اعذرنا ولو کان عندنا اکثر لوصلناك به فقال امتدحته لله لا للعطاء فقال زین العابدین انا اهل البیت اذا وهبنا شیئا لا نستعیده فقبلها فرزدق (صواعق محرقه) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا تو غصہ مین آکر فرزدق کو قید کر دیا۔ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزدق کو دینے کا حکم فرمایا کر کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بھیجتے فرزدق نے کہا مین نے خدا کے لیے انکی مدح کی ہے نہ عطا کے لیئے جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسیکو کچھہ دیتے ہین تو واپس نہین لیتے۔ فرزدق نے وہ درہم قبول کر لیے۔

عن الزهری قال حمل عبد الملك بن مروان علی بن الحسین مقیدا من المدینة فاثقله حدیدا ووکل به حفظة قال فاستاذنتهم فی وداعه فاذنوا فدخلت علیه والقیود فی رجلیه والغل فی یدیه وهو فی قبة فبکیت وقلت وددت انی مکانك وانت سالم فقال یا زهری اتظن ذلك یکربنی لو شئت لما کان وانه لتذکرة فی عذاب الله ثم اخرج رجلیه من القید ویدیه من الغل ثم قال لا جزت علی هذا یومین من المدینة قال فما مضت الا اربع لیال الا وقد فقدوه وقدم الموکلون الذین کانوا معه الی المدینة یطلبونه فما وجدوه فما وجدوه فسالت بعضهم فقالوا انا نراه انه لنازل ونحن له مترصد حتی طلع الفجر فلم نجده ووجدنا حدیده وقال الزهری فقدمت بعد ذلك علی عبد الملك فسالنی عنه فاخبرته فقال قد جاء فی یوم فقده الاعوان فدخل علی فقال ما انا وانت فقلت اقم عندی فقال لا احب ثم خرج فوالله لقد امتلا قلبی منه خیفة (صواعق محرقه) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبد الملک نے خیم چون جیم عادت خوسلہ الندے جوانمردی سلہ ہضم خرچ کنندہ۔

ابن مروان کے حکم سے عاملون نے امام زین العابدین کو قید کر دیا اور پاؤن مین بیڑیان اور ہاتہون مین
ہتکڑیان پہنائین مین عاملون سی اجازت لیکر امام کے لینے کے لیے گیا۔ جب مینے انکا یہ حال دیکہا
تو مجہہ سے نہ رہا گیا اور رونے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچہا ہوتا کہ مین بجائے آپکے اس قید مین ہوتا اور
یہ حال آپکا مین اپنی آنکہون سے نہ دیکہتا امام نے فرمایا کہ اے زہری کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین اس قید
سے تکلیف مین ہون اگر مین چاہون تو ابہی اس سے چہوٹ سکتا ہون بندگان خدا کو کوئی قید کر سکتا
ہے یہ صرف اسلیئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکہکر ہر وقت عذاب آخرت کو یاد کرتے رہین۔ یہ کہکر
پاؤن بیڑیون سے نکال لیے کہ مین حیرت مین رہگیا۔ فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگون
کے ساتہ ہین۔ چوتہے دن عبد الملک کے نوکر جو امام پر موکل تہے مدینہ مین واپس آئے اور امام کو ڈہونڈہنے
لگے انکو کہین پتہ امام کا نہ ملا۔ مینے ان مین سے ایک کو پوچہا کہ کیا ماجرا گذرا ہے اس نے بیان کیا
کہ جب ہم ایک منزل مین فروکش ہوئے تو ہم رات بہر سب کے سب بیدار تہے صبح کو جب خیمہ مین گئے تو
بجز بیڑیون کے کچہہ نہ دیکہا زہری کہتے ہین کہ جب مین عبد الملک کے پاس گیا تو مینے اس قصہ کو اس
سے نقل کیا۔ اسنے کہا کہ جسوقت میرے گماشتون کے ہاتہون سے نکل گئے اسیدن میرے پاس تشریف لائے
ہوئے تہے اور پوچہا تہا کہ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے کہ جسکے بدلے مین تو ہمکو یہ تکلیف دیتا ہے۔
مینے عرض کیا کہ اب آپ میرے پاس اقامت فرماوین انکار کیا اور چلے گئے مجہکو انکے چہرہ سے
اس قدر خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے بہر گیا۔
منہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین حج کے لیئے گیا اور سجاد علیہ السلام کی قدمبوسی سے مشرف ہوا
امام نے پوچہا خزیمہ بن کاہل الاصغری کا کیا حال ہے مینے عرض کیا مین اسکو کوفہ مین زندہ چہوڑ آیا ہون
فرمایا۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ جب مین لوٹ کر کوفہ مین آیا ان دنون مین مختار ابن
ابی عبیدہ بن حجاج نے خروج کیا ہوا تہا میری اس سے دوستی تہی۔ ایک روز مین سوار ہو کر اسکے
ملنے کو جا رہا تہا۔ جب اسکے مکان کے قریب پونہچا تو وہ سوار ہو چکا تہا مین بہی اسکے ساتہ ہو لیا
ایک مقام پر پونہچکر وہ ٹہیر گیا۔ استنے مین خزیمہ کو لوگون نے گرفتار کر کے حاضر کیا۔ مختار نے حکم دیا
کہ فی الفور اسکے ہاتہ قطع کر ڈالو۔ جلاد نے اسکے ہاتہ کاٹ ڈالے پہر لکڑیون کے انبار مین ڈالکر
جلا دیا۔ جب مینے یہ حال دیکہا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑہنے لگا۔ مختار نے مجہہ سے اسکا سبب
استفسار کیا مینے اس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا۔ اس نے مجہکو دوبارہ قسم
دلاکر پوچہا مینے کہا کہ کیا مین اس امر مین امام پر جہوٹ بول سکتا ہون۔ مختار گہوڑے سے اترکر

خداکا شکر بجا لایا۔ جب نماز سے فارغ ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ تو راستہ مین میرا گہر پڑتا تہا جب میرا گہر
نزدیک آگیا تو مین اسکو دعوت کیلیے کہا کہنے لگا کہ اے منہال آج تو نے مجہہ سوا امر کی دعا کی خبر بیان
کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتہون سے پوری ہوئی ہے مجہکو چاہیئے کہ مین آج اسکے
شکریہ مین تمام دن روزہ رکہون۔ یہ کہکر مجہ سے مرخص ہو گیا (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز محمد حنفیہ رضی
اللہ عنہ حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا مین تمہارا چچا ہون۔ اور عمر مین بہی آپ سے
بڑا ہون سو آپ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر علیہ السلام کی تبرکات مجکو دیدین۔ کیونکہ بعد حضرت
امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کر لینا ضروری
ہے کہ بعد شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا کے امام برحق کون ہے۔ تشریف لائیے ہم حجر الاسود
سے پوچہ لیتے ہین۔ دونون صاحب حجر الاسود کے پاس تشریف لے گئے سجاد علیہ السلام نے اسمائ
ماثورہ الہی کو پڑہکر حجر الاسود کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیرے
ہاتہ مین ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام برحق اور وصی اور جانشین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے حجر الاسود بحکم رب العزت بزبان فصیح گویا ہوا کہ اے محمد بن حنفیہ امامت
حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے کل امور دین مین آپ پر انکا اتباع واجب ہے (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے خدمتگارون کے ساتہ جانب صحرا تشریف لیگئے۔ جب چاشت
کے وقت کہانا حاضر کیا گیا۔ اسنتے مین ایک ہرن آکر سامنے کہڑا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ مین علی
ابن الحسین بن علی ہون میری مان فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ہین اے ہرن میرے ساتہ آکر
کہانا کہالے ہرن نے الفور حاضر ہوکر مودبانہ گوشہ بساط پر بیٹہ گیا۔ اور کہانا کہاکر چلا گیا
حاضرین مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پہر اسکو بلائین حضرت نے فرمایا میرا
زنہاری ہے ہرگز اسکو نہ چہیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہے کہ حضور کی زنہاری کو ہم چہیڑین حضرت نے
آواز دی وہ ہرن پہر آکر حاضر ہو گیا۔ ایک شخص نے اسکی پیٹہہ پر ہاتہ رکہا وہ فی الفور بہاگ گیا
حضرت نے فرمایا تمنے میری زنہاری کو کیون چہیڑا اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہین آئیگا (شواہد النبوۃ)

عمرہ سبع وخمسون منہا سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب ثم عشر مع عمہ الحسن ثم احدی
عشر مع ابیہ الحسین علیہم السلام یقال سمہ الولید بن عبد الملک ودفن بالبقیع عند عمہ
الحسن وتوفی سنۃ ۹۲ او سنۃ ۹۵ (تذکرہ خواص الامہ) آپکے عمر ستاون برس کی تہی دو برس

آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنار عاطفت میں پرورش پاتے رہے۔ اور دس برس اپنے چچا حسن علیہ السلام کے سایہ میں کھیلتے رہے اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ آپکو ولید بن عبدالملک نے زہر دلوایا تھا۔ آپ اپنے چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو میں در میان قبرستان بقیع مدفون ہیں ۹۴ھ یا ۹۵ھ میں آپ کی وفات واقع ہوئی ہے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات مسموماً وان الذی سمہ الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی کہتے ہیں کہ آپکا انتقال زہر سے ہوا ہے اور بہ تحقیق ولید بن عبدالملک نے آپکو زہر دیا تھا۔

وکان یخضب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وسمہ کیا کرتے تھے +

توفی فی ثانی عشر محرم ۹۴ھ وکان عمرہ اذ ذاک سبعاً وخمسین سنۃ (تذکرہ خواص الامہ) آپکا انتقال بارہویں محرم ۹۴ھ کو ہوا ہے اسوقت آپ کی عمر ستاون برس کی تھی +

واولادہ خمسۃ عشر احد عشر ذکراً واربع اناث۔ واشہرہم محمد المکنی بابی جعفر الملقب بالباقر۔ آپ کی پندرہ اولادیں تھیں گیارہ مرد چار عورتیں سب سے زیادہ تر مشہور امام محمد ہیں جنکی ابوجعفر کنیت اور باقر لقب ہے +

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وھو ابو جعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب امہ ام عبداللہ بنت الحسن ابن الحسن بن علی وھو ھاشمی من ھاشمیین وانما سمی الباقر من کثرۃ سجودہ بقر السجود جبہتہ ای فتحہا ووسعہا وقیل لغزارۃ علمہ۔ قال الجوھری فی الصحاح التبقر التوسع فی العلم۔ قال وکان یقال لمحمد الباقر لتبقرہ فی العلم ویسمی الشاکر والھادی (تذکرہ خواص الامہ) وفی صواعق محرقہ سمی بذالک من بقر الارض ای شقہا واثار مخبیاتہا ومکانہا فکذالک ھو اظہر من مخبیات کنوز المعارف وحقائق الاحکام واللطائف ما لا یخفی الا علی مطموس البصیرۃ او فاسد الطویۃ والسریرۃ ومن ثمہ قیل ھو باقر العلم وجامعہ وشاہرہ ورافعہ صفا قلبہ وزکا علمہ وطہرت نفسہ وشرف خلقہ وعمرت اوقاتہ بطاعۃ اللہ ولہ من الرسوخ فی مقامات العارفین ما تکل عنہ السنۃ الواصلین ولہ کلمات کثیرۃ فی السلوک والمعارف لا یحتملہا ھذہ العجالۃ وکفاہ شرفاً ان ابن المدینی روی عن جابر انہ قال لہ وھو صغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يسلم عليك فقيل له وكيف ذالك قال وكنت جالسا وعند الحسين في حجره وهو يلاعبه فقال يا جابر يولد له مولود اسمه علي اذا كان يوم القيامة ينادي منادي ليقم سيد العابدين فيقوم ولده ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته يا جابر فاقرأه مني السلام يعنے باقر لغت مين بقر الارض سے ماخوذ ہے یعنے زمین کو پہاڑ کر اسکی مخفیات کو ظاہر کرنے والا۔ جناب امام کو اسلیئے باقر کہتے تھے کہ وہ بھی معارف اور حقائق احکام اور حکمت اور لطائف کے سربستہ خزانے ظاہر فرماتے تھے جو بصیرت کے اندھے اور فاسد طبیعت والے پر نہین ظاہر ہوتے۔ اور اسوجہ سے بھی ان کو باقر کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرنیوالے اور اسکو بلند کرنے والے تھے جناب امام کا قلب صاف اور علم روشن اور نفس پاک۔ اور خلقت شریف تھے۔ انکی اوقات خدا کی طاعت سے معمور تھے۔ اور عارفون کی سیر و مقامات مین اسقدر رسوخ رکھتے تھے۔ کہ وصف کرنے والون کی زبان اس سے قاصر ہے۔ سلوک اور معارف مین انکے اقوال نہایت کثیر ہین۔ اس رسالہ مین ان کی گنجائش نہین ہوسکتی۔ ابن مدائنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے۔ در آنحالیکہ وہ ابھی نہایت صغیر السن تھے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حاضرین نے پوچھا یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ جابر نے کہا کہ مین ایکدفعہ سرور عالم کی خدمت بابرکت مین بیٹھا ہوا تھا اور حسین علیہ السلام انکی گود مین کھیل رہے تھے سرکار نے فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا جسکا نام علی رکھا جائے گا۔ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ سید العابدین اٹھین اسوقت امام حسین علیہ السلام کا وہ بیٹا اٹھے گا۔ پھر اسکا ایک بیٹا محمد ہوگا۔ اے جابر اگر تو اسوقت زندہ رہے تو اسکو میرا سلام کہیو+

قال المناوی في طبقاته سمي باقر لانه بقر العلم اي شقه فعرف اصله ولد محمد باقر بالمدينة في ثالث صفر ۵۷ھ قبل قتل جده الحسين بثلاث سنين۔ كنيته ابوجعفر۔ القابه الباقر۔ والشاكر۔ والهادي عبد الرؤف مناوی اپنی طبقات مین لکھتے ہین کہ آپ کا نام باقر اسلیئے رکھا گیا ہے کہ انہون نے علم کو پہاڑا ہے۔ باقر مشتق ہے بقر سے جس کے معنے پہاڑنے کے ہین۔ امام محمد باقر ۵۷ھ کے صفر کی تیسری تاریخ کو اپنے جد امجد امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین برس پہلے مدینہ شریف مین تولد ہوئے آپکی کنیت ابو جعفر اور القاب باقر اور شاکر۔ اور ہادی ہین+

قال ابن سعد محمد الباقر من الطبقة الثالثة من التابعين من اهل المدينة كان عالماً عابداً ثقة ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ میں سے تھے بڑے عالم اور عابد اور ثقہ تھے ✤

روی عن ابیه وجدیه الحسن والحسین وجابر وابن عمر وطائفة وعنه ابنه جعفر الصادق وعطاء وابن جریج وابو حنیفة والاوزاعی والزهری وخلق وثقه الزهری وغیره ذکره النسائی فی فقهاء التابعین من اهل المدینة (طبقات الحفاظ للذهبی) آپنے اپنے والد اور اپنے اجداد امام حسن وحسین علیہم السلام اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک طائفہ صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطا اور ابن جریج اور امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی اور زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ جس نے کہ سب سے اول حدیث کو تدوین کیا ہے آپکو حدیث میں ثقہ لکھا ہے اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین میں آپ کا ذکر کیا ہے ✤

قال ابو یوسف قلت لابی حنیفة لقیت محمد بن علی قال نعم وسألته یوماً فقلت اراد الله المعاصی فقال ایعصی الله قهرا قال ابو حنیفة فما رأیت جواباً افخم منه (تذکرہ خواص الامہ) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا آپنے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے وہ کہنے لگے ہاں میں اُنسے ملا تھا اور یہ پوچھا تھا آیا خدا نے معاصی کا ارادہ کر سکتا ہے۔ آپنے فرمایا آیا اللہ تعالے قہر سے گناہ کر سکتا ہے۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اس سے کوئی شاندار جواب نہیں دیکھا ✤

قال عطاء ما رأیت العلماء عند احد اصغر علماً منهم عند ابی جعفر لقد رأیت الحکم عنده کانه مغلوباً (تذکرہ خواص الامہ) عطا کہتے ہیں میں علما کو از روے علم کسی کی پاس اسقدر اپنے آپکو چھوٹا سمجھتے ہوئے نہیں دیکھا جسطرح سے کہ وہ اپنے آپکو جناب امام ابو جعفر محمد باقر کی روبرو سمجھتے تھے۔ میں نے حکم کو انکے سامنے مغلوب پایا ہے ✤

وتوفی مسموماً کابیه وهو علوی من جهتا ابیه وامه ودفن ایضاً فی قبة الحسن توفی سنة ۱۱۷ھ عن ثمان وخمسین (صواعق محرقہ) آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح سے سموم شہید ہوئے ہیں آپ ماں باپ دونوں کیطرف سے علوی تھے آپ بھی مزار بقیع میں جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبذ کے اندر مدفون ہوئے ہیں آپ کی وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی۔ آپنے اٹھاون برس عمر پائی ✤

قال الذهبی فی طبقاته مات ۱۱۴ھ وھو ابن ۷۳ سنه ذہبی نے طبقات میں آپکی سنہ وفات ایک سو چودہ برس اور عمر تہتر برس لکھتا ہے ❖

قال صاحب الارشاد لم یظہر عن احد من علوم الدین والسنن وعلم القرآن والسیر وفنون الآداب ما ظہر عن ابی جعفر محمد الباقر وعلی آبائہ السلام صاحب ارشاد لکھتا ہے کہ جسقدر علم دین اور سنن اور علم قرآن اور سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہیں وکسی ایک سے ظاہر نہیں ہوئے ❖

عن زید بن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر فمرہما زید بن علی اخوہ فقال ابوجعفر اما رأیت هذا لیخرجن بالکوفة ولیقتلن ولیطافن برأسه فکان کما قال (صواعق محرقہ) زید بن ابی حازم سے منقول ہے کہ میں امام ابوجعفر محمد علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید بن علی آپکے چھوٹے بھائی ہمارے پاس سے ہوکر گذرے جناب امام نے فرمایا اسکو دیکھتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مارا جائیگا اور اسکا سر تمام شہر میں پھرایا جائیگا پس جیساکہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ❖

امام جعفر صادق علیہ السلام

ھو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیہ وعلی آبائہ السلام وروی عنہ ان ابی سمانی جعفرا بعلم علی اسم نهر فی الجنة کنیته ابوعبدالله وقیل ابو اسمعیل ویلقب بالصادق والصابر والفاضل والطاہر (تذکرہ خواص الامہ) آپکا اسم مبارک جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ خود آپ روایت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے میرا نام جنت کی ایک نہر کے نام پر جعفر رکھا ہے۔ آپکی کنیت ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسمعیل ہے۔ صادق اور صابر اور فاضل اور طاہر آپکے القاب ہیں ❖

ولد بالمدینة ۸۰ھ وقیل ۸۳ھ (طبقات المناوی) آپ ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں تولد ہوئے ہیں۔

امه فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین (طبقات الحفاظ للذہبی وطبقات المناوی) آپکی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسما بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ہے اسی لیئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

بجہ عدد و فور جنابے ہے ۔

روی عن ابیہ والزھری ونافع وابن المنکدر وعنہ الثوری وابن عیینۃ وشعبۃ ویحیی القطان ومالک وابنہ موسی الکاظم (طبقات الحفاظ) آپنے اپنے والد ماجد اور زہری اور نافع اور ابن المنکدر سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپ سے سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیے القطان اور امام مالک اور آپکے فرزند ارجمند جناب امام موسی الکاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے ۔

وفی الصواعق روی عنہ جماعۃ من اعیان الائمۃ کیحیی بن سعید وابن جریج ومالک بن انس والثوری وابن عیینۃ وابو حنیفۃ وابو ایوب السجستانی وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقۃ لا یسئل عن مثلہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ اعیان ائمہ میں سے ایک جماعت مثل یحیے بن سعید و ابن جریج اور امام مالک ابن انس اور امام سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ ابو ایوب سجستانی نے آپ سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہیں کہ ویسے شخصوں کی نسبت ہرگز نہیں پوچھا جاتا ۔

قال علماء السیر قد اشتغل بالعبادۃ عن طلب الریاسۃ وذکر حافظ ابو نعیم فی حلیۃ الابرار عن عمر بن المقدام قال کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انہ من سلالۃ النبیین (صواعق محرقہ) تمام علماء سیر کا اتفاق ہے کہ آپ ہمیشہ ریاست کی طلب کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول رہے ہیں حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار میں عمر ابن المقدام سے ناقل ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ ہیں ۔

وسعی بہ عند المنصور لما حج فلما حضر الساعی بہ لیشہد قال لہ اتحلف قال نعم فحلف باللہ العظیم فقال احلفہ یا امیر المؤمنین بما اراہ فقال حلفہ فقال لہ قل برئت من حول اللہ وقوتہ والتجأت الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا فامتنع الرجل ثم حلف فما تم حتی مات مکانہ فقال امیر المؤمنین لجعفر لا باس علیک انت المبرأ الساحۃ المامون الغایۃ ثم انصرف فلحقہ الربیع بجائزۃ حسنۃ وکسوۃ سنیۃ (صواعق محرقہ) کہتے ہیں کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اسکے پاس جناب امام کی نسبت ایک بہتان بیان کیا جب وہ بہتان دہرنے والا شہادت ادا کرنے کے لیے آپکے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کھا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں کہا سکتا ہوں اور خدا کے قسم کھائی ۔ آپنے منصور سے فرمایا یا امیر المؤمنین جس طرح سے ہم چاہتے ہیں اس طرح سے ہم اسکو قسم کھلائیں منصور نے کہا آپ اسیطرح سے اسکو قسم کھلائیں ۔ آپنے اس شخص سے کہا تو اس طرح

نے قسم کہا کہ مین خدا کی توانائی سے بیزار ہو کر اپنی قوت اور توانائی کیطرف پناہ پکڑتا ہون بیشک جعفر
نے ایسا ویسا کیا ہے پہلے اس کے آخر ہے نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا پھر قسم کہائی اور اسی جگہہ پر گر گیا
منصور نے آپ سے عرض کیا آپ بیجرم ہین اپکا ساحت شک سے پاک ہے اور آپ آخر کار امن پایے ہین
جب آپ وہان سے لوٹے تو آپ سے منصور کا غلام ربیع نامی عمدہ جائزہ اور بہاری کسوت لیے ہوئے ملا۔
قتل بعض الطغاة مولاه فلم یزل لیلة یصلی ثم دعا علیه عند السحر فسمعت الاصوات بموته
ولما بلغه قول الحکم بن عباس الکلبی صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة + ولم نر مهدیا
علی الجذع یصلب + قال اللهم سلط علیه کلبا من کلابك فافترسه الاسد (صواعق
محرقه) روایت ہے کہ ایک بعض بدمعاشون مین سے آپکے ایک غلام کو مار ڈالا۔ آپ تمام رات نماز پڑہتے
رہے صبح کے قریب آپنے دعا فرمائی اور اسکے مرنیکا آوازہ سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کے
شعر کی خبر لگی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے تمہارے زید کو درخت کے تنہ سے پہانسی دیا ہے اور ہمنے
کسی مہدی کو نہین دیکہا کہ کسی درخت کے تنہ سے صلیب دیا گیا ہو آپنے شعر سنکر اپنے کتون مین سے ایک کتا اسپر مسلط کر پس اسکو شیر نے پہاڑ ڈالا
ومن مکاشفاته اراد بنو هاشم مبایعة محمد الملقب بالنفس الزکیة واخیه فی اواخر دولت
بنی امیه وضعفهم وارسل لجعفر لیبایعهما فامتنع فقال والله لیست لی ولا لهما۔ انها
لصاحب القباء الاصفر لیلعبن بها صبیانهم وغلمانهم وکان المنصور العباسی یومئذ
حاضرا وعلیه قباء اصفر فمازالت کلمة جعفر تعمل فیه حتی ملکوا۔ وسبق جعفرا الی ذلك والده
الباقر فانه اخبر المنصور بملك الارض شرقها وغربها وطول مدتها۔ قال له المنصور وملك بنی
امیه اطول ام ملکنا فقال ملککم ولیلعبن بهذا الملك صبیانکم کما یلعب بالکرة فلما
الخلافة للمنصور تعجب من قول الباقر (صواعق محرقه) آپکے مکاشفات مین سے ہے کہ دولت
بنی امیہ کی آخری وقت مین جبکہ ان کو ضعف پیدا ہو گیا بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزکیہ اور
اسکے بہائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بہی بیعت کی تکلیف دی آپنے بیعت سے
انکار فرماکر کہا واللہ یہ نہ میرے لیے ہے نہ ان دونون کے لیے بلکہ زرد کپڑے والے کیواسطے ہے
اسکے بچے اور لڑکے اسکے ساتہہ کہیلینگے منصور عباسی اسوقت موجود تہا۔ اور زرد رنگ کے کپڑے
پہنے ہوے تہا پس آپکے پیش گوئی نے بنی عباس مین ظہور کیا اور منصور سلطنت کا مالک ہو گیا اور
آپسے پہلے آپکے والد ماجد امام محمد باقر نے منصور کو بادشاہ ہونے سے آگاہ کیا تہا۔ اور اسکی
سلطنت کی حدود شرقی اور غربی اور طول مدت سے خبر دی تہی منصور نے حضرت باقر سے پوچہا

تھا کہ بنی امیہ کی مدت سلطنت زیادہ ہو یا ہماری مدت سلطنت آپ نے ارشاد بیان کیا تھا کہ تمہاری مدت سلطنت بہت زیادہ ہوگی اور تمہارے بال بچے اس ملک کے ساتھ کھیلیں گے جس طرح سے کہ گیند کے ساتھ کھیلا جاتا ہے جب منصور کو خلافت ملگئی تو جناب باقر علیہ السلام قول کو یاد کرکے تعجب کیا کرتا تھا +

اخرج ابو القاسم الطبری من طریق ابن وهب فقال سمعت اللیث بن سعد یقول حججت ثلاث عشر ومائة فلما صلیت فی المسجد رقیت ابا قبیس فاذا رجل جالس یدعو فقال یا رب یا رب حتی انقطع نفسه ثم قال یا حی یا حی حتی انقطع نفسه ثم قال الهی انی اشتهی العنب فاطعمنیه واللهم ان بردی قد خلقا فاکسنی - قال اللیث والله ما استتم کلامه حتی نظرت الی سلة مملوة ولیس علی الارض یومئذ عنب واذا بردین موضوعین لم ار مثلهما فی الدنیا فاراد ان یاکل فقلت انا شریکک فقال ولم فقلت لانک دعوت وکنت اٰمن - فقال تقدم وکل فتقدمت واکلت عنبا لم اکل مثله قط ما کان بہ عجم فاکلنا حتی شبعنا ولم تتغیر السلة فقال لاتدخر ولا تخباء منه شیئا ثم اخذ احد البردین ودفع الی الاخر فقلت انا غنی عنه فاتزر باحدهما وارتدی بالاخری ثم اخذ بردیه الخلقین ونزل وهما بیده فلقیه رجل بالسعی فقال اکسنی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما کساک اللہ فانی عریان فدفعهما الیه فقلت من هذا قال جعفر الصادق فطلبته لیعد ذلک لاسمع منه شیئا فلم اقدر علیه (صواعق محرقہ)

ابو القاسم طبری اپنی تاریخ میں ابن وہب کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے لیث ابن سعد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کرنے کو گیا - میں عصر کی نماز پڑھکر جبل ابو قبیس پر گیا - کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا دعا مانگ رہا ہے اور یا رب یا رب کہتا ہے یہانتک کہ اسکی آواز منقطع ہوگئی پھر اس نے یا حی یا حی کہا یہانتک کہ پھر اسکی آواز بند ہوگئی - پھر دعا کی کہ الٰہی میں انگور کی آرزو رکھتا ہوں تو مجھے انگور کہلا - اور میری دو نو چادریں پرانی ہوگئی ہیں مجھے نیا لباس پہنا - لیث کہتا ہے واللہ ابھی انکی دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ میں نے انگور کے بہری ہوئی ایک پٹاری دیکھی ان دنوں دنیا میں کہیں انگور کا پتہ بھی نہیں تھا - اور دو نوں چادریں اسکے ساتھ دہری ہوئی تہیں کہ میں نے دنیا میں ویسی چادریں نہیں دیکھی تہیں پس وہ انگور کہانے لگے میں نے کہا میں بھی آپکا شریک حال ہوں کہنے لگے کیوں میں نے کہا جب آپ دعا کرتے تہے تو میں آمین کہتا تہا کہنے لگے آگے بڑہو میں آگے بڑہکر کہانے لگا میں نے ایسے لذیذ انگور کبھی نہیں کہائے اور ان میں دانہ نہیں تہا

ہم کہا کر سیر ہو گئے اس ٹپاری کو دیکہا [illegible] بہری ہوی تہی آپنے فرمایا اس سے ذخیرہ مت کریو نہ چہپائیو پہر ایک چادر مجہکو دی مینے کہا مجہے اسکی ضرورت نہین آپنے ایک کو اوڑہ لیا اور دوسری کا تہبند بنایا اور دونون پرانی چادرین ہاتہہ مین لیے ہوے نیچے اترے ایک آدمی ملا کہنے لگا یا ابن رسول اللہ آپ مجہے لباس پہنائیں بتصدق اسکے کہ خدانے آپکو لباس پہنایا ہے کیونکہ مین ننگا ہون آپنے دونون چادرین اسکو دیدین مینے اس سائل سے پوچہا یہ کون ہین اس نے کہا یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہین۔ اسکے بعد پہر مینے آپکو بہت ڈہونڈا تا کہ مین آپ سے کوئی حدیث سنون لیکن مینے آپ کو نہ پایا ؎

توفی سنہ ۱۴۸ اربع وثمانین ومائۃ مسموما (صواعق محرقہ) آپ ۱۴۸ھ ہجری مین زہر سے فوت ہوئے ؎

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات جعفر الصادق سنہ ۱۴۸ فی شوال ولہ من ثمان وستون سنۃ فقال انہ مات مسموماً فی ایام المنصور ودفن بالبقیع واولادہ سبعۃ او ستۃ واشہرہم الکاظم ومن تصنیفاتہ کتاب الجفر (تذکرہ خواص الامہ) ابن الصباغ المالکی المکی کہتے ہین کہ جناب امام جعفر صادق ۱۴۸ھ شوال کے مہینے مین زہر سے فوت ہوئے انکی اڑسٹہہ برس کی تہی منصور کی خلافت کے دنون مین آپکا انتقال ہوا۔ اور مزار بقیع مین دفن ہوئے آپ کی اولاد چہہ یا سات تہے جن مین سے زیادہ مشہور جناب امام کاظم ہین۔ آپ کی تصنیفات مین کتاب جفر والجامع ہے ؎

امام موسی الکاظم علیہ السلام

ہو موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ وعلی آبائہ السلام ولد موسی الکاظم بالابواء سنہ ۱۲۸ امہ ام ولد یقال لہا حمیدۃ البربریہ کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرۃ الکاظم والصابر والصالح والامین (تذکرہ خواص الامہ) آپکا نام موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہے آپ کا تولد ابواء ایک موضع کا نام ہے جو بین مکہ اور مدینہ کے ہے جہان پر جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقد مطہر ہے۔ اور صاحب قاموس کے نزدیک ابوا مین عبداللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اور حضرت آمنہ خاتون کا مزار دار النابغہ مین ہے جو مکہ کے ایک گہر کا نام ہے (بعض کے نزدیک امام محمد باقر بہی ابوا مین ہی تولد ہوئے ہین) مین ۱۲۸ھ کو ہوا تہا آپکی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا اسم مبارک حمیدہ بربریہ تہا

آپکی کنیت ابوالحسن ہے اور الکاظم اور الصابر اور الصالح اور الامین آپکے القاب ہین۔

وکان یکنی بعبد الصالح لکثرۃ عبادتہ واجتہادہ وقیامہ اللیل وکان اذا بلغہ عن احد یؤذیہ یبعث الیہ بمال (طبقات الحفاظ للذہبی) بباعث کثرت عبادت اور اجتہادات اور بیداری کے آپ کو عبد الصالح بھی کہتے تہے جب آپ آگاہ ہوجاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے تو آپ کچھہ مال اسکے پاس بہیجدیتے ؛

فی فصول المہمہ کان موسی الکاظم اعبد اہل زمانہ واعلمہم واسخاہم کفا واکرمہم نفسا وکان یتفقد فقراء اہل المدینۃ فیحمل الیہم الدراہم والدنانیر الی بیوتہم لیلا وکذلک النفقات ولا یعلمون من ای جہۃ وصلہم ذلک ولم یعلموا بذلک الا بعد موتہ فصول مہمہ مین لکہا ہے کہ جناب امام موسی الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگون مین سب سے زیادہ عابد اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتہہ والے اور بزرگ نفس والے تہے آپ فقراء اہل مدینہ کے حال پر مہربانی فرماتے اور انکے گہرون مین درہم ودینار اور کہانا وغیرہ بہیجتے اور ان لوگون کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ کہان سے آتا ہے اور یہ راز انپر امام کی وفات تک نہ کہلا ؛

وفی الصواعق وکان معروف عند اہل العراق بباب قضاء الحوائج عند اللہ اعبد اہل زمانہ واسخاہم علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکہتے ہین کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق مین خدا کیطرف سے حاجتون کے پورا ہونے کا دروازہ مشہور تہے اور اپنے زمانہ مین سب لوگون سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ عابد تہے ؛

(وایضا فیہ) سالہ الرشید کیف قلتم نحن ذریۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی ان قال عیسی ولیس لہ اب وایضا فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الایۃ ولم یدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند مباہلۃ النصاری غیر علی وفاطمۃ والحسن والحسین فکان الحسن والحسین ہما الابناء کہتے ہین کہ ہارون رشید نے آپ سے پوچہا کہ آپ اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کہلاتے ہین۔ اور آپ تو علی کی اولاد ہین۔ جناب امام موسی کاظم نے قرآن کی یہ آیت پڑہی کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تہے۔ یہانتک کہ حضرت عیسی کے نام تک پہونچے اور فرمایا کہ عیسے کا کوئی باپ نہین تہا۔ اور دوسری یہ آیت پڑہی کہ پس جو کوئی تجہسے جہگڑے اس کے بعد کہ تجہکو علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ ہم پکارین اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹونکو۔ آخر آیت تک

پڑہکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ نصاری کے مقابلہ مین سوا علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام
کے دوسرے کسیکو نہین لے گئے۔ پس حسنین آپکے ابنا ٹھہرے۔

ومن بدیع کراماته ما حکاه ابن الجوزی والرامهرمزی وغیرهما عن شقیق البلخی انه خرج حاجًا
سنه تسع واربعین ومائة فراه بالقادسیة متفردا عن الناس فقال فی نفسه هذا فتی من
الصوفیة ان یکون کلا علی الناس فمضی الیه فقال یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض
الظن اثم فاراد ان یحالله فغاب عنه عن عینیه فما راٰه الا بواقصه یصلی واعضاءه تضطرب
ودموعه تتجاوز فجاء الیه لیعتذر فخفف فی صلوته فقال له وانی غفار لمن تاب وآمن
فلما نزلوا رماله راٰه علی بئر سقطت رکوته فیها فدعی فطغی الماء حتی اخذها وتوضأ
وصلی اربع رکعات ثم مال الی کثیب رمل فطرح منه فیها وشرب فقال له اطعمنی من
فضل ما رزقك الله تعالی فقال یا شقیق ان تزید لم تزل انعم الله علیك ظاهرة وباطنة
فاحسن ظنك بربك فناولنیها فشربت منها فاذا سویق وسکر وما شربت والله الذ منه
ولا اطیب منها فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتهی شرابا ولا طعاما ثم لم اره الا
بمکة وهو بغلمان وغاشیة وامور علی خلاف ما کان علیه بالطریق (صواعق محرقه) آپ
کی کرامات بدیعہ مین سے ایک وہ حکایت ہے جسکو ابن الجوزی اور رامہرمزی رحمہما اللہ نے شقیق
بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ۱۴۹ھ ایک سو انچاس مین شقیق حج کرنے کو گئے اور قادسیہ
مین جناب امام کاظم کو دیکھا کہ لوگون سے جریدہ طور پر تشریف لیجا رہے ہین شقیق اپنے دل
مین کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگون کا بار خاطر بنے آپ شقیق کے پاس سے
ہوکر گذرے اور یہ آیت پڑہی کہ (اے شقیق اتم پرہیز کرو بہت سے گمانون سے بعض گمان گناہ ہین شقیق
کہ کہین ایک جگہہ آپ کی صحبت مین فروکش ہون۔ لیکن آپ شقیق کی نگاہون سے پوشیدہ
ہوگئے پہر آپ کو واقصہ مین نماز پڑہتے ہوئے دیکھا کہ آپکے تمام اعضا کانپ رہے ہین اور آنسو
جاری ہین شقیق آپکی خدمت مین عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے آپنے اپنی نماز مین تخفیف
فرماکر یہ آیت پڑہی کہ (مین بخشنے والا ہون اسکو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا) جب رمالہ مین
پہر پہنچے تو شقیق نے پہر انکو دیکھا کہ ایک کوئین مین آپ کا لوٹا گر گیا ہے اور آپنے اوپر لوٹے کو
مانگا اور کوئین مین پانی بلند ہوگیا یہانتک کہ آپنے لوٹا پکڑ لیا۔ اور وضو فرمایا اور نماز کی چار
رکعات پڑہین پہر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تہوڑی سی ریت لیکر لوٹے

مین ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا کہ آپ کو خدا نے کھلایا ہے آپ اسکا جوٹھا مجھکو عنایت فرماوین آپ نے فرمایا نہین اے شقیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا تجھے اپنی نعمتین عطا فرمایا کرے پس تو اپنے رب کیجانب اپنا گمان نیک رکھا کر پہر آپ نے وہ لوٹا مجھے دیدیا مینے اس سے پیا تو وہ ستو اور شکر سے بہرا ہوا پایا۔ مینے کبھی ایسے لذیذ ستو نہین پیے تھے اور نہ اس سے زیادہ خوشبودار دیکھے تھے پس مین سیر ہوگیا کئی دن تک مجھکو پہر بہوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پہر راستے مین آپکو نہ دیکھا جب مکہ مین پہونچا تو دیکھتا ہون کہ آپ نوکرون اور خدمتگارون کے درمیان سوار تشریف لیجاتے ہین اور جن امور کو مینے راہ مین دیکھا تھا ان کے برخلاف بڑی شان و شوکت سے آپکی سواری جارہی ہے۔

وکان الموسی الهادی حبسه اولا ثم اطلقه لانه رای علیا یقول له هل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم فانتبه وعرف انه المراد فاطلقه لیلا ولما قال له الرشید حین راٰه جالسا عند الکعبة انت الذی یبایعك الناس سرا فقال انا امام القلوب وانت امام الجسوم ولما اجتمعا امام الوجه الشریف علی صاحبه افضل الصلوٰة والسلام قال الرشید السلام علیك یا ابن عم فقال الکاظم السلام علیك یا ابت و کانت سببا لامساکه وحمله معه الی بغداد وحبسه فلم یخرج من حبسه الا میتا مقیدا ودفن جانب الغربی من بغداد (صواعق محرقه) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپکو قید کیا تھا پہر چھوڑدیا کیونکہ اس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا تھا کہ آپ اس سے فرمارہے ہین تم اسی لیے سے خلافت چاہتے تھے کہ تم لوگ زمین مین فساد اور قطع رحم کرو۔ موسی الہادی نے خواب سے بیدار ہو کر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہین پس آپ کو راتہی مین رہا کردیا۔ اور پہر جب رشید نے آپکو کعبے کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا آپ ہی لوگون سے پوشیدہ بیعت لیتے ہین۔ آپنے فرمایا مین دلون کا امام ہون اور تو جسمون کا امام ہے جب ہر دو کہ دلون کا امام اور جسمون کا امام دونون ملکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روبرو کھڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کرے گا اے ابن عم السلام علیک اور کاظم عرض کریگا السلام علیکم اے میرے باپ یہی آپ کی گرفتاری کا سبب ہوا ہارون رشید آپکو گرفتار کرکے بغداد مین لے آیا اور قید رکھا تا وقت انتقال آپ اس سے رہا نہ ہوئے۔ اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے۔

ولما حج الرشید سعی به الیه وقیل ان الاموال یحمل الیه من کل جانب حتی اشتری ضیعة بثلاثین

الف دینار فقبض علیہ و انفذہ لامرہ بالبصرۃ عیسی بن جعفر بن المنصور فحبسہ سنۃ ثم کتب الیہ
الرشید فی دمہ فاستعفی و اخبر انہ لم یدع علی الرشید وانہ ان لم یکن یرسل من یتسلمہ والا خلی
سبیلہ فبلغ الرشید کتابہ فکتب للسندی ابن شاہک بتسلیمہ و امرہ فیہ فجعل لہ سما فی طعامہ
وقیل فی رطب فتوعک ومات بعد ثلاثۃ ایام وعمرہ خمسۃ وستون سنۃ (صواعق محرقہ)
جب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت کسی نے رشید کے پاس شکایت کی
کہ آپکے پاس ہر طرف سے مال آتا ہے اور آپنے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے آپکو
ہمراہ کر لیا اور عیسی بن جعفر بن منصور کو حاکم بھیجکر آپکو قید کر دیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے
پھر انکے قتل کے لیے عیسے کو لکھا عیسے نے آپکے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکھ بھیجا کہ خلیفہ کسی
آدمی کو بھیجدیں تاکہ میں امام کو اسکے سپرد کر دوں۔ اگر نہیں بھیجے گا تو میں انکو چھوڑ دونگا جب رشید
کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اسنے لکھ بھیجا کہ امام کو سندی بن شاہک کے سپرد کر دے اور سندی کو جناب
امام کے قتل کرنیکا حکم بھیجدیا اوسنے آپکے کھانے میں زہر ملا دیا۔ کہتے ہیں کہ کھجور میں آپ
کو زہر دیا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہوتے تھے تین دن کے بعد انتقال فرما گئے آپکی عمر اسوقت پینسٹھ
برس کی تھی +

وتوفی فی خمس من شہر رجب سنہ ۱۸۳ھ واولادہ فی فصول المہمہ سبعۃ وثلاثون واشہرہم
علی الرضا آپکا انتقال پانچویں رجب ۱۸۳ھ کو ہوا۔ اور فصول مہمہ کے مصنف نے ۳۷ آپکی اولاد
کے آدمی لکھے ہیں +

ومن مصنفاتہ مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیۃ
الابرار (کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون) آپکی مشہور تصانیف میں مسند ہے جسکو حافظ
ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے +

امام علی بن موسے الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدینۃ سنہ ۱۴۸ھ وقیل سنہ ۱۵۳ھ امہ ام ولد یقال لہا ام البنین و
اسمہا اروی کنیتہ ابو الحسن القابہ الرضا والصابر والزکی والولی (تذکرہ خواص الامۃ)
جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا ۱۴۸ھ یا ۱۵۳ھ کو مدینہ طیبہ میں تولد ہوئے آپکی
والدہ ماجدہ ام الولد تھیں جنکو بعض نے ام النبین لکھا ہے۔ انکا اسم شریف اروی تھا

الثامن

جناب امام کی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا۔ اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہین ❊

قال ابراهیم بن العباس ما رأیت اعلم منه وکان المامون یمتحنه بالسوال عن کل امر فیجیبه الجواب الشافی وکان قلیل النوم کثیر الصوم لا یفوته صوم ثلاثة ایام من کل شهر وکان کثیر الخیر واکثر ما یکون فی اللیالی المظلمة وکان جلوسه فی الصیف علی حصیر و فی الشتاء علی مسح (تذکرہ خواص الامہ)

ابراہیم بن عباس کہتا ہے کہ مینے ان سے زیادہ کوئی عالم نہین دیکھا ماموں اکثر سوالات مین اُن کا امتحان لیا کرتا تہا۔ اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تہے۔ آپ بہت کم سوتے تہے۔ اور روزے کثرت سے رکہا کرتے تہے۔ ہر مہینے کے تین دن کے روزے آپنے کبہی نہین فوت کیے آپ اکثر اندہیری راتون مین خیرات دیا کرتے تہے۔ اور گرمی کے دنون مین چٹائی پر اور جاڑے کے دنون مین کمبل پر بیٹہا کرتے تہے ❊

وفی الصواعق هو انبههم ذکرا واجلهم قدرا ومن ثم احله المامون محل مهجته وانکحه ابنته واشرکه فی مملکته وفوض الیه امر الخلافة فانه کتب بیده کتابا سنة احدی ومائتین بان علی الرضا ولی عهده واشهد علیه جمعا کثیرا لکنه توفی قبله فاسف علیه کثیرا واخبر قبل موته بانه یاکل عنبا ورمانا مسموما وان المامون یرید دفنه خلف الرشید ولم یستطع وکان ذلک کله کما اخبر به (صواعق محرقہ) صواعق محرقہ مین ہے کہ سب سادات سے از روی ذکر کے روشن تر ہین اور قدر مین سب سے برتر ہین اسیوجہ سے ماموں نے اپنے سینہ مین انکو جگہہ دی تہی اور اپنی بیٹی کے ساتھ انکا نکاح کیا تہا۔ اور اپنی مملکت مین شریک بنایا تہا اور امر خلافت انکی طرف سپرد کرکے ۲۰۱ھ ہجری مین ایک جماعت کی گواہی سے آپکی ولی عہدی کا عہد نامہ اپنے ہاتہہ سے لکہدیا تہا۔ لیکن آپ اس سے پہلے انتقال فرما گئے جسپر کہ ماموں کو نہایت افسوس ہوا آپنے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تہا کہ آپکو زہر دار انگور یا انار کہلایا جائیگا ماموں کا ارادہ تہا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو مین خود دفن ہو لیکن یہ بات اسکو حاصل نہوئی اور ماموں کی جگہہ پر جناب امام دفن ہوئے۔ یہ سب خبرین جناب امام نے اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی ہین ❊

عن موسی بن عمران قال رأیت علیا الرضا فی مسجد المدینة وهارون الرشید یخطب قال ترونی و ایاه ندفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص الامہ) موسی بن عمران ناقل ہین کہ مینے جناب امام علی الرضا علیہ التحیہ والثنا کو مدینہ کی مسجد مین دیکہا اسوقت ہارون رشید منبر پر خطبہ پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا مین دیکہتا ہون کہ مین اور یہ یعنے ہارون رشید ایک گہر مین دفن ہونگے ❊

ومنهم الیه معروف الکرخی استاذ السری السقطی لانه اسلم علی یدیه (رواه الحاکم) معروف کرخی استاذ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں میں سے تھے کیونکہ وہ آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے ؛

عن محمد بن عیسی بن حبیب قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحاج فیه ببلدنا فسلمت فوجدت عنده طبقا من خوص المدینة فیه تمر صیحانی فناولنی منه ثمانی تمرة فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابو الحسن علی الرضا من المدینة ونزل ذلك المسجد وهرع الناس للسلام علیه فمضیت نحوه فاذا هو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فیه وبین یدیه طبق من خوص المدینة فیه تمر صیحانی فسلمت علیه فاستدنانی وناولنی قبضة من ذلك التمر فاذا عدتها بعدد ما ناولنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت له زدنی فقال لو زادك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزدناك (رواه الحاکم) محمد بن عیسے بن حبیب کہتا ہے کہ میں نے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد میں آپ فروکش ہوئے ہیں میں حضور کے سلام کے لیے حاضر ہوا ہوں اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کا طبق رکھا ہوا ہے جس میں صیحانی کھجوریں ہیں آپ نے مجھکو ان میں سے آٹھ کھجوریں عطا فرمائی ہیں جب اس خواب پر بیس دن گذر گئے تو جناب امام ابو الحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد میں اترے اور لوگ سلام کے لیے دوڑے میں بھی آپکے پاس گیا دیکھا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکھتے ہیں جس جگہ پر کہ میں نے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور مدینہ کی کھجور کے پتوں کا طبق صیحانی کھجوروں سے بھرا ہوا آپکے سامنے رکھا ہوا ہے میں نے سلام عرض کیا آپ نے مجھے قریب بلا کر مٹھی بھر کر ان کھجوروں میں سے عطا فرمائیں میں نے انکو شمار کیا تو اسی تعداد کے مطابق پائیں جو مجھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا فرمائی تھیں۔ میں نے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجھے زیادہ عطا کریں آپ نے فرمایا اگر تجھے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کرتے تو ہم بھی زیادہ دیتے ۔

وفی الصواعق لما دخل نیسابور کما فی تاریخها وشق سوقها وعلیه مظلة لا یری من ورائها تعرض له الحفظان ابو زرعة الرازی ومحمد بن اسلم الطوسی ومعهما من طلبة العلم والحدیث ما لا یحصی فتضرعا الیه ان یریهم وجهه ویروی لهم حدیثا عن آبائه فاستوقف البغلة وامر غلمانه بکشف المظلة واقر عیون تلك الخلائق برؤیة طلعته المبارکة فکانت له ذؤابتان معلقتان علی عاتقه والناس بین صارخ وباك ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلته۔ فصاحت العلما

یامعاشر الناس انصتوا فانصتوا واستملی منہ الحافظ المذکوران فقال حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیہ جعفر عن ابیہ محمد الباقر عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابیطالب قال حدثنی حبیبی وقرۃ عینی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم قال حدثنی جبرئیل قال سمعت رب العزۃ سبحانہ یقول لا الٰہ الا اللہ حصنی فمن قالہا دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی ۔ ثم ارخی الستر وسار فعد اہل المحابر والدوی الذی یکتبون فانافوا عشرین الفا وفی روایۃ ان الحدیث مروی ۔ الایمان معرفۃ بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان ۔ لعلہما واقعتان ۔ وقال احمد لو قرأت ہذہ الاسناد علی مجنون لبرئ من جنتہ صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر تاریخ نیساپور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیساپور میں تشریف لیگئے تو زائرین کے ازدحام سے چلنا دشوار تھا ۔ آپ ایک خچر پر سوار تھے اور آپ پر چپاتا لگا ہوا تھا ۔ جسکی وجہ سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے ابوزرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث نے آگے بڑہکر باگ تہام لی ۔ طلبہ علم اور محدثین کی جماعت کثیر ان دونوں کے ہمراہ تھی جو شمار میں نہیں آسکتی تھی ۔ دونو بزرگوں نے نہایت عجز سے عرض کی کہ حضور لوگوں کو اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمائیں ۔ اور اپنے آباء کرام کی کوئی حدیث سنائیں ۔ آپنے خچر کو کھڑا کردیا اور چتری کو اتار دیا ۔ آپ کی طلعت مبارک کو دیکھکر خلقت کی آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہوئی ۔ دو گیسو آپ کے کندہوں پر لٹکے ہوئے تھے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں لوٹتے ۔ اور خچر کے پاؤں کو چومتے تھے ۔ علما نے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہوجاؤ تمام لوگ خاموش ہوگئے دو حافظان حدیث کی التماس پر آپنے فرمایا مجھ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے ۔ اور ان سے انکے والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے ۔ اور ان سے ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت کیا ہے اور ان سے انکے اب مکرم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے ۔ اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل ہیں کہ وہ اپنے والد مہربان جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آگاہ کیا ۔ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ میرا حصن ہے اور جو میرے حصن میں داخل ہوا میرے عذاب سے بیخوف ہوا ۔ یہ کہکر جناب امام نے پردہ چھوڑ دیا ۔ اور تشریف لیگئے ۔ جو لوگ کہ دوات اور قلم لیکر اس حدیث کو لکھ رہے تھے انکا شمار کیا گیا تو انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہونچ گئی ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جناب امام نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے ساتھ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے ۔ شاید یہ دونوں واقعے علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر

اس حدیث کو انہیں اسناد کے ساتھ پڑھکر دیوانہ پر پہونکا جائے تو البتہ اسکی دیوانگی جاتی رہے گی۔ اور وہ
تندرست ہو جائیگا ✦

وکانت وفاته سنة ٢٠٣ فی اخر صفر وعمره خمس وخمسون ودفن بسنا اباد رستاق من اعمال طوس و
اولاده خمسة واشهرهم جواد (صواعق) آپ کی وفات سنہ ۲۰۳ میں صفر کے آخرے تاریخوں میں ہوئی ہے
اسوقت انکی عمر پچپن برس کی تھی۔ آپ قریہ سنا آباد مین جو شہر طوس کا ایک گانون ہے دفن ہوئے
ہین آپکی پانچ اولاد تھین جن مین زیادہ مشہور امام جواد علیہ السلام ہین ✦

ومن مصنفاته مسند اهل البیت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات مین سے مشہور کتاب مسند اہل
بیت ہے جس مین اہل بیت کے روایات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے ✦

امام جواد علیہ السلام

امه ام الولد یقال لها سکینة المرسیة وکنیته ابو جعفر ککنیة جده محمد الباقر ولقبه۔ تقی
والجواد والقانع والمرتضی ولد بالمدینة تاسع عشر رمضان سنة ١٩٥ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی
والدہ ماجدہ ام ولد تھین جنکا نام نامی سکینۃ المرسیہ تھا جناب امام کی کنیت آپکے جد امجد امام محمد باقر
علیہ السلام کی کنیت پر ابو جعفر تھی آپکے اشہر القاب تقی اور جواد ہین اور القانع اور المرتضی کے
القاب سے بھی مشہور ہین انیسوین رمضان سنہ ۱۹۵ کو مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا ✦

(وفی الصواعق) کان واقف والصبیان یلعبون فی ازقة بغداد اذ مر المامون ففروا ووقف محمد
وعمره تسع سنین فالقی محبته فی قلبه فقال له یا غلام ما منعك من الانصراف فقال له یا
امیر المومنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعه لك ولیس لی جرم فاخشی والظن بك حسن ان
تضر من لا ذنب له فاعجبه کلامه وحسن صورته فقال ما اسمك واسم ابیك فقال محمد بن
علی الرضا فترحم علیه وعلی ابیه وساق جواده وکان معه بزاة للصید فلما بعد عن العمران
وارسل بازا علی دراجة فغاب عنه ثم عاد وفی منقاره سمکة وتعجب من ذلك غاية العجب و
رجع فرای الصبیان علی حالهم ومحمد عندهم ففروا الا محمد فدنا منه وقال یا محمد ما
فی یدی فقال یا امیر المومنین ان الله خلق فی بحر قدرته سمکا صغارا تصیدها بزاة الملوك
والخلفاء فیختبر بها سلالة اهل المصطفی علیه و علیهم السلام فقال له انت ابن الرضا حقا
واخذه معه واحسن الیه وبالغ فی اکرامه ولم یزل مشفقا به مما ظهر له بعد ذلك

من فضله وعلمه وکمال عقله وظهور برهانه مع صغر سنه وعزم علی تزویج بنته ام الفضل وصمم
علی ذلك فمنعه العباسیون من ذلك خوفا من ان یعهد الیه کما عهد الی ابیه فذکر لهم انما اختاره
لتمیزه علی کافة اهل الفضل علما ومعرفة وحلما مع صغر سنه فتنازعوا فی اتصاف محمد بذلك ثم
تواعدوا علی ان یرسلوا الیه من یختبره فارسلوا الیه یحیی بن اکثم وخواص الدولة فامر المامون
بفرش حسن لمحمد فجلس علیه فساله یحیی مسائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخلیفة
احسنت یا ابا جعفر فان اردت ان تسال یحیی ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول - رجل نظر الی
مراة اول النهار حراما ثم حلت له عند ارتفاع الشمس ثم حرمت علیه عند الظهر ثم حلت له
العصر ثم حرمت علیه المغرب ثم حلت له العشاء ثم حرمت علیه نصف اللیل ثم حلت له الفجر فقال
یحیی لا ادری فقال محمد امة نظرها اجنبی وهو حرام ثم اشتراها عند ارتفاع النهار واعتقها
الظهر وتزوجها العصر وظاهر منها المغرب وکفر العشا وطلقها رجعیا نصف اللیل وراجعها الفجر
فعند ذلك قال المامون للعباسیین قد عرفتم ما تنکرون ثم زوجه فی ذلك المجلس بنته ام الفضل
ثم توجه بها الی المدینة فارسلت تشتکی منه لابیها انه تسری علیها فارسل الیها ابوها انا لم
نزوجك له لنحرم علیه حلالا فلا تعودی بمثله صواعق محرقہ مین ہے کہ ایکدن آپ بغداد کی گلی مین کھڑے
ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے مامون کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہے اسوقت آپ کی
عمر نو برس کی تھی مامون نے جب جناب امام کو دیکھا - تو اسکے دل مین امام کی محبت پیدا ہوگئی اور آپ سے
پوچھنے لگا اے لڑکے تو کیون نہین بھاگ گیا - آپنے جواب دیا یا امیر المومنین رستہ تنگ نہین تھا کہ میرے
ہٹ جانے سے تمہاری سواری کا رستہ کشادہ ہوجاتا - اور مین مجرم نہین تھا کہ آپکے خوف سے بھاگ جاتا
اور تمہاری نسبت میرا گمان بھی نیک تھا - کہ بغیر جرم کے کسی کو نہین بھگائینگے - مامون کو یہ کلام
نہایت پسند آیا - اور آپکی صورت بھلی معلوم ہوئی - پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے آپنے فرمایا
محمد بن علی الرضا - مامون کو آپ پر اور آپکے والد ماجد پر نہایت ترس آیا اور اپنی گھوڑا بڑھا دیا - مامون اس
وقت شکار کھیلنے کے لیے نکلا تھا - اور اسکے ساتھ چند باز تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز
کو تیتر پر چھوڑا وہ غائب ہوگیا جب لوٹ آیا تو اسکی چونچ مین ننھی سی ایک مچھلی تھی - مامون دیکھکر نہایت
متعجب ہوا اور وہان سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے مامون نے
قریب ہوکر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ مین کیا ہے آپنے فرمایا یا امیر المومنین خدا تعالے نے اپنے دریائے قدرت
مین ایک ننھی سی مچھلی پیدا کی ہے جسکو کہ بادشاہون کے باز شکار کرتے ہین اور اہل بیت مصطفی صلے

صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خبر دیتے ہین مامون نے کہا یہ شک آپ امام علی الرضا کے فرزند ہین آپکو اپنے ساتھ لیگیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا جس قدر کہ اسپر آپکے علم و فضل اور کمال عقل او ظاہر ہوا ہر ان کی حقیقت کہلتی گئی اسیقدر وہ آپکی تعظیم و تکریم مین مبالغہ کرتا گیا۔ آخر غرض اس نے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل کے نکاح کرنے کا قصد کیا۔ بنی عباس ابھی خوف سے مانع ہوئے کہ ان کے باپ کیطرح سے کہین انکو بھی ولیعہد نہ بنادے۔ مامون نے عباسیون سے کہا یہ صغر باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور علم مین انکے ممتاز ہونیکی وجہ سے انکو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے بنی عباس آپکے ان اوصاف مین تنازع کرنے لگے اور ان لوگون نے مقرر کیا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائین گے جو ان امور مین انکا امتحان کرے اس بات کے لیے انہون نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحییٰ بن اکثم کو پیش کیا سب اراکین دولت اسوقت جمع تھے خلیفہ نے جناب امام کے لیے ایک کاغذ مسند بچھانیکا حکم دیا جب جناب نے اسپر جلوس فرمایا یحییٰ نے ان سے چند مسائل پوچھے آپنے دلائل واضح سے جواب دیے خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر آپنے بہت ہی اچھی طرح سے انکے مسائل کا جواب دیا ہے۔ اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو مگر آپ یحییٰ سے ضرور پوچھین آپنے یحییٰ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ صبحکو ایک مرد نے ایک عورت کیطرف دیکھا۔ اور وہ اسوقت اسپر حرام تھی۔ پھر آفتاب کے طلوع کے وقت وہ اسپر حلال ہوگئی۔ پھر ظہر کیوقت اسپر حرام ہوگئی اور عصر کے وقت پھر حلال ہوگئی پھر مغرب کے وقت حرام ہوگئی پھر عشا کو حلال ہوگئی اور آدھی رات کو حرام ہوگئی۔ پھر فجر کو حلال ہوگئی یحییٰ نے کہا مین اس مسئلہ کو نہین جانتا۔ جناب امام نے فرمایا صبحکو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکھا وہ اسوقت اس مرد پر حرام تھی اور آفتاب کے طلوع کے وقت اسکو خرید لیا وہ اسپر حلال ہوگئی ظہر کے وقت اس نے اسکو آزاد کردیا اور عصر کے وقت اس سے نکاح کیا۔ اور مغرب کے وقت ظہار[*] کیا اور عشا کو کفارہ دیا۔ اور آدھی رات کو اسے طلاق رجعی دی۔ اور فجر کو اس سے رجوع کیا یہ سنکر مامون نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جھگڑتے تھے اب تمنے دیکھ لیا۔ پھر اسی مجلس مین جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کردیا۔ جناب امام مامون کی بیٹی کو لیکر مدینہ شریف چلے گئے وہان سے اسنے اپنے باپ کے پاس شکایت کر بھیجی کہ جناب امام کنیزون کے ساتھ خلا ملا رکھتے ہین مامون نے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہمنے تیرا نکاح انسے اسلیے نہین کیا کہ تو انپر خدا کے حلال کو حرام کرے ہرگز ایسی باتین پھر نکریو

و توفی فی المحرم سنۃ عشرین ومائتین ودفن فی مقابر قریش فی ظہر جدہ الکاظم وعمرہ خمس و ...

---

[*] ظہار بالکسر گفتن مرد زن خود را کہ تو بر من ہمچو پشت مادر منی یعنی گفتن کہ تو بر من حرام ہستی و شرعاً کفارہ نہ دہد حلال نمیگردد منتخب

عشرون سنة وقال انه سم ایضا (صواعق) آپ کا انتقال محرم ۲۲۰ھ کو ہوا۔ اور بغداد میں قبرستان قریش میں اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت کے پیچھے دفن ہوئے پچیس برس آپنے عمر پائی لکھتے ہیں کہ آپکو بھی زہر دیا گیا ہے۔

وقال ان ام الفضل بنت المامون سقته بامر ابیها (تذکرہ خواص الامۃ) سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامۃ میں لکھتے ہیں کہ ام الفضل مامون کی بیٹی نے اپنے باپ کے حکم سے آپکو زہر دیا۔

الامام علی العسکری علیہ السلام

قال ابن الخشاب فی تاریخ موالید اهل البیت ولد ابو الحسن علی الهادی بالمدینة فی رجب ۲۱۴ھ وامه ام ولد یقال لها سمانة المغربیة وکنیته ابو الحسن والقابه الهادی و المتوکل والناصح والنقی و المرتضی و الفقیه والامین و الطیب تاریخ موالید اہل بیت میں ابن الخشاب لکھتے ہیں کہ جناب امام ابو الحسن علی الہادی علیہ السلام کی ولادت باسعادت رجب ۲۱۴ھ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا کہ اسم مبارک سمانہ مغربیہ تھا۔ آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور المتوکل۔ اور الناصح اور النقی اور مرتضیٰ اور الفقیہ اور الامین اور الطیب لقب ہیں۔

وسمی العسکری لان الاشخاص من المدینة النبویة الی سر من رای واسکنه بها وکانت تسمی العسکر فعرف بالعسکری فکان وارث ابیه علما و سخاء ومن ثم جاءه الاعرابی من اعراب الکوفة وقال انی من المتمسکین بولای جدک وقد رکبنی دین اثقلنی حمله الا قصدک لقضائه سواک فقال کم دینک قال عشرة الاف درهم فقال طب نفسک بقضائه انشاء الله تعالی ثم کتب له ورقة فیها ذلک المبلغ دینا علیه وقال له ائتنی بها فی المجلس العام وطالبنی بها واغلظ فی الطلب ففعل فاستمهله ثلاثة ایام فبلغ ذلک المتوکل فامر له بثلاثین الفا فلما وصلته اعطاها الاعرابی فقال یا بن رسول الله ان العشرة الاف لا اقضی اربی فابی ان یسترد منه من الثلاثین شیئا فولی الاعرابی وهو یقول الله اعلم حیث یجعل رسالته ونقل بعض الحفاظ ان امراة زعمت انها شریفة بحضرة المتوکل فسال عمن یخبره بذلک فدل علی علی العسکری فجاء فاجلسه معه علی سریره فسال یخبره بذلک فقال ان الله حرم اولاد الحسین علی السباع فتلقی للسباع فعرض علیها ذلک فاعترفت بکذبها ثم قیل للمتوکل الا تجرب ذلک فیه فامر بثلاثة من السباع فجی بها فی صحن قصره ثم دعاه فلما دخل بابه اغلقت علیه والاسباع قد اصمت الاسماع من زئیرها فلما مشی فی الصحن یرید الدرجة مشت الیه وسکنت فقیس

ودارت حوله وهو يمسحها بكمه ثم دجعت فصعد المتوكل ويحدث معه ساعة ثم نزل ففعلت معه الاولى حتى خرج فاتبعه المتوكل بجائزة عظيمة فقيل للمتوكل افعل كما فعل ابن عمك قال اتريدون قتلي رجوا عنه
محرقه) آپ کا نام عسکری اسوجہ سے ہوا کہ آپ مدینہ منور سے سرمن راہ میں جسے سامرہ کہتے ہیں نکالے گئے تھے اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بھی ہے اسلیے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت میں اپنے والد ماجد کے وارث تھے ایک دفعہ کوفہ کے اعراب میں سے ایک اعرابی آپ کی خدمت میں آکر کہنے لگا میں آپ کی جد امجد کی دوستی کے ساتھ متمسک ہوں اور قرض کے بوجھ سے دب گیا ہوں میں آپکے سوا اسکے ادا ہونیکی سبیل نہیں جانتا آپنے فرمایا تجھے کتنا قرض دینا ہے کہنے لگا دس ہزار درہم آپنے فرمایا تو غم نہ کہا انشاء اللہ ادا ہو جائیگا۔ آپنے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکھدیا اور کہا کہ اس تمسک کو لیکر تو مجلس عام میں ہمارے پاس آئیو اور سخت تقاضا کیجیو۔ اس نے ویسا ہی کیا آپ نے اس سے میٹھی باتیں کرکے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ متوکل کو یہ معلوم ہوا اس نے تیس ہزار درہم آپ کی خدمت میں بھیجے آپنے وہ سب اس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری نہایت درجہ کی آرزو دس ہزار درہم تھے بیس ہزار آپ لے لیں آپنے تیس ہزار میں سے ایک درہم کے بھی واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت سے یہ کہتا ہوا لوٹا۔ کہ اللہ تعالی اپنی رسالت کے مقام کو خوب پہچانتا ہے بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہیں کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونیکا دعوی کیا۔ متوکل نے کہا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعوی میں آزمایش کیجاے لوگون نے جناب امام علی العسکری کیطرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو بلاکر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس عورت کے دعوے سیادت میں امتحان کرنے سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے درندون پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے تم درندون کو اسکے پیچھے ڈالدو یہ سنکر اس عورت نے اپنے جھوٹ کا اقرار کیا۔ لوگون نے متوکل سے کہا تم انکا تجربہ کیون نہین کرتے متوکل نے تین درندے قصر کے صحن میں چھڑوا دیے پھر جناب امام کو بلوایا آپ کو اس میں داخل کرکے دروازہ بند کردیا اور خود چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھنے لگا جب درندون نے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو خاموش ہو گئے جب آپ صحن میں پہونچکر سیڑھی پر چڑھنے لگے تو درندے آپکی طرف بڑھے۔ اور لپٹ گئے۔ اور آپکو چھوکر گرد پھرنے لگے آپ اپنی آستین انپر ملتے تھے پھر درندے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ متوکل جناب امام کے ساتھ چھت پر سے باتیں کرتا رہا اور اترآیا پھر جناب صحن سے باہر تشریف لے آئے متوکل نے آپکے پاس گران بہا صلہ بھیجا لوگون نے متوکل سے کہا تو بھی ایسا

کو کہا۔ جس طرح سے تیرے ابن عم نے کیا ہے متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہان ہو +
وتوفی ابو الحسن علی الہادی ولہ من العمر اربعون سنۃ یوم الاثنین لخمس لیال بقین من جمادی الآخرۃ
سنۃ ۲۵۴ ودفن فی دارہ بسر من راٰی ویقال انہ مات مسموما واولادہ اربعۃ اشہرہم حسن الخالص۔
(صواعق محرقہ) جناب امام ابو الحسن علی الہادی پیر کے دن پچیسوین جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ کو فوت ہوئے
آپکی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ مین اپنے گھر مین دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سے
رحلت ہوئی ہے آپ کی چار اولادین تھین جن مین سے جناب امام حسن الخالص زیادہ تر مشہور ہوئے

الامام حسن الخالص علیہ السلام

امہ ام ولد یقال لہا سوسن وکنیتہ ابو محمد والقابہ الخالص والسراج والعسکری ولد بالمدینۃ
لثمان خلون ربیع الآخر سنۃ ۲۳۲ (تذکرہ خواص الامۃ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھین جنکا نام
سوسن تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور آپکے القاب الخالص اور سراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھوین
ربیع الآخر سنہ ۲۳۲ کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے +
وقع لبہلول معہ انہ راٰہ وہو صبی یبکی والصبیان یلعبون فظن انہ یتحسر علی ما فی ایدیہم
فقال اشتری ما تلعب بہ فقال یا قلیل العقل ما للعب خلقنا فقال لہ فلماذا خلقنا قال للعلم والعبادۃ
فقال لہ من این لک ذلک قال من قول اللہ تعالیٰ افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون
ثم سالہ ان یعظہ فوعظہ بابیات ثم خر الحسن مغشیا علیہ فلما افاق قال لہ ما نزل وانت
صغیر لا ذنب لک فقال الیک عنی یا بہلول انی رأیت والدتی توقد النار بالحطب الکبار فلا
تتقد الا بالصغار وانی اخشی ان اکون من صغار حطب جہنم۔ ولما حبس قحط الناس بسر
من راٰی قحطا شدیدا فامر الخلیفۃ المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلاثۃ ایام
فلم یسقوا فخرج النصاری ومعہم راہب کلما مد یدہ الی السماء ہطلت ثم فی یوم الثانی
کذلک فشکہ بعض الجہلۃ وارتد بعضہم فشق ذلک علی الخلیفۃ فامر باحضار الحسن الخالص
فقال ادرک امۃ جدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یہلکوا فقال الحسن یخرجون
غدا وازیل الشک ان شاء اللہ تعالیٰ وکلم الخلیفۃ فی اطلاق اصحابہ من السجن فاطلقہم لہ
فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراہب یدہ مع النصاری غیمت السماء فامر الحسن بالقبض
علی یدہ فاذا فیہا عظم آدمی فاخذہ من یدہ وقال استسق فرفع یدہ فزال الغیم وطلعت الشمس

فتعجب الناس من ذلک فقال الخلیفۃ للحسن ما ھذا یا ابا محمد فقال ھذا عظم نبی ظفر بہ ھذا الراھب من بعض القبور ما کشف عن عظم النبی تحت السماء الا ھطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم فکان کما قال وزالت الشبھۃ عن الناس ورجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلاۃ الخلیفۃ تصل الیہ کل وقت (صواعق محرقہ) آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپکو بہلول دانائ دیکھا کہ لڑکے کھیل رہے ہیں اور آپ انکے قریب کھڑے رو رہے ہیں بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لیے روتے ہیں جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہیں بہلول نے کہا میاں صاحبزادے میں ایسی کھیلنے کی چیز تمہیں بھی مول لے دوں آپنے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول نے کہا پھر ہم کس چیز کے لیے پیدا ہوئے ہیں آپنے فرمایا علم اور عبادت کے لیے بہلول نے کہا آپ نے یہ بات کہاں سے حاصل کی ہے آپنے کہا خدای پاک کے کلام مبارک سے کہ آیا تم یہ جانتے ہو کہ تم بیکار پیدا ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کرو گے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند نصیحت کی باتیں پوچھیں آپنے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام بیہوش ہو کر بہلول پر گر گئے۔ جب افاقہ میں آئے تو اس نے پوچھا کہ آپکو کیا ہوا ہے۔ آپ ابھی بچے ہیں آپنے تو ابھی کوئی خطا نہیں کیا آپ نے فرمایا اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ موٹی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں اس طرح سے ہی مجھے بھی ڈر ہے کہ کہیں میں بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنجاؤں۔ اور جب آپ سامرہ میں قید ہو گئے لوگوں میں قحط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے لوگوں کو تین دن کی نماز استسقاء کے واسطے شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مینہ نہ برسا۔ عیسائیوں کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا ان میں ایک راہب تھا جب اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسیطرح ہوا۔ بعض جاہلوں کو شک پیدا ہو گیا۔ اپنے دین سے لوٹنے لگے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری حسن خالص علیہ السلام کو بلا کر کہا اپنی جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی دستگیری فرماویں قبل اسکے کہ ہلاک ہو جاوے جناب امام نے فرمایا لوگوں کو چاہیے کل شہر سے باہر نکلیں انشاء اللہ میں شک زائل کر دونگا۔ خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قید خانہ سے نکالدینے کا حکم دیا وہ سب رہا کیے گئے جب نماز استسقاء کے لیے شہر سے باہر نکلے راہب نے آسمان کیطرف ہاتھ پھیلائے۔ بادل پیدا ہو گیا جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اس میں ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی آپنے وہ ہڈی اسکے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اس نے ہاتھ اٹھایا ابر کھل گیا آفتاب نکل آیا

لوگ اس بات سے نہایت متعجب ہوئے خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا ابا محمد یہ کیا چیز ہے - فرمایا یہ کسی نبی کے
جسم مبارک کی ہڈی ہے - جو کسی قبر سے اس راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے اور نبی کے جسم اطہر کی ہڈی
کا یہ خاصہ ہے کہ جب آسمان کو برہنہ کر کے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہو جاتا ہے - چنانچہ اس کا
امتحان کیا گیا - ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا لوگوں کا شبہ ہٹ گیا - جناب
امام اپنے گھر کو تشریف لیگئے - اور نہایت عزت اور تکریم سے اقامت گزین رہے - اکثر بادشاہی
انعامات انکی خدمت میں پہونچتے رہتے تھے *

وفی فصول المہمہ ولما ذاع خبر وفاته ارتجت سر من رای وقامت صیحة واحدة عطلت الاسواق
وغلقت دکاکین ورکب بنو هاشم القواد والکتاب القضاة والمعدلون وسائر الناس الی جنازته
فکانت سر من رای یومئذ شبیه بالقیامة فلما فرغوا من تجهیزه بعث الخلیفة الی عیسی بن
المتوکل لیصلی علیه فصلی علیه دفن بالبیت الذی دفن فیه ابوه وکانت وفاته فی یوم
الجمعة لثمان خلون من شہر ربیع الاول سنة ٢٦٠ وعمره ثمان وعشرون سنة ویقال سم ایضاً
ولم یخلف غیر ولده ابی القاسم محمد الحجة - فصول المہمہ میں لکھا ہے کہ جب امام کے انتقال کی خبر
مشہور ہوئی تمام سامرہ ہل گیا اور شور و غوغا برپا ہوگیا بازار درہم برہم ہوگئی دکانیں بند ہوگئیں تمام
بنی ہاشم اور قصاص کا حکم دینے والے اور منشی اور قاضی اور عدالتی اور عامہ خلائق انکے جنازے کو
دوڑے سرمن رائے اس دن قیامت کا نمونہ تھا جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے
اپنے بھائی عیسے بن المتوکل کو نماز کے لیے بھیجا اس نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسی گھر میں دفن
کیا جس میں کہ آپکے والد ماجد دفن ہوئے تھے - آپنے ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ کو جمعہ کے دن
سنہ ۲۶۰ میں وفات پائی - آپ کی عمر اسوقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہیں کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا
تھا - آپکے پیچھے آپ کے فرزند ارجمند ابو القاسم محمد الحجہ کے سوا آپکی اور کوئی اولاد نہیں رہی

الامام المہدی علیہ السلام

اسمه محمد کنیته ابو القاسم لقبه الحجة والمهدی والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب
الزمان - وعمره عند وفات ابیه خمس سنین لکن اتاه الله فیها الحکمة ویسمی القائم قیل لانه
استتر وغاب فلم یعرف این ذهب (صواعق محرقہ) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں
کہ آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابو القاسم ہے - یعنے نام اور کنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہیں اور آپ کا لقب الحجہ اور المہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے۔ آپکے والد کی وفات کیوقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر میں آپکو حکمت عطا کی تھی اور اسلیے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہوگئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہاں تشریف لے گئے ❖

قال الشیخ ابو عبدالله محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ الله علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الادلۃ علی کون المهدی حیا باقیا بعد غیبتہ الی الان وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والالیاس من اولیاء الله وبقاء الاعور الدجال والابلیس اللعین من اعداء الله تعالی وهولاء قد ثبت بقائهم بالکتاب والسنۃ شیخ ابو عبدالله محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ الله علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان میں جہاں پر کہ انہوں نے بعد غائب ہونے امام مهدی علیہ السلام کے ابتک انکے زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہیں ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ مثل عیسے بن مریم اور خضر اور الیاس کے جو خدا کے دوست ہیں اور اعور دجال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا میں سے ہیں جناب مهدی علیہ السلام کے بقا میں بھی کوئی مانع نہیں اور ان لوگوں کا باقی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے ❖

احادیث مرویہ متعلق وجود صاحب الامر علیہ السلام

(۱) عن عبدالله بن عمر قال قال النبی صلی الله علیہ وسلم یخرج المهدی وعلی راسہ غمامۃ ینادی منادٍ هذا المهدی خلیفۃ الله فاتبعوه (اخرجہ ابو نعیم) والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) عبدالله بن عمر رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مهدی پیدا ہوگا اور اسکے سر پر بادل سایہ کی ہوئی ہوگی غیب سے ندا کرنے والا ندا کریگا کہ یہ مهدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو ❖

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم المهدی منی وهو اجلی الجبهۃ اقنی الانف یملا الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی وابو داؤد وابو نعیم والدیلمی) ابو سعید خدری رضی الله عنہ نے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کا فرمانا بیان کیا ہے کہ مهدی ہم میں سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی ❖

(۳) عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیبعثن الله من عترتی رجلا افرق الثنایا اجلی الجبهة یملأ الارض قسطا وعدلا (اخرجه ابو نعیم) عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جسکے اگلے دانت کشادہ ہونگے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا ◆

(۴) عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی رجل من ولدی وجهه کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خده الایمن خال کانه کوکب دری یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی بخلافته اهل السماء والارض والطیر فی الجو (اخرجه ابو نعیم والرویانی فی مسنده والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد میں سے اسکا چہرہ مثل چودھوین رات کے چاند کی چمکتا ہوگا اسکا رنگ عربی لوگوں کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا۔ اسکے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کے پرندے خوش ہوجائینگے ◆

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفه (اخرجه الحافظ ابو نعیم فی الحلیة والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم میں سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسے ابن مریم اسکے پیچھے نماز پڑھینگے ◆

(۶) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لن تهلك امة انا اولها وعیسی بن مریم آخرها والمهدی وسطها (اخرجه احمد فی مسنده وابو نعیم فی عوالیه وابن ماجة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق مخبر صادق صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی کہ میں اسکے اول ہوں اور آخر اسکے عیسے علیہ السلام ہیں اور مہدی علیہ السلام اسکے بیچ میں ہے ◆

(۷) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله تعالی ذلك الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه واسم ابیه اسمی

اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جوراً وظلما اخرجہ احمد وابوداؤد وابوعیسیٰ و
الترمذی قال حسن صحیح ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہے گا تو خدا تعالے اس دن کو اس قدر
بڑھائیگا کہ اس دن میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام
میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جس طرح
سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی +

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لیبعث اللہ فیہ
رجلا من عترتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا اخرجہ احمد والترمذی و ابوداؤد وابن ماجۃ
و فی روایۃ احمد وابوداؤد والترمذی والدیلمی لا تذھب الدنیا حتی یملک رجل من اھل بیتی
یواطی اسمہ اسمی جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے
کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہیگا۔ تو خدا تعالے اسی ایک دن مین میری
عترت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری
ہوگی۔ اور ایک روایت مین امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور دیلمی نے یون بیان کیا
ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہین گذرے گی دنیا جبتک میرے اہل بیت مین
سے ایک آدمی اسکا مالک نہین ہو جائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا +

(۹) عن ثابت بن قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملان الارض جوراً وظلما فاذا ملئت
جورا وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی فیملأھا عدلا وقسطا کما ملئت
جورا وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرھا ولا الارض شیئا من نباتھا یمکث فیکم سبعا
او ثمانیا فان اکثر فتسعا اخرجہ الطبرانی والبزار ثابت بن قرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ البتہ زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی اور جب ظلم
اور جور سے بھر جائے گی تو پروردگار مجھ مین سے ایک آدمی کو برانگیختہ کرے گا اسکا نام میرے نام
اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا وہ اسکو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس
طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی پس آسمان اپنے ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک
گھانس کے پتے کو اگنے سے نہین روک سکے گی۔ وہ تم مین سات یا آٹھ برس ٹھہریگا۔ اگر اس سے
زیادہ ٹھہرا تو نو برس +

(۱۰) عن زر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمہ اسمی (اخرجہ ابو داود) زر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک نہین جائے گی جب تک کہ عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت مین سے نہو جائیگا جسکا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ۔

(۱۱) عن ابی سعید ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لتملان الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرجن من اهل بیتی رجل یملاها قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا ویقسم المال بالسویۃ ویجعل اللہ الغنی فی قلوب هذه الامۃ فیملک سبعا او تسعا ولا خیر فی عیش الحیوۃ بعد المهدی (اخرجہ ابن الحارث واحمد وابو نعیم والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ بتحقیق مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی نکلیگا جو اسے عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے بھری ہوگی ۔ وہ مال کو لوگون مین برابر تقسیم کریگا ۔ اللہ تعالی تونگری کو اس امت کے لوگون کے دل مین بھر دیگا ۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہے گا ۔ اور بعد مہدی کے زندگانی مین بہتری نہین رہے گی ۔

(۱۲) عن حامل الصدفی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ قال لیکون بعدی خلفاء وبعد الخلفاء امراء وبعد الامراء ملوک وبعد الملوک جبابرۃ ثم یخرج من اهل بیتی رجل یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا (اخرجہ الطبرانی) حامل الصدفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہونگے ۔ اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہو کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جسطرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ۔

(۱۳) وانہ لعلم للساعۃ قال مقاتل ومن تبعہ من المفسرین ان هذه الایۃ نزلت فی المهدی (صواعق محرقہ) اور بتحقیق وہ جاننے والا ہے قیامت کو ۔ اس آیت کے شان نزول مین مقاتل اور اسکے پیچھے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امام مہدی کے حق مین نازل ہوئی

(۱۴) عن کعب قال انما سمی المهدی لانہ یهدی لامر قد خفی یستخرج التابوت من ارض یقال لها انطاکیہ (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی) کعب سے روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلیے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امرون کی طرف لوگون کو ہدایت کرینگے تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالینگے ۔

(۱۵) عن سلیمان بن عیسی قال بلغنی انه علی ید المهدی یظهر تابوت السکینة من بحیرة طبریة حتی یحمل فیوضع بین یدیه ببیت المقدس فاذا نظر الیه الیهود اسلمت الا قلیلا منهم (اخرجه ابونعیم بن حماد الکوفی والسیوطی فی عرف الوردی) سلیمان بن عیسی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکالکر اپنے سامنے بیت المقدس میں رکھیں گے سے دیکھکر بہت تھوڑے یہودی اسلام لائینگے ✤

(۱۶) عن جعفر بن یسار الشامی قال یبلغ رد المهدی المظالم حتی کان تحت ضرس الانسان شیٔ انتزعه حتی یرده (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تمام مظالم کو لوٹا دینگے یہانتک کہ ظالم شخص کے دانتوں کی جڑوں سے نکالکر وہ چیز واپس دلائینگے ✤

(۱۷) عن علی قال ویحا للطالقان فان لله کنوزا لیست من ذهب ولا فضة ولکن بها رجال عرفوا الله حق معرفته وهم انصار المهدی آخر زمان (اخرجه نعیم الکوفی فی کتاب الفتن والسیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیه السلام فرماتے تھے کہ طالقین پر افسوس ہے۔ خدا کے خزانے ہیں نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہیں جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے۔ اور وہ مہدی آخرالزمان کے انصار ہیں ✤

(۱۸) عن کعب قال قتادة۔ المهدی خیر الناس اهل نصرته وبیعته من اهل کوفان والیمن وابدال الشام علی مقدمته جبریل وساقته میکائیل۔ محبوب فی الخلائق یطفی الله به الفتنة العمیاء وتامن الارض ان المرأة تحج فی خمسة نسوة ما معهن رجل لا تتقی شیئا الا الله تعالی یعطی الارض زکوتها والسماء برکاتها (اخرجه نعیم بن حماد۔ والسیوطی فی عرف الوردی)۔ کعب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر مہدی کے انصار اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرنے والے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے جبریل انکے مقدمۃ الجیش میں اور میکائیل سب سے پچھلے فوج ساقہ میں تشریف رکھتے ہونگے۔ خدائے پاک مہدی کی برکت سے اندھا دھند کے فتنوں کو بجھا دیگا۔ یہانتک کہ زمین میں امن پھیل جائیگا۔ کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرنے کو نکلے گی کوئی مرد انکے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شے سے خوف نہ کھائیگی۔ زمین اپنی زکوۃ ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا ✤

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه قال یاوی الی المهدی امته کما یاوی النحل

الی یصوبھا ویملا الارض عدلا کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی امرھم الاول لا یوقظ نائما ولا یھریق دما ر اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کیطرف لوگ اس طرح آکر جمع ہو جائینگے جسطرح سے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے قریب جمع ہو جاتی ہین وہ زمین کو عدل سے یون بھر دیگا جسطرح کر وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی یہانتک کہ سب لوگ اپنے پہلے امر پر متفق ہو جائینگے ۔ مہدی نہ کسی سوتے کو جگائینگے اور نہ کسیکا خون بہائینگے ✦

المہدی کا جناب سیدہ کی اولاد مین سے ہونا

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من عترتی من ولد فاطمہ ر اخرجہ ابوداؤد والنسائی والبیہقی والدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری آل فاطمہ کی اولاد سے ہوگا ✦

(۲) عن ام سلمۃ قالت ذکرت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق المہدی فقال نعم ھو حق وھو من ولد فاطمۃ رر واہ ابن المناوی فی الملاحم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپنے فرمایا ہان سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا

(۳) عن الزھری قال المہدی من ولد فاطمۃ وما الخلافۃ الا فیھم ر اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت انکے سوا نہین ہے ۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ ولج البیت وقال واللہ ما ادری ادع خزائن البیت وما فیہ من السلاح والمال او اقسمہ فی سبیل اللہ فقال لہ علی بن ابی طالب امض یا امیر المؤمنین فلست بصاحبہ انما صاحبہ منا شاب قریشی یقسمہ فی سبیل اللہ فی آخر الزمان ر اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز بیت اللہ کے خزانہ مین تشریف لیگئے کہنے لگے میری سمجھ مین نہین آتا کہ بیت اللہ کے خزائن کا مال اور اسکے ہتیار لوگون کو تقسیم کردون یا اسیطرح پڑا رہنے دون جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ام

امیر المؤمنین جس طرح پر ہے اسی طرح پر اسکو رہنے دو۔ آپ اسکی تقسیم کرنیکے اہل نہیں ہیں۔ اسکی تقسیم کرنے کا اہل ایک نوجوان ہم اہل قریش میں سے آخر زمان میں پیدا ہوگا۔ وہ اسکو خدا کی راہ میں تقسیم کریگا

عن ابن عباس قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تمضی الایام واللیالی حتی یلی منا اهل البیت فتی فلم تلبسه الفتن ولم یلبسها فقال یا ابن عباس یعجز عنها مشیختکم ولا ینالها شبانکم وهو امر الله یؤتیه من یشاء (اخرجه ابن شیبه فی مصنفه والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا سلسلہ تبتک نہیں گذرنے پائیگا جبتک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان نہیں آئیگا نہ تو فتنے اس سے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں سے مشابہ ہوگا۔ اے ابن عباس تمہارے بڈھے اس سے عاجز آجاتے ہیں گے۔ اور تمہاری نوجوان اس سے نہیں بہشتکے پائیں گے۔ یہ ایک اللہ تعالے کا حکم ہے جسے چاہے عطا کرے؛

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ملک مؤمنان وکافران فالمؤمنان ذو القرنین وسلیمان۔ والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکها خامس من اهل بیتی (اخرجه ابن الجوزی فی تاریخه والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومنین سے اور کافروں سے دو دو آدمی تمام روے زمین کے مالک ہوئے ہیں۔ مومنوں سے ذوالقرنین اور سلیمان علیہما السلام اور کافروں سے نمرود اور بخت نصر پانچواں ہم اہل بیت میں سے تمام روے زمین کا مالک ہوگا؛

(۷) عن علی بن الهلالی المکی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شکایته التی قبض فیها فاذا فاطمة عند رأسه فبکت حتی ارتفع صوتها فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفه الیها فقال حبیبتی فاطمة ما الذی یبکیک فقالت اخشی الضیعة من بعدک فقال حبیبتی اما علمت ان اللہ عز وجل اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباک فبعثه بالرسالة ثم اطلع اطلاعة فاختار منها بعلک فاوحی الی ان انکحک ایاه یا فاطمة نحن اهل البیت قد اعطانا الله سبع خصال لم یعط احدا قبلنا ولا یعطی احدا بعدنا انا خاتم النبیین واکرمهم علی اللہ واحب المخلوقین الی اللہ وانا ابوک ووصیی خیر الاوصیاء واحبهم الی اللہ عز وجل وهو بعلک وشهیدنا خیر الشهداء واحبهم الی اللہ وهو حمزة بن عبد المطلب وهو عم ابیک وعم بعلک ومنا من له جناحان اخضران یطیر فی الجنة مع الملئکة حیث یشاء وهو ابن عم ابیک واخو بعلک

ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك الحسن والحسين وهما سيدا شباب اهل الجنة وابوهما والذي بعثني خير منهما و يا فاطمة والذي
بعثني بالحق ان منهما مهدي هذه الامة اذا صارت الدنيا هرجا ومرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت
السبل واغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا فيبعث الله عند ذلك
منهما من يفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت به في اول الزمان
ويملأ الدنيا عدلا كما ملئت جورا يا فاطمة لا تحزني ولا تبكي فان الله عز وجل ارحم بك وارأف
عليك مني وذلك لمكانك مني وموضعك في قلبي وزوجك هو اشرف اهل بيتي حسبا واكرمهم
منصبا وارحمهم بالرعية واعدلهم بالسوية وابصرهم بالقضية وقد سالت ربي عز وجل ان تكوني
اول من يلحقني قال علي فلما قبض النبي صلى الله عليه لم تبق فاطمة الا خمسة وسبعين يوما حتى
الحقها الله تعالى به اخرجه الطبراني في الكبير وابو نعيم والسيوطي في عرف الوردي عن ابن الهلالي
المکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں حضور کے پاس گیا جناب فاطمہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں حضرت کی حالت کو دیکھکر روتے روتے جناب فاطمہ
کی ہچکی بندھ گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور فرمایا میری پیاری فاطمہ
تم کیوں روتی ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت
نے فرمایا میری پیاری کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے دیکھکر ان میں
سے تمہارے والد کو انتخاب کیا اور انکو مبعوث برسالت کر کے بھیجا۔ پھر دوبارہ اہل زمین کو دیکھکر تمہارے
شوہر کو منتخب کیا اور مجھے حکم دیا اور میں نے تمہارا نکاح ان سے کیا یا فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات
ایسی باتیں عطا کی ہیں کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دیگئی ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو دیجائینگی میں خاتم النبیین
اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہوں اور میں تمہارا والد ہوں۔ اور ہمارا وصی
سب وصیوں سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے اور ہمارا شہید
سب شہیدوں سے افضل اور ان سب سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ حمزہ بن عبد المطلب تمہارے
والد ماجد اور تمہارے شوہر کا چچا ہے۔ اور ہم اہل بیت میں سے ایک وہ ہے جسکے دو سبز پر ہیں اور
فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے جنت میں اڑتا پھرتا ہے اور تمہارے والد کا ابن عم اور تمہارے
شوہر کا بھائی ہے اور اس امت کے اسباط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ دونوں تمہارے بیٹے حسن اور
حسین ہیں جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور قسم ہے اس خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ
بھیجا ہے انکے والد ان سے بہتر ہیں اور اسی خدا کی قسم ہے جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے کہ اس

امت کا مهدی بهی انہدونون مین سے پیدا ہوگا جبکہ دنیا مین جہگڑے بکہیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہوجاوینگے
اور وقت کے رستہ بند ہوجاوینگے ایکدوسرے کو لوگ لوٹنے لگینگے نہ بڑا چہوٹے پر رحم کہائیگا
اور نہ چہوٹا بڑے کی توقیر کریگا ۔ پس اپنے وقت مین الله تعالی اسکو برانگیختہ کریگا اور وہ گمراہی
کے تمام مضبوط قلعون کو فتح کریگا ۔ اور پردہ جہالت مین لپٹے ہوئے دلون کو کہولیگا ۔ جیسے کہ مین نے
ابتداء امر مین دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ مین اسکو قائم کریگا ۔ جس طرح کہ دنیا ظلم سے
بہری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بہردیگا ۔ یا فاطمہ تم غم مت کرو مت روؤ ۔ خدا تمپر بہت مہربان ہے تمہارا
درجہ میرے نزدیک بلند ہے تم نے میرے دل مین جگہہ پائی ہے تمہارا شوہر حسب مین میرے سب
اہل بیت سے افضل ہے اور اسکا منصب ان سب کے منصب سے مکرم ہے اور وہ رعیت کے ساتھ سب سے
زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔ اور سب سے زیادہ جہگڑون کی تہ کو پہونچنے والا ہے ۔ مینے خدا سے
التجا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہین مجہ سے ملائیگا علی ابن الہلالی ناقل ہین کہ جناب رسول الله
صلے الله علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پچہتر دن سے زیادہ زندہ نہین
رہین ۔ خدا نے بہت جلدی انکو آنحضرت صلے الله علیہ وسلم سے ملادیا *

(۸) عن علی قال اذا نادی المنادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلی الله علیہ وسلم فعند ذلک
یظهر المهدی علی افواه الناس ویشربون حبہ ولا یکون لهم ذکر غیره اخرجہ ابو نعیم و
السیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب آسمان سے پکارنے والا
پکاریگا ۔ کہ حق آل محمد صلے الله علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مهدی ظاہر ہوگا لوگون
کو اسکی محبت پیدا ہوجائیگی ۔ اسکے ذکر کے سوا کسی دوسرے کا ذکر انکی زبان پر نہ ہوگا

(۹) عن ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلی الله علیہ وسلم
وینادی منادی من الارض ان الحق فی ال عیسی وقال العباس انما الصوت الاسفل
کلمة الشیطان والصوت الاعلی کلمة الله العلیا (اخرجہ ابو نعیم والسیوطی) ابو جعفر امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پکارنیوالا آسمان سے پکاریگا کہ حق آل محمد صلے
الله علیہ وسلم کا ہے تو ایک پکارنیوالا زمین سے پکاریگا کہ حق آل عیسے کا ہے ۔ عباس کہتا
ہے کہ صوت اسفل شیطان کی آواز صوت اعلے خدا سے برتر کی آواز ہوگی *

(۱۰) عن مکحول عن علی قال قلت یا رسول الله امنا المهدی ام من غیرنا یا رسول الله قال
بل منا یختم الله بہ کما بنا فتح (اخرجہ ابو نعیم بن الحماد وابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی

محمول جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا مہدی ہم میں سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر میں سے حضرت نے فرمایا بلکہ ہم میں سے ہوگا۔ اللہ اس پر ختم
کریگا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے ۔

(۱۱) عن ابی ہریرۃ قال حدثنی خلیلی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی یخرج علیہم رجل من اہل بیتی فیضربہم حتی یرجعون الی الحق قلت وکم یملک قال خمسا
واثنتین (اخرجہ ابو یعلی والسیوطی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب
ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تک قیامت قائم نہین ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایک
آدمی میرے اہل بیت کا نہین برآمد ہوگا پس وہ انکو ماریگا۔ یہانتک کہ وہ پھر حق کیطرف رجوع کرین گے
مینے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کریگا آپنے فرمایا پانچ دن دو برس ۔

(۱۲) عن سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمۃ فتذاکرنا المہدی فقالت سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول المہدی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابن ماجۃ) سعید بن المسیب کہتے ہین کہ ہم جناب ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین بیٹھے ہوئے مہدی کا ذکر کر رہے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا
مینے مخبر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مہدی فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ۔

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ
(اخرجہ ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری
آل اور فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ۔

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ المہدی من ولدک (اخرجہ ابو نعیم) جناب
امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد مین
سے ہوگا ۔

(۱۵) عن قتادۃ قلت لسعید بن المسیب احق المہدی قال نعم ہو حق قلت ممن ہو قال
من قریش قال من ای قریش قال من بنی ہاشم قلت من ای بنی ہاشم قال من ولد عبد المطلب
قلت من ای ولد عبد المطلب قال من اولاد فاطمۃ قلت من ای اولاد فاطمۃ قال حسبک
الآن (رواہ المناوی فی الملاحم) قتادہ کہتے ہین کہ مینے خیر التابعین سعید بن المسیب سے کہا کہ آیا
مہدی کا ہونا حق ہے وہ کہنے لگے ہان انکا ہونا حق ہے مینے کہا وہ کس قوم میں سے ہونگے
وہ کہنے لگے قریش مین سے مینے کہا قریش کے کس گروہ مین سے وہ کہنے لگے بنی ہاشم مین سے مینے کہا

کون سے شخص ہاشم میں سے وہ کہنے لگے عبد المطلب کی اولاد میں سے میں نے کہا عبد المطلب کی کس اولاد میں سے وہ بولے فاطمہ کی اولاد میں سے میں نے کہا فاطمہ کی کس اولاد میں سے وہ بولے اب تجھے اتنی بات ہی کافی ہے +

(۱۶) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن بنو عبد المطلب سادات اہل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمہدی (اخرجہ ابن ماجہ والدیلمی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں۔ اور حمزہ۔ اور علی۔ اور جعفر۔ اور حسن۔ اور حسین۔ اور مہدی +

(۱۷) عن حذیفۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ما هو کائن ثم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا من ولدی اسمہ اسمی فقام سلمان فقال یا رسول اللہ من ای ولدک هو قال من ولدی هذا وضرب بیدہ علی الحسین (اخرجہ ابو نعیم فی حلیہ) حذیفہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ پڑھا۔ اور جو ہونے والی باتیں تھیں انکا ذکر کیا۔ پھر فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہیں رہیگا تو اللہ تعالے اسے اسقدر دراز کریگا کہ اس میں میری اولاد میں سے ایک آدمی پیدا کریگا جسکا نام میرے نام پر ہوگا۔ سلمان نے کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے کس فرزند میں سے ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرے اس فرزند میں سے ہوگا۔ اور ہاتھ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کو مارا +

(۱۸) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ نقہ فدخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتها العبرۃ حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ بعدک یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ تعالی اطلع علی اهل الارض اطلاعۃ فاختار منهم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منهم بعلک فاوحی اللہ الی فانکحتہ منک واتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامۃ اللہ ایاک زوجتک اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت فاطمۃ واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدہا

مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا یا فاطمہ لعلی ثمانیۃ اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین وامرہ بالمعروف ونھیہ عن المنکر یا فاطمۃ نحن اہل البیت اعطینا ست خصال لم یعطھا احد من الاولین ولا یدرکھا الاخرین غیرنا۔ نبینا خیر الانبیاء وھو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وھو بعلک وشھیدنا خیر الشھداء وھو حمزۃ عم ابیک ومنا سبطا ھذہ الامۃ وھما ابناک ومنا مھدی الامۃ الذی یصلی عیسی خلفہ ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ھذا مھدی الامۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابوہارون العبدی کہتے ہین کہ مینے ابوسعید خدری کے پاس جا کر کہا آپ جنگ بدر مین موجود تہے۔ وہ بولے ہان مین موجود تہا مینے کہا کیا تم مجہ سے کوئی حدیث بیان کر سکتے ہو جو تمنے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علی کے حق مین سنی ہے۔ وہ کہنے لگے ای میری بیٹے مین تجہ سے بیان کرتا ہون کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہو کر ضعیف ہو گئے۔ تو جناب فاطمہ رض آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کی داہنی طرف بیٹہا ہوا تہا جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ضعف کو دیکہا تو رونے سے انہین اچہو آگیا۔ اور رخسارون پر آنسو ظاہر ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے فاطمہ تم کیون روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپکے بعد مین اپنی تباہی سے ڈرتی ہون حضرت نے فرمایا اے فاطمہ پروردگار زمین کے باشندون پر اطلاع پاکر تیرے باپ کو چن لیا۔ پہر دوبارہ اطلاع پاکر ان مین سے تیری خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پہر خدا نے میری جانب وحی کی اور مینے اس سے تیرا نکاح کر دیا۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہین جانتی خدا کی مہربانیون کو کہ خاص تیرے حق مین کی ہین۔ مینے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم مین سب سے زیادہ اور حلم مین سب سے اچہا اور صلح مین سب سے مقدم ہے۔ پس جناب فاطمہ ہنس پڑین اور خوش ہو گئین۔ پہر آنحضرت نے چاہا کہ ان تمام مہربانیون کے بیان کرنے سے جو اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کے نصیب کی ہین۔ انکا اور دل بڑہائین۔ پس آپنے فرمایا ای فاطمہ علی کے آٹہ دانت یعنی مناقب ہین۔ خدا اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت کا حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ مکرمہ کا پاک ہونا۔ اور حسن وحسین کا اسکی اولاد مین سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ یا فاطمہ ہم اہل بیت مین ہمین چہ چیزین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہم سے پہلے لوگون کو بہی نہین دی گئین اور ہم سے پچہلے بہی ان چیزون کو نہین حاصل کر سکین گے۔ ہمارا نبی سب نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے

اور ہمارا وصی سب وصیون سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے۔ اور ہمارا شہید سب شہیدون سے بہتر ہے
اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس امت کے سبط بھی ہم ہین سے ہین اور وہ تیرے دونون بیٹے
ہین۔ اور اس امت کا مہدی بھی ہمین مین سے ہے۔ کہ جسکے پیچھے عیسی علیہ السلام نماز پڑہین گے
پھر جناب حسین علیہ السلام کے کندہے پر ہاتھہ مار کر فرمایا اس سے اس امت کا مہدی پیدا ہوگا ✤

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد امجاد کے حال کیطرف بتفصیل یا اجمالاً سے لکھا جائے تو یہ مجالہ ہرگز اسکا متحمل نہین ہوسکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بابن عقبہ کی کتاب۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب کی مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے۔ کہ جناب امیر کی نسل سے کیسے کیسے چمکتے ستارے پیدا ہوئے ہین جن کی روشنی سے روئے زمین پر ہدایت کی روشنی پھیلی ہے ✤

قَدْ تَمَّ الْبَابُ الثَّالِثُ مِنْ اَرْجَحِ الْمَطَالِبِ فِیْ عَدِّ مَنَاقِبِ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَیَلِیْهِ الْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھا باب جناب امیر علیہ السلام کے خصوصیات مین

المسمے

بالعروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت

عن فاطمة بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعة اشهر من حملی بعلی ابن ابی طالبؑ کان محمد صلی الله علیه وسلم اذا نظر الی یقول یا امی ما لك قد تغیر لونك قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی الله علیه وسلم لابی طالب ان کانت انثی فزوجنیها فقال ابو طالب ان کان ذکرا فهو لك عبد وان کانت انثی فهی لك امة فلما وضعته جعلته فی غشاوة فقال ابو طالب لا تفتحوه حتی یاتی محمد فیاخذ حقه فجاء محمد صلی الله علیه وسلم وفتح الغشاوة فاخرج منها غلاما حسنا فغسله بیده وسماه علیا وبزق فی فیه واصلح امره ثم انه القمه لسانه فما زال علی یمصه حتی نام فلما کان من الغد طلبنا له ظئرا فابی ان یقبل ثدیا فدعونا محمدا صلی الله علیه وسلم فالقمه لسانه فنام فکان کذلك ما شاء الله (اخرجه الامام الفقیه الحسین الکاکی فی کتابه باحثة الصلابة فی خیمة الصحابة) جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہین کہ جب حضرت علی کو میرے پیٹ مین رہتے ہوئے چار مہینے گذر چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اکثر ہمارے گھر مین تشریف لایا کرتے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے اماں جان تم دن بدن کیون زرد ہوتی جاتی ہو مینے عرض کیا آپ کو نہین معلوم کہ مین حاملہ ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کردینا۔ ابوطالب کہنے لگے اگر لڑکا پیدا ہوا تو وہ آپ کا غلام ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو مینے اسے ایک کپڑے مین لپیٹ رکھا ابوطالب کہنے لگے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائیں

اسکو بہت کھولنا چاہا آخر خود اپنے حق کو لے لین گے اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کپڑے کو کھولا اور ایک خوبصورت لڑکا اس مین سے نکالا اور اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور علی اسکا نام رکھا اور اسکے منہ مین اپنا لعاب دہن ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چوسنے لگا اور چوستا چوستا سو گیا دوسرے روز زہم سے دودہ پلانیوالی عورت بلائی اس لڑکے نے اس عورت کا پستان سونہہ مین نہ لیا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بہیجا حضرت نے آکر اپنی زبان مبارک کو اسکے منہ مین ڈالا وہ حضرت کی زبان مبارک کو چوستا چوستا پہر سو گیا اسیطرح سے خدا نے جبتک کہ چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہی کو چوستا رہا ✤

قال محمد بن طلحة الشافعی ولد فی لیلة الاحد الثالث والعشرین من شهر رجب سنة تسعمائة وعشرین من التاریخ الفارسی المضاف الی اسکندر الیونانی وکان ملک فارس یومئذ ابرویز بن هرمز وولد بالکعبة البیت الحرام وکان مولده بعد ان یتزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم بخدیجة بثلث سنین وکان عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم ولادته ثمانیا وعشرین (المطالب المسؤل) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تئیسوین ۹۲۰ھ اسکندری کو ہوا ان دنو ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہو نیکے بعد آپ بیچ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تہا ✤

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وهناك نسوة کثیرة اذ اقبلت منهن امرأة فقلت من انت رحمك الله قالت انا زبدة بنت العجلان من بنی ساعدة فقلت لها هل عندك من شیء تحدثینی به قالت ای والله حدثتنی عمارة بنت عبادة بنت نضلة بن مالك بن العجلان الساعدی انها کانت ذات یوم فی نساء من العرب اذ اقبل ابوطالب کئیبا حزینا فقلت ما شانك قال ان فاطمة بنت اسد فی شدة من المخاض واخذ بیدها وجاء بها الی الکعبة وقال اجلسی علی اسم الله فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما مسرورا نظیفا منظفا لم ار کحسن وجهه فسماه علیا وحمله النبی صلی الله علیه وسلم حتی اداه الی منزلها قال علی بن الحسین فوالله ما سمعت بشیء قط الا وهذا احسن منه (اخرجه الفقیه ابن المغازلی الشافعی فی المناقب) جناب امام زین العابدین فرماتے ہین کہ ہم کربلا معلی کی زیارت کر رہے تہے وہان بہت سی عورتین بہی موجود تہین ان مین سے ایک عورت بڑہکر ہمارے پاس آئی ہمنے اس سے پوچہا تو کون ہے اس نے بیان کیا مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سے ہون میرا نام زبدہ بنت العجلان ہے ہمنے کہا اگر تجہے کوئی واقعہ

یاد ہو تو ہم سے بیان کرو وہ کہنے لگی مجھ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی کہتی تھی
کہ میں ایک روز عرب کی عورتوں میں موجود تھی اتنے میں ابوطالب تشریف لائے انکے چہرہ سے آثار حزن
نمایاں تھے میں نے پوچھا آپکا کیا حال ہے وہ فرمانے لگے فاطمہ بنت اسد کو درد لگ رہی ہیں پھر فاطمہ
بنت اسد کا ہاتھ پکڑکر کعبہ میں لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہیں بیٹھ جا ابھی وہ اچھی طرح بیٹھنے نہ
پائی تھی کہ ایک پاک اور پاکیزہ خوش رو لڑکا اسکو پیدا ہوا اس حسن و جمال کا لڑکا ہم نے کبھی نہیں دیکھا
تھا اسکا نام ابوطالب نے علی رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد کو
انکو اٹھا کر گھر کو لے گئے جناب امام زین العابدین فرماتے ہیں واللہ ہم نے اس سے بہتر کبھی کوئی بات نہیں
سنی ہے *

جناب امیر علیہ السلام کا آغوش سرور عالم صلعم میں تربیت پانا

عن ابی الحجاج مجاهد بن جبیر قال کان من نعمة الله علی علی وما اراد الله به من الخیر ان قریشا اصابتهم
ازمة شدیدة وکان ابوطالب ذا عیال کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه العباس وکان
من ایسر بنی هاشم یا عم ان اخاك اباطالب کثیر العیال وقد اصاب الناس ما تری فانطلق بنا
الیه فلنخفف من عیاله اخذ من بنیه رجلا فنکفلهما عنه قال العباس نعم فانطلقا حتی اتیا اباطالب
فقالا انا نرید ان نخفف عنك من عیالك حتی ینکشف عن الناس ما هم فیه فقال لهما ابوطالب
اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فضمه الیه واخذ
العباس جعفرا فضمه الیه فلم یزل علی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بعثه الله عز وجل نبیا
فاتبعه وآمن به وصدقه (مطالب السئول فی الریاض النضرہ) ابوالحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے
کہ جناب علی کے حق میں خدا کی نعمت تھی اور خدا نے انکے حق میں نیکی کا ارادہ کیا تھا کہ اہل مکہ کو دروناک
قحط پیش آیا اور ابوطالب کثیر العیال تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ
ان دنوں تمام بنی ہاشم میں بڑے مالدار تھے جاکر کہا اے چچا ابوطالب کثیر العیال ہیں اور آپ دیکھ
رہے ہیں کہ اسوقت لوگوں کو کیا مصیبت پیش آرہی ہے تم ہمارے ساتھ ابوطالب کے پاس چلو تاکہ ہم
انکا عیال بانٹ لیں انکا ایک لڑکا میں لے لوں اور ایک تم لے لو اور ہم ان دونوں کا تکفل حال کریں
عباس کہنے لگے بہت بہتر بات ہے۔ دونوں ملکر ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم آپ کو عیال کے
بوجھ سے کسیقدر سبکدوش کرنا چاہتے ہیں تا وقتیکہ قحط لوگوں کے سر سے ٹلجائے۔ ابوطالب نے

کہا اگر عقیل کو میرے لیے چھوڑ دو اور جو چاہو سو کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیلیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا علی ہمیشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے رہے یہانتک کہ پروردگار نے حضرت کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتباع کیا اور ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی ❖

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول الناس من هذه الامۃ ورودا علی الحوض اولها اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونیوالا اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر هذه الامۃ بعدی اولها اسلاما علی بن ابی طالب (المسترشد) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تھے کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان هذا اول من آمن بی وهذا فاروق هذه الامۃ وهذا یعسوب المومنین وهذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وهذا صدیق الاکبر (اخرجه الطبری والدیلمی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہہ اس امت کی حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ سب سے پیشتر قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہہ صدیق اکبر ہے ❖

(۴) عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من آمن بی وصدق (اخرجه الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی سے فرما رہے تھے کہ تو سب سے پہلے مجھپر ایمان لایا ہے اور تونے میری تصدیق کی ہے ❖

(۵) عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی بن ابی طالب (اخرجه احمد والترمذی و صححه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانیوالے علی بن ابی طالب ہیں

(۶) عن ابن عمر وانس بن مالك وجابر رضی الله عنهم قالوا بعث صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثاء (اخرجه البغوی والترمذی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والطبرانی) ابن عمر اور انس بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن علی اسلام لائے ✤

(۷) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم صلت الملائكة علی وعلی علی سبع سنين وذلك لانه لم ترفع شهادة ان لا اله الا الله الی السماء الا منی ومن علی بن ابی طالب اخرجه الخوارزمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر اور علی پر سات برس تک فرشتے درود بھیجتے رہے ہیں اس وجہ سے کہ بجز میرے اور علی کے آسمان کی طرف کسی کی لا الہ الا اللہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوئی تھی ✤

(۸) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لعلی انت اول المسلمين اسلاما واول المؤمنين معی ایمانا واعلمهم بایات الله واوفاهم بعهد الله وارأفهم بالرعية و اقسمهم بالسوية واعظمهم عند الله منزلة (اخرجه احمد) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پیش قدم اور مجھ پر ایمان لانے کی وجہ سے سب سے مقدم ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے پورا پورا تقسیم کرنے والے اور ان سب سے خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے ہو ✤

(۹) عن ابی سعید و معاذ بن جبل رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لك یا علی سبع خصال لا یحاجك فیهن احد یوم القیامة انت اول المؤمنين بالله ایمانا واوفاهم بعهد الله وارأفهم بالرعية واقسمهم بالسوية واعلمهم بالقضية واعظمهم منزلة عند الله یوم القیمة (اخرجه الدیلمی عن ابی سعید الخدری والحاكم عن معاذ بن جبل ؛ دیلمی فردوس الاخبار میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حاکم مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں سے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب سے برتر ۔ اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب سے مہربان اور برابر بانٹنے میں ان سب سے پورا تقسیم کرنے والا اور ان سب سے جھگڑوں کے فیصل کرنے میں زیادہ علم والا اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب سے اونچے مرتبے والا ہے ✤

(۱۰) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وهو یقول کفوا عن ذکر علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منھن کل واحدۃ منھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذ ضرب رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی کتف علی فقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی کذب یا علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک (اخرجہ الطبری وابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوے سُنا کہ لوگون سے کہہ رہے تہے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سے باز رہو مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی مین تین خصلتین ہین (اگر ان تینون مین سے ایک بہی مجہے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزون سے بہتر تہی کہ جسپر آفتاب کا پرتو پڑتا ہے) مین اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح چند صحابہ کے ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین موجود تہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے کندہے پر ہاتہ مار کر فرمایا اے علی تو اسلام لانے مین سب مسلمانون کا پیش قدم اور ایمان لانے مین سب مومنون کا پیش رو ہے اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا موسے سے ۔ وہ بالکل جہوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو۔ کہ مجہے دوست رکہتا ہو اور تجہسے عداوت رکہے +

(۱۱) عن سعد بن ابی وقاص وابی سعید وام سلمۃ واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد الله قالوا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابی وقاص اور ابو سعید اور ام المومنین ام سلما اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تم سب مسلمانون سے پہلے اسلام لائے ہو۔

(۱۲) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (اخرجہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مینے جناب علی علیہ السلام کو بصرہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون مین ابوبکر رضے اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہون اور ان سے اول ایمان لایا ہون

(۱۳) عن ابن عباس قال نظر علی فی وجوہ الناس فقال انی لاخو رسول الله صلی الله علیہ وسلم ووزیرہ ولقد علمتم انی اولکم ایمانا بالله عز وجل وبرسولہ ثم دخلتم من بعدی فی الاسلام رسلا رسلا وانی لابن عم رسول الله صلی الله علیہ وسلم وشریکہ فی نسبہ وابو ولدہ وزوج سیدۃ

لنساء اهل الجنۃ (الیواقیت لابی عمر الزاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب علیؑ نے لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہون تم مجھ سے محبت رکھو مین تم سب سے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانے مین مقدم ہون تم میرے بعد مین گروہ گروہ داخل اسلام ہوئے ہو مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم ہون نسب مین شریک ہون ان مین انکے بچون کا باپ ہون مین تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار کا خاوند ہون۔

(۱۴) عن لیلی الغفاریۃ قالت کنت امرأۃ اخرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادا وی الجرحی فلما کان یوم الجمل اقبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی زینب عشیۃ فقلت حدثینی ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الرجل شیئا قالت نعم دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وعائشۃ علی فراش وعلیھما قطیفۃ قالت فاقعی علی کجلسۃ الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاءً بی واخر الناس بی عھدا عند الموت (الیواقیت لابی عمر الزاھد) لیلی غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین ایسی عورت تھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین غزوات مین جایا کرتی تھی اور زخمیون کے علاج کیا کرتی تھی جب جمل کا دن ہوا تو مین بھی جناب علیؑ کے ساتھ جنگ کو نکلی آپ جب اس جھگڑے سے فارغ ہوے تو مین رات کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی مینے ان سے کہا جو کچھ کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے حق مین سنا ہو مجھ سے بیان کرو۔ کہنے لگین ہین ایک روز جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین گئی دیکھا کہ حضرت اور بی بی عائشہ ایک بستر پر لیٹے ہوئے ہین اور دونون پر ایک کمبل پڑا ہوا ہے مجھ پر ابھی جلسہ اعرابی کی برابر گذری ہوگی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہ تحقیق یہ شخص (یعنے علی) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگون سے اول ہی۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ سے ملنے والا ہے۔ اور میری موت کے وقت سب سے آخر مجھ سے بات کرنے والا ہے ✤

(۱۵) عن ابن عباس قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجۃ وقال ابو عمر ھذا احدیث صحیح الاسناد لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی جناب صدیقہ الکبرےٰ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے ہین۔ ابو عمر کہتا ہے کہ اس حدیث کی سب سندین صحیح ہین کسی شخص کو اسکی روایتون مین طعن کی گنجایش نہین ✤

(۱۶) قال الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار قد اتفقت

العلماء ان اول من آمن بعد خدیجة رضی الله عنها برسول الله صلی الله علیه وسلم من الذکور علی ابن
ابی طالب وهو قول ابن عباس وسلمان وابی ذر وجابر بن عبد الله الانصاری وزید بن ارقم و
خباب بن الارت ومحمد بن المنکدر وربیعة الرائی ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیہ کریمہ والسابقون
الاولون الخ کے تحت میں لکھتے ہیں کہ بتحقیق تمام علماء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
کے مردوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور
سلمان اور ابوذر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور زید بن ارقم اور خباب بن الارت ومحمد بن المنکدر
اور ربیعۃ الرائی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السباق ثلاثة
فالسابق الی موسی یوشع بن نون والسابق الی عیسی صاحب الیاسین والسابق الی محمد صلی
الله علیه وسلم علی بن ابی طالب (اخرجه الدیلمی) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کرنیوالے تین ہیں پس
حضرت موسے کیطرف سبقت کرنیوالے یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسی کیطرف صاحب الیاسین
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابی طالب ہیں +

(۱۸) عن ابن عباس فی قوله تعالی السابقون الاولون من المهاجرین والانصار قال سبق یوشع
ابن نون الی موسی وسبق صاحب الیاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن
عبدالله صلی الله علیه وسلم (اخرجه الطبرانی والضحاک وابوبکر بن مردویه) ابن عباس رضی اللہ عنہ
السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسی کی طرف اور صاحب یاسین
نے حضرت عیسے کی طرف اور علی بن ابی طالب نے جناب محمد بن عبداللہ کیطرف سبقت کی ہے +

(۱۹) عن ابن عباس وابی لیلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصدیقون ثلاثة حبیب النجار
مومن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون
رجلا ان یقول ربی الله وعلی بن ابی طالب وهو افضلهم (اخرجه ابن النجار عن ابن عباس
واحمد عن ابی لیلی) ابن النجار رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
علیہ ابو لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار الیاسین یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریین پر ایمان لانے والا
جسنے کہا تھا اے قوم کے لوگو رسولوں کا اتباع کرو۔ اور حزقیل فرعون کے گروہ سے ایمان

لانیوالا جس نے یہ کہا تہا کہ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پالنے والا خدا ہی ہے اور علی بن ابی طالب ورود ان سب سے افضل ہین۔

(۲) عن ابن عباس فی قولہ تعالی من یطع الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علیؑ یا رسول اللہ اھل نقدر علی ان نزورک فی الجنۃ کما نراک فی الدنیا قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ہذہ الآیۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ عز وجل قد انزل بیان ما سألت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن النجار) ابن عباس رضی اللہ عنہ حق تعالی آیۃ کہ جن لوگون نے خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتہ ہین جن پر کہ خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ جناب علی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم آپ کو جنت مین بہی دیکہہ سکتے ہین جس طرح سے کہ ہم حضور کو دنیا مین دیکہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہر نبی کا ایک رفیق ہے کہ وہ سب امت سے پہلے اس نبی پر اسلام لاتا ہے۔ پہر آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ انکے ساتہ ہین جن پر کہ خدا نے نعمت نازل کی ہے یعنی نبیون و صدیقون و شہیدون اور نیک لوگون کے ساتہ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچہے رفیق ہونگے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلا کر فرمایا۔ یا علی خدا تعالی نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے۔ اور تجہکو میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

(۳) عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ربیعۃ یا عم الا تخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر رضی اللہ عنہ کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس نحو کانو صعوا الی علی قال ای ابن اخی ان علیا کان لہ ما شئت من ضرس قاطع فی العلم والبسطۃ فی النسب وقرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومصاہرتہ والسابقۃ فی الاسلام والعلم بالقران والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذہبی) سعید بن عمرو ابن سعید بن العاص کہتا ہے کہ مینے عبد اللہ بن عیاش بن ربیعہ سے پوچہا کہ اے چچا کیا تم مجہے ابوبکر اور علی کے حالات سے خبردار نہین کر سکتے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہن سال تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اسلام مین سبقت بہی رکہتے تہے۔ پہر ایسی کیا بات تہی کہ لوگ جناب علی رضی اللہ عنہ کی طرف جہکے۔ انہون نے جواب دیا اے میرے بہتیجے۔ جو تو چاہتا ہے اُسی کے مطابق علم وفضل مین علی رضی اللہ عنہ نیز دانت رکہنے والا تہا۔ نسب فراخ۔ رسول اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ اور حضرت کا داماد ہونا اور اسلام مین

سبقت اور قرآن کا علم۔ اور سنت مین پوری آگاہی۔ اور جنگ مین بہادری اور سخاوت مین بخشش کہتی تہے

(۲۲) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشئ مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه فدخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الی فانکحته بك واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید الخیر کله الذی قسمه الله لمحمد وال محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها احد من الاخرین غیرنا نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطاه هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی الامة الذی یصلی خلفه عیسی ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی الامة (خرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین مینے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ مین حاضر تہے کہنے لگے ہان مینے ان سے کہا کیا تم مجہے نہین بتا سکتے جو کچہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے مین تجہے سناتا ہون کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر نہایت ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کے داہنی جانب بیٹہا ہوا تہا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکہہ کر رونے لگین رونے سے ان کی ہچکی بندہ گئی یہان تک کہ انکے رخسار پر آنسو جاری ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیون روتی ہین عرض کیا کہ مین آپ کی بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہون حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے زمین کے باشندون کو اچہی طرح دیکہکر تیرے باپ کو ان مین سے منتخب کیا پہر دوبارہ دیکہہ کر تیرے شوہر انتخاب کیا پہر میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا۔ آیا تم نہین جانتے کہ خدا تعالے

نے خاص تمہارے لیے کیا مہربانی کی ہے۔ تیرا خاوند سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے اور اسلام لانے مین سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہ مسکرائین اور خوش ہوگئین حضرت نے چاہا کہ انکو اور زیادہ اس خیر سے حصہ دین کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپنے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھہ تیز دانت ہین یعنے مناقب ہین اللہ اور اُسکے رسُول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور اُسکی دانائی اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چہہ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگون کو نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنے والے بھی نہین حاصل کرسکتے ہمارا نبی تمام نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہی اور ہمارا وصی سب اوصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدون سے برتر ہے وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور ہمین سے اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے پیچھے حضرت عیسے نماز پڑہین گے۔ پہر حضرت صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جناب امام حسین کے دوش مبارک پر ہاتھہ مارکر فرمایا مہدی اس سے ہوگا ✤

(۳۰) عن ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجہد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدمع علی خدیہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما ان اللہ تعالی اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختارنی منہم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک فاوحی اللہ الی ان ازوجہ ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدار قطنی) ابو ایوب انصاری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہوگئے حضرت فاطمہؑ عیادت کے لیے تشریف لائین حضرت پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھہ کر رونے لگین یہانتک کہ اُنکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر حضرتؐ نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے خاص تمہارے حق مین کیا مہربانی کی کہ مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے مین وہ سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب سا دیکھہ کر مجھے انتخاب کیا اور نبی مرسل بنایا پہر دوبارہ دیکھکر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی مینے اسکے ساتھہ تیرا نکاح کرکے اسے اپنا وصی بنایا ✤

(۲۴) عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیہا ابصرت ابا ها دمعت عیناها قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلت الطعم و کثرت الهم و شدة السقم قال لها اما والله ما عند الله خیرا مما ترغبین الیہ یا فاطمة اما ترضین ان زوجتك خیر امتی اقدمهم سلما و اکثرهم علما و اعظمهم حلما والله ابنیك سیدا شباب اهل الجنة (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بریدہ اٹھو ہمارے ساتھ چلو کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کریں جب ہم جناب فاطمہؑ کے پاس پہنچے وہ ہمیں دیکھکر رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میری بیٹی تم کیوں روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت غم و شدت بیماری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے بہتر نہیں ہے جسکی تم تمنا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام امت سے بہتر اور ان سے اسلام لانے کی وجہ سے مقدم اور ان سے علم میں زیادہ اور ان سے حلم میں بڑا ہے۔ اور تیرے دونوں فرزند اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۲۵) عن معقل بن یسار قال وضئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال هل لك فی فاطمة تعودها فقلت نعم فقام متوکئا علی فدخلنا علیها فقال کیف تجدنك قالت والله اشتد حزنی واشتد فاقتی فقال اما ترضین انی زوجتك اقدم امتی سلما و اکثرهم علما و اعظمهم حلما (اخرجه احمد فی المناقب) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہ کی عیادت کے لیے چلیں میں نے عرض کیا ہاں۔ سے حضرت مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے اور جناب فاطمہ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تمہاری یہ کیا حالت ہے عرض کیا واللہ مجھ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقوں نے ستایا ہے حضرت نے ارشاد کیا تم راضی نہیں ہوتے ہو کہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام امت میں اسلام لانے میں مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہے۔

(۲۶) قال ابو حازم و محمد بن المنکدر و ربیعة بن عبد الرحمن والکلبی علی اول من اسلم (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) ابو حازم اور محمد بن المنکدر اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور کلبی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

(۲۷) عن اسحاق قال کان اول ذکر امن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلی معه وصدق بما جاء من عند اللہ علی بن ابی طالب (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردوں

ہیں کہ جو شخص کہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور جس نے کہ وہ خدا کی طرف سے رسول لائے تھے تصدیق کی ہے وہ علی بن ابی طالب ہیں ٭

(تنبیہ) اب سب صحیحین اس امر کے معارض ہیں جو اس امر کے مدعی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے بارہ میں مروی ہے لیکن جو احادیث ہیں وہ حدیث از قبیل آحاد ہے چنانچہ امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں (واما الحدیث الذی تمسکوا به فی اثبات ان اسلام ابی بکر سابق علی اسلام علی فهو من باب الآحاد) یعنے وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے وہ حدیث احاد میں سے ہے۔ اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہونے پر قریبا اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں (قال ابن عباس وانس بن مالک وجماعة انه اول من اسلم ونقل بعضهم الاجماع علیه) یعنی ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ میں سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اول اسلام لائے ہیں۔ اور بعض راویوں سے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے ٭

علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں (روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفة وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم) یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبداللہ اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہیں ٭

اسکے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہیں (روی عن ابن شهاب وقتادة وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب) یعنے شہاب اور قتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مردوں میں سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہیں ٭

جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد تھا چنانچہ علامہ ابو الحسن اسکے ذیل میں لکھتے ہیں (روی سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفة اکان ابابکر اولهم اسلاما قال لا) یعنے سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہیں انہوں نے جواب دیا نہیں۔

اسکے بعد لکھتے ہیں (سئل محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اولهما اسلاما وانما شبه علی الناس لان علیا اخفی اسلامه من ابی طالب) یعنے محمد بن کعب القرظی سے کسی نے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہیں یا ابوبکر انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ ان دونوں میں سے علی پہلے

اسلام لائے ہین لیکن لوگون کو شبہ ہوگیا کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوف سے اپنا اسلام ظاہر نہین کیا تھا ✤

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخوف ابوطالب اپنے اسلام کا اخفا نہین کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تھا چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین لکھتے ہین ثم ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذلک بیوم یعنی بعد اسلام خدیجۃ وصلوتہا معہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہما یصلیان فقال یا محمد ما ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفی لنفسہ وبعث بہ رسلہ فادعوک الی اللہ وحدہ والی عبادتہ وکفر باللات والعزی فقال علی ہذا امر لم اسمع بہ قبل الیوم فلست بقاض امرا حتی احدث ابا طالب فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفشی سرہ قبل ان یستعلن امرہ فقال لہ یا علی ان لم تسلم فاکتم فمکث علی تلک اللیلۃ ثم ان اللہ اوقع فی قلب علی الاسلام فاصبح غادیا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جاءہ فقال ماذا عرضت علی یا محمد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتکفر باللات والعزی وتبرا من الانداد ففعل علی واسلم) یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بالرسالہ ہونیکے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نماز پڑھنے کے پیچھے ایک روز علی تشریف لائے اور ام المومنین کو حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ عرض کیا یا محمد آپ یہ کیا کر رہے ہین حضرت نے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کا دین ہے جو اس نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے اور نبیون کو اسکے لیے مبعوث کیا ہے۔ مین تجھے خدا کی اور اسکی عبادت کیطرف دعوت کرتا ہون اور لات وعزی سے روگردانی کے لیے کہتا ہون جناب علی نے عرض کیا۔ یہ ایسی بات ہے کہ مینے آج کے سوا کبھی نہین سنی۔ مین اپنے کسی فعل مین مختار نہین جب تک کہ ابوطالب سے یہ پوچھ لون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ اس بھید کو قبل اسکے کہ اسکے اعلان کا حکم ہو افشا ہوجاے حضرت نے فرمایا اگر تم ایمان نہین لاتے تو اس بات کو مخفی رکھو پس جناب علی پر ایک رات گذری اور خدا نے انکے دل مین اسلام کی محبت القا فرمائی دوسرے روز صبح کو حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کل آپنے مجھے کیا ارشاد کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس امر کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اسکا شریک نہین لات وعزی سے بیزار ہو جا جناب علی نے ویسا ہی کیا اور اسلام سے مشرف ہوگئے ✤

علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین (وقال مجاہد والصحیح فی امر ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ اول

من اظہر اسلامہ) یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب میں زیادہ تر یہ صحیح ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا ہے *

لیکن اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے اول اظہار اسلام بھی جناب علی ہی نے کیا ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی اور علامہ جریر طبری وغیرہ رحمہم اللہ عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (قال جئت، فی الجاھلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اذ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلھا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام بیمینہ حتی جاءت امراۃ فقامت خلفھما فرکع الشاب فرکع الغلام والمراۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمراۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ھل تدری من الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ھذا ابن اخی فقال ھل تدری من ھذا الغلام فقلت لا فقال علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ھذا ابن اخی ھل تدری من ھذہ المراۃ التی خلفھما فقلت لا قال ھذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجۃ ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموت والارض امرہ بھذا الدین ھو علیہ ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلاثۃ) یعنے ایام جاہلیت میں مین ایک دفعہ مکہ میں گیا اور جاکر حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس ٹھیرا جب آفتاب بلند ہوا اور وسط آسمان سے ڈہلا مین کعبہ کیطرف دیکھ رہا تھا استنے میں ایک جوان سنے آگئے پہلے آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور قبلہ کی طرف پھرا اور اسکی طرف منہ کرکے کھڑا ہوگیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو پر کھڑا ہوگیا پھر ایک عورت آئی اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگئی پھر اس جوان نے رکوع کیا اور اس لڑکی اور عورت نے بھی اسکے ساتھ رکوع کیا پھر جوان نے رکوع سے سر اٹھایا ان دونوں نے بھی رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر اس نے سجدہ کیا ان دونوں نے بھی سجدہ کیا مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکھی بات ہے عباس کہنے لگے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے مین نے کہا نہیں وہ کہنے لگے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اب تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین کہنے لگے یہ علی بن ابی طالب میرا بھتیجا ہے اور یہ جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا نہین عباس کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بی بی ہے اس نوجوان نے مجھے بتایا ہے کہ میرا پروردگار آسمان اور زمین کا پروردگار ہے یہی انکا دین ہے تمام زمین پر ان تین شخصوں کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں *

علامہ جریر طبری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ الرسل والملوک مین اسکے بعد ان الفاظ کو روایت کیا ہے (قال العفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یالیتنی کنت رابعا) یعنے اسلام لانے کے بعد جبکہ عفیف کے دل مین اسلام کا خوب رسوخ ہوگیا تو یہ کہا کرتے تھے کاش مین ان تینون کے ساتھ چوتھا ہوتا پس جناب عباس کے قول سے کہ (ما علی الارض کلها احد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلاثة) ثابت ہوتا ہے کہ ہنوز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام نہین لائے تھے کہ جناب علی کا اسلام (ا ما حباس ع عفیف کندیکہ رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوچکا تھا - اور لفظ هؤلاء الثلاثة کی قید سے اور عفیف کو یہ کہنے سے کہ کاش اگر مین اسوقت اسلام لاتا تو مین اسوقت اسلام کا چوتھا رکن ہوتا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ابوبکر ابھی شرفت باسلام نہین ہوئے تھے ورنہ حضرت عباس هؤلاء الثلاثة کی قید نہ لگاتے اور عفیف کنت رابعا نہ کہتے بلکہ کنت خامسا کہتے - پس یہ قیاس مین نہین کرتا کہ یہ راز حضرت عباس کو معلوم ہوگیا ہو اور ابوطالب سے مخفی رہا ہو ٭

بعض نے جناب علی علیہ السلام کی سبقت اسلام کو تسلیم کرکے یہ کہا ہے کہ انکا اسلام بہ نسبت اسلام شیخ ایسی فضیلت نہین سمجھا جاسکتا - کیونکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جناب علی ہنوز بالغ نہین ہوئے تھے چنانچہ خود انکا قول ہے کہ سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی یعنے مینے تم پر ایسی حالت مین اسلام لانے مین سبقت کی ہے کہ میری سن ابھی کم تھا یعنی مین ابھی نابالغ حالت مین تھا - ابھی حد احتلام تک نہین پہونچا تھا پس ایک کم سن لڑکے کا اسلام مشائخ قریش کے اسلام فائق نہین ہوسکتا ٭

اسکا جواب دو طرح پر ہوسکتا ہے

جناب امیر کی عمر اسلام لانے کے وقت

(۱) بعض کے نزدیک مشرف باسلام ہونیکے وقت جناب علی پندرہ یا سولہ برس کے تھے لیکن سب سے زیادہ معتبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ اسوقت تیرہ سال کے تھے - اور ابو عمر تابعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے (دیکھو استیعاب) اس سے زیادہ تر ثبوت محمد بن حنفیہ کی روایت سے ملتا ہے کہ وہ جناب امیر کی عمر (۱۵ سال) کی بیان کرتے ہین (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابوجعفر محمد بن علی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے اور مطالب السئول کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے ٭

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳) سال تک اس دار فانی مین رونق افروز رہے ہین اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر (۲۹½) ساڑہے اونتیس برس زندہ رہے ہین پس (۶۵-(۲۳ + ۲۹½) = ۱۲½ رہے یعنے پینسٹھہ سال تیئیس اور ساڑہے اونتیس نکالنے کے بعد ٹہیک ساڑہے بارہ برس باقی رہے ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت مین اسلام لائے ہین جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہونچ چکی تہی اور ان کی عقل خداداد مین پختگی آگئی تہی۔ نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم مین تہے (ب) اگر یہی تسلیم کیا جائے کہ جناب علی اسلام لانیکے وقت بالغ نہین تہے تو اسپر کوئی شرعی دلیل موجود نہین ہے کہ قبل از بلوغ ایک لڑکے عاقل ہوشیار ہونہار۔ پختہ مغز ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جائے ۔

اسیوجہ سے جناب امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ بالغ نہوا ہو مقبول ہے قال الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ حدثنا اسمعیل بن ادریس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیًا الی الاسلام وھو ابن تسع سنین او یقول دون التسع ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ انتہی قال فلو لم یکن الاسلام مقبولا عنہ لما دعاہ الیہ وکذا دعا شرذمۃ عن اطفال الصحابۃ الی الاسلام و قبلہ منھم کما یظھر عن کتب الاثر وقد بایع عبداللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن جعفر وجعفر بن الزبیر وھم ابناء سبع سنین۔ شیخ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند جسکا نام مسند ابوحنیفہ ہے) مین لکہتے ہین کہ اسمعیل بن ادریس نے ہمسے روایت کی ہے اور اس نے اپنے والد سے سنا ہے کہ کہتا تہا مجہسے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب بیان کرتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بہی کم تہے اور انہون نے بچپن سے مطلق بتون کی پرستش نہین کی تہی۔ اسکے بعد شیخ قاسم بن قطلوبغا کہتے ہین۔ اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبہی اسلام کی جانب مدعو نکرتے اسیطرح سے حضرتؐ نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرف مدعو کرکے انکا اسلام قبول کیا تہا چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبداللہ ابن زبیر اور عبداللہ ابن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تہا حافظ ابونعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایع الحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن جعفر و

هم صغار لم يعقلوا ولم يبلغوا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر کی بیعت قبول فرمائی درانحالیکہ وہ کم سن تھے پوری تمیز نہیں رکھتے تھے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے ✤

اسکے سوا یامر بھی جناب امیر کی فضیلت کا کافی ثبوت ہے کہ وہ ایسے سن میں اسلام لائے ہیں کہ جس میں لڑکون کی طبیعت اکثر لہو ولعب کی طرف مائل ہوتی ہے توحید کے غوامض کا سمجھنا اور سنت نبوت کے مطابق عمل کرنا۔ اور معاد کی حقیقت تک پہونچنا انکے عقول سے باہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن وسال میں جناب امیر کا اسلام لانا صاف اس امر پر دال ہے کہ آپ عہد طفولیت ہی میں عقل خداداد کے وسیلہ سے ایسے امور اہم کی تہ کو پہونچ گئے تھے جنکے سمجھنے سے بڑے بڑے مشائخ قریش کی عقلیں دنگ تھیں۔

جناب امیر کا ہرگز بتون کی پرستش نکرنا

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة ما کفروا باللہ قط مومن الیاسین وعلی بن ابی طالب وآسیہ امراة فرعون (اخرجہ ابن عدی وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ تین شخص ہیں جنہوں نے ہرگز خدا سے کفر نہیں کیا ہے مومن الیاسین (یعنے حضرت یوشع پر ایمان لانیوالا) اور علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ ✤

عن الحسن بن مدائنی قال لایعبد الاوثان قط لصغرہ ومن ثم یقال کرم اللہ وجہہ دون غیرہ من الصحابة (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب وشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ المشہور بمسند ابی حنیفة) حسن بن مدائنی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے بچپن سے ہرگز بتون کی پرستش نہیں کی اسی وجہ سے انکو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے یعنے خدانے انکے مونہہ کو بزرگ کیا تھا کہ وہ بتون کے آگے نہیں جھکے۔ اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق میں نہیں بولا جاتا (نزل الابرار علامہ بدخشی)

جناب امیر کا سب صحابہ سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑھنا

(۱) عن ابن عباس انہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ هو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی لواءہ معہ فی کل زحف وهو الذی صبر معہ یوم المهراس وهو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ الترمذی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علی میں چار ایسی باتیں ہیں کہ انکو

سوا کسی دوسرے مین نہین ہے ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز مین شریک ہوئے اور وہ ایسے شخص ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ مین حضرت کا علم انکے پاس تہا اور انہون نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرت کے ساتھ صبر کیا۔ اور انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ۔

(۲) عن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی معہ علی یوم الثلاثاء (اخرجہ البغوی فی معجمہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوے اور منگل کے دن جناب علی نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ۔

(۳) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت خدیجۃ یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء قبل ان یصلی معنا احد من الناس (اخرجہ احمد فی مناقب) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جناب ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے پیر کے روز نماز پڑہی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑہی قبل اسکے کہ لوگون مین سے کوئی شخص ہمارے ساتھ نماز مین شرکت کرتا ۔

عن ابی رافع قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ یوم الاثنین فی اخر النہار وصلی علی یوم الثلثاء فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین واشہر قبل ان یصلی معنا احد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے کہ پیر کی صبح کو مجہے نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ نے اسی روز کے پچہلے وقت مین نماز پڑہی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑہی علی نے سات سال اور کئی مہینے پوشیدہ نماز پڑہی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہتا ۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم الثلثاء (اخرجہ الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجہپر پیر کے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑہی ۔

(۶) عن حبۃ العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد والنسائی) حبہ عرنی سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین وہ پہلا شخص ہون جو اسلام لایا ہے اور جس نے حضرت کے ساتھ پہلے نماز پڑہی ہے ۔

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجہ النسائی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے سب سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑہی ہے ۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا

ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجه احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص وحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننه و ابن عاصم فی السنۃ والحاکم فی المستدرک وابونعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہون میرے سوا اس بات کو کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے ✤

(۹) عن ابن عباس وجابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علیّ وعلی علیٍّ سبع سنین قبل الناس وذلک بانه کان یصلی ولا یصلی معنا غیرنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے سات برس تک ملائک مجھپر اور علی پر درود پڑہتے تہے اور یہ اسوجہ سے تہا کہ علی میرے ساتھ نماز پڑہا کرتے تہے اور ہم دونون کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہنے والا نہین تہا ✤

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبد احد من ہذہ الامۃ سبع سنین (اخرجه الخلعی نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تہے کہ مینے خدا کی بندگی سات برس قبل اسکے کی ہے کہ اس امت مین سے کوئی خدا کی بندگی کرتا ✤

(۱۱) عن مجاهد عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الایۃ واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وہما اول من صلے ورکع (اخرجه الطبرانی فی الخصائص وفقیہ بن المغازلی فی المناقب وحافظ ابونعیم فی الحلیۃ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والون کے ساتھ) خاصکر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ انہین دونون صاحبو نے پہلے نماز پڑہی ہے ✤

(۱۲) عن عفیف الکندی قال جئت فی الجاہلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلها فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینه فلم یلبث حتی جاءت امرأۃ فقامت خلفهما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معه فقلت یا عباس امر عظیم فقال هل تدری من ہذا الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہذا ابن اخی هل تدری من ہذا الغلام فقلت لا فقال علی

ابن ابی طالب بن عبدالمطلب هذا ابن اخی - هل تدری من هذه المرأة التی خلفهما فقلت لا قال هذه
خدیجة بنت خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموت والارض امره بهذا الدین هو
علیه والله ما علی الارض احد علی الدین غیر هؤلاء الثلاثة (اخرجه احمد والنسائی وزاد جریر
الطبری قال عفیف بعدما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبه یالیتنی کنت رابعا وزاد احمد قال عفیف
لو کان الله یرزقنی الاسلام یومئذ فاکون ثانیا مع علی بن ابی طالب) عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ ایک دفعہ مین ایام جاہلیت مین مکہ مین گیا اور عباس بن عبدالمطلب کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب
نے بلند ہوکر گہیرا ڈالا مین کعبہ کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ایک جوان نے آکر آسمان کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا
اور پہر جہکر کعبہ کیطرف مونہہ کرکے کہڑا ہوگیا - کچہ دیر نہین گذری تہی کہ ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے
بازو کیطرف کہڑا ہوگیا پہر کچہ دیر نہین گذری ہوگی کہ ایک عورت آکر انکے پیچھے کہڑی ہوگئی پس جب اس
نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بہی رکوع کیا - اور جب اس جوان نے سر اٹہایا تو ان
دونون نے بہی سر اٹہایا - پہر اس جوان نے سجدہ کیا تو ان دونون نے بہی سجدہ کیا - مینے عباس سے
کہا یہ ایک انوکہی بات ہے وہ کہنے لگے تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے مینے کہا مین نہین جانتا اس نے
کہا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بہتیجا ہے - اور یہہ بہی تجہے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے
کہا نہین - اس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے اور یہ بہی تجہے
معلوم ہے کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا مجہے نہین معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بہتیجے
کی بی بی - اس جوان نے مجہہ سے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانون اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر انکے
دین کا مدار ہے تمام روئے زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہین - علامہ جریر الطبری
نے ان الفاظ کو اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جب عفیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوگئے اور اسلام
انکے دل مین خوب راسخ ہوگیا تو وہ کہا کرتے تہے کاش مین ان تین شخصون کے ساتہہ چوتہا ہوتا - اور
امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مین عفیف رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ الفاظ اور زیادہ روایت
کیے ہین کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اگر اس روز خدا تعالی مجہے اسلام نصیب کرتا تو مین جناب علی علیہ السلام سے
دوسرے درجہ پر ہوتا ۔

(۱۲) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اول شئ علمتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
قدمت مکة فی عمومة لی فارشدنا علی العباس بن عبدالمطلب فانتهینا الیه وهو جالس الی الکعبة
من ثم جلسنا الیه فبینما نحن عنده اذا اقبل رجل من باب الصفا تعلوه حمرة وله وفرة جعدة

على انصاف اذنيه اقنى الانف براق الثنايا ادعج العينين كث اللحية دقيق المسربة شثن الكفين حسن الوجه معه غلام وامرأة قد سترت محاسنها حتى قصدوا نحو الحجر فاستلمه ثم استلم الغلام والمرأة ثم طاف بالبيت سبعا والغلام والمرأة يطوفان معه فقلنا يا ابا الفضل هذا الدين لم يكن نعرفه فيكم او شيء حدث فقال هذا ابن اخي محمد بن عبد الله والغلام علي بن ابي طالب والمرأة امرأته خديجه بنت خويلد و الله ما على وجه الارض احد يعبد الله لهذا الدين الا هؤلاء الثلثة (اخرجه احمد في المناقب و الطبراني في الكبير في مسند عبد الله بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جو پہلی بات مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یہ ہے کہ ایک دفعہ مین ایک کام کے لیے اپنے چچوں کے ساتھ مکہ مین گیا پس ہم عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہان انکے پاس بیٹھ گئے اتنے مین باب صفا سے ایک سرخ و سپید رنگ کا آدمی آیا اور اسکے رخسار حکے گونگرلیے بال کانون کی نصف لو تک تھے اسکی ناک نہایت اونچی تھی۔ اسکے دانت بہت سفید تھے اسکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھین۔ اسکی داڑہی بہت گھنی تھی۔ اسکی سینہ بہت پتلی تھی ہاتھون پر گھٹی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اسکے ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جس نے کہ اپنا مونہہ چھپایا ہوا تھا۔ اس جوان نے بڑہکر حجر الاسود کا بوسہ لیا اور اس لڑکے اور بی بی نے بھی اسکو چوما پہر وہ جوان سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد پہرا اور اسکے ساتھ وہ لڑکا اور بی بی بھی گرد پہرے ہمنے عباس سے کہا یا ابا الفضل ہمنے تو یہ طریقہ تم مین کبھی نہین دیکھا شاید کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میرے بہائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے اور یہ لڑکا علی بن ابیطالب ہے یہ بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان کی بیوی ہے واللہ ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس دین والا نہین ہے۔

(۱۵) اخرجه ابن اسحاق في سيرته وابن السمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا حضرت الصلوٰة خرج الى شعاب مكة وخرج معه علي بن ابي طالب مستخفيا من عمه ابي طالب ومن جميع اعمامه وسائر قومه فيصليان الصلوٰة فيها فاذا امسيا رجعا فمكثا كذلك ما شاء الله ان يمكثا - ثم ان ابا طالب عثر عليهما يوما فوجدهما يصليان فقال لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن اخي ما هذا الدين اراك تدين قال يا عم هذا دين الله ودين ملائكته ودين رسله ودين انبياء ابراهيم وبعثني الله به رسولا الى العباد وانت يا عم احق من بذلت له النصيحة ودعوته الى الهدى واحق من اجابني اليه واعانني عليه فقال ابو طالب يا ابن اخي اني والله لا استطيع ان افارق دين ابائي وما كانوا عليه ولكن والله لا يخلص اليك شيء تكرهه ما بقيت وذكروا انه قال لعلي يا بني ما هذا الدين الذي انت عليه قال يا ابت امنت برسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم وصدقت بما جاء به وصلیت معه واتبعته فقال اما انه لم یدعك الا الی الخیر فالزمه ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت مین اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہین کہ جب نماز کا وقت ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی کو ساتھ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعمام اور قوم سے مخفی مکہ کے پہاڑون کی غارون مین تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہان سے واپس آتے جب تک کہ پروردگار کا ارادہ تھا اسیبات پوشیدہ رہی ایک روز حضرت کے ساتھ جناب علی نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑھتے دیکھکر کہنے لگے اے میرے بھتیجے یہ کیسا دین ہے کہ جس پر تم عمل کر رہے ہو۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان یہ اللہ اور اسکے فرشتون اور اسکے رسولون اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجھکو خدا نے اس دین کے لیے لوگون کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا ہے چچا جان آپ زیادہ تر حقدار ہین اس شخص سے جسکو کہ مین نصیحت کرون اور ہدایت کی طرف بلاؤن اور آپ میری بات کی ماننے اور میری مدد کرنے کے زیادہ تر مستحق ہین۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجھ سے نہین ہو سکتا کہ مین اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دون۔ لیکن خدا کی قسم ہے تمکو کسی قسم کی برائی نہین پہونچ سکے گی جب تک کہ مین زندہ ہون اکثر رواۃ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علی سے پوچھا اے میرے بیٹے یہ کونسا طریقہ ہے کہ جس پر تم عمل کر رہے ہو۔ جناب علی نے جواب دیا کہ مین خدا کے رسول پر ایمان لایا ہون اور جو کچھ کہ وہ لائے ہین مینے اسکی تصدیق کی ہے اور مین سچ کہتا ہون کہ مینے انکے ساتھ نماز پڑھی ہے اور مینے انکا اتباع کیا ہے۔ پس ابوطالب نے انسے کہا تم انکی بات ضرور مانو کیونکہ وہ تمکو سوائے نیک بات کے اور کچھ نہین بتائینگے ۔

(۱۰۱) عن حبة العرنی قال رأیت علیا ضحك علی المنبر لم اره ضحك ضحکا اکثر منه حتی بدت نواجذه ثم قال قول ابی طالب ظهر علینا ابو طالب وانا مع رسول الله صلی الله علیه نصلیان ببطن نخلة فقال ماذا تصنعان یا ابن اخی فدعاه رسول الله صلی الله علیه الی الاسلام فقال ما بالذی تصنعان من بأس ولکن والله لا تعلوا استی ابدا وضحك تعجبا من قول ابیه ثم قال اللهم لا اعرف لك عبدا من هذه الامة عبدك قبلی غیر نبیك ثلاث مرات لقد صلیت قبل ان یصلی الناس سبع سنین حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مینے جناب امیر کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا کہ کبھی اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہین دیکھا یہانتک کہ ہنسنے مین انکی داڑہین ظاہر ہوگئین پھر ابوطالب کا قول بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نخلستان کے اندر نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ ابوطالب آ پہونچے اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کر رہے ہو حضرت نے انہین اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب

کہنے لگے اس بات مین جو کچہ کہ تم کر رہے ہو کچہ خوف نہین ہے لیکن واللہ لوگون کے سامنے میرے چوتڑ
کبہی اونچے نہین ہونگے - جناب امیر کو اپنے والد کی بات سے از روے تعجب کے ہنسی آئی تہی - پہر فرمایا - اے
پروردگار تو گواہ ہے کہ اس امت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے نبی کے مین نہین جانتا کہ جس نے میرے سوا مجہ سے
پہلے تیری عبادت کی ہو - مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے ✤

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے دوش اقدس پر سوار ہوکر بتون کو توڑنا

(۱) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذہبت لانہض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنہض بی قال فیتخیل الی
انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ
عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی
المناقب والمسند - والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ ایک دفعہ مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کعبہ مین گیا مجہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹہہ جا مین بیٹہہ
گیا آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹہنے لگا حضرتؐ نے میری ناتوانی کو دیکہکر فرمایا بیٹہہ جا
آپ اتر پڑے اور اس خدا کے نبی نے مجہے کہا میرے کندہے پر چڑہ مین دوش اقدس پر سوار ہوا اور
آپ مجہ کو لیکر اٹہے اسوقت مجہے گمان ہو سکتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ
جاؤن - یہانتک کہ بیت اللہ پر چڑہ گیا اسپر کانسی یا تانبے کی صورت تہی مینے اسے داہنے بائین
آگے پیچہے سے ہلانے لگا جسوقت کہ مین نے اسپر قابو پالیا مجہے حضرتؐ نے فرمایا اسے پہینکدے
مینے اسے پہینکدیا وہ صورت کانچ کیطرح سے ٹوٹ گئی پہر مین اتر آیا اور جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ دوڑکر گہر مین چہپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمین نہ دیکہے ✤

جناب امیرؑ کا کعبہ کے بتون کو توڑنا

واخرجہ الحاکم وقال بعد قولہ فصعدت علی الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الق صنمہم

الاکبر وکان من نحاس موتد باوتاد و من حدید الی الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ عالجہ فلم ازل اعالجہ حتی استمکنت منہ فقال لی اقذفہ فقذفتہ۔ ثم ذکر باقی الحدیث ابوالخیر الحاکمی (حدیث میں جناب امیرؑ کے اس قول کے بعد کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا) اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پھینکدے وہ تانبے کی میخوں سے جکڑا ہوا اور لوہے سے زمین میں گڑا ہوا تھا۔ مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دو میں اس کو ہلاتا رہا یہانتک کہ میں اسپر قابو پاگیا پھر حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدو میں نے اسے پھینکدیا پھر جناب امیرؑ نے باقی حدیث کو روایت کیا ✦

(۲) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ دخل مکۃ یوم الفتح وحولہ ثلثمائۃ وستون صنماً لقبائل العرب لکل قوم صنم فجعل یطعنہا و یقول جاء الحق وزھق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی القاہا جمیعاً وبقی صنم خزاعۃ فوق الکعبۃ وکان من قواریر صفر فقال یا علی ارم بہ فحملہ النبی صلی اللہ علیہ حتی صعد فرمی بہ فکسر (تفسیر النیسابوری فی قولہ تعالیٰ جاء الحق وزھق الباطل) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گردا گرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے ہر ایک قبیلہ کا جدا گانہ بت تھا حضرت چھڑی کے ساتھ انکو ٹہکاتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا بس منہ کے بل وہ بت گرتے تھے یہانتک کہ سب بت گرا دیئے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا جو صیقل کئے ہوئے اور زرد پیتل سے بنا ہوا تھا حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو کندھے پر اٹھا کر فرمایا یا علی اسکو پھینکدو وہ جناب امیرؑ نے چڑھ کر پھینکدیا اور ٹوٹ گیا ✦

جناب امیرؑ کا شب ہجرت میں حضرتؐ کے بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذا اتاہ رھط یقعون فی علی بن ابی طالب فوثب علیہم ابن عباس وقال لما ھاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون یؤذون رسول اللہ صلی اللہ علیہ فصاح ابوبکر یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ فانطلق ابوبکر حتی لحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات والکفار یرمون علیاً بالحجارۃ وھو قد لف رأسہ فی الثوب الی الصباح (اخرجہ احمد والنسائی)

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ انکے پاس آکر جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس انکی طرف لوٹ پڑے اور کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علیؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اوڑھ لیا اور حضرتؐ کے بستر پر

سوتے ہیں مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو پکارا جناب علی نے
ان سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر میمون کیطرف تشریف لے گئے ہیں آپ وہان انسے جا ملیں
ابوبکر رضی اللہ عنہ وہان حضرت سے جا ملے اور جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو رہے کفار انپر پتھر پھینکتے
تھے اور وہ اپنے سر کو صبح تک چادر مین چھپائے رہے +

(۲) عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ العباس ان علیا قد سبقک بالہجرۃ
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ بتحقیق علیؑ نے ہجرت مین تمپر سبقت کی ہے +

(۳) عن ابن عباس قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یہاجر الی المدینۃ خلف علی بن
ابی طالب لقضاء دیونہ ورد الودائع التی کانت عندہ وامرہ لیلۃ ان ینام علی فراشہ قال و
تسجی بردی ھذا الحضرمی الاخضر فنم فیہ فانہ لن یخلص الیک شئ تکرھہ منہم ان شاء اللہ تعالی ففعل
بکرہ والقوم قد احاطوا بالدار قال فاوحی اللہ الی جبرائیل ومیکائیل انی قد اخیت بینکما و
جعلت عمر احدکما اطول من عمر الآخر فایکما یوثر صاحبہ بالحیات، فاختار کلاھما الحیاۃ فاوحی
اللہ الیہما فلا کنتما مثل علی بن ابی طالب اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی فراشہ
یفدیہ بنفسہ ویوثرہ بالحیاۃ اھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فنزلا جبرئیل عند رأسہ
والمیکائیل عند قدمیہ والملائکۃ تنادی بخ بخ من مثلک یا ابن ابی طالب اللہ یباھی بک من
الملائکۃ ثم توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ فانزل اللہ تعالی علیہ فی شان علی
ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد قال ابن عباس من یشری
نفسہ ابتغاء مرضات علی بن ابی طالب۔ وعن ابن عباس انشد علی شعرا فی تلک اللیلۃ ؎
وقیت بنفسی خیر من وطی الحصا + ومن طاف بالبیت العتیق وبالحجر + رسول الہ الخلق
اذ مکروا بہ + فنجاہ ذو الطول الکریم من المکر + وبات رسول اللہ فی الغار آمنا + موقی
حفظ الالہ وفی ستر + وبت اراعیہم متی ینشروننی + وقد وطنت نفسی علی القتل والاسر +
اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی
اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض ادا
کرنے کے لیے اور لوگون کی امانتین سپرد کرنیکے واسطے اپنے پیچھے مدینہ مین چھوڑا اور اپنے بستر
پر سونیکے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھکر سو رہو ہرگز تمہین کوئی امر مکروہ

ان لوگون کے ہاتھ نہین پہونچیگا۔ کفار تمام گہر کو گہیرے ہوئے تہے۔ اللہ تعالی نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا کہ مین نے تم دونون کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے۔ اور تم دونون مین سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم مین سے کون ایسا ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بہائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا تم دونو علیؑ کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بہائی کے بستر پر سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو اسپر فدا کرتا ہے تم دونون زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ جبرئیل جناب علیؑ کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤن کی طرف اترے اور تمام رات اُنکی حفاظت کرتے رہے اُنکے سوا اور فرشتے کہتے تہے واہ واہ ای علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہین خدا اور اسکے فرشتے تجہپر فخر کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ تہے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان مین حضرت پر یہ آیت نازل ہوئی (کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندونپر مہربان ہے)۔ ابن عباس کہتے ہین کہ وہ شخص جسنے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ جناب علی نے اس رات مین یہ چند اشعار تصنیف فرمائے (اگرچہ ترجمہ) مینے اپنی جان سے بہتر اس شخصکو جسنے سنگریزون کو روندا۔ اور جسنے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول حبیب کو جسنے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا بزرگ نے انکو مکر سے بچایا۔ اور امن سے رسول خدا غار مین شب باش ہوئے۔ خدا کی نگہبانی اور حفظ اور پردے مین۔ اور مینے رات کو ایسی حالت مین گذارا۔ کہ مین دیکہ رہا تہا کہ وہ (یعنے کفار) مجہے پریشان کر رہے ہین۔ اور بے شک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قائم رہا +

(۴) عن ابی رافع قال وخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یخرج الیہ باھلہ وامرہ ان یؤدی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلھا وامرہ ان یضطجع علی فراشہ لیلۃ خروجہ وقال ان قریشا لم یفقدونی مارأوک فاضطجع علی علی فراشہ وکانت قریش ینظرون الی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرون علیہ علیا فیظنونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا اصبحوا راوا علیہ علیا فقالوا لو خرج محمد صلی اللہ علیہ وسلم لخرج علی معہ فحبسھم اللہ بذلک عن طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین راوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ بعد ما خرج الیہ اھلہ یمشی اللیل ویکمن النھار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعوا لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فلما راہ اعتنقہ وبکی رحمۃ علیہ لما رأی بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بھما رجلیہ ودعا لہ بالعافیہ فلم یشتکہما حتی استشہد علیہ السلام (اخرجہ
ابن اثیر الجزری فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) ابو رافع کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے علی علیہ السلام کو اسلیے مدینہ مین اپنے پیچھے چھوڑا تہا آپ اپنے اہل کو ساتھ لیکر اور حضرتؐ کے
پاس کی امانتین اور وصیتین لوگون کو سپرد کرکے مدینہ کو چلے آئین کیونکہ مشرکین حضرتؐ کو امین جانتے
تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپکے سپرد کیا کرتے تہے علی علیہ السلام نے وہ تمام حضرتؐ کی امانتین
ادا کین حضرتؐ نے ہجرت کی رات کو انہین اپنے بستر مبارک پر سونے کے لیے ارشاد کیا۔ اور فرمایا
کہ جب قریش تمہین دیکہین گے تو ہمکو گم شدہ نہین خیال کرینگے۔ جناب علی ارشاد نبوی کے موافق
بستر اقدس پر سو رہے قریش اس بستر پر جناب علی کو لیٹا ہوا دیکہکر اور ان کو پیغمبر خدا سمجہ کر تمام شب ان پہ
پتھر پہینکتے رہے صبح کیوقت جناب علی کو دیکہکر کہنے لگے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکل گئی ہوتے تو
علی بہی انکے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ سے پروردگار نے قریش کو حضرتؐ کے طلب کرنے سے باز رکہا حضرتؐ نے
جناب علی کو ارشاد کیا ہوا تہا کہ مدینہ مین ہمسے آملین انہون نے اول اپنے تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا پہر
آپ روانہ ہوئے رات کو چلتے تہے اور دن کو چھپ رہتے تہے یہانتک کہ مدینہ شریف مین پہنچے
جب حضرتؐ کو ان کے پہونچنے کی خبر ملی تو فرمایا کہ علی کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ حاضر
ہونے سے معذور ہین حضرتؐ خود بدولت تشریف لے گئے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور انکی حالت دیکہکر
رحمت سے آبدیدہ ہوئے اور انکے قدمون کو دیکہا کہ ورم کر آئے ہین۔ اور ان سے خون ٹپک رہا
ہے حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتہون کو لعاب دہن سے تر کرکے انکے پاؤن پر ملا اور عافیت کی
دعا مانگی جناب علی اچہے ہوئے پہر کبہی وقت شہادت تک پاؤن کے دکہنے کی انکو شکایت نہوی ۔
(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی عن فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنوا القوم منہ
فعرفوہ فقالوا لہ این صاحبک قال لا ادری او رقیبا کنت علیہ امرتموہ بالخروج فخرج فانتہروہ
وضربوہ واخرجوہ الی المسجد فحبسوہ ساعۃ ثم ترکوہ (اخرجہ بن جریر الطبری فی تاریخہ محمد بن کعب
القرظی کہتے ہین کہ جب علی علیہ السلام جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس سے اٹھے اور
قریش نے نزدیک ہو کر انکو پہچانا ان سے پوچہا کہ تمہارے دوست کہان ہین جناب علی نے جواب دیا مین
نہین جانتا کہان ہین کیا مین انپر نگہبان تہا تمنے انکو چلے جانے کے لیے کہا وہ چلے گئے قریش نے
جناب علی کو مارا اور برا بہلا کہا اور کعبہ مین انکو نکال لائے ایک گہنٹہ تک قید رکہکر چہوڑ دیا۔

جناب امیرؑ کی خصوصیت جناب سیدہؑ کے نکاح سے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا صغیرۃ فخطبھا علی فزوجھا (اخرجہ ابوحاتم والنسائی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خواستگاری کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہیں پھر جناب علیؓ نے انکی خواستگاری کی اور حضرتؐ نے انسے جناب سیدہ کا نکاح کر دیا ٭

جناب امیرؑ کا گھر حضرتؐ کے گھرون کے درمیان مین ہونا

(۱) عن غیلان قال سالت عبداللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فھذا بیتہ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم احد فعفی اللہ عنہ و اذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) غیلان کہتا ہے مینے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علیؓ اور عثمانؓ کے مرتبہ سے مجھکو خبردار نہین کرتے وہ کہنے لگے پس علیؓ انکا گھر یہ دیکھ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گھر وہان تجھے نہین ملیگا۔ اور عثمان پس انہون نے احد کے دن بھاری گناہ کیا۔ لیکن خدا نے انہین بخشدیا۔ اور تمہارا ایک چھوٹا گناہ کیا اور تمنے انکو مار ڈالا ٭

(۲) عن سعد بن ابی عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تسل عن علی ولکن انظر الی بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البخاری والنسائی) وزاد البخاری ثم قال لعل ذالک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجھد علی جھدک وزاد النسائی قال فانی ابغضہ قال ابن عمر ابغضک اللہ عزوجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جناب امیرؓ کی نسبت سوال کیا ابن عمر نے کہا انکی نسبت مت پوچھ انکا گھر یہ دیکھ کہ حضرتؐ کے گھرون کے بیچ مین ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث مین یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ پھر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بری معلوم ہوئی ہوگی اس نے کہا ہان ابن عمر بولے خدا تیری ناک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج مین مرجا امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث مین یہ الفاظ روایت کیے ہین اس شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا مین انسے یعنی جناب علیؓ سے بغض رکھتا

ہوں ان میں عمر نے کہا خدا کی قسم ... کے ۔

(۸) عن نافع بن عمر رضی اللہ عنہ قال لما سئل عن علی ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشار بیدہ فقال هذا بیتہ وسط بیوت (اخرجہ الفاظہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہنے لگے کہ علی بیچ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا یہ ان کا گھر ہے جسے تم دیکھتے ہو۔ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہے ۔

جناب امیر کے دروازہ کے سوا تمام صحابہ کے دروازے مسجد نبوی میں سے بند ہو جانے

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعۃ فی المسجد فقال یوما سدوا هذه الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ قال اما بعد فانی قد امرت بسد هذه الابواب غیر باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللہ ما سددت شیئا ولا فتحتہ ولکنی امرت بشیء فاتبعتہ (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند لوگوں کی آمد و رفت کے لیے مسجد میں دروازے تھے ایک روز حضرت نے حکم دیا کہ علی کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کر دو بعض لوگ اس میں کچھ گفتگو کرنے لگے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ علی کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کیے جاویں اسی خطبہ میں حضرت نے ارشاد کیا واللہ میں نے کسی کے دروازے کو بند نہیں کیا اور نہ کھولا ہے لیکن مجھ کو حکم ہوا تھا سو میں نے وہی کیا ہے ۔

(۲) عن سہیل بن صالح عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لقد اوتی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم جوارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ فی المسجد والرایۃ یوم خیبر وتزویجہ ابنتہ فاطمۃ (اخرجہ احمد) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علی کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتیں تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتیں۔ مسجد میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی۔ اور خیبر کے دن علمدار ہونا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ۔

(۳) ابی هریرة ... عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما هن قال تزوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد لا یحل لی فیہ

(٨) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بسد الابواب کلها فسدت الا باب علی (اخرجه احمد والنسائی والطبرانی والترمذی وفقیه ابن المغازلی) وفی روایة اُخری امر بسد الابواب المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وهو جنب لیس له طریق غیره) ابن عباس رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا اور وہ بند کیے گئے مگر علی کا دروازہ۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی الله علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا سوا علی کے دروازے کے اور وہ مسجد میں سو آتے جاتے تھے بحالیکہ وہ جنب میں ہوا کرتے تھے اور مسجد کے سوا انکے گھر کا دوسرا راستہ نہیں تھا۔

(٩) عن الحرب بن مالک قال اتیت مکة فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت هل سمعت لعلی منقبة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول الله صلی الله علیه وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاه عمه فقال یا رسول الله اخرجت اصحابك واعمامك واسکنت هذا الغلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان هذا الغلام ان الله هو امر به (اخرجه النسائی) حرب بن مالک کہتے ہیں کہ میں مکہ میں جا کر سعد بن ابی وقاص رضی الله عنہ سے ملاقات کر کے پوچھا آیا آپنے جناب علی کی کوئی منقبت سنی ہے سو کہنے لگے ہم آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں رہا کرتے تھے ایک رات ہم لوگوں کو پکار کر کہا گیا جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم اور علی کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلیں صبح کو حضرت کے چچا آکر کہنے لگے یا رسول الله آپنے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکالدیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے حضرت نے فرمایا میں نے تمہارے نکلنے اور اس لڑکے کے رکھنے کے لیے حکم نہیں دیا بلکہ خدا نے دیا ہے۔

(١٠) عن جابر بن سمرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سدوا ابواب المسجد الا باب علی فقال رجل اترك لی قدر ما اخرج منه وادخل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم اومر بذلك فقال فیقدر رأسی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم اومر بذلك فانصرف کانه باکیا حزینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الابواب کلها غیر باب علی فرجا امر فیه وهو جنب (اخرجه الطبرانی) جابر بن سمرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کر دو ایک شخص نے کہا یا رسول الله مجھے صرف اتنی جگہ عطا فرمائیں کہ جس سے میں آجا سکوں حضرت نے فرمایا مجھے حکم نہیں دیا گیا۔ پھر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجھے

صرف اتنی جگہ دی جائے کہ جس میں سو میرا سر نکل سکے حضرتؐ نے فرمایا ہمیں اسکا حکم ہی نہیں ہے وہ شخص روتا ہوا اور نہایت غمگین واپس ہوگیا پھر آپؐ نے فرمایا علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کردو لیس کبھی وہ اس دروازے سے گذرتے اور جنب ہیں ہوا کرتے ✤

(۱۱) عن علاء بن عرار قال سألت عبد الله بن عمر عن علی و عثمان فقال اما علی فلا تسئل عنه احدًا وانظر الی منزلته من رسول الله صلی الله علیہ وسلم قد سد ابوابنا فی المسجد واقر بابه واما عثمان فانه اذنب ذنبا عظیما یوم التقی الجمعان فعفی الله واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجه النسائی) علاء بن عرار کہتے ہیں کہ مینے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے علی کی نسبت کسی سے مت پوچھو اور انکی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ لے کہ ہمارے سب کے دروازے مسجد میں سے بند کردیے اور انکا دروازہ برقرار رکھا۔ اور حضرت عثمان نے جس روز کہ دو نو گروہ اکٹھے ہوے ایک بھاری گناہ کیا پھر خدا نے انہیں بخشدیا اور تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انکو مار ڈالا ✤

(۱۲) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته علی و فاطمة والحسن والحسین (اخرجه البیهقی والطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ✤

(۱۳) عن عثمان بن عبد الله القرشی من حدیث طویل قال خطب علی فی اول یوم بویع فیه عثمان فقال فیها انا شد کم الله هل تعلمون کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللهم لا (اخرجه ابن عساکر) عثمان بن عبداللہ قرشی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہیں کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی اس روز جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس میں قسم دیکر لوگوں سے پوچھا کہ آیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو جانتے ہو جو جنب کی حالت میں مسجد کے درمیان جا سکتا تھا سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہیں جا سکتا تھا

(۱۴) عن ناصح بن عبد الله ان النبی صلی الله علیہ وسلم امر بسد الابواب کلها غیر باب علی فقال العباس یا رسول الله اترك لی قدر ما ادخل انا وحدی فقال ما امرت بشئ من ذلك فسدها (اخرجه الطبرانی) ناصح بن عبداللہ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے دروازے کے سوا سب کے دروازوں کو بند کرنے کا امر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لیے صرف اتنی جگہ چھوڑ دیں کہ جہاں سے میں اکیلا

داخل ہو سکون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مجہ کو حکم نہین ہے لیس سب دروازے بند کر دیے +

(۱۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سأل ربہ ان یطہر مسجدہ بہارون وانا سألت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجہ البزار فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا موسی علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ وہ انکی مسجد کو ہارون کے ساتھہ پاک کرے مینلے بھی خدا سے طلب کیا ہے کہ میری مسجد کو تجہ سے پاک کرے پہر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دے بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کرین انہون نے سمعًا وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی پہر اسیطرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر اسی طرح سے عباس رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمہارے دروازے بند نہین کیے اور نہ علی کا دروازہ کہولا ہے مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کیے ہین +

(۱۶) عن عمر بن سہیل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرہم ان یسدوا ابوابہم فانطلقت فقلت لہم ففعلوا الا حمزۃ فقلت یا رسول اللہ قد فعلوا الا حمزۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لحمزۃ فلیحول بابہ فقلت لحمزۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرک ان تحول بابک فحولہ فرجعت الیہ وہو قائم یصلی فقال ارجع الی بیتک (اخرجہ البزار) عمر بن سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاکر لوگون کو کہدے تاکہ اپنے اپنے دروازے بند کر دین مینے جاکر کہدیا انہون نے بند کر دیے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بند نہ کیا مینے آکر عرض کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا سبنے بند کر دیے آپنے فرمایا جاکر حمزہ کو کہو کہ البتہ اپنے دروازے کو پہیر دے مینے اُن سے جاکر کہا انہون نے بہی اپنا دروازہ پہیر لیا مین حضرت کی خدمت مین لوٹ آیا آپ نماز پڑہ رہے تہے بعد فراغت کے آپنے فرمایا جا اپنے گہر واپس ہوجا۔

(۱۷) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب وہو تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک وابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیہم فنودی الصلاۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منہا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سددتہا ولا انا فتحتہا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ولکن واللہ ہو امرہ

ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی علمه شدید القوی (اخرجه ابو بکر ابن مردویه) حبہ عرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر انکا بند کیا جانا نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہین ابتک میری آنکھون مین ہے کہ مینے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور انکی آنکھین آنسو بہی ڈبڈبا رہی ہین اور حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچازاد بہائی کو رہنے دیا ہے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ ان لوگون پر دروازون کا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تحمید و توحید مین ویسا خطبہ کبہی نہین سُنا گیا تہا حمد و ثنای باری کے بعد فرمایا اے لوگو مینے ان دروازون کو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تم کو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو یعنے علی کو رکہا ہے۔ پہر آپنے سورہ والنجم پڑہا۔ کہ قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بہکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے

(۱۸) عن حذیفة بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال لما قدم اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینة لم یکن لھم بیوت وکان یبیتون فی المسجد فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابھا الی المسجد ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیھم معاذ ابن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج منه فقال سمعا وطاعة ثم ارسل الی عمر فسد بابه وقال سمعا وطاعة للہ ولرسوله وعلی متردد لا یدری اھو فیمن یقیم او فیمن یخرج وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد بنی له فی المسجد بیتا بین ابیاته فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکن طاھرا ومطھرا فبلغ حمزة قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی فقال یا محمد اخرجتنا وتمسک غلمان بنی عبد المطلب فقال له کان الامر لی ما جعلت دونکم من احد واللہ ما اعطاہ ایاہ الا اللہ وانک لعلی خیر من اللہ ورسوله اخرجه فقیه ابو الحسن ابن المغازلی وابو بکر بن مردویه) حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مدینہ مین آئے چونکہ رات کو سونے کے لیے ان کے گہر نہین تہے اسلیے مسجد مین ہی سو رہا کرتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین فرمایا تم مسجد مین مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہوجاتے ہو پہر صحابہ نے مسجد کے اردگرد اپنے گہر بنا لیے اور انکے دروازے مسجد مین رکہے حضرت نے معاذ بن جبل کو ان کیطرف بہیجا انہون نے ابو بکرؓ سے جاکر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد

مین سے بند کر لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعاً وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس معاذ کو بہیجا انہون نے بہی سمعاً وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا جناب علی علیہ السلام متردد تھے اور انکو معلوم نہین تہا کہ آیا مین بہی رہتا ہون یا کہ نکالا جاتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا گہر مسجد کے درمیان اپنے گہرون کے بیچ مین بنوایا ہوا تہا۔ فرمایا یا علی تم مسجد مین پاک اور پاک کرنیوالے ہوکر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ ہمکو تو نکالتے ہین اور بنی عبدالمطلب کے لونڈون کو رہنے کا حکم دیتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچہ کہ مینے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہاری کسی کے لیئے نہیں تہا۔ خدا کی قسم ہے کہ یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسی نے اسکو نہین دیا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکو ترین ہو ✤

(۱۹) عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ اوحی الی نبیہ موسی ان ابن لی مسجدا طاہرا لا یسکنہ الا موسی وھارون وابنا ھارون وان اللہ اوحی الی ان ابن لی مسجدا طاھرا لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی (اخرجہ ابن المغازلی) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلکر فرمانے لگے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجکر ارشاد کیا تہا کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے اسی طرح سے خدا تعالے نے مجہے وحی بہیجکر فرمایا ہے کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین میرے اور علی اور علی کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے۔

تنبیہ علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین سد ابواب کی نسبت ایک دلچسپ بحث لکہی ہے۔ جو مختصاً درج ہے ✤

جاء فی سد الابواب التی حول المسجد احادیث منہا حدیث سعد بن ابی وقاص اخرجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی فی الاوسط ورجالہا ثقات وحدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیثی ابن عباس اخرجہما احمد والنسائی ورجالہما ثقات وحدیث جابر بن سمرۃ اخرجہ الطبرانی وحدیث ابن عمر اخرجہ احمد واسنادہ حسن واخرج النسائی من طریق العلاء بن عرار ورجالہ رجال الصحیح الا العلاء وقد وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وھذہ الاحادیث یقوی بعضہا بعضا وکل طریق صالح للاحتجاج فضلا عن مجموعہا وقد اورد ابن الجوزی ھذا الحدیث فی الموضوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر مقتصرا علی بعض طرقہ عنہم واعلہ

ببعض من تکلم فیہ من رواتہ ولیس ذلک بقادح لما ذکرت من کثرۃ الطرق واعلہ ایضا بانہ مخالف للاحادیث
الصحیحۃ الثابتۃ فی باب ابی بکر وزعم انہ من وضع الرافضۃ قابلوا بہ الحدیث الصحیح فی باب ابی بکر
رضی اللہ عنہ واخطأ فی ذلک خطأ شنیعا فانہ سلک ردا للاحادیث الصحیحۃ بتوھمہ المعارضۃ مع
ان الجمع بین القصتین ممکن وقد اشار الی ذلک البزار فی مسندہ فقال ورد من روایات اھل
الکوفۃ الجمع بینھما عادل علیہ حدیث ابی سعید الخدری الذی اخرجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یحل لاحد ان یطرق ھذا المسجد جنبا غیری وغیرک والمعنی ان باب علی کان الی جھۃ المسجد
ولم یکن لبیتہ باب غیرہ فلذلک لم یؤمر بسدہ ویؤید ذلک ما اخرج اسمعیل القاضی فی احکام
القرآن من طریق المطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی
المسجد وھو جنب الا لعلی لان بیتہ کان فی المسجد ومحصل الجمع ان الامر بسد الابواب وقع
مرتین ففی الاولی استثنی علی وفی الاخری استثنی ابو بکر ولکن لا یتم ذلک الا بان یحمل ما
فی قصۃ علی علی الباب الحقیقی وما فی قصۃ ابی بکر علی الباب المجازی والمراد بہ الخوخۃ کما صرح
بہ فی بعض طرقہ کانھم لما امروا بسد الابواب سدوھا واحدثوا خوخا یستقربون الدخول
الی المسجد منھا فامروا بعد ذلک بسدھا فھذہ طریقۃ لا باس فیھا فی الجمع بین الحدیثین و
اشار بھا ابو جعفر الطحاوی فی مشکل الآثار وابو بکر الکلاباذی فی المعانی الاخبار وصرح بان
بیت ابی بکر کان لہ بابا من خارج المسجد وخوخۃ الی داخل المسجد وبیت علی لم یکن لہ باب الا من داخل
المسجد۔ انتہی کلامہ ملخصا۔ یعنے وہ دروازے کہ مسجد کے اردگرد تھے ان کی نسبت بہت سی حدیثیں وارد
ہوئی ہیں ان میں سے سعد بن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے
روایت کیا ہے اسکی سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جسکے سب
رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا
ہے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور دو حدیثیں ابن عباس کی ہیں جسکو امام احمد اور نسائی نے روایت
کیا ہے انکے بھی سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمرہ کی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا
ہے اور ایک ابن عمر کی حدیث ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی حسن ہیں
یعنے اچھے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علاء بن عرار کے طریقہ سے روایت
کیا ہے۔ عرار کے سوا اسکے رجال بھی ثقہ ہیں۔ اور عرار کو یحیی ابن معین نے ثقہ مانا ہے یہ تمام
حدیثیں ایک دوسری سے قوی ہیں۔ انکے مجموعہ سے قطع نظر کر کے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن جوزی نے اسحدیث کو موضوعات مین لکھا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم
اور ابن عمر سے ہاں لیکن اسکے بعض طریقون پر اسکا اقتصار کیا ہے۔ اور ان لوگون کی باتون سے اس مین سقم
پیدا کیا ہے جن لوگون نے اسحدیث کے بعض راویون مین کلام کیا ہے لیکن اس امر سے ہماری بات مین رخنہ
پیدا نہین ہو سکتا جب کہ ہمنے اسحدیث کو بہت سے طریقون سے ثابت کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے ایک اور حجت
بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کی نسبت وارد ہے۔
ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اس حدیث کو بمقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابوبکر رض کی شان مین وارد
ہے رافضیون نے وضع کیا ہے۔ لیکن ابن جوزی نے بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے
وہم سے صحیح حدیثون کے رد کرنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔ باوجودیکہ جمع بین القضیتین ممکن ہے چنانچہ
بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند مین اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتون مین
ان کا جمع وارد ہے۔ اور ان دونون کے جمع کرنے کے لیے وہ حدیث ہے جو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علی تیرے سوا کسی کو جنب کی حالت
مین مسجد سے عبور کرنا جائز نہین اس سے مراد یہ ہے کہ علی علیہ السلام کا دروازہ مسجد مین تھا اور اس دروازہ
کے سوا انکے گھر کا اور کوئی دروازہ نہین تھا اسی لیے حضرتؐ نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم
نہین دیا تھا۔ اور اسی کی مؤید ہے وہ حدیث جس کو کہ قاضی اسمعیل نے کتاب احکام القرآن مین مطلب
بن عبد اللہ بن حنطب کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے کسی کو علی کے سوا جنب کی حالت مین مسجد
سے گذرنے کی اجازت نہین دی تھی اور دونون حدیثون کے جمع کا ماحصل یہ ہے کہ دروازون کے بند کرنے
کا دو دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ مین جناب علی علیہ السلام اور دوسری دفعہ مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستثنیٰ
کیے گئے۔ لیکن یہ بات اسوقت پوری ہو سکتی ہے کہ جناب علیؓ کے قصہ مین حقیقی دروازہ اور جناب ابوبکر رض
کے قصہ مین مجازی دروازہ یعنے خوخہ مراد لیا جائے۔ چنانچہ اسحدیث کے بعض طریقون مین اسکی تصریح موجود
ہے۔ جب پہلی دفعہ دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیے اور خوخہ یعنے
دریچے مسجد کیطرف بنا لیے تا کہ نماز کا وقت دیکھکر مسجد مین آجائین لیکن جناب علی کا دروازہ آمد و رفت
کے لیئے بدستور کھلا رہا بعد مین ان دریچون کے بند کرنے کا حکم ہو گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنی
دریچہ کے سوا سب صحابہ کے دریچے بند کیے گئے۔ پس یہی ایک طریقہ لا باس فیہ ان دونون حدیثون
کے جمع مین ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونون حدیثون کو ابو جعفر الطحاوی نے مشکل الآثار مین اور
ابوبکر کلاباذی نے معانی الآثار مین جمع کیا ہے کہ صاف اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد مین ابوبکر رضی اللہ عنہ

کا نوخہ تھا اور دروازہ مسجد کی جانب سے مسجدہ تھا۔ اور جناب علی کو [illegible]

جناب امیرؑ کے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں [illegible]

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی [illegible] ان یجنب فی
هذا المسجد غیری وغیرک (اخرجه البزار) ابوسعید خدری رضی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ یا علی میرے اور تیرے [illegible]
آنا جائز نہیں ۔

(۲) عن ابن عباس سد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب المسجد [illegible]
هو جنب وهو طریقه ولیس له طریق غیره (اخرجه احمد والنسائی) [illegible]
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سب صحابہ کے دروازے [illegible]
دروازے کے اور وہ مسجد میں بحالت جنب داخل ہوا کرتے تھے اور [illegible]
اور کوئی انکا راستہ نہیں تھا۔

(۳) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن [illegible] فی المسجد
هو جنب الا لعلی لان بیته کان فی المسجد (اخرجه اسمعیل القاضی فی [illegible] القرآن) مطلب بن
عبد اللہ بن حنطب راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو [illegible] جنب مسجد میں سے ہو کر
گذرنے کا اذن نہیں دیا تھا مگر علی کو کیونکہ انکا گھر مسجد ہی میں تھا ۔

(۴) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مسجدی هذا حرام
علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته [illegible] فاطمة والحسن والحسین
(اخرجه الطبرانی فی الکبیر) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی [illegible] سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنبی مرد پر حرام [illegible] مگر محمد اور اسکے اہل
بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ۔

(۵) عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن
احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ما هی قال تزوجه ابنته فاطمة واسکنا [illegible] المسجد مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحل له ما لا یحل لغیره والرایة یوم خیبر (اخرجه احمد وابو یعلی والحاکم فی المستدرک)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں

حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک وہ سرخ پشم والی اونٹ سے بھی زیادہ تر محبوب ہوتی کسی نے انسے سوال کیا وہ کیا ہیں کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہ سے انکا نکاح کرنا اور مسجد میں اپنے ساتھ انکو رکھنا اور جو بات کہ مسجد میں انکے لیئے جائز تھی ان کے سوا دوسرے کسی کو جائز نہیں تھی۔ اور خیبر کے روز علم کا دیا جانا ✤

(۶) عن جابر بن عبداللہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد وقد اجفلنا واجفل علی معنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ تذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مکانک عن حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں سوئے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی فرمایا۔ کیا تم اونگھ رہے ہو۔ ہم دوڑنے لگے جناب علی بھی ہمارے ساتھ دوڑے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ادہر آؤ تم کو جائز ہے مسجد میں جو کچھ کہ مجھے جائز ہے آیا تو راضی نہیں ہو اکہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بجز نبوت کے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک تو قیامت کو روز میرے حوض سے لوگوں کو ہانک دیگا جس طرح سے کہ بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانک دیا جاتا ہے عوسج کا عصا تیرے ہاتھ میں ہوگا گویا کہ میں تیرے مقام کو اپنے حوض سے اسوقت دیکھ رہا ہوں ✤

(۷) عن عثمان بن عبداللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی یوم بویع فیہ عثمان فقال فیہا انا شدکم اللہ ھل تعلمون معشر المہاجرین والانصار ان احدا کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبداللہ قرشی ایک حدیث طویل میں ذکر کرتے ہیں کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے ہو کہ حالت جنب میں وہ داخل مسجد ہوا کرتا تھا۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہیں ہے ✤

(۸) عن جابر بن سمرۃ قال امر نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد ابواب المسجد کلہا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو مسجد کے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم ہوا تھا سوا علی کے دروازے کے وہ وہاں سے گذرا کرتے تھے اور جنب میں ہوا کرتے تھے

(۹) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عزوجل امر موسی وہارون ان یبتوا لقومهما بیوتا وامرهما ان لا یبیت فی مسجدهما جنب ولا یقربوا فیه النساء الا هارون وذریته ولا یحل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی هذا ولا یبیت فیه الا علی وذریته (اخرجه ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ مین ارشاد کیا کہ اللہ تعالی نے موسی اور ہارون کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ مسجد مین کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور ہمین عورتون سے صحبت نکرین سوا ہارون اور اسکی ذریت کے اور کسیکو حلال نہین کہ میری اس مسجد مین رہے اور عورت سے صحبت کرے سوا جناب علی علیہ الصلوۃ والسلام اور اسکی ذریت کے ۔

حضرتؐ کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ مینے تمکو نہین نکالا اور علی کو نہین داخل کیا مگر خدا نے

(۱) عن ابراهیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنده قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا فلما خرجوا تلاموا فقالوا واللہ انما اخرجنا وادخله فرجعوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ادخلته واخرجتکم بل اللہ ادخله واخرجکم (اخرجه النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلے اللہ علیہ و سلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے اٹھہ گئے وہ باہم ملامت کرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نکالدیا ہے اور علی کو اپنے پاس کیا ہے جب وہ لوگ حضرتؐ کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہین نہین نکالا اور علی کو داخل نہین کیا بلکہ خدا نے ان کو داخل کیا ہے اور تمکو نکالا ہے ۔

(۲) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکة فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت هل سمعت لعلی منقبة قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلة لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاه عمه فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت هذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان هذا الغلام ولکن اللہ هو امر به (اخرجه النسائی فی الخصائص) حرث بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب علی کے بارے مین تمنے بھی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک رات ہم مین منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آل علی کے سوا سب مسجد سے نکل جاوین صبح جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تشریف لائے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے اعمام اور اصحاب کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میننے تمہارے نکالنے اور اسکے رکھنے کے لیے نہیں حکم دیا بلکہ خدا نے حکم دیا ہے ؂

(۳) عن حبة العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبة کانی لانظر الی حمزة بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تحت قطیفة حمراء وعیناہ تذرفان و یقول اخرجت عمك وابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمك فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شق علیہم فنودی الصلوٰة جامعة فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبة ابلغ منها تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایها الناس ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتکم واسکنته ثم قرء والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی ان ھو الا وحی یوحی (اخرجه ابو بکر بن مردویه) حبہ عرنی کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر یہ بات نہایت شاق گذری حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکھون مین ہے کہ جناب حمزہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور رو رہے ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا کو اور ابو بکر اور عمر کو اور عباس کو نکالدیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکھا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امر ان لوگون پہ شاق گذرا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تحمید و توحید مین اس سے بلیغ تر خطبہ کبھی ہمین سنا گیا تہا حمد و ثنا سے فارغ ہو نیکے بعد فرمایا اے لوگو مینے دروازے بند نہین کیے اور نہ تم کو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھا ہے پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی یہ آیتین پڑہین جنکا ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے ؂

(۴) عن سعد بن ابی وقاص وکان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد قال فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فخرجنا باجمعنا فلما اصبحنا اتاہ عمه فقال یا رسول اللہ اخرجت اعمامك واصحابك واسکنت هذا الغلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امر موسی ان یبنی مسجدا طاهرا لا یسکنه الا ھو وھارون وابنا ھارون وان اللہ قد امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین سد واهذه الابواب الا باب علی فخرج

ان ینزل العذاب فخرج الناس مبادرین وخرج حمزة یجر قطیفة له حمراء وعیناه تذرفان ویبکی ویقول یا رسول الله اخرجت عمك واسکنت ابن عمك فقال صلی الله علیه وسلم ما انا اخرجتك ولا انا اسکنته ولکن الله عز وجل اسکنه (اخرجه ابو سعد فی شرف النبوة) سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ وہ بھی حضرت کی معیت میں مسجد میں آکر تے تھے ایک رات ہمکو پکار کر حکم دیا گیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کے سوا سب لوگ مسجد سے نکلجائیں صبح کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حضور نے اپنے اصحاب اور اعمام کو نکالکر اس لڑکے (یعنے علی) کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے موسی کو حکم دیا تھا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے اسمیں بجز موسی اور ہارون اور ابنای ہارون کے کوئی رہنے نہ پائے اسی طرح سے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد بناؤں جسمیں میرے اور علی اور حسنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عذاب کے نازل ہونے سے پیشتر اپنے دروازے بند کر دیں۔ لوگ دوڑ کر دروازے بند کرنے میں مشغول ہو گئے حمزہ وہاں سے اپنا سرخ کمبل کھینچتے ہوئے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو نکالکر اپنے بھائی کو رکھ لیا ہے حضرت نے فرمایا نہ میں نے تمکو نکالدیا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اسکو رکھا ہے ۔

(۵) عن علی قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده بهارون وانا سالت ربی ان یطهر مسجدی بك ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابك فاسترجع ثم قال سمعا وطاعة فسد بابه ثم ارسل الی عمر مثل ذلك ثم ارسل الی العباس مثل ذلك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن الله فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجه البزار فی مسنده الوصابی فی الاکتفاء بفضائل الاربعة الخلفاء) جناب سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ موسی نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسی کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمرؓ اور عباسؓ رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کہلا بھیجا اسکے بعد حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے ۔ مگر خدا نے علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں ۔

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده بهارون وذریته وانی سالت الله ان یطهر مسجدی لك ولذریتك من بعدك ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابك فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلك ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعیم فی فضائل الصحابة)

ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ موسیٰ نے خدا سے التجا کی تھی کہ اسکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کی وجہ سے پاک
کرے اور میں نے بھی خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے لیے اور تیری ذریت کے لیے پاک کردے پھر حضرت نے ابوبکر کو
کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کرے انہوں نے سمعاً و طاعۃً کہکر دروازہ بند کرلیا پھر حضرت عمر کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا پھر
حضرت نے منبر پر چڑھکر فرمایا میں نے تمہارے دروازے نہیں بند کیے اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے بلکہ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے

انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے خصوصیت دینا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ
قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی و بین احد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھیاچارہ قائم کیا جناب امیر روتے ہوئے
آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب میں بھائی بندی کا رشتہ جوڑا ہے اور مجھے کسیکا
بھائی نہیں بنایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(۲) عن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ حتی بقی علی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان اکون اخاک قال بلی یا رسول اللہ رضیت قال فانت اخی فی الدنیا
والاخرۃ (اخرجہ الخلعی) وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب میں بھیاچارہ بنایا علی باقی رہ گئے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ میں تیرا بھائی بنوں جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں راضی ہوں فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے ٭

(۳) عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین الصحابۃ فبقی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر واخی بین ابی بکر وعمر وقال لعلی انت اخی (اخرجہ احمد فی مسند)
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ تحقیق سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان
بھیاچارہ قائم کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات اقدس اور ابوبکر و عمر اور علی باقی رہ گئے حضرت
نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور جناب علی سے فرمایا تو میرا بھائی ہے۔

(۴) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این
فلان واین فلان فجعل ینظر فی وجوہ الصحابۃ ویتفقدھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ

فاخی بینہم فقال لہ علی بن ابی طالب لقد ذھبت روحی یا رسول اللہ حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ وانت اخی ووارثی فقال یا رسول اللہ ما ارث منک قال ما ورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب اللہ وسنن انبیائہم وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی والحسن والحسین وانت رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والمتقی فی کنز العمال) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا آپ ہر شخص کی نسبت استفسار فرماتے تھے فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں شخص کہاں ہے آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہاں تک کہ تمام اصحاب حضرت کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپ نے ان میں بھیا چارہ قائم کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری جان تو نکل گئی تھی جبکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کہ کرنا تھا کیا۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے سب سے پیچھے چھوڑا ہوا تھا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے اور میرا بھائی اور وارث ہے پس علی نے کہا یا رسول اللہ میں کیا چیز حضور سے میراث میں لونگا فرمایا جو کچھ اگلے نبیوں نے لیا ہے جناب علی نے عرض کیا اگلے نبیوں نے کیا چیز میراث میں لی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبیوں کی سنتیں تو بہشت میں میرے ساتھ میری قصر میں ہوگا۔ میری بیٹی فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ تو میرا رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے۔

(۵) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مواخ بینکم کما اخی اللہ بین الملائکۃ ثم قال لعلی انت اخی ورفیقی ثم تلا ھذہ الآیۃ اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضرت فرما رہے تھے میں تم میں برادری قائم کرنیوالا ہوں پھر جناب علی علیہ السلام سے فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو ارشاد کیا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے

(۶) عن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اخی وانا اخوک (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب علی علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں

(۷) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین

المهاجرین والانصار کان یواخی بین الرجل ونظیرہ ثم اخذ بید علی فقال هذا اخی قال حذیفة فرسول الله صلی الله علیه وسلم سید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین الذی لیس له شبیه ولا نظیر وعلی اخوہ (اخرجه احمد فی المناقب وابوبکر بن مردویه) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتہ اخوت ملاتے تھے تو ہر ایک صحابی کو اسکی نظیر کے ساتھ اسکا بہائی چارہ قرار دیتے تھے۔ پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا بہائی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں انکی شبیہ و نظیر کوئی نہیں علی علیہ السلام انکے بہائی ہیں۔

(۸) عن ابن عباسؓ قال لما اخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه من المهاجرین والانصار وهو انه صلی الله علیه وسلم اخی بین ابوبکر وعمر واخی بین عثمان بن عفان و عبد الرحمن بن عوف واخی بین طلحة والزبیر واخی بین ابی ذر الغفاری والمقداد رضی الله تعالی عنهم ولم یواخ بین علی وبین احد منهم فخرج علی مغضبا حتی اتی جدولا من الارض وتوسد ذراعه ونام فیه فسفی علیه الریح التراب فطلبه النبی صلی الله علیه فوجد علی تلك الحالة فوکزہ برجله وقال له قم فما صلحت ان تکون ابا تراب اغضبت حین اخیت بین المهاجرین والانصار ولما اواخ بینك وبین احد منهم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی الا من احبك فقد حف بالامن و الایمان ومن ابغضك اماته الله میتة الجاهلیة وحوسب فی الاسلام (اخرجه الطبرانی و السیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا ناتا اسطرح پر قائم کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابو ذر غفاری کو مقداد کا بہائی قرار دیا اور علی کو کسیکا بہائی نہ بنایا جناب علی نہایت غضبناک ہو کر نکل گئے اور زمین پر گر گئے اور اپنی کلائی کا تکیہ کر کے سو گئے ہوا سے مٹی اڑ کر انکے بدن پر پڑ گئی حضرتؐ نے انکو تلاش کیا اور اسی حالت میں پایا حضرتؐ نے انکو اپنے پاؤں سے ٹہکا کر فرمایا اٹہ تجھ کو بجز ابو تراب بننے کے کچھ صلاحیت نہیں ہے کیا تو خفا ہو گیا جبکہ میں نے صحابہ کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجھے کسیکا بہائی نہ بنایا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجھے دوست رکھیگا

وہ امن اور ایمان مین گہرا رہیگا۔ اور جو تجہے دشمن رکہے گا خدا اسکو کفار کی موت سےماریگا۔

(۹) عن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم المباھلۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المھاجرین و الانصار و علی واقف یراہ ویعرف مکانہ ولم یواخ بینہ وبین احد فانصرف علی باکی العین فافتقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابو الحسن قالوا انصرف باکی العین قال یا بلال اذھب فاتنی بہ فمضی بلال الی علی وعلی قد دخل منزلہ باکی العین فقالت فاطمۃ ما یبکیک لا ابکی اللہ عینیک قال یا فاطمۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المھاجرین والانصار وانا واقف یرانی ویعرف مکانی ولم یواخ بینی وبین احد قالت لا یحزنک اللہ لعلہ انما اخرک لنفسہ فقال بلال یا علی اجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما یبکیک یا ابا الحسن فقال اخیت بین المھاجرین وبین الانصار وانا واقف ترانی وتعرف مکانی ولم تواخ بینی وبین احد قال انما اخرتک لنفسی الا یسرک ان تکون اخا نبیک قال بلی یا رسول اللہ فاخذ بیدہ فارقاہ المنبر فقال اللھم ان ھذا منی وانا منہ الا انہ منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا ان من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فانصرف علی قریر العین فاتبعہ عمر بن الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحت مولای و مولا کل مومن راخرجہ ابو الحسن فقیہ ابن المغازلی

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مباہلہ کے روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیا چارہ قائم کیا علی کہڑے ہوئے تہے حضرت انکو دیکہہ رہے تہے آپنے انکے ساتھ کسی کو شریک اخوت نکیا جناب روتے ہوئے گہر کو چلے گئے جب حضرت نے انکو نہ دیکہا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہین لوگون نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہین حضرت نے بلال سے فرمایا اے بلال جاکر انہین بلا لاؤ بلال انکے بلانے کے لیے گئے جناب علی اسوقت تک گہر مین داخل ہو چکے تہے جناب سیدہ نے انہین روتا ہوا دیکہکر کہا خدا تمہین نہ رلائے تم کیون روتے ہو جناب علی کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار مین رشتہ اخوت جوڑا ہے اور مجہے حضرت دیکہہ رہے تہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندگین نہون شاید حضرت نے تمہین اپنی ذات مقدس کے بہائی بنانے کے لیے پیچہے رکہا ہو۔ اتنے مین بلال نے پکار کر کہا یا علی حضرت کے پاس تشریف لے چلیے جناب علی حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا یا ابا الحسن تم کیون روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیاچارگی کا ناتا جوڑا ہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہین بنایا فرمایا۔ یا علی مینے تمکو اپنی ذات کے لیے پیچہے ہٹنے دیا تہا۔ آیا تم اپنے نبی کے بہائی بننے سے خوش نہین جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین خوش ہون حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتہ پکڑکر انہین منبر پر چڑہایا۔ اور فرمایا بار الٰہا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ مجہسے بمنزلہ ہارون کے

ہے سو سے سے جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے انس کہتے ہین کہ جناب علی نہایت ٹھنڈی آنکھون سے گھر کو واپس ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکے پیچھے گئے اور کہنے لگے اے ابو الحسن آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ میرے اور ہر مومن کے مولا بنگئے ہین ✦

(۱۰) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت او اقتل واللہ انی لاخوہ وولیہ ووارثہ وابن عمہ ومن احق بہی وبینہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جو نازل ہوئی ہے کہ (اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہو جائین تو تم اپنی ایڑیون کے بل پہر جاؤ گے) خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اپنے ایڑیون کے بل ہرگز نہین پہرینگے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہو جائین اور تم اپنی ایڑیون پر پہرنا چاہو تو مین تم سے جہاد کرونگا جس بات پر کہ حضرت نے جہاد کیا ہے واللہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی اور وارث اور ابن عم ہون اور وہ شخص ہون جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے ✦

(۱۱) عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخا بین الناس وترک علیا حتی بقی اخرھم لا یری لہ اخا فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس وترکتنی قال ولم ترانی ترکتک انما ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فان اذاکرک قل انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یدعیہا بعدک الا کذاب (اخرجہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علی سب سے پیچھے رہ گئے انکا بہائی بنتا ہوا کوئی نظر نہین آتا تہا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یون ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ مینے تجھے کیون چھوڑ رکھا ہے۔ مینے صرف اپنے ذات کے لیے چھوڑ رکھا ہے۔ تو میرا بہائی ہے اور مین تیرا بہائی ہون۔ ہم تجھے بتاتے ہین یون کہا کر مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہیگا تو وہ جہوٹا ہے۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المسلمین وجعل یخلو علیا حتی بقی فی اخرھم ولیس معہ اخ فقال لہ اخیت بین المسلمین وترکتنی فقال انما ترکتک لنفسی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ وانا اخوک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت معی فی قصری فی

الجنة مع ابنتي فاطمة وانت اخي ورفيقي ثم تلا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین ثم قال له النبي صلی الله علیہ وسلم ان ذاکرک احد فقل انا عبد الله واخو رسوله ولا یدعیها بعدی الا کذاب مفتر (اخرجہ جمال الدین المحدث حسینی روضۃ الاحباب فی الاربعین) یعنی ابن روح کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں اخوت کا رشتہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے یہانتک کہ وہ سب سے آخر رہ گئے اور انکا بھائی بننے کے لیے کوئی باقی نہ رہا جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کی جگہ پر ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرے ساتھ میرے گھر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت نے اس آیت کو ارشاد فرمایا کہ بھائی بھائی اپنے آمنے سامنے کے تختوں پر ہونگے میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو یہ کہیو میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر کہ وہ جھوٹ کہنے والا ٹھیرے گا ۔

(۳) عن عباد بن عبد الله قال قال علي انا عبد الله و اخو رسوله وانا الصديق الاكبر لا يقولها بعدي الا كاذب صليت قبل الناس سبع سنين (اخرجه احمد في المناقب والنسائي في الخصائص و الحافظ ابو زيد عثمان بن ابي شيبه في سننه والحاكم في المستدرك والحافظ ابو نعيم في الحلية والعقيلي) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹا کاذب میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ۔

(۴) عن ابي الطفيل قال لما جعل امر الشورى بين علي وعثمان وطلحة والزبير وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وسعيد بن زيد . فقال علي هل فيكما احد اخي رسول الله صلی اللہ علیہ بينه وبينه اذا اخى بين المسلمين قالوا اللهم لا (استيعاب عبد البر) ابو الطفيل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لیے جناب علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کے لیئے چھوڑ دیا جناب امیر نے فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] نے اپنے اور اسکے درمیان رشتہ برادری قائم کیا ہو سب کہنے لگے خدا گواہ ہے نہیں ۔

(۵) عن علي قال طلبني النبي صلی اللہ علیہ وسلم فوجدني في حائط فنائما فضربني برجله وقال قم والله لا رضينك انت اخي وابو ولدي تقاتل على سنتي من مات على عهدي فهو في

كنز الجنة ومن مات على عهدك فقد قضى نحبه ومن مات على حبك بعد موتك ختم الله بالامن و الايمان ما طلعت الشمس وما غربت (اخرجه في المناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپؐ اپنے پائے مبارک سے مجھے ہلا کر فرمایا اٹھ ہم تجھ سے رضی کرین تو میرا بھائی اور میرے بچون کا باپ ہے تو میری سنت پر لڑے گا جو میرے عہد پر مریگا وہ جنت کے خزانہ مین ہوگا۔ اور جو تیرے عہد پر مرے گا اسکی آرزو پوری ہوئی جو شخص تیری محبت پر تیرے بعد مریگا خدا تعالی اسکا خاتمہ امن اور ایمان پر کرے گا جب تک کہ آفتاب نکلتا اور چھپتا رہے گا +

(۱۶) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللهم اشهد فلا بعث هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم مكب من عاداه فی النار (اخرجه ابن النجار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا گواہ رہیو کہ مینے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے میرے پروردگار جو شخص کہ اس سے دشمنی کرے اسے آگ مین اوندھا کرے گا +

(۱۷) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ یا علی انت اخی ورفیقی فی الجنة یا علی اسبغ الوضوء وان شق علیك ولا تاكل الصدقة ولا تنز الحمیر علی الخیل ولا تجالس مجالس النجوم (اخرجه الخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی اور جنت مین میرا رفیق ہے یا علی وضو اچھی طرح سے کر اگرچہ تجھ پر شاق گذرے اور خیرات نہ کھایا اور گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑھایو اور نجومیون کے ساتھ مت بیٹھیو +

(۱۸) عن ام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزة (اخرجه الدیلمی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب بھائیون سے علی اور چچاؤن سے حمزہ بہتر ہین +

(۱۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزة وذکر علی عبادة (اخرجه الطبرانی وابن مردویه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے سب بھائیون مین بہتر علی ہین اور سب چچاؤن مین بہتر حمزہ ہین اور علی کا ذکر عبادت ہے +

(۲۰) عن مطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس اوصیکم بحب ذی قرنیها اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانه لا یحبه الا مؤمن (اخرجه احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہیں اس امت کے ذو القرنین کی محبت کی بابت وصیت کرتا ہوں وہ میرا بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب ہے۔ پس تحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن ؀

(۲۱) عن مخدوج بن یزید الهذلی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی اما علمت یا علی ان اول من یدعی یوم القیامة بی واقوم عن یمین العرش فاکسی حلة خضراء من حلل الجنة الا وانی اخبرك یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامة ثم انت اول من یدعی لك بقرابتك ومنزلتك عندی فیدفع الیك لوائی وهو لواء الحمد تسیر بین السماطین آدم وجمیع خلق الله یستظلون بظل لوائی وطوله مسیرة الف سنة سنانه یاقوتة حمراء له ثلاث ذوائب من نور ذوابة فی المشرق وذوابة فی المغرب والثالثة وسط الدنیا مکتوب علیه ثلاثة اسطر الاول بسم الله الرحمن الرحیم الثانی الحمد لله رب العالمین الثالث لا اله الا الله محمد رسول الله طول کل سطر الف سنة وعرضه الف سنة وتسیر باللواء والحسن عن یمینك والحسین عن یسارك حتی تقف بینی وبین ابراهیم فی ظل العرش ثم تکسی حلة خضراء من الجنة ثم ینادی مناد من تحت العرش نعم الاب ابوك ابراهیم ونعم الاخ اخوك علی ابشر یا علی انك تکسی اذا اکتسیت وتدعی اذا دعیت (اخرجه عبد الله بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج بن یزید الہذلی سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کرکے علی سے کہا یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر ہو موسی سے بغیر اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے یا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قیامت میں سب سے اول میں بلایا جاؤنگا۔ اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤنگا۔ اور مجھے جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ یا علی میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت حساب دیگی۔ پھر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاویگا۔ اور تجھے میرا علم یعنی لواء الحمد دیا جائیگا۔ تو دونوں صفوں کے بیچا بیچ چلے گا۔ آدم اور ساری دنیا میرے علم کے سایہ میں پناہ گزین ہونگے۔ اسکی لمبائی ہزار برس راہ کی ہوگی۔ اسکی بھال سرخ یاقوت سے بنی ہوگی اسکے تین گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اور ایک دنیا کے بیچا بیچ میں۔ اس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہونگی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین

تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر سطر کا طول و عرض ہزار سالہ راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے داہنے ہاتھ اور حسین بائیں ہاتھ ہونگے یہانتک کہ تو میرے اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے آکر ٹھیرے گا۔ اور تجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جاوے گی۔ اور منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کہ اچھا باپ ہے تیرا ابراہیم اور کیا اچھا بھائی ہے تیرا علی بشارت ہو تجھے اے علی کہ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا تو تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب میں بلایا جاؤنگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۳۰) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموٰت بالفی سنۃ (اخرجہ فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پیشتر جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں محمد اسکے رسول ہیں۔ علی اسکے رسول کے بھائی ہیں۔

(۳۳) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع انا اخو المصطفی لاشک فی نسبی + بہ ربیت وسبطاہما ولدی + جدی وجد رسول اللہ منفرد + وفاطمۃ زوجی لاقول ذی فند + صدقتہ وجمیع الناس فی بہم + من الضلالۃ والاشراک والنکد + قال فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال صدقت یا علی (نقلت من مطالب السئول لمحمد بن طلحۃ الشافعی) مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ میں نے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں میری نسب میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے۔ میں نے ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ انکے دونوں نواسے میرے بیٹے ہیں میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ایک ہے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام میری زوجہ ہے یہ قول دروغ نہیں ہے۔ میں نے اسوقت حضرت صلعم کی تصدیق کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی اور شرک اور انکار کی وجہ سے شبہ میں تھے حضرت نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۳۴) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک دون عمک قال لما نزلت فانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فاصنع لنا صاعا من الطعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء بنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب وابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ

اربعون رجلا فیہم اعمامہ ابوطالب وحمزۃ وعباس وابولھب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی
صنعت لھم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال خذوا بسم اللہ فاکل
القوم حتی ما لھم بشیٔ حاجۃ وما اری الا موضع ایدیھم وایم اللہ الذی نفسی بیدہ وان کان الرجل
الواحد منھم لیاکل ما قدمت بجمیعھم ثم قال اسق القوم فجئت بذلک العس فشربوا حتی
رأوا وبقی الشراب کانہ لم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ
وقد رایتم من ھذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی فلم یقم الیہ احد
قال فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا قال اجلس ثم قال ذلک ثلاث مرات کل ذلک اقوم الیہ
فھو یقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری
فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند وفی المناقب والنسائی فی الخصائص و
ابن اسحاق فی سیرتہ وابن جریر فی تاریخہ وابن ابی حاتم وابوبکر بن مردویہ باختلاف یسیر)
ربیعہ بن ناجد ناقل ہین کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المومنین آپ نے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد
بھائی کا کس طرح ورثہ پایا ہے جناب امیر نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو
ڈرا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ یا علی مجھے رشتہ دارون کے ڈرانے کے
لیے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن مین طعام تیار کر کے اسپر بکری کے پائے رکھدو اور ایک ظرف مین دودھ
بھردو اور تمام بنی عبد المطلب کو بلا لاؤ کہ مین ان سے گفتگو کرون اور خدا کا حکم انکو پہنچا دون۔ مینے حسب
ارشاد کھانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو بلا لایا ان دنون وہ کل چالیس آدمی تھے جن مین حضرتؐ کے
چارون چچا ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بھی شامل تھے جب وہ حاضر ہوئے حضرتؐ نے اس طعام سے
قدرے تناول فرما کر انسے کھانے کے لیے ارشاد کیا جب تمام لوگ کھا کر سیر ہو گئے مینے دیکھا کہ انھون نے
طعام صرف اسیقدر کھایا ہے جس مقام پر کہ انھون نے اپنا ہاتھ ڈالا تھا۔ باقی طعام ویسا ہی دھرا
ہوا ہے۔ اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ان مین سے ایک آدمی اس
تمام کھانے کو کھا سکتا تھا۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگون کو دودھ پلاؤ مینے ان کو
دودھ پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ دودھ ویسا ہی موجود تھا گویا کہ کسی نے نہ پیا ہو پھر حضرتؐ نے انکو
مخاطب کر کے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب مین تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگون کی
طرف عام طور پر بھیجا گیا ہون۔ تمنے میرا یہ معجزہ دیکھا ہے۔ پس تم مین سے کوئی ہے کہ میری بیعت
کرے اور میرا بھائی اور دوست بنے کوئی شخص ان لوگون مین سے حضرت کی بیعت کے لیے نہ اوٹھا

میں اسوقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لیے اٹھا۔ کھڑا ہوا حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا
حضرت نے دوبارہ اور سہ بارہ ان سے بھی ارشاد کیا میں بھی ہر ایک دفعہ اٹھتا رہا۔ تیسری بار حضرت نے
میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے۔ اسلیے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے
ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے ✦

تنبیہ) یہ مواخات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مواخات مساوات کی
دلیل ہے۔ لیکن مساوات منصب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل تجھی جا سکتی ہے
اور مساوات فی العمل منتج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب برہان فضیلت ہے۔

(انت منی بمنزلة هارون من موسی)

ان صحابہ کرام کے اسما جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

وقد صنف القاضی ابو القاسم[1] علی بن المحسن بن علی التنوخی کتابا سماه ذکر الروایات من نسخة ثلاثتین
ورقة عتیقة علیها تاریخ الروایة سنة خمس اربعین و اربعمائة وروی التنوخی حدیث انت منی بمنزلة
هارون من موسی۔ عن عمر بن الخطاب وعن علی وسعد بن ابی وقاص وعبد الله بن مسعود وعبد الله
ابن عباس وجابر ابن عبد الله الانصاری۔ وابی هریرة۔ وابی سعید الخدری۔ وجابر بن سمرة۔
ومالک بن الحویرث۔ والبراء بن عازب۔ وزید ابن ارقم۔ وابی رافع مولی رسول الله صلی الله
علیه وسلم۔ وعبد الله بن ابی اوفی۔ واخیه زید بن ابی اوفی۔ وابی سریحة۔ وحذیفة بن اسید
وانس بن مالک۔ وابی بریدة الاسلمی۔ وابی ایوب الانصاری۔ وعقیل بن ابی طالب وحبشی بن
جنادة السلولی۔ ومعاویة بن ابی سفیان۔ وام سلمة زوجة النبی صلی الله علیه وسلم۔ واسماء بنت
عمیس وسعید ابن المسیب۔ ومحمد بن علی بن الحسین۔ وحبیب بن ابی ثابت۔ وفاطمة بنت علی
وشرحبیل بن سعد یعنے قاضی ابو القاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی نے سنہ چار سو پینتالیس میں

---

[1] انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں ابو القاسم بن علی التنوخی فکان ادیبا فاضلا
وذکره الخطیب فی تاریخه وعده فی شیوخه الذین روی عنهم السمعانی الانساب میں لکھتے ہیں قال
الخطیب کتبت عنه وسمعته یقول ولدت بالبصرة فی النصف من الشعبان سنه سبعین و
ثلثمائة وقد قبلت شهادته عند الحکام فی حداثته ولم یزل علی ذلک مقبولا الی آخر عمره و
کان متحفظا فی الشهادة محتاطا صدوقا فی الحدیث۔

اسحدیث کے متعلق ایک بتیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس مین اسحدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور سعد ابن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے -

اس حدیث کا متواتر ہونا

(۱) قال ابن حجر فی الصواعق المحرقة واعلم ان هذا الحدیث متواتر فانه ورد من حدیث عائشة و ابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبد اللہ بن زمعة وابی سعید وعلی وحفصة حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث ام المومنین عائشہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن زمعہ اور ابو سعید اور علی اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے

(۲) قال الحافظ بن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وروی قوله صلی اللہ علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وطرق حدیث سعد فیه کثیرة جدا وقد ذکر بن خیثمة وغیره ورواه ابن عباس وابو سعید الخدری وام سلمة واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد اللہ وجماعة یطول ذکرهم حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفة الاصحاب مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انت منی بمنزلة هارون من موسی کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت ثابت شدہ ترین اخبار اور صحیح ترین روایات مین سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے... سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسحدیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بہت طریقون سے روایت ہوئی ہے جسکا ذکر ابن خیثمہ وغیرہ نے کیا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابو سعید خدری اور ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر باعث طول ہے

(۳) وروی قوله صلی اللہ علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وابن عباس وابو سعید الخدری وجابر بن عبد اللہ وام سلمة واسماء بنت عمیس وجماعة یطول ذکرهم (ذکره ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الزکی المزی فی تهذیب الکمال) ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمان بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین لکھتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث انت منی بمنزلة هارون من موسی کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث نہایت ثابت شدہ تر احادیث مین سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ اور ام المومنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر کرنا باعث طوالت ہے

(۳) قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب هذا حدیث متفق علی صحتہ رواہ الائمۃ الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ وابو داؤد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمن النسائی فی سننہ وابن ماجہ فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذلک اجماعا منہم قال الحاکم النیشا بوری هذا حدیث دخل فی حد التواتر حافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جسکی صحت پر ائمہ اعلام اور حافظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری میں اور مسلم نے صحیح مسلم میں اور ابو داؤد نے سنن میں اور ابو عیسے ترمذی نے جامع الصحیح میں اور ابو عبد الرحمن النسائی نے سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں روایت کیا ہے اور ان تمام ائمہ حدیث نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث حد تواتر کو پہنچ چکی ہے +

(۴) قال السیوطی فی الازهار المتناثرة فی الاحادیث المتواترة حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسی اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن ام سلمۃ وابن عباس وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وعلی وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید ابن ارقم رضی اللہ عنہم وهکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الازهار - وقال محمد صدر عالم فی المعارج العلی وهذا حدیث متواتر عند السیوطی حافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الازهار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ میں لکھتے ہیں کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسی کو امام احمد بن حنبل نے ابو سعید خدری اور اسماء بنت عمیس سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن عباس اور حبشی ابن جنادہ اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور متقی رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب قطف الازهار میں بھی اسیطرح سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم کتاب المعارج العلے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے -

(۵) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث الدهلوی فی ازالۃ الخفا من المتواتر حدیث انت منی بمنزلۃ هارون من موسی روی فی المتفق سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی بن ابی طالب وعبد اللہ

ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں کہ حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ متواترات میں سے ہے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عمیس اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے +

(۷) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی فی المنهاج از هذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرهما شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی منہاج میں لکھتے ہیں کہ بہ تحقیق یہ حدیث صحیح ہے بے شک صحیحین میں درج ہے +

اسمای مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی (عن سعد بن ابی وقاص) والبزار (عن ابی سعید الخدری) واحمد (عن کلیهما) والعقیلی (عن ابن عباس) والطبرانی (عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر ابن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم ومالک بن الحویرث) والخطیب (عن عمر) رضی اللہ عنہم از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ (مفتاح النجا لمیرزا محمد معتمد خان البدخشانی) یعنے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے (سعد بن ابی وقاص سے) اور بزار نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن حنبل نے ان دونوں سے اور عقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عمیس اور ام سلمہ اور حبشی بن جنادہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور مالک ابن الحویرث) سے اور خطیب بغدادی نے (عمر بن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون علیہ السلام کا جناب موسیٰ علیہ السلام سے تھا +

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے

+

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے احادیث کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ
ابوداود طیالسی	محمد بن سلیمان بن داؤد الطیالسی صاحب مسند
محمد بن کاتب الواقدی	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی صاحب الطبقات الکبیر
ابن ابی شیبہ	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی صاحب مسند استاذ بخاری و مسلم
احمد	امام احمد بن حنبل رح صاحب مسند و مناقب
بخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری صاحب جامع الصحیح
ابن عرفہ	حافظ ابو علی الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع صحیح
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی صاحب السنن
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح
ترمذی	حافظ ابو عیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح۔
عبداللہ بن احمد	حافظ عبداللہ بن احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند
ابن ابی خیثمہ	حافظ احمد بن ابی خیثمہ زہیر ابن حرب
بزار	حافظ احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار صاحب المسند تلمیذ بخاری
نسائی	حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی صاحب السنن

مختصر نام مشہور	نام پورا
ابو یعلی	حافظ احمد بن علی ابو یعلی الموصلی صاحب مسند
ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل والملوک والتفسیر
ابوعوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ الاسفرائنی الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
ابو الشیخ	ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن حبان الاصبہانی المعروف بابی الشیخ
الطبرانی	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی صاحب معاجم ثلاثہ
المخلص الذہبی	المخلص الذہبی
ابو اللیث	حافظ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی
حاکم	ابو عبداللہ محمد عبداللہ المعروف بالحاکم النیسابوری صاحب المستدرک
ابوسعد	ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی صاحب شرف النبوۃ
ابوبکر الشیرازی	احمد بن عبد الرحمن ابو بکر الشیرازی صاحب کتاب الالقاب
ابن مردویہ	ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی صاحب المناقب
ابونعیم	حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء و المعرفۃ
ابن السمان	حافظ اسمعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ [illegible]

مختصر نام مشہور	پورا نام
	بابن السمان الرازی۔
التنوخی	حافظ ابی القاسم علی ابن المحسن بن علی التنوخی
خطیب	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی صاحب التاریخ
ابن عبد البر	حافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب
ابن المغازلی	حافظ ابو الحسن علی بن محمد بن طیب الجلابی المعروف بابن المغازلی الشافعی صاحب المناقب
الدیلمی	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی صاحب فردوس الاخبار
بغوی	امام محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنۃ و مصابیح السنۃ
العبدری	حافظ رزین بن معاویۃ العبدری صاحب الجمع بین الصحاح الستۃ
العاصمی	حافظ محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا صاحب سیرۃ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ
السلفی	حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم السلفی الاصبہانی
الخوارزمی خطیب خوارزم	حافظ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الشہیر بخطیب خوارزم

مختصر نام مشہور	پورا نام
ابن اثیر	ابو السعادات المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد عبد الکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول
الصالحانی	حافظ سعد الدین ابو حامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی
الرازی	امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر
ابن اثیر	ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب اسد الغابہ
البلبنسی	ابو الربیع سلیمان بن سالم البلبنسی
ابن النجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبد اللہ بن النجار صاحب تاریخ
ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحۃ القرشی الشافعی صاحب مطالب السؤل
سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی بن عبد اللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الامہ
ابو یوسف الکنجی	حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب
النووی	امام یحییٰ بن شرف النووی شارح مسلم و صاحب تہذیب الاسماء و اللغات
محب الطبری	حافظ ابو العباس محب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد المکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرۃ۔
الحموینی	الشیخ صدر الدین ابو المجامع ابراہیم بن

مختصر نام مشہور	پورا نام
	المؤید محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد الحموینی صاحب فرائد السمطین
ابن سید الناس	محدث ابو الفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس صاحب عیون الاثر
ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحنبلی صاحب زاد المعاد
عبداللہ یافعی	امام عبداللہ بن اسعد بن علی الیمنی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان
ابن کثیر	حافظ اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ
علاء الدولہ سمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد الملقب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب العروۃ الوثقیٰ
الخطیب ولی الدین	الحافظ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب صاحب مشکوۃ المصابیح
المزی	الحافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن المزی الشافعی صاحب کتاب تحفۃ الاشراف
الزرندی	الحافظ محمد یوسف الزرندی صاحب نظم درر السمطین
سید علی ہمدانی	العارف الربانی السید علی الہمدانی صاحب مودۃ القربیٰ
ابن شحنہ	حافظ محمد بن محمد بن محمود محب الدین ابو الولید الحلبی المعروف بابن شحنہ صاحب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر
عبدالرحیم العراقی	الحافظ ابو زرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی صاحب الفیۃ الحدیث وشرح تقریب

مختصر نام مشہور	پورا نام
الدولت آبادی	ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین الزاولی ثم الدولت آبادی صاحب ہدایت السعداء
ابن حجر عسقلانی	الحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب
ابن الصباغ	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی المکی صاحب فصول مہمہ
السیوطی	الحافظ جلال الدین ابو بکر عبدالرحمٰن السیوطی
.	القاضی حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری صاحب تاریخ خمیس
ابن حجر مکی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی صاحب صواعق محرقہ
المتقی	الحافظ علی ابن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال
جمال الدین محدث	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف بجمال الدین المحدث الشیرازی صاحب روضۃ الاحباب
المناوی	الشیخ محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین المناوی صاحب کتاب التیسیر فی شرح جامع الصغیر
عیدروس	الشیخ عبداللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی
ابن باکثیر	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المآل
محبوب عالم	المولوی محمد صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب عالم
البدخشی	میرزا محمد ستم خان البدخشانی صاحب نزل الابرار

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی صاحب ازالۃ الخفا		عبد العزیز صاحب
		شیخ احمد دحلان	محدث الحرم الشیخ احمد بن زینی بن احمد دحلان الشافعی صاحب سیرۃ النبویۃ
العجیلی	الشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المآل	الشبلنجی	السید محمد مومن بن حسن الشبلنجی صاحب کتاب نور الابصار
	المولوی رشید الدین خان الدہلوی تلمیذ شاہ		

حدیث کے بعض طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی (اخرجہ احمد فی المسند والبخاری ومسلم والترمذی وابو داؤد الطیالسی فی مسندہ والنسائی فی الخصائص وابن عرفۃ ومحمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی فی المعجم الصغیر والبغوی فی مصابیح السنۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر الجزری فی جامع الاصول والنووی فی تھذیب الاسماء) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑنا چاہا جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑنا چاہتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امرہ فقال لہ ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص سے

اللہ عنہ سے روایت ہی کہ معاویہؓ نے ان سے کہا کہ آپ ابو تراب پر سب کیون نہین کرتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے
ان تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جنکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مین ہرگز انپر سب نہین
کرسکتا۔ کیونکہ ان مین سے اگر ایک بات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے
بہتر تھی مینے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ اسوقت کہ جبکہ آپنے ان کو بعض غزوات مین
اپنے پیچھے چھوڑا تھا حضرتؐ سے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتون اور لڑکون مین چھوڑے
جاتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے لیکن نبی میرے بعد
نہین ہے۔ و نیز مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے
کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے پیار کرتے ہین سعد کہنے
لگے پس ہمنے گردن اٹھا کر دیکھا اور حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہے اسکو میرے پاس لے آؤ جب وہ حاضر ہوئے
انکی آنکھون مین آشوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور علم انکے
حوالہ کیا اور خدا نے انکو فتح دی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہدے ای محمد جھگڑنے والون سے آؤ بلاویں
ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو حضرتؐ
نے جناب علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا بھیجا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین۔
و عن محمد بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراہیم بن سعد انہ سمع اباہ سعدا وھو یقول قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی قال سعید
فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت شیء حدث بہ ابنک قال وما ھو یا ابن اخی فقلت ھل سمعت من النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیہ وقال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والا فصمتا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) محمد بن المنکدر سعید بن المسیب سے ناقل ہے کہ مجھ سے ابراہیم
بن سعد نے بیان کیا کہ مینے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے
فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھسے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے لیکن نبوت
میرے بعد نہین ہے سعید بن المسیب کہنے لگے مجھے ابراہیم کے کہنے پر اطمینان نہ ہوا اور خود جاکر
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے سعد نے کہا وہ کیا بات ہے مینے
کہا کیا تم نے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حق مین اسطرح سے ارشاد
کیا ہے سعد اپنے کانون کیطرف اشارہ کرکے کہنے لگے مینے ان سے یہ حدیث حضرت کو فرماتے ہوئے
سنا ہو ورنہ یہ دونون بہرے ہو جاوین

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وخلف فی اھلہ علیاً فقال بعضہم ما منعہ
ان یخرج بہ الا انہ کرہ صحبتہ فبلغ ذلک علیاً فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضی
ان تنزل منی بمنزلۃ ھارون من موسی (اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر
وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جناب امیر کو مدینہ مین چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیچلے بعض لوگ کہنے لگے حضرت انکی صحبت سے کارہ تھے
اسلیے ان کو چھوڑ چلے ہین جناب امیر نے سنکر اس بات کو حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اے ابن ابی
طالب کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون کا موسی سے ۔
(۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنہما قالا لما کان عند غزوۃ جیش العسیرۃ وھی
تبوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انہ لابد من ان اقیم او تقیم فخلفہ فلما فصل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیاً قال ناس ما خلفہ الا لشیء کرھہ منہ فبلغ ذلک علیاً فاتبع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہ فقال لہ ما جاء بک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناساً یزعمون
انک انما خلفتنی لشیء کرھتہ منی فتضاحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا علی اما ترضی ان
تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انک لست بنبی قال بلی یا رسول اللہ قال فانہ کذلک (اخرجہ
محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیش العسیرہ کو جسے تبوک بھی کہتے ہین تشریف لے
چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہان ٹھیرین یا تم ٹھیرو پس حضرت انکو پیچھے چھوڑ گئے جب حضرت
وہان سے تشریف لے گئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوئی بات انکی بری معلوم ہوئی ہے جس کی
وجہ سے انکو پیچھے چھوڑ گئے ہین جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہو لئے یہانتک حضور کو
جا ملے حضرت نے فرمایا یا علی تم کیون آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ مینے لوگون کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ
آپ کو میری کوئی بات بری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لیچلے ہین ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہنسکر فرمانے لگے کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون کا موسے
سے مگر یہ کہ تو نبی نہین ہے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بس یہ ایسی ہی بات ہے ۔
(۶) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلفتک ان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنک یا رسول
اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

والمتقی فی کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ہمنے تجھ کو اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو میںنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپکے پیچھے رہونگا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ ایسا ہو جیسیکہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی اخلفنی فی اھلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کے ساتھ میرے پیچھے ٹھیرو۔ جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ؞

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاۃ لہ فدعا جعفرا وامرہ ان یتخلف علی المدینۃ فقال لا اتخلف بعدک ابدا فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان اتکلم قال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غیر واحد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض للجھاد فی سبیل اللہ فکنت ارید ان اتعرض للاجر ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض بفضل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ فان لک بی اسوۃ قد قالوا ساحر وکاھن وکذاب واما قولک اتعرض للاجر اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی۔ واما قولک اتعرض بفضل اللہ ھذا ابھار من فلفل جاءنا من الیمن فبعہ واستمتع بہ انت وفاطمۃ حتی یاتیکما اللہ من فضلہ فان المدینۃ لا تصلح الا بی او بک (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد والبزار وابو بکر العاقولی فی فوائدہ وابن مردویہ وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کرنے کا ارادہ کیا تو جعفر کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفر نے عرض کیا میں کبھی حضور کے پیچھے نہیں رہونگا پھر حضرت نے مجھے بلایا اور پیشتر اسکے کہ میں کچھ بولوں حضرت نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کی بابت ارشاد کیا پس میں رونے لگا حضرت نے فرمایا تم کیوں روتے ہو میں نے عرض کیا ایک بات نہیں جسکے لیے روتا ہوں۔

لہ رسو خصلتی نقدم منتخب علہ ابہار جمع بہر مقدار سہ صد رطل یا چہار صد رطل منتخب

کل قریش کے لوگ کہینگے حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چہوڑ دیا۔ دوسرا اسلیئے روتا ہون کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تہا +

مین چاہتا تہا کہ مجھے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بہی روتا ہون کہ میری خواہش تہی کہ خدا کی مہربانی سے مجھے غنیمت مین سے حصہ ملیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہینگے کہ حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چہوڑ گئے ہین پس اس مین تیرے لیے اسکا میری منت مقتدا ہے کہ مجہو لوگ ساحر اور کاذب کہتے ہین اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مین اجر کے ملنے کی آرزو رکہتا ہون پس کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ کو ایسی ہے جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مجھے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے حصہ ملتا پس سیاہ مرچ کے بوجھ جو ہمارے پاس یمن سے آئی ہین تم انکو بیچو اور فائدہ اٹھاو اور تم اس سے فائدہ اٹھاؤ جانتک کہ خدا کی مہربانی سے تمہین غنیمت سے حصہ ملے کیونکہ مدینہ میرے یا تیرے سوا انتظام نہین رہ سکتا +

(۹) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وعلی خلیفتی فی اہلہ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین پہر آپنے انکو اپنے اہل مین اپنا خلیفہ بناکر پیچھے چہوڑا۔

(۱۰) عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہین ہے +

(تنبیہ) جسقدر احادیث کہ صدر مین لکہی گئی ہین وہ سب موقع تبوک سے متعلق ہین۔ لیکن تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث کو موقع تبوک کے سوا اور چند مواقع مین بہی ارشاد کیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام روایت فرماتے ہین عن جعفر الصادق عن ابائہ علیہم السلام قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی فی عشرۃ مواطن انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ السید علی الہمدانی فی المودۃ القربی) یعنے امام برحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے دس مقام پر یون ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے +

ازانجملہ چند مقام درج ذیل ہین +

(الف) موقع ولادت حسنین علیہما السلام

(۲) عن جابر بن عبد الله قال لما ولدت فاطمة الحسن قالت لعلی سمه فقال ما کنت لاسبق باسمه رسول
الله صلی الله علیه وسلم ثم اخبر النبی صلی الله علیه وسلم فقال ما کنت لاسبق باسمه ربی عز وجل فاوحی الله
عز وجل الی جبرائیل انه قد ولد لمحمد ولد فاهبط وهنه وقل له ان علیا منک بمنزلة هارون
من موسی فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرئیل فهناه من الله عز وجل ثم قال ان الله تعالی یامرک
ان تسمیه باسم ابن هارون فقال وما کان اسم ابن هارون فقال شبر فقال صلی الله علیه وسلم لسانی
عربی فقال فسمه الحسن (اخرجه الملا فی کتابه وسیلة المتعبدین فی متابعة سید المرسلین) جابر ابن
عبد الله رضی الله عنه کہتے ہیں کہ جب جناب حسن پیدا ہوئے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا انکا نام
رکھو جناب علی نے فرمایا میں اسکے نام رکھنے میں جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم پر سبقت نہیں کر
سکتا پھر جاکر حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا میں اسکی نام رکھنے میں اپنے پروردگار پر
سبقت نہیں کرسکتا پس پروردگار نے جناب جبریل علیه السلام کو فرمایا کہ محمد صلی الله علیه وسلم کے گھر میں
لڑکا ہوا ہے انکو جاکر تہنیت دو اور کہو بتحقیق علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس اسکے
بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر کہو پس جبریل علیه السلام نے نازل ہوکر رسم مبارک بادا دا
کی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اسکا نام ہارون کے بیٹے کا نام پر رکھیں حضرت صلی الله علیه وسلم
نے پوچھا ہارون کے بیٹے کا کیا نام تہا جبریل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل
نے کہا پس آپ اسکا نام حسن رکھیں۔

(ب) موقع انسداد ابواب مسجد

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجد لهارون
وذریته وانی سالت الله ان یطهر مسجدی لک ولذریتک من بعدک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد
بابک فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلک ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت
ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابونعیم فی الحلیة) ابن
عباس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی الله علیه وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ حضرت موسی
علیه السلام نے پروردگار سے دعا کی تہی کہ انکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے لیے پاک کرے اور میں نے
خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کے لیے میرے بعد پاک کرے پھر حضرت نے
ابوبکر رضی الله عنه کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کردے اور لوٹ جا ابوبکر رضی الله عنه نے بسر و چشم
کہکر دروازہ بند کردیا۔ پھر حضرت عمر کی طرف بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ پھر منبر پر چڑہکر فرمایا نہ میں نے تمہارے

دروازے بند کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا تعالے نے تمہارے دروازے بند کیے اور جناب علی علیہ السلام کا دروازہ کھولا ہے۔

۴) عن جابر بن عبد الله انه قال جاءنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یده عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد فاجفلنا واجفل علی معنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم تعال یا علی انه یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا النبوة والذی نفسی بیده انک لذائد عن حوضی یوم القیامة تذود عنه رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مقامک من حوضی (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) جابر ابن عبد الله کہتے ہیں ہم مسجد میں سو رہے تھے کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم تشریف لائے انکے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی فرمانے لگے کیا تم مسجد میں اونگھ رہے ہو ہم اٹھکر بھاگے اور علی بھی ہمارے ساتھ بھاگے حضرت نے فرمایا اے علی ادھر آؤ تجھے مسجد میں وہ امر جائز ہے جو کچھ کہ مجھے جائز ہے کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ ہارون کی موسے سے سوا نبوت کے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح سے ہانکے گا جس طرح سے بھٹکا ہوا اونٹ پانی سے ہنکا دیا جاتا ہے تیرے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا میری آنکھوں میں پھر رہا ہے تیرا مقام میرے حوض سے۔

(ج) موقع عقد مواخات

(۱) عن زید بن ابی اوفی قال لما اخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه فقال علی لقد ذهب روحی وانقطع ظهری حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان هذا من سخط علی فلک العتبی والکرامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول الله قال ما ورثت الانبیاء من قبلی قال وما ورثت الانبیاء من قبلک قال کتاب الله وسنة نبیهم وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة ابنتی وانت اخی ورفیقی (اخرجه احمد فی المسند والمتقی فی کنز العمال والخطیب وابو الشیخ والصالحانی والزرندی) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان بھیا چارہ بنایا علی کہنے لگے میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے ہیں اگر یہ امر مجھپر کسی آپ کی ناراضگی کی وجہ سے تو اچھا جیسے آپ کی رضا ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہم نے تجھے پیچھے نہیں چھوڑا تھا مگر خاص اپنی ذات کے لیے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے ہے۔ مگر نبی میرے بعد نہیں تو میرا بھائی اور وارث ہے جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور سے کیا ورثہ حاصل کرونگا حضرتؐ نے ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو ورثہ کہ پایا ہے۔ جناب علیؑ نے عرض کیا آپؐ سے پہلے انبیائے نے کیا ورثہ پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تو جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں میری بیٹی فاطمہ کی معیت میں ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے۔

(د) موقع فتح خیبر۔

عن جابر بن عبداللہ قال قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان تقول فیک طائفۃ من امتی ما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ ابن مریم لقلت فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت رجلیک و فضل طھورک یستشفون بھا ولکن حسبک ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی سنتی وانت غدا فی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوھھم حولی اشفع لھم ویکونون فی الجنۃ جیرانی لان حربک حربی وسلمک سلمی وسریرتک سریرتی وان ولدک ولدی وانت تقضی دینی وانت تنجز عدتی وان الحق علی لسانک وفی قلبک ومعک وبین یدیک ونصب عینیک الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی لا یرد علی الحوض مبغض لک ولا یغیب عنہ محب لک تخر علی ساجدا وقال الحمد للہ الذی من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی الی خیر البریۃ واعز الخلیقۃ واکرم اھل السموات والارض علی ربہ وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوۃ اللہ فی جمیع الاولین والاخرین احسانا من اللہ وتفضلا منہ علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون من بعدی لقد جعل اللہ عزوجل نسل کل نبی من صلبہ وجعل نسلی من صلبک یا علی انت اعز الخلق واکرمھم علی واعزھم عندی ومحبک اکرم من یرد علی الحوض من امتی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین ومحمد بن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب وابراھیم بن عبد اللہ الیمنی الوصابی الشافعی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء وابن السبع الاندلسی فی کتاب شفاء الصدور فی شرف النبی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب علیؑ خیبر کی فتح سے واپس تشریف لائے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے

ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق میں وہی بات نہ کہنے لگ جائیں جو عیسے علیہ السلام کے حق میں نصاریٰ کہتے ہیں تو میں تیری نسبت ایسی بات بیان کرتا کہ نہ گذرتا تو مسلمانوں کے کسی مجمع پر مگر کہ تیرے پاؤن کی مٹی اٹھا لیتے اور تیرے وضو کے پانی کو لیکر اس سے شفا چاہتے۔ لیکن تیرے حق میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے سوا اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔ تو میری ذمہ داری کو پورا کرے گا اور میرے ننگ و ناموس کو ڈھانپے گا۔ اور میری سنت پر لوگوں سے لڑے گا۔ اور تو کل قیامت میں سب خلقت سے میرے نزدیک ہوگا اور تو حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ اور تیرے شیعہ نور کے منبروں پر سفید منہ والے میرے گرد ہوئے ہونگے میں انکی شفاعت کرونگا وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے۔ کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میرے ساتھ لڑنا ہے اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا ہے۔ اور تیرا راز میرا راز ہے۔ اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ حق تیری زبان اور تیرے دل میں اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری آنکھوں کے آگے ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون میں ایسا ملا ہوا ہے جیسے کہ میرے گوشت اور خون میں ملا ہوا ہے۔ حوض پر تیرا دشمن وارد نہیں ہوگا۔ اور تیرا محب اس سے غائب نہیں ہوگا۔ جناب امیر سجدہ میں گر گئے اور کہنے لگے شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن مجھ کو سکھایا ہے اور مجھکو تمام خلائق کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے اور سب باشندگان آسمان و زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید رسلان برگزیدہ اولین و آخرین کا دوست بنایا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے ہم پر پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یا علی تو نہ ہوتا تو مومنوں کی شناخت نہ ہو سکتی بہ تحقیق خدا تعالے نے ہر ایک نبی کی نسل اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری نسل تیری صلب سے پیدا کی ہے پس تو میرے پاس سب خلقت سے بزرگ تر اور عزیز تر ہے۔ تیرا محب سب امت سے جو حوض پر میرے پاس آنے والے ہیں بزرگ تر ہے ✦

(۵) موقع عطاے خاتم در نماز

(۱) عن عبایۃ بن الربعی قال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل معتم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا و الرجل یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتك باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا جندب بن جنادۃ

البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیت بہاتین والا فعمیتا یقول علی قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام صلوۃ الظہر فسأل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئاً فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سألت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئاً فکان علی راکعاً فاومیٰ الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بعین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع رأسہ الی السماء وقال اللہم ان اخی موسیٰ سألک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما اللہم فانا محمد نبیک وصفیک اللہم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاءہ حتی نزل علیہ جبرئیل من عند اللہ فقال یا محمد اقرأ قال ما اقرأ قال اقرأ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ المسمی بکشف البیان فی تفسیر القرآن وکمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی نظم درر السمطین وابن الصباغ المالکی فی الفصول المہمہ والامام فخر الدین الرازی فی تفسیر الکبیر) عبایہ بن الربعی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس حدیث کے بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگا جس نے مجھے پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں جندب بن جنادہ البدری ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے آنحضرت سے ان اپنے دونوں کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہو جائیں اور ان دونو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ دونوں ختم ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے وہ نکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہوا جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے اسکو چھوڑا میں ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کسی نے

اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو میںنے تیرے رسول کی مسجد میں سوال
کیا تھا مجھے کسیے کچھ نہیں دیا جناب امیر رکوع میں تھے سائل کی طرف آپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ
کیا اس میں انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ سارا ماجرا حضرت کے مواجہہ میں ہوا حضرت نماز سے فارغ
ہو کر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بھائی موسی نے تجھسے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے
سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کو وا کر تاکہ میری باتیں لوگ سمجھ سکیں اور میرے
گھر کے لوگوں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے
کام میں میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے
بازو کو قوی کرینگے اور تم دونوں کو غالب بنائیں گے کہ وہ لوگ تم تک نہیں پہونچ سکیں گے الٰہی میں
محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہوں۔ الٰہی پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے
گھر والوں میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ابھی حضرت نے اپنی دعا کو ختم نہیں کیا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف
لاکر کہنے لگے اے محمدؐ پڑھ حضرتؐ نے فرمایا کیا پڑھوں جبرئیلؑ نے کہا پڑھ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا
رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے
ہیں درانحالیکہ وہ رکوع میں ہیں +

(۲) عن اسماء بنت عمیس رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اللھم انی اسألک
بما سألک اخی موسی ان تشرح لی صدری وان تیسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی
واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا
انک کنت بنا بصیرا (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخیھما وابن مردویہ فی المناقب ومحمد
صالح عالم فی المعارج العلی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میںنے جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں اس دعا کے ساتھ کہ جسکے ساتھ تجھے
میرے بھائی موسی نے پکارا تھا پکارتا ہوں کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا
اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا
وزیر بنا اور اسکے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری
تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کریں اور تو ہمیں دیکھتا ہے۔

(۳) عن موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال رفیقی ابو مھدی کم لک فقالت

ست وثمانون سنة قال ما سمعت من ابيك شيئا قالت حدثتني اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الامام احمد بن حنبل فی المناقب والنسائی فی الخصائص والخطیب فی تاریخه موسى الجهنی ناقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں گیا میرا رفیق ابو مہدی ان سے عرض کرنے لگا آپ کا سن و سال کیا ہے وہ فرمانے لگیں چھیاسی برس کا ہے وہ کہنے لگا آپ نے اپنے والد صاحب سے کوئی بات سنی ہے فرمانے لگیں مجھ سے اسماء بنت عمیس روایت کرتی تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے •

(۴۷) عن اسماء بنت عميس قالت هبط جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان ربك يقرئك السلام ويقول لك على منك بمنزلة هارون من موسى (اخرجه الامام على بن موسى الرضا فی مسند اهل البیت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے نازل ہو کر فرمایا کہ یا محمد آپکا پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے •

(و) موقع تفاخر عقیل وجعفر وجناب علی رضی اللہ عنہم

عن عقيل بن ابی طالب قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عقيل والله انی لاحبك لخصلتين لقرابتك ولحب ابا طالب اياك واما انت يا جعفر فان خلقك يشبه خلقی واما انت يا علی فانت منی بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبی بعدی (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وابو بکر بن محمد الحکیم فی جزء من حديثه وابراهيم بن عبد الله الوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعة الخلفاء) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عقیل میں دو باتوں کی وجہ سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں ایک تو تیری قرابت کے سبب سے جو میرے ساتھ ہے دوسرے ابو طالب کی محبت کے باعث جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اے جعفر تیرا خلق میرے خلق کے مشابہ ہے اور اے علی پس تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے

(ز) بمواجہ حضرت ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب كفوا عن ذكر علی فانی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فی علی ثلث خصال لان تكون واحدة منهن احب الی مما طلعت عليه الشمس كنت انا وابو بكر وابو عبيدة ابن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والنبی صلى الله عليه وسلم متكئ على علی حتى ضرب

بید علی منکبیه ثم قال انت باول اہل المومنین ایمانا و اولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلة ھارون
من موسیٰ وکذب علی من زعم انه یحبنی و یبغضک (اخرجه الحسن بن بدر فیما رواه الخلفاء والحاکم
فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار والمتقی فی کنز العمال) وابن السمان والموافقة ومحب الطبری فی
الریاض النضرة فی فضائل العشرة ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کہنے لگے علی کے ذکر سے باز رہو۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ علی میں ایسی تین باتیں ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک ہی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن
پر آفتاب طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا میں اور ابوبکر اور ابوعبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رضی
اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیر کے سینہ کے ساتھ تکیہ
لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مارکر ارشاد کیا کہ اے علی تو سب مومنوں
سے ایمان لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون
کے ہے موسیٰ سے اس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے درآنحالیکہ تجھ
سے بغض رکھتا ہو۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انه لا
نبی بعدی (اخرجه الخطیب فی المتقی فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔

(ح) جناب ام المومنین ام سلمہ کے گھر کا موقع

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لام سلمة یا ام سلمة ھذا علی بن ابی طالب لحمه لحمی
ودمه دمی وھو منی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الحافظ ابو جعفر العقیلی
والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ام المومنین ام سلمہ کو مخاطب کرکے فرمایا اے ام سلمہ یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت
ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(ط) انس رضی اللہ عنہ کے مساجد کا موقع۔

عن انس بن مالک قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال صلی اللہ علیہ الآن یدخل
سید المسلمین وامیر المومنین وخیر الوصیین واولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولی وآلی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ

یمسح العرق من جبهته ووجهه ویمسح به وجه علی ویمسح العرق من وجه علی ویمسح به وجهه فقال له علی
یا رسول الله انزل فیّ شیء قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی انت اخی
ووزیری وخیر من اخلف بعدی تقضی دینی وتنجز موعدی وتبین لهم ما اختلفوا فیه من بعدی و
تعلمهم من تاویل القرآن ما لم یعلموا وتجاهدهم علی التاویل کما جاهدتهم علی التنزیل (اخرجه
ابو بکر ابن مردویه فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اس وقت سید المسلمین امام
المومنین اور خیر الوصیین اور نبیوں کے پاس سب لوگوں کا بہتر داخل ہوگا ناگاہ علی تشریف لائے حضرت
نے فرمایا میرے پاس آؤ میرے پاس آئے انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بیٹھ گئے حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس کا عرق لیکر انکے مونہہ کو اور انکی پیشانی اور مونہہ کا
عرق لیکر اپنے چہرہ کو ملنے لگے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت میرے حق میں نازل
ہوئی ہے حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر نبی
میرے بعد نہیں ہے تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگوں کو میں اپنے پیچھے چھوڑ جانے والا
ہوں ان سب سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کرے گا۔ اور میرے وعدوں کو پورا کرے گا۔ اور
میرے بعد جس میں لوگوں کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو انکو بیان کرے گا۔ اور قرآن کے جتنے جو انکو
نہیں معلوم ہیں تو انکو سمجھائے گا اور قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑے گا جس طرح سے کہ میں قرآن
کی تنزیل پر لڑا ہوں +

(ی) مدینہ کی کھجوروں کا پکارنا۔

عن جابر بن عبد الله قال سمعت علیا یقول لجماعة من الصحابة اتدرون لم سمی الصیحانی صیحانیا
قلنا اللهم لا قال خرجت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم فی بعض طرقات المدینة
الی ان مررنا بنخل من نخلها فصاحت نخلة باخری هذا النبی المصطفی وهذا علی المرتضی ثم جزناها فصاحت
ثانیة بثالثة هذا موسی واخوه هارون ثم جزناها فصاحت رابعة بخامسة هذا نوح وهذا
ابراهیم ثم جزناها فصاحت سادسة بسابعة هذا محمد سید النبیین وهذا علی سید الوصیین
فتبسم النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال انما سمی نخل المدینة صیحانیا لانه صاح بفضلی وفضلک
(اخرجه الخوارزمی فی المناقب والسید السمهودی فی خلاصة الوفا باخبار دار المصطفی ومحمد
ابن یوسف الکنجی الشافعی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ صحابہ سے کہ آپ کہتے تہے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیوں صیحانی رکہا گیا ہے۔ وہ عرض کرنے لگے کہ بخدا ہمیں نہیں معلوم ہے۔ جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ کے باہر کے رستوں میں جارہا تہا ہم ایک کھجوروں کے جہنڈ کے پاس سے ہو کر گذرے ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضے علیہ السلام ہیں پہر ہم وہاں سے آگے بڑہے ایک دوسری کھجور کے درخت نے تیسرے سے کہا یہ موسی ہیں اور یہ ان کے بہائی ہارون ہیں پہر ہم وہاں سے بہی آگے بڑہے چوتہی نے پانچویں سے کہا یہ نوح ہے اور یہ ابراہیم ہے پہر ہم وہاں سے بہی آگے بڑہے۔ چہٹی نے ساتویں سے کہا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار ہیں اور یہ علی علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے پہر حضرت نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کھجوروں کو صیحانی یعنے پکارنے والی کھجوریں کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ میری اور تیری فضیلت پر پکارتی ہیں ❊

(تنبیہ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکہتے ہیں۔ و یکے از انواع تمر صیحانی ست کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بثبوت رسیدہ کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم دست در دست علی مرتضی سلام اللہ علیہما در بعضے از بساطین مدینہ میگذشت ناگاہ از میان نخلہ آواز بر آمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء ❊

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسے الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت (الطبقات الکبری) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ ہو تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا ❊

(۲) عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے۔

(۳) عن مالک بن الحویرث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند والطبرانی فی الکبیر) مالک ابن الحویرث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجہ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ❊

(۴) عن حبشی بن جنادة السلولی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی) حبشی بن جنادة السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسے سے

(۵) عن ابی سریحة و زید بن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ رزین بن معاویة العبدری فی جمع بین الصحاح الستة فی الجزء الثالث فی ثلثة الاجزاء فی باب مناقب علی) ابو سریحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ◆

(۶) عن بکر بن احمد القصری حدثنا فاطمة بنت علی بن موسیٰ الرضا حدثتنی فاطمة و زینب و ام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمة و سکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رضی عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ و قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ (هکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسیٰ المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء و قال هذا الحدیث مسلسل من وجہ و هو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منهن عن عمتها (اخرجہ شمس الدین بن محمد الجزری فی اسنی المطالب) بکر بن احمد القصری سے روایت ہے کہ ہم سے جناب فاطمہ بنت علی بن موسے الرضا بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی بن جعفر کی بیٹیین ذکر کرتی تھیں کہ ان سے فاطمہ بنت جعفر بن الصادق نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان اور ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ اور سکینہ جناب حسین علیہ السلام کی صاحبزادیون نے روایت کیا اور ان سے جناب کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جناب فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تمہین غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا کہ جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے۔ و نیز حضرت کا ارشاد کہ یا علی کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ◆

اس حدیث کو حافظ ابو موسی المدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء مین روایت کیا ہے اور کہتا ہے

کہ ایک وجہ سے یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ نام معصومہ نے اپنی پھپھی صاحبہ سے روایت کیا ہے یہ روایت پانچ بھانجیوں کی ہے اپنی بہنوں سے +

(۷) عن عامر بن واثلة سمعت علیا یوم الشوری یقول، لقد نشدتکم باللہ هل فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللهم لا - قال نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی غیری، قالوا اللهم لا (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرماتے تھے میں تمکو قسم دیتا ہوں آیا تم لوگوں میں میرے سوا کوئی ہے کہ جس نے خدا کی توحید کا مجھ سے پہلے اقرار کیا ہو سب نے کہا بخدا کوئی نہیں جناب امیر نے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ میرے سوا کوئی ایسا تم میں ہے جسکو حضرت نے کہا ہو کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سب نے کہا بخدا کوئی نہیں +

(۸) عن قیس بن حازم قال جاء رجل الی معاویة سأله عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابیطالب فهو اعلم فقال ارید جوابك فی علی ویحك لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزره بالعلم غزرا ولقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی ولقد کان عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیء اخذ منه (اخرجه احمد فی المناقب وابن المغازلی فی المناقب وفقیه ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی فی کتاب المجالس ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة والسید السمهودی فی جواهر العقدین وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة) قیس بن حازم ناقل ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ کہنے لگا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے پوچھ سائل کہنے لگا میں تجھ سے ہی جواب چاہتا ہوں معاویہ نے کہا تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہے کہ جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم کے ساتھ بھرا ہے پورا بھرنا اور ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے اور جب کبھی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے +

(۹) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیه السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وهب بن الخیرات اباك صعد المنبر وقال خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر رضی اللہ عنهما فقال این نذهب بك یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسی ان المؤمن یهضم نفسه (اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمة طریف بن عبد اللہ الموصلی)

ابن حجیر ناقل ہے کہ میں نے جناب علی بن الحسین رضی اللہ عنہ سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے تیرے باپ نے بیان کیا کہ ابی جحیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تھے کہ آپ کے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا تھا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عثل ع اے ہم تجھے کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن المسیب نے روایت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔ بے شک مومن کسر نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن المخدوج بن یزید الہذلی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج ابن یزید الہذلی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ اخوت ملایا اور جناب علی ع سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ✦

حدیث یا علی انت منی و انا منک

(۱) عن ابی رافع قال لما قتل صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ علی بنفسہ و حمل علی صاحب اللواء فقتلہ فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان ھذہ لھی المواساۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی و انا منہ فقال جبرئیل انا منکما (اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احد کے روز مشرکوں کے علمدار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیر نے حضرت پر اپنی جان کو فدا کر کے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ اسکے لیے صلہ ہونا چاہیے آپ نے فرمایا علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں تم دونوں کا ہوں ✦

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ انما قال جبرئیل ان ھذہ لھی المواساۃ لان الناس فروا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم احد (تذکرہ خواص الامۃ) یعنے زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اسکے لیے صلہ چاہیے یہ اسلیے تھا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بھاگ گئے تھے ✦

(۲) عن حبشی بن جنادۃ کان قد شہد حجۃ الوداع قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول

ذلك اليوم علی منی وانا منه ولا يقضی دينی سواه (اخرجه النسائی والترمذی وابن ماجة والبغوی وابن
قانع وابن قتيبة والضياء والباوردی والطبرانی) حبشی بن جنادہ سے کہ وہ حجۃ الوداع مین بھی حاضر تھے
روایت ہے کہ مینے اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون
اور سوا اسکے کوئی میرے قرض کو ادا نہین کریگا ✤

(تنبیہ) اس حدیث کے شان ورود کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین
وقیل انما قاله یوم نزل علیه وانذر عشیرتك الاقربین یعنے علی منی وانا منه کی حدیث کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس روز ارشاد فرمایا تھا جس روز کہ آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تھی۔
لیکن کتب حدیث کی سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اکثر مواقع مین اس حدیث کو جناب امیر کی نسبت ارشاد
فرمایا ہے کبھی علی منی سے اور کبھی انت منی کے الفاظ مبارک سے ✤

(۳) عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ببراءة مع ابی بكر رضی الله عنه ثم دعاه
فقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ عنی الا رجل هو منی وانا منه فدعا علیا فاعطاه ایاها (اخرجه
الترمذی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو برات دیکر مکہ والون کی طرف ارسال کیا پھر آپ نے بلا لیا اور فرمایا مجھ سے وہ اس سورت کو لیجا
سکتا ہے جو میرا ہو پھر جناب علی کو سورہ برات دیکر روانہ کیا ✤

(۴) عن عبد خیر عن علی قال اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم قنو موز فجعل یقشر الموزة ویجعلها
فی فمی وقال له قائل یا رسول الله انك تحب علیا فقال فی فمی او ما علمت ان علیا منی وانا منه
(اخرجه الخوارزمی فی المناقب) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ مین آیا حضرت کیلے چھیل چھیلکر میرے مونہہ مین ڈالنے لگے
ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکھتے ہین حضرت نے فرمایا شاید تم نہین جانتے
کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون

(۵) عن علی قال صدرنا من مکة فاذا ابنة حمزة تنادی یا عم یا عم فتناولها علی فقال لفاطمة دونك
ابنة عمك فحملتها فاختصم فیها علی وجعفر وزید فقال علی انا اخذتها وهی ابنة عمی وقال جعفر
ابنة عمی وخالتها تحتی وقال زید ابنة اخی فقضی بها رسول الله صلی الله علیه وسلم لخالتها وقال
الخالة بمنزلة الام وقال لعلی انت منی وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقی وخلقی وقال لزید انت
مولانا (اخرجه النسائی فی الخصائص) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے

ناگاہ جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا اے چچا پکارنے لگین علیؓ نے انکو لیکر جناب
فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بٹھا حضرت سیدہ نے اسے اپنے پاس اونٹ پر بٹھا
لیا جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم مین جھگڑا ہونے لگا جناب علی کہنے لگے مینے اسکو پکڑا ہے
وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے
زید کہنے لگے میرے بھائی کی بیٹی ہے حضرتؐ نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اسکی خالہ کے سپرد کردیا اور فرمایا
کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر رضی اللہ عنہ سے
کہا تیری خلقت اور تیرا خلق میری مانند ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے کہا تو ہمارا دوست ہے۔

(۶) عن محمد بن اسامة بن زيد عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انت يا علي فختني
وابو ولدي انت مني وانا منك (اخرجه البغوي واحمد والطبراني والحاكم) محمد بن اسامہ بن زید
اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو بس میرا داماد اور میرے
بچون کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون ؞

(۷) عن بريدة الاسلمي قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن مع خالد بن الوليد وبعث
عليا على جيش اخر وقال ان التقيتما فعلي وان تفرقتما فكل واحد منكما عليحدة فلقينا بني زبيد
من اهل اليمن وظهر المسلمون على المشركين فقاتلنا المقاتلة وسبينا الذرية فاصطفى علي جارية لنفسه
منهن فكتب بذلك خالد بن الوليد الى النبي صلى الله عليه وسلم وامرني ان انال منه فدفعت
الكتاب اليه ونلت من علي فتغير وجه النبي صلى الله عليه وسلم فقلت هذا مكان العائذ بعثتني مع
رجل وامرتني بطاعته فبلغت ما ارسلت به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقعن يا بريدة
في علي فان عليا مني وانا منه وهو وليكم بعدي (اخرجه احمد والنسائي) بریدہ اسلمی روایت کرتے
ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک
دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بنا کر ارسال کیا۔ اور فرمایا کہ اگر دونو لشکر باہم مل جائین تو علی
امیر ہو جاوین اور اگر جدا جدا ہین تو تم دونو مین سے ہر ایک جدا جدا امیر ہوگا۔ پس ہمارے دونو
لشکرون نے قبیلہ بنی زبید کے تئین پایا اور مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون کے ساتھ لڑائی مین
فتح حاصل کی ہمنے انکے بال بچون کو اسیر کرلیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لیے ان مین سے
ایک لونڈی کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرت کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ مین
اس خط کے ساتھ حضرت کی خدمت مین پہونچکر زبانی بھی اس بات کو عرض کرون مینے وہ خط حضرت کو

دیا اور زبان سے بھی کچھ سنایا حضرت کا چہرہ غصہ کی وجہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ساتھ روانہ فرمایا تھا اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو کچھ کہ اس نے کیا میں نے اسکو پہونچا دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ❖

(٨) عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علی بن ابی طالب فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذا لقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنشکوا الیہ اخبرناہ ما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدأوا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالہم فلما قدمت السریۃ فسلموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر ان علیا صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم قال الثالث فقال مثل مقالتہ ثم قال الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجہ احمد والنسائی والحاکم۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بنا کر روانہ کیا جب جناب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے ایک کنیز غنیمت میں انکے ہاتھ لگی حضرت امیر نے اس میں اپنا تصرف کر لیا لوگوں کو یہ بات ناگوار ہوئی ان میں سے حضرت کے چار صحابیوں نے باہم عہد کیا کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں گے تو حضرت سے اس بات کی شکایت کرینگے صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے آتے تو حضرت کو سلام کے لیے پہلے حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے پھر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف رجوع کرتے تھے سب جو نور وہ فوج کا دستہ بھی سلام کے لیے حاضر خدمت ہوا ان چاروں میں سے ایک نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ جناب علی نے ایسا ویسا کیا ہے حضرت نے اس سے مونھ پھیر لیا۔ پھر دوسرے نے اٹھکر بھی یہی بیان کیا آپنے اس سے بھی اعراض فرمایا پھر تیسرے نے بھی یہی بیان کیا پھر چوتھے نے بھی انہیں تینوں کی سی کہی حضرت ان کی طرف لوٹ بیٹھے اور غضب کے آثار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو رہے تھے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو بے شبہ علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ❖

(٩) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن ان لیس احد احب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت انی لست
اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک
عن النساء قال فابوھا قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسألنی
عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا
مجھے گمان تھا کہ حضرت کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگون مین
سے حضور کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین پوچھتا
ہون فرمایا اسکا باپ مینے پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون عزیز ہے فرمایا حفصہ مینے گذارش
کیا کہ عورتون کی نسبت مین نہین پوچھتا فرمایا اسکا باپ مینے کہا یا رسول اللہ علی کہان رہے حضرت
نے صحابہ کیطرف التفات فرماکر ارشاد کیا دیکھو یہ مجھ سے میری جان کی نسبت پوچھتا ہے ۔

(۶) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلہا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم
احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناء
غیرہ فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے شوری کے دن
اہل شوری پر حجت قائم کرنے کے لیے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کوئی تم مین ہے کہ رحم مین جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزدیکی رشتہ دار ہو۔ اور میرے سوا کس شخص کے نفس کو حضرت نے اپنا
نفس اور اسکے بیٹون کو اپنے بیٹے بتایا ہے۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین ۔

(۷) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم من قال
ثم عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلوی)
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا ابوبکر
پھر عرض کیا گیا انکے بعد کون ہے آپنے فرمایا عمر جناب فاطمہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور علی کے حق مین کچھ ارشاد نہین
فرماتے حضرت نے فرمایا وہ تو میری جان ہے ۔

(تنبیہ) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین مین لکھتے ہین ثبت بالاخبار الصحیحۃ
ان المراد من قولہ تعالی وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد صلی
اللہ علیہ وسلم بعینہ فلابد ان یکون المراد ھو المساواۃ بین النفسین وھذا یفید ان کل ما حصل
لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب قد حصل مثلہ لعلی ما وراء صفۃ النبوۃ ثم لاشک
ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق فی سائر الفضائل فلما کان علیا متساویا فی تلک الصفۃ

وجب ان یکون افضل الخلق یعنے اخبار صحیحہ سے ثابت ہو کہ آیت مباہلہ مین انفسنا سے جناب علی مراد ہین۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علی نہین ہو سکتا۔ پس بالضرور بیان مساوات سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل ومناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تھے بجز شرف نبوت کے وہی فضائل جناب علی کو بھی حاصل تھے پس اس مین شک نہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام فضائل مین تمام خلقت سے افضل تھے۔ جبکہ ان صفات مین جناب علی حضرت کے مساوی ٹھیرے تو یہ بات بھی ضرور ماننی پڑے گی کہ جناب علی بعد رسول آپ بھی افضل البشر ہین ❖

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وله نظیر فی أمته فعلی نظیری (اخرجه الخلعی والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت مین ہوتی رہی ہے پس علی میری نظیر ہے ❖

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لولا ان تقول فیك طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیك الیوم مقالا لا تمر باحد من المسلمین الا اخذ التراب من اثر قدمیك یطلبون فیه البرکة (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر میری امت کے لوگ تیرے حق مین ایسی بات نہ کہدیں کہ جو نصاری حضرت عیسٰی کے حق مین کہہ رہے ہین تو البتہ آج مین تیرے حق مین ایک بات کہتا۔ کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہو کر نگذرتا کہ وہ تیرے پاؤن کی مٹی لیکر اس مین اپنے لیے برکت طلب نکرتا ❖

(۲) عن علی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیك مثل عیسی ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس له (اخرجه احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی تم عیسی کی مثل ہو کہ یہودیون نے ان سے بغض رکھا یہانتک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان دہر دیا۔ اور نصاری نے ان

محبت کی یہانتک کہ انکا رتبہ ایسا بڑہا یا جو انکے لیے نہین تہا

جناب امیر کا فضائل مین انبیا علیہم السلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسی بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو الخیر القزوینی) والبیہقی فی فضائل الصحابۃ) ابی الحمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم مین حضرت آدم کو اور فہم مین حضرت نوح کو اور حلم مین جناب ابراہیم کو اور زہد مین حضرت یحیی بن زکریا اور حملہ مین حضرت موسی بن عمران کو دیکہنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکہ لے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص علم مین حضرت آدم کو اور حلم مین حضرت ابراہیم کو اور حکم مین حضرت نوح کو اور جمال مین حضرت یوسف کو دیکہنا چاہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکہ لے +

(۳) عن الحارث الاعور صاحب رایۃ علی قال بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جمع من اصحابہ فقال اریکم آدم فی علمہ ونوحا فی فہمہ وابراہیم فی حکمتہ فلم یکن باسرع من ان طلع علی فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقست رجلا بثلثۃ من الرسل بخ بخ لہذا الرجل من ہو یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابابکر قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابو الحسن علی بن ابی طالب قال ابوبکر بخ بخ لک یا ابا الحسن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حارث الاعور جناب امیر علیہ السلام کے علم دار ناقل ہین کہ ہمکو خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت مین رونق افروز تہے کہ ارشاد فرمایا مین تمہین ایسا شخص دکہاؤن کہ اپنے علم مین وہ جناب آدم اور فہم مین جناب نوح اور حکمت مین جناب ابراہیم ہے کچہ دیر نہین گذری تہی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے انبیا ثلثہ سے قیاس کیا ہے کہ فضائل مین تین نبیون کے مساوی قیاس کیا جا سکتا ہے وہ کون ہے حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کیا تم اسکو نہین جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا

جاننے والے ہیں فرمایا وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے شاباش اے ابو الحسن تیرا فضل کہاں ہے +

(تنبیہ) اس حدیث کو ذیل میں فخر الاسلام امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں هذا الحدیث یدل علی ان علیا کان مساویا لهولاء الانبیاء فی هذه الصفات ولاشك ان هؤلاء الانبیاء کانوا افضل من سائر الصحابة والمساوی للافضل افضل فوجب ان یکون علی افضل منهم (اربعین فی اصول الدین) یعنی یہ حدیث دال ہے کہ جناب علی ان صفات میں انبیائے کرام علیہم السلام کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہیں کیا جا سکتا کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل اور مساوی للافضل افضل ہوا کرتا ہے اس لیے جناب بھی ان سے افضل ٹھہرے +

جناب امیر کا غنیمت میں مثل حضرتؐ کے حصہ پانا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوۃ تبوك اما ترضی ان یکون لك من الاجر مثل مالی ولك من المغنم مثل مالی (اخرجه الخلعی نقلت من ریاض النضرة) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کیا تم راضی نہیں کہ تمہیں ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے اور غنیمت میں بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کی ہو۔

روی الزمخشری فی فضائل العشرة انه صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد یقسم غنائم تبوك فدفع لکل واحد سهما ودفع لعلی سهمین فقام زائدة بن الاکوع وقال یا رسول اللہ اوحی نزل من السماء ام امر من نفسك فقال صلی اللہ علیہ وسلم انشدکم اللہ هل رأیتم فی رأس میمنتکم صاحب الفرس الاغر المحجل والعمامة الخضراء لها ذوابتان مرخاتان علی کتفیه بیده حربة فحمل بها علی المیمنة فازالها وحمل بها علی المیسرة فازالها وحمل علی القلب فازاله قالوا نعم قد رأینا ذلك قال هو جبرئیل قال لی ان ادفع سهمه لعلی فقال زائدة حبذا سهم مسهم (سیرة الحلبیه فی ترجمه غزوه تبوك) علامہ زمخشری فضائل عشرہ مبشرہ میں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی غنیمت کو تقسیم فرمانے لگے تو ہر ایک شخص کو آپ نے ایک حصہ دیا اور علی کو دو حصے دیے زائدہ بن الاکوع کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ وحی کے حکم سے دے رہے ہیں یا اپنی طرف سے عطا فرما رہے ہیں حضرتؐ نے ارشاد کیا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم نے اپنی فوج میمنہ کے سر پر ایک سبز عمامہ باندھے سوار کو دیکھا تھا جسکے دوش پر سے گندھے ہوئے گیسو لٹک رہے تھے اور ہاتھ میں ایک حربہ لیے ہوئے تھا اور کفار کے میمنہ اور میسرہ کی فوج کو اپنے حملوں سے پراگندہ کر رہا تھا لوگوں نے عرض کیا بے شک ہم نے دیکھا تھا حضرتؐ نے فرمایا

وہ جبریل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھسے کہا تھا کہ میرا حصہ بھی علی علیہ السلام کو دیدیا زیادہ کہنے لگا مبارک ہوا ایسے حصہ پانیوالے کو۔

جناب امیر کا ہاتھ عدد میں حضرت کے ہاتھ کی مثل ہونا

عن حبشی بن جنادة رضہ قال کنت جالسا عند ابی بکر فقال من کانت له عدة عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوه الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعده بثلاث حثیات من تمر فاحثها له قال فحثها له قال ابو بکر عدوها فوجدوا فی کل حثیة ستین تمرة لا تزید واحدة علی الاخری فقال ابو بکر صدق رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لی لیلة الهجرة ونحن خارجون من الغار نرید المدینة یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدد سواء (اخرجہ ابن السمان نقلت من ریاض النضرة) حبشی بن جنادہ کہتا ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے ایک شخص نے کھڑے ہوکر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے حضرت نے تین لپ بھر کر کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر نے کہا اسکو جناب علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو یا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کر کھجوروں کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اسکو کھجوروں کے تین لپ بھر کر دیدیں جناب امیر نے وہ کھجوریں اسکو دیدیں حضرت ابوبکر نے کہا ہر ایک لپ کے چھوارے شمار کرو۔ ہر ایک میں ساٹھ ساٹھ چھوارے تھے کسی میں ایک کھجور بھی زیادہ نہیں تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار سے نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا یا ابابکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ تعداد میں برابر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجرۂ واحد سے ہونا

عن جابر ابن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم انا وعلی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتی (اخرجہ الطبرانی والدیلمی والحاکم وابو بکر بن مردویہ والخوارزمی وابن المغازلی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں

اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ یقول یا علی الناس من اشجار شتی وانا وانت من شجرۃ واحدۃ ثم قرء وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد (اخرجہ ابن مردویہ وھو صحیح علی رای الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلعم کو جناب امیر سے فرماتے ہوے سُنا کہ لوگ متفرق شجرون سے ہین اور مین اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہین پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا اور باغ انگورون سے اور کہیتیان اور کہجورین ایک جڑ مین کی اور بن ملی جڑ ہین یعنے ایک تہائی مین ایک کہجور پلائی جاتی ہین ایک پانی سے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مین اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین -

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اشبہت خلقی وخلقی وانت من شجرتی التی انا منہا (اخرجہ الخطیب فی فضائل الصحابہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد کیا تیرا خلق اور تیری خلقت میرے مشابہ ہے اور تو ایسے شجرہ سے ہے جس سے کہ مین ہون

(۵) عن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلہا وعلی فرعہا وفاطمۃ لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا فمن تعلق من اغصانہا نجا ومن زاغ عنہا ھوی ولوان عبدا عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ الطبرانی) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے تہے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے انبیا کو متفرق شجرون سے پیدا کیا ہے اور مجہ کو اور علی کو ایک شجرہ سے بنایا ہے پس مین اسکی جڑ ہون اور علی اسکی شاخ ہے اور فاطمہ اسکا پیوند ہین اور حسن اور حسین اسکے پہل ہین پس جس شخص نے اسکی شاخ کو پکڑا وہ نجات پا گیا او جس نے اسے چہوڑ دیا وہ سرنگون گر پڑا اور اگر کوئی بندہ ہزار برس صفا و مروہ کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور پہر ہماری محبت کو حاصل نکرے تو اللہ تعالے اسے ناک کے بل آگ مین گرائیگا۔ پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا کہدے یا محمد نہین مانگتا

لے نخل را بوسے گشنی دہند ۱۲ منتخب ۔ ؎ ۵ زیغ میل کردن از حق وشک مزدو ۔ ؎ تہ ہوے از بالا فرو افتادن ۱۲

ہون مین تم سے اسپر کچھ مزدوری مگر قرابتیون کی دوستی ✦

(۶) عن ابی الزبیر المکی قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات وعلی تجاھھا وما النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی وقال ادن منی فدنا علی منہ فقال خمسک فی خمسی کفک فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلھا وانت فرعھا والحسن والحسین اغصانھا فمن تعلق بغصن منھا ادخلہ اللہ الجنۃ یا علی لوان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک لاکبھم اللہ تبارک وتعالی علی وجوھھم فی النار (اخرجہ عبد اللہ ابن احمد بن حنبل وابونعیم وابن المغازلی فی المناقب والطبرانی وابن عساکر) ابو الزبیر مکی کہتے ہین کہ مینے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوہ عرفات پر رونق افروز تھے جناب امیر حضرت کے سامنے آرہے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ حضور مین حاضر ہوئے آپنے ارشاد کیا اپنا پنجہ میرے پنجہ مین ڈال یا علی مین اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوے ہین مین اصل ہون اور تو اسکی فرع ہے حسن حسین اسکی شاخین ہین جس کسی نے اسکی شاخ کو پکڑا خدا نے اسے جنت مین داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکھین کہ مثل کمان کے ٹیڑھے ہوجائین اور یہانتک نمازین پڑہین کہ مثل تار کی باریک ہوجائین پھر اگر تجھ سے بغض رکھین تو خدا تعالی انکو منہ کے بل دوزخ کی آگ مین گرائیگا ✦

(۷) عن عاصم بن حمزۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلقنی وعلیا من شجرۃ انا اصلھا وعلی فرعھا والحسن والحسین ثمرھا والشیعۃ ورقھا فھل یخرج من الطیب الا الطیب انا مدینۃ العلم وعلی بابھا من اراد العلم فلیات الباب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ ومحمد یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) عاصم بن حمزہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے مجھکو اور علی کو ایک شجرہ سے پیدا کیا ہے مین اسکی اصل علی اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکے ثمر ہین ہمارے شیعہ اسکے پتے ہین کیا پاک سے پاک کے سوا کچھ اور پیدا ہوسکتا ہے؟ مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے۔ جو شخص کہ علم کے شہر تک پہونچنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دروازہ کے پاس آئے ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا ایک نور سے ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان

یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبه ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطهرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصرت فی صلب عبد اللہ وصار علی فی صلب ابی طالب واختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ والعلم والفصاحۃ واشتق لنا اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وھذا علی (اخرجہ ابن السبوع الاندلسی فی کتابہ الشفا والصالحانی والکلاعی وسید محمد جعفر مکی وابراھیم وصابی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میں اور علی حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور انکے صلب میں چلا گیا پھر وہ بزرگ پشتوں سے پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں پہونچا پھر وہ نور دو ٹکڑے ہو گیا میرا نور عبد اللہ کی صلب میں اور علی کا نور ابو طالب کی صلب میں چلا گیا۔ پس خدا تعالے نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت اور علم اور فصاحت کے ساتھ انتخاب فرما کر اپنے اسمار مبارک سے ہمارے لیے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالے محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالی اعلے ہے اور یہ علی ہے ❖

(۳) عن الحسین بن علی عن ابیہ علیھما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی نورًا بین یدی اللہ تعالی من قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالی آدم سلک ذلک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ تعالی ینقلہ من صلب الی صلب حتی اقرہ فی صلب عبد المطلب فقسمہ نصفین قسما فی صلب عبد اللہ وقسما فی صلب ابی طالب فعلی منی وانا منہ لحمہ لحمی ودمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فببغضی ابغضہ (اخرجہ ابن مردویہ والخوارزمی وشھاب الدین احمد والمطرزی والعاصمی) جناب امام حسین علیہ السلام اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا تعالی نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور اسکی صلب طاہر میں چلا گیا پھر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل کرتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں وہ نور جاگزین ہوا پھر خدا نے اسکے دو حصے کر دیے ایک حصہ عبد اللہ کی صلب کو اور ایک ابو طالب کی صلب کو تقسیم کیا۔ پس علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا پس میرے بغض کی وجہ سے اس سے بغض رکھا ❖

(۴) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم کنت انا و علی نورا بین یدی الله تعالی قبل ان
یخلق ادم باربعة الاف عام فلما خلق ادم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا و جزء علی اخرجه احمد
فی المناقب و عبد الله بن احمد بن حنبل والخوارزمی و ابن عساکر و الحموینی و محب الطبری و ابن
المغازلی عنه و عن ابی ذر الغفاری رضی الله عنہ و فی روایة الدیلمی خلقت انا و علی من نور واحد
قبل ان یخلق ادم باربعة الف عام فلما خلق الله تعالی ادم رکب ذلک النور فی صلبه فلم نزل فی شیء
واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة و فی علی الخلافة و فی روایة ابی الفتح محمد
ابن علی بن ابراهیم النطنزی فی خصائص العلویة عن سلمان قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یقول خلقت انا و علی من نور عن یمین العرش نسبح الله ونقدسه من قبل ان یخلق الله عز وجل
ادم باربع عشرة الاف سنة فلما خلق الله ادم نقلنا الی اصلاب الرجال و ارحام النساء الطاهرات
ثم نقلنا الی صلب عبد المطلب و قسمنا بنصفین فجعل النصف فی صلب عبد الله و جعل النصف فی
صلب ابی طالب فخلقت من ذلک النصف و خلق علی من النصف الاخر و اشتق لنا من اسمائه اسماء والله
محمود و انا محمد والله الاعلی و اخی علی والله فاطر و ابنتی فاطمة والله محسن و ابنای الحسن والحسین
فکان اسمی فی الرسالة و کان اسمه فی الخلافة والشجاعة فانا رسول الله و علی سیف الله سلمان رضی الله
عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے
میں اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے خدا نے آدم کو پیدا کر کے اس نور کو دو جزوون میں تقسیم کیا پس ایک
جزو تو میں ہوں اور ایک جزو علی ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور انکے فرزند ارجمند عبد اللہ اور اخطب خوارزم
اور ابن عساکر اور حموینی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازلی نے سلمان اور ابوذر غفاری
سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور دیلمی نے فردوس الاخبار میں حضرت سلمان سے اس طرح پر روایت
کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے میں اور علی
ایک نور سے پیدا ہوے ہیں جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب میں ملا دیا پس ہمیشہ
ایک ہی چیز میں ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہیں یہاں تک کہ ہم عبد المطلب کی صلب میں ایک دوسرے
سے جدا ہو گئے پس مجھ میں نبوت اور علی میں خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی
خصائص العلویہ میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علی عرش کے داہنے طرف ایک نور سے پیدا ہوئے
ہیں ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہم کو مردوں کی پاک پشتوں

سے عورتوں کی پاک رحموں کیطرف منتقل فرمایا یہانتک کہ ہم منتقل ہو کر عبدالمطلب کی صلب تک پہونچنے پھر ہمکو دو حصوں میں منقسم کر دیا ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں اور ایک حصہ ابوطالب کی صلب میں تقسیم کر دیا مجھے ایک حصہ سے اور علی کو دوسرے حصہ سے بنایا اور ہمارے لیے اپنے اسمار حسنے میں سے نام مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالے اعلی ہے اور میرا بھائی علی ہے اور اللہ تعالی فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین ہیں پس میرا نام پیغمبری میں اور علی کا نام خلافت اور شجاعت میں درج کیا۔ میں خدا تعالے کا رسول ہوں اور علی علیہ السلام اللہ تعالی کی تلوار ہے ✤

(۴) عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل انزل قطعۃ من نور فاسکنہا فی صلب ادم فساقہا حتی قسمہا جزئین جزئا فی صلب عبداللہ وجزءا فی صلب ابیطالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا تعالے نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جناب آدم کی صلب میں ٹھیرایا پھر اسکو آگے چلایا یہانتک کہ اسکی دو جزوین بنائیں ایک جزو کو عبداللہ کی صلب میں اور ایک جزو کو ابوطالب کی صلب میں رکھا پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالی قضیبا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعلہ امام العرش حتی کان اول مبعثی فشق منہ نصفا فخلق منہ نبیکم والنصف الاخر علی بن ابی طالب (اخرجہ الخطیب البغدادی فی تاریخ ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والزرندی وشہاب الدین احمد و الحموینی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالی عبداللہ بن عباس رضے اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور انبیار علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدایش سے چالیس ہزار برس پہلے خدا تعالے نے ایک نور کی چھڑی پیدا کر کے عرش کے سامنے گاڑی یہانتک کہ میری پیدایش کا آغاز ہوا۔ اس سے آدھی کو توڑ کر تمہارے نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدھے ٹکڑے سے علی بن ابی طالب کو بنایا ✤

حموینی ابن عباس سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں اور تو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں ✤

(۶) عن الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما خلق اللہ تعالی ابا البشر ونفخ فیہ من روحہ التفت آدم بمینۃ العرش فاذا
نور خمسۃ اشباح سجدا ورکعا قال آدم یا رب ہل خلقت احدا من طین قبلی قال لا یا آدم قال فمن
ہؤلاء الخمسۃ الذین اراہم فی ہیئتی وصورتی قال ہؤلاء خمسۃ من ولدک و لا مما خلقتک ہؤلاء
خمسۃ شققت لہم خمسۃ اسماء من اسمائی لولاہم ما خلقت الجنۃ ولا النار ولا العرش ولا الکرسی
ولا السماء ولا الارض ولا الملائکۃ ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وہذا محمد وانا العالی وہذا
علی وانا الفاطر وہذہ فاطمۃ وانا الاحسان وہذا الحسن وانا المحسن وہذا الحسین الیت بعزتی
انہ لا یاتینی بمثقال حبۃ من خردل من بغض احدہم الا ادخلنہ ناری ولا ابالی یا آدم ہؤلاء صفوتی
بہم انجیہم وبہم اہلکہم فاذا کان لک حاجۃ فبہؤلاء توسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نحن سفینۃ النجاۃ من تعلق بہا نجی ومن حاد عنہا ہلک فمن کان لہ الی اللہ حاجۃ فلیسأل
بنا اہل البیت (اخرجہ ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی وابراہیم بن
الحموینی) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اسناد کو ابو ہریرہؓ تک پہونچاتے ہیں کہ انہوں
نے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابو البشر
علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسکے جسم میں اپنی روح کو پہونکا جناب آدمؑ عرش کے داہنے بازو کی طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس میں پانچ تن پاک کے جسموں کا نور رکوع اور سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا
اے میرے پروردگار کیا تو نے کسیکو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے رب العزت نے فرمایا نہیں آدمؑ
نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہیں کہ جنکو میں اپنی ہیئت اور صورت میں دیکھہ رہا ہوں۔ خدا تعالی
نے فرمایا یہ تیری اولاد میں سے پانچ شخص ہیں اور جس چیز سے مینے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہیں ہیں
انکے لیے مینے اپنے ناموں سے پانچ نام مشتق کیے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت دوزخ عرش
کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا پس میں محمود ہوں اور یہ محمد ہے اور
میں عالی ہوں یہ علی ہے۔ میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہے میں احسان ہوں یہ حسن ہے میں محسن ہوں
یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوئی ایک خردل کے دانہ کے برابر بھی انکا بغض لیکر میرے
پاس آئیگا تو میں اسی شخص کو ضرور دوزخ میں دھکیلوں گا اور مجھے اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ اے
آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں میں انکی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نجات بخشوں گا اور انکی وجہ سے بہت سے
لوگوں کو ہلاک کروں گا جب تجھے کوئی حاجت پیش آیا کرے تو انکی ذات کے ساتھ میری جناب میں
وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہیں جس نے اس

کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہو گیا پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے

(۷) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد نسبح اللہ عزوجل فی یمنۃ العرش قبل خلق الدنیا ولقد سکن ادم الجنۃ ونحن فی صلبہ ولقد رکب نوح السفینۃ ونحن فی صلبہ ولقد قذف ابراھیم فی النار ونحن فی صلبہ فلم نزل یقلبنا اللہ عزوجل من اصلاب طاھرۃ حتی انتھی بنا الی صلب عبد المطلب فجعل ذلک النور بنصفین فجعلنی فی صلب عبد اللہ وجعل علیا فی صلب ابی طالب وجعل فی النبوۃ والرسالۃ وجعل فی علی الفروسیۃ والفصاحۃ واشتق لنا اسمین من اسمائہ فذو العرش محمود وانا محمد وھو الاعلی وھذا علی

راخرجہ ابو حاتم وابو محمد احمد بن علی العاصمی فی زین الفتی فی شرح سورہ ھل اتی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرش کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنیکا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود تھے۔ پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت بھی انکی پشت میں موجود تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے اسیطرح سے ہمکو پروردگار ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ ہمکو عبد المطلب کی صلب کی طرف منتقل کر کے اس نور کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مجھے عبد اللہ کی صلب میں اور علی کو ابو طالب کی صلب میں منتقل کر دیا۔ مجھ کو نبوت اور رسالت سے اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے اسماء حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس عرش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلے ہے اور یہ علی ہے ✣

جناب سرور کائنات اور جناب علی کا جسم اطہر ایک خاک پاک سے بنا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد فھو فی سرتہ من التربۃ التی خلق منھا وانا وعلی ابن ابی طالب خلقنا من تربۃ واحدۃ راخرجہ العاصمی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور دنیا و دین علیہ الف الف التحیۃ والثنا فرماتے تھے کہ جو لڑکا کہ تولد ہوتا ہے اسکی ناف میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن میں

اور علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں +

جناب امیرؑ کے نور سے فرشتوں کا پیدا ہونا

عن عثمان ابن عفان قال قال عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکتہ من نور وجہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف باخطب خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وتقدس نے اپنے فرشتوں کو علی بن ابی طالب کے منہ کے نور سے پیدا کیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو قربانی میں شریک کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرتہ حدثنی عبداللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان بعث علیا الی نجران فلقیہ بمکۃ وقد احرم فدخل علی فاطمۃ فوجدھا قد حلت وتھیات فقال مالک یا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل بعمرۃ فحللنا قال ثم اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفرہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انطلق فطف بالبیت وحل کما حل اصحابک قال یا رسول اللہ انی قلت حین احرمت اللھم انی احل بما احل بہ نبیک وعبدک ورسولک قال فھل معک من ھدی قال لا فاشرکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدیہ وثبت علی احرامہ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی فرغ من الحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھما ابن اسحاق سیرت النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن نجیح نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم جناب امیر کو نجران کی طرف بھیجا ہوا تھا جب وہ وہاں سے لوٹ کر آئے۔ تو احرام باندھے ہوئے مکہ میں حضرت سے ملاقات کی اور جناب سیدہ کو دیکھا کہ احرام سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہیں جناب امیر نے کہا اے رسول خدا کی بیٹی آپ نے کیوں احرام کھولا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت نے عمرہ کرکے احرام کے کھولنے کا حکم دیا تھا اسلیے ہمنے احرام کھولدیا ہے جناب امیر حضرت کے پاس تشریف لیگئے جب سفر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے تو حضرت نے فرمایا جاؤ طواف کرکے اپنے دوستوں کی طرح سے تم بھی احرام کھولڈالو جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے احرام باندھنے کے وقت دعا کی تھی کہ الٰہی پروردگار جس ذریعہ سے تیرا نبی اور تیرا بندہ اور تیرا رسول اپنا احرام کھولیگا میں بھی اسی ذریعہ سے اپنا احرام کھولونگا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس قربانی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا نہیں پس حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی میں شریک بنایا اور جناب امیر بدستور جناب رسول خدا صلعم کے ساتھ احرام باندھے رہے یہانتک کہ حضرت نے حج سے فارغ ہوکر جناب امیر کی طرف سے بھی قربانی کی +

(۱) عن جابر قال نحر رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثلاثا وستین بدنة واعطا علیا المنحر فنحر ما غبر منها واشرکه فی هدیہ ثم امر من کل بدنة ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمها وشربا من مرقها (اخرجہ المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ قربانی کیے انکے علاوہ جسقدر کہ قربانی کے لیے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی کے لیے جناب امیر کو بٹھا دیا اور انکو قربانی مین شریک کیا پہر ہر ایک اونٹ سے تہوڑے سے ٹکڑہ کاٹنے کا حکم دیا پس وہ ایک ہنڈیا مین پکوا کر دونون صاحبون نے کہایا اور اسکا شوربا پیا۔

(۲) عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اصدق بلحمها وجلودها وان لا اعطی الجزار منها شیئا فقال نحن نعطیہ من عندنا (اخرجہ المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ اسکے تمام گوشت اور پوست خیرات کر دے اور قصاب کو اس مین سے کوئی شے نہ دیجیو۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہین ٭

جناب امیر کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنه ابدا فکان یضحی عنه الی ان استشهد بکبشین املحین (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تہا پس جناب امیر اپنی شہادت تک حضرت کی جانب سے دو چتلے مینڈہے قربانی کیا کرتے تہے ٭

(تنبیہ) اس حدیث کی تحت مین محمد بن شہاب الزہری جنہون نے سب سے اول بحکم عمر بن عبد العزیز حدیث کو مدون کیا ہے کہتے ہین انما خص علیا بذلک دون اقاربہ واہل القربی منه فکانه صلی اللہ علیہ وسلم فعل بنفسه (تذکرہ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) یعنے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقارب اور اہل کے سوا جناب امیر کو اس قربانی کے لیے بوجہ انکی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا ہے گویا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تہا ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہین کی مشیت پر موقوف ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور احدی

جلیه فی المشرق والاخری فی المغرب بین یدیه لوح ینظر فیه والدنیا کلها بین عینیه والخلق بین رکبتیه ویداه تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبریل من هذا قال هذا عزرائیل تقدم فسلم علیه فتقدمت وسلمت علیه فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت اتعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرفه وقد وکلنی الله بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحک وروح ابن عمک علی بن ابی طالب فانهما بمشیته (اخرجه الملا فی سیرته) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہمنے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اسکے آگے ایک لوح تھی جس میں وہ دیکھ رہا تھا۔ تمام دنیا اسکے سامنے اور خلائق اسکے زانوؤں میں تھی اسکا ہاتھ مشرق سے مغرب تک پہونچتا تھا ہمنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا یہ عزرائیل ہے آپ بڑھکر سلام کریں میںنے بڑھکر سلام کیا انہوں جواب سلام دیکر کہا یا احمد آپکے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہمنے کہا کہ علی بن ابیطالب کو پہچانتے ہو کہنے لگا میں کیوں نہیں پہچانتا خدا نے مجھے خلائق کے ارواح قبض کرنے پر موکل فرمایا ہے بجز آپکے اور ابن عم کے ارواح کے کیونکہ وہ آپ دونوں کے ارادہ پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو اپنی ہر ایک دعا میں شریک کرنا

(۱) عن عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ قال قلت لعلی بن ابی طالب خبرنی بافضل منزلتک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال بینا انا نائم عنده وهو یصلی فلما فرغ من صلوته قال یا علی ما سألت اللہ عزوجل من الخیر الا سألت لک مثله وما استعذت اللہ من الشر الا استعذت لک مثله (اخرجه المحاملی فی اعالیه) عبد اللہ بن الحارث سے منقول ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کریں جو آپکی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا حضرت میرے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے مجھسے فرمایا یا علی ہمنے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے طلب نہ کی ہو اور کسی شر سے اپنے لیے خدا سے پناہ نہیں مانگی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ مانگی ہو۔

(۲) عن علی قال وجعت وجعا شدیدا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ فاقامنی فی مکانه وقام یصلی والقی علی طرف ثوبه ثم قال قم یا علی فقد برئت لا باس علیک وما دعوت اللہ لنفسی شیئا الا دعوت لک مثله وما دعوت الا قد استجیب لی او انه قیل لا نبی بعدک (اخرجه النسائی فی الخصائص وابن عاصم وابن جریر وصححه ابن شاهین فی السنة) جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے درد شدید لاحق ہوا میں حضرت کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرت بٹھا کر نماز کو کھڑے ہو گئے اور فارغ ہو کر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر جھاڑ دیا اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے اب تجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں ہے میں نے اپنے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ قبول نہوئی ہو مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا

(۳) عن سلیمان بن عبد اللہ بن الحارث عن جدہ عن علی قال مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی وانا مضطجع فاتکا الی جنبی فلما رآنی قد ضعفت سجانی ثوبہ وقام الی المسجد یصلی فلما قضی صلوتہ جاء فرفع الثوب عنی وقال قم یا علی قد برات فقمت وقد برات کانما لم اشتک شیئا قبل ذلک فقال ما سالت ربی شیئا فی صلوتی الا اعطانی وما سالت لنفسی شیئا الا قد سالتہ لک (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ) سلیمان بن عبد اللہ ابن الحارث اپنے جد امجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپ نے میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے نماز سے فارغ ہو کر پھر تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اوٹھ کھڑا ہو بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہو گیا گویا کہ میں بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دی گئی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیرؑ کے حال پر

عن ابراہیم بن عبیدۃ بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادت الرفقاء بعضہا بعضا افیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقفوا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول فقدناک فقال ان ابا حسن وجد مغصا فی بطنہ فتخلفت علیہ (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابراہیم بن عبیدہ بن رفاعہ بن رافع الانصاری اپنے باپ اور وہ اسکے دادا سے روایت کرتا ہے کہ جب ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے رفیقان راہ ایک دوسرے کو پکار کر پوچھنے لگے کہ آیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اسی اثنا میں

حضرت جناب علی کے ساتھ تشریف لائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمنے تلاش کیا تھا - فرمایا ابو الحسن کے پیٹ مین پیچش ہو رہی تہی ہم اسلیے ان کے ساتھ پیچھے رہ گئے ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غصہ کے وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت سے بات نہین کر سکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم وصححہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غضب مین ہوتے تو سوا جناب امیر کے کسی کی جرأت نہین تہی کہ حضرت سے بات کر سکتا ✦

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدأنی (اخرجہ الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھے عطا فرماتے اور جب مین چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے -

(۲) عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنهار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت مقرر تھے ایک دفعہ رات مین اور ایک دفعہ دن مین جب کبھی مین رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرت کھانس دیتے ✦

(۳) عن علی قال کانت لی منزلة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من الخلائق فکنت اتیتہ کل صبح فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرف الی اهلی والا دخلت علیہ (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ میرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلائق مین سے کسی کا نہ تھا - مین ہر صبح حاضر خدمت ہوکر یا نبی اللہ السلام علیکم کہا کرتا تھا اگر حضرت کھانس دیتے تو مین واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا ✦

(۴) عن الشعبی قال ان ابا بکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعظمهم منزلة عنا فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ

ابن السمان شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کی طرف نظر کر کے کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھے کہ جو ہم سب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے ٭

(حدیث علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی (اخرجہ الخطیب) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ سر میرے جسم سے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی مثل راسی من بدنی (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ وابو بکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کی ہے بدن سے ٭

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے بمنزلہ حضرت کے خدا سے ہونا

عن الشعبی قال جاء ابو بکر و علی یزوران قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ بستۃ ایام قال علی تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر رضی اللہ عنہ ما کنت اتقدم رجلا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی کمنزلتی من ربی (نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ روز بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے بڑھیں حضرت ابو بکر نے کہا میں ہرگز ایسے شخص پر تقدم نہیں کر سکتا جسکی شان میں میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ میری خدا سے ٭

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اسکے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں

(۱) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نحلتہ اسمی وکنیتی (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا

جسکے بیٹے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی ✤

(٢) عن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولد لک غلام فسمہ باسمی وکنہ بکنیتی وھو لک رخصۃ دون غیرک (اخرجہ الذھبی فی المخلص) محمد بن حنفیا نے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگوں کے سوا اسکی تمہیں رخصت ہے ✤

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیرؑ کے مونہہ سے فال کا لینا

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الفال الحسن فسمع علیا یوما وھو یقول ھا حضرہ فقال یا ابا الحسن لبیک قد اخذنا فالامن فیک قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فما سل سیف الا سیف علی (اخرجہ محب الطبری فی ریاض النضرہ) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن کی فال بھلی معلوم ہوا کرتی تھی ایک دفعہ حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے سنا وہ کہہ رہے تھے حضرت نے فرمایا ہاں ہمنے یا ابا الحسن تیرے مونہہ سے فال لی ہے سمرہ بن جندب کہتے ہیں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو تشریف لے گئے وہاں جناب امیر ہی کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ چلی ✤

جناب امیرؑ کی حزم کی وجہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط دستیاب ہونا

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ۔ قال ان مولاۃ لعمرو بن صیفی بن ھشام بن عبد مناف قدمت من مکۃ الی المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتجھز لقصد فتح مکۃ فلما جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا امسلمۃ جئت قالت لا قال فما جاء بک قالت انتم الاھل والعشیرۃ وقد احتجت حاجۃ شدیدۃ فقدمت علیکم لتعطونی فتکسونی فحث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب وبنی عبد مناف فکسوھا وحملوھا واعطوھا فانصرفت فنزل جبریل فاخبر ان حاطب بن ابی بلتعۃ قد کتب کتابا الی اھل مکۃ یقول فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی اھل مکۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یریدکم فخذوا حذرکم واند فع الکتاب الی الظعینۃ المذکورۃ واعطاھا عشرۃ دنانیر علی ان توصل الکتاب الی اھل مکۃ فلما اخبر جبریل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك اختار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فبعث معه الزبیر والمقداد وقال لهم
انطلقوا الی روضة خاخ فان فیها ظعینة معها کتاب من حاطب الی المشرکین فخذوه منها وخلوا سبیلها
فان لم تدفعه الیکم فاضربوا عنقها فخرجوا حتی ادرکوها فی ذلك المکان فقالوا این الکتاب
فحلفت باللہ ما معها کتاب ففتشوا متاعها فلم یجدوا کتابا فهموا بالرجوع وترکوها فقال علی
واللہ ما کذب بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسل سیفه وجزم علیها وقال اخرجی الکتاب والا و
اللہ لاضربن عنقك وصمم علی ذلك فلما راته الجد اخرجت الکتاب من ذوائبها قد خبته فی
عقاصها فاخذ الکتاب منها وخلوا سبیلها وعادوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الکتاب
فوجده علی اخباره بجبریل فاستخرج علی بقوة عزمه وتصمیم اقدامه وحزمه ومتانته واحتیاطه
ذلك الکتاب مطالب السئول) امام ابوالحسن واحدی کتاب اسباب النزول مین اس آیت کریمہ کہ
(اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست مت پکڑو اور دوستی سے ان سے مت ملو)
کی شان نزول مین بیان کرتے ہین کہ عمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف کی ایک لونڈی وہ مکہ سے
مدینہ مین آئی۔ ان دنون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری کر رہے تھے جب وہ لونڈی
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور مین پہونچی حضرتؐ نے اس سے پوچھا کیا تو مسلمان ہو کر
آئی ہے کہنے لگی نہین حضرتؐ نے فرمایا پھر کیون آئی ہے۔ عرض کرنے لگی آپ میرے اہل اور میرا کنبہ
ہین مجھے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جسکے لیے یہان آئی ہون آپ مجھے کچھ دین اور کپڑے پہنائیں
حضرتؐ نے بنی عبد المطلب اور بنی عبد مناف کو آمادہ کیا اونہون نے اسکو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس
چلی اسکے جانے کے بعد حضرت جبریل نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والون کی طرف ایک
خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرتؐ تمہاری طرف آنیکا قصد رکھتے ہین تم اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ خط
ظعینہ کو دیا ہے اور اسکو دس دینار اس خط کے پہونچانے کی اجرت دیے ہین جب جبریلؑ نے حضرتؐ سے یہ
بیان کیا۔ آپنے اس کام کے لیے جناب امیر کو منتخب فرمایا اور ان کے رکاب سعادت مین زبیر اور مقداد
کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ مین ظعینہ ٹھیری ہوئی ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
جو مشرکین مکہ کی طرف اس نے لکھا ہے تم وہ خط اس سے لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ اگر نہ دے تو اسے مار
ڈالو۔ تینون صاحبون نے اسکا پیچھا کیا۔ اور اسی مقام پر اسکو جا لیا جہان کا حضرتؐ نے پتہ دیا تھا اس
سے کہنے لگے حاطب کا خط کہان ہے اس نے بحلف انکار کیا۔ تینون صاحبون نے اسکی تلاشی
لی لیکن جیب وہ خط دستیاب نہوا۔ تو انہون نے اسے چھوڑ دیا اور واپسی کا قصد کیا جناب امیر نے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹ نہیں بیان فرمایا اور تلوار نکالکر مستعد ہو کر بولے خط نکال دو ورنہ ہم تجھے قتل کر ڈالیں گے جب آپ نے اسکے قتل کا مصمم عزم کر لیا اور سارہ نے جناب امیرؑ کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے موباف میں سے نکالکر جناب امیرؑ کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے اس خط کو پڑھا اور حضرت جبرئیل کے فرمانے کے مطابق پایا۔ محمد بن طلحہ الشافعی اس روایت کیا کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ جناب امیر ہی کے عزم مصمم اور متانت اور احتیاط سے حاطب کا خط ملا ورنہ کبھی نہ ملتا۔

جناب امیر کا اپنے گھر کی چھت سے جبرئیل کے پروں کے آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وقد ذکر عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطی جبرئیل فوق بیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی جناب امیرؑ کا ذکر کر رہے تھے ابن عباس کہنے لگے تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتا تھا۔

فرشتوں کا جناب امیرؑ کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلۃ یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ اتی بئرا بعیدۃ القعر مظلمۃ فانحدر فیہا فاوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاھبوا لنصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فھبطوا من السماء لھم دوی یذھل من یسمعہ فلما حاذوا بالبئر سلموا علیہ اکراما وتبجیلا (اخرجہ احمد فی مسندہ)
جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ بدر کے روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ہمیں پانی پلائے لوگ پانی کی تلاش کر کے لوٹ آئے جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو بغل میں لیکر ایک اندھیرے کنوئیں پر تشریف لے گئے جب اسمیں اترے خدا تعالے نے جبرئیل ومیکائیل کو حکم دیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونوں آسمان سے اترے جس نے اترنے میں ان کے پروں کی آواز کو سنا خوف زدہ ہو گیا جب کوئیں کے قریب ہی ہو کر گذرے جناب امیر کیطرف لوگوں نے از روے اکرام وبندگی کے سلام عرض کیا۔

جناب امیرؑ کے لیے فرشتہ کا لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی پکارنا

(۱) عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (اخرجہ الحسن بن العرفہ العبدی) (نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری)
جناب امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتے نے جس کا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے علی کے سوا کوئی بہادر ۔

(۲) وقال ابن اسحاق فی سیرتہ وفی ھذا الیوم ای بدر ھاجت ریح فسمع علی ھاتفا یقول لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (نقلت من کفایۃ الطالب لیوسف الکنجی) ابن اسحاق اپنی کتاب سیرت میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیرؑ نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ۔

(۳) وذکر احمد فی الفضائل انہم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینشد شعرا فاذن لہ فقال ؎ جبریل نادی معلنا والنقع لیس ینجلی ۔ والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل ۔ لا سیف الا ذوالفقار ۔ ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ)
امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار ۔ اور علی کے سوا کوئی بہادر ۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب کیا حضرت نے اذن دیا انہوں نے یہ شعر کہے ؎ جبریلؑ نے آواز بلند کہا ۔ غبار ابھی کم نہیں تھا ۔ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تیر چلا رہے تھے ۔ کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ۔

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قتل علی طلحۃ بن ابی طلحۃ حامل لواء المشرکین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کے روز جناب امیرؑ نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلانے والے نے چلا کر کہا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ۔

(تنبیہ) قال سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ فان قیل قال ... فھو لفظ لا سیف الا ذوالفقار قلنا ذکروہ ان الواقعۃ کانت یوم ... [illegible]

احمد فی المناقب ولا کلام فی یوم احد قالوا فی اسناد روایۃ ابن عباس عیسیٰ بن مہران تکلموا فیہ وقالوا کان شیعیاً اما یوم خیبر فلم یطعن فیہا احد من العلماء وقیل ذلک کان یوم بدر والاول اصح علامہ سبط ابن الجوزی تذکرۃ خواص الامہ مین لکھتے ہین۔ کہ اگر یہ کہا جائے کہ لا سیف الا ذو الفقار کی حدیث کی بعض لوگون نے تضعیف کی ہے۔ ہم یہ کہتے ہین کہ ان لوگون نے اسکو احد کے دن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب مین بھی اسیکا ذکر کیا ہے اور احد کے دن مین ہم کلام نہین کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہین کہ ابن عباس کی حدیث کے اسناد مین ایک راوی عیسیٰ بن مہران ہے جسکی نسبت لوگون نے کلام کیا ہے کہ وہ شیعی تھا۔ لیکن خیبر کے دن کے واقعہ کی نسبت علماء مین سے کسی نے طعن نہین کیا۔ اور یہ بھی روایت ہو کہ یہ بدر کے روز کا واقعہ ہے مگر پہلی بات یعنے خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے ❖

(**تنبیہ**) قال یوسف الکنجی الشافعی کان السیف لمنبہ بن الحجاج السہمی کان مع ابنہ العاص بن منبہ یوم بدر فقتلہ علی وجاء بالسیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ علیا فقتل دونہ یوم احد۔ ویروی ان بلقیس اهدت الی سلیمان سبعۃ اسیاف کان ذو الفقار منہا۔ و قد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صنما بالیمن معفر فی حدید فابعث علیہ علیا فاوقفہ وخذ الحدید قال علی دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وبعثنی الیہ فذہبت فدققت الصنم واخذت الحدید فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرج منہ السیفین فسمی احدہما ذا الفقار والاخر مخذما فتقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطانی مخذما ثم اعطانی بعد ذلک ذا الفقار وانا اقاتل دونہ یوم احد علامہ یوسف الکنجی الشافعی علیہ الرحمۃ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ ذو الفقار منبہ بن الحجاج السہمی کی تلوار تھی بدر کے روز اسکے بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تھی جب جناب امیر نے اسکو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی۔ آپنے احد کے روز اسی کے ساتھ جنگ کیا۔

اور ایک روایت مین ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کو سات تلوارین تحفہ مین دی تھین ذو الفقار انھین مین سے تھی۔

اور بعض روایتون مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ یمن مین ایک بت ہے جو لوہے مین پوشیدہ ہے۔ علی کو وہان بھیجو اور اسکو اکھاڑکر اسکا لوہا لے۔ جناب امیر کہتے ہین کہ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر یمن

مین بھیجا جسنے جاکر اس بت کو اکھاڑا اور اسکا لوہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے دو تلوارین بنائین ایک کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام مخذم رکھا حضرت نے ذوالفقار کو باندھ لیا اور مجھے مخذم عطا کی پھر آپنے ذوالفقار بھی مجھے دیدی جسنے احد کے روز اسی سے جنگ کیا ٭

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان جبرائیل اتی بذی الفقار من الجنۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ یقرئک السلام ویقول یا محمد انی لا اری ذا الفقار لاحد من بنی آدم تستحق امساکہ الا یکون لابنہ علیک وهو یصیر بامرک فضعہ فی ید من هو اهل لہ لممارستہ الحروب وقطع هامات الکفرۃ والمعاندین المساوقین علیک فقال یا جبرئیل من هو قال هو علی فناولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا (زهرۃ الریاض)
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل جنت سے ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا خدا ے تعالے بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم بنی آدم سے اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہین پاتے ۔ مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو۔ اور یہ تلوار تیرے حکم مین رہے گی پس جسکو فن حرب مین پوری مہارت حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اسکو دیدے حضرت نے کہا اے جبرئیل وہ کون ہے جبرئیل کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو دیدی ۔

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر ومعہ ذوالفقار فقال یا فاطمۃ رأیت ذا الفقار فان اللہ فتح بہ خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمۃ اتعرفین فضل ذی الفقار فقالت انی عرفتها قبل ان تعرف فتعجب علی من قولها ثم مضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ فقال اخبرینی یا فاطمۃ حتی اسمعها من لسانک فاخبرتہ فقال من این لک هذا فقالت حین عرج بک الی السماء قال اللہ لجبریل اطلع محمد اعلی منزلہ فی الجنۃ وبما اعددت لہ فیها وکرامتہ من النعیم فدخلت الجنۃ وقال لک جبریل کل من ثمار الجنۃ وکنت حینئذ عند شجرۃ تفاح احمر وفی اصلها ذو الفقار مخزون مکتوب علیہ لا سیف الا ذو الفقار لا فتی الا علی وزوجتہ زهرا فحینئذ عرفت فضل ذی الفقار فناولت من تلک الشجرۃ تفاحۃ واحدۃ فاکلت نصفها والنصف الثانی اهدیتہ لامی خدیجۃ حملتها الیها فاکلتہ فسألت منک ومن امی وایۃ ذلک انک کلما جلست عندی تقول کلما جلست عندک کانی اجلس فی اصل شجرۃ التفاح لان رائحتک تشبہ رائحتها فی طیب نفحها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت وقبل عینیها (عن زهرۃ الریاض للشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقلینی) ابن عباس کہتے ہین کہ جب خیبر سے جناب امیر لوٹے ذوالفقار ہاتھ مین تھی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ آپنے ذوالفقار کے جوہر دیکھے کہ خدا نے اسکے ذریعہ سے خیبر کو فتح کیا جناب سیدہ ہنس پڑین حضرت امیر نے فرمایا یا فاطمہ

کیا تمکو ذو الفقار کی فضیلت کی آگاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا مین تمہارے جاننے سے پہلے اسکو جانتی ہون جناب
امیر حضرت سیدہ کی بات سے متعجب ہوئے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر جناب سیدہ کا قول نقل کیا
حضرت نے جناب سیدہ سے آکر فرمایا یا فاطمہ مین تمہارے مونہہ سے اس بات کو سننا چاہتا ہون کہ یہ بات تمکو کہان
سے معلوم ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب جناب آسمان پر تشریف لے گئے پروردگار نے جبرئیل
سے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت مین اس مقام پر لیجاؤ جو انکے لیے اور انکی ہمت کے لیے جنت کی
نعمتون سے سجایا گیا ہے آپکو جنت مین لیگئے جبرئیل نے عرض کیا ثمرات جنت مین سے آپ کچھ تناول فرماوین اسوقت آپ ایک سرخ
سیب کے درخت کے نیچے تشریف رکھتے تہے اور اسکی جڑ کے نیچے ذو الفقار دبی ہوئی تہی اسپر لکہا ہوا تہا ذو الفقار کے
سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین اسکی زوجہ زہرا ہین پس اسوقت سے مین اسکی فضیلت کو جانتی
ہون پہر آپ نے اس درخت کے سیب مین سے آدہا ٹکڑا کہایا اور آدہا میری والدہ خدیجہ کے لیے رکہ لیا جب میری والدہ
نے وہ ٹکڑا کہایا اور مین جناب سے انکے بطن اقدس مین قرار پاگئی اسکی نشانی یہ ہے کہ جب آپ میرے پاس بیٹھتے ہین
تو فرماتے ہین کہ گویا ہم اسی سیب کے درخت کے پاس بیٹھے ہوئے ہین اور مجہسے فرماتے ہین کہ تیری خوشبو اسی درخت کی خوشبو کی مانند ہے
جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکہون کو حضرت نے چوم لیا *

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذهبت لانهض به فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنهض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت
لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن
شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقذف
بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نستبق
حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس اخرجہ احمد والنسائی والحاکم جناب امیر
علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ بمعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گیا مجہسے حضرت نے
فرمایا بیٹھ جاؤ آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹہنے لگا حضرت نے میرے ضعف کو دیکہا اور میرے
کندہے سے اتر کر بیٹھ گئے اور مجہے اپنے کندہے پر سوار کیا اور کہڑے ہوگئے اسوقت میری نسبت خیال
کیا جاسکتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ مین بیت اللہ کی
چہت پر چڑہ گیا اسپر تانبے پیتل کی ایک مورت تہی مین اسکو دائین بائین آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک

کہ میننے اسپر قابو پا لیا حضرتؐ نے مجھے فرمایا اسے پھینک دو مینے اسے پھینکدیا وہ شیشہ کی طرح سے چور چور ہو گئی میں چھت پر سے اتر آیا اور حضرتؐ کے ساتھ دوڑ کر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمکو نہ دیکھ لے

جناب امیرؑ کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت انی لاخوہ ولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات ہی میں فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر میرا رسول مرجائے یا قتل ہوجائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔ واللہ جبکہ ہمکو خدا نے ہدایت کی ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیو نپر نہیں پھرینگے۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا شہید ہوجائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اسی پر جہاد کرونگا۔ یہانتک کہ میں بھی مرجاؤں۔ واللہ میں اسکا بھائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکا کون حقدار زیادہ ہے ؛

جناب امیرؑ کے ایمان کی ٹھنڈک کا جبریلؑ کے دل کو پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوما ینقصوا علی بن ابی طالب فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر علیا وفضلہ وسابقتہ ثم قال حدثنی عراک بن مالک الغفاری عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی اذا تاہ جبریل فناجاہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا فلما سری عنہ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما اضحکک فقال اخبرنی جبریل انہ مر بعلی وھو یرعی ذودا لہ وھو نائم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ایمانہ قد وصل الی قلبی (اخرجہ الخوارزمی)

نقل ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں برا کہہ رہے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑھکر خدا کی صفت وثنا کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کے بعد جناب امیرؑ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کرکے بیان کیا اور عراک بن مالک

(ذود) مضم الذال من الابل من الثلاثۃ الی العشرۃ

الغفاری ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین فرماتی تھین ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکھتے تھے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لاکر حضرت سے سرگوشی کرنے لگے جب سرگوشی کر چکے حضرت ہنسنے لگے مینے عرض کیا یارسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ کیون ہنستے ہین ارشاد فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ میرا ایک چراگاہ مین گذر ہوا وہان علی اپنے اونٹ چراتے ہوے سو گئے تھے ان کا سینہ کھلا ہوا تھا مینے اُنپر کپڑا الوٹ دیا انکے ایمان کی ٹھنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی +

جناب امیرؑ کے ایمان کا زمین و آسمان سے بھاری ہونا

عن ابی القاسم محمود الزمخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمرؓ بن الخطاب فقالا ما تری فی طلاق الامۃ فقام الی الحلقۃ فیھا اصلع فقال ما تری فی طلاق الامۃ فقال لاحدھما جئناک وانت امیر المومنین فسالناک عن طلاق الامۃ فجئت الی رجل فسالتہ فقال عمر ویلک اتدری من ھذا ھذا علی بن ابی طالب اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ وھو یقول لوان السموٰت السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی (اخرجہ ابن السمان والحافظ السلفی والفضائلی و الدیلمی والخوارزمی) ابوالقاسم محمود الزمخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہین کہ دو شخص جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کنیز کی طلاق کے مسئلہ کو پوچھنے کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے اٹھکر جس مجمع مین کہ جناب علی رونق افروز تھے تشریف لے گئے اور ان سے پوچھنے لگے آپ کنیز کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہین ان مین سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہین ہم آپ سے مسئلہ پوچھنے کو آئے تھے آپ اسکے پوچھنے کو آئے ہین حضرت عمر کہنے لگے افسوس ہے تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ علی بن ابی طالب ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین کے طبقے ترازو کے ایک پلہ مین رکھے جائین اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکھا جائے تو علی کا ایمان ہی بھاری رہیگا

جناب امیرؑ کا خدا کی ذات مین نہایت سخت ہونا

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان علیاً مخشوشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ ابوعمر) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ و

السلام نے فرمایا ہے کہ بتحقیق علی خدا کی ذات مین نہایت سخت ہو۔

عن یزید بن طلحة بن یزید بن رکانة قال لما اقبل علی من الیمن لیلقی رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة تعجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف علی جنده الذین معه رجلا من اصحابه فعمد ذلک الرجل فکسی کل رجل من القوم حلة من البز الذی کان مع علی فلما دنا جیشه خرج لیلقاهم فاذا علیهم الحلل قال ویلک ما هذا قال کسوت القوم لیتجملوا به اذا قدموا فی الناس قال ویلک انزع قبل ان تنتهی به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فانتزع الحلل من الناس فردها فی البز قال واظهر الجیش شکواه بما صنع بهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایها الناس لا تشکوا علیا فوالله انه لاخشن فی ذات الله وفی سبیل الله (سیرة ابن اسحاق) یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہے کہ جب جناب امیر یمن سے فوج کو ساتھ واپس ہوکر مکہ مین حضرت کے حضور مین آ رہے تھے تو جناب امیر نے فوج مین سے ایک شخص کو افسر مقرر فرمایا کہ آپ پہلے سے حضرت کے حضور مین تشریف لیگئے جناب امیر کے تشریف لیجانیکے بعد اس شخص نے جناب امیر کے توشہ خانہ مین سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑے نکالدیے جب فوج مکہ کے قریب ہو پہنچی جناب امیر انکے ملنے کو تشریف لائے لوگون کو توشہ خانہ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر اس سے پوچھا ان لوگون نے یہ کپڑے کہان سے پہنے ہین اس نے کہا مینے فوج کو کپڑا اسلیے پہنائے ہین کہ مکہ مین لوگون سے عزت کے ساتھ ملین جناب امیر نے کہا افسوس ہے حضرت کے حضور مین پہنچنے سے پہلے ان لوگون سے کپڑے واپس کرکے اس شخص نے لیا ہی کیا اور سب لوگون سے کپڑے چھین کر توشہ خانہ مین واپس کردیے فوج کے لوگون نے حضرت کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرت نے فرمایا اے لوگو علی کا شکوہ مت کرو وہ خدا کی ذات مین اور خدا کے راہ مین بہت سخت ہے ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال اشتکی الناس علیا فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم خطیبا فقال لا تشکوا علیا فوالله انه لاخیشن فی ذات الله عز وجل (اخرجه احمد والحاکم والضیا والدیلمی) ابوسعید خدری رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ چند آدمی جناب علی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے آنحضرت صلے الله علیہ وسلم اٹھکر خطبہ مین بیان فرمایا حضرت علی کی شکایت مت کرو واللہ وہ خدا کی ذات مین نہایت سخت ہو ۔

(تنبیہ) الاخیشن تصغیر اخشن افعل التفضیل من خشن خشونة وفی الاساس فلان خشن فی دینه اذا کان متشددا فیه والمعنی انه شدید التصلب والتشدد فی امور الدینیة والتصغیر هنا للتعظیم) اخیشن اخشن کی تصغیر ہے جو باب خشن خشونة کی افعل التفضیل کا صیغہ ہے ۔ اساس البلاغہ مین علامہ زمخشری لکھتے ہین فلان شخص اپنے دین مین خشونت والا ہے ۔ یہ بات اسوقت کہی جاتی ہے جبکہ وہ دین مین نہایت تشدد والا ہو اسکے معنے یہ ہین کہ وہ امور دین مین نہایت سخت اور مضبوط ہے

اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لیے مستعمل ہوا ہے +

جناب امیر کا خدا کی ذات بابرکات میں دیوانہ ہونا

عن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوس فی ذات اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو کیونکہ بتحقیق وہ ذات الٰہی میں دیوانہ ہے +

عن ابی ھریرۃ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوسا فی ذات اللہ تعالیٰ (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(تنبیہ) ممسوس مجنون و فی الاساس ممسوس الذی مس بہ الجن یعنے ممسوس کے معنے مجنون کے ہیں اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ممسوس وہ شخص ہے جسکو پری کا سایہ ہو گیا ہو +

جناب امیر کے گوشت اور خون میں ایمان کا مخلوط ہونا

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوم فتح خیبر لولا ان تقول فیک من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت الیوم فیک مقالا لا تمر علی ملأ من المسلمین الا اخذوا تراب رجلیک و فضل طھورک یستشفون بہ ولکن نصیبک ان تکون منی وانا منک ترثنی وارثک و انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی انت تؤدی دینی و تقاتل علی سنتی و انت فی الاٰخرۃ اقرب الناس منی و انک غدا علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المنافقین و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول من دخل الجنۃ من امتی حربک حربی و سلمک سلمی و سرک سری و علانیتک علانیتی و سریرۃ صدرک سریرۃ صدری و انت باب علمی و ان ولدک ولدی و لحمک لحمی و دمک دمی و ان الحق علی لسانک و فی قلبک و بین عینیک و الایمان مخالط لحمک و دمک کما خالط لحمی و دمی و ان اللہ عز وجل امرنی ان یبشرک انک و عترتک فی الجنۃ و عدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک و لا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت للہ سبحانہ ساجدا و حمدتہ علی ما انعم بہ علی من الاسلام و قراءۃ القرآن (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا مجھسے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کہ اگر میری امت تیرے حق میں ایسی بات نکہے جو نصاریٰ

جناب عیسی بن مریم علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین تو البتہ مین ایک ایسی بات تیرے حق مین کہون کہ گذرے تو بندگان اہل اسلام پر مگر تیرے پاؤن کی مٹی نہ اٹھائین اور تیرے وضو کا پانی نہ لین اور اس سے شفا کے طلبگار نہ ہون۔ لیکن تیرا حصہ یہی ہے کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون تو مجھ سے ورثہ پائے اور مین تجھ سے ورثہ پاؤن اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہین ہوگا تو میرے قرض کو ادا کرنے والا ہے۔ اور میری سنت پر لوگون سے لڑنے والا ہے۔ آخرت مین تو سب سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔ کل قیامت کے روز تو میرے حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ تو منافقون کو حوض سے ہٹاویگا۔ اور تو سب سے اول حوض پر وارد ہوگا۔ تو میرے ساتھ سب سے میری امت سے پہلے جنت مین داخل ہوگا۔ تیری لڑائی میری لڑائی تیری صلح میری صلح ہے تیرا بھید میرا بھید تیرا اعلان میرا اعلان ہے تیرے دلکا بھید میرے دل کا بھید ہے تو میرے علمکا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین سچ تیرے ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر اور تیرے دلمین اور تیرے دونون آنکھون کے درمیان ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون مین ملا ہوا ہے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تجھے بشارت دون کہ تو اور تیری عترت جنت مین ہونگے۔ تیرا دشمن دوزخ مین ہوگا حوض پر تیرا دشمن نہین وارد ہوسکے گا۔ اور تیرا دوست اس سے کبھی غائب نہین ہوگا جناب علی کہتے ہین مین یہ بشارت سنکر خدا کے سجدہ مین گرگیا اور اسلام اور قرآن کی نعمت جو خدا تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اسکا شکر بجالانے لگا ✦

جناب امیرؑ کے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھہ امتحان کیا ہوا تھا

(۱) عن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا ناس من المشرکین فیھم سھیل بن عمرو فقال یارسول اللہ خرج الیک ناس من ابائنا و اخواننا و ارقائنا لیس فیھم فقہ فی الدین فارددھم الینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن اولیبعثن اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان قالوا من ھو یارسول اللہ قال ھو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار (اخرجہ الترمذی) ربعی بن خراش سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیرؑ نے رحبہ[۱] مین ہم سے بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز قریش کے چند مشرک ہمارے پاس آئے سہیل ابن عمرو بھی ان مین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا یارسول اللہ ہمارے لڑکے اور بھائی اور غلام جنکو دین کی کچھ سمجھ نہین آپکے پاس چلے آئے ہین آپ انہین ہماری طرف واپس کر دیجئے حضرت

[۱] رحبہ کوفہ کے محلہ کا نام ہے

فرمانے لگے اے قریش کے لوگو تم اس سے باز رہو ورنہ خدا تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا جو دین پر تمہاری گردن کاٹے گا خدا نے ایمان کے ساتھ اسکے دل کا امتحان کر لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جوتا سینے والا ہے حضرت نے اپنا جوتا علی کو سینے کے لیے دیا تھا۔ پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے ✦

(۲) عن علی قال جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفائک و ان اناس من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددھم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انھم لجیرانک وحلفائک ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انھم لجیرانک وحلفائک فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابو بکر انا ھو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ھو یا رسول اللہ قال لا ولکن ھو الذی یخصف نعلا وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش کے چند آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں جناب کی خدمت میں ہمارے غلام چلے آئے ہیں جنکو نہ دین کی رغبت ہے نہ فقہ کی خواہش ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ ہماری کھیتی اور مال سے بھاگ کر آئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ بھی عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں حضرت کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے اے قریش کی جماعت خدا کی قسم ہے اللہ تعالے تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جسکے دل کو اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ شخص ہے جو جوتا سیتا ہے اور حضرت نے علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا وہ حضرت کا جوتا سی رہے تھے ✦

جناب امیرؑ کے دل کو خدا تعالیٰ کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت کرنا

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شاب حدیث السن قال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ مین ابہی نوجوان چہوٹی عمر کا تہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے یمن کیطرف قاضی بناکر روانہ فرمایا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے ایسی قوم مین بہیجتے ہین ان مین واقعات پیدا ہونگے مین ابہی نوجوان کم عمر ہون قضا کی باریکیون کو نہین جانتا حضرتؐ نے فرمایا پروردگار تیرے دلکو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکہے گا جناب امیر کہتے ہین۔ تب سے مجہے دو آدمیون کے قضیہ فیصل کرنے مین کبہی شک پیدا نہین ہوا ✢

(۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال یا رسول اللہ انی لست باللسن ولا بالخطیب قال لابد لی ان اذہب بہا انا او تذہب بہا انت قال فان کان لابد فاذہب بہا انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویہدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فمہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ جبکہ مجہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برارت دیکر بہیجنے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ نہ مین زبان آور ہون اور نہ خطیب حضرتؐ نے فرمایا یا مجہے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا تمہین اسکے سوا چارہ نہین مینے عرض کیا جبکہ ایسی ہی ناچاری ہے تو جانیکے لیے حاضر ہون فرمایا جاؤ خدا تمہاری زبان کو درست رکہے گا اور دلکو ہدایت کرے گا۔ پہر حضرتؐ نے اپنا دست مبارک میرے مونہہ پر رکہا

جناب امیرؑ کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی ہذہ الامۃ کمثل الکعبۃ المنظور الیہا عبادۃ والحج الیہا فریضۃ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابوذر غفاری کہتے ہین کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علی مثل کعبہ کے ہے کہ اسکی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے اور اسکا حج فرض ہے ✢

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت بمنزلۃ الکعبۃ تؤتی ولا تاتی فان اتاک ہؤلاء القوم فسلموا لک ہذا الامر فاقبل منہم وان لم یاتوک فلا تاتہم حتی یاتوک (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار واخرجہ ابن الاثیر عن علی فی اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تو بمنزلہ کعبہ کے ہے چاہیے کہ لوگ تیرے پاس آئین نہ کہ تو لوگون کے پاس جائے پس اگر یہ قوم تیرے پاس آکر امر خلافت کو تیرے سپرد کرین تو تو ان سے قبول کر لیو اور اگر نہ آئین تو تو ان کے پاس مت جائیو یہانتک کہ خود وہ تیرے پاس آئین ✢

جناب امیر کا مثل قل ھو اللہ کے ہونا

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل ھو اللہ فی القرآن (اخرجہ الدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی مثال لوگون کے درمیان ایسی ہے جیسے کہ قل ھو اللہ قرآن مین +

جناب امیر کا لوگون کے لیے باب حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب حطۃ من دخلہ کان مؤمنا ومن خرج کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہے کہ علی باب حطہ ہے (یعنے گناہون کے کفارہ کا دروازہ ہے) جو شخص اس مین داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے +

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبارزۃ علی بن ابی طالب لعمرو بن عبد ود یوم الخندق ضربۃ علی افضل من عمل امتی الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز عمرو بن عبد ود کی ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرنے کی نسبت فرمایا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کی لوگ کرتے رہین گے علی کی یہ ایک ضرب افضل ہے +

(۲) عن شہر بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لمبارزۃ علی لعمرو بن عبد ود افضل اعمال امتی الی یوم القیامۃ (اخرجہ الحاکم) شہر بن حکیم اپنے والد سے ناقل ہین کہ خندق کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عمرو بن عبد ود سے مقابلہ کرنا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرین گے افضل ہے۔

جنگ مین جناب امیر کے چپ و راست مین جبریل و میکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین الرایۃ لرجل

جناب امیر کا کسی جنگ سے بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسی بن مریم وفیہا قتل یوشع بن نون فتی موسی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ وجبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ الدولابی)

جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پاگئے تو جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا واللہ تمنے ایک ایسے آدمی کو ایسی رات میں قتل کیا ہے کہ جس رات میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور جس میں جناب عیسے علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جس میں جناب موسی علیہ السلام کا نوجوان یوشع بن نون مارا گیا ہے کوئی اسپر سبقت نہیں لے گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اسکو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکی بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں واپس آتا تھا

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی)

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا ہاتھ زخمی ہوگیا اور علم انکے ہاتھ سے گر گیا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑا دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جسم اطہر کو غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمکو قبر میں رکھوگے اور جو امر کہ ہمارے ذمہ ہے اسکو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ هو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وهو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وهو الذی

غسلہ وادخلہ فی القبر (اخرجہ الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ جناب علی علیہ السلام میں چار صفتیں ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہین وہ سب عرب اور عجم کے باشندون سے پہلے شخص ہین کہ جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ آنحضرت کا علم ہر ایک غزوہ مین انکے پاس تہا۔ اور وہ ایسے شخص ہین کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہین کہ انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ✦

(۲) عن ثعلبۃ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحب رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی المواطن کلہا فاذا کان وقت القتال اخذہا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجزری فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ مین سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تہے جب لڑائی کا وقت ہوتا تہا تو جناب علی علم کو اٹہا لیتے تہے ✦

(۳) عن ابن عباس قال کان علی آخذ رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاہد کلہا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ غزوہ بدر اور تمام دیگر مشاہد مین جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار تہے ✦

خیبر کے روز آنحضرت کا جناب امیر کو علم دینا

اخرج احمد والبخاری والمسلم (عن سہل بن سعد) واحمد والنسائی والبزار (عن ابن عباس) والطبرانی (عن علی بن عمر) والنسائی وابو حاتم (عن ابی ہریرۃ) والبخاری والمسلم وابو حاتم (عن سلمۃ ابن الاکوع) والنسائی والطبرانی (عن عمران بن حصین وابی لیلی) واحمد والنسائی (عن ہبیرۃ بن مریم) واحمد والنسائی والترمذی (عن سعد) واحمد (عن ابی سعید الخدری) و ابن اسحاق (عن سلمۃ) والنسائی (عن عبد اللہ بن بریدۃ) باختلاف یسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجوان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب فقال ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرا حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ ففتح اللہ علی یدیہ امام احمد اور بخاری اور مسلم نے (سہل بن سعد سے) اور احمد اور نسائی اور بزار نے

نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (جناب امیر اور ابن عمر) سے اور نسائی اور ابو حاتم نے (ابوہریرہ) سے اور بخاری اور مسلم اور ابو حاتم نے (سلمہ بن الاکوع) سے اور نسائی اور طبرانی نے عمران بن حصین اور ابو لیلی سے اور احمد اور نسائی نے (بریدہ ابن مریم) سے اور احمد اور نسائی اور ترمذی نے (سعد) سے اور احمد نے (ابو سعید خدری) سے اور ابن اسحاق نے (سلمہ) سے اور نسائی نے (عبداللہ بن بریدہ) سے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ بتحقیق خیبر کے روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے شخص کو علم دینگے کہ اللہ تعالی اسکے ہاتھ پر فتح دیگا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگ تمام رات یہ خیال کرتے رہے کہ دیکھیے علم کس کو عطا ہوتا ہے صبح لوگ حضرتؐ کے پاس گئے ہر ایک شخص علم کے عطا ہونیکا امیدوار تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھین دکھ رہی ہین آپنے فرمایا اسکے پاس آدمی بھیجو۔ پس وہ آ گئے حضرتؐ نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی وہ ایسے ہو گئے کہ گویا انکی آنکھون مین درد تھا ہی نہین۔ پھر آپنے علم ان کے سپرد کیا ✚

(۱) عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها فقال اين علي بن ابي طالب قالوا يشتكي عينيه يا رسول الله قال فارسلوا اليه فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرأ حتى لم يكن به وجع واعطاه الراية فقال علي اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم (اخرجه احمد والبخاري والمسلم باختلاف بعض الالفاظ) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے کہ اللہ تعالے اسکے ہاتھ پر فتح دیگا رات بھر لوگ فکر کرتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا پس حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھین دکھتی ہین آپنے فرمایا انکے لیے آدمی بھیجو جب وہ آئے حضرتؐ نے انکی آنکھون پر اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا خیر کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ ان کو درد نہین تھا آپنے ان کو علم دیا علی کہنے لگے یا رسول اللہ آیا مین ان سے جنگ کرون جبتک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائین حضرتؐ نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے میدان مین جا پہونچو۔ اور جو کچھ کہ خدا کا حق ہے اس سے انہین خبردار کرو واللہ اگر تیری وجہ سے خدا ایک آدمی کو ہدایت دیدے تو تیرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہے ✚

(۲) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لادفعن الرایة الیوم رجلا یحب الله ورسوله
یحبه الله ورسوله فتطاول القوم فقال این علی فقالوا یشتکی عینیه فدعاه فبزق فی یدیه ومسحهما
عینی علی ثم دفع الیه الرایة ففتح الله علیه (اخرجه النسائی وابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم آج علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے
رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین پس قوم نے ہاتھ بڑہائے
حضرت نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکھین دکھتی ہین حضرت نے انکو بلوایا اپنے ہاتہون
پر لعاب دہن کو ملکر علی کی آنکھ کو لگایا پہر انکو علم دیا اللہ نے انہین فتح عطا کی ۔

(۳) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر لاعطین هذه الرایة رجلا یحب الله
ورسوله ویحبه الله ورسوله یفتح الله علیه قال عمر رضی الله عنه فما احببت الامارة الا یومئذ فتشارفت
لها رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فاعطاه ایاها وقال امش ولا تلتفت فسار علی شیئا ثم وقف
ولم یلتفت فصرخ برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال علی ما اقاتل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلهم
حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا فقد منعوا دماءهم واموالهم الا
حسابهم علی الله عز وجل (اخرجه النسائی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ البتہ ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا
ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین اللہ تعالی اسے فتح دیگا ۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
اس روز کے سوا مینے کبہی امارت کی آرزو نہین کی مینے نگاہ بہر کر دیکہا پس حضرت نے علی کو بلوایا اور
علم انکو دیدیا اور فرمایا جاؤ اور مت لوٹو ۔ علی تہوڑی دور جاکر ٹہیر گئے مگر لوٹے نہین حضرت کو آواز بلند
کہنے لگے یا رسول اللہ مین کس بات پر ان سے جنگ کرون حضرت نے فرمایا ان سے جنگ کرو یہان تک کہ وہ
لا اله الا الله محمد رسول اللہ پر گواہی دین جب ان لوگون نے ایسا کیا تو انہون نے اپنا خون اور مال بچا لیا
مگر خدا کو حساب دینا انپر باقی رہیگا ۔

(۴) عن سلمة بن الاکوع قال خرجنا بخیبر وکان عمی عامر یرتجز بالقوم والله لولا الله ما
اهتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما استغنینا + فثبت الاقدام ان لاقینا
وانزلن سکینة علینا + فقال النبی صلی الله علیه وسلم من هذا فقالوا عامر فقال غفر الله لک یا
عامر وما استغفر رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل خصه الا استشهد قال عمر رضی الله عنه یا رسول
الله لو متعتنا بعامر ۔ فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفه وهو ملکهم وهو یقول قد علمت

خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + فنزل عامر - فقال ؎ قد علمت خیبر انی عامر + شاکی السلاح
بطل مغامر + فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی ترس عامر فذهب لیسفل له فوقع سیفه علی
نفسه فقطع اکحل فکان فیها نفسه واذا نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون بطل
عمل عامر قتل نفسه فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ابطل عمل عامر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال قلت ناس من اصحابك فقال بل له اجره مرتین ثم ارسلنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فاتیته وهو ارمد فقال لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب اللہ ورسوله
ویحبه اللہ ورسوله فجئت به اقوده وهو ارمد حتی اتیت به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبصق فی عینیه
فبرئ واعطاه الرایة وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب - شاکی السلاح بطل مجرب + اذا
اللیوث اقبلت تلهب + واحجمت عن صولته المجیب + حملت حمای ابدا لا تقرب + اطعن احیانا
وحینا اضرب + ان غلب الدهر فانی اغلب والقرن عندی بالدماء مخضب - فقال علی ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدره + کلیث غابات کریه المنظره + ضرغام آجام ولیث قسوره + عبل الذراعین شدید
القصره + اکیلکم بالسیف کیل السندره + اضربکم ضربا یبین الفقره + واترك القرن بقاع جزره
اضرب بالسیف رقاب الکفره + ضرب غلام ماجد ذی حزوره + من یترك الحق یقوم صغره + اقتل
منهم سبعة او عشره + فکلهم اهل فسوق فجره + قال فضربه ففلق راس مرحب فقتله وکان
الفتح علی یدیه علی بن ابی طالب (اخرجه ابو حاتم) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
خیبر کو جانے لگے میرا چچا عامر قوم مین رجز کہہ رہا تھا - اگر ہمکو خدا ہدایت نکرتا - نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز
پڑھتے - ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین - پس جب ہم دشمنون کے ملین تو تو ہمارے قدم ثابت رکھ - اور
تو ہمپر تسلی نازل کر - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگون نے عرض کیا یہ عامر ہے - حضرت نے
فرمایا اے عامر اللہ تجھے بخشے - حضرت کبھی کسیکو خصوصیت سے دعا نہین دیتے تھے کہ وہ شہید نہین ہو
جاتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عامر کے ساتھ ہمین بھی دعا مین شریک کرتے تو کیا اچھا
ہوتا - جب ہم خیبر مین پہونچے مرحب نکلکر اپنی تلوار اچھالنے لگا وہ انکا بادشاہ تھا اور یہ رجز کہہ رہا
تھا خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون - تیز ہتیارون والا بہادر تجربہ کار ہون - عامر رضی اللہ عنہ اسکے
مقابلہ پر نکلے اور یہ رجز کہنے لگے - خیبر جانتا ہے مین عامر ہون - تیز ہتیارون والا بہادر ہلاکت
کی جگہہ مین - بے اندیشہ گہسنے والا ہون - دونون نے وار کیے مرحب کی چوٹ عامر کے گھونڈے کو لگی
وہ ان کو گرانے لگا انکی اپنی تلوار انکو لگ گئی جس سے انکی شاہ رگ کٹ گئی جس مین سانس باقی تھے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے عمر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا
ہے مین روتا ہوا حضرت کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے حضرت فرمانے لگے
کون کہتا ہے۔ مینے کہا حضور کے اصحاب کہتے ہین۔ آپنے ارشاد کیا بلکہ اس کے لیے دو دفعہ کی شہادت کا
اجر ہے۔ پہر حضرت نے مجھے علی علیہ السلام کے پاس بہیجا مین انکا ہاتھ پکڑے ہوئے آنحضرت کے پاس لایا انکی آنکھین
دکھ رہی تہین آنحضرت نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے
اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہین۔ مین انکو لیکر آیا وہ آشوب چشم رکھتے تھے یہانتک کہ مین
انکو اپنے ہمراہ حضرت کے پاس لیکر آیا حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگایا وہ اچھے ہو گئے حضرت
نے انکو علم دیا۔ مرحب نکلکر رجز کہنے لگا خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ تیز ہتیارون والا بہادر تجربہ کار ہون
جب شیر معرکہ مین آتے ہین انکو شعلہ مارتی ہین اور ہٹ جاتی ہین حملے سے مرحب کے کہ صاحب ہے بادشاہ کا۔ ظاہر
ہوا کہ خوف کی جگہہ مین کوئی نزدیک نہین پہنچ سکتا۔ کبہی مین نیزہ مارتا ہون۔ اور کبہی تلوار لگاتا ہون اگر زمانہ
مغلوب بہی ہو جائے تو بہی مین غالب تر ہون۔ اور میرے نزدیک خون مین رنگا ہوا ہے جناب علی علیہ السلام
نے فرمایا۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ہے۔ جیسے بیشہ کا شیر ڈراونی صورت والا شجاعت
کے بیشہ کا شیر اور درندہ شمشیر۔ قوی بازو اور سخت گردن والا ہون تلوار کے زبر پہلانے سے تمہین ناپتا
ہون تم کو ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کے مہرے ایک ایک ہو جاینگے۔ مین سخت زمین
مین نیزے کو گاڑتا ہون تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون۔ نوجوان قوم کے بزرگ زور مند کی ضرب ہے
اس شخص کے لیے جو حق کو چہوڑکر ذلت کو قائم کرتا ہے۔ مین ان مین سے سات یا دس آدمی قتل کرونگا
کہ وہ سب فاسق و فاجر ہین۔ پہر جناب امیر نے مرحب پر ایک ایسا وار کیا کہ مرحب کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب
امیر کے ہاتھ پر رہی +

(۵) عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللواء فلما کان من الغد
اخذ عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن لوائی الی رجل لم یرجع حتی یفتح اللہ علیہ فصلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الغداۃ ثم دعا باللواء فدعا علیا وھو یشتکی عینیہ فمسحھا ثم دفع الیہ اللواء
ففتح (لسان الغایہ) عبد اللہ ابن بریدۃ الاسلمی اپنے باپ سے ناقل ہین کہ خیبر کے روز حضرت ابو بکر علم لیکر گئے پہر دوسرے روز عمر
علم لیکر گئے۔ پہر حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مین اپنا علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو بغیر
فتح کیے نہین لوٹے گا۔ پہر حضرت نے اشراق کی نماز پڑہی اور علم منگایا اور علی کو بلوایا انکی آنکہین دکھ رہی
تہین حضرت نے انپر ہاتھ پہیرا پہر جناب علی علیہ السلام کو علم دیا۔ اور خیبر انہون نے فتح کیا۔

(۶) عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن ابیہ انہ قال لعلی وکان یسیر معہ ان الناس قد انکروا منک انک تخرج
فی البرد فی الملاءۃ وتخرج فی الحر فی الحشو والثوب الغلیظ قال اولم تکن معنا بخیبر قال فان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابابکر وعقد لہ الرایۃ فرجع فبعث عمر وعقد لہ الرایۃ فرجع بالناس فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار لیس بفرار فارسل الیّ وانا
ارمد فقلت انی ارمد فتفل فی عینی وقال اللھم اکفہ اذی الحر والبرد فما وجدت حرا بعد ذلک ولا
برداً (اخرجہ احمد والنسائی) عبد الرحمن بن ابی لیلی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ وہ سفر میں جناب امیر علیہ
السلام کے ہمرکاب تھے جناب امیر سے کہنے لگے۔ لوگ آپکی بات کو برا جانتے ہیں . . . . . . کہ آپ
جاڑے میں باریک کپڑا اور گرمی میں بھرتی کا اور موٹا کپڑا پہنتے ہیں جناب امیر فرمانے لگے کیا تم خیبر میں
ہمارے ساتھ نہیں تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ساتھ دیا
اور وہ لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ہمراہ کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آگئے پھر حضرت
نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول
اس سے محبت کرتے ہیں آپنے مجھے آدمی بھیجکر بلوایا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں مینے عرض کیا مجھے
آشوب چشم ہے آپنے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے پروردگار۔ گرمی اور سردی کی
ایذا سے اسے بچائیو پس مجھے اسکے بعد نہ گرمی نے ستایا نہ سردی نے ۔

(۷) عن ابی بردۃ قال حاصرنا خیبر فاخذ اللواء ابوبکر فلم یفتح لہ ثم اخذہ عمر من الغد فانصرف فلم
یفتح لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی دافع لوائی غدا الی
رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح اللہ لہ وتبنا طیبۃ انفسنا ان الفتح غدا فلما
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی صلوۃ الغداۃ ثم قام قائما ودعا باللواء والناس علی مصافھم
فما منا انسان لہ منزلۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو یرجو ان یکون صاحب اللواء فدعا
علی ابن ابی طالب وھو ارمد فتفل فی عینیہ ومسح عنہ ودفع الیہ اللواء ففتح اللہ علیہ قال انا فیمن
تطاول لھا (اخرجہ احمد والنسائی والبزار وابن جریر الطبری) ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم
نے خیبر کا محاصرہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا
اور فتح نہ ہوئی۔ اس روز لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل اپنا
علم ایک ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے
محبت رکھتے ہیں وہ بغیر فتح کئے نہیں لوٹیگا۔ ہم رات کو خوشدل ہو کر سو گئے کہ کل فتح ہوگی جب صبح

ہوئی اور حضرت نے اشراق کی نماز پڑہکر سرو قد کھڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ صف باندہے کھڑے تھے ہم
مین سے کوئی آدمی نتہا کہ جسکی کچہ بہی حضرت کے پاس منزلت تہی کہ وہ صاحب علم ہونیکی آرزو رکہتا ہو۔ پس
حضرتؐ نے علی بن ابی طالب کو بلوایا انکی آنکہون مین آشوب تہا حضرتؐ نے ہاتہ پہیرا اور علم انکے سپرد
فرمایا اور اللہ تعالے نے انکو فتح دی ابو بردہ کہتے ہین کہ مین بہی انہین لوگون مین سے تہا جنہون نے علم کی
طرف ہاتہ بڑہایا تہا ؂

(۸) عن بریدۃ الاسلمی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحضرۃ اھل خیبر فاعطی
عمر اللواء فنھض معہ من نھض من الناس فلقوا اھل خیبر فانکشف عمر و اصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و
رسولہ فلما کان الغد تبادر ابو بکر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا و ھو ارمد فتفل فی عینیہ و
اعطاہ اللواء و نھض معہ من الناس من نھض فلقوا اھل خیبر فاذا مرحب یرتجز و ھو یقول ؎
قد علمت خیبر انی مرحب الخ فاختلف ھو و علی ضربتین فضربہ علی علی ھامتہ حتی عض منھا البیض و
انتھی الی راسہ و سمع اھل العسکر صوت ضربتہ فما تتام۔ اخر الناس مع علی حتی فتح اللہ علیہ (اخرجہ
احمد و النسائی) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب خیبر کا روز آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے
سامنے جا اترے حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا انکے ساتہ جن لوگون نے اٹہنا تہا وہ اٹہے پس اہل خیبر سے
آملے حضرت عمر کے دوست پراگندہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم
علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت
رکہتے ہین جب دوسرا روز ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑہے۔ حضرتؐ نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکہون میں
آشوب تہا حضرتؐ نے انکی آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگا کر علم انکو دیدیا۔ اور جن نے انکے ساتہ اٹہنا تہا
اٹہ کہڑا ہوا۔ پس اہل خیبر آملے مرحب رجز کہہ رہا تہا کہ خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون اسکی اور جناب
علی کے درمیان دو وار چلی جناب امیر نے اسکے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے سر مین بیٹہہ گئی تمام اہل لشکر
نے جناب امیر کی ضرب کے آواز کو سنا۔ ابہی آپ کی ضرب پوری بہی نہ ہونے پائی تہی کہ لوگون نے حملہ کیا اور
اللہ تعالے نے جناب امیر کو فتح دی ؂

(۹) عن عمران بن حصین قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ
اللہ و رسولہ فدعا علیا و ھو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ النسائی) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو

محبت رکھتا ہے اور اسکو اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہیں پھر آپ نے علی کو بلوایا وہ آشوب چشم سے تھا اللہ نے انکو [illegible] دی ✦

(۱۰) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایۃ وھزھا ثم قال من یاخذھا بحقھا فجاء فلان فقال انا فقال امض علی رسلک ثم قال والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ فدعا علیا فاعطاہ ففتح اللہ علیہ خیبر وفدک (اخرجہ احمد فی المناقب)
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر ہلایا پھر ارشاد کیا کون ہے جو اس علم کو پکڑے اس کے حق پکڑنے کا پس فلان شخص آیا اور کہنے لگا میں ہوں حضرت نے فرمایا اپنے رستے پر چلا جا۔ پھر ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا ہے میں یہ علم ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ اللہ تعالے اسے فتح دیگا۔ پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالی نے خیبر اور فدک پر انکو فتح دی ✦

(۱۱) عن سلمۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر الصدیق بالرایۃ الی بعض حصون خیبر فقاتل ولم یکن فتح لہ وقد جھد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن لہ فتح وقد جھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ لیس بفرار فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ قال خذ ھذہ الرایۃ فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک قال فخرج واللہ بھا یھرول ھرولۃ وانا خلفہ اتبع اثرہ حتی رکز رایتہ فی رضیم من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی ابن ابی طالب فقال واللہ قد علوتم وما نزل علی موسی بانک قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ ابن اسحاق) سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعوں کی طرف روانہ کیا وہ جاکر وہان لڑے باوجودیکہ انھون نہایت کوشش کی فتح نہ ہوئی۔ پھر حضرت نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی وہان جاکر لڑے اور نہایت کوشش کی فتح نہ ہونے سے وہ بھی واپس آگئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اللہ اسکے ہاتھ سے [illegible] دیگا وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں پس حضرت نے علی کو بلایا انکو آشوب چشم تھا حضرت نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اس علم کو لیکر جاؤ وہ علم لیکر روانہ ہوئے [illegible] کہ اللہ نے انکو فتح دی سلمہ کہتے ہیں واللہ وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے میں [illegible] پیچھے پیچھے جاتا تھا

انہون نے اپنا علم سخت پتھریلی زمین مین قلعہ کی بجر کا تبی قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے جہانکر کہا تو کون ہے جناب امیر نے جواب دیا مین علی بن ابی طالب ہون وہ کہنے لگا واسر تم غالب آوگے موسی علیہ السلام پر جہوٹ نازل نہین ہوا سلمہ کہتے ہین پس جناب امیر فتح کے ہونے تک واپس نہ ہوئے ۔

(۱۲) عن علی ما رمدت عینی منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہی وتفل عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ (اخرجہ احمد وابو یعلی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خیبر کے روز جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم عطا کیا اور میرے مونہہ پر ہاتھ پہیرا اور میری آنکھون مین اپنے دہن لعاب لگایا تب سے میری آنکھین نہین دکھین ۔

(۱۳) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس عند ابن عباس اذ اتاہ تسعۃ رہط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلون بہولاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا ولا ادری ما قالوا فجاء ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی رجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا لا یخزیہ اللہ ابدا فاستشرف من استشرف فقال این علی قالوا ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان ان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ (اخرجہ احمد والنسائی وابن جریر) عمرو بن میمون سے مروی ہے مین ایک روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تہا کہ نو آدمی آئے ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ چلو یا انکو خلوت مین بات کرنے کی اجازت دو ان دنون ابن عباس تندرست تہے انکی آنکھین نہین گئی تہین ابن عباس کہنے لگے مین تمہارے ساتھ چلتا ہون بعد اسکے انکے ساتھ جاکے کچھ باتین کین ۔ مین نہین جانتا کہ ان لوگون نے کیا کہا جب ابن عباس پہر کر آئے تو مینے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جہاڑتے ہین ۔ اور اف اور تف ان لوگون پر کہتے ہین کہ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہین کہ جسکو اللہ تعالی نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو برا کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب مین فرمایا ہے مین اپنا علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے پس جو جو تہے اسکی طرف جہانکتا تہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہان ہے لوگون نے عرض کیا وہ چکی پیس رہے ہین ابن عباس کہتے ہین کہ ان سے پیشتر کوئی چکی نہین پیسا تہا پس حضرت نے انکو بلایا انکی آنکھون مین آشوب تہا کہ وہ کچھ نہین دیکھ سکتے تہے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون پر لگایا بعد اسکے علم کو تین دفعہ جنبش دیکر انکو دیدیا ۔

(۱۵) عن ھبیرۃ بن مریم قال خرج الینا الحسن بن علی علیہ السلام وعلیہ عمامۃ سوداء حین قتل علی

ان فیکم لرجلا ما سبقه الاولون ولا یدرکه الآخرون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لاعطین الرایة غدا رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله
ورسوله ویقاتل جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره ثم قال لا یرد الرایة حتی یفتح الله علیه (اخرجه النسائی) ہبیرہ بن یریم ناقل ہیں کہ خطبہ پڑھا
شہید ہونے کے بعد حسن علیہ السلام نے ہمارے پاس باہر تشریف لائے انکے سر پر سیاہ عمامہ تھا فرمانے لگے کہ کل کے دن تم لوگوں میں ایسا شخص موجود تھا جس سے نہ تو
پہلے لوگ سبقت لیگئے ہیں اور نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے بتحقیق جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے
رسول کو دوست رکھتا ہے جبرئیل اسکو داہنے طرف اور میکائیل اسکے بائیں طرف لڑائی میں رہتا ہے پھر ارشاد کیا کہ جبتک فتح نہ ہو علم واپس نہ دینگے
(۱۶) عن سعد قال کنت جالسا فتنقصوا علیا ابن ابی طالب فقلت لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول له خصال ثلاثا لان یکون لی واحدة
منهن احب الی من حمر النعم سمعته یقول انه منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول لاعطین الرایة غدا رجلا یحب
الله ورسوله وسمعته یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه النسائی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ
جناب امیر کی تنقیص بری باتیں کر رہے تھے میں نے انسے کہا میں نے جناب رسول خدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں تین باتیں ہیں اگر انمیں
سے ایکبات بھی مجھ کو حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر تھی میں نے جناب رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مجھ سے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ کل ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے پیار
کرتا ہے اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ٭
(۱۷) عن سعد ان معاویة امره فقال ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذکرت ثلثا قالهن رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکه فی بعض مغازیه فقال
له علی یا رسول الله خلفتنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته
یقول یوم خیبر لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح الله علیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال فتطاولنا فقال ادعو لی علیا فاتی به ارمد فبصق
فی عینیه ودفع الرایة الیه ففتح الله علیه ولما نزلت ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال
اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجه احمد والمسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص کو معاویہ نے کہا تم ابوتراب پر سب کیوں نہیں کرتے
سعد کہنے لگے کیا میں ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا جنکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپنے علی کو اپنے بعض غزوات میں
ساتھ نہیں لیجا کر چھوڑ دیا جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتوں اور لڑکوں کے لیے خلیفہ بنائے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو
راضی نہیں ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے مگر نبوت میرے بعد نہیں ہے اور میں نے خیبر کے روز سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ
کل ہم علم ایسے آدمی کو دینگے کہ اللہ تعالی اسے فتح دیگا وہ اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اسکو پیار کرتے ہیں پس انتظار
کرتے رہے حضرت نے فرمایا علی کو میرے پاس بلا لاؤ وہ آنکھوں کے آشوب سے حضرت کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا اور انکو
علم دیا اللہ نے انہیں فتح دی اور جب مباہلہ کی آیۃ نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر فرمایا ای میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہیں
(۱۸) عن سهیل بن صالح عن ابیه ان عمر بن الخطاب قال لقد اوتی علی بن ابی طالب ثلث خصال لان اکون اوتیتها احب الی من ان اعطی حمر النعم جوار
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد والرایة یوم خیبر والثالثة تزویجه ابنته (اخرجه ابن العید) سہل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب رض

کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دیگئی ہین کہ اگر وہ مجھے دیجاتین تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ کے ملنے سے بہتر تھین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی مسجد مین خیبر کے روز علم کا دیا جانا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا +

(۱۸) عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم فسئل ماھی قال زوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد یحل لہ مالا یحل لی والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ ابن السمان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دی گئی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بات بھی دی گئی ہوتی تو میرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی بہتر تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا اور انکو مسجد مین بائیز دینا کہ انکے لیے وہ امر جائز ہے جو مجھے نہین (یعنے جنب کی حالت مین مسجد کے اندر جانا) اور خیبر کے روز کا علم دیا جانا +

(۱۹) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابوبکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ واعطاہ الرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ سب لوگون سے بہتر ابوبکر ہین پھر عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام ایسی تین باتیں ملی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی ملجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہوتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا۔ اور انکے دروازہ کے سوا سب کے دروازہ بند کرنا اور خیبر کے روز انکو علم دیا جانا +

(۲۰) عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ وکان علی ارمد العین یبتغی ـ دواء فلما لم یجد مداویا ـ شفاہ رسول اللہ بتفلۃ ـ وبورک مرقیا وبورک راقیا + وقال ساعطی الرایۃ الیوم فارسا ـ فذاک محب للرسول مواتیا ـ یحب الالہ والالہ یحبہ ـ فیفتح ھاتیک الحصون التوالیا ـ فخص بھا دون البریۃ کلھا علیا وسماہ الوصی المواخیا (رحیق شرح البخاری) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے اشعار مین فرماتے ہین ـ علی کو آشوب چشم تھا اور دوا تلاش کرتے تھے پس جبکہ کوئی دوا کرنے والا نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سے شفا دی ـ اور مبارک تھا افسون کیا گیا ہوا۔ اور مبارک تھا افسون کرنے والا۔ اور فرمایا مین ابھی آج کے دن علم اس شہسوار کو دونگا ـ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور موافقت کرنے والا ہے ـ وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اسے دوست رکھتا ہے پس وہ

فتح کرے گا یہاں سب ملعون کو جو لگا تا ہین پس مخصوص کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خلقت کے سوا علی کو۔ اور انکا نام وصی اور اخی رکھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو سورہ برات کے ساتھہ مکہ مین بھیجنا

(۱) عن سعد قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر ببراءۃ حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیا فاخذھا منہ ثم سار بھا فوجد ابو بکر فی نفسہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی (اخرجہ النسائی) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات کے ساتھہ مکہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور نہین گئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچھے روانہ کیا وہ ان سے سورہ برات لیکر مکہ کو چلے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل مین ملال گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد کیا مجہسے کوئی دوسرا ادا نہین کرسکتا میں یا وہ آدمی جو میرا ہو۔

(۲) عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم براءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا واعطاہ ایاھا (اخرجہ النسائی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر مکہ کو بھیجا پھر انکو بلا لیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا یہ سورۃ کوئی نہین پہونچا سکتا ✤

(۳) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث براءۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ لعلی فقال لہ خذ ھذا الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ فلحقتہ واخذت الکتاب منہ قال فانصرف ابو بکر وھو کئیب قال یا رسول اللہ انزل فی شیء قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سورہ برارت دیکر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر علی کو انکے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کاغذ لے لیا وہ غمگین ہوکر لوٹ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق مین کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہین مجہہ حکم ہوا ہے کہ مین اس سورت کو خود پہونچاؤن یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہونچائے۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برارت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے

جناب علی کو روانہ کیا انہون نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورت کو لے لیا حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہین لیجا سکتا مگر وہ آدمی کہ میرے گہر کا ہو اور وہ میرا ہو اور مین اسکا ہون۔

(۵) عن ابی سعید الخدری و ابی هریرة رضی الله عنهما قالا بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر رضی الله عنه مع براءة فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة علی فعرفه فاتاه فقال ما شانی قال خیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثنی ببراءة فلما رجعنا انطلق ابو بکر رضی الله عنه الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ما لی قال خیر انت صاحبی فی الغار وانه لا یبلغ غیری او رجل منی یعنی علیا (اخرجه احمد و النسائی) ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر مکہ کی طرف روانہ فرمایا جب وہ ضجنان تک پہونچے تو جناب علی علیہ السلام کے ناقہ کی آواز کو سنا حضرت علی کو پہچانکر انکے قریب گئے اور پوچھا مجھے کیا ارشاد ہوا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا خیر ہے حضرت نے مجھے سورہ برات لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے۔ پس جب ہم لوٹ کر سرکار کے حضور مین حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیئے کیا کوئی حکم ہوا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے رفیق غار ہو۔ سوا اسکے کوئی اور بات نہین کہ میرے سوا یا میرے گہر کے آدمی کے سوا اسکو کوئی دوسرا نہین پہونچا سکتا تہا۔

(۶) عن علی قال لما نزلت عشر آیات من براءة علی النبی صلی الله علیه وسلم دعا ابا بکر فبعثه بها لیقرءها علی اهل مکة ثم دعانی فقال لی ادرک ابا بکر فحیث ما لقیته فخذ الکتاب فاذهب به الی اهل مکة فاقرء علیهم فلحقته بالجحفة فاخذت الکتاب منه و رجع ابو بکر فقال یا رسول الله انزل فی شیء قال لا ولکن جبریل جاءنی فقال لا یودی عنک الا انت او رجل منک (اخرجه احمد و النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب سورہ برارت کی دس آیتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ سورت دیکر مکہ والون کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر سورہ برات انکو سنائین پہر حضرت نے مجھے بلوا کر ارشاد کیا جاؤ ابوبکر جہان پر ہون ان سے کاغذ لیکر مکہ والون کو تم جاکر یہ سورت سناؤ میں ان سے جحفہ مین جا ملا اور ان سے خط لے لیا ابوبکر جب واپس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق مین کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہین لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی جانب سے ہرگز کوئی دوسرا ادا نہین کر سکتا مگر یا تو خود آپ یا کہ وہ آدمی جو آپکا ہو۔

(۷) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم حین بعثه ببراءة قال انی لست باللسن ولا بالخطیب قال ما بد لی ان اذهب بها انا او تذهب بها انت قال فان کان ولا بد فاذهب انا قال انطلق فان الله یثبت لسانک و یهدی قلبک قال ثم وضع یده علی فیه (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام سے

روایت ہے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سورہ برارت کے ساتھ روانہ کیا مینے عرض کیا نہ تو مین زبان آور ہون اور نہ مقرر فرمایا بجز اسکے چارہ نہین اس سعدت کو یا مین لیجاؤن یا تم لیجاؤ علی نے عرض کیا جبکہ چارہ نہین تو مین ہی لیجاتا ہون حضرت نے فرمایا جاؤ اللہ تعالی تمہاری زبان کو سیدھا کردیگا اور تمہارے دلکو ہدایت کریگا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے واسطے میرے منھ پر رکھا +

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یقرء ببراۃ دون غیرہ لان عادت العرب ان لا یتولا العہود والمواثیق الا سید القوم او زعیمہا او رجل من اہل بیتہ یقوم مقامہ کاخ او ابن عم فما جراہم علی عادتہم رتن کرہ خواص الامر وریاض النضرہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت دیکر اسلیے جناب امیر کو مکہ کیطرف بہیجا۔ کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ عہد اور مواثیق قبیلہ کے سردار یا اسکے شریک یا اسکے گہر کے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہوسکے مثل بھائی کے یا ابن عم کے نہین کرتے پس حضرت نے بہی انہین کی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو برارت دیکر بہیجا +

حضرت نے فرمایا مجہسے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی

(۱) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبغوی وابن ابی عاصم وابن قانع والضیا والباوردی والطبرانی وابن ماجۃ وابن ابی قتیبۃ والحافظ الدمشقی) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا مجہسے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔ علیہ السلام +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرا ہے مین علی کا ہون مجہسے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے امانتون کا ادا کرنا

(۱) عن ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا لیخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یودی عنہ اماناتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ

من مالها فادی علیہ لما نتہ کلھا (اخرجہ ابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مبارک کی نسبت روایت کرتے ہین کہ حضرت نے انکو یعنے علی کو اپنے پیچھے چھوڑ کر کہا کہ اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو آئین اور امر کیا کہ جن لوگون نے اپنی امانتین اور وصیتین حضرت کے پاس رکھی ہوئی تہین انکو انکے مالکون کو سب ادا کر آئے ✦

جناب امیر کا حضرت کے قرضون کو ادا کرنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی یقضی دینی (اخرجہ البزار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی میرے قرض کو ادا کرے گا ✦

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ہمین غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمین قبر مین رکھوگے اور ہمارے ذمے کو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین ہمیر علمدار ہو۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے وعدون کو پورا کرے گا اور وہ میرے قرض کو ادا کرے گا ✦

جناب امیر کا حضرت کے وعدون کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی میرے وعدون کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

(۲) عن حبشی بن جنادۃ قال کنت جالسا عند ابابکر فقال من کانت لہ عدۃ عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان ہذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ بثلاث حثیات من تمر فاحثہا لہ فاحثہا لہ (اخرجہ ابن السمان) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے جب سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو کر بیان کرے ایک شخص نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ حضرت نے مجھ سے تین لپ بھر کر کھجور دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابو بکر کہنے لگے جناب علی کو بلا لاؤ جب وہ تشریف لائے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا ابا الحسن یہ شخص خیال کرتا ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ بھر کر کھجور کے دینے کا وعدہ کیا تھا آپ اس کو دیدیں جناب امیر علیہ السلام نے اُس کو تینوں لپ بھر کر دیدیں ✦

جناب امیر کا منجانب اللہ حضرت کی تائید کے لیے مخصوص ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا شب معراج میں جب آسمانوں پر سدھار اگنذ ہوا عرش مجید کی دہنی ساق پر لکھا ہوا پایا جسکے معنے ہمیں سمجھ میں آئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں انکی تائید اور نصرت کے لیے علی پیدا کیے گئے ہیں۔

(۲) عن انس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ فاذا بطائر فی فیہ موزۃ خضراء فالقاھا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ فاخذھا فقبلھا ثم کسرھا فاذا فی جوفھا دودۃ خضراء مکتوب فیھا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمعانی وصاحب نزھۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہان ایک طائر آیا اور اس کے مونھہ میں ایک سبز بادام تھا اس طائر نے وہ بادام حضرت کی گود میں ڈالدیا حضرت نے اسکو لیکر چوما پھر اسکو توڑا اسکے بیچ میں سے ایک سبز رنگ کا کپڑا نکلا جسپر زرد خط سے لکھا ہوا تھا نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا تعالے اور محمد اسکے رسول ہیں اور ہم نے انکی مدد علی کے ساتھ مخصوص کی ہے ✦

(۳) عن ابی ھریرۃ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں قول اللہ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنوں کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ نہیں معبود سوا اللہ کے وہ اکیلا وہ واحد ہے کوئی اسکا شریک نہیں محمد میرا بندہ

ہے اور میرا رسول ہے میںنے علی بن ابی طالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے +

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے صلح حدیبیہ کے روز کاتب صلحنامہ ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان کاتب کتاب الصلح یوم الحدیبیۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے عہد نامہ کے کاتب جناب امیر علیہ السلام تھے

(۲) قال عبدالرزاق قال معمر سألت عنہ الزہری فضحک وقال ہو علی ولو سألت ھؤلاء لقالوا ہو عثمان یعنی بنو امیۃ (ریاض النضرہ) عبدالرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتے ہیں کہ معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میںنے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا صلح حدیبیہ کی کتابت کسنے کی ہے وہ ہنس کر کہنے لگے جناب علی علیہ السلام تھے اگر تم ان لوگوں سے یعنے بنی امیہ سے پوچھوگے تو وہ یہی کہیں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے +

(۳) عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن اکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل ابن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحہا فقلت ھو واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاھا وقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی) علقمہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کہانے والی کے بیٹے (یعنے ہندہ او رمعاویہ کہ جس نے جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تہا) کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں جناب امیر نے ارشاد کیا۔ کہ میں حدیبیہ کے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلحنامہ کے لکہنے پر مامور ہوا جب میںنے لکہا کہ یہ وہ امر ہے جسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے تم اسے مٹا دو میںنے کہا خدا کی قسم ہے وہ بہ تحقیق اللہ کے رسول ہیں تیرے ناک پر مٹی ڈالوں گا اور واللہ میں نہیں مٹاونگا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجہے بتاؤ وہ کونسا مقام ہے میںنے حضرت کو وہ مقام بتا دیا جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکہا گیا تہا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور فرمایا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے اور تو بھی مغلوب ہوکر ایسا ہی کریگا۔

حضرت کا جناب امیر کو مسجد قبا کے بنا کرنے کے لیے مخصوص فرمانا

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال لما سأل اهل قباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبنی لهم مسجدا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام علی فلما وضع رجله فی غرز الرکاب فنبعث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخ زمامها و ابنوا علی مدارها فانها مامورة (اخرجه الطبرانی فی الکبیر رخلاصة الوفا للسمهودی وجذب القلوب للشیخ عبد الحق محدث الدهلوی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبا کے رہنے والوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کی بنیاد ڈالنے کے لیے استدعا کی آپ نے ارشاد کیا تم میں سے کوئی شخص اس ناقہ پر سوار ہو۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ پس وہ واپس آکر بیٹھ گئے۔ بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اونٹنی نے حرکت نہ کی وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ گئے۔ تب حضرت نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی اس ناقہ پر سوار ہو۔ اس مرتبہ جناب علی علیہ السلام اٹھے اور رکاب میں پاؤں ڈالا ہی تھا۔ کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا اسکی باگ چھوڑ دو یہ مامور ہے یعنے جہانتک کہ خدا کا حکم ہوگا اور جہانتک کہ یہ دورہ کریگی وہانتک بنا کرو۔

حضرت کا جناب امیر کو لوگوں کی تهدید کے لیے مخصوص فرمانا

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ثقیف حین جاءه مسلمین لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فواللہ ما تمنیت الامارة الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول هو هذا قال فالتفت الی علی فاخذ بیده وقال هو هذا (اخرجه عبد الرزاق وابو عمر وابن السمان) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبیب بنی ثقیف کے قاصد سپردگی کے لیے آئے حضرت نے ان سے فرمایا تم باز آجاؤ ورنہ تمپر ایک مجھسا آدمی برانگیختہ کیا جائیگا وہ تمہاری گردن کاٹ ڈالیگا اور تمہارے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا اور تمہارا مال لوٹ لیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میںنے اسدن کے سوا کبھی امیر ہونے کی خواہش نہیں کی اس امید پر سینہ اپنا سینہ ابھارا کہ شاید حضرت فرمادیں کہ وہ یہ شخص ہے لیکن حضرت جناب علی کیطرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتھ پکڑکر فرمانے لگے وہ یہ شخص ہے۔

(۲) عن زيد بن نفيع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتنتهن بنو وليعة او لابعثن اليكم رجلا كنفسى يمضى
فيهم امرى يقتل المقاتلة ويسبى الذرية قال فقال ابوذر فما راعنى الا برد كف عمر فى حجزتى من خلفى فقال
من تراه يعنى من تعنى. قال لا اعنيك ولكن خاصف النعل يعنى عليا (اخرجه احمد فى المناقب) زيد
ابن نفیع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ بنو ولیعہ باز رہیں ورنہ میں انپر ایک ایسا آدمی
بھیجونگا جو میری جان کی مانند ہے ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور انکے بچون کو لونڈی اور غلام بنائیگا ابوذر
رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی ازار بند کے پاس پیچھے سے محسوس ہوی حضرت
سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا ہماری مراد تجھ سے نہیں بلکہ جوتا سینے
والے یعنی علی علیہ السلام سے ہے

(۳) عن منصور بن ربعى بن حراش قال حدثنا على بالرحبة قال لما كان يوم الحديبية خرج لنا ناس من
المشركين منهم سهيل ابن عمرو فقالوا يا رسول الله خرج اليك ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا
فارددهم الينا فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا معشر قريش لتنتهن او ليبعثن الله عليكم رجلا من يضرب
رقابكم بالسيف على الدين قد امتحن الله قلبه على الايمان فقالوا من هو يا رسول الله قال هو خاصف
النعل وكان اعطى عليا نعله يخصفها قال فالتفت الينا على فقال او ما سمعت من رسول الله صلى
الله عليه وسلم من كذب علىّ متعمدا فليتبوأ مقعده فى النار (قال احمد او الجنة فى النار) (اخرجه احمد و
النسائى وقال الترمذى حسن صحيح) منصور بن ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم
سے رحبہ میں بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز چند مشرک ہمارے پاس آئے ان میں سہیل بن عمرو بھی تہا وہ لوگ آنحضرت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتے لگے یا رسول اللہ ہمارے بیٹون اور غلامون اور بھائیون میں سے چند اشخاص
آپ کی خدمت میں چلے آئے ہیں آپ انہیں ہمارے پاس لوٹا دیں حضرت نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز
آؤ ورنہ خدا تعالے تم پر ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین پر تلوار سے تمہاری گردن کاٹیگا بہ تحقیق خدا
تعالے نے ایمان پر اسکے دلکا امتحان کر لیا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے حضرت نے
فرمایا وہ جوتا سینے والا ہے۔ اور حضرت علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تہا پہر جناب امیر ع ہماری طرف
متوجہ ہو کر کہنے لگے کیا تم نے حضرت کو فرماتے ہوے نہیں سُنا کہ جو شخص مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے وہ اپنا
ٹہکانہ دوزخ میں ڈہونڈ لے۔ امام احمد سے روایت ہے کہ وہ دوزخ میں دہکیلا جائیگا۔

(۴) عن على قال جاء ناس من قريش فقالوا يا محمد انا جيرانك وحلفاؤك وان ناسا من عبيدنا
قد اتوك ليس بهم رغبة فى الدين انما فروا من ضياعنا فارددهم الينا فقال لابى بكر ما تقول فقال

صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا معشر قریش والله لیبعثن الله علیکم رجلا قد امتحن الله قلبه بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابوبکر انا هو یا رسول الله قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا قال ولکن هو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها (اخرجه النسائی وابوداؤد) جناب امیر علیه السلام سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ آنحضرت صلے الله علیه وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے یا محمد ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں ہمارے غلام آپ کی خدمت میں آگئے ہیں جنکو امور دین میں کچھ بھی رغبت نہیں وہ ہمارے کھیتون سے بھاگے ہیں آپ ہمیں واپس دیدیں حضرت نے ابوبکر رضی الله عنه سے فرمایا تم اس کی بابت کیا کہتے ہو وہ کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے جناب عمر رضی الله عنه سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ لوگ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہین۔ آنحضرت صلے الله علیه وسلم کا چہرہ اقدس غضب کی وجہ سے متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ واللہ بخدا ایسے ایک آدمی کو بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کی ساتھ امتحان کرلیا ہے وہ تمہیں دین کے لیئے قتل کریگا ابوبکر رضی الله عنه کہنے لگے یا رسول الله کیا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا نہیں۔ عمر رضی الله عنه کہنے لگے کیا وہ شخص مین ہون فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے اور علی کو جوتا سینے کے لیئے دیا ہوا تھا ✦

(۵) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتنتهن بنو ولیعة او لیبعثن علیکم رجلا کنفسی فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تعنی قال فاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجه احمد والنسائی) ابوذر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے فرمایا چاہیے کہ بنو ولیعہ یا بنو کیعہ باز رہیں ورنہ انپر ایک ایسا آدمی بھیجا جائیگا کہ وہ میری جان جیسا ہے وہ ان سے لڑے گا اور انکے بچون کو لونڈی غلام بنائیگا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی الله عنه کے ہاتھ کی سردی پیچھے سے میرے ازار بند کے پاس محسوس ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول الله آپ کس سے مراد رکھتے ہین فرمایا جوتا سینے والی سے اور علی جوتا سی رہے تھے ✦

جناب امیر علیه السلام کے نسبت پیشگوئی عہد عتیق مین

(یسعیا نبی کی کتاب کے باب ۱۳ ۔ آیت ۲۰) مین ہے کہ بابل کا ہے آباد نخواہد شد و پشت در پشت

گا ہے معمور نخواہد گردید اما عرب خیمہ نخواہند زد یعنے بابل کا شہر ایسا برباد و ویران ہوگا کہ عرب کے لوگ وہاں خیمہ استادہ نکرینگے ۔

یہ پیشین گوی جناب امیر علیہ السلام سے پوری ہوی تحریر روضۃ الصفا و دیگر کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتہ معاویہ کی لڑائی کے لیئے صفین کو تشریف لے چلے تو جب نخیلہ سے کوچ فرماکر بابل مین پہونچے اسوقت آپکی فوج نے عرض کیا کہ نماز عصر قریب ہے اگر آپ فرماوین تو ہم اپنے خیمہ یہان پر استادہ کرین حضرت نے فرمایا یہان خیمہ استادہ مت کرو یہ خدا کا مغضوب شہر ہے اس جگہ سے روانہ ہوجاؤ ۔

محمد خاوند شاہ روضۃ الصفا مین لکہتے ہین ۔ ۔ روز چہارم طبل رحیل کوفتہ از نخیلہ کوچ کردند و چون بحوالی مدینہ بابل رسیدند امیر المومنین علی فرمود کہ این شہریست کہ بکرات و مرات معمور و مدروس گشتہ باید کہ چہار پایان را بتعجیل برانید کہ نماز دیگر بر خارج این دیار بگذاریم و خلائق در سیر سارعت نمودہ چون از مدینہ بابل بیرون رفتند از مراکب فرود آمدہ و اقتدا بامام المسلمین کردہ باداے صلوۃ عصر قیام نمودند انتہی کلامہ پس یہ پیشینگوئی کا نوشتہ جناب امیر علیہ السلام سے پورا ہوا کہ بابل مین عرب اپنا خیمہ استادہ نکرینگے چنانچہ اسی غرض کے لیے اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے واسطے حضرت یوشع بن نون کیطرح سے ردشمس بہی واقع ہوا چنانچہ مطالب السئول مین علامہ کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین وبعد النبی حین اراد ان یعبر الفراۃ ببابل واشتغل کثیر من اصحابہ بتعبیر دوابہم وصلی علی مع طائفۃ من اصحابہ العصر وفاتت الجمہور فتکلموا فی ذلک فلما سمع سال اللہ عزوجل فی ردہا لیجتمع کافۃ اصحابہ علی الصلوۃ فاجابہ اللہ تعالی وردہا وکانت کما لہا وقت العصر فلما سلم القوم غابت وسمع لہا وجیب شدید ہال الناس واکثروا التسبیح والتہلیل والاستغفار (انتہی کلامہما) یعنے ایک دفعہ اور بہی ردشمس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے لیے واقع ہوا جبکہ وہ فرات کو کنارے شہر بابل سے عبور کر رہے تہے انکے اکثر دوست اپنی اپنی بار برداریون کو فرات سے اتارنے مین مشغول تہے جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز اپنے وقت پڑہ لی ۔ لیکن اکثر لوگ نماز سے رہ گئے ۔ لوگون نے اسکا چرچا کیا جب جناب امیر نے سنا خدا تعالے سے دعا کی تاکہ سب لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پا سکین خدا تعالے نے آپکی دعا کو قبول فرمایا اور آفتاب کو لوٹا دیا اور ٹہیک عصر کا وقت ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا ۔ تمام قوم نے عصر کی نماز پڑہی جب انہون نے سلام پہیرا ۔ آفتاب غروب ہوگیا اور اسکے غروب ہونے سے ایک صوت مہیب

آواز سنا گیا تمام لوگون کے کلیجے دہل گئے اور تسبیح و تہلیل و استغفار کثرت سے پڑھنے لگے ۔

جناب امیر کا حق امت محمدیہ پر

(۱) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد (اخرجہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانون پر علی کا حق ایسا ہے جیسے کہ باپ کا بیٹے پر ۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ و ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ھذہ الامۃ کحق الوالد علی ولدہ (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کا اس امت پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا بیٹے پر ۔

خدا اور جبریل کا جناب امیر سے راضی ہونا

(۱) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث علیاً مبعثاً فلما قدم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ و رسولہ و جبریل عنک راضون (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک فوج میں روانہ کیا جب وہان سے تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور جبریل تجھ سے راضی ہین

(۲) عن عمر بن الخطاب قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض (اخرجہ البخاری) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے وہ جناب امیر سے ہمیشہ خوش رہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا محبوب خدا ہونا

(۱) عن سفینۃ قال اھدت امراۃ من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیرین بین رغیفین فقدمت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک و الی رسولک فاذا بالباب علی فدخل فاکل معہ (اخرجہ احمد فی المناقب الطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند سفینہ) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک انصاری عورت دو

مرغ روٹیون پر رکہکر بطور ہدیہ لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو شخص کہ سب خلقت سے تیرے اور تیرے رسول کے نزدیک بہت پیارا ہو اسے میرے پاس بہیجدے ناگہان دروازہ کہولکر جناب امیر داخل ہوئے اور حضرتؐ کے ساتھہ کہانے مین شریک ہوئے۔

(۲) عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان عنده طائر فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي من هذا الطائر فجاء ابوبكر فرده ثم جاء عمر فرده ثم جاء علي فاذن له (اخرجه النسائي في الخصائص و الطبراني في الكبير في مسانيد انس بن مالك) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرغ پکا ہوا تہا حضرتؐ نے فرمایا اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجہے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بہیجدے کہ وہ میرے ساتھہ اس مرغ کے کہانے مین شریک ہو پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو لوٹا دیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو بہی لوٹا دیا پہر جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے انہین داخل ہونے کا اذن دیا۔

(۳) عن محمد بن عمر بن علي قال حدثني ابي عن جده علي قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم طير يقال له الحباري فوضع بين يديه وكان انس بن مالك يحجبه فرفع النبي صلى الله عليه وسلم يده الى الله فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي من هذا الطير قال انس فجاء علي فاستاذن فقال له انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم على حاجة ثم اعاد رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء فجاء علي فرده انس فرجع ثم دعا الثالث فجاء فادخله فلما [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما حبسك يا علي قال هذه اخر ثلث كرات يردني انس انه يزعم انك على حاجة قال يا انس ما حملك على ما صنعت قال سمعت دعائك فاحببت ان يكون في رجل من قومي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الرجل قد يحب قومه فاكل معه ثم خرج علي فقال انس فقلت يا ابا الحسن استغفر لي فان لي اليك ذنبا وان لي اليك بشارة فاخبرته بما كان من دعاء النبي صلى الله عليه وسلم فحمد الله واستغفر لي ورضي عني (اخرجه ابو حاتم) محمد بن عمر بن علی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے ناقل ہے کہ کوئی شخص حضرتؐ کے پاس ایک مرغ حباری پکا کر ہدیہ لایا جب حضور کے سامنے رکہا گیا حضرتؐ نے ہاتہہ اٹہا کر خدا سے دعا کی اے پروردگار جو شخص کہ تجہے تمام خلقت سے محبوب ہو اسے میرے پاس بہیجدے تاکہ میرے ساتھہ کہانے مین شریک ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے اور اندر آنیکا اذن طلب کیا انس نے انکو لوٹا دیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصروف کار ہین پہر دوبارہ حضرتؐ نے دعا کی اور علی تشریف لائے انس نے پہر انکو واپس کردیا حضرتؐ نے پہر دعا کی اور علی تشریف لائے انس رضی اللہ عنہ نے انکو اندر جانے

دیا حضرتؐ نے فرمایا یا علی تم دیر سے کیون آئے عرض کیا یہ تیسرے مرتبہ حاضر ہوا ہون انس نے مجھے لوٹا دیا کہ حضرتؐ
کام مین ہین حضرتؐ نے انس سے کہا تم نے ایسا کیون کیا انس نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے حضور کی دعا سنی تہی مجھے
یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ دعا میری قوم کے کسی آدمی کے لیے ہو پس حضرتؐ نے کہا ہر ایک آدمی اپنی قوم سے محبت
رکہتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہر جناب علی حضرتؐ کے ساتھ شریک طعام ہوئے اور جب فارغ ہوکر
باہر نکلے تو مینے عرض کیا یا ابا الحسن مینے آپ کا قصہ کیا ہے آپ مجھے معاف فرماوین اور آپ کے لیے مین
ایک البشارت رکہتا ہون پس حضرتؐ کی دعا سے مینے آپکو خبردار کیا وہ خدا کا شکر بجا لائے اور میرے لیے استغفار
کی۔ اور مجہ سے راضی ہوگئے ÷

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطیر فقال اللہم ائتنی باحب خلقک الیک فجاء علی فقال اللہم والی وکل
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس کوئی ایک مرغ بریان لایا حضرتؐ نے دعا کی الہی میرے پاس وہ لا
اپنی سب خلقت سے اپنے محبوب کو میرے پاس بہیجدے پس علی حاضر ہوئے آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور کہاؤ ÷

(۵) عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم
یرجون ان یعطاہا فقال این علی فقالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق
فی عینیہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلہم حتی یکونوا مثلنا قال
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ فواللہ
لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ البخاری والمسلم) سہل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل ہم یہ علم ایسے
ایک آدمی کو دینگے جسکے ہاتہون سے اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور
اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین جب صبح ہوئی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے
ہر ایک شخص علم کے ملنے کی آرزو رکہتا تہا حضرتؐ نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکہون
مین آشوب ہے حضرتؐ نے فرمایا انکو بلا بہیجو۔ پس وہ حضرت کے پاس لائے گئے حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی

(ف) قال ابن الکثیر فی تاریخہ رأیت کتابا الف الطبری جمع فیہ طرق حدیث الطیر۔ ابن کثیر نے لکہا ہے کہ مینے ایک
کتاب دیکہی ہے جسکو علامہ جریر طبری نے تالیف کیا ہے اسمین حدیث طیر کے طرق کو جمع کیا ہے۔
(ف) قال الحافظ الذہبی فی مختصر کتب الدرایۃ فی ذکر ترجمۃ عبد اللہ بن الحاکم واما حدیث الطیر فلہ طرق
کثیرۃ جدا قد افردتہا بمصنف ومجموعہا یوجب ان الحدیث اصلا حافظ ذہبی نے مختصر کتب الدرایۃ مین ذیل
ذکر ترجمہ عبد اللہ بن الحاکم کے لکہا ہے کہ حدیث طیر کے بہت سے طریقے ہین انکے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مذکور اصل رکہتی ہے

انکھون مین لگا یا وہ بالکل اچھی ہوگئین گویا کہ درد تہا ہی نہین پہر حضرت نے انکو علم دیا علی نے عرض کیا یا رسو
مہ مین ان سے لڑون تا کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہوجائین حضرت نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے
میدان مین جا اترو پہر انکو اسلام کی دعوت کرو اور جو کچھ کہ انپر خدا کا حق واجب ہے اس سے انکو اطلاع دو پس و
اللہ اگر تیرے ذریعہ سے خدا ایک آدمی کو بہی ہدایت کرے تو تیرے لیے سرخ ریشم والے اونٹ سے بہتر ہے۔

(تنبیہ) پس احادیث صدر سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محبوب خدا تعالی تہے اور محبت من اللہ عبارت ہے کثرت
ثواب سے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح منہاج مین لکھتے ہین۔ ومحبۃ اللہ تعالی لعبدہ تمکنہ من طاعتہ
وعصمتہ وتوفیقہ وتیسیر الطافہ وھدایتہ وافاضۃ رحمتہ علیہ ھذہ مبادیہا وانما غایتہا فکشف الحجب عن
قلبہ حتی یراہ ببصیرتہ فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا
احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بندہ کے ساتہ
خدا تعالے کی محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالے اپنے بندے کو عبادت پر قادر کرتا ہے اور عصمت کی
تشریف سے مشرف فرماتا ہے اور امتثال اوامر کی توفیق دیتا ہے اور اپنے الطاف اسکے حق مین سہل کردیتا
ہے اور راہ ثواب کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو اسپر افاضہ فرماتا ہے یہ تمام امور مبادی محبت
تہی ہین اور اس محبت کی غایت یہ ہے کہ اسکے دل کے پردے کہولدیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی بصیرت
سے اپنے معبود کو دیکھتا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب میرا بندہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا
ہے تو مین اسکو دوست بناتا ہون اور جب مین اسکو دوست بناتا ہون تو مین اسکے کان بن جاتا ہون کہ وہ
ان سے سنتا ہے اور اسکی آنکہہ بن جاتا ہون کہ وہ اس سے دیکھتا ہے۔

جناب امیر کا محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

(۱) عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسالت ای
الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت من النساء فاطمۃ ومن الرجال زوجہا اخرجہ
الترمذی) جمیع بن عمیر التیمی کہتے ہین کہ مین اپنی پہپہی کے ساتہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت مین گیا مینے ان سے پوچھا لوگون مین سے کون زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب
تہا کہنے لگین عورتون مین سے فاطمہ اور مردون مین انکا شوہر۔

(۲) عن عروۃ قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا من کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت علی فقلت ای شئی کان سبب خروجک علیہ قالت لم تزوج ابوک امک قلت ذلک من قدر اللہ

قالت وکان ذلک من قدر اللہ (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) عروہ کہتے ہین کہ مینے ام المومنین عائشہ رضی
اللہ عنہا سے پوچھا کہ سب لوگون سے کون حضرت کا پیارا تھا فرمایا علی مینے کہا پھر آپکی جنگ کا کیا سبب
تھا فرمانے لگین تیرے باپنے تیری مان سے کیون شادی کی تھی مینے کہا یہ خدا کی تقدیر تھی فرمانے لگین
وہ بھی خدا کی تقدیر تھی +

(۳) عن جمیع قال دخلت مع امی علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا حین سرها یوم الجمل فقالت کان
قدرا من اللہ وسالتها عن علی فقالت سالتنی عن احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ
الطبری فی الریاض النضرہ) جمیع رضی اللہ عنہ ناقل ہے کہ مین اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور جنگ جمل کی وجہ پوچھی فرمانے لگین خدا کی تقدیر تھی پھر
جناب امیر کی نسبت پوچھا فرمانے لگین تو نے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کو سب لوگون سے زیادہ پیارا تھا +

(۴) عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع
عائشۃ رضی اللہ عنہا عالیا وھی تقول واللہ لقد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاھوی الیھا ابوبکر
رضی اللہ عنہ لیلطمھا وقال یا بنت فلانۃ اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامسکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج ابوبکر رضی اللہ عنہ مغضبا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیف رایتنی انقذتک من الرجل ثم استاذن ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد ذلک وقد اصطلح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ فقال ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی الحرب فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور حاضر ہونیکی اجازت
چاہی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جو انہون نے سنا کہ حضرت سے کہہ رہی تھین بخدا مجھکو
معلوم ہے مین جانتی ہون میرے باپ سے آپکو علی سوا عزیز ہین حضرت ابوبکر نے یہ سنکر قصد کیا کہ انکو طمانچہ
لگائین اور کہنے لگے اے فلانے کی بیٹی حضرت پر چلاتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو
پکڑ لیا ابوبکر خفا ہو کر نکل گئے حضرت نے ام المومنین عائشہ سے فرمایا کیون مینے اس آدمی سے
تجھے کیسا بچایا۔ پھر اسکے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی اور حضرت اور ام المومنین مین
صلح ہو چلی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب آپ مجھکو صلح مین بھی شامل کریں جس طرح سے کہ مین
آپکے جھگڑے مین دخیل ہوا تھا حضرت نے فرمایا مینے آپکو صلح مین بھی شامل کر لیا ہے

(٦) عن بريدة قال كان احب النساء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة ومن الرجال علي (اخرجه الترمذي)
بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب عورتوں سے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھیں اور
سب مردوں سے جناب علی ✦

(٧) عن معاوية بن ثعلبة قال جاء رجل الى ابي ذر وهو في مسجد رسول الله صلے الله عليه وسلم فقال يا
ابا ذر الا تخبرني باحب الناس اليك فاني اعرف ان احب الناس اليك احبهم الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اي ورب الكعبة احبهم الى رسول الله صلے الله عليه وسلم هو ذاك الشيخ واشار الى علي
(اخرجه المحب الطبري في الرياض) معاویہ بن ثعلبہ ناقل ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں حضرت ابوذر رضی اللہ
عنہ سے پوچھا کہ اے ابوذر کیا آپ مجھے نہیں بتا سکتے کہ سب لوگوں سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے کیونکہ
میں جانتا ہوں کہ جو شخص آپ کو سب سے زیادہ پیارا ہوگا وہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عزیز ہوگا۔ ابوذر
نے کہا حضرت کو سب سے زیادہ عزیز رب کعبہ کی قسم یہ شیخ ہے اور اشارہ جناب امیر کیطرف کیا ✦

(٨) عن ابن عباس رضي الله عنه قال ان علياً دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقام اليه وقبل ما بين
عينيه فقال العباس أتحب هذا يا رسول الله فقال يا عم والله لله اشد حباً مني ان الله جعل
ذرية كل نبي في صلبه وجعل ذريتي في صلب هذا (اخرجه ابو الخير الحاكمي) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے حضرت
اٹھ کھڑے ہوئے اور انکو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا آپ کو یہ بہت پیارے ہیں حضرت نے فرمایا اے چچا خدا کے لیے مجھے یہ نہایت پیارے ہیں پروردگار
نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد علی کے صلب سے پیدا کی ہے۔

(٩) عن ام عطية قالت بعث النبي صلى الله عليه وسلم جيشاً وامر علياً عليهم فسمعت رسول الله صلے
الله عليه وسلم وهو رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني علياً (اخرجه الترمذي) ام عطیہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔ میں سن رہی تھی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے الٰہی جب تک کہ تو مجھے علی کو نہ دکھائے تب تک مجھے مت ماریو ✦

(١٠) عن ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم الموت قال
ادعوا لي حبيبي فدعوت له ابا بكر فنظر اليه ثم وضع رأسه فقال ادعوا لي حبيبي فدعوت له عمر
فنظر اليه ثم وضع رأسه فقال ادعوا لي حبيبي فقلت ويلكما ادعوا له علياً فوالله ما يريد غيره
فلما رآه اخرج الثوب الذي كان عليه ثم ادخله فيه فلم يزل يحتضنه حتى قبض ويده عليه (اخرجه الدار

جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب آگیا حضرت نے فرمایا میرے دوست کو بلاؤ مینے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر اپنا سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے محبوب کو بلاؤ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی دیکھا اور دیکھکر سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ مینے لوگون سے کہا افسوس ہے تم علی کو بلاؤ واللہ حضرت ان کے سوا کسی دوسرے کو نہین طلب کرتے جب حضرت نے انکو دیکھا اس کپڑے کو جو حضرت اوڑہے ہوئے تھے اٹہا دیا اور جناب علی علیہ السلام کو اسکے اندر لے لیا حضرت کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔

(۱۱) عن عکرمۃ قال لما زوج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لہا امرت ان لا انکحک الا احب اہلی الی (اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا تہا تیرا نکاح اس سے کرون جو سب میرے اہل سے مجھے محبوب ہے۔

(۱۲) عن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال اجتمع علی وجعفر وزید بن حارثۃ فقال جعفر انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال زید انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فانطلقوا بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسالہ قال واستاذنوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا عندہ قال اخرج فانظر من ہولاء فخرجت ثم جئت فقلت ہذا جعفر وعلی وزید بن حارثۃ یستاذنون قال ائذن لہم فدخلوا فقالوا یا رسول جئناک نسالک من احب الناس الیک قال فاطمۃ قالوا انما نسالک عن الرجال قال اما انت یا جعفر فیشبہ خلقک خلقی وخلقک خلقی واما انت یا زید من شجرتی واما انت علی فختنی وابو ولدی واحب القوم الی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) اسامہ بن زید اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ ایک مقام پر جناب علی اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور علی علیہ السلام مجتمع تھے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو زیادہ پیارا ہون زید بن حارثہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون علی علیہ السلام کہنے لگے مین زیادہ عزیز ہون۔ باہم یہ مشورہ ٹہیرا کہ چلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہین۔ دروازہ پر آکر اذن طلب کیا مین اسوقت حاضر خدمت تہا مجہے ارشاد ہوا باہر دیکہو کون لوگ ہین مینے عرض کیا جعفر اور زید اور علی ہین اجازت چاہتے ہین حضرت نے فرمایا آنے دو جب وہ حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ انہون نے عرض کیا ہم مردون کی نسبت

نہین پوچھتے ملکہ مردون کی نسبت عرض کرتے ہین حضرت نے فرمایا اے جعفر تیرا خلق اور خلقت میری مشابہ ہے اور اے زید تو میرے شجرہ مین سے ہے اور اے علی تو میرا داماد اور میرے بچون کا باپ اور سب سے زیادہ مجھے پیارا ہے ۔

شب معراج مین جناب امیر کی آواز سے خدا پاک کا حضرت کے ساتھہ تکلم ہونا

عن عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسئل بای لغت خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی ربی بلغت علی فقلت یا رب خاطبتنی انت ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیا خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما یطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا لوگون نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج مین اللہ تعالی نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھہ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھہ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتین کرتا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد مین ایک ایسی چیز ہون کہ کسی چیز کے ساتھہ میرا قیاس نہین کیا جا سکتا ۔ اور نہ مین لوگون جیسا نہین اور نہ کوئی شئے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے پیدا کیا ہے مین تیرے دل کے بھید پر واقف ہون کہ تیرے قلب مین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہین لہذا مین اسی کی آواز سے تیرے ساتھہ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دلکو تسلی رہے ۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقد سئل بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج قال خاطبنی بلسان علی فقلت یا رب خاطبتنی ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اوصف بالشبہات خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک اطلعت علی سرائر قلبک ولم اجد فی قلبک احب من علی فخاطبتک بلسانہ کیما تطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) حضرت علی سے منقول ہو کہ مینے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا لوگون نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج مین اللہ تعالی نے آپ سے کسکی آواز کے ساتھہ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھہ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتین کرتا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد مین ایک ایسی چیز ہون کہ کسی چیز کے ساتھہ میرا قیاس نہین کیا جاتا اور مین لوگون جیسا نہین اور نہ کوئی شئے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہو اور علی کو تیرے نور سے مین تیرے دل کے بھید سے واقف ہون کہ تیرے قلب مین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہین بس مین اسی کی آواز سے تیرے ساتھہ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دلکو تسلی رہے

جناب امیرؑ کی ذات پر پروردگار کا مباہات کرنا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المہاجرین والانصار صفین ولخذ بید علی فمر بین الصفین فضحک فقال لہ رجل من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ فداک ابی و امی قال ھبط جبرئیل فاخبرنی بان اللہ باھی بالمہاجرین والانصار علی اھل السموات وباھی بی وبک حملۃ العرش یا علی (اخرجہ الموفق فی فضائل العباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفین بنائین اور علی کا ہاتھ پکڑا ان دونوں صفوں مین سے ہوکر گذرے اور تبسم فرمایا ایک شخص نے عرض کیا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ کس وجہ سے مسکرائے حضرت نے فرمایا جبرائیل نازل ہوکر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات کرتا ہے۔ اور اے علی تیرے ساتھ حاملان عرش بھی مباہات یعنی فخر کرتے ہین۔

(۲) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد مماتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد مماتہ (اخرجہ الطبرانی واحمد والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا فرماتی ہین کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام عرفہ کی رات کو باہر نکلکر فرمانے لگے کہ بتحقیق اللہ تعالی تمپر ناز کرتا ہے اور تم کو عام طور پر بخشدیا ہے اور علی کو خاصکر بخشا ہے مین خدا کا رسول ہون مین اپنے قریبیون کو وحشت دلانیوالا نہین بے شک نیک بخت اور پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی مین اور انکے مرنے کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے اور بد بخت اور پورا بد بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی مین اور انکے مرنیکے بعد انسے بغض رکھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ الیکم غیر محاب لقومی ھذا جبرئیل یخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالی تمپر فخر کرتا ہے اور تمکو بخشدیا ہے عام طور پر اور علی کو خاص طور سے مین خدا کا رسول ہون اپنی قوم اپنے قریبیون کو وحشت دلانیوالا نہین بالتحقیق پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی مین اور انکی موت کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے۔

(٤) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله عز وجل یباھی بعلی کل یوم
والملائکۃ المقربین حتی یقول بخ بخ لک یا علی (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عز وجل اور مقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہیں حتے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے شاباش ہے علی ٭

(٥) نقل الامام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ احیاء العلوم ان لیلۃ
بات علی علی فراش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی جبریل ومیکائیل انی قد اخیت منکما
وجعلت عمر احدکما اطول فایکما یؤثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کل واحد منہما الحیوۃ فاوحی اللہ الیہما
فلا کنتما مثل علی اخیتہ بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبات علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویؤثر
بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فنزل جبریل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی
بخ بخ لک من مثلک یا علی یباھی اللہ بک الملائکۃ فانزل اللہ عز وجل من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ واللہ رؤف بالعباد حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل
کرتے ہیں کہ جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس پر جناب امیر علیہ السلام سوئے تھے
پروردگار عالم نے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام سے ارشاد کیا میں نے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے
اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے پس تم دونوں میں کوئی ایسا ہے کہ اپنے بھائی کو اپنی عمر دے سکے
حصہ دے۔ دونوں اپنی ہی طول حیات کے مستحق بنے۔ پروردگار نے فرمایا جاؤ تم علی کی شان دیکھو
میں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا کر
رہا ہے۔ تم زمین پر جا کر اسے اسکے دشمنوں سے بچاؤ۔ پس جبرئیل انکے سرہانے اور میکائیل انکی پائینتی
آاترے اور پکارنے لگے شاباش ای علی تیرا مثل کوئی نہیں خدا اور فرشتے تجھ پر فخر کرتے ہیں پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی شب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ لوگوں میں سے وہ آدمی بھی ہے کہ اپنی جان کو خدا
کی رضا کے لیے بیچتا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر ٭

(٦) نقل انہ قال فی مجلسۃ العام۔ سلونی قبل ان تفقدونی سلونی من عما دون العرش فانی اعلمہا
زقا زقا وملکا ملکا فقال رجل من الحاضرین حیث ادعیت ذلک فاخبرنی این جبریل ھذہ الساعۃ
فتطرس قلیلا وتفکر فی الاسرار ثم رفع راسہ قائلا انی طفت السموات السبع فلم اجد جبرئیل و
اظنہ انت ایہا السائل فقال السائل بخ بخ لک من مثلک یا ابن ابی طالب وربک یباھی بک الملائکۃ
(کشف الغمہ) نقل ہے جناب امیر علیہ السلام مجلس عام میں فرماتے تھے مجھ سے پوچھ لو قبل اسکے کہ تم مجھ

گم کرو۔ پوچھو مجھ سے عرش کے ستونون کا حال کہ مین انکے تمام کوچون سے واقف ہون حاضرین مین سے ایک شخص کہنے لگا جبکہ آپنے یہ دعوے کیا ہے تو آپ مجھے بتائین جبرئیل اسوقت کہان ہین۔ جناب امیر علیہ السلام نے تہوڑی دیر تک سر جہکا کر اسرار مین تفکر کیا پہر سر اٹھا کر فرمایا۔ مینے ساتون آسمان کی سیر کی لیکن جبرئیل کو کہین نہین پایا مین گمان کرتا ہون کہ اے سائل تو ہی جبرئیل ہے۔ سائل نے کہا شاباش اے ابن ابیطالب تیرا مثل کوئی نہین تیرا رب اور فرشتے تجھ پر مباہات کرتے ہین۔

جناب امیرؑ کی مودت کا عبادت ہونا

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور اس بات کو کہ جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون میری امت پر ظاہر کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق اور اسکی دوستی عبادت ہے +

جناب امیرؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہونا

(تنبیہ) اخرج الطبرانی والحاکم وابن المغازلی عن ابن مسعود وعمران بن حصین) وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ وانس وثوبان وام المؤمنین عائشۃ والحاکم (عن ابی یعلی) والدیلمی عن ابی ہریرۃ والجندی وابن السماک عن ام المؤمنین عائشۃ ان النبی قال النظر الی وجہ علی عبادۃ نزل الابرار مین علامہ بدخشی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین کہ طبرانی اور حاکم اور ابن المغازلی (ابن مسعود اور عمران بن حسین سے) اور ابن عساکر (ابو بکر صدیق اور عثمان بن عفانؓ اور معاذ بن جبل اور جابرؓ بن عبد اللہ اور انسؓ اور ثوبانؓ اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رض) سے اور حاکم (ابن یعلے) سے اور دیلمی (ابو ہریرہ رض) سے اور خجندی اور ابن السماک (ام المؤمنین عائشہ صدیقہ) سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت ابا بکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رأیتک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنیۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ ابن السمان) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ

جناب علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے مینے کہا ابا جان مین دیکھتی ہون کہ آپ جناب علی کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہین فرمایا اے بیٹی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہو۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان اذا دخل علینا علی وابی عندنا لایمل النظر الیہ فقلت یاابت انی رأیت قد تکثر النظرات الی علی فقال یابنت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہین کہ جب جناب علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے پاس ہمارے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ تو وہ جناب علی کے چہرہ سے اپنی نگاہ نہ ہٹاتے۔ مینے ان سے کہا ای ابا جان کیا وجہ ہے کہ مین آپ کو دیکھتی ہون کہ آپ جناب علی کو کثرت سے دیکھا کرتے ہین فرمایا اے میری بیٹی مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے ✦

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی وابو الحسن المغازلی وحاکم وقال اسنادہ حسن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے ✦

(۴) عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی واداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یاعائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمھم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینہا وبین علی ماجری دخلت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لک ما قال قالت یامعاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان اذا دخل علینا وابی عندی لایمل من النظر الیہ فقلت یاابت انک لتدیم النظر الی علی فقال یابنتی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھی مین اکثر سفر مین حضرتؐ کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضون کی تیمارداری اور زخمیون کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی ایک دفعہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئی آپ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر مین رونق افروز تھے علی حضرتؐ کے پاس اسوقت موجود نہین تھے مینے سنا کہ حضرت بی بی عائشہؓ سے فرما رہے ہین کہ یا عائشہ یہ شخص سب لوگون سے مجھے پیارا ہے اور

زیادہ تر مکرم ہے اسکے حق کو پہچانیو۔ اور اسکی عزت کیجیو۔ جب لڑائی جمل مین جو کچھ جناب امیر اور ام المومنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ مین واپس آگئین مین ان کی خدمت مین گئی اور مینے ان سے کہا یا ام المومنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہے۔ لعبا سکے کہ آپ سن چکی تھین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المومنین فرمانے لگین اے معاذہ میری دل کی حالت ایسے شخص کے لیے کیا ہوتی کہ جب کبھی وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس ہوتے اور میرے والد انکے چہرے سے نگاہ نہ پھیرتے مینے ان سے کہا کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے فرمانے لگے مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۵) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ وابو ھریرۃ رضی اللہ عنہما فاقبل عمران یحد النظر الی علی فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ھریرۃ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہین جاؤ انکی بیمار پرسی کرو مین انکے پاس گیا پس انکے پاس جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران تو تکر جناب امیر کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے معاذ نے ان سے کہا تم کیون انکی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہو۔ ان کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا مینے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابو ہریرہ کہنے لگے مینے بھی حضرت سے سنا ہے +

(۶) عن ابی بکر الصدیق انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی مالک تقدم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الحاکم) جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ جناب علی علیہ السلام کی طرف اکثر دیکھتے رہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اس نے آنحضرت صلعم کو چھوڑا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارق اللہ عزوجل (اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اسے خدا نے چھوڑا۔

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی و من فارقنی فارق اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔

جناب امیر سے دشمنی کرنے والے سے خدا دشمنی کرتا ہے

عن ابی رافع مولی لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قال قال رسول اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من عاد علیا (اخرجہ ابن) ابو رافع جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا غلام روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علی سے دشمنی کرتا ہے۔

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اس نے حضرت کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ینقص علیا فقد ینقصنی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اس نے میری شان گھٹائی۔

جس نے جناب امیر سے حسد کیا اس نے حضرت سے حسد کیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت کی اطاعت کی

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے علی کی اطاعت کی میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہی

عن عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من نصر علیا اللھم اکرم من اکرم علیا اللھم اخذل من خذل علیا (اخرجہ الدیلمی) عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار جو علی کو مدد دے اسے مدد دیجیو اور جو اسے بزرگی دے اسے بزرگ رکھیو اور جو علی کو چھوڑے اسے چھوڑ دیجیو ✤

جس نے جناب امیر سے جنگ کی اس نے حضرت سے جنگ کی

اخرج احمد والطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی والحسن والحسین وفاطمۃ انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم وعند الترمذی عن زید بن ارقم انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ومحب الطبری فی الریاض عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) امام احمد بن حنبل او طبرانی اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر او جناب حسنین اور جناب فاطمہ علیہم السلام کیطرف نظر کرکے ارشاد کیا کہ مین لڑنے والا ہون اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنے والا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مین جنگ کرنے والا ہون اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کرنے والا ہون اس سے جو ان سے صلح کرے۔ محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ✤

(۶) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال نحن معشر الانصار کنا لنعرف المنافقین ببغضہم علیا (اخرجہ الترمذی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقوں کو بسبب بغض کے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ شناخت کیا کرتے تھے۔

(۷) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بثلث بتکذیبہم اللہ ورسولہ والتخلف عن الصلوۃ وبغضہم [illegible] بن ابی طالب (اخرجہ ابن شاذان) [illegible] غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں منافقوں کو تین باتوں سے پہچانا کرتے تھے اول خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی تکذیب کرنے سے دوسرے [illegible] سے تیسرے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ [illegible] بغض رکھنے سے۔

(۸) عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد سمع رجلا یسب علیا وھو یقول انی لا [illegible] (اخرجہ الخوارزمی) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب عمر بن [illegible] سنا اور [illegible] جناب امیر کے حق میں کسی شخص کو برا کہتے ہوئے سن پایا [illegible] تھے [illegible] ایمان سے تو منافقون میں سے ہے۔

(۹) [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ حبک ایمان وبغضک نفاق واول من یدخل الجنۃ [illegible] (اخرجہ [illegible]) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے [illegible] فرماتے تھے کہ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور جنت میں تیرا محب سب سے اول داخل ہوگا [illegible] دوزخ میں [illegible] بغض [illegible] سب سے اول داخل ہوگا۔

(۱۰) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملتہ امہ وھی حائض ولا یبغضک من النساء الا السلقلق وھی التی تحیض من دبرھا قیل جاءت امرأۃ الی علی فقالت انی ابغضک فقال لہا انت اذًا سلقلق قالت ومن سلقلق قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث وقلت یارسول اللہ ما السلقلق قال التی تحیض من دبرھا قالت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا واللہ احیض من دبری ولا علم لابوای (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہیں کریگا مگر منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہو اور عورتوں میں سے وہ عورت تجھ سے بغض رکھے گی جو سلقلق ہوگی یعنی وہ عورت کہ جسکی دبر سے حیض جاری ہوتا ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت میں آکر کہنے لگی میں آپ سے بغض رکھتی ہوں اور جناب امیر نے اس سے فرمایا شاید تو سلقلق ہے وہ کہنے لگی سلقلق کسے

کہتے ہین جناب امیر نے فرمایا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنکر عرض کیا تہا یارسول اللہ سلقلق نے کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلقلق وہ عورت ہے جو دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہو وہ کہنے لگو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے مین دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہون اور میرے مان باپ کو بہی اسکی خبر نہین ✤

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون میرے بعد اسے بیان کرنیوالا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف نظر کرنا عبادت ہے ✤

(تنبیہ) علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکہتے ہین وروت طائفۃ من الصحابۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق یعنے صحابہ مین سے ایک طائفہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ نہین محبت کریگا تجہ سے مگر مومن اور نہین بغض رکہے گا تجہ سے مگر منافق ✤

جسنے جناب امیر کو ایذا دی اسنے حضرت کو ایذا دی

(۱) عن عمرو بن شاس الاسلمی وکان من اصحاب الحدیبیۃ قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری حتی وجدت فی نفسی علیہ فلما قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ فلما رانی قال یا عمرو واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من ان اوذیک یا رسول اللہ فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عمرو بن شاس الاسلمی جو اصحاب حدیبیہ مین سے تہے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر کی رکاب سعادت مین یمن کو گیا مجہ کو سفر مین ان سے کچہ رنج پہونچا جب مین مدینہ مین واپس آیا تو مسجد مین بیٹہکر شکایت کرنے لگا اتنے مین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتہ تشریف لائے مجہ کو دیکہکر فرمایا اے عمرو واللہ تو نے ہمکو رنج دیا ہے مینے عرض کیا یارسول اللہ خدا کی پناہ ہے اگر مین آپکو رنج دون فرمایا ہان جس نے علی کو ایذا دی مجہے ایذا دی

جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی ۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه [illegible] من اذی علیا فقد اذانی اخرجه
ابو یعلی و البزار ۔ سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه سے روایت ہے کہ [illegible] آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے
فرمایا جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی ۔

(۳) عن عروة بن الزبیر ان رجلا وقع فی علی [illegible] محمد
ابن عبد الله بن عبد المطلب صلی الله علیه وسلم هذا [illegible] علی
بالخیر ان تنقصه اذیت صاحب هذا القبر [illegible]
سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی الله عنه کے سامنے ایک شخص جناب علی علیہ السلام کو برا کہنے [illegible] حضرت عمر
کہنے لگے اس قبر کے صاحب کو جانتا ہے یہ محمد بن عبد الله بن عبد المطلب [illegible] ہیں اور یہ
علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں علی کا بجز نیکی کے ذکر نہ کر [illegible] تو نے انکو برا کہا تو
قبر کے صاحب کو ایذا دیگا ۔

(۴) عن مصعب بن ابی وقاص قال کنت انا ورجلان فی المسجد [illegible] رسول الله صلی
الله علیه وسلم غضبان اعرف فی وجهه الغضب فقلنا نعوذ بالله من غضب رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال لی ولکم من اذی علیا فقد اذانی اخرجه [illegible]
الله عنه ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا [illegible]
اتنے میں جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم غصہ میں تشریف لائے اور غصہ کے آثار [illegible] ظاہر ہو
رہے تھے ہم نے کہا خدا تعالی جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم کے غصہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے
فرمایا مجھے بھی اور تمہیں بھی جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی ۔

(۵) والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبینا عن مقاتل
ابن سلیمان قال انه نزلت فی علی وذکر ان نفرا من المنافقین یؤذونه ویکذبون علیه جو لوگ کہ اذیت دیتے
ہیں مومنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر ۔ مقاتل بن سلیمان
رحمة الله علیه کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ چند آدمی منافقین میں
سے جناب امیر کو ایذا دیا کرتے تھے اور انکو جھٹلایا کرتے تھے ۔

جس نے جناب امیر پر سب کی اس نے حضرت پر سب کی

(١) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والحاکم وصححہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا *

(٢) عن ابی عبد اللہ الجدلی قال دخلت علی ام المؤمنین ام سلمة فقالت لی اتسب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقلت معاذ اللہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) ابو عبد اللہ الجدلی کہتا ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے فرمانے لگیں کیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا معاذ اللہ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا *

(٣) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ ادخلہ اللہ النار ولہ عذاب مہین (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا جس نے خدا کو برا کہا خدا اسکو دوزخ میں ڈالیگا اسکے لیے سخت اہانت والا عذاب ہے *

(۴) عن ابی ھریرة و زید بن خالد قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ کان ممسوسا فی ذات اللہ (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی کو برا مت کہو وہ خدا کی ذات میں دیوانہ ہے *

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رأیت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بالمدینة فقال ذکر لی انکم تسبون علیا فقلت قد فعلنا قال لعلک سببت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت معاذ اللہ قال لا تسبہ فلو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیا ما اسبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الترغیب فی موالاتہ والترہیب عن معاداتہ اخرجہ النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں دیکھا مجھ سے کہنے لگے کہ میرے پاس لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ تو جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے برا کہا ہے پس وہ کہنے لگے تو نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے میں نے کہا معاذ اللہ یہ فعل تو مجھ سے ہرگز نہیں ہوا سعد کہنے لگے تو علی کو برا مت کہا کر اگر میرے سر پر آرہ چلایا جائے تاکہ میں جناب امیر علیہ السلام کو برا کہوں تو بھی میں ہرگز ان کو برا نہیں کہونگا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کی دشمنی کی بابت ڈرانا اور علی کی دوستی کی بابت

بخبیث ولاناسن لیا ہے ۞

۵) عن سعد بن جبیر ان عبد الله بن عباس من بعد ما حجب بصرہ بمجلس من مجالس قریش هم یسبون علیا فسمعهم فقال لسعد بن جبیر ردنی الیهم فرده حتی وقف علیهم فقال ایکم الساب الله فقالوا سبحان الله ما فینا احد سب الله تعالی من سب الله فقد اشرك فقال ایکم الساب لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا سبحان الله ما فینا احد سب رسول الله علیه السلام من سب رسول الله فقد کفر فقال ایکم الساب لعلی فقالوا اما هذا فقد کان منه شیٔ فقال اشهد بالله لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله ومن سب الله فقد کبه الله علی منخریه فی النار ثم ولی عنهم وقال یا بنی ماذا رأیتهم صنعوا قال فقلت له یا ابت ــ نظروا الیك باعین محمرة ـ نظر التیوس الی شفار الجازر ـ فقال زدنی فداك ابوك فقلت ــ خزر العیون نواکس ابصارهم ـ نظر الذلیل الی العزیز القاهر ـ فقال زدنی فداك ابوك فقلت لیس عندی مزید فقال عندی مزید ــ احیاؤهم عار علی امواتهم ـ والمیتون مسبة للغابر (اخرجه احمد فی المناقب) سعید بن جبیر رضی الله عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبد الله بن عباس رضی الله عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گذرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو برا کہہ رہے تھے عبد الله بن عباس نے سنکر سعید بن جبیر سے کہا مجھے لوٹا کر انکے پاس لیچل وہ ان کو اس مجلس میں لے گیا ابن عباس انکے سر پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے تم کون ہو خدا تعالی کو برا کہنے والے وہ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ خدا تعالے کو برا کہتا ہو جس نے خدا کو برا کہا اس نے شرک کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو برا کہتا ہو جس نے جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو برا کہا اس نے کفر کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہے انہیں کا تو ذکر ہتا۔ ابن عباس کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ مینے جناب رسول اکرم صلے الله علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا تعالی کو برا کہا جس نے خدا تعالی کو برا کہا بے شک خدا تعالی اسکو ناک کی نتھنوں کے بل آگ میں اوندھا گرائیگا یہ کہکر ابن عباس سے لوٹ پڑے اور مجھ سے فرمانے لگے اے میرے بیٹے تو نے دیکھا ہوگا وہ کیا کر رہے تھے۔ مینے کہا ابا جان اور یہ شعر پڑھا ــ وہ تیری طرف غصہ سے آنکھیں لال کرکے دیکھتے تھے جیسے مینڈے قصاب کی چھری کو دیکھتے ہیں۔ ابن عباس فرمانے لگے یہ جوڑ تھا باپ تجھ پر قربان ہو

کچھ اور پڑھ بیٹے یہ شعر پڑھا سے آنکھوں کے خوف سے انکی آنکھیں نیچے ہو گئیں جس طرح سے کوئی ذلیل عزت
والے غالب کو دیکھکر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباس فرمانے لگے میں تیرے قربان کوئی اور شعر پڑھ بیٹے کہا کہ
اب میرے پاس اس سے زیادہ نہیں وہ فرمانے لگے میرے پاس اس سے زیادہ ہے اور یہ شعر پڑھا سے ان کی
زندگی انکے مردوں کی عار ہیں۔ اور انکے مرے ہوئے اپنے پس ماندوں کو برا کہنے والے ہیں +

جس نے جناب امیر پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

(۱) عن ام سلمۃ قالت اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن
احبنی فقد احب اللہ ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ عزوجل
(اخرجہ احمد وابو الطاھر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذہبی فی المخلصیات والطبرانی) جناب
ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سنا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے کہ مجھ سے محبت کی خدا تعالی سے
محبت کی جس نے علی پر غضب کیا اس نے مجھ پر غضب کیا جس نے مجھ پر غضب کیا اس نے اللہ تعالی پر غضب کیا
واخرجہ الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر و
زاد من تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ عزوجل اس حدیث کو امام حافظ ابو الخیر احمد بن
اسمعیل القزوینی الحاکمی نے اربعین میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ
روایت کیے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجھ سے دوستی کی جس نے مجھ سے دوستی کی اس
نے خدا سے دوستی کی +

جس نے جناب امیر سے بغض رکھا اس نے حضرت سے بغض رکھا

(۱) عن ابن عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ انت سید فی الدنیا و
الاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ وعدوک عدو اللہ الویل لمن ابغضک (اخرجہ
احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب امیر
علیہ السلام کے بلانے کو بھیجا جب وہ آئے آپ نے ان سے فرمایا یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے
کہ تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہے تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے
اس پر جو تجھ سے بغض رکھے +

(۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب و قد سمع رجلا يسب عليا وهو يقول له انی لاظنك من المنافقين فقال كفوا عن ذكر علی الا خير فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدة منهن احب الی مما طلعت عليه الشمس وذاك انی كنت انا و ابوبكر و ابو عبيدة بن الجراح و نفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذ ضرب النبی صلی الله علیہ وسلم علی كتف علی وقال يا علی انت اول المسلمين اسلاما و اول المؤمنين ايمانا و انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ كذب من زعم انه يحبنی وهو يبغضك يا علی من احبك فقد احبنی ومن احبنی فقد احبه الله تعالیٰ ومن احبه الله تعالیٰ ادخله الجنة ومن ابغضك فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغضه الله تعالیٰ ومن ابغضه الله تعالیٰ ادخله النار (اخرجه الخوارزمی) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہوں نے جناب امیر کی شان میں برا کہتے ہوئے سن پایا تھا۔ اور آپ اسکو کہہ رہے تھے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو منافقوں میں سے ہے پھر حضرت عمر کہنے لگے سوا نیکی کے علی کا ذکر مت کیا کرو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں (میں) آرزو کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز تھی کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے) میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے سب مسلمانوں سے اول اور ایمان لانے میں سب مومنوں سے مقدم ہو۔ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہو۔ جھوٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے عداوت رکھتا ہے یا علی جو تم کو محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے خدا اس کو محبت رکھتا ہے اور جس کو خدا محبت رکھتا ہے اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے خدا اس سے بغض رکھتا ہے اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اسے دوزخ میں داخل کرتا ہے ۔

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعليها السلام قالت خرج رسول الله صلی الله علیہ وسلم عشية عرفة فقال ان الله عزوجل باهی بكم وغفر لكم عامة ولعلی خاصة انی رسول الله غير محاب لقرابتی ان السعيد كل السعيد من احب عليا فی حيوته وبعد موته وان الشقی كل

کل الشقی من ابغض علیا فی حیوته وبعد موته (اخرجه احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا سے روایت ہے کہ عرفہ کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لاکر فرمانے لگے کہ پروردگار عالم تمپر مباہات اور فخر کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے بے شک تم مین مین خدا کا رسول ہون مین اپنی قرابتیون کو وحشت دلانے والا نہین۔ بتحقیق نیک بخت وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک پورا بدبخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور مرنے کے بعد

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہین دیتی اور انکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہین دیتی

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی طوبی لمن احبک وصدق فیک الویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور تیری تصدیق کرے اور افسوس ہو اسکے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ؞

(۴) عن معاویۃ بن حیدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مات وفی قلبہ بغض علی فلیمت یہودیا او نصرانیا (اخرجہ الدیلمی) معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر گیا اور اسکا دل بغض علی ؓ سے بھرا ہوا ہے وہ البتہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا ؞

(۵) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کذب من زعم انہ آمن بی وبما جئت بہ وہو یبغض علیا فہو کاذب لیس بمؤمن (اخرجہ الخوارزمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا ہے جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز کہ مین لایا ہون اسپر یقین رکھتا ہے در آنحالیکہ وہ علی سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہین ہے ؞

(۶) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لو ان امتی ابغضوک لکبہم اللہ علی مناخرہم النار (اخرجہ الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی اگر میری امت تجھ سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اسے ناک کے نتھنوں کے بل آگ
میں اوندھا دھکیلے گا ٭

(۷) عن سعید بن ذویب قال قال علی فی الرحبۃ انشدکم باللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
غدیر خم یقول اللہ ولیی انا ولی المؤمنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من
عاداہ وانصر من نصرہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ النسائی) سعید بن ذویب سے روایت ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام نے رحبہ میں ان لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جنہوں غدیر خم کے روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و
سلم سے یہ سنا ہو تو بیان کرے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اسکا یہ (یعنے علی) ولی ہے
اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد
دے اسکو جو اسے مدد دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے ۔

(۸) عن عبداللہ بن بریدۃ قال حدثنی ابی قال لم یکن من الناس ابغض الی من علی حتی احببت رجلا
لا احبتہ الا علی بغض علی فبعث ذلک الرجل علی خیل فصحبتہ وما صحبتہ الا علی بغض علی فاصاب
سبیا فکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الیہ من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفۃ افضل
من السبی حین خمس صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی
آل علی فاتانا وراسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال اما ترو الوصیفۃ صارت فی الخمس ثم صارت فی
اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فوقعت علیھا فکتب وبعثنی مصدقا لکتابہ
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا لما قال فی علی فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرء کتابہ فجعلت اقول
علیہ صدق فامسک بیدی وقال اتبغض علیا فقلت نعم فقال لی لا تبغضہ وان کنت تحبہ فازد دلہ
حبا فوالذی نفسی بیدہ لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفہ فما کان احد بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من علی قال عبداللہ ھو ابن بریدۃ واللہ ما کان فی الحدیث بینی وبین
النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ابی (اخرجہ النسائی) عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے لوگوں
میں سے کسی کا اتنا بغض نہیں تھا جس قدر کہ جناب امیر کا ۔ یہاں تک کہ میں ایک آدمی کو اسی وجہ سے پیار
کرنے لگا کہ وہ جناب امیر سے بغض رکھتا تھا ۔ وہ آدمی ایک دفعہ ایک گروہ پر بھیجا گیا ۔ میں نے جناب امیر کے
بغض ہی کی وجہ سے اسکی رفاقت اختیار کی اس نے لڑکر اس گروہ کو اسیر کر لیا اور حضرت کی خدمت میں
لکھ بھیجا کہ کوئی آدمی بھیجا جائے تاکہ خمس مال کا اسکے حوالہ کیا جائے حضرت نے جناب امیر کو خمس لینے کو
لیے ہمارے پاس بھیجا ۔ قیدیوں میں ایک کنیز تھی جو سب قیدیوں میں افضل تھی جب پانچواں حصہ

چھانٹا گیا تو وہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ میں سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ایک دفعہ جناب علی ہمارے پاس تشریف لائے ان کے سر کے بالوں سے قطرے ٹپکتے تھے ہم نے پوچھا آپکے غسل کرنے کی کیا وجہ ہے فرمانے لگے کہ تمنے نہیں دیکھا کہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ہے۔ میں نے اس سے صحبت کی ہے پس اس شخص نے یہ تمام واقعہ لکھکر مجھے تصدیق کے لیے حضرت کے پاس بھیجا جب حضرت کے پاس پہونچا اور خط حضور کو دیا۔ اور آپنے اس خط کو پڑھا میں نے اسکی تصدیق کی آپنے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اسکا بغض مت رکھ بلکہ اگر تو اسکو دوست رکھتا ہے تو اور بھی زیادہ دوست رکھ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ خمس میں علی کی آل کا حصہ کنیز سے بدرجہا افضل ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے جناب امیرؑ سے کوئی زیادہ تر عزیز نہیں تھا +

عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بجز میرے والد بزرگوار کے اور کوئی دوسرا نہیں +

جناب امیرؑ کی تولا کے بغیر انسان جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدا عبد اللہ عز وجل مثل ما قام نوح وکان لہ مثل احد ذھبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتی یحج الف حج علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر کوئی خدا کا بندہ خدائے عز وجل کی اتنی عبادت کرے کہ جس قدر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں قیام فرمایا کرتے اور احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے پھر اسکی عمر اس قدر دراز ہو کہ پاپیادہ ایک ہزار حج کرے۔ اور پھر صفا مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے۔ پھر اگر یا علی تجھے دوست نہ رکھتا ہو تو وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکے گا۔ اور نہ اس میں داخل ہو سکے گا +

جناب امیر علیہ السلام کی محبت کی فضیلت

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ (اخرجہ

الدیلمی) والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی خدا سے محبت کی جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا تعالے سے بغض رکھا۔

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح سے کھا جاتی ہے جس طرح سے کہ آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل بورقۃ آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبت علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل میرے پاس اس کے درخت کا ایک سبز پتا لیکر آئے اسپر سفیدی سے لکھا ہوا تھا میں نے جناب علی بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیا ہے یہ بات انکو پہونچا دو۔

(۴) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا یضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتھ کوئی برائی ضرر نہیں پہونچا سکتی اور اسکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں پہونچا سکتی۔

(۵) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے یا علی خوشی ہو اسکے لیے جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری تصدیق کرے۔ اور افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے۔

(۶) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن کے نامہ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔

(۷) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ

من نصک حبہ ایمان و بغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان ہے اور اسکا بغض نفاق ہے اور اس کیطرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علی کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو اللہ تعالی دوزخ کو پیدا نکرتا۔

(۹) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فقال ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلی خاصۃ وانی رسول اللہ غیر ھاب لقومی ولا محاب لقرابتی ھذا جبریل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاکر فرمانے لگے اللہ تعالے تمہارے ساتھ مباہات کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے۔ اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے۔ میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم کو ڈرانیوالا اور اپنے رشتہ داروں کو وحشت دلانے والا نہیں جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علی سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا الشقی وہی ہے جو انکی زندگی اور انکی موت کے بعد ان سے بغض رکھے۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی ان اللہ عزوجل قد زینک بزینۃ لم یزین العباد احب اللہ منہا۔ الزھد فی الدنیا لا تنال الدنیا منک شیئا ووھب لک حب المساکین رضوا بک اماما ورضیت لھم اتباعا فطوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک فاما الذین احبوک وصدقوک فھم جیرانک فی دارک ورفقاءک فی قصرک واما الذین ابغضوک وکذبوا علیک فحق علی اللہ ان یوقفھم موقف الکذابین یوم القیمۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والخطیب والدیلمی فی فردوس الاخبار وابن الجوزی فی اسد الغابہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے تھے یا علی پروردگار نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ تمام بندوں کو اس سے بہتر زینت سے آراستہ نہیں کیا۔ وہ زہد فی الدنیا ہے۔ پس تجھے ایسا بنایا ہے کہ دنیا تجھ تک کسی بات میں نہیں پہونچ سکیگی

اور سکینون کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ تجھے اپنا امام پاکر خوش ہوگئے ہین اور تو انکو اپنا پیرو پاکر خوش ہوگیا ہے
اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور اسپر افسوس ہے جو تیرا بغض رکھے اور
تیری تکذیب کرے ۔ پس وہ لوگ جو تجھ سے محبت رکھتے ہین اور تیری تصدیق کرتے ہین اور جنت مین تیری ہمسایہ
اور تیرے قصر مین تیرے رفیق ہونگے ۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکھتے ہین اور تیری تکذیب کرتے ہین انپر خدا
تعالے حق رکھتا ہے کہ انکو قیامت کے روز جھوٹون کی جگہہ مین کھڑا کرے ❊

(۱۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسہ اللہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن مین لگایا ہے اپنے ہاتھہ مین لینے کی آرزو رکھتا ہو چاہیے کہ علی کی محبت سے متمسک ہو ❊

(۱۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا ینال ولایتی الا بحب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ تجھے دوست رکھے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہین پہونچ سکتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے ❊

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ طوبی لمن احبک ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک بعدی (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست میرا دوست ہے خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور جس نے کہ تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا تیرا بغض رکھنے والا خدا کے ساتھ بغض رکھنے والا ہے افسوس ہے اسپر جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے

(۱۴) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق وکان علی یقول والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعهد النبی الامی صلے اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و

جناب امیر سے فرماتے تھے کہ نہیں دوست رکھے گا تجھے مگر مومن اور تجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور انسان کو ظاہر کرتا ہے البتہ بحقیق نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا کہ مجھے نہیں دوست رکھیگا مگر مومن اور مجھ سے نہیں بغض رکھیگا مگر منافق +

(۱۵) عن محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودًا انہ قال لا یبقی مومن الا فی قلبہ ود لعلی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وذکر النقاش انہا نزلت فی علی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں عنقریب خدا تعالے انکے ساتھ دوستی کریگا) فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا نہیں رہے گا جسکے دل میں جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے +

(۱۶) عن عبد اللہ بن ظالم قال جاء رجل الی سعید بن زید فقال انی احببت علیا حبا لم احب شیئا قط قال نعم ما رایت احببت رجلا من اہل الجنۃ (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن ظالم ناقل ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے آکر کہا کہ میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوئی سعید کہنے لگے کیا اچھی بات تجھے سوجھی ہے کہ تو جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی سے محبت کرتا ہے

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ہذین و اباہما و امہما کان معی فی درجتی یوم القیٰمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں یعنے حسنین علیہما السلام) کو اور ان دونوں کے والد اور والدہ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن جلوس عندہ ذات یوم والذی نفسی بیدہ لا یزال قدم عن قدم یوم القیٰمۃ حتے یسأل اللہ تعالیٰ الرجل عن عمرہ فیما افناہ وعن جسدہ فیما ابلاہ وعن مالہ مم کسبہ فیم انفقہ وعن حبنا اہل البیت فقال لہ عمر ؓ ما اٰیۃ حبکم فوضع یدہ علی راس علی وہو جالس الی جانبہ وقال ان اٰیۃ حبی حب ہذا من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابو برزہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکیگا جب تک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا

جائیگا اول اسکی عمر سے کہ اس نے کس بات مین صرف کی ہے پہر اسکے جسم سے کہ کس امر مین اس نے اسکو آزمایا ہے اور اسکے مال سے کہ کس طرح سے اس نے اسے حاصل کیا اور کہان پر اسکو خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے علی حضرت کے ایک طرف پر بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہماری محبت کی نشانی اسکے ساتھ ہمارے بعد محبت رکھنا ہے ✤

(۱۹) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبك فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضك اماته الله میتة جاهلیة (اخرجه الخوارزمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا جو شخص کہ تجہسے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین گھیرا ہوا رہے گا اور جو شخص کہ تجہ سے بغض رکہے گا اللہ تعالے اسکو کفر کی موت سے مار یگا۔

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قالوا یا رسول الله من هؤلاء الذین امرنا الله بمودتهم قال علی وفاطمة وابناهما (اخرجه البغوی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے یا محمد مین نہین تم سے مانگتا ہون اس تبلیغ رسالت پر کچہ اجرت مگر رشتہ والون کی دوستی، لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین جن کی مودۃ کے لیے خدا نے ہمکو امر فرمایا ہے حضرت نے فرمایا وہ علی و فاطمہ اور ان دونو کے دونون بیٹے ہین ✤

(۲۱) عن مالك قال طلع علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم متبسما یضحك فقام الیه عبد الرحمن ابن عوف فقال بابی انت وامی یا رسول الله ما الذی اضحکك فقال بشارة اتتنی من عند الله فی ابن عمی واخی وابنتی ان الله تعالی لما زوج فاطمة امر رضوان فهز شجرة طوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبینا اهل البیت ثم انشاء من تحتها ملیکة من نور فاخذ کل رقا فاذا استوت القیمة باهلها ناحت الملیکة بالخلائق فلا یلقون محبا لنا اهل البیت الا اعطوه رقا فیه براءت من النار فبابی اخی وابن عمی فکاك رقاب الناس من النار (اخرجه الخوارزمی) مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین فرمایا میرے ابن عم اور بہائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجھے بشارت آئی ہے۔ کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا رضوان کو حکم دیا اس نے طوبے کے درخت کو ہلایا اس سے رقعے یعنی نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبون کی تعداد کے موافق گر پڑے اسکے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے۔ انہون نے وہ رقعے لے لیے۔ جب قیامت

اپنے لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی وہ فرشتے خلقت کو پکار ینگے۔ اور ہم اہل بیت کے محبوں سے یوں ہی ظاہر ہے بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دینگے جن میں دوزخ سے نجات پانے کی برات درج ہوگی پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگوں کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے ✦

(۲۲) عن سلیمان قال له رجل ما اشد حبك لعلی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی (اخرجه الخوارزمی) سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے نہایت پیار کرتے ہیں کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✦

(۲۳) عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق الله تعالی من نور وجه علی ابن ابی طالب سبعین الف ملكا یستغفرون له ولمحبیه الی یوم القیامة (اخرجه الخوارزمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے علی کے مونہہ کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے ہیں جو قیامت تک علی اور علی کے محبوں کے لیے استغفار کرتے رہیں گے ✦

(۲۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من اتخذ علیا اخا من اهل السموات اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرائیل واول من احبه من اهل الجنة حملة العرش ثم رضوان خازن الجنة ثم ملك الموت یترحم علی محبی علی کما یترحم علی الانبیاء (اخرجه صاحب الیواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہل آسمان سے جس نے کہ اول علی کو بھائی بنایا ہے وہ اسرافیل ہیں پھر میکائیل پھر جبرائیل ہیں اور اہل جنت میں سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہیں پھر رضوان خازن جنت اور پھر ملک الموت علی کے محبوں پر وہ اسطرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیاء پر ✦

(۲۵) عن انس بن مالك قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد رأیته فی النوم یا انس ما حملك علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی حتی ادركتك العقوبة ولولا استغفار علی لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولكن انشر فی بقیة عمرك ان اولیاء علی ومحبیهم السابقون الاولون الی الجنة وهم جیران الله واولیاء الله حمزة وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاكبر لا یخشی یوم القیامة من احبه (اخرجه الخوارزمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علی کی نسبت سنا لوگوں کو نہیں سناتا تا وقتیکہ تجھے عذاب الہی سے پہنچے اگر علی تیرے لیے

ضرت ذکر کرتے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر مین لوگون کو بشارت بیان کرتا رہیو۔ کہ
لی محب سب سے پہلے جنت مین جانے والے ہین اور وہ اللہ تعالی کی ہمسائگی مین رہین گے اور خدا کے
لی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہین علی تو صدیق اکبر ہین جو شخص کہ ان سے محبت رکھیگا وہ قیامت کے
روز نہین خائف ہوگا ؛

(۲۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلوته وصیامه و
قیامه واستجاب دعاءه الا ومن احب علیا اعطاه اللہ بکل عرق بدنه مدینة فی الجنة الا من احب آل
محمد امن من حساب المیزان والصراط الا ومن مات علی آل محمد فانا کفیله بالجنة مع
الانبیاء الا ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامة مکتوبا بین عینیه آئس من رحمة اللہ (اخرجه
الخوارزمی فی المناقب) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالے اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اسکی دعا مستجاب
ہوتی ہے جس نے علی سے محبت کی خدا اسکے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت مین اسے ایک شہر
عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب سے اور میزان سے
اور صراط سے امن مین ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اسکا مین ضامن
ہون کہ انبیا کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے
وہ قیامت کو روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اسکی پیشانی پر خدا کی رحمت سے نا امیدی کی آیت
لکھی ہوئی ہوگی ؛

(۲۷) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا
تهیأ للدخول الجنة (اخرجه الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہو اسے کہدو جنت مین داخل ہونیکے لیے آمادہ ہوجائے

(۲۸) عن ابی برزة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عهد الی عهدا فی علی فقلت یا
رب بینه لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایة الهدی ومنار الایمان وامام الاولیاء و
نور من اطاعنی وهو کلمة التی الزمتها المتقین من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی
(اخرجه یوسف الکنجی) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہ
تحقیق علی کی نسبت خدا نے مجھ سے ایک عہد کیا مینے عرض کیا یا رب وہ مجھ سے بیان فرما پروردگار نے
فرمایا سن مینے عرض کیا یا رب مین سن رہا ہون فرمایا علی ہدایت کا علم اور اہل ایمان کی نشانی اور ولیوں کا

امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتا ہے اور وہ ایک کلمہ ہے جسکو کہ متقیون نے لازم گردان لیا ہے جسنے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جسنے کہ اس سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا۔

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرد علی الحوض رایۃ علی امیر المومنین و امام الغر المحجلین فاقوم واخذ بیدہ فیبیض وجہہ ووجوہ اصحابہ فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین من بعدی فیقولون صدقنا الاکبر وتبعنا الاصغر ونصرناہ وقاتلنا معہ فاقول ردوا رواءً مرویین فیشربون شربۃ لا یظماؤن بعدھا ابدا و وجہ امامھم کالشمس الطالعۃ و وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر او کاضواء نجم فی السماء (اخرجہ ابن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حب حوض کوثر پر امیر المومنین امام الغر المحجلین کا علم پہونچیگا مین اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوجاؤنگا اسکا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہوگا مین انسے پوچھونگا تمنے میرے بعد ان دو بھاری چیزون کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ کہین گے بڑی چیز کی ہمنے تصدیق کی اور چھوٹی چیز کی پیروی کی اور اسکی مدد کی اور اسکے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ مین انسے کہونگا جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پیین کے کہ جسکے بعد انکو پھر پیاس نہین لگے گی۔ انکے امام کا مونہہ مثل سورج کے چمکتا ہوگا اور انکے مونہہ چودھوین رات کے چاند کی طرح سے ہونگے یا آسمان کے نورانی ستارون جیسے ہونگے ✤

(۳۰) عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان للہ عمودا تحت العرش یضئ لاھل الجنۃ کما تضئ الشمس لاھل الدنیا لا ینالہ الا علی ومحبوہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرکے گیا حضرت نے مجھ فرمایا اے ابا سعید مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگون پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی نہین جاسکے گا مگر علی یا اسکے محب ✤

(۳۱) عن ابی ہریرۃ قال صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر ثم قال اتدرون بما ھبط جبرئیل ثم قال ھبط جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ غرس قضیبا فی الجنۃ ثلثۃ قصور یاقوت حمراء وثلثۃ من زبرجد خضراء وثلاثۃ من لؤلؤۃ رطبۃ ضرب علیھا طاقات جعل بین الطاقات غرفا وجعل فی کل غرفۃ شجرۃ وجعل حملھا الحور العین واجری علیھا عین السلام ثم امسک فوق

رجل من القوم فقال یا رسول اللہ لمن ذلک القضیب فقال من احب ان یتمسک بہ فلک القضیب
مع علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑہی اور نماز پڑھکر ارشاد کیا آیا تم کو معلوم ہے کہ جبرئیل کیا خبر
میرے پاس لائے ہین پہر خود ہی ارشاد فرمایا کہ جبرئیل یہ خبر لائے ہین کہ خدا تعالی نے شاخین جنت مین
لگائی ہین تین سرخ یاقوت کی اور تین سبز زمرد کی اور تین تازے موتی کی اور انپر طاق لگائے ہین اور
ہر ایک طاق مین غرفے بنائے ہین اور ہر ایک غرفہ مین ایک درخت لگایا اور انکے پہل حورعین ہین اور
ان درختون کو سلامتی کے چشمہ کا پانی دیا ہے۔ یہ فرماکر حضرت خاموش ہوگئے۔ ایک شخص کو دیڑا اور
عرض کرنے لگا وہ شاخ کس کے لیے ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ کو پکڑنا چاہتا ہے
اسکو چاہیے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے ✤

(۲۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری الی السماء الرابعۃ فاذا
انا بملک جالس علی منبر من نور والملائکۃ تحدق بہ فقلت یا جبرئیل من ھذا الملک قال ادن
منہ وسلم علیہ فدنوت منہ وسلمت علیہ فاذا باخی وابن عمی علی فقلت یا جبرئیل سبقنی علیا
الی السماء الرابعۃ فقال لی یا محمد لا ولکن الملائکۃ شکت حبھا لعلی فخلق اللہ ھذا الملک من
نور علی صورۃ علی فالملائکۃ تزورہ فی کل لیلۃ جمعۃ ویوم جمعۃ سبعین مرۃ یسبحون ویقدسون
اللہ ویھدون ثوابہ لمحب علی (اخرجہ عبد اللہ بن یوسف الکنجی الشافعی) انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ شب معراج مین جب ہم چوتہے آسمان پر
تشریف لے گئے کیا دیکہتے ہین کہ ایک فرشتہ نور کے منبر پر بیٹہا ہوا ہے اور تمام فرشتے اس کے
گرد حلقہ زن ہین ہمنے جبرئیل سے کہا یہ فرشتہ کون ہے جبرئیل کہنے لگے آپ اسکے پاس جاکر سلام
کرین ہم اسکے پاس گئے اور سلام کیا کیا دیکہتے ہین کہ وہ ہمارا بہائی اور ابن عم علی ہے۔ ہم نے
جبرئیل سے کہا کیا تم سے پہلے علی کو چوتہے آسمان پر آئے ہو جبرئیل کہنے لگے یا محمد نہین۔ مگر
فرشتون نے علی کی محبت سے شکایت کی تہی پس خدا تعالے نے نور سے اس فرشتہ کو علی کی صورت پر
پیدا کیا پس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو فرشتے ستر دفعہ اسکی زیارت کرتے ہین اور خدا کی تسبیح پڑہتے ہین
اور اسکی پاکی بیان کرتے ہین اور اسکا ثواب علی کے محبون کو پہونچاتے ہین

جناب امیر علیہ السلام کے شیعون کے فضائل

(۱) عن جابر بن عبد الله قال کنا عند النبی صلی الله علیہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی الله علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ فھم فائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ (اخرجہ ابن عساکر والخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ پس وہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجوں تک پہنچنے والے ہیں اور اسی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے اچھے ہیں ✽

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین (اخرجہ ابن مردویہ وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ بتحقیق جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ وہ لوگ تم ہو اور تمہارے شیعہ ہیں قیامت کے روز خوش اور خوشنود کیے گئے ✽

(۳) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع قول اللہ تعالی ان الذین امنوا و عملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریہ انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جئت الامم یوم القیامۃ تدعون غرا محجلین (اخرجہ ابن مردویہ والخوارزمی فی المناقب والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو نے خدا تعالے کے فرمانے کو نہیں سنا ہے کہ بتحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے نیک اچھے وہی لوگ ہیں سب خلقت سے بہتر۔ وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ میرا اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب قیامت کے روز تمام گروہ حاضر ہونگے تو تم سفید مونہہ اور نورانی ہاتھ اور پاؤں والے پکاری جاؤ گے

(۴) عن عبد اللہ قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المھاجرین والانصار الا من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبک فقد اغضبنی فلما جلس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا علی قال اذانی بنو عمک فقال یا علی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف

ذریاتنا و اشیاعنا عن ایماننا و شمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو سعید فی شرف النبوۃ و محب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے سوا ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آتے ہوئے نظر آئے انکے چہرہ سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اسے غضب دلایا ہے اس نے مجھے غضب دلایا ہے جب جناب امیر آکر بیٹھ گئے حضرت نے ان سے پوچھا یا علی تمہیں کیا ہوا ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کے بنی اعمام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں ؛

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من ھذہ الامۃ سبعون الفا لاحساب علیھم ثم التفت الی علی فقال ھؤلاء شیعتک یا علی وانت امامھم (اخرجہ الشیخ الحرم الحافظ محمد بن یوسف بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری فی درر السمطین فی فضائل علی والبتول والحسنین) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو انکے آگے ہوگا۔

(۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاھلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر وانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ اے علی بتحقیق خدا تعالی نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت خلالی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوھم حولی اشفع لھم ویکونون فی الجنۃ جیرانی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین الی متابعۃ سید المرسلین ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ

الخلفاء وابن اسبوع الاندلسی فی الشفا و ابوسعید عبد الملک بن محمد بن ابراھیم الخرکوشی فی شرح النبوۃ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہوگے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر سفید مونہہ والے میرے اردگرد ہونگے میں انکی شفاعت کرونگا وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے ٭

(۸) عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک ترودن علی الحوض رواء مرویین مبیضۃ وجوھھم وان اعداءک یرودن علی ظماء مقمحین (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع ابراھیم) ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہونگے پورا سیراب ہونا تمہارے مونہہ نورانی سفید ہونگے اور تمہارے دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہونگے ۔

(۹) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق پروردین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضے علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کہ سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے ازواج انکے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دہنے بائیں ہونگے ٭

(۱۰) عن ام سلمۃ قالت ان فاطمۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا علی فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا راسہ قال ابشر یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السنبلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف سر اقدس اٹھا کر ارشاد کیا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے

تنبیہ

ان احادیث کے سوا اور بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے ۔ امامیہ مذہب کے عالم مدعی ہیں کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ہمارا ہی گروہ اکناف عالم میں اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔ اور علماء اہل سنت وجماعت دعویدار ہیں کہ وہ شیعہ اولی ہم ہیں چنانچہ

حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں وشیعۃ اھل البیت ھم اھل السنۃ والجماعۃ لانھم الذین احبوا
ھم کما امرھم اللہ ورسولہ واما غیرھم فاعداءھم فی الحقیقۃ یعنے اہل سنت وجماعت ہی شیعہ اہل بیت
ہیں کیونکہ یہی لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور اہل سنت کے سوا
دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی ایک
رسالہ میں جو فرقہ امامیہ کے جواب میں لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں۔ اہل سنت میگویند مائیم شیعہ اولی و احادیث
در فضل شیعہ واردانند مورد آن مائیم نہ روافض ✣
اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ جس شیعہ گروہ کے فضائل ہیں یہ حدیثیں وارد ہیں انکا کیا اعتقاد تھا کیونکہ کتب
سیر اور تاریخ اور رجال کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین میں جناب امیر علیہ السلام کی ذات با
برکات کی نسبت علی العموم لوگوں کے پانچ مذہب تھے جنکے معتقدات میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔
(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ السیوف گرد نواح بصرہ میں آباد تھا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ
اللہ مسلمان تک بھی نہیں جانتا تھا یہ گروہ ابتدا میں حروریہ کے نام سے مشہور تھا آخر میں خوارج
اور مارقین کے نام سے معروف ہوا ✣
(۲) دوسرا گروہ شام کے نو مسلموں کا تھا جو امیر معاویہؓ اور آل مروان کا طرفدار تھا یہ گروہ جناب
امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجھتے تھے لیکن انکی شان اقدس میں برسر محراب و منبر سب و شتم کرتے
تھے۔ آخر محققین اسلام نے انکو نواصب کا خطاب دیا۔
(۳) تیسرا گروہ جناب امیر کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجھتا تھا مگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم
کا قائل نہیں تھا یہانتک کہ انکو امیر معاویہ کے مساوی سمجھتا تھا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد تر خاتمہ
کردیا کہ اسکا نام تک مشہور نہ ہوا ✣
(۴) چوتھا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دیگر اصحاب سے افضل جانتا تھا
یہی گروہ اہل سنت وجماعت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی سواد اعظم نے دنیا بھر میں فروغ
پایا ✣
(۵) پانچواں گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی
افضل اعلیٰ سمجھتا تھا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تھے اور ابتدا میں امام مالکؒ[1]

---

[1] قال ابو عمر وقف جماعۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک
بن انس ویحیی بن سعید القطان استیعاب

اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونون صاحبون کی
مفاضلہ مین متوقف تھا۔

(۶) چھٹا گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلے سمجھتا تھا اور
تفضلہم علے ترتیب الخلافۃ کا قائل نہین تھا۔ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ اور حضرت عثمان شہید
بے دیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا تھا۔ یہ لوگ تفضیلیہ اور شیعہ اولی کہلائے جاتے تھے۔

(۷) ساتوان گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتا تھا۔ چونکہ ابتداہی سے اہل سنت
کی جماعت کثیر اطراف بلاد مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتوین قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا مین آباد تھا۔ بوجہ تخالف
مذہبی کے اہل سنت اس ساتوین گروہ کو انکے چڑانے کے واسطے انکو رافضی کہنے لگ گئے ❊

شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین حدثنا
شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم الانصار لا یحبہم الا مؤمن) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ و امام مسجد ایشان
بودہ در کوفہ و شعبہ کہ از مشائخ کبار اہل حدیث ست واورا امیر المؤمنین فی الحدیث گفتہ اند ازوی روایت حدیث
کردہ ازینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقادہاے ایشان در زمان سابق باین خرابی و رسوائی کہ حالا
شدہ نبودہ ہست چنانچہ گفتہ اند کہ در آنوقت اعتقاد اینہا زیادہ برین نبودہ کہ امیر المؤمنین علی را بیشتر دوست
میداشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت باین ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلامہ
شیخ نور الحق کا لکھنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علماے اہل سنت بوجہ تنفر مذہبی کے شیخین کے سب کرنے
والون سے مطلق اخذ حدیث نہین کرتے تہے بلکہ خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتے
تہے چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین لکھتے ہین قال ابو داود
لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنے روافض کی گواہی تک قبول نہین کرتے
تہے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قال اما منا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ
اہل الہواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ

پس ثابت ہوا کہ وہ چھٹا گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس
سمجھتا تھا وہی شیعہ اولی کا گروہ تھا جن سے علماے اہل سنت بھی اخذ حدیث مین مضائقہ نہین کرتے تہے
خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین و نیز باید دانست کہ شیعہ
اولی کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند و چون غلاۃ و روافض و زیدیان و

اسماعیلیہ باین لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و عملی گردیدند خوفاً عن التباس الحق
عن الباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را باہل سنت و جماعت ملقب کردند
لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا مین شیعہ کے نام سے مشہور تھے محض ادعا ہے جسکا کوئی ثبوت نہین ملتا
اگر اہل سنت ابتدا مین شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ فرقے کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہین
ان مین سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تہا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلائے جاتے تہے
جو جناب امیرؑ کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تہے۔ ماسوا اسکے اگر اہل سنت ابتداءً شیعہ مشہور ہوتے
تو زیدیہ و اسماعیلیہ بوجہ خصومت کے کبہی اس نام کو اپنے لیئے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند
کرتے۔ علاوہ برین متاخرین اہل سنت ان شیعان اولی کو اعتقاد تفضیل کے باعث سے ہمیشہ بدعتی
کہتے چلے آئے ہین اگر اہلسنت بہی اسی گروہ مین شامل ہوتے تو وہ بیچارے مبتدع کیون قرار دیے
جاتے۔ چنانچہ حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین ترجمہ ابان بن تغلب لکھتے ہین ابان بن تغلب الکوفی
شیعی لکنہ صدوق وقد وثقہ احمد و ابن معین و ابو حاتم و قال کان غالیا و قال الجوزجانی[1]
زائغ مجاهر فللقائل ان يقول كيف ساغ توثيق مبتدع وحد الثقة العدالة والاتقان فكيف يكون

[1] جوزجانی خود تو متعصب خارجی ہین لیکن ابان ابن تغلب کو بوجہ شیعیت کے زائغ اور مجاہر ٹہراتی ہین۔
لسان المیزان مین علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہین وممن ینبغی ان یتوقف فی قبول قولہ فی الجرح
من کان بینہ و بین من جرحہ عداوۃ سببہا الاختلاف فی الاعتقاد فان الحاذق اذا تامل ثلب
ابی اسحاق الجوزجانی لاہل الکوفۃ رای العجب وذلک لشدۃ انحرافہ فی النصب وشہرۃ
اہلہا بالتشیع فتراہ فی جرح من ذکرہ ملبسا ذلق وعبارۃ طلق حتی انہ اخذ ملین مثل
الاعمش وابی نعیم وعبد اللہ بن موسی اساطین الحدیث وارکان الروایۃ الخ
یعنے یہ ضرور ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اس نے کسی شخص کے حق مین اختلاف اعتقاد کی
عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے مین تامل کرنا چاہیے چنانچہ اگر کوئی دانا ابو اسحاق جوزجانی
کی نکتہ چینی کو جو اسنے اہل کوفہ کے نسبت کی ہے تامل کرے۔ تو ایک عجیب معاملہ دیکہیگا۔ کہ
کوفہ کے لوگون مین سے اس نے جس کسیکا ذکر کیا ہے اسکی جرح کرنے مین کسقدر زبان کے تیزی
کو کام مین لایا ہے یہانتک کہ اعمش اور ابو نعیم اور عبد اللہ بن موسے جیسے اساطین حدیث
اور ارکان روایت کو بہی نرم گردانا ہے ❊

علالامن هو صاحب بدعة وجوابه ان البدعة علی ضربین صغری کغلو التشیع اوکالتشیع بلاغلو فلا تحرق فهذا کثیر من التابعین وتابعیهم مع الدین والورع والصدق فلو ذهب حدیث هؤلاء لذهب جملة من اثار النبوة وهذا مفسدة بینة ثم بدعة الکبری کالرفض الکامل والغلو فیه والحط علی ابی بکر وعمر والدعا الی ذلك فهذا النوع لا یحتج به ولا کرامة فیه یعنے ابان بن تغلب کوفہ کا باشندہ شیعہ تہا لیکن صادق تہا ہم کہتے ہین کہ اسکا صدق ہمارے لیے ہے اور اسکی بدعت اسکے لیے ہے۔ امام احمد ابن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم نے اسکو ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع مین غلو کرنے والا تہا۔ جوزجانی ناصبی کہتا ہے وہ حق سے پہرا ہوا۔ اور بدگو تہا۔ قائل کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جاسکتی ہے۔ ثقہ کے لیے عدالت اور اتقان لازم ہے۔ پس جو شخص کہ بدعتی ہو کیونکر عادل ہوسکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت صغری جیسے کہ تشیع مین غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو کے پس یہ نا ملائم نہین ہے کیونکہ ایسی شیعیت تابعین اور تبع تابعین مین دین اور ورع اور صدق کے ساتہہ بکثرت پائی جاتی تہی اگر ان کی احادیث سے ہاتہہ کہینچ لیا جاے۔ تو تمام آثار نبویہ ہاتہہ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے جس سے ایک ظاہری فساد پیدا ہوجائے گا۔ دوسری بدعت کبری ہے جیسے کہ پورا رفض اور اس مین غلو کرنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مرتبہ سے گرانا ایسی قسم کی حاجت نہین ہے۔ اور نہ اس مین کوئی خوبی ہے۔

اس عبارت سے چند امور ہویدا ہوتے ہین۔

اول ۔ یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنے جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ بہ نسبت دوسرے صحابہ کے زیادہ محبت رکہنا) یا غلو تشیع (یعنے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جیسکی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کی ہے والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر وعمر فهو غال فی التشیع) یہ دونو امر اہل سنت کے نزدیک بدعت صغری ہین۔

دوم ۔ یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین مین پایا جاتا تہا۔

سوم ۔ یہ کہ اگر ان شیعان اولی کی روایتون سے دست کشی کی جاے تو آثار نبویہ کے ہاتہہ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے ❊

چہارم ۔ یہ کہ اہل سنت نے صاحبان بدعت کبری یعنے روافض سے اخذ حدیث نہین کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے ❊

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ غلو تشیع (یعنے شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی جسکو متاخرین نے بدعت

صغریٰ قرار دیا ہے جسکی کہاں تک اصلیت ہو۔
بدعت کے معنے ہیں امر محدث فی الدین جسکا ماخذ کتاب وسنت اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا جناب امیر کی فضیلت کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے مقاصد سے قطع نظر کرکے ہم اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ائمہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصح الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں وفیہ اثبات فضیلۃ لعلی ولا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلہ لیس فیہ الدلالۃ لاستخلافہ) یعنے اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ بباعث انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سے انکی خلافت پر استدلال نہیں ہو سکتا۔

حضرت اگر نہیں ہو سکتا نہ ہو ہمارا مطلب تو ثبوت فضیلت ہے سو وہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔
عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنبر فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر فقال ابن ذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یعظم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمۃ طریف بن عبد اللہ الموصلی) ابن جبیر کہتا ہے یعنے جناب امام زین العابدین سے عرض کیا یا سیدی میرے وہب بن الخیر بیان کرتا تھا کہ آپکے والد ماجد جناب امیر نے منبر پر چڑھکر ارشاد کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا ای عقل و الی کجھے ہم کہاں لیجاتے ہیں ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے۔ مومن تو ہمیشہ اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے

صالح بن مہدی المقبلی علم شامخ فی اثار الحق علی الاباء المشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراھم یجرحون المبلل بقول شریک القاضی وقد قیل عندہ معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق و حارب علیا وبقولہ وقد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من ازدا علی علی وھکذا و تراھم یتکلمون الی وکیع واضرابہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دینا وورعا یقولون بتشیع وتشیعہ انما ھو بمثل ذلک مما ذکرنا من غیر ذلک ۔ فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر ۔ فلعمری ما یسلم منصفا الحریج عنہ واما الجیل نوت وسائر من سمی نفسہ بالسنۃ ردیل عنھم فابتدعوا فی الجانب الاخر ووضعوا ما رفع اللہ ورفعوا ما وضع انتہی کلامہ یعنے محدثین سے تعجب ہے کہ وہ

قاضی شریک کی بابت یہ پایا اسکی سی باتون پر جرح کرنے لگے تو ہین۔ چنانچہ ایک دفعہ اسکے پاس ذکر کیا گیا کہ امیر معاویہ حلیم ہین۔ اس نے جواب دیا جو شخص کہ سچا ہر پہ بیوقوف بنجائے اور علی کے ساتھ جنگ کرے وہ حلیم نہین ہوسکتا۔ اسی طرح سے اور ایک دفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے فلانے بہائی کی زیارت کو کیون نہین گیا۔ اس نے کہا جو شخص کہ علی اور عمار پر عیب دہرے وہ ہرگز میرا بہائی نہین ہے۔ کبہی تو دیکہیگا کہ وہی محدثین جنکے کہ ہم اور اسکے امثال کو باوجود دین اور ورع مین انکے اسقدر رفیع الدرجات ہونیکے شیعی کہنے لگتے ہین۔ اور انکا شیعہ پن صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ پن اسیکا نام ہے جو کہ ہمنے ذکر کیا ہے۔ تو مجہے اپنی جوانی کی قسم ہے۔ کہ پہر کوئی منصف مزاج اس سے نہین بچ سکیگا اہلحدیث و نیز وہ لوگ جو اپنی جان کو اہل سنت کہلاتے ہین ان لوگون کو بدعتی ٹہیرانے کا ارادہ کرتے ہین اور خود دوسری طرف بدعت مین گرفتار ہوجاتے ہین۔ اور جس بنیاد کو کہ خدا نے گرایا ہے اسکو بناتے ہین اور جسکو بنایا ہے اس کو گراتے ہین ✤

ان مباحث سے یہ تو ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبع تابعین مین رائج تہا اب ہمکو تہوڑی دیر کے لیے نگاہ اٹہا کر انکے اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکہنا چاہیے کہ یہ غلو تشیع کوئی صاحب ان مین بہی رکہتا تہا یا نہین اگر بعض صحابہ ایسکے قائل نظر آئین تو ایسا اعتقاد جو خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین پایا جاتا ہو اسکو بدعت قرار دینا خود بدعت ٹہریگا۔

حافظ ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بصدد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام تحریر فرماتے ہین روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ہؤلاء علی غیرہ یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ بزرگوار انکو یعنے جناب امیر کو انکے غیر پر فضیلت دیا کرتے تہے۔ اور حافظ ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاج یوسف بن الزکی بن عبد الرحمان بن یوسف المزی الکلبی الشافعی نے بہی اس حدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین نقل کیا ہے ✤

اسکے ماسوا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ نے کتاب المعارف مین جہان پر شیعان علی کا ذکر کیا ہے۔ لکہا ہے

واسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطفیل صاحب رایۃ المختار وکان اٰخر من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ موتا۔ والمختار۔ وابو عبد اللہ الجدلی وزرارہ بن اعین وجابر الجعفی یعنے تشیع مین غلو کرنے والون کے یہ نام ہین۔ ابو الطفیل مختار کا علم بردار جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب دیکہنے والون سے

پیچھے فوت ہوا ہے اور مختار بن ابو عبیدہ ثقفی۔ اور ابو عبد اللہ الجدلی۔ اور زرارہ بن اعین۔ اور جابر الجعفی
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں
وکان ابو الطفیل عامر بن واثلۃ یتشیع فی علی ویفضلہ ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضوان اللہ
عنہما ویترحم علی عثمان رضی اللہ عنہ (یعنے ابو الطفیل عامر بن واثلہ جناب امیر کی شان میں اعتقاد شیعیت
رکھتے تھے اور شیخین یعنے حضرت ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما کی مدح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے۔

ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ خطیب تاریخ بغداد
میں بترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں۔ دخل شریک علی المہدی فقال لہ المہدی ما تقول فی علی بن ابی
طالب قال ما قال فیہ جدک العباس وعبد اللہ قال وما قالا فیہ قال اما العباس فمات وعلی عندہ
افضل الصحابۃ وقد کان یری کبراء المہاجرین یسألون عما ینزل علیہم من النوازل وھو ما احتاج
الی احد حتی لحق باللہ عز وجل واما عبد اللہ فانہ کان یضرب بین یدیہ بسیفین وکان فی
حروبہ رأسا متبعا وقائدا مطاعا فلو کانت امامتہ علی جور کان اول من یقعد عنہا ابوک لعلمہ
بدین اللہ وفقہہ فی احکام فسکت المہدی ولم یمض بعد ھذا المجلس الا قلیل حتی عزل شریک
رحمۃ اللہ علیہ (یعنی قاضی شریک ایک دفعہ مہدی عباسی کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات
میرے دادا حضرت عباس اور عبد اللہ بن عباس انکے حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی تب کہنے لگا وہ کیا کہتے ہیں تو شریک
نے کہا عباس کا مرتے دم تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین جو عبادات میں جو
کچھ مشکل پیش آتی تھی وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی کسی بات میں صحابہ سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں پیش آئی اور عبد اللہ بن عباس تمام حروب صفین میں جناب امیر کے تابع اور انکی فوج کے سردار تھے اگر جناب علی کی امارت ظلم ہوتی تو
سب سے پہلے عبد اللہ بن عباس ہی جو باعث اپنے علم دین اور فقہ فی الاحکام کے انکی شرکت سے کنارہ کش ہو جاتے مہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اور
گفتگو نہایت ہی تھوڑی بات گذرنے پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو قضا کے عہدہ سے معزول کر دیا۔

خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہمکو مبتدع او اہل ہوا قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور خباب بن الارت اور جابر
عبد اللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی اللیثی رضی
اللہ عنہم ورضوا عنہ ہمارے پیشوا ہیں بابی انت وامی لنعم ما قلت یا رسول اللہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم۔

ولنعم ما قال امامنا ابوعبد الله محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمۃ الله علیہ ؎ اذا نحن فضلنا
علیا فاننا + روافض بالتفضیل عند ذوی الجہل + وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ + رمیت
بنصب عند ذکر الفضل + فلا زلت ذا رفض ونصب کلیہما + بحبیہما حتی اوسد فی الرمل +
وایضاً قال ؎ ولو کان الرفض حب آل محمد + فلیشہد الثقلان انی رافض + وقال البیہقی
وانما قال الشافعی ذلک حین نسبہ الخوارج الی الرفض حسدا وبغیا (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر)
کیا اچھا فرمایا ہے ہمارے امام اعظم سیدنا ومولانا حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب ہم جناب
علی علیہ السلام کو فضیلت دیتے ہین کہ ہم بیوقوفون کے نزدیک رافضی ٹھیراے جاتے ہین اور جب ہم حضرت ابوبکر کے فضائل
کو بیان کرتے ہین تو ہم ناصبی قرار دیے جاتے ہین ہم مرتے دم تک ان دونون صاحبون کی محبت مین ہمیشہ رافضی
اور ناصبی ہون ۔ اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رفض ہے تو جن انس گواہ رہین مین رافضی ہون ۔ بیہقی
رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امام شافعی نے یہ اشعار اس وقت تصنیف کیے تھے جبکہ خوارج حسد اور بغی سے انکو
رافضی کہا تھا +
اب ہم ان شیعہ بزرگوارون کے نام کی ایک فہرست مختصر ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ جنکو ایک طرف سے تو بدعتی
قرار دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے ۔ حافظ عبدالرحیم العراقی شرح الفیہ
الحدیث مین لکھتے ہین وکتاب مسلم ملان من الشیعۃ یعنے صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتوں سے مالامال ہے
سیوطی علیہ الرحمۃ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین بخاری اور مسلم کے راویون کے بیان مین لکھتے
ہین اردت ان اسرد اسماء من روی بالتشیع من اخرج لھم البخاری والمسلم او احدھما ۔ وھم اسمعیل
ابن ابان ۔ واسمعیل بن زکریا الخلقانی ۔ وجریر بن عبد الحمید ۔ وابان بن تغلب الکوفی ۔ و
خالد بن مخلد القطوانی ۔ وسعید بن فیروز ۔ وابو البختری ۔ وسعید بن عمرو بن اشوع ۔ و
سعید بن عمیر ۔ وعباد بن العوام ۔ وعبادۃ بن یعقوب ۔ وعبد اللہ بن عیسی بن عبد الرحمن
بن ابی لیلی ۔ وعبد الرزاق بن ہمام صاحب المصنف ۔ وعبد الملک بن اعین ۔ وعبید اللہ بن
موسی العبسی ۔ وعدی بن ثابت الانصاری ۔ وعلی بن الجعد ۔ وعلی بن الہاشم بن البرید
وفضل بن دکین ۔ وفضیل بن مرزوق الکوفی ۔ وفطر بن خلیفہ ۔ ومحمد بن جحادۃ الکوفی ۔ و
محمد بن فضیل بن غزوان ۔ ومالک بن اسمعیل ۔ وابو غسان یحیی بن الجزار ھولاء رموا
بالتشیع انتہی ارادہ کرتا ہون مین کہ شمار کرون نام ان لوگون کے جو کہ تشیع کے ساتھ منسوب ہوے ہین
اور احادیث اخذ کیے ہین ان سے امام بخاری یا امام مسلم نے یا ایک نے ان دونون مین سے اور وہ اسمعیل بن ابان

اور اسمعیل بن زکریا خلقانی - اور جریر بن عبد الحمید الخ

عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری نے المعارف مین بھی ایک فہرست دی ہے و ہو ہذا ۔ الشیعۃ ۔ الحرث الاعور - وصعصعہ بن صوحان - والاصبغ بن نباتہ - وعطیۃ العوفی - وطاوس - والاعمش - وابو اسحاق السبیعی - وابو صادق - وسلمہ بن کہیل - والحکم بن عتیبہ - وسالم بن ابی الجعد - وابراہیم وحبہ بن جوین - وحبیب بن ثابت ومنصور بن معتمر - وسفیان الثوری - شعبہ بن الحجاج - وفطر بن خلیفہ - والحسن بن صالح بن حی - وشریک قاضی وابو اسرائیل - ومحمد بن فضیل - ووکیع - وحمید الرواسی - وزید بن الحباب - والفضل بن دکین - والمسعودی اصغر - وعبید اللہ بن موسی - وجریر بن عبد الحمید - وعبد اللہ بن داؤد - وہشیم - وسلیمان التیمی - وعوف الاعرابی - وجعفر الضبیعی - ویحیی بن سعید القطان - وابن لہیعہ - وہشام بن عمارہ - والمغیرہ صاحب ابراہیم - ومعروف بن خربوذ - وعبد الرزاق - ومعمر - وعلی بن الجعد -

انکے سوا اکثر اور بھی ایمہ حدیث انہین شیعان علی کی قطار مین شمار کیے جاتے تھے - چنانچہ ابن خلکان وفیات الاعیان مین بہ ترجمہ امام نسائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین - الامام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی خرج الی دمشق ودخل فسئل عن معاویۃ وما روی من فضائلہ فقال ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی خصیتیہ حتی خرجوہ من المسجد یعنے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی صاحب سنن کبیر دمشق مین گئے لوگون نے ان سے امیر معاویہؓ کے فضائل کے متعلق سوال کیا - امام نسائی نے جواب دیا کہ مجھے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث کے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے - یاد نہین ہے - دمشق کے لوگون نے امام نسائی کے خصیون پر لاتین مار کر انکو مسجد سے نکالدیا کیونکہ وہ شیعہ پن بیان کر رہے تھے -

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین مصنف مستدرک علی الصحیحین ابو عبد الحاکم کے ترجمہ مین لکھتے ہین - قال ابن طاہر سالت ابا اسمعیل الانصاری عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر کان شدیداً لتعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفا عن معاویۃ وال المتظاہر بذلک ولا یعتذر منہ قلت اما الخرافۃ عن خصوم علی فظاہر واما امر الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی انتہی یعنے ابن طاہر ناقل ہین کہ مینے ابو اسمعیل انصاری سے حاکم کی نسبت استفسار کیا وہ کہنے لگا حاکم حدیث مین ثقہ ہے رافضی خبیث ہے پھر ابن طاہر کہتا ہے کہ حاکم شیعہ مذہب مین سخت متعصب تھا اور تقدیم اور خلافت مین اپنے آپ کو اہل التسنن ظاہر کرتا تھا معاویہ اور اسکی اولاد سے منحرف تھا اور اسیکا اظہار کرتا تھا اور اس مین عذر نہین

کرتا تہا ۔ مین کہتا ہون کہ دشمنان علی سے اسکا انحراف توظاہر ہے لیکن شیخین کی ہر حال مین تعظیم کرتا تہا اسیلیے اسکو شیعہ کہنا چاہیے نہ رافضی +

بعض احباب خیال کرین گے کہ مولف نے اپنا مذہب نہین بتایا ۔ کہ وہ حضرت اہل سنت کا نام لیوا ہے یا امامیہ صاحبان کی جناب سے عقیدت رکہنے والا ہے ۔ اسیلیے یہ خاکسار جو اپنا مسلک کہتا ہے ۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہے +

(۱) جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ سے افضل اور اعلے تہے ۔

(۲) جناب امیر علیہ السلام اور اہل بیت کے بعد بلا شبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے افضل تہے ۔

(۳) عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک صاحب مستحق خلافت تہا ۔ اگر استحقاق خلافت کی نسبت دیکہا جائے تو استحقاق خلافت من حیث النبوۃ کسی کو بہی حاصل نہین تہا ۔ کیونکہ خلافت فی النبوۃ امر محال ہے باقی رہ گئی خلافت فی البقاء اصلاح امت تو عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک کو اسکا استحقاق حاصل تہا جسکو حاصل ہوگئی وہی خلیفہ ہوگیا +

خلافت امر منصوص نہین تہا ۔ اگر ہوتا تو اس قدر جہگڑے کیون پیش آتے اور انصار منا امیر و منکم امیر کیون کہتے آیا مہاجر اس نص کو نہ پیش کرتے +

اب اسکے بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کسکا حق تہا جس وقت کہ ہم یہ بحث کرنے لگین پہلے ہم کو یہ فیصلہ کرلینا چاہیے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست مین جو مختلف اصول استخلاف کے ہین ان مین سے کون سے اصول کی بنا پر ہم یہ فیصلہ کررہے ہین آیا انتخاب کی بنا پر یا وراثت کے اصول پر +

وراثت کا اصول عموماً ہمارے دلون مین جاگزین ہے اور اسیکو نگاہ مین رکہکر فیصلہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین ۔ لیکن وراثت کے اصول کے لحاظ سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی خلافت کا حق نہ حضرت ابوبکر کو حاصل تہا نہ حضرت امیر کو ۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن اور انکے بعد امام حسین کا حق تہا انکے بعد انکی اولاد کا ۔

بلا شبہ عرب کے لیے یہی سب سے بہتر اصول تہا اگر اسکو اختیار کیا جاتا ۔ مگر اندرونی اور بیرونی جماعتون نے جنکا کہ ہم عنقریب ذکر کرینگے کسی کو اسکی طرف ملتفت نہونے دیا ۔ ماسوا اسکے عرب مین اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تہا وہ اس سے بالکل مختلف تہا ۔ نہ پورا جمہوری تہا نہ پورا شخصی ۔ نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی +

حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنا جس واقعہ سے ہوئی اس مین خاص اصول انتخاب وغیرہ کا مرعی نہین کہا گیا۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کو چند ساعتین نہین گذری تہین اور صحابہ کبار تجہیز و تکفین کا فکر کر ہی رہے
تہے کہ انکے پاس خبر آئی۔ کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین اس غرض سے جمع ہوئے ہین کہ اپنے مین سے ایک شخص کو
امیر اور خلیفہ بنالین۔ در حقیقت مدینہ مین منافقانہ بیج جو پہلے سے عبد اللہ بن ابی کے چالون سے بویا ہوا تہا جس
نے ایک دفعہ قریش کے ساتہ انصار کے ایک خفیف سی تکرار ہو جانے پر کہا تہا کہ یہ مصیبت تمنے آپ ہی غیرون کو
بلاکر اور شہر مین بسا کر انپر ڈالی ہے (لائف اوف محمد مولفہ سر ولیم میور صفحہ ٣٠٨) وہ اسوقت
قومی مساوات اور رقیبانہ حقوق کے پردہ مین بار آور ہوا اور اس نے انصار کو جلدی اس امر پر برانگیختہ کیا کہ
خلافت قریش کے ہاتہ مین نہ جاتی رہے۔ چونکہ مدینہ طیبہ کے اصلی باشندے یہی تہے انکو مہاجرین (یعنے مکہ والوں)
کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تہا اور انکو یہ خیال تہا کہ ان وطن سے بہاگے ہوئے لوگون
کو ہمنے اپنے پاس رکہا ہے اور انکی اعانت کی ہے ہمارے انپر احسان ہین یہ ہمارے زیر اطاعت ہوتے چاہئیں
نہ کہ ہم انکے تابع فرمان بنجائین۔ وہ خدا کے رسول کی ذات بابرکات ہی ایسی تہی جسکی غلامی ہم دل و جان سے
کرتے تہے اب انکی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگون پر حکمرانی کا کوئی استحقاق نہین ہے نہایت الامر ہمکو
کو اپنے مین سے اپنا جداگانہ امیر بنالین۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو جو بنی خزرج کا سرگروہ تہا انصار نے بیعت
لیے نامزد بہی کر لیا تہا۔ غرضکہ بقول سر ولیم میور وقت نہایت نازک ہو گیا تہا اور اسلام کا آیندہ اتفاق
معرض خطر مین تہا (دیکہو کتاب انلس اوف ارلی خلافت صفحہ ٢)
حضرت ابوبکر اور عمر یہ سنکر سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑے۔ حضرت ابو عبیدہ رستہ مین انکے ساتہ ہولئے
تینون اصحاب انصار کے مجمع مین جا پہونچے اور وقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے باز رکہنے مین کامیاب
ہوئے۔ انتخاب خلیفہ کی نسبت حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابو عبیدہ مین جو اسوقت حاضر ہین ایک
کو منتخب کر لو۔ حضرت عمر نے عجلت کر کے کہ مبادا انصار مین سے کوئی برگشتہ نہ ہو جائے اور فتنہ برپا نہ ہو جائے
حضرت ابوبکر کے ہاتہ پر بیعت کر لی۔ اور حباب نے بنی خزرج کو برگشتہ کرنے کی بہت کوشش کی مگر بنی اوس
جو انصار مین سے دوسرا گروہ تہا بیعت کر لینے پر کامیاب نہ ہو سکا (دیکہو لائف اوف محمد مولفہ سر ولیم میور
صفحہ ٥١٤) حضرت علی علیہ السلام اسوقت موجود نہین تہے۔ اور نہ ان سے رائے لینے کی مہلت ملی جب
حضرت ابوبکر وہان سے لوٹے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تہے۔ اسلیے شرکت جنازہ سے محروم
رہے جسکا قلق انکو تا مدت العمر باقی رہا ✤
یہ حالت تو اندرونی اسلام کی تہی۔ اب باہر کی حالت عرب مین جوش ارتداد و الحاد پہیلا ہوا تہا۔ ایک حصہ

عرب کے یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے مزاحم تھے۔ دوسری طرف مدعیان نبوت برسر پرخاش تھے۔ چنانچہ جن کی تنبیہ کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسرداری اسامہ بن زید ایک لشکر مدینہ سے باہر نکال چکے تھے۔ خود مسلمانون مین بہی بعض قبائل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے چلے جاتے تھے۔ بعض مولفۃ القلوب اور منافق تذبذب کے بہنور مین گرفتار تھے صرف وہی مسلمان اسلام کی محبت پر ثابت قدم تھے جو فتح مکہ سے پہلے خلعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور جنکے دلپر خدا نے سکینہ اتارا تہا۔ انکی تعداد پندرہ سولہ سو سے زیادہ نہین تہی۔ جن مین بعض مہاجر اور بعض انصار تھے۔ جبکہ ان تہوڑے سے لوگون مین بہی خلافت کی نسبت تکرار ہو رہا تہا۔ اگر عجالۃً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت واقع نہ ہوجاتی اور مہاجر و انصار ایک خلیفہ پر اجماع نہ کر لیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی مین تلوار چل جانے کا احتمال تہا جس سے اسلام کا آیندہ اتفاق بہی ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور اگر ایسے نازک وقت پر حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ مین نہ پہونچ جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی انتظار پر بیٹھے رہتے۔ یا سقیفہ بنی ساعدہ مین پہونچکر بیعت کو تہوڑی دیر کے لیے روکا جاتا تو عظیم تفرقہ امت محمدیہ مین پیدا ہو جاتا۔ پہر جسکی اصلاح اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو دشوار ضرور ہی ہو جاتی۔

اسکے ماسوا اگر ایسے شورشناک وقت مین جناب امیرؑ کے دست مبارک پر بیعت واقع ہو جاتی تو اکثر بنی امیہ جو ابتدا ہی سے جناب امیرؑ سے جلتے رہتے تھے کیونکہ انکے ہاتھون سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ولید جیسے اموی سردار غزوات مین مارے جا چکے تھے ضرور بگڑ جاتے اور اسلام مین تفرقہ ڈالدیتے۔ بہلا بنی امیہ کو اپنے خویش و اقارب کے قاتل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کب گوارا ہو سکتا تہا۔

اگر اس نازک وقت مین اسلام مین کوئی اندرونی جہگڑا جمل اور صفین جیسا برپا ہو جاتا تو بیرونی دشمنان دین اور مرتدان عرب اور مدعیان نبوت کا وضیہ تو درکنار۔ صحابہ کو خانہ جنگیون سے دم بہر کی فرصت نہ ملتی یہی خاص مصلحت تہی جو صحابہ کو جناب امیرؑ کی بیعت سے مانع آئی۔

ان واقعات محققہ سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسکے جی مین آئے سو کہے۔ نہ وہ بزرگوار غاصب تھے۔ اور نہ کسی کا حق چہیننا چاہتے تھے۔ جو کچھ انہون نے کیا وہی مقتضائے وقت تہا۔ انکی نیت بالکل نیک تہی۔ اسی نیک نیتی کے بدولت خدا نے انکو وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کا صلہ عطا فرمایا تہا۔

چونکہ بعض مولفۃ القلوب اور منافقین کے خویش و اقارب سے ذوالفقار حیدری ابہی تک خشک نہین ہوئی تہی اسلیے بنظر حفظ ما تقدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کو چہوڑکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی احتیاط کو مدنظر رکہکر حضرت عمر نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کرنے کا کام مجلس شوریٰ کے سپرد کیا۔

جبکہ تمام لوگ سیرت شیخین کے گرویدہ ہو چکے تھے اسلیے اصحاب شوری یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی اتباع سیرت شیخین رضی اللہ عنہما کا اقرار کر لیں تاکہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل میں آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو چونکہ جناب امیر شیخین رضی اللہ عنہما کو اکثر امور شریعت میں غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بتقاضائے بشریت انسے سرزد ہو جایا کرتی تھیں چنانچہ جنکی نسبت اکثر جناب عمر رضی اللہ عنہ لولا علی لھلک عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس فیہا ابو الحسن اور لا ابقانی اللہ بعدک یا علی فرمایا کرتے تھے۔ اسلیے جناب امیر نے سیرت شیخین کے اتباع کا اقرار نہ کیا۔ اور بخوف وقوع فساد امر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہو گیا +

لیکن اس میں کسی طرح کا شک نہیں کہ حضرت امیر ہمیشہ اپنی خلافت کی خواہاں نہ تھے اور انکی خواہش اس غرض سے تھی کہ انکو دنیوی سلطنت حاصل ہو جائے۔ بلکہ ان کی منشا یہ تھی کہ امور خلافت میں کوئی کوتاہی جو بتقاضائے البشریت اکثر خلفاء سے ظہور میں آتی رہی ہے۔ احیاناً بھی وقوع میں نہ آئے۔

(۳) بے شک ترتیب خلافت اجماعی ہے۔ لیکن فضلہم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہیں چنانچہ حافظ ابن عبد البر استیعاب میں بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں واختلف السلف ایضا فی تفضیل علی و ابی بکر یعنی سلف کا جناب امیر اور حضرت ابو بکر کی باہم فضیلت میں بھی اختلاف تھا۔ فضلہم علی ترتیب الخلافۃ پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کر لیا ہے چنانچہ حافظ موصوف اسی مقام کے نزدیک لکھتا ہے قال ابو عمر وقف جماعۃ من اہل السنۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان واما اختلاف فی السلف فی تفضیل علی وابی بکر فقد ذکر ابن خیثمۃ فی کتابہ من ذلک ما فیہ کفایۃ۔ واہل السنۃ الیوم علی ما ذکرت لک من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر وتقدیم عمر علی عثمان وتقدیم عثمان علی علی وعلی ھذا عامۃ اہل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الا خواص من اجلۃ الفقہاء و ائمۃ العلماء فانہم علی ما ذکرنا عن مالک ویحیی بن سعید القطان وابن معین۔ فہذا ما بین اہل الفقہ والحدیث فی ھذہ المسئلۃ واما اختلاف سائر المسلمین فی ذلک فیطول وقد جمعہ قوم انتہی) پس یہ اسلاف کا اختلاف ایک دلیل روشن ہے کہ فضلہم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہیں ہے +

(۴) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہیں تھے اور بوجہ المجتہد قد یخطی و قد یصیب ان سے فدک کے معاملہ میں خطا فی الاجتہاد واقع ہو گیا ہے۔

(۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص طلب کرنے کے لیے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آچھپے تھے حضرت امیر پر خروج ثابت ہے جس میں آپ کے ساتھ اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے۔ لیکن جنگ جمل میں طلحہ و زبیر دونوں صاحب شریک نہیں ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہو گئے تھے اور ام المومنین بے اختیار معرکہ میں پھنس گئیں تھیں

(۶) کل صحابہ مجتہد نہیں تھے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تھے اور بعض عوام تھے اسکا ذکر ہم امیر معاویہ کی خطا کی بحث میں کرینگے۔

(۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص طلب کرنیکے لیے نہیں لڑے بلکہ خلافت کے لیے لڑے تھے۔ اس میں انسے خطا منکر سرزد ہوئی ہے۔ لیکن وہ اس خطا کی وجہ سے حد صحابیت سے خارج نہیں ہو گئے صحابہ معصوم نہیں تھے اکثر بعض سے بتقاضائے بشریت خطاء منکر وقوع میں آگیا ہے لیکن وہ۔ ایسے خطا کی وجہ سے مورد لعن وطعن نہیں ہو سکتے۔

(۸) حراست حوزہ اسلام اور اصلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت ہے۔ اگر کل امور میں اتباع سنت و ترویج قواعد شریعت ملحوظ خاطر خلیفہ ہے تو خلافت راشدہ ہے ورنہ مملکت عضوضہ ہے۔

(۹) سلطنت نہ نبوت کے لیے امر لازم تھی نہ ولایت کے لیے جبکہ بجز چند نفوس انبیا کے کوئی نبی سلطان وقت نہیں ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کہاں سے لازم سمجھا جا سکتا ہے۔ طالوت ملک صالح تھا۔ لیکن نبی نہیں تھا اسکے عہد میں سموئیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہیں۔

(۱۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شنیع ہے۔ ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتھ ہرگز اس میں اتفاق نہیں کر سکتے۔

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور رضامندی سے خلافت حاصل کی۔ یا اس نازک موقعہ پر جبکہ خانہ جنگیوں کے چھڑ جانے کا احتمال تھا۔ اور جسکے اسباب فراہم ہوتے چلے جاتے تھے مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً اسکو منظور کیا تھا۔ اور جو خطرہ کہ سامنے نظر آرہا تھا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا۔

اسلامی خلافت میں اسوقت آیا کچھ عیش و عشرت کے سامان موجود تھے جنکی کہ انکو طمع پیدا ہو گئی تھی یا کہ ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام تھا۔ کیا وہ سنہری مسہری یا پھولوں سے سجی ہوئی سیج تھی یا کہ کانٹوں کا بچھونا بچھا تھا۔

اب اسکی دست کو دیکھو کہ تمام عرب میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ارتداد و لحاد اور بغاوت پھیل گئی تھی۔

جسکی نسبت ابن خلدون اپنی تاریخ مین لکھتا ہے ارتدت العرب عامۃ وخاصۃ واجتمعوا علی طلیحۃ عوام اسد و طی
وارتدت غطفان وتوقفت ھوازن فامسکوا الصدقۃ وارتدت خواص من بنی سلیم وکذا سائر الناس بکل
مکان ،، وو ثب الاسود بالیمن وو ثب مسیلمۃ بالیمامۃ ثم وثب طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد یدعی کلھم
النبوۃ ،، وتنبات سجاح بنت الحارث من بنی غطفان واتبعھا الھذیل بن عمران فی بنی تغلب و
عقبۃ بن ھلال فی النمر والسلیل بن قیس فی شیبان وزیاد بن بلال واقبلت من الجزیرۃ فی ھذہ الجموع
قاصدۃ المدینۃ یعنے عرب کے قبیلے بعض پورے بعض ادہورے مرتد ہو گئے طلیحہ کی نبوت پر بنی طی اور بنی اسد نے
اتفاق کر لیا۔ اور غطفان مرتد ہو بیٹھے۔ ہوازن کے لوگون نے زکوۃ دینا بند کر لیا۔ بنی سلیم سے بھی بعض مرتد
ہو گئے تھے اسی طرح ہر سب جگہہ کے لوگ بگڑ بیٹھے تھے ،، اور اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بن
خویلد بنی اسد مین نبوت کے دعویدار کہڑے ہو گئے تھے ،، بنی غطفان کی عورت سجاح بنت الحارث نے بھی
نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اور بنی تغلب سے ہذیل بن عمران اور قبیلہ نمر سے عقبہ بن ہلال اور شیبان کے لوگون
مین سے زیاد بن ہلال اسکے ساتھ ہو گئے تھے اور وہ عورت اس جمعیت کے ساتھ جزیرہ سے مدینہ کو چڑہ آئی
تھی ✣

غرضکہ مکہ والے لوگ بھی بگڑنے کو طیار تھے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ مین بھی کیا ہے۔ صرف ایک
مدینہ منورہ باقی رہ گیا تھا ✣

جسکو اسلام کے دشمنون نے چارون طرف سے گھیرا ہوا تھا۔ وہ بھی اندرونی فساد سے معرض خوف و
خطر مین تھا پس ایسے وقت مین حضرت ابوبکرؓ کی زبردست تدبیرون نے نہ صرف اعراب کے بے چین اور پر شر
طبائع کو قابو مین رکھا بلکہ شام اور مصر اور ایران جیسی بڑی سلطنتون کو جولانگاہ اسلام بنا دیا۔

پس اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جا سکتا ہے تو صرف یہ ہو سکتا ہے کہ انہون نے
ایسے شورشناک وقت مین اسلام کو بغاوت سے اور مفسدہ سے کیون بچایا۔ اور کیون وہ اسلامی سلطنت
دنیا مین قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلائے جاتے ہین۔ اور جن کے اخلاق حسنہ اور عمدہ چال
چلن اور بے نظیر حیرت انگیز کارنامونکو گبن اور کارلائل اور سر ولیم میور جیسے عیسائی منصف مزاج مورخ
باوجود تخالف مذہب کے نہایت عزت سے یاد کرتے ہین ✣

نہایت شرم کی بات ہے کہ ان بزرگان دین کی جناب مین گستاخانہ پیش آنے کو اور انکے حق مین کلمات
سنیعہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث نجات سمجھا جاتا ہے۔

( ) خدا کا کلام پاک آواز بلند شہادت دیتا ہے کہ وہ سابق بالاسلام تھے۔ مہاجر تھے۔ بدری تھے

بیعۃ الرضوان مین داخل تہے۔ ان جلیل القدر اسلامیون نے سب سے پہلے بغیر کسی دنیاوی غرض کے خالصاً لوجہ اللہ اسلام قبول کیا تہا۔ اور خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے اپنے خویش و اقارب کو چہوڑکر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جان و مال فدا کیا تہا۔ اور قوم کے ہاتہون سے ظلم و ستم اٹہائے تہے۔ اور اسلام مین فقر و فاقہ کو گوارا کیا تہا +

غرضکہ وہی لوگ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (اور) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (اور) وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض (اور) السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اور) لقد رضی اللہ المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (اور) والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنہم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر (اور) والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (اور) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار (اور) ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کے مصداق تہے +

پس قرآن مجید کے مخالف کونسا ایسا ثبوت قطعی پیش کیا جاتا ہے جس سے ان بزرگون کے نقائص ثابت ہوتے ہین آیا قرآنی نصوص صریحہ کو کوئی حجت باطل کرسکتی ہے! +

، مراتب ریت ذاحمہ کی تہدید کا بے بنیاد الزام رجب کا کہ سر ولیم میور جیسا متعصب مخالف اسلام بہی قائل نہین ہے (دیکہو لائف اوف محمد مصنفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۱۰) ان بزرگون کی طرف عاید کرکے بدگمان ہوجانا نہایت عقل اور انصاف سے بعید ہے +

آیات قرآنیہ یقینی اور انکے احکام قطعی ہین اخبار و آثار ظنیت کے درجہ سے ایک قدم آگے نہین بڑہ سکتے اگرچہ انکے راوی ثقہ ہی کیون نہون۔ پس جو شخص کہ نصوص صریحہ کو چہوڑ کر روایات کا تتبع کرتا ہے وہ گمراہی کے گڑہے مین گرتا ہے +

جن آثار سے صحابہ کے مشاجرات یا شکر رنجیان ثابت ہوتی ہین وہ تو موضوع یا احاد ہین کوئی اثر متواترات کی حد تک تو کیا صحت کے درجہ تک بہی نہین پہونچتا۔ پس ایسے ظنیات اور شکیات اور وہمیات کا تتبع کرکے نصوص قرآنیہ اور دلائل یقینیہ کو جن سے ان صحابہ کے فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہین چہوڑ دینا بالکل دیانت کے برخلاف ہے +

ان قصص و آثار کا یہ حال ہے کہ ایک شخص ایک قصہ کو روایت کرتا ہے سننے والا اسے آنکہ بند کرکے سنتا ہی

پھر اس اصل پر اپنی طرف سے حاشیہ چڑھا کر آگے تیسرے پاس نقل کرتا ہے۔ تیسرا اپنی طرف سے کچھ اور اسپر طرہ لگا کر چوتھے کو سناتا ہے۔ یہانتک کہ اس قصہ کی اصلی حقیقت پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ اور اصل کے مخالف ایک نیا قصہ بنجاتا ہے اور بے سمجھ آدمی اسکو سُنکر اور اس پر یقین کر کے صحابہ کے حق مین بدظن ہوجاتا ہے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے ✤

(سوم) اگر بفرض محال وہ حضرات ایسے ہی تھے جیسے کہ ہمارے امامیہ احباب بیان کرتے ہین۔ تو ہمکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جناب امیرؑ نے انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کیون بیٹھنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن اطہر کے پہلو مین جو روضہ من ریاض الجنۃ ہے کیون دفن ہونے دیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ جناب امیر علیہ السلام نے تقیہ کیا تھا۔ تو یہ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ وہ صاحب جناب امیر جیسے اشجع عرب سے۔ فدک چھین لین۔ خلافت غصب کر لین۔ بیٹی چھین لین۔ گھر جلا دین۔ اور جناب امیر انکا مونھ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاوین۔ کوئی بھی بنی ہاشم سے بعزت نہ آئے۔ اور قومی اور اسلامی ذلت کو روا رکھے جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا سر اقدس کٹا دیا تھا پھر اپنا گھر جلوایا تھا۔ لیکن جناب امیرؑ زندہ ہون اور ان کے سامنے انکا گھر جلا دیا جائے۔ نہایت تعجب کی بات ہے ✤

چہارم۔ جہانتک کہ ہم سچی روایات کا تتبع کرتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آئمہ ہدی علیہم السلام ان بزرگون کو نہایت خیر سے یاد کرتے رہے ہین چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فخریہ ارشاد کیا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرتین یعنے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جنا ہے۔ اسکی وجہ کو عبد الرؤف المناوی طبقات الکبری مین اور ذہبی طبقات الحفاظ مین لکھتے ہین کہ امہ فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر لذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین یعنے جناب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تھا۔ اور قاسم کی والدہ کا نام اسماء بنت عبد الرحمان بن ابی بکر تھا۔ اسی لیے جناب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ابوبکر نے دو بار جنا ہے۔ ظاہر ہے نسب میں انہی کے ساتھ فخر کیا جا سکتا ہے جو قابل فخر ہو ✤

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر و عمر آپ نے فرمایا ہما امامان عادلان کانا علے الحق وماتا علی الحق یعنے وہ دونو امام تھے عادل تھے اور حق پر تھے اور حق پر انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بھی کتاب ادلۃ القیہ فی اثبات تقیہ مطبوعہ لودیانہ ۱۳۰۲ھ مین اسکو تحریر فرما کر اسکے معانی مین ایک طویل الذیل تاویل مدرج کی ہے

لیکن ایسی ہی تاویلین اگر ہر کلام مین پیدا کی جائین تو شاید ہی کسی کلام سے مستقیم معنے پیدا ہو سکین ❊
بحار الانوار مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام حافظ ذہبی کاشف مین ہمارے شیخ المشائخ اجلح بن عبد اللہ الکندی الشیعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین۔ اجلح بن عبد اللہ ابو حجیہ الکندی کان شیعیا وروی عنہ شریک القاضی انہ قال من سب ابابکر وعمر احد الا افتقر او قتل یعنے اجلح بن عبد اللہ الکندی شیعہ مذہب تھے شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ اجلح کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر سب کی ہے وہ یا تو محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا ہے۔ خیر اسکے تو ہم قائل نہین کہ وہ محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا۔ ہماری غرض تو صرف اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اولی سب (یعنے دشنام) شیخین کو بہت برا جانتے تھے۔ اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے خواہ ہمکو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے ❊
ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے خدا کے خاص بندے تھے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ❊

جناب امیر کی محبت کا علامت ایمان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن بعثین علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن ولید فقال اذا التقیتم فعلی علی الناس وان افترقتم فکل واحد منکم علی جندہ قال فلقینا بنی زبید من اھل الیمن فاقتتلنا فظھر المسلمون علی المشرکین فقتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجھہ فقلت ھذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم من بعدی (اخرجہ احمد والنسائی وفی اسنادھما اجلح الکندی

وهو شیعی لکن وثقه ابن معین کما ذکر ابن حجر العسقلانی فی تقریب التهذیب) عبد اللہ بن بریدہ اپنے
والد ماجد بریدہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو فوجین روانہ
فرمائین ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو۔ اور ارشاد کیا کہ اگر کہیں
دونو فوجین جمع ہو جائین۔ تو دونون مین علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو اپنے اپنے لشکر
کے امیر سمجھے جائین۔ ہم اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا پڑے مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون سے مقابلہ
کیا۔ اور بنی زبید کے جوان بچے گرفتار کر لیے علی علیہ السلام نے ان مین سے ایک کنیز کو منتخب کر لیا۔ خالد
بن ولید نے یہ قصہ حضرت کی خدمت مین لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ خط لیکر مین حضرت کے حضور مین جاؤن میں
نے خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی شکایت کی آنحضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے
متغیر ہو گیا۔ مینے عرض کیا مین حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کے
ماتحت کرکے بھیجا تہا۔ اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم گردانا تہا جو کچھ اس نے کہا مینے حضور مین عرض کر دیا
آپنے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑ وہ میرا ہے اور مین اسکا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

(۲) عن بریدة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بریدة ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کا کہ اسکو حکم ہوتا ہے ٭

(۳) عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبریدة ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الحاکم فی المستدرک والضیا فی المختارة والوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعة الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے ٭

(۴) عن علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبریدة ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ بتحقیق علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جو کہ اسکو حکم ہوتا ہے ٭

(۵) اخرج احمد فی المسند حدثنا عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا جعفر بن سلیمان قال

حدثنی یزید الرشک عن مطرف بن عبداللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وامر علیہم علی بن ابی طالب فاصاب جاریۃ فانکروا علیہا فتعاھد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یذکروا امرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قدمنا من سفر بدانا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمنا علیہ قال فدخلوا علیہ فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان علیا قد فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثالث فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا دعوا علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو یعلی فی مسندہ وابن جریر فی تھذیب الآثار وصححہ وقال محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ وقد اخرج الترمذی و قال حسن غریب وابن حبان فی صحیحہ وقال ابن حجر فی اصابۃ فی تمییز الصحابہ وقد اخرجہ الترمذی باسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ واخرجہ ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء والحافظ الذھبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمع الجوامع وصححہ واخرجہ مختصرا ابو داؤد الطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ وابراھیم بن عبید اللہ الوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل العلی اخرجہ ابن ابی شیبہ وصححہ وایضا صحح المتقی فی کنز العمال

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کنیز اپنے تصرف میں لائے پس لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار صاحبوں نے باہم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کرینگے عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ پس وہ لوگ حضرت کے حضور میں آئے ایک شخص انکے درمیان میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ جناب امیر نے یہ فعل کیا تھا حضرت نے اس سے اپنا مونہ پھیر لیا پھر دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ علی نے یہ کچھ کیا تھا حضرت نے اس سے بھی مونہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے اور چوتھے نے بھی اسیطرح سے عرض کیا حضرت نے متوجہ ہوکر تین دفعہ فرمایا۔ تم علی کے پیچھے مت پڑو۔ علی میرا ہے میں

علی کا ہوں وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ✤
اس حدیث کو امام نسائی نے خصائص میں اور ابو یعلے نے مسند میں اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار میں روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری ریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ میں لکھتے ہیں کہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور ابن حبان نے اپنی جامع الصحیح میں اسکی تخریج کی۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ابن حجر بذیل ترجمہ جناب امیر اس حدیث کی نسبت لکھتے ہیں کہ ترمذی نے اس حدیث کو اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور حاکم مستدرک میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اسکو روایت نہیں کیا۔ ابن عدی اور طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں اور فقیہ ابن المغازلی نے مناقب میں اور ابن اثیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ میں اور ابن سبع الاندلسی نے کتاب شفا میں اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں اسکو روایت کیا ہے اور جمع الجوامع میں سیوطی نے اسکے صحیح ہونیکی نسبت لکھا ہے ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے کتاب الفوائد میں اور ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی نے اکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا میں اس حدیث کے خلاصہ کو روایت کیا ہے۔ اور جلال الدین السیوطی کتاب قول الجلی فی فضائل علی میں لکھتے ہیں کہ ابن شیبہ نے اسکے صحیح ہونیکی بابت کہا ہے۔ اور متقی نے بھی کنز العمال میں اسکو صحیح مانا ہے ✤
عن ھبیرۃ بن مریم وسعید بن وھب وحبۃ العرنی وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علیاً ناشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ فقام بضع عشر فشہدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ہبیرہ بن مریم و سعید بن وہب و حبۃ العرنی و زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب امیر نے لوگوں کو قسم دیکر کہا جس نے حضرت سے اس حدیث کو سنا ہو کہ جسکا میں ولی ہوں پس اسکا علی ولی ہے وہ بیان کرے دس اوپر کتنے آدمیوں نے اٹھکر بیان کیا کہ ہمنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں ولی ہوں اسکا علی ولی ہے۔
(۲) روی ابو داؤد الطیالسی حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت ولی کل مومن من بعدی (اخرجہ الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب وقال قال ابو عمر ھذا اسناد لا مطعن فیہ لاحد لصحتہ وثقۃ نقلتہ) وھکذا ذکرہ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی فی تھذیب الکمال امام ابو داؤد الطیالسی اپنی مسند میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمسے ابو عوانہ نے اور ان سے ابو بلج نے اور ان سے عمرو بن

میمون نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ بہ تحقیق جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔
حافظ ابن عبدالبر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اس حدیث کو مع اسناد کے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ امام ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ایسی اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونے کی وجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کر سکتا ہے۔ اور حافظ ابوالحجاج یوسف بن عبداللہ المزی نے بھی تہذیب الکمال میں اسی طرح پر نقل کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ یا علی فیک خمسا فمنعنی واحدۃ واعطانی اربعۃ سالت اللہ ان یجمع علیک امتی فابی علی واعطانی فیک ان اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ انا وانت معی لواء الحمد وانت تحملہ بین یدی تسبق بہ الاولین والاخرین واعطانی انک اخی فی الدنیا والاخرۃ واعطانی ان بیتی مقابلۃ بیتک فی الجنۃ واعطانی فی ترجمۃ عبد الکریم بن ھوازن القشیری انک ولی المومنین من بعدی (اخرجہ الرافعی فی ترجمۃ ابراھیم بن محمد بن عبد اللہ ابو اسحاق الرازی فی کتابہ تاریخ قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ بغداد بسند صحیح والمتقی فی کنز العمال ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی علیہم علیہم السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی میں نے تیرے لیے خدا سے پانچ باتوں کا سوال کیا تھا پروردگار نے ایک بات کو نامنظور کیا اور چار باتیں قبول کی ہیں میں نے خدا سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو تیری امامت پر مجتمع کردے۔ پس خدا نے اسکو نامنظور فرمایا۔ پھر خدا سے میں نے تیرے لیے یہ دعا کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لوا حمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا۔ اور تو سب پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھے گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں نے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہو۔ خدا نے میری اس عرض کو بھی قبول کیا۔ پھر میں نے دعا کی جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اسکو بھی منظور کیا پھر خدا سے میں نے مانگا کہ تو میرے بعد سب مومنوں کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وھب بن حمزۃ قال قدم بریدۃ من الیمن وکان خرج مع ابن ابی طالب فرای منہ جفوۃ فاخذ یذکر علیا وینتقص من حقہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ لا تقل ھذا فھو اولی الناس بکم بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندہ وابونعیم وابن مردویہ وابن الاثیر فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) وہب بن حمزہ سے

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں یمن کو گئے ہوئے تھے وہاں جناب امیر سے انکی شکر رنجی ہوگئی جب وہ واپس آئے تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگے یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی حضرت نے انسے ارشاد کیا یہ بات مت کر علی میرے بعد تم سب سے اولے ہے

(۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی وقال ھذا ولی کل مومن وانا ولیہ (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے کہ یہ ہر ایک مومن کا ولی ہے اور مین اسکا ولی ہون +

(۱۰) عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت نبیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الدیلمی) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین نبی ہون پس علی اسکا ولی ہے +

جناب امیر سے تولا رکھنے کا ثواب

(۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحب ان یحیی حیوتی ویموت موتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فان ربی عزس قضبا تھا بیدہ فلیتول علی بن ابی طالب فانہ لن یخرجکم من ھدی ولن یدخلکم فی الضلالۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن ارقم والحاکم فی المستدرک وابو نعیم والدیلمی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے جیسی زندگانی کرنا چاہتا ہو۔ اور میری موت سی مرنے کی آرزو رکھتا ہو اور جنت مین رہایش کرنے کا طالب ہو جسکا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کیونکہ خدا نے اسکی شاخین اپنے ہاتھ سے لگائی ہین پس چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولا رکھے پس بتحقیق وہ تمہین ہرگز ہدایت سے نہین نکالے گا اور تمکو گمراہی مین نہین ڈالے گا +

(۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی الی من امن بی وبولایۃ علی ابن ابی طالب فھو معی فی الجنۃ فمن تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لائیگا پس وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا جس نے اس سے تولا رکھی اس نے مجھ سے تولا رکھی اور جس نے مجھ سے تولا رکھی اسنے خدا سے تولا رکھی ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری و ابن عباس قالا فی تفسیر قولہ تعالی وقفوھم انھم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والدیلمی) ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ وقفوہم انہم مسئولون جناب امیر کے حق مین وارد ہوی ہے کہ کھڑا کرو ان لوگون کو ابھی ان سے پوچھنا ہے قیامت کے روز علی کی ولایت سے +

(۴) قیل لما حضرت عبد اللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب) کہتے ہین کہ جب جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ دعا مانگنے لگے اے پروردگار علی کی ولایت کے سبب سے تیرا تقرب چاہتا ہون +

جناب امیر کے تولا کے بغیر کوئی صراط سے گذر نہین سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی جسر جہنم ما جازھا احد حتی کانت معہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الحاکمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ تعالی سب اگلے پچھلے لوگون کو جمع کریگا اور جہنم پر صراط کو نصب کریگا کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کی پروانہ راہداری کے سوا نہین گذر سکیگا +

(۲) عن الحسن البصری مرفوعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یقعد علی بن ابی طالب علی الفردوس وھو جبل قد علا علی الجنۃ وفوقہ عرش رب العلمین وھو جالس علی کرسی من نور یجری بین یدیہ التسنیم لا یجوز احد الصراط الا ومعہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب وولایۃ اھل بیتہ یشرف علی الجنۃ فیدخل محبیہ الجنۃ ومبغضیہ النار (اخرجہ الخوارزمی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کے ایک پہاڑ فردوس نام پر جسپر کہ خدا کا عرش ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہوگا اسکے سامنے نہر تسنیم بہتی ہوگی علی بن ابی طالب اور اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہو کر نہین گذر سکیگا وہ جنت پر جھانک کر دیکھے گا۔ اور اپنے دوستون کو اس مین داخل کریگا اور اپنے دشمنون کو دوزخ مین دھکیلیگا

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجھہ فقال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب لہ علی الجواز (اخرجہ ابن السمان) قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر الصدیق حضرت امیر علیہ

السلام سے ملے اور جناب امیر کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت امیرؑ نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں ابوبکر کہنے لگے میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گذر سکیگا +

عن مجاهد عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب یوم القیامۃ علی الحوض لا یدخل الجنۃ یوم القیامۃ الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) مجاہد نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابیطالب حوض پر ہونگے نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی جب تک کہ اسکے ہاتھ میں پروانہ راہداری کا ہو حضرت علی بن ابیطالب کا۔

جناب امیر علیہ السلام کا مولای مومنین ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ یہ حدیث بطرق کثیرہ مروی ہوئی کہ بعض محدثین نے انکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کی ہیں +

(۱) سب سے اول امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی ۳۱۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک نے جنکی نسبت حافظ سیوطی کتاب التنبیہ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ میں لکھتے ہیں قال ابن خزیمۃ ما اعلم علی الارض اعلم من جریر) اس حدیث کو پچھتر طریقوں سے روایت کر کے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام کتاب الولایۃ رکھا ہے جسکی کثرت طرق کو دیکھکر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہیں الف محمد بن جریر فیہ کتابا ووقفت علیہ فاندہشت لکثرۃ طرقہ یعنے اس حدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے میں اسکے کثرت طرق کو دیکھکر بیہوش ہوگیا +

(۲) انکے بعد حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بابن عقدہ نے جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد میں بیان کرتے ہیں ۳۳۳ھ میں اس حدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام حدیث الموالاۃ رکھا ہے اور ایک سو اٹھائیس طریقوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ النسائی والترمذی وکثیر الطرق جدا وقد استوعبہا ابن عقدۃ فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدہا صحاح وحسان یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسکے بہت سے طریقے ہیں ابن عقدہ نے ایک کتاب میں اسکے طریقوں کو جمع کیا ہے جسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں +

(۳) پھر علامہ ابوالقاسم عبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی المتوفی سنہ [illegible] نے اس حدیث کے اسناد کو ایک بارہ جزء کے رسالہ مین جمع کرکے اسکا نام دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ رکھا ۔

(۴) پھر علامہ ابو سعید مسعود بن ناصر السجزی السجستانی المتوفی سنہ ۴۷۷ھ نے اس حدیث کو ایک سو بیس صحابہؓ سے روایت کرکے سترہ جزء کا رسالہ لکھا اور اسکا نام درایۃ حدیث الولایۃ رکھا ۔

(۵) پھر حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ نے ایک رسالہ مین اس حدیث کے طریقون کو جمع کیا ہے چنانچہ مفتاح کنز الدقائق مین بذیل ترجمہ صحیح عبد اللہ بن الحاکم لکھتے ہین واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ و قد افردت ذالک ایضاً

انکے ماسوا بعض ائمہ حدیث نے ان سے بھی بڑھکر اس حدیث کے طریقون کے جمع کرنے مین اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابو المعالی جوینی سے نقل کرتے ہین انہ کان یتعجب ویقول شاہدت مجلدا ببغداد فی ید صحاف فیہ روایات ہذا الخبر مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسع والعشرون یعنے ابو المعالی جوینی تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مینے بغداد مین صحافون کے پاس اس حدیث کی روایتون کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اوسپر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقون کے متعلق یہ اٹھائیسوین جلد ہے اسکے بعد انتیسوین جلد لکھی جائیگی ۔

ان صحابہ کرام کے نام جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

قال ابن العقدۃ فی کتاب الموالاۃ ہذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم الغدیر (۱) ابوبکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبید اللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبد الرحمن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبد المطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبد اللہ بن العباس (۱۳) عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبد اللہ مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن زرارہ الانصاری (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۰) ابوایوب انصاری (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری (۲۲) عثمان بن حنیف (۲۳) حذیفہ بن الیمان (۲۴) عبد اللہ بن عمر (۲۵) البراء بن عازب الانصاری (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری (۲۷) سمرۃ بن جندب (۲۸) سلمۃ بن الاکوع الاسلمی (۲۹) زید بن ثابت الانصاری (۳۰) ابو یعلی الانصاری (۳۱) ابو قدامۃ الانصاری (۳۲) سہل بن سعد الانصاری (۳۳) عدی بن حاتم الطائی

(۳۴) ثابت بن زید بن ودیعہ (۳۵) کعب بن عجرہ الانصاری (۳۶) ابو الہیثم بن التیہان الانصاری
(۳۷) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزہری (۳۸) المقداد بن عمرو الکندی (۳۹) عمر بن ابی سلمہ (۴۰)
عبداللہ بن ابی سفیان المخزومی (۴۱) عمران بن حصین الخزاعی (۴۲) بریدہ بن الحصیب الاسلمی (۴۳)
ابو سعید الخدری (۴۴) جابر بن عبداللہ الانصاری (۴۵) جریر بن عبداللہ البجلی (۴۶) زید بن
ارقم الانصاری (۴۷) حذیفہ بن اسید (۴۸) عمرو بن الحمق الخزاعی (۴۹) زید بن حارثۃ
الانصاری (۵۰) مالک بن الحویرث (۵۱) ابو سلیمان جابر بن سمرۃ السوائی (۵۲) عبداللہ بن
ثابت الانصاری (۵۳) حبشی بن جنادۃ السلولی (۵۴) ضمیرۃ الاسدی (۵۵) عبید اللہ بن
عازب الانصاری (۵۶) عمرو بن مرۃ (۵۷) عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی (۵۸) زید بن شراحیل
الانصاری (۵۹) عبداللہ بن بشیر المازنی (۶۰) النعمان بن عجلان الانصاری (۶۱) عبدالرحمن
بن نعیم الدیلمی (۶۲) ابو الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۶۳) ابو فضالۃ الانصاری
(۶۴) عطیۃ بن بشر المازنی (۶۵) عامر بن ابی لیلی الغفاری (۶۶) ابو الطفیل عامر بن واثلۃ
الکنانی (۶۷) عبدالرحمن بن عبد رب الانصاری (۶۸) حسان بن ثابت الانصاری (۶۹)
سعد بن جنادۃ العوفی (۷۰) عامر بن عمیر العوفی (۷۱) عبداللہ بن یامیل (۷۲) حبہ بن جوین
العرنی (۷۳) عقبہ بن عامر الجہنی (۷۴) ابو ذویب الشاعر (۷۵) ابو شریح الخزاعی (۷۶) ابو
جحیفہ وہب بن عبداللہ السوائی (۷۷) ابو امامۃ الصدی بن عجلان الباہلی (۷۸) عامر بن
لیلی بن ضمرۃ (۷۹) جندب بن سفیان العلقی البجلی (۸۰) اسامہ بن زید بن حارثۃ الکلبی (۸۱)
وحشی بن الحرب (۸۲) قیس بن ثابت بن شماس الانصاری (۸۳) عبدالرحمن بن مدلج (۸۴)
حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی (۸۵) انس بن مالک الانصاری (۸۶) ابو ہریرہ الدوسی (۸۷)
فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۸) عائشہ بنت ابی بکر ام المومنین (۸۹) ام سلمہ ام المومنین
(۹۰) ام ہانی بنت ابی طالب (۹۱) فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب (۹۲) اسماء بنت عمیس الخثعمیہ
(۹۳) جبلہ بن عمرو الانصاری (۹۴) ابو برزہ نضلہ بن عبید الانصاری (۹۵) ابو رافع مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۹۶) ابو عمرہ بن عمرو بن محصن الانصاری (۹۷) ناجیہ بن عمر
الخزاعی (۹۸) ابو زینب بن عوف الانصاری (۹۹) یعلی بن مرۃ ثقفی (۱۰۰) سعید بن سعد
بن عبادۃ الانصاری (۱۰۱) ابو سریحۃ الغفاری رضی اللہ عنہم ثم ذکر بن عقدۃ ثمانیۃ وعشرین
رجلا من الصحابۃ لم یدرکہم ولم یذکر اسمائہم یعنی ابن عقدہ نے اٹھائیس صحابیوں کا ذکر کیا ہے جنکا نام نہیں لکھا

ان ائمہ حدیث کے نام جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے مع سنہ وفات

تنبیہ اس حدیث کو بخاری اور مسلم اللہ واقدی اور ابوداؤد کے سوا ہر طبقہ کے محدثین کی ایک جماعت کثیر نے روایت کیا ہے جنکے اسماء مع سنہ وفات درج ذیل ہیں +

نمبر	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱	ابن شہاب الزہری استاد امام مالکؒ	سنہ ۱۲۵	۱۲	علی بن محمد الطنافسی	سنہ ۲۳۳
۲	محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ رح	سنہ ۱۵۱ یا ۱۵۲	۱۳	ہدبہ بن خالد البصری	سنہ ۲۳۵ یا ۲۳۶
۳	معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی	سنہ ۱۵۲ یا ۱۵۳	۱۴	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی	سنہ ۲۳۵
۴	اسرائیل بن یونس السبیعی ابو یوسف الکوفی	سنہ ۱۶۲ یا ۱۶۳	۱۵	عبید اللہ بن عمر القواریری	سنہ ۲۳۵
۵	شریک بن عبد اللہ القاضی رح	سنہ ۱۷۷	۱۶	اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف بابن راہویہ	سنہ ۲۳۸
۶	محمد بن جعفر المدنی المعروف بغندر	سنہ ۱۹۳			
۷	ابو وکیع ابن الجراح بن ملیح الرواسی	سنہ ۱۹۷	۱۷	عثمان بن محمد بن ابو الحسن بن ابی شیبہ	سنہ ۲۳۹
۸	عبد اللہ بن نمیر الہمدانی	سنہ ۱۹۹	۱۸	قتیبہ بن سعید البلخی	سنہ ۲۴۰
۱	محمد بن عبد اللہ ابو احمد الزبیری الحبال	سنہ ۲۰۳	۱۹	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۱
۲	یحییٰ بن آدم بن سلیمان الاموی	سنہ ۲۰۳	۲۰	ہارون بن عبد اللہ ابو موسیٰ الحمال	سنہ ۲۴۳
۳	امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی	سنہ ۲۰۴	۲۱	محمد بن بشار العبدی	سنہ ۲۵۲
۴	اسود بن عامر بن شاذان الشامی	سنہ ۲۰۸	۲۲	محمد بن المثنیٰ ابو موسیٰ العنزی	سنہ ۲۵۲
۵	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	سنہ ۲۱۱	۲۳	الحسن بن عرفۃ العبدی	سنہ ۲۵۷
۶	حسین بن محمد المروزی	سنہ ۲۱۳	۲۴	حجاج بن یوسف الشاعر البغدادی	سنہ ۲۵۹
۷	فضل بن دکین ابو نعیم الکوفی	سنہ ۲۱۸ یا ۲۱۹	۲۵	اسمٰعیل بن عبد اللہ الاصبہانی الملقب بسمویہ	سنہ ۲۶۷
۸	عفان بن مسلم الصفار	سنہ ۲۲۰	۲۶	حسن بن علی بن عفان العامری	سنہ ۲۷۰
۹	سعید بن منصور الخراسانی	سنہ ۲۲۷	۲۷	محمد بن یحییٰ الذہلی	سنہ ۲۵۹
۱۰	ابراہیم بن الحجاج	سنہ ۲۳۱ یا ۲۳۲	۲۸	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی صاحب السنن	سنہ ۲۷۳
۱۱	یحییٰ بن حکیم الازدی	سنہ ۲۳۱	۲۹	احمد بن یحییٰ البلاذری	سنہ ۲۷۹

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سن وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سن وفات
۳۰	عبداللہ بن مسلم الدینوری المعروف بابن قتیبہ	سنہ ۲۷۶	۱۶	احمد بن جعفر القطیعی	سنہ ۳۶۸
۳۱	محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب الصحیح	سنہ ۲۷۹	۱۷	علی بن عمر الدارقطنی	سنہ ۳۸۵
۳۲	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بابن عاصم	سنہ ۲۸۷	۱۸	عبیداللہ بن عبداللہ المعروف بابن بطہ	سنہ ۳۸۷
۳۳	زکریا بن یحییٰ السجزی الخیاط	سنہ ۲۸۹	۱۹	محمد بن عبدالرحمٰن المخلص الذہبی	سنہ ۳۹۳
۳۴	عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	سنہ ۲۹۰	۲۰	ابو عبداللہ الحاکم صاحب مستدرک	سنہ ۴۰۰
۳۵	احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	سنہ ۲۹۲	۱	عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی	سنہ ۴۰۷
۱	محمد بن شعیب النسائی صاحب السنن	سنہ ۳۰۳	۲	احمد بن عبدالرحمٰن بن احمد الفارسی	
۲	حسن بن سفیان النسوی	سنہ ۳۰۳		الشیرازی	سنہ ۴۰۷
۳	احمد بن علی ابو یعلی الموصلی	سنہ ۳۰۷	۳	احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی	سنہ ۴۱۰
۴	محمد بن جریر الطبری	سنہ ۳۱۰	۴	احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی مسکویہ	سنہ ۴۲۱
۵	عبداللہ بن محمد ابو القاسم البغوی	سنہ ۳۱۷	۵	احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی	سنہ ۴۲۷
۶	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبداللہ		۶	احمد بن عبداللہ ابو نعیم الاصبہانی	سنہ ۴۳۰
	الزاہد الحکیم الترمذی	سنہ	۷	اسمٰعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ	
۷	احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی	سنہ ۳۲۱		الرازی المعروف بابن السمان	سنہ ۴۴۵
۸	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر القرطبی	سنہ ۳۲۶	۸	احمد بن حسین بن علی البیہقی	سنہ ۴۵۸
۹	حسین بن اسمٰعیل المحاملی	سنہ ۳۳۰	۹	یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر	
۱۰	ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف			النمری القرطبی صاحب الاستیعاب	سنہ ۴۶۳
	بابن عقدہ	سنہ ۳۳۳	۱۰	احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی	سنہ ۴۶۳
۱۱	یحییٰ بن عبداللہ العنبری	سنہ ۳۴۴	۱۱	علی بن احمد ابو الحسن الواحدی	سنہ ۴۶۸
۱۲	دعلج بن احمد السجزی	سنہ ۳۵۱	۱۲	مسعود بن ناصر السجستانی	سنہ ۴۷۷
۱۳	محمد بن عبداللہ البزاز الشافعی	سنہ ۳۵۴	۱۳	علی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی	سنہ ۴۸۳
۱۴	محمد بن حبان البستی	سنہ ۳۵۴	۱۴	عبیداللہ بن عبداللہ ابو القاسم الحسکانی	سنہ
۱۵	سلیمان بن احمد الطبری	سنہ ۳۶۰	۱۵	علی بن الحسن بن الحسین الخلعی	سنہ ۴۹۲

نمبر شمار	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱	امام محمد غزالی رح	سنہ ۵۰۵	۶	یوسف بن محمد ابو الحجاج البلوی المعروف	
۲	الحسین بن مسعود البغوی	سنہ ۵۱۶		بابن الشیخ	سنہ
۳	رزین بن معاویہ العبدری	سنہ ۵۳۵	۷	یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی	سنہ ۶۵۴
۴	احمد بن محمد العاصمی	سنہ	۸	محمد بن یوسف الکنجی الشافعی	سنہ ۶۵۸
۵	محمود بن عمر الزمخشری صاحب الکشاف	سنہ ۵۳۷	۹	عبد الرزاق بن رزق اللہ الرسعنی	سنہ ۶۶۱
۶	محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	سنہ	۱۰	یحیے بن شرف النووی	سنہ ۶۷۱
۷	عبد الکریم بن محمد بن ابو سعد المروزی السمعانی	سنہ ۵۶۲	۱۱	احمد بن عبد اللہ محب الدین الطبری المکی	سنہ ۶۹۴
۸	موفق بن احمد ابو المؤید المعروف باخطب		۱۲	ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی	سنہ
	خوارزم	سنہ ۵۶۸	۱۳	محمد بن احمد الفرغانی	سنہ ۶۹۹
۹	عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا	سنہ	۱	ابراہیم بن محمد الحموینی	سنہ ۷۲۲
۱۰	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن		۲	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ السمنانی	سنہ ۷۳۶
	عساکر الدمشقی	سنہ ۵۷۱	۳	یوسف بن عبد الرحمن المزی	سنہ ۷۴۲
۱۱	محمد بن عمر بن احمد بن موسی المدینی الاصبہانی	سنہ ۵۸۱	۴	محمد بن احمد الذہبی	سنہ ۷۴۸
۱۲	فضل اللہ بن ابی سعید الحسنی التورپشتی	سنہ	۵	حسن بن حسین نظام الدین الاعرج	
۱۳	اسعد بن محمود بن خلف ابو الفتح العجلی	سنہ ۶۰۰		النیساپوری صاحب التفسیر	سنہ
۱	امام محمد بن عمر الملقب بفخر الدین الرازی		۶	محمد بن عبد اللہ ولی الدین الخطیب البغدادی	سنہ
	صاحب تفسیر کبیر	سنہ ۶۰۶	۷	عمر بن مظفر بن عمر ابو حفص المعری الحلبی	
۲	مبارک بن محمد بن محمد ابو السعادات المعروف			الشہیر بابن الوردی	سنہ ۷۴۹
	بابن الاثیر الجزری	سنہ ۶۰۶	۸	احمد بن عبد القادر بن مکتوم تاج الدین	
۳	علی بن محمد بن محمد بن عبد الکریم الجزری			القیسی النحوی	سنہ ۷۴۹
	ابو الحسن المعروف بابن الاثیر	سنہ ۶۳۰	۹	محمد بن یوسف الزرندی	سنہ ۷۹۲
۴	محمد بن عبد الواحد المقدسی الحنبلی	سنہ ۶۴۳	۱۰	محمد بن مسعود الکازرونی	سنہ ۷۵۸
۵	محمد بن طلحہ النصیبی	سنہ ۶۵۲	۱۱	عبد اللہ بن اسعد الیمنی الیافعی	سنہ ۷۶۸

چھٹی صدی

ساتویں صدی

آٹھویں صدی

شمار	اسامی مخرجین حدیث غدیر	سنه وفات
۱۲	اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر	سنه ۷۷۴
۱۳	عمر بن الحسن ابو حفص المراغی	سنه ۷۷۸
۱۴	علی بن شهاب الدین الهمدانی	سنه ۷۸۶
۱۵	محمد بن عبدالله بن احمد المقدسی	سنه ۷۸۹
۱	محمد بن محمد المعروف بخواجه پارسا	سنه ۸۲۲
۲	محمد بن محمد شمس الدین الجزری صاحب حصن حصین	سنه ۸۳۳
۳	احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی	سنه ۸۴۵
۴	شهاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	سنه ۸۴۹
۵	احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی	سنه ۸۵۲
۶	علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ المالکی	سنه ۸۵۵
۷	محمد بن احمد العینی الحنفی شارح بخاری	سنه ۸۵۵
۸	حسین بن معین الدین الیزدی المیبدی	سنه ۸۷۰
۹	عبدالله بن عبدالرحمن المشهور باصیل الدین محدث	سنه ۸۸۳
۱۱	فضل الله بن روزبهان بن فضل الله الخنجی الشیرازی	سنه —
۱	علی بن عبدالله نور الدین السمهودی الشافعی	سنه ۹۱۱
۲	عبدالرحمن بن ابی بکر المعروف بجلال الدین السیوطی	سنه ۹۱۱
۳	عطاء الله بن فضل الله الشیرازی المعروف بجمال الدین المحدث	سنه —
۴	عبدالوهاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	سنه ۹۳۲
۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد الهیتمی المکی	سنه ۹۷۳
۶	علی بن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال	سنه ۹۷۵
۷	محمد طاهر الفتنی صاحب مجمع البحار	سنه ۹۸۱
۸	میرزا مخدوم بن عبدالباقی	سنه ۹۹۵
۱	علی بن سلطان محمد الهروی المعروف بملا علی القاری	سنه ۱۰۱۴
۲	محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین المناوی	سنه ۱۰۳۱
۳	الشیخ عبدالله العیدروس الیمنی	سنه ۱۰۴۱
۴	محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی	سنه —
۵	علی بن ابراهیم بن احمد بن علی نور الدین الحلبی	سنه ۱۰۴۴
۶	احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی	سنه ۱۰۴۷
۷	الشیخ عبدالحق محدث الدهلوی	سنه ۱۰۵۲
۸	محمد بن محمد المصری	سنه —
۹	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب بالمحبوب العالم	سنه —
۱۰	صالح بن مهدی المقبلی	سنه —
۱	محمد بن عبدالرسول البرزنجی المدنی	سنه ۱۱۳۰

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۲	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	سنہ	۸	ابراہیم بن ارعی بن عطیہ الشبرخیتی	
۳	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی	سنہ		المالکی	سنہ
۴	محمد صدر عالم صاحب معارج	سنہ	۹	احمد بن عبد القادر العجلی	سنہ
۵	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم		۱۰	مولانا رشید الدین خان الدہلوی	سنہ
	محدث الدہلوی	سنہ ۱۱۷۶	۱۱	مولوی محمد مبین لکھنوی	•
۶	محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی		۱۲	محمد سالم البخاری الدہلوی	•
	الصنعانی	سنہ ۱۱۸۲	۱۳	مولوی ولی اللہ لکھنوی	•
۷	محمد بن علی الصبان	سنہ	۱۴	مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	•

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ متواتر ہونا

(۱) قال مرزا محمد معتمد خان فی نزل الابرار بعد ذکر حدیث الغدیر۔ ھذا حدیث صحیح مشہور لم یتکلم فی صحتہ الا متعصب جاحد لا اعتبار بقولہ مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار میں حدیث غدیر کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت میں متعصب منکر کے سوا کسی نے کلام نہیں کیا ہے اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہیں ہے +

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب فی ذکر حدیث الغدیر۔ ولا عبرۃ بمن حاول تضعیفہ ممن لا اطلاع لہ فی ھذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین اسنی المطالب میں بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والے کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسکو اس علم حدیث میں کچھ بھی خبر نہیں ہے +

(۳) قال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذلک ایضا حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہیں کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے لیے بہت سے طریقے کھرے ہیں میں نے ایک مستقل رسالہ میں اسکی تفریق کی

(۴) قال الملا علی القاری فی المرقاۃ ان ھذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواترا ملا علی قاری مشکوۃ کی شرح مرقاۃ میں لکھتے ہیں بے شک یہ حدیث صحیح ہے جس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے

بلکہ بعض حافظان حدیث نے اسکو متواترات میں سے شمار کیا ہے ✦

(۵) قال جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری فی الاربعین هذا الحدیث متواتر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ جمع کثیر وجم غفیر من الصحابۃ حافظ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی نیسابوری اربعین میں لکھتے ہیں یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایت ہوئی ہے ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اسکو روایت کیا ہے ✦

(۶) قال العلامۃ ضیاء الدین صالح بن المهدی المقبلی فی کتابہ المسمی بابحاث المسددۃ فی فنون المتعددۃ من شواهد ذلك ما ورد فی حق علی فی الجنۃ وهو علی حدتہ متواتر معنی واشهرها ثم حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ علامہ ضیاء الدین صالح بن المهدی المقبلی کتاب ابحاث مسددہ میں لکھتے ہیں انھیں احادیث کی قسم میں سے وہ حدیث جو جناب امیر کے قطعی جنتی ہونے کی نسبت وارد ہوئی ہے جو اپنی حد میں سے متواتر ہے۔ اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ان احادیث میں سے ہے جو معنے نہایت صحیح اور روایۃً نہایت مشہور ہیں ✦

(۷) قال عبد الرؤف المناوی فی التیسیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ احمد وغیرہ ورجال احمد ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر وهذا ذکرہ علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراهیم العزیزی فی سراج المنیر عبد الرؤف المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیوطی میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے بھی سراج المنیر شرح جامع صغیر میں اسکا اسیطرح سے ذکر کیا ہے ✦

(۸) وهذا الحدیث اخرجہ السیوطی فی الفوائد المتکاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وفی الازهار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وعلی المتقی فی مختصر قطف الازهار اس حدیث کو حافظ جلال الدین سیوطی نے فوائد متکاثرہ اور ازہار متناثرہ میں لکھا ہے اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار میں لکھا ہے اور ان کتابوں میں ان دونو صاحبوں نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

(۹) قال الحافظ نور الدین علی بن ابراهیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابہ المسمی بانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون هذا الحدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحتہ کابی داود وابی حاتم الرازی حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی انسان العیون میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح اور حسان سے روایت ہوئی ہے ابو داؤد اور ابو حاتم رازی

کے اقوال جنہوں نے اس حدیث میں قدح کی ہے التفات کے قابل نہیں ہیں +

(۱۰) قال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی هذا الحدیث تلقته الامة بالقبول وهو موافق للاصول
حافظ احمد بن محمد العاصمی زین الفتی میں لکھتے ہیں اس حدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے +

(۱۱) قال الحافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی الصراط السوی قال حافظ الذهبی
هذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرنا جمهور اهل السنة والجماعة حافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اسپر جمہور اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے +

(۱۲) قال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حدیث صحیح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی عنه نحو
مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تفرد علی رضی الله عنه بهذه الفضیلة لم یشرکه احد
(اخرجه الفقیه ابن المغازلی فی المناقب) حافظ ابو القاسم فضل بن محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور سو آدمی نے اس حدیث کو حضور سے روایت کیا ہے میں کوئی قسم کی علت اسمیں نہیں پاتا جناب علی اس فضیلت میں یکہ ہیں کوئی صحابی اسمیں آپ کا شریک نہیں ہے۔

(۱۳) قال الحافظ ابن حجر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه الترمذی والنسائی وهو کثیر الطرق جدا
وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان (صواعق محرقه) خاتم المحدثین ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ من کنت مولاه فعلی مولاه کی حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے طریقے کثرت سے ہیں ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب انکو جمع کیا ہے اور اسکی اکثر سندیں صحیح اور حسن ہیں +

(۱۴) قال الشیخ عبد الحق فی اللمعات هذا حدیث صحیح لا مریة فیه وقد اخرجه جماعة کالترمذی والنسائی
واحمد وطرقه کثیرة جدا رواه ستة عشر صحابیا وفی روایة احمد انه سمعه من النبی صلی الله علیه وسلم ثلثون
صحابیا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی ایام خلافته وکثیر من اسانیده صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح
فی صحته شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں یہ صحیح حدیث ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت جیسے کہ ترمذی اور نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اسکی تخریج کی ہے اور اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں سولہ صحابیوں نے اسکو روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے سنا ہے

اور جبکہ اپنے ایام خلافت مین جناب امیر نے تنازع کیا تو ان لوگون نے اسحدیث کی نسبت گواہی دی تھی اور اسکی سندین اکثر صحیح اور حسن ہین اور جس شخص نے کہ اسکی صحت مین کلام کیا ہے اسکے قول کا اعتبار نہین ٭

(۱۵) قال میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی فی نواقض الروافض فان تسألنی عن حدیث الغدیر المتواتر ذکرت لک الملخص الذی ذکرہ مفیدہم میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نواقض الروافض مین لکھتے ہین اگر تو مجھ سے حدیث غدیر متواتر کی نسبت سوال کرے تو مین تجھ سے اسکا ملخص بیان کرتا ہون ٭

(۱۶) قال محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی فی کتابہ الروضۃ الندیہ وحدیث غدیر متواتر عند اکثر ائمۃ الحدیث محمد بن اسمعیل صلاح الامیر یمنی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ مین تحریر کرتے ہین کہ حدیث غدیر اکثر ائمہ کے نزدیک متواتر ہے ٭

(۱۷) قال محمد صدر عالم فی معارج العلی ثم اعلم ان حدیث الموالاۃ متواتر عند السیوطی کما ذکرہ فی قطف الازہار فاردت ان اسوق طرقہ لیتضح التواتر فاقول اخرج احمد والحاکم عن ابن عباس و ابن ابی شیبۃ واحمد عنہ وعن بریدۃ واحمد وابن ماجۃ عن البراء والطبرانی وابن جریر وابو نعیم عن جندب الانصاری وابن قانع عن حبشی بن جنادۃ والترمذی عنہ وقال حسن غریب والنسائی والطبرانی والضیاء المقدسی عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید الغفاری وابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابی ایوب وابن ابی شیبۃ وابن ابی عاصم والضیاء عن سعد بن ابی وقاص والشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ عن یحیی ابن جعدۃ عن زید بن ارقم وابن عقدۃ فی کتاب الموالاۃ عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن ثابت وزید بن شراحیل الانصاری واحمد عن علی وثلثۃ عشر رجلا وابن ابی شیبۃ عن جابر قالوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ مولانا محمد صدر عالم معارج العلی مین تحریر کرتے ہین آگاہ ہو کہ حدیث موالاۃ حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متواترات مین سے ہے جیسے کہ حافظ موصوف قطف الازہار مین لکھتے ہین اسحدیث کے طریقون کو شمار کرکے دکھاتا ہون تاکہ اسکا متواتر ہونا واضح ہو جائے پس مین کہتا ہون کہ امام احمد اور حاکم ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد ان سے اور بریدہ سے اور احمد اور ابن ماجہ براء بن عازب سے اور طبرانی اور ابن جریر اور ابو نعیم جندب الانصاری سے اور ابن قانع حبشی ابن جنادہ سے اور ترمذی کہتے ہین کہ یہ حدیث اقسام حسن اور غریب مین سے ہے۔ اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء مقدسی ابو الطفیل سے اور وہ زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم اور ضیاء سعد بن ابی وقاص سے اور

شیرازی القاب مین جناب عمر بن الخطاب سے۔ اور طبرانی مالک بن الحویرث سے اور ابونعیم فضائل الصحابہ مین یحیی بن جعدہ سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ کتاب الموالاۃ مین حبیب بن بدیل بن ورقاء اور قیس بن ثابت اور زید بن شراحیل الانصاری سے اور احمد جناب امیر اور دیگر تیرہ صحابیون سے اور ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے +

(۱۸) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول مین کہتے ہین۔ این حدیث مدیحہ تواتر رسیدہ واز سی کس از صحاب از انہا علی وایوب و زید بن ارقم و براء بن عازب و عمرو بن مرہ و ابوہریرہ و ابن عباس و عمارہ بن بریدہ و سعد بن ابی وقاص و ابن عمر و انس و جریر بن عبداللہ البجلی و مالک بن الحویرث و ابوسعید الخدری و طلحہ و ابوالطفیل و حذیفہ بن اسید وغیرہ مروی گشتہ و جمہور محدثین این حدیث را در صحاح و سنن و مسانید روایت کردہ اند

اگرچہ اس حدیث کے تمام طرق کا احصا مشکل ہے مگر تیمناً چند طریق پر اقتصار کیا جاتا ہے

(۱) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی بالیمن فرأیت منہ جفوۃ فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ذکرت علیا فتنقصتہ فرأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر وابونعیم وابن حبان والحاکم والحافظ ابی بشر اسمعیل بن عبداللہ الاصبہانی المشہور بالسمویہ والفقیہ ابن المغازلی والسیوطی فی جامع الصغیر والمتقی فی کنز العمال) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ یمن مین غزا کرنے کو گیا ان سے مجھے شکر رنجی ہوگئی جب مین واپس آیا تو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کہنے لگا مینے دیکھا کہ حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہوگیا ہے پھر آپنے ارشاد کیا اے بریدہ کیا مین تمام مومنون کی جان سے اولی نہین ہون مینے عرض کیا بے شک حضور اولے ہین پھر فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے +

(۲) عن زید بن ارقم قال لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ حجۃ الوداع وعاد قاصدا المدینۃ قام بغدیر خم وھو ما بین مکۃ والمدینۃ وذلک فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ فقال ایھا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت ثم قال ایھا الناس الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشھد مثل

ما شهد تم ثم قال ايها الناس قد خلفت فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله واهل بیتی الا وان اللطيف الخبير اخبرنى انهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض و عرض حوضى ما بين بصرى وصنعا عدد انية عدد النجوم ان الله سائلكم كيف خلفتمونى فى كتاب الله واهل بيتى ثم قال ايها الناس من اولى الناس بالمؤمنين من انفسهم قالوا الله ورسوله يقول ذلك ثلث مرات ثم قال فى الرابعة واخذ بيد على اللهم من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه يقولها ثلاث مرات ثم قال الا فليبلغ الشاهد منكم الغائب (اخرجه ابن الشهاب الزهرى واحمد فى المسند وابن جرير وابو نعيم والنسائى فى الخصائص والضياء المقدسى وابن ابى شيبة والسيوطى فى جامع الصغير باختلاف يسير زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے بقصد مدینہ منورہ واپس ہوئے اور غدیر خم پر مقام کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے اسر روز ذی الحجہ کی تیرہوین تاریخ تھی حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھا جائیگا۔ اور تم سے بھی پوچھا جائیگا آیا مینے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے ۔تمام لوگون نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے پہونچا دیا ہو اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مینے پہونچا دیا ہے اور نصیحت کرنے کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم گواہی نہین دیتے ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین خدا کا رسول ہون تمام حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ بے شک سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور آپ خدا کے رسول ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا مین بھی تمہاری گواہی پر گواہی دیتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین اپنے پیچھے دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے۔ وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہے۔ خدائے مہربان خبر دینے والے نے مجھے خبر دی ہے کہ جب تک وہ دونو حوض پر وارد ہون ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے میرے حوض کی وسعت ایسی ہے جس طرح سے کہ میری نگاہ کرنے کا مقام اور صنعا یمن۔ اسکے پیالے آسمان کے ستارون کی گنتی کے موافق ہین۔ بتحقیق خدا تمسے پوچھنے والا ہے کہ تمنے میرے بعد خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو مومنین کی جان سے کون زیادہ انکے لیے اولی بالتصرف ہے تمام حاضرین نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول۔ یہ بات حضرتؐ نے تین دفعہ فرما کر چوتھی دفعہ حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر ارشاد کیا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اُسے جو اِسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ کہکر ارشاد کیا کہ تم حاضرین کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو

پہونچائین ۔

(۳) عن عامر بن لیلی قال لما صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع ولم یحج غیرھا اقبل حتی
کان بالجحفۃ نھی عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان ینزل تحتھن احد حتی اذا اخذ القوم منازلھم ارسل
فقم ما تحتھن حتی اذا نوّب بالصلوٰۃ صلوٰۃ الظھر عمد الیھن وذلک یوم غدیر خم ثم بعد فراغہ من
الصلوٰۃ قال ایھا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لن یعمر نبی الا نصف عمر النبی الذی کان قبلہ
وانی لاظنہ بانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول
قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا قال تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ وعبدہ وان جنتہ حق وان نارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشھد قال اللھم اشھد
قال ایھا الناس الا تسمعون الا فان اللہ مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فعلی
مولاہ واخذ بید علی فرفعھا حتی نظرہ القوم ثم قال اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
(اخرجہ الطبرانی والحافظ ابو الفتوح السعدی الشافعی) عامر بن لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور اسکے بعد پھر آپنے حج نہین کیا یہانتک کہ جحفہ مین
پہونچے لوگون کو کنکریلی زمین مین ببول کے درختون کے جھنڈ کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا جب لوگ
اپنے اپنے مقام پر جا اترے حضور نے ان درختون کے نیچے جھاڑو دلائی اور نماز ظہر کے لیے اٹھے اور ان
درختون کے نیچے تشریف لائے اور یہ غدیر خم کا دن مشہور ہو گیا ہے پھر آپنے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا ای
لوگو مجھے میرے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے
مین گمان کرتا ہون کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کی اجابت کرونگا مین بھی پوچھا جاؤنگا اور
تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے۔ پس تم کیا جواب دوگے لوگون نے عرض کیا
ہم کہینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے
خدا آپکو جزائے خیر عطا کرے پھر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور بندہ ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے اور مرنے
کے بعد پھر جینا حق ہے۔ سبنے عرض کیا ہان ہم لوگ گواہی دیتے ہین۔ پھر حضرت نے فرمایا اے خدا گواہ
رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم نہین سنتے کہ میرا مولا خدا ہے اور مین تم لوگون کے لیے تمہاری جانون سے
اولی ہون۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولا ہے اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا یہانتک کہ تمام قوم نے
لوگون نے انکو اچھی طرح سے دیکھا۔ پھر دعا کی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۴) عن حذیفۃ بن اسید الغفاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم تحت شجرۃ فقال ایھا الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی قد یوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق ونارہ حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور قالوا بلی نشھد بذلک قال اللھم اشھد ثم قال ایھا الناس ان اللہ مولای وانا مولی المؤمنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال یا ایھا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعا فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیھما الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اھل بیتی وانہ قد نبأنی اللطیف الخبیر انھما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح) حذیفہ ابن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو مجھے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ کسی نبی نے عمر نہیں پائی مگر اپنے پہلے نبی کی عمر سے بقدر نصف کے اور بتحقیق گمان کیا جاتا ہے کہ مجھے بلایا جائیگا اور میں خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچھا جائیگا اور تم سے بھی پوچھا جائیگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور کوشش کی ہے اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پھر حضرت نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہیں اور خدا کا بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور مرنا حق ہے اور مرکر جی اٹھنا حق ہے اور بے شک قیامت آنیوالی ہے اور اسمین کوئی شبہ نہیں ہی اور بے شک خدا قبر کے لوگوں کو زندہ کرنیوالا ہے۔ حاضرین نے کہا ہاں ہم ان امور کی گواہی دیتے ہیں سرکار نے فرمایا اے میرے پروردگار گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور انکے لیے ان کی جان سے اولی بالتصرف ہوں پس جسکا کہ میں مولا ہوں علی اسکا مولی ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے

جو اسے دشمن رکھے پھر ارشاد کیا اے لوگو میں تمہارے آگے جانیوالا ہون اور تم میرے حوض پر وارد ہونے والے ہو وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہے جو میری نگاہ کے مقام سے صنعا میں تک ہے ستاروں کی تعداد کے موافق اسپر پیالے چاندی کے رکھے ہوئے ہیں جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے دو بھاری چیزوں کی نسبت پوچھنے والا ہون دیکھو میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرو گے پہلی بڑی چیز خدا تعالی کی کتاب ہے جسکی رسی کا ایک سرا تمہارے خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے تم اسکو مضبوط پکڑ لو تم گمراہ نہیں ہو گے اور تم نہیں بدلو گے اور میرے عترت اہل بیت ہیں مجھے خدائے مہربان خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہونگے ۔

(۵) عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم ونودی فینا الصلوۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بن الخطاب بعد ذلک فقال ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ رواخرجہ احمد فی المناقب والبیہقی وابو یعلی الموصلی وابن ماجۃ فی سننہ وابو نعیم والثعلبی والمخلص الذھبی وابو سعد وابن ابی شیبۃ والمتقی فی کنز العمال وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ وزاد الطحاوی فی شرح مشکل الآثار بعد قول عاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب سعادت میں تھے پس ہم غدیر خم پر جا اترے ہم میں نماز جماعت کی منادی کرائی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین پر جھاڑو دی گئی۔ پس حضرت نے ظہر کی نماز پڑھی اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا آیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولی ہون سب نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہیں پھر فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولی ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب علی علیہ السلام سے ملکر کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابی طالب کہ تو ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی بن گیا ہے ۔ امام احمد نے مناقب میں اور بیہقی نے اور ابو یعلے موصلی نے اور ابن ماجہ نے سنن میں اور ابو نعیم اور ثعلبی نے اور مخلص الذہبی نے اور ابن ابی شیبہ نے اور متقی نے کنز العمال میں

اسحدیث کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اگرچہ مسلم اور بخاری نے اسکو روایت نہین کیا ہے اور شرح مشکلات الآثار مین طحاوی نے عادِ من عاداہ کے بعد یہ الفاظ اور روایت کیے ہین کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ اے پروردگار محبوب رکھ اسے جو اسے محبوب رکھے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے اور اعانت کر اسکی جو اسکی اعانت کرے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے ✤

(۶) عن حمزۃ الاسلمی قال لما نصرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع امر بشجرات فقمن بوادی خم وھجر فخطب الناس فقال اما بعد ایھا الناس فانی مقبوض اوشك ان ادعی فاجیب فما انتم قائلون قالوا نشھد انك قد بلغت ونصحت وادیت قال انی تارك فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ واھل بیتی الا وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (اخرجہ ابن عقدۃ فی الموالاۃ والسمھودی فی جواھر العقدین) حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے وادی خم مین درختون کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا جب آدہا دن ڈہل گیا تو حضرت نے لوگون کو خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین جانب حق تسلیم کرنے والا ہون گمان کیا جاتا ہے کہ مین بلایا جاؤن گا پس مین اجابت کرونگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ بے شک آپ نے رسالت کو پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے اور خدا کے فرض کو پورا کیا ہے۔ پہر حضور نے فرمایا مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑتا ہون کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت ہین بے شک وہ دونو جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ اترین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کروگے ✤

(۷) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا بالجحفۃ بغدیر خم وثمہ ناس من جھینۃ ومزینۃ وغفار فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبا اوفسطاط فاشار بیدہ ثلثا فاخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ والنسائی) جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جحفہ مین غدیر خم کے مقام پر تھے اور وہان قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ موجود تھے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ یا سراپردہ سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور تین دفعہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرکے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے

(۸) عن ابی بسویة الاودی عن ابیه قال دخل ابوهریرة المسجد فاجتمع الناس الیه فقام الیه شاب فقال انشدک بالله اسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال نعم (اخرجه ابن المغازلی وابن الکثیر وابن جریر) ابو بریدة الاودی اپنے والد سے ناقل ہین کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد مین داخل ہوئے ایک آدمی نے اٹھکر ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ابوہریرہ نے جواب دیا کہ ہان مین نے اس حدیث کو سنا ہے ۔

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخذل من خذله وابغض من ابغضه (اخرجه ابن مردویه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے ۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه ابن عقدة) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۱) عن عبدالله بن یا لیل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه ابن عقدة) عبداللہ بن یالیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه النسائی والطبرانی فی الکبیر) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۳) عن مالک بن الحویرث قال رقی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه ابونعیم فی فضائل الصحابة وعبدالله بن احمد بن حنبل فی المسند) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند ہوکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه الطبرانی

فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۵) عن عمرو بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور اعانت دی اسے جو اسے اعانت دے۔

(۱۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو نعیم وعثمان ابن ابی شیبہ فی سنتہ وابن ابی عاصم وسعید بن منصور عن سعد ابن ابی وقاص) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اس کا مولا ہے۔

(۱۷) عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شہیدی علیھم قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا قال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبریل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علی (اخرجہ علی بن شہاب الدین الہمدانی فی کتابہ مودۃ القربی) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کرکے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور نصرت دے اسے جو اسے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا اس پر گواہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی خوشبو والا کھڑا تھا مجھ سے کہنے لگا اے عمر البتہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے کہ منافق کے سوا کوئی اسکو نہین کھولیگا پس تو اسکے کھولنے سے ڈرتا رہ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام کے حق مین ارشاد کیا تھا میرے پہلو مین ایک نوجوان خوبصورت سوندہی

ہو والا موجود تہا ساس نے مجہ سے ایسے ایسے کہا حضرت نے فرمایا اے عمر وہ شخص آدم کی اولاد مین سے نہین تہا وہ جبریل علیہ السلام تہے اور میرے کہنے کی تمکو تاکید کرنے کے لیے آئے تہے جو کچہ مین نے تم سے علی کی نسبت کہا تہا ✤

(۱۸) عن سعد بن ابی وقاص قال فقال ابوبکر و عمر امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مؤمن و مؤمنة (اخرجہ الدارقطنی) سعد بن ابیوقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابن ابی طالب تم ہر مومن مرد اور عورت کا مولی بنگیا ہے ✤

(۱۹) عن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب هنیئا لك یا ابن ابی طالب اصبحت مولا کل مؤمن و مؤمنة (اخرجہ احمد فی المناقب) و ابن ماجة فی سننه و ابونعیم والبیهقی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجہے اے ابن ابیطالب کہ تو ہر مومن اور مومنہ کا مولا بنگیا ہو

(۲۰) عن خیثمة بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالك وقال له رجل ان علیا یقع فیك انك تخلفت عنه فقال سعد واللہ انه لرای رأیته واخطا رائی ان علیا اعطی ثلثا لان اکون اعطیت احدهم احب الی من الدنیا وما فیها لقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم غدیر خم بعد حمد اللہ و الثنا علیه هل تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قلنا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه و عاد من عاداه وجیء به یوم خیبر وهو ارمد ما یبصر فقال یا رسول اللہ انی ارمد فتفل فی عینیه ودعا له فلم یرمد حتی قتل وفتح علیه خیبر واخرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عمه العباس وغیره من المسجد فقال له العباس تخرجنا ونحن عصبتك وعمومتك وتسکن علیا فقال ما انا اخرجکم واسکنه ولکن اللہ اخرجکم واسکنه (اخرجہ الحاکم فی المستدرك) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ مینے سنا کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام تمہاری شکایت کرتے تہے کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے وہ بہی ایک رای تہی جو مینے سوچی تہی لیکن میری وہ رائے خطا پر تہی علی کو تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ اگر ان مین سے مجہے ایک بہی دی گئی ہوتی تو میرے نزدیک دنیا و ما فیہا سے بہتر تہی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز خدا کی صفت و ثنا کے بعد ارشاد کیا کیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون ہمنے عرض کیا بے شک آپ اولی ہین حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولی ہے اسے جو اسے دوست رکہے اسے تو دوست رکہ اور جو اسے دشمن رکہے اسے دشمن رکہ دوسرے یہ کہ خیبر کے روز وہ لائے گئے اور انکی آنکہ دکہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے انکو آشوب چشم تہا جس کی وجہ سے وہ نہیں

دیکھ سکتے تھے پس وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین آشوب چشم رکھتا ہون حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگا دیا
اور انکے لیے دعا کی وہ اچھے ہوگئے اور انکا آشوب چشم جاتا رہا یہانتک کہ لڑائی پہ گئے اور خیبر انکے ہاتھ سے فتح
ہوگیا تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو مع دیگر تمام اصحاب کے مسجد
سے نکالدیا پس عباس عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمین مسجد سے نکالتے ہین باوجودیکہ ہم آپکے ساتھ
رشتہ مین نسبت پدری رکھتے ہین اور آپکے چچا ہین اور آپنے علی کو مسجد مین رہنے کا حکم دیا ہے حضرت نے
ارشاد کیا نہ مینے تمکو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو رکھا ہے بلکہ خدا نے تمکو نکالا ہے اور اسکو رکھا ہے ✤

(۲۱) عن سعد بن ابی وقاص قال قدم معاویۃ فی بعض حجاتہ فدخل علیہ سعد فذکروا علیا فنال
منہ فغضب سعد وقال تقول ہذا الرجل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ
فعلی مولاہ وسمعتہ یقول انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول
لاعطین الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابن ماجۃ فی سننہ
وابن کثیر فی تاریخہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ حج کرنے کو آیا سعد
اسکے پاس گیا لوگ جناب امیر علیہ السلام کا ذکر کرنے لگے سعد رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو نہایت
خفا ہوکر کہنے لگے اے معاویہ تو ایسے شخص کے حق مین یہ باتین کہ رہا ہے جسکی شان مین مینے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے۔ ونیز
مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین
ونیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست
رکھتا ہے ✤

(۲۲) عن ابن مسعود قال کنا نقرا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیا
وعینی فی شرح البخاری والرازی فی تفسیر الکبیر والواحدی فی تفسیرہ والسیوطی فی الدر المنثور و
النظام الاعرجی فی غرائب القرآن وصاحب سیرۃ الحلبیہ وابن مردویہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مین اس آیت کریمہ کو اس طرح
پڑھتے تھے کہ اے رسول پہنچادے اس بات کو جو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے کہ علی مومنون
کا مولا ہے اور اگر تو نے ایسا نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہین پہونچایا

(۲۳) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی

علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یوم غدیر خم فی فضل علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی وابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی وقال الامام فخر الدین الرازی وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی بن الحسین ابن علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچا دی اس بات کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوئی ہے غدیر خم کے روز جناب علی بن ابی طالب کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ابو حاتم اور ابو بکر بن مردویہ اور ابن عساکر اور حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں اور ابو الحسن واحدی نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی شارح صحیح مسلم نے بھی اسی طرح پر ذکر کیا ہے اور ابو بکر نقاش کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ غدیر خم کے روز اس آیت کے شرف نزول کی نسبت عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب اور جناب محمد بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے۔

(۲۴) عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی تبلیغ کا حکم پہونچا پس حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے۔

(۲۵) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ فقال عمر بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ اے رسول پہنچا دے جو کچھ کہ نازل ہوا ہے تیری طرف تیرے رب سے یعنے کہ جناب علی کے فضائل کو پہونچا دے غدیر خم کے روز نازل ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے پس

جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے لگے آفرین ہو تجھے اے ابن ابیطالب
کہ تو میرا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت کا آقا بن گیا ہے۔

(۲۶) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت
الشجرۃ من شوک فقم ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعها حتی نظر الناس بیاض
ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت هذه الآیۃ
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی
اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل
من القرآن فی علی والسیوطی فی الدر المنثور وابو بکر بن مردویہ والدیلمی والحموینی) ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو بلایا اور حکم
دیا تاکہ درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا اور کانٹے ٹوبے گئے یہ پنجشنبہ کا دن تھا پھر علی کو بلایا اور انکا بازو
پکڑ کر اٹھایا یہانتک کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر فرمایا جسکا
کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج
میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے۔ پس حضرتؐ نے فرمایا اللہ
اکبر دین کے کامل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے پر اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے
خوشنود ہونے پر ✤

(۲۷) عن ابی هریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شهرا وهو یوم
غدیر خم لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسهم
قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا ابن ابی
طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ فانزل اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی فی المناقب وابراهیم النطنزی فی کتاب الخصائص و
شهاب الدین احمد فی توضیح الدلائل عن مجاهد قال نزلت هذه الآیۃ بغدیر خم واخرجہ
الصالحانی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھیگا اسکے
نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جاویگا وہ غدیر خم کا دن ہے جبکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنوں کے لیے انکی جان سے اولےٰ
نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اولےٰ ہیں ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں

پس علی اسکا مولیٰ ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے آفرین آفرین ہے ابن ابی طالب تو میرا اور ہر
ایک مومن اور مومنہ کا آقا قرار دیا گیا ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے
دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے ۔

(۲۸) نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ
تعالیٰ سال سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلۃ ما سألنی احد عنہا
قبلک حدثنی ابو جعفر محمد عن آبائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بغدیر
خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فطار فی
البلاد فبلغ ذلک حارث بن نعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ لہ فاناخ راحلتہ
ونزل عنہا وقال یا محمد امرتنا عن اللہ عز وجل ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا
منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم
فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ
علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیء منک ام من اللہ عز وجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والذی لا الہ الا ہو ان ہذا من عند اللہ فولی الحارث یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول
محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عز وجل
بحجر سقط علی ہامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عز وجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین
لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف
الزرندی فی معارج الوصول وملک العلماء شہاب الدین الدولت آبادی والسید السمہودی فی
جواہر العقدین وجمال الدین المحدث صاحب روضۃ الاحباب فی اربعینہ وعبد الرؤف المناوی
فی فیض القدیر ومحمود بن محمد القادری فی صراط السوی والحلبی فی انسان العیون واحمد بن
الفضل بن محمد باکثیر فی وسیلۃ الامال ومحمد بن اسمعیل الامیر فی روضۃ الندیہ والحافظ محمد
ابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب) امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان
بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آیۃ سال سائل بعذاب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی تو
سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں
پوچھا مجھ سے جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام روایۃ اپنے آبائے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جناب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر

ارشاد فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور یہ بات سب لوگون مین اور تمام جگہ مشہور ہوگئی
یہ خبر حارث بن النعمان الفہری کو معلوم ہوئی سو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ناقہ کو بٹہا کر اور اس سے اتر کر اور خدمت مین پہونچکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ
نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور بے شک آپ اللہ کے رسول
ہین ہمنے آپ کا یہ حکم مان لیا پہر آپ نے ہمکو پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا وہ بہی ہمنے آپکا حکم قبول
کیا پہر آپنے ہمکو زکوۃ دینے کے لیے ارشاد کیا وہ بہی ہم آپ کا حکم بجا لائے پہر آپنے ہمکو روزہ رکہنے
کے واسطے کہا وہ بہی آپکا فرمان ہمنے قبول کیا۔ پہر آپنے ہمکو حج کرنے کا ارشاد کیا ہم اسکو بہی
مان گئے اسپر بہی آپ راضی نہوئے اور آپنے ابن عم کا بازو پکڑکر اٹہایا اور انکو ہمپر فضیلت عطا کی اور
فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے یہ بات حضور اپنی طرف سے فرماتے ہین یا خدا کی طرف سے
حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے یہ بات خدا کی طرف سے ہے
پس حارث یہ کہتا ہوا اپنے ناقہ کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے
ہین سچ ہے تو (معاذ اللہ) ہمپر آسمان سے پتہر برسا یا ہمین درد ناک پہونچا۔ جب وہ اپنے ناقہ کی طرف
لوٹا ابہی اس تک پہونچا بہی نتہا کہ خدا تعالے نے اسپر ایک پتہر پہینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ
سے نکل گیا پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کافرون کے
لیے ہونیوالا ہے عذاب اسکی طرف سے ہے جو صاحب ہے سیڑہیون کا +

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
یوم غدیر خم قال حسان بن ثابت اتاذن یا رسول اللہ ان اقول ابیاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قل علی برکت اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ؎ ینادیہم یوم الغدیر نبیہم + بخم واسمع بالرسول منادیا + وقال فمن مولا
کم ولیکم + فقالوا ولم یبدوا ہناک التعادیا + الہک مولانا وانت ولینا + ولن تجدن فی
ذلک الیوم عاصیا + فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وہادیا + فمن
کنت مولاہ فہذا ولیہ + فکونوا لہ انصار صدق موالیا + ہناک دعا اللہم وال ولیہ +
وکن للذی عادی علیا معادیا + فخص بہا دون البریۃ کلہا + علیا وسماہ الوزیر المواخیا +
راخرجہ ابو بکر بن مردویہ وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والخطیب خوارزمی فی المناقب و
سبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ والسیوطی فی کتابہ الملس باز ھار فیما عقدہ الشعراء

من الاشعار ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ المطالب والحموینی فی فرائد السمطین والنطنزی فی خصائص العلویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑھنے کی اجازت ہو آپنے فرمایا خدا کی برکت سے بیان کر حسان کہنے لگے اے قریش کے لوگو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی گواہی کو سنو اور یہ اشعار بیان کیے ؎ غدیر خم کے روز انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا۔ اور جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی۔ فرمایا تمہارا کون مولا اور ولی ہے۔ ان لوگون نے جو اس مقام مین سرکشی نہین کرتے تھے عرض کیا۔ تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے۔ اور آج کے روز سے تو ہمین نافرمان نہین پائیگا۔ پس حضرت نے فرمایا اے علی اٹھہ کھڑا ہو بے شبہ مینے تجھے اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون اسکا یہ ولی ہے تم لوگ اسکے سچے مددگار بنجاؤ وہین آپنے دعا کی کہ بار الہا علی کے دوست کو دوست رکھیو۔ اور علی کے دشمن کو دشمن رکھیو۔ پس تمام خلقت کے سوا علی کو اس خصوصیت کے ساتھہ مخصوص کیا اور انکا نام وزیر اور بھائی رکھا ✦

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم بعلی فیقول لہ ما قال فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا رب ان قومی حدیثو عهد بجاهلیۃ ثم مضی بحجہ فلما اقبل راجعا و نزل بغدیر خم انزل اللہ علیہ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاخذ بعضد علی ثم خرج الی الناس فقال یا ایها الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال اللهم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی رقاب القوم وقال حسان بن ثابت ینادیهم یوم الغدیر نبیهم الخ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالی عز اسمہ کا حکم ہوا۔ کہ علی کو اٹھا کر لوگون کے سامنے کردین اور جو کچھہ کہنا ہے کہدین حضرت نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی اے میرے پروردگار میری قوم ابھی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید اس امر کو نہ مانین پھر آپ حج کو تشریف لے گیے۔ جب آپ وہان سے واپس ہوکر غدیر خم پر پہنچے خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے رسول پہونچادے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوا ہے اگر تونے ایسا نکیا تو تونے اسکی رسالت کو نہ پہونچایا اللہ تعالی لوگون سے

تیری نگہبانی کریگا۔ پس حضرت علی کا بازو پکڑ کر خیمہ سے باہر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو کیا میں تمہارے لیے تمہاری جان سے اولی نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بے شبہ اولی ہیں پس آپنے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسکو دوستدار رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دیجیو اسے جو اسے چھوڑ دے اور مدد دیجیو اسے جو اسے مدد دے اور محبت کیجیو اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھیو اس سے جو اس سے بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے واللہ یہہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہو گئی۔ اور حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اشعار پڑہے ہے ۔ انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکار کر ارشاد کیا ♦

(۳۱) عن بکر بن احمد القصری قال حدثتنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا قالت حدثتنی فاطمة وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر الکاظم قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق قالت حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی الباقر قالت حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین زین العابدین قالت حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الحافظ ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ہذا الحدیث مسلسل من وجہ وہو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لہا فہو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منہن عن عمتہا واخرجہ محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب وعبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی)

بکر بن احمد القصری ناقل ہیں کہ ہمسے فاطمہ بنت علی بن موسی علیہ السلام بیان کرتی تہیں کہ مجھسے میری پہوپیاں فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی الکاظم بن جعفر علیہ السلام کی صاحبزادیاں اونہوں نے بیان کیا کہ ان سے انکی پہپی فاطمہ بنت جعفر الصادق ابن محمد علیہ السلام ذکر کرتی تہیں کہ ان سے انکی پہپی فاطمہ بنت محمد باقر ابن علی کہتی تہیں کہ مجھسے میری پہپی فاطمہ بنت علی زین العابدین بن الحسین علیہ السلام فرماتی تہیں کہ مجہسے میری پہپیاں فاطمہ اور سکینہ جناب حسین بن علی علیہ السلام کی صاحبزادیاں ارشاد کرتی تہیں کہ انسے اسکی پہپی ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میری والدہ ماجدہ جناب سیدة النساء فاطمة الزہراء علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بہول گئے ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے رضی

ابوموسی المدینی نے اس حدیث کو اپنی کتاب المسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور وہ کہتا ہے ایک وجہ سے یہ حدیث بھی مسلسل ہے کیونکہ ہر ایک فاطمہ نام رکھنے والی مخدومہ اس حدیث کو اپنی پھوپی سے روایت کیا ہے اور یہ پانچ بھتیجیوں کی روایت ہے کہ ہر ایک اپنی پھوپی سے روایت کرتی ہے اور محمد جزری صاحب حصن حصین شریف نے اس حدیث کو اسنی المطالب میں اور عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے

(۳۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن راھویہ والمتقی فی کنز العمال وعبد اللہ ابن احمد فی المسند وابن المغازلی فی المناقب والمحاملی فی امالیہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پھر لوگوں نے اسپر بڑہا دیا کہ اے ہمارے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۳۳) عن رفاعۃ بن ایاس الضبی عن ابیہ عن جدہ قال کنت مع علی فی الجمل فبعث الی طلحۃ ان القنی فلقیہ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم قال فلم تقاتلنی فانصرف طلحۃ عن قتالہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ والمتقی فی کنز العمال والحاکم فی المستدرک) رفاعہ بن ایاس الضبی اپنے والد سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہیں کہ میں جمل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں تھا جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ انکے پاس حاضر ہوئے جناب امیر نے فرمایا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیر نے فرمایا پس تم کیوں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی عنہ جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے سے لوٹ پڑے +

(۳۴) عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اللھم من احبہ من الناس فکن لہ حبیبا ومن ابغضہ من الناس فکن لہ مبغضا اللھم انی لا اجد احدا استودعہ فی الارض بعد العبدین الصالحین غیرک فاقض فیہما بالحسنی (اخرجہ الطبرانی) قال بشر قلت من ھذان العبدین الصالحین قال لا ادری) جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا

جسکے لیے اللہ اور اسکا رسول مولا ہے پس تحقیق اسکے لیے یہ یعنے علی مولا ہے اے خدا لوگوں مین سے جو بھی دوست رکھے پس تو اسکا دوست بنجا۔ اور جو شخص کہ لوگوں مین سے اسکا دشمن بنے تو اسکا دشمن بنجا اے میرے پروردگار مین زمین مین بعد و نیک بندون کے تیرے سوا کسی کو نہین پایا کہ مین اسے اسکو سپرد کرون پس تو ان مین نیکی کے ساتھ احکام جاری فرما ❊

(۳۵) عن حبشی بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی وابن قانع) حبشی ابن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے الٰہی میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمنی کر اسے جو اسکی نصرت کرے اور مدد کر اسے جو اسکی مدد کرے ❊

(۳۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد جاءہ اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینہما یا ابا الحسن فقضی علی بینہما فقال احدہما ہذا یقضی بیننا فوثب علیہ عمر واخذ بتلبیبہ وقال ویحک ما تدری من ہذا ہذا مولای ومولی کل مؤمن ومن لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن (اخرجہ ابن السمان فی الموافقة والخوارزمی فی المناقب والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرة) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر نے جناب علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابا الحسن آپ انکا فیصلہ کر دین جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص ان دونون مین سے کہنے لگا یہ کیا ہمارا فیصلہ کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے کود کر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگے افسوس ہے تجھ پر تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولی ہے جس کا کہ یہ مولا نہین وہ مومن نہین

(۳۷) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد نازعہ رجل فی مسئلة فقال بینی وبینک ہذا الجالس واشار الی علی فقال الرجل لیس ہذا الابطن فنہض عمر واخذ تلبیبہ حتی شالہ بالارض ثم قال اتدری من صغرت ہذا مولای ومولا کل مؤمن (اخرجہ ابن السمان ومحب الطبری) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازع کرنے لگا آپنے فرمایا میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا شخص منصف ہو اور جناب علی علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو توند کے سوا اور کچھ بھی نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور اسکو زمین پر دے مارا اور پھر کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ تونے کس کی تحقیر کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا ہے۔

(۳۸) عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انک تصنع بعلی شیئا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ مولای (اخرجہ ابن السمان والخوارزمی والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر) سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہیں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولے ہے ✤

(۳۹) عن سعید بن وھب وعبد خیر قالا سمعنا علیا یقول بالرحبۃ الکوفۃ انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام عدۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (اخرجہ الحافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر الدمشقی الشھیر بابن کثیر والنسائی فی الخصائص واحمد فی المسند) سعید بن وہب اور عبد خیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے وہ اٹھکر بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ۔

(۴۰) عن زاذان بن ابی عمر قال سمعت علیا فی الرحبۃ وھو ینشد الناس من شھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وھو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے روز جو شخص کہ آنحضرت کے حضور میں موجود تھا وہ شخص بیان کرے جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ پس تیرہ آدمیوں نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ ہمنے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ✤

(۴۱) عن زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیا ینشد الناس فقال انشد اللہ رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام اثنا عشر بدریا فشھدوا (اخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے منقول ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام کو لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ میں ہر ایک مسلمان مرد سے جس نے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو پوچھتا ہوں پس بارہ صحابی جو شریک بدر ہوئے تھے

کھڑے ہوکر اسکی گواہی دینے لگے +

(۴۲) عن سعید بن وهب و زید بن یثیع قال نشد علی الناس فی الرحبة من سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم قام فقام من قبل سعید ستة ومن قبل زید ستة فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی یوم غدیر خم الیس الله اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه (اخرجه احمد والنسائی والبزار والخلعی وابن جریر) سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہے کہ جناب امیر لوگون کو مسجد کے صحن مین قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز جو کچھ کہ فرماتے ہوئے کسی نے سنا ہو اسکو چاہیے کہ وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس سعید کیطرف سے چھ آدمی اور زید کیطرف سے چھ آدمی کھڑے ہوگئے اور گواہی دینے لگے کہ ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا خدا تعالی مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہین ہے سب حاضرین نے عرض کیا بے شبہ خدا تعالے تمام مومنون کے لیے اولی بالتصرف ہے پس حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۴۳) عن عمیر بن سعد انه سمع علیا وهو ینشد الناس فی الرحبة من سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقام بضعة عشر فشهدوا (اخرجه النسائی) عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ انھون نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو قسم دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو (کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے) وہ بیان کرے۔ دس اوپر کتنے آدمیون نے اسکی شہادت بیان کی +

(۴۴) عن عمرو بن مرة قال شهدت علیا فی الرحبة ینشد اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ایکم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اناس فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واحب من احبه وابغض من ابغضه وانصر من نصره (اخرجه النسائی فی الخصائص) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ تم مین سے غدیر خم کے روز جو کچھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی نے سنا ہو تو بیان کرے چند لوگ کھڑے ہوکر گواہی دینے لگے کہ انہون نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض کر اسکا جو اس کا بغض رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے ۔

(۵۴) عن عمیرۃ بن سعد قال شهدت علیا علی المنبر ینا شد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم الاقام فشهد فقام اثنا عشر رجلا منهم ابو هریرۃ وابو سعید وانس بن مالک فشهدوا انهم سمعوا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجه ابن کثیر فی تاریخه والطبرانی فی الاوسط والمتقی فی کنز العمال) عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ جس جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی گواہی بیان کرے پس بارہ صحابی جن میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک بھی تھے اٹھکر بیان کرنے لگے کہ انہوں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۵۶) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شهدت علیا فی الرحبة ینا شد الناس انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ لما قام فشهد قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدهم علیہ سراویل قالوا نشهد انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجی امهاتهم قلنا بلی یا رسول اللہ قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجه احمد فی المناقب وابو یعلی فی المسند وابن کثیر فی تاریخه وسعید بن منصور والخطیب والمتقی فی کنز العمال والدار قطنی وابن جریر فی تاریخه) عبد الرحمن بن ابی لیلے کہتا ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے دیکھا کہ میں خدا کی قسم دیکر اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے کہ غدیر خم کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہے ۔ چاہیے کہ وہ شخص اٹھکر بیان کرے عبد الرحمن کہتا ہے کہ بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے مجھے آجتک ان میں سے ایک کا لباس نگاہ میں ہے کہ وہ سراویل پہنے ہوئے تھا ۔ پس وہ لوگ کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمنے حضرت کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں اور میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں ۔ حاضرین نے عرض کیا بے شبہ آپ اولی ہیں اور آپکے ازواج امہات مومنین ہیں حضرت نے فرمایا پس جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے خدا دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور

دشمن رکھا سے جو اسے دشمن رکھے۔

(۷۴) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد الله ثم قال انشد بالله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولا یقم رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه و وعاه قلبه فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر و ابو ایوب الانصاری و ابو لیلی و الهیثم بن التیهان و ابو سعید الخدری و شریح الخزاعی و ابو قدامة الانصاری و رجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقا علیهن ثوبه ثم نادی بالصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین۔ اخرجه ابن عقدة وابو حاتم محمد بن حبان البستی ومحب الدین الطبری فی ریاض النضرہ وابن عساکر والسمهودی فی جواهر العقدین۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ میں خدا کی حمد کے بعد فرمایا میں خدا کی قسم دیکر اس شخص کو جو غدیر خم کے روز حاضر ہوا ہے کھڑا ہو نیکے لیے کہتا ہوں اور وہ شخص ہرگز نہ اٹھے جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا مجھے خبر دی گئی ہے بلکہ وہ شخص بیان کرے کہ جسکے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو پس سترہ آدمی کھڑے ہو گئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلے اور ابو الہیثم اور ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ الانصاری رضی اللہ عنہم نیز قریش کے اور آدمی بھی موجود تھے جناب امیر نے فرمایا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجۃ الوداع سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رکاب سعادت میں مکہ سے واپس آرہے تھے کہ ظہر کے وقت حضرت باہر تشریف لائے اور درختوں کے کاٹ چھانٹ کرنیکا حکم دیا اور ان پر کپڑا ڈالدیا گیا پھر نماز کے لیے منادی کرائی گئی ہم سب لوگ اپنے خیموں میں سے نماز کے لیے باہر نکلے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ میں خدا کی صفت وثنا کے بعد بیان کیا اے لوگو تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ یہ بات کو تین دفعہ فرما کر

کہا اسپر خدا گواہ رہیو۔ پہر ارشاد کیا میرا گمان ہے کہ مین بلایا جاؤنگا اور مین جانے پر راضی ہو جاؤنگا مین بہیجا جاؤنگا اور تم بہی پوچہے جاؤگے بیشک تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہو گیا ہے جیسے یہ تمہارا آج کا دن اور یہ تمہارا مہینا حرمت والا ہے مین تم کو عورتون کی نسبت اور ہمسایون کی نسبت اور غلامون کی نسبت خدا اور احسان کی وصیت کرتا ہون پہر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے درمیان دو بہاری چیزین چہوڑتا ہون خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون مجہکو خدا بے مہربان خبر دینے والے نے اسکی خبر دی ہے پہر جناب علی علیہ السلام کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے تم نے سچ بیان کیا ہے مین اسپر گواہ ہون ✦

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبي صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة عشر رجلا فشهدوا اخرجه احمد فی المسند والبغوی فی معجمه والبزار والطبرانی والمخلص الذہبی ابو سلیمان زید بن ارقم رضی الله عنہ سے نقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے لوگون کو قسم دیکر گواہی طلب کی کہ جس نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کا ارشاد کو سنا ہو وہ اٹہکر بیان کرے پس سولہ آدمیون نے اسکی نسبت گواہی ادا کی ✦

(۴۹) عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله کل امرء مسلم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشهدوا حین اخذ بیده فقال اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وکان فی نفسی شیء فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا یقول کذا وکذا فقال قد سمعنا من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك قال ابو نعیم فقط الذی روی عنه الحدیث کم بین القول وبین موته قال مائة یوم اخرجه ابن ابی حاتم والنسائی وابن حبان وابن عقدة) ابو الطفیل سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو جمع کر کے کہنے لگے مین قسم دیتا ہون اس مسلمان مرد کو جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی الله علیه وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کہڑا ہو کر بیان کرے پس تیس آدمی اٹہ کہڑے ہوئے ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بہت سے آدمیون نے کہڑے ہو کر گواہی ادا کی کہ جب آنحضرت نے علی کا ہاتہ پکڑ کر کہڑے ہوئے تو فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون حاضرین نے کہا

ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ای پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے
دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ابو الطفیل کہتا ہے کہ میں وہاں سے نکلا اور میرے دل میں اس
حدیث کی نسبت شک پیدا ہو گیا پس میں زید بن ارقم سے ملا اور میں نے ان سے کہا میں نے جناب امیر سے یہ کچھ
سنا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہنے لگے بہ تحقیق میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے
ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے فطر سے جس نے کہ یہ روایت کی ہے پوچھا کہ جناب امیر کی وفات میں
اور انکے اس قول میں کتنے دنوں کی مدت تھی وہ بیان کرنے لگا پورے سو دن کی مدت تھی ۔

(۵۰) عن رياح بن الحارث قال جاء رهط الى علي بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا فقال كيف اكون
مولاكم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير يقول من كنت مولاه فعلي مولاه
قال رياح فلما مضوا اتبعتهم فسألت من هؤلاء قالوا نفر من الانصار فيهم ابو ايوب الانصاري (اخرجه
احمد في المسند وابن السمان وابن المغازلي والخلعي والذهبي ومحب الطبري في الرياض النضرة في فضائل
العشرة والملا علي القاري في المرقاة شرح المشكوة والطبراني في مسند ابي ايوب في المعجم الكبير) رياح
ابن الحارث ناقل ہیں کہ کوفہ کے میدان میں ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ۔
السلام علیکم یا مولانا جناب امیر نے فرمایا میں تمہارا مولا کس طرح سے ہو سکتا ہوں حالانکہ تم قوم عرب ہو
وہ کہنے لگے ہم نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس
اسکا علی مولا ہے ریاح کہتا ہے جبکہ وہ لوگ وہاں سے بڑھ گئے تو میں انکے پیچھے ہو لیا اور پوچھا یہ کون لوگ
تھے لوگوں نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں ہیں ۔

(۵۱) عن رياح قال بينما علي جالس اذ جاء رجل فدخل عليه اثر السفر فقال السلام عليك يا مولانا
قال علي من هذا قالوا ابو ايوب الانصاري قال علي افرجوا له نفرجوا له فقال ابو ايوب سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه (اخرجه احمد في المناقب والبغوي في
معجمه وابن ابي شيبة واسمعيل بن عمر المعروف بابن كثير في تاريخه ومحب الطبري في الرياض
النضرة والطبراني في مسند ابي ايوب في المعجم الكبير) رياح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک روز جناب امیر بیٹھے
ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک شخص آیا جس پر سفر کے آثار نمایاں تھے اور آ کر کہنے لگا السلام علیک یا
مولانا جناب امیر نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جناب امیر
نے ارشاد کیا انکے لیے جگہ چھوڑ دو لوگ اس جگہ سے ہٹ گئے پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے
لگے میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ میں مولا ہوں پس اس کا

علی مولا ہے۔

(۲۹۵) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی فی کتاب الولایۃ) عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے۔

(۲۹۶) عن زر بن حبیش قال خرج علی من القصر فاستقبلہ رکبان متقلدی السیوف علیہم العمائم حدیث عہد بسفر فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیہم من ہہنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثنا عشر رجلا منہم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخزیمۃ بن ثابت ذو الشہادتین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الہیثم بن التیہان وہاشم بن عتبۃ وسعد بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی لانس بن مالک والبراء بن عازب ما منعکما ان تقوما فتشہدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللہم ان کتماہا معاندۃ فابلہما فاما البراء فعمی فکان یسال عن منزلہ فیقول کیف یرشد من ادرکتہ الدعوۃ واما انس فقد برصت قدماہ وقیل لما استشہد علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان فقال علی اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض لا تواریہ العمامۃ فبرص وجہہ فسدل بعد ذلک برقعا علی وجہہ (اخرجہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ المحدث فی الاربعین)

زر بن حبیش ناقل ہیں کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام قصر سے برآمد ہوئے انکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لٹکائے ہوئے چند سوار آئے جنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سفر سے آئے ہیں انہوں نے جناب امیر سے کہا السلام علیک یا مولانا جناب امیرؑ نے انکو جواب سلام دیکر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کون شخص اس مقام پر موجود ہے بارہ آدمی جن میں خالد بن زید اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن التیہان اور ہاشم بن عتبہ اور سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا رضی اللہ عنہم بھی تھے اٹھکر گواہی دینے لگے کہ ہم نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جناب امیرؑ نے انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہا تمہیں اٹھکر گواہی دینے سے کس نے بند کیا ہے تمنے بھی سنا تھا جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا پس جناب امیرؑ نے دعا کی اے پروردگار اگر انہوں نے گواہی کو عناد کی وجہ سے

چھپایا ہے تو انکو ناگہانی بلا مین مبتلا کر پس براء بن عازب اندہے ہو گئے یہانتک کہ اپنے گہر کا رستہ پوچھا کرتے تہے اور کہا کرتے تہے بہلا وہ شخص کیونکر رستہ دیکہہ سکتا ہے جسکو بددعا لگی ہو۔ اور انس بن مالک کا یہ حال ہوا کہ انکے پاؤن پر برص پیدا ہو گیا اور یہ بہی روایت ہی کہ جب جناب امیرؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنے جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے پر لوگون سے گواہی طلب کی انس بن مالک نے نسیان کا عذر پیش کیا جناب امیرؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اگر یہ شخص جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ عمامہ سے نہ چہپ سکے پس انس رضی اللہ عنہ اس اپنے مونہہ کے برص کو برقع مین چہپا رکہتے تہے ❊

(۴۵) عن طلحۃ بن عمیر قال شہدت علیا علی المنبر ناشد اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفیہم ابو سعید وابو ہریرۃ وانس وہم حول المنبر وعلی علی المنبر وحول المنبر اثنا عشر رجلا من الانصار والمہاجرین فقال علی نشدتکم باللہ ہل سمعتم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقاموا کلہم وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین ما منعک یا انس ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ فقال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ اخرجہ ابو نعیم وابن مردویہ ۔ طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر پایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دے رہے تہے ان مین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بہی منبر کے اردگرد بیٹہے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ منبر پر تشریف رکہتے تہے اور منبر کے اردگرد مہاجرین وانصار سے بارہ بدری صحابی موجود تہے پس جناب امیرؑ نے ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد کو سنا ہی پس جب لوگ کہڑے ہو گئے۔ انس بن مالک بہی لوگون مین موجود تہے انہون نے گواہی نہ دی جناب امیر المومنین نے انس بن مالک سے فرمایا تمکو شہادت دینے سے کس بات نے روکا ہے باوجودیکہ تم نے بہی سنا تہا جو کچہ کہ ان لوگون نے سنا تہا۔ انسؓ کہنے لگے یا امیر المؤمنین مین بوڑہا ہو گیا ہون مجہے یہ بات بہول گئی ہے جناب امیرؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ اسے یہ عمامہ سے نہ چہپا سکے طلحہ بن عمیر کہتا ہے کہ مین خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ مینے انس بن مالک کی پیشانی پر وہ سفید دہبا اپنی آنکہون سے دیکہا ہے ❊

(۵۵) عن زید بن ارقم قال قال علی انشد اللہ رجلا سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت

مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثنی عشر بدریا من جانب الایسر ومن جانب الایمن فشهد وابذلك قال زید بن ارقم كنت فیمن سمع ذلك فكتمته فذهب الله ببصری وكان یندم علی ما فاته من الشهادة ویستغفر (اخرجه ابوبكر بن مردویه والفقیه ابن المغازلی واخرجه الطبرانی فی المعجم الكبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچہا جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے اللہ اے میرے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہیو اسے جو اسے دشمن رکہے پس بارہ اصحاب بدر کہڑے ہوگئے چہ داہنی طرف سے اور چہ بائین طرف سے اور انہون نے گواہی ادا کی زید بن ارقم کہتے ہین مین بہی انہین مین سے تہا جن لوگون نے یہ حدیث کو حضرت سے سنا تہا پس مین نے اسکو چہپایا خدا تعالے میری بصارت کو لے گیا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے تہے اور استغفار کیا کرتے تہے *

(۵۶) عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر انشد رجلا سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه الا قام وشهد وتحت المنبر انس بن مالك والبراء بن عازب وجریر بن عبد الله البجلی فاعادها فلم یجبه احد فقال اللهم من كتم هذه الشهادة وهو یعرفها فلا تخرجه من الدنیا حتی تجعل به اٰیة یعرف بها قال فبرص انس وعمی البراء ورجع جریر اعرابیا بعد هجرته فاتی الشراة فمات فی بیت امه (اخرجه ابو الحسن احمد بن یحیی البلاذری فی انساب الاشراف) عمیر بن سعد ناقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑہکر لوگون کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کی حدیث کو سنا ہو وہ کہڑا ہوکر بیان کرے پس لوگون نے گواہی ادا کی منبر کے نیچے انس بن مالک اور برا ابن عازب اور جریر بن عبد اللہ البجلی بہی بیٹہے ہوئے تہے جناب امیر نے مکرر اسکو فرمایا لیکن ان مین سے کسی نے کچہ نہ کہا جناب امیرؑ نے فرمایا بار الہا جس شخص نے اس شہادت کو چہپایا ہے باوجود اسکے کہ وہ اسکو جانتا ہے اس شخص کو اسوقت تک نہ مار جب تلک کہ تو اسکے لیے کوئی نشانی نہ مقرر کردے کہ وہ اس سے دنیا ہی مین پہچانا جائے عمیر بن سعد کہتا ہے پس انس مبروص ہوگئے اور برا اندہے ہوگئے اور جریر بعد ہجرت کے اعرابی ہوگئے اور شراة مین جا کر اپنی والدہ ماجدہ کے گہر مین دنیا سے انتقال کیا *

(۵۷) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علی فقال انشد الله امرءا نشدة الاسلام سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم اخذ بید علی یقول الست اولی بكم یا معشر المسلمین من انفسكم قالوا بلی یا

رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ و
اخذل من خذلہ الا قام فشہد فقام بضعۃ عشر رجلا فشہدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا حتی
عموا وبرصوا (اخرجہ الدارقطنی وابن کثیر فی تاریخہ) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے مروی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا میں اس مرد خدا کو کہ جس نے اسلام قبول کیا ہے قسم دیتا ہوں
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز کیا تھا پوچھتا ہوں
کہ جس شخص نے حضرت سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ کی حدیث کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی شہادت بیان کرے پس دس پر کتنے آدمیوں نے کھڑے ہو کر
گواہی دی اور ایک گروہ صحابہؓ نے اس شہادت کو چھپایا پس وہ لوگ تب تک دنیا سے عالم آخرت کو نہیں
گئے جبتک کہ وہ اندھے اور مبروص نہیں کیے گئے ۔

(۵۸) عن ابن اسحاق قال حدثنی من لا احصی ان علیا نشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام نفر فشہدوا انہم
سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتم قوم فما خرجوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا واصابتہم
آفۃ منہم یزید بن ودیعۃ وعبدالرحمن بن مدلج (اخرجہ ابو موسی وابن الاثیر فی اسد الغابۃ)
ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ مجھ سے بہت سے آدمیوں نے بیان کیا جنکا میں شمار نہیں کر سکتا کہ جناب
امیر علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو بیان کرے پس چند آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے
اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اور ایک گروہ نے اس حدیث کو چھپایا وہ جب تک کہ
اندھے اور مبروص یا کسی اور بلا میں مبتلا نہیں ہوئے دنیا سے آخرت کو نہیں سدھارے چنانچہ یزید
ابن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی انہیں میں سے تھے ۔

(۵۹) عن عائشۃ بنت سعد سمعت اباہا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجحفۃ واخذ
بید علی فخطب ثم قال ایہا الناس انی ولیکم قالوا صدقت فرفع ید علی فقال ہذا ولیی والمودی عنی
وان اللہ موال من والاہ ومعاد من عاداہ (اخرجہ ابن جریر وقال الذہبی ہذا حدیث حسن غریب)
عائشہ بنت سعد نے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ میرے والد کہتے تھے کہ میں نے جحفہ کے روز جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور پھر فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا
ولی نہیں حاضرین نے عرض کیا آپ بجا فرماتے ہیں حضرتؐ نے جناب امیر کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا یہ میرا

والی ہے اور میری جانب سے ادا کرنے والا ہے بتحقیق خدا دوست نہ رکھنے والا ہے اسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھنے والا ہے اسکا جو اسکو دشمن رکھے ✦

(ف) قال السمہودی وقول بعضہم ان زیادة اللہم وال من والاہ الی اخرہ موضوعة مردود فقد ورد ذلک من طرق صحح الذہبی سید نور الدین سمہودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگون کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں یہ الفاظ یعنی اللہم وال من والاہ آخر تک موضوع ہیں۔ یہ قول بالکل مردود ہے یہ الفاظ بہت سے طریقوں سے مروی ہوئے ہیں حافظ ذہبی نے جنکی تصحیح کی ہے ✦

(۴۰) عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال بعد ما کبر سنہ لواحد من رفقائہ الحق ما سمعت اذنای ورأت عینای اقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی دخل علی ام المؤمنین عائشة فقال لہا ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعتہ فجاء حتی کان کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندہا حتی دخل علی ام المؤمنین حفصة فقال لہا ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعتہ فجاء حتی اذا صار کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندہا حتی اذا دخل علی ام المؤمنین ام سلمة وقال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ائتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیتہ بہا ثم اقامہم مثل صف الصلوة فقال معاشر المسلمین الیس اللہ اولی بی من نفسی یامرنی وینہانی مالی علی اللہ امر ولا نہی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال الست اولی بکم من انفسکم آمرکم وانہاکم لیس لکم علی امر ولا نہی قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کان اللہ وانا مولاہ فہذا علی مولاہ یامرکم وینہاکم ما لکم علیہ امر ولا نہی اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اللہم انت شہیدی علیہم انی قد بلغت ونصحت (اخرجہ سید علی الہمدانی فی مودة القربی)

ابو الحمراء خادم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ابو الحمراء جبکہ بوڑھے ہوگئے اپنے ایک رفیق سے کہنے لگے جو کچھ میرے کانون نے سنا ہے یا میرے آنکھون نے دیکھا ہے اس سے میں تجھے خبر دون ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے عرب کے سردار کو بلاؤ انہون نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا تہا۔ پھر وہان سے برآمد ہو کر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا

تمام ہو وہان سے برآمد ہو کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہون نے جناب علی علیہ السلام کو بلا بہیجا۔ پہر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد کیا اسے ابو الحمراء جاؤ اور ایک سو آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساٹہہ آدمی موالی عرب کے اور چالیس آدمی حبش کے بلا لاؤ۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے حضرتؐ نے بکری کی کہال پر ایک عہدنامہ لکہا اور لوگون کو مثل نماز کی صف کے استادہ کر کے ارشاد کیا اے مسلمانون کے گروہ کیا خدا تعالے مجہ سے اولی نہین ہے کہ مجہ کو حکم دیتا ہے اور ممانعت کرتا ہے خدا پر میرا کسی طرح کا حکم جاری نہین ہے۔ حاضرین نے عرض کیا آپ بجا فرماتے ہین پہر حضرتؐ نے ارشاد کیا کیا مین تمہاری جان سے تمہارے لیے اولی نہین ہون مین تمکو امر و نہی کرتا ہون مجہ پر تم کسی طرح کا حکم جاری نہین کر سکتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ درست ہے پہر آپ نے فرمایا جس کسیکا اللہ تعالی اور مین مولا ہون پس اسکا یہ علی بہی مولا ہے یہ تمپر امر اور نہی کر سکتا ہے تمہین اسپر کسیطرح کے حکم جاری کرنے کا اختیار نہین ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور چہوڑ دے اسے جو اسے چہوڑ دے ای میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے انکو تیرا پیغام پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے ❖

(۷۱) قال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ وانشدھا بین یدی علی فی الصفین
؎ قلت لما بغی العدو علینا   حسبنا ربنا ونعم الوکیل   وعلی امامنا وامام   لسوانا بہ اتی التنزیل   یوم قال النبی من کنت مولاہ   فھذا مولاہ خطب جلیل   انما قالہ النبی علی الامۃ   حتم ما فیہ قال وقیل (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) قیس بن سعد ابن عبادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام کے سامنے بیچ صفین کے درمیان اپنے رجز میں یہ اشعار پڑہے ہے ؎ کہ جب ہمارا دشمن ہمپر باغی ہو گیا۔ تو مین نے کہا کافی ہے ہمارے لیے ہمارا پروردگار اور وہی ہے اچہا سپردگی کار کے لیے۔ علی ہمارا امام ہے اور ہمارے سوا سب کا امام ہے۔ اس بات کے لیے قرآن نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا یہ مولا ہے اور آپ نے ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلیے امت کے لیے خاص اس ارشاد کو فرمایا تہا تاکہ جو کچہ کہ اس مین گفتگو ہے ختم ہو جاوے ❖

تنبیہ مولیٰ کا لفظ چند معنوں کے مقام پر استعمال ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

(۱) جار	یعنے ہمسایہ	(۸) صدیق	قال الله تبارك وتعالےٰ۔ لا تغنی مولیٰ عن مولیٰ شیئاً ای صدیق من صدیق
(۲) معتِق	بکسر تا۔ آزاد کنندہ		
(۳) معتَق	بفتح التاء۔ آزاد کردہ	(۹) ناصر	قال الله تبارك وتعالےٰ۔ بان الله مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولیٰ لهم ای لا ناصر لهم
(۴) حلیف	یعنے ہم عہد		
(۵) ابن عم	یعنے چچازاد بھائی ؎ قال الشاعر۔ مهلاً بنو عمنا موالینا المَوالی خستوا علینا	(۱۰) مالک	قال الله تبارك وتعالےٰ ضرب الله مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شیٔ وهو کل علی مولاه
		(۱۱) السید المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر واحد فهو ولیه
(۶) عصبہ	قال الله تعالےٰ۔ انی خفت الموالی من ورائی	(۱۲) اولی	قال الله تبارك وتعالےٰ۔ فی حق المنافقین ماواکم النار۔ هی مولاکم۔ ای اولی بکم
(۷) وارث	قال الله تعالےٰ۔ ولکل جعلنا موالی مما ترك الوالدان والاقربون۔ ای ورثة		

اسحدیث مین لفظ مولی کے معنے متعین کرنے مین علما کا اختلاف ہے۔ لیکن۔

(۱) اسحدیث مین مولی کے لفظ سے جار یعنے ہمسایہ کے معنے مطلق نہین لیے جا سکتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہین تھے ✤

(۲) معتِق یعنے آزاد کنندہ کے معنے بھی اسحدیث کے مفہوم سے خارج ہین۔ کیونکہ جسوقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہین تھی ✤

(۳) معتَق یعنے آزاد کردہ کے معنے تو کسی نہج سے مراد ہو ہی نہین سکتے۔ کیونکہ جناب امیر علیہ السلام حر اور آزاد تھے ✤

(۴) حلیف یعنے ہم عہد کے معنے بھی کسیطرح سے نہین لیے جا سکتے۔ کیونکہ ان روایات مین متعلق کسی عہد وپیمان کا ذکر نہین اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنے مراد ہو سکین ✤

(۵) ابن عم کے معنے تو ہرگز چسپان ہو ہی نہین سکتے۔ کیونکہ کل مومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم نہین تھے ✤

(۶) عصبہ کے معنے بھی ہرگز مراد نہین ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے یا کل مومنین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہین تھے ✦

(۷) وارث کے معنے تو بجوائے حدیث نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کسی نہج سے چسپان ہو ہی نہین سکتے

(۸) صدیق کے معنے لینا بھی ٹھیک نہین ہین کیونکہ ظاہر ہے کہ جس سیکڑ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم دوست تھے جناب امیر بھی اسکے دوست تھے اور اگر اس قضیہ کا عکس کر کے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنے ہون کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہے کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تو تھے مگر جناب امیر سے نقار رکھتے تھے حضرت نے انکی تنبیہ کے لیے ایسا ارشاد کیا ہو۔ گو بادی النظر مین یہ معنے موجہ معلوم ہوتے ہین۔ لیکن یہ معنے ہرگز حدیث کے مفہوم مین سے نہین ہین۔ کیونکہ اس حدیث مین مولا کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنے جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بھی مولا ہے۔ اس لیے صدیق کے معنے بھی نہین لیے جا سکتے ✦

(۹) ناصر۔ کے معنے بھی ٹھیک نہین بیٹھتے۔ کیونکہ جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تھے جس کسیکی نصرت حضرت فرماتے تھے اسکی نصرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تھی۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہین تھی ✦

(۱۰) مالک۔ کے معنے بھی اس حدیث مین مراد نہین ہین۔ کیونکہ ان روایات مین مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہین ہے ✦

(۱۱) البتہ اس حدیث مین مولی کے لفظ سے معنی السید المطاع کے لیے جا سکتے ہین۔

(۱۲)

(۱۲) اولے کے

مولی بمعنے اولی کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکے شواہد ہم چند تفاسیر اور کتب لغت سے ذیل مین درج کرتے ہین

(۱) ابن حیان تفسیر بحر محیط مین آیت کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ترجمہ مین لکھتے ہین اے ناصرنا وحافظنا قالہ الجمہور وقال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ وقیل مالکنا وسیدنا فلھذا یتصرف کیف یشاء فیجب الرضاء بما یصدر من جہتہ وقال ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولا لھم فھو مولانا الذی یتولانا و یتولاھم۔

(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین ماوٰکم النار ھی مولاکم وبئس المصیر فی لفظ

المولیٰ ههنا اقوال (احدها) قال ابن عباس مولکم ای مصیرکم و تحقیقه ان المولیٰ موضع الولی و هو القریب فالمعنی ان النار هو موضعکم الذی تقربون منه و تصلون الیه (والثانی) قال الکلبی یعنی اولیٰ بکم و هو قول الزجاج والفراء و ابی عبیدة۔

(۳) امام ثعلبی تفسیر کشف البیان میں لکھتے ہیں ما واکم النار هی مولکم ای صاحبتکم و اولیٰ بکم و احق بان تکون مسکنا لکم

(۴) امام ابو الحسن الواحدی تفسیر وسیط میں لکھتے ہیں ماویکم النار هی مولکم۔ هی اولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب و المعنی انها هی التی تلی علیکم لانها قد ملکت امرکم فهی اولیٰ بکم من کل شیء

(۵) امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں ما ویکم النار هی مولاکم۔ صاحبتکم و اولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب

(۶) جوہری صحاح میں ذیل لغت ولی لکھتے ہیں۔ واما قول لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه مولی المخافة خلفها و امامها۔ فیرید انه اولیٰ موضع ان یکون فیه الخوف

(۷) علامہ زوزنی سبعہ معلقہ کی شرح میں لکھتے ہیں ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه + مولی المخافة خلفها و امامها + الفرج موضع المخافة و الفرج ما بین قوائم الدواب فما بین الیدین فرج و ما بین الرجلین فرج والجمع فروج وقال ثعلب ان المولیٰ فی هذا البیت بمعنی اولیٰ بالشیء۔ کقوله تعالیٰ ماویکم النار هی مولاکم ای هی اولیٰ بکم۔

اسکے ماسوا قرینہ الست اولیٰ بالمومنین من انفسہم سے بھی یہی معنے اولیٰ ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ تلاش کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ارشاد کیونکر کیا تھا اور حضرت نے کیوں فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برانگیختہ کیا تھا پس ان اسباب اور واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث میں جو کچھ کہ لفظ مولیٰ کے معنے مراد ہونگے ظاہر ہوجاوینگے +

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت نے حج نہیں کیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت اسی یا نوّے روز بقید حیات رہے ہیں تمام اہل سیر متفق ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بناکر یمن کیطرف روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوقت روانہ کرنے دونوں لشکروں کے یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک صاحب اپنے لشکر کا جداگانہ امیر ہوگا۔ اور اگر دونوں لشکر کہیں جمع ہوجائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائینگے

اور خالد بن ولید آپکے ماتحتی مین کارروائی کرین چنانچہ دونون لشکر یمن مین بنی زبید پر جا ملے اور بنی زبید سے لڑائی پیش آئی اور لشکر اسلام ظفریاب ہوگیا اور کفار کا زن وبچہ اسیری مین آگیا ان مین ایک لونڈی نہایت خوبصورت تھی جناب امیرؑ اسے اپنے تصرف مین لے آئے۔ یہ امر بعض لوگون کو شاق گذرا جب وہ لوگ لشکر حضرت کی خدمت مین پہونچے اور حجۃ الوداع مین شریک ہوئے ہو چند آدمیون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جناب امیرؑ کی شکایت کی کہ جناب امیر نے ایسا کچھ کیا ہے حضرتؐ نے بعض لوگون کو اسیوقت جواب دیدیا کہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور میرے بعد تمہارا اولی ہے۔ پھر جب حضرت حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مقام جحفہ مین غدیر خم پر پہونچے تو حضرتؐ نے باقی لوگون کے شکوک رفع کرنے کے لیے خطبہ مین جناب امیرؑ کا ہاتھ پکڑکر ارشاد کیا۔ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ یعنے تم لوگ جو اس کنیز مین جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو میری طرح سے مومنون کے ہر ایک امر مین اولی بالتصرف ہے۔ کتب سیر ورجال وتاریخ واحادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت ملتی ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل وامام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے مین ﴿

عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما علی حدتہ فلقینا بنی زبید من اھل الیمن وظھر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاختار علی وصیفۃ لنفسہ فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فجئت فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقلت ھذا مکان العائذ فبعثنی مع الرجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی علی منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی (اخرجہ النسائی فی الخصائص، واحمد فی المناقب) عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ ہمکو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب امیرؑ کو سردار مقرر کرکے ارسال کیا۔ اور فرمایا اگر دونون لشکر باہم جمع ہوجائین تو دونون لشکرون پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر متفرق رہین تو ہر ایک تم مین سے جداگانہ لشکر پر جداگانہ امیر ہوگا۔ ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون سے مقابلہ کیا اور انکا زن وبچہ گرفتار کرلیا جناب علیؑ نے ان مین سے ایک کنیز اپنے لیے منتخب کرلی۔ خالد بن ولید کو جناب امیرؑ کا یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا۔ اور حضرت کے حضور مین ایک شکایتی عرضی لکھ بھیجی اور مجھے حکم دیا

مین وہ عرضی لیکر حاضر خدمت ہوا مینے وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا اور زبانی بہی جناب امیر کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا مینے یہ دیکھکر عرض کیا مین حضور کے غضب سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجہے ایک شخص کی ماتحتی مین روانہ کیا تہا اور اسکی اطاعت مجہ پر لازم کر دالی تہی جو کچہ کہ اس نے مجہ سے کہا مینے حضور مین عرض کر دیا حضرت نے فرمایا اے بریدہ علیؑ کے پیچہے مت پڑ و علی میرا ہے اور مین علی کا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے +

علامہ ابن حجر نے بہی کتاب صواعق محرقہ مین اس حدیث کے ارشاد کی یہی وجہ بتائی ہے چنانچہ وہ لکہتے ہین وسبب ذلک کما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن اسحاق ان علیا تکلم فیہ بعض من کان معہ فی الیمن فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم حجہ خطبہا تنبیہا علی قدرہ وردا علی من تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری ان کان یبغضہ وسبب ذلک ما صححہ الذہبی انہ خرج معہ الیمن فرای منہ جفوۃ فنقصہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قال بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونے کا سبب یہ ہے جسکا ذکر حافظ شمس الدین بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسنی المطالب مین سیرۃ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہ جناب امیرؑ کے ساتہ یمن مین گئے ہوئے تہے واپس آکر جناب امیر کی شکایت بیان کی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگون کو جناب امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کے لیے اور جو لوگ کہ شکایت کرتے تہے مثل بریدہ وغیرہ کے جسکا ذکر امام بخاری نے بہی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا مین جناب امیر سے بغض کیا کرتے تہے اور لوگون کے رد کرنے کے لیے آپ نے خطبہ ارشاد کیا۔ اور بعض کی وجہ یہ تہی جسکی صحت حافظ ذہبی نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ یمن کو گئے تہے راہ مین باہم کچہ شکر رنجی ہو گئی تہی اس وجہ سے بریدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا مین مومنون کے لیے انکی جان سے اولی نہین ہون بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بے شبہ اولے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے +

اب ہم ہر ین خود چشم بصارت کہولکر ملاحظہ کر سکتے ہین کہ اولی کے سوا اس حدیث مین مولی کے اور کیا معنی ہو سکتے ہین۔ بعض محدثین نے اس حدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے وقیل کان.

سببہ ذلک ان اسامۃ بن زید قال لعلی لست مولای انما مولای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (نقلہ شمس الدین مظفر الخلخالی فی المفاتیح شرح المصابیح) یعنی کہا گیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب تہا کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا تہا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں۔ سوا جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی میرا مولا نہیں ہے جب یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپنے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہوں پس اسکا علی بھی مولا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال *

لیکن وجہ اول زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دو دفعہ کیا ہو۔ ایک دفعہ اس ارشاد کے محرک اسامہ بن زید ہوئے ہوں۔ اور دوبارہ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت نے یہ ارشاد علی رؤس الاشہاد بیان فرمایا ہو۔ بہرحال یہ کہنا کہ جناب امیر حجۃ الوداع مین ہمرکاب ہی نہیں تہے۔ یا یہ حدیث متواتر نہیں ہے۔ یا مولی کے معنے متعین کرنے مین چون و چرا کرنا بالکل سفسطہ اور جنون ہے جو اکثر تعصب کے بڑہ جانے سے پیدا ہوجاتا ہے والو الارحام بعضہم اولی ببعض مین لفظ اولی بغیر من کے استعمال ہوا ہے۔ ایسی تسویلات سے لوگون کو فریفتہ کرکے راہ حق سے بیراہ نہ کرنا چاہیے *

حضرت کا جناب امیر کو غدیر خم کے روز عمامہ باندہنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امدنی یوم بدر و یوم حنین بملائکۃ متعممین ہذہ العمۃ والعمۃ حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین قالہ لعلی لما عممہ یوم غدیر خم بعمامۃ سدل طرفہا علی منکبہ (اخرجہ الخطیب البغدادی والدیلمی وصاحب کنوز الحقائق وابو داؤد الطیالسی والمتقی فی کنز العمال وابن ابی شیبۃ ومحب الطبری فی الریاض والسیوطی وابن الصباغ المالکی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد فرمایا کہ رب العزت نے بدر اور حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتون سے کی تہی جو عمامہ پوش تہے اور عمامہ مسلمانون اور مشرکون کے درمیان فرق کرنے والا ہے یہ حدیث حضرت نے مجہے غدیر خم کے روز ارشاد فرمائی تہی جبکہ میرے سر پر حضرت نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندہا تہا اور اسکا شملہ میرے دونون کندہون سے لٹکا دیا تہا *

(۳) قال علی بن برہان الدین الشافعی وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامۃ تسمی السحاب کساہا

علی بن ابی طالب فکان ربما طلع علیه علی فیقول صلی الله علیه وسلم اتاکم علی فی السحاب یعنی عمامة التی وهبها له برہان الدین شافعی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا ایک عمامہ مبارک تھا جسکا نام حضرت نے سحاب کہا ہوا تھا حضرت نے وہ عمامہ جناب امیر کو بندھوایا تھا جب کبھی جناب امیر اس عمامہ کو باندھے ہوئے حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے تو سرور عالم صلعم ارشاد فرماتے کہ دیکھو علی سحاب مین تمہارے پاس آ رہے ہین۔

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقبة بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد الله الانصاری وقد سقط حاجباه علی عینیه فسألناه عن علی فرفع حاجبیه فقال ذاك من خیر البشر (اخرجه احمد فی المناقب) عقبہ بن سعد العوفی ناقل ہی کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گئے انکے ابرو انکی آنکھون پر ڈہلکے ہوئے تھے ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے بہتر تھے۔

(۲) عن عطاء قال سألت ام المؤمنین عائشة رضی الله تعالی عنها عن علی فقالت ذاك من خیر البشر ولا یشك فیه الا کافر (اخرجه ابوبکر بن مردویه) عطا رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہین کہ مین نے جناب ام المومنین عائشہ سے امیر کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین سوا کافر کے اسمین کوئی شخص شک نہین لا سکتا۔

(۳) عن حذیفة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجه ابوبکر بن مردویه) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی تمام لوگون سے بہتر ہین جس نے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا۔

(۴) عن حذیفة رضی الله عنه فقد سئل منه عن علی فقال خیر هذه الامة بعد نبیها علی ولا یشك فیه الا منافق (اخرجه ابن مردویه) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچھا گیا وہ کہنے لگے علی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت کے سب لوگون سے بہتر تھے منافق کے سوا کوئی اسمین شک نہین لا سکتا۔

(۵) عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والاخرة (اخرجه ابوبکر بن مردویه) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تم دنیا و آخرت مین میری تمام امت سے بہتر ہو۔

(۶) عن سلمان الفارسی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی بن ابی طالب خیر من اخلف بعدی (اخرجه ابن مردویه) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ان سب لوگون سے جنہین مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون علی علیہ السلام

سب سے بہتر ہین ✤

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ المرازی فی الاربعین) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی سب لوگون سے بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔

(۸) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان زوجك خیر امتی اقدمہم سلما واکثرھم حلما (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہا السلام سے فرماتے تہے کہ بتحقیق تیرا خاوند میری سب امت کے لوگون سے بہتر ہے صلح میں انسے مقدم اور حلم میں سب سے زیادہ ہے ✤

(۹) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصیی فمن وصیك فسکت عنی فلما کان الغد اتی فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیك قال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ اعلمھم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترك بعدی ینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہ سے سلمان رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک نبی کا وصی ہوتا چلا آیا ہے حضور کا وصی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا روز ہوا حضرت نے مجھے دیکھکر پکارا مین دوڑتا ہوا خدمت اقدس مین گیا حضرت فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی علیہ السلام کا وصی کون تہا مینے عرض کیا یوشع بن نون تہے فرمایا کیون مینے کہا اسلیے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم والے تہے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بھیدون کا خزانہ اور ان سب سے جنکو مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون بہتر اور میرے وعدون کو پورا کرنیوالا اور میرے قرضون کو ادا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے ✤

(۱۰) عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ فقالت من قتل الخارجیۃ قال قلت قتلھم علی قالت ما یمنعنی الذی فی نفسی علی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلھم خیر امتی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی وعلی مع الحق (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابی الیسر الانصاری ناقل ہین کہ ایک دفعہ مین جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا وہ فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرمانے لگین مجھے علی کے حق مین سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری سب امت سے بہتر شخص کو قتل کرے گا اور مینے یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے
کہ علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ ہے +

(۱۱) عن المسروق قال دخلت علی ام المؤمنین عائشة فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلهم علی قال فسکت
قال فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلیقة یقتلهم خیر الخلق واعظمهم عند الله
تعالی یوم القیامة وسیلة (اخرجه ابوبکر بن مردویه) مسروق سے نقل ہے کہ مین جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ
عنہا کی خدمت مین گیا وہ مجھسے پوچھنے لگین کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام
نے وہ خاموش ہو گئین اور پھر فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہین ۔ انکو بہترین خلائق قتل کریگا ۔ اور انکا قتل قیامت کو روز خدا کے نزدیک بڑا
بھاری وسیلہ ہوگا +

(۱۲) عن المسروق قال قالت لی ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها یا مسروق انک من اکرم بنی علی و
احبهم الی فهل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتله علی علی نهر یقال لاسفله تامرو اعلاه النهروان
بین اخافیق وطرفا قال فقالت ایتنی معک من یشهد قال فاتیتها بسبعین رجلا فشهدوا عندها
ان علیا قتله علی نهر یقال لاسفله تامرو اعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قالت قاتل الله عمرو
ابن العاص فانه کتب الی انه قتلهم علی نیل مصر قال قلت یا ام المؤمنین ای شیء سمعت من رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول فیهم قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلق والخلیقة
یقتلهم خیر الخلق والخلیقة واقربهم عند الله وسیلة یوم القیامة (اخرجه ابن مردویه) مسروق
کہتا ہے کہ مجھکو جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے مسروق تو سب بیٹون سے مجھے
زیادہ عزیز اور پیارا ہے بچھے مخدج (یعنے پستان) کی کچھ خبر ہے مینے کہا ہان مجھے خبر ہے کہ جناب امیر نے
اسکو ایک نہر پر مارا ہے جسکے نیچے کے ساحل کو تامرا اور اوپر کے ساحل کو نہروان بولتے ہین اور وہ اخافیق
اور طرف کے درمیان واقع ہے ۔ مجھسے جناب ام المؤمنین فرمانے لگین کسی آدمی کو میرے پاس بلا لا کہ وہ
پوری شہادت دے سکے مین ستر آدمی انکے پاس لے گیا اور انہون نے ام المؤمنین کے پاس شہادت ادا کی
کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اسکو ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اسکی نیچی طرف کو تامرا اور اوپر کی
طرف کو نہروان کہتے ہین اور وہ مقام اخافیق اور طرف کے مابین واقع ہے ۔ ام المؤمنین فرمانے لگین
خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے جس نے مجھے لکھا تھا کہ مینے اسکو رود نیل کے کنارے قتل کیا ہے ۔ مسروق
کہتا ہے کہ مینے ام المؤمنین سے عرض کیا اے مادر مہربان مجھے اسکی حقیقت حال سے خبر دو کہ سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے اس امر میں کیا سنا ہے فرمانے لگیں کہ میںنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ
بدترین مخلوق ہیں اور انکو بہترین مخلوق قتل کریگا اور انکا قتل کرنا قیامت کے روز اللہ عزوجل کے نزدیک ایک
ثابہاری وسیلہ ہوگا ؛

(۳۱) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحات اولئک ھم خیر البریۃ قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ
آیت کہ (بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ تمام خلقت سے بہترین) نازل ہوئی جناب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا یا علیؓ وہ تم ہو ؛

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر
ان اباک صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر وعمر فقال ابن ذھب بک یا حکیم
حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن
یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ میںنے جناب علی ابن الحسین سے عرض کیا یا سیدی
میرا باپ ابو جحیفہ وہب ابن الخیر سے روایت کرتا تھا کہ حضور کے جد امجد یعنے جناب امیر علیہ السلام منبر پر چڑھکر فرمایا تھا
کہ اس امت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا اے حکیم
تجھے کہاں لیجاتے ہیں مجھہ سے سعید ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یا علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون
کے ہے موسیٰ سے بیشک مومن اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے ؛

جناب امیر کا اور حضرتؐ کا گوشت اور خون ایک ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ السلام یا ام سلمۃ یا ام سلمۃ ان علیا
لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبوۃ بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ اے
ام سلمہ تحقیق علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے
مگر میرے بعد نبوت نہیں ؛

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر انت باب علمی وان ولدی لکا
ولحمک لحمی ودمک دمی (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس دن میںنے
خیبر کو فتح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے

میرے بیٹے ہیں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے ❖

(۲) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمۃ وکان یومہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یلبث ان جاء علی فدق الباب دقا خفیفا فاثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدق وانکرتہ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی لہ الباب قالت یا رسول اللہ من ہذا الذی افتح لہ الباب ینظر محاسنی وقد نزلت فی آیۃ من کتاب اللہ بالامس فقال لہا صلی اللہ علیہ وسلم کہیئۃ المغضب ان طاعۃ الرسول کطاعۃ اللہ ومن عصی الرسول فقد عصی اللہ ان بالباب رجلا لیس بنزق ولا علق الا علی الباب رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ اتعرفینہ قالت نعم یا رسول اللہ ہذا علی بن ابی طالب قال صدقت لحمہ من لحمی ودمہ من دمی ہو عیبۃ علمی اسمعی یا ام سلمۃ واشہدی وہو قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی فاسمعی واشہدی وہو قاصم عداتی واسمعی واشہدی لو ان عبدا عبد اللہ الف عام بین الرکن والمقام ثم لقی اللہ عز وجل مبغضا لہ ولعترتی اکبہ اللہ علی منخریہ یوم القیامۃ فی نار جہنم (اخرجہ الامام الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی بالتدوین فی ترجمۃ ابراہیم بن زید النخعی من التابعین والخوارزمی وابو نعیم والیمنی والوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) (النزق الطیاش وعلق الرجل ای غضب ویجوز ان یکون اللفظ ولا علق بالعین یقال ای لیس فی ہوشہ یعنی انہ ضابط لنفسہ یعرف ادب الدخول ووقتہ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے برآمد ہو کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تھا۔ کچھ تھوڑی دیر بھی حضرت کو ام سلمہ کے گھر میں تشریف لے گئے ہوئے نہیں گذری تھی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے کھٹکھٹانا سنکر سمجھ لیا اور جناب ام سلمہ کو ناگوار گذرا حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا اٹھکر دروازہ کھولدو ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو ٹہلتا ہوا انکلا ہے کہ میں اسکے لیے دروازہ کھولدوں اور میری خوشنمائیوں کو دیکھے حالانکہ کل میرے حق میں ازواج مطہرات کے حقوق کے متعلق کلام اللہ شریف کی آیت نازل ہوئی ہے حضرت نے غصہ ہوکر فرمایا تحقیق خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس نے خدا کی نافرمانی کی دروازہ پر ایسا شخص ہے جو نہ متلون مزاج ہے اور نہ عشق باز ہے دروازہ پر تو وہ شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں جناب ام سلمہ نے دروازہ

کھولدیا جناب امیر علیہ السلام اندر تشریف لے گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ تم پہچانتی ہو یہ کون ہے ام سلمہ نے عرض کیا یہ علی بن ابیطالب ہیں حضرت نے فرمایا تمنے سچ کہا ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور میرے علم کا مخزن ہے اے ام سلمہ سن رکھ اور گواہی دیجیو یہ میرے پیچھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنیوالا ہے یہ میرے دشمنوں کو قتل کرنیوالا ہے اگر کوئی بندہ ایک ہزار برس رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے انکا اور میری عترت کا بغض لیکر جائے خدا اسکو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا گرائیگا ⁂

جناب امیر کا رازدار آنحضرت ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب سری (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے ⁂

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا وکانت الطف نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشدھن لہ حبا وکان مولیٰ لہا قد رباھا وکان لا یصلی صلوۃ الا سب علیا فقالت یا ابت ما حملک علی ان تسب علیا قال لانہ قتل عثمان وشرک فی دمہ قالت اما انک لمولای ورببتنی وانک عندی بمنزلۃ والدی ما حدثتک بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجلس حتی احدثک عن علی وما رأیتہ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یومی وانما کان نصیبی فی تسعۃ ایام یوم واحد فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخلل اصابعہ فی اصابع علی فقال یا ام سلمۃ اخرجی من البیت و اخلیہ لنا فخرجت واقبلا یتناجیان فاسمع الکلام ولا ادری ما یقولان حتی اذا قلت قد انتصف النہار واقبلت فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال لا تلجی وارجعی مکانک ثم تناجیا طویلا حتی قام الظہر فقلت قد ذھب یومی وشغلہ علی فاقبلت امشی و وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال لا تلجی فرجعت وجلست مکانی حتی اذا قلت قد زالت الشمس الا ان یخرج الی الصلوۃ فیذھب یومی ولم ار قط اطول منہ اقبلت امشی حتی وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال نعم فدخلت وعلی واضع یدیہ علی رکبتیہ قد ادنا فاہ اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اذن علی یتساران وعلی یقول افامضی وافعل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعم فدخلت وعلی معرض وجہہ حتی دخلت وخرج

فاخذنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعدنی فی حجرہ فالتزمنی واصابنی ما یصیب الرجل من اهله من اللطف و
الاعتذار ثم قال یا ام سلمة لا تلومینی فان جبرائیل اتانی من عند الله یامرنی ان اوصی به علیا من بعدی وکنت
بین جبرائیل وعلی جبرائیل عن یمینی وعلی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر علیا بما هو کائن من بعدی الی یوم القیمة
فاعذرینی ولا تلومینی ان الله اختار من کل امة نبیا ولکل نبی وصیا وانا نبی هذه الامة وعلی وصیی فی عترتی اهل
بیتی وامتی من بعدی فهذا ما شهدت من علی الان یا ابتاه فسبه او فذره فاقبل ابوها یناجی اللیل و
النهار اللهم اغفر لی ما جهلت من امر علی فان ولیی ولی علی وعدوی عدو علی فتاب المولی توبة نصوحا
واقبل فیما بقی من دهره یدعو الله تعالی ان یغفر له (اخرجه الخوارزمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ازواج سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتی تھیں وہ روایت
کرتی ہیں کہ انکا ایک غلام تھا جس نے انکی پرورش کی ہوئی تھی۔ وہ ہر زمانے کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا
کرتا تھا جناب ام سلمہ ایک روز اس سے فرمانے لگیں اے ابا۔ تو علی کو کیوں کوسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ علیؓ
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شرکت کی ہے جناب ام سلمہ نے فرمایا۔ اگر تو میرا مولا اور بجائے والد
کے نہ ہوتا تو میں تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے کبھی خبردار نہ کرتی۔ لیکن اب بیٹھ جا میں تجھے
حضرت کے بھید سے واقف کرتی ہوں جسکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میری نوبت کے روز حضرت
میرے گھر میں علی کو ہمراہ لیے ہوئے تشریف لائے علی کے پنجہ میں پنجہ ڈالے ہوئے تھے اور نومیں دن میری
نوبت آتی تھی جب گھر میں داخل ہوئے مجھ سے ارشاد کیا اے ام سلمہ تم کوٹھری خالی کرکے باہر چلی جاؤ میں باہر
ہوگئی اور دونوں صاحب سرگوشی کرتے ہوئے داخل ہوئے مجھے انکی آواز سنائی دیتی تھی لیکن سمجھ میں نہیں آتا
تھا کہ باہم کیا باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی میں نے بڑھکر السلام علیکم کے بعد عرض کیا مجھے داخل
ہونیکی اجازت ہے حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو اور اپنی جگہ بیٹھی رہو پھر حضرت ان سے دیر تک سرگوشی کرتے رہے
یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا میں نے اپنے دلمیں خیال کیا کہ میرا آجکا دن یونہیں جاتا رہا علی علیہ السلام نے حضرت
کو باتوں میں لگا رکھا ہے میں نے بڑھکر اور دروازہ پر جاکر سلام علیک کہا اور اندر داخل ہونیکی اجازت طلب کی
حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو میں پھر پلٹ کر اپنے مقام پر آبیٹھی جب مغرب کا وقت ہوا اور آفتاب ڈوبنے لگا پھر تو
میں نے دلمیں کہا کہ اب حضرت نماز کیلئے باہر تشریف لیجائینگے اور میرا دن یونہی نکل جائیگا میں نے اس سے
زیادہ طولانی کوئی دن نہیں دیکھا تھا میں نے بڑھکر سلام کیا اور داخل ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا بہت
اچھا اور میں حجرہ میں گئی جناب علی کو دیکھا کہ حضرت کے زانو پر ہاتھ رکھے ہوئے اور حضرت کے کان کے ساتھ منہ
لگائے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور حضرت کا منہ حضرت علیؓ کے کان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور علی کہتے ہیں

میں بھی طرح سے کرونگا جب میں اندر گئی تو جناب علی رضی اللہ عنہ پھیر کر باہر تشریف لیگئے حضرت نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر اپنے سینہ سے لگا لیا اور جو کچھ کہ مرد اپنی اہلبیت سے کرتا ہے کیا۔ اور نہایت مہربانی سے فرمایا اے ام سلمہ تم ہمیں سرزنش نکرو پروردگار کیطرف سے جبرئیل آیا ہوا تھا اور یہ حکم لایا تھا کہ میں علی کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤں میں علی اور جبرئیل کے درمیان میں تھا جبرئیل میری داہنی جانب اور علی میری بائیں جانب کو تھے جو کچھ کہ مجھے جبرئیل کہتے تھے میں علی کو اوسکا حکم کر دیتا ہوں کہ میرے بعد میں قیامت کے روز تک ہونیوالے ہیں آگاہ کر رہا تھا۔ یا ام سلمہ تم مجھے معذور رکھو خدا نے ہر ایک امت کے لیے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا چلا آیا ہے پس میری عترت اور میرے اہلبیت سے میری امت میں علی میرا وصی ہے ✤

اے ابو العجلان یہ امر علی کا ہے جسکی میں اسوقت شہادت دیتی ہوں۔ اب تم اسپر خواہ سب کرو خواہ نہ کرو۔ اسد کہتے ہیں کہ اس نے سب کو چھوڑ دیا اور جناب الٰہی میں شب و روز دعا کرنے لگا کہ الٰہی مجھے معاف فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں میں نے جہالت سے کہا ہے۔ خداوندا علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے پس اس غلام نے خدا کی جناب میں خالص توبہ کی اور اپنی باقی زندگی میں استغفار کرتا رہا ✤

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (اخرجہ الترمذی و النسائی و الطبرانی فی الکبیر) قال الترمذی معناہ اللہ امرنی ان انجیہ وانتجی معہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طائف کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو سرگوشی کے لیے بلایا لوگ کہنے لگے حضرت کی سرگوشی اپنے ابن عم سے بہت بڑھ گئی ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے ✤

امام ترمذی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ اسکے معنے یہ ہیں خدا نے اسکے ساتھ سرگوشی کرنیکا حکم دیا ہے ✤

(۴) عن انس قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ طویلا فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ) انس کہتے ہیں کہ جناب رسول صلعم نے طائف کے روز جناب علی کو بلا کر دیر تک سرگوشی فرمائی لوگ کہنے لگے آپکی اپنے ابن عم سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے جب اسکا چرچا حضرت تک پہنچا فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب امیر کا حضرت کے ساتھ اقرب عہد ہونا

(۱) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی تحلف بہ ان کان علی اقرب الناس عہدا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مرارا و اظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من ادناہم الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یومہ ذلک صلی اللہ علیہ وسلم فکان من اقرب الناس بہ عہدا (اخرجہ احمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی قسم کھائی جاتی ہے کہ جناب علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے قریب العہد ہیں جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کی عیادت کو گئے یہ جاتا کرتی تھیں حضرت نے کئی بار فرمایا علی آئے میں حضرت کا خیال تھا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت کے لیے کہیں بھیجا ہوا تھا اور اب وہ آگئے ہیں ہمنے خیال کیا کہ حضرت کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے نکلکر باہر بیٹھ گئیں میں ان سب میں سے دروازہ کے قریب تھی پس علی حضرت پر جھک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پھر حضرت اسی روز رحلت فرما گئے پس وہ سب لوگوں سے حضرت کے ساتھ قریب العہد تھے ✤

(۲) عن ابی الطفیل قال کنت علی الباب یوم الشوری فارتفعت الاصوات فسمعت علیا یقول بایع الناس لابی بکر وانا واللہ اولی بالامر منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفارا وفیکم احد کان اٰخر عہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاین وضعہ فی حفرتہ غیری (اخرجہ العقیلی) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر تھا پس لوگوں میں شور برپا ہوا میںنے جناب علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کی حالانکہ واللہ امر خلافت میں میں انسے اولیٰ اور احق تھا پس میںنے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر ہو جائیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو سب کے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکھا ہو۔ سوا میرے ✤

حضرت کا جناب امیرؑ کو وفات کے وقت اپنی ردا میں لے لینا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابابکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمرا فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علی بن ابی طالب فواللہ ما یرید غیرہ فلما راٰہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الدارقطنی والرازی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میںنے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

بلا بھیجا حبیب آئے تو حضرتؐ نے سر اٹھا کر انکو دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب عمر
رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپنے سر اٹھا کر انکو بھی دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگوں
کو کہدیا افسوس ہے تم پر جناب علی کو بلاؤ حضرت انکے سوا اور کسی کو طلب نہیں فرماتے حب حضرتؐ نے ان کو
دیکھا تو وہ کپڑا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے آپنے اٹھا دیا اور علی کو اس میں لے لیا۔ اور علی حضرتؐ سے لپٹے رہے
حب تک کہ حضرت کا انتقال ہوگیا۔

(۲) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ثقل وعنده عائشة وحفصة رضی اللہ عنہما
اذ دخل علی فلما راه رفع راسه ثم قال ادن منی فاستند الیہ فلم یزل عنده حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم
(اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری
سے صاحب فراش ہوگئے حضرتؐ کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما بیٹھی ہوئی تھیں کہ ناگاہ جناب امیرؑ
تشریف لائے حضرتؐ نے انہیں دیکھکر اپنا سر اقدس بالین سے اٹھایا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ انکے
سینہ سے تکیہ لگائے رہے یہانتک کہ وفات پاگئے +

جناب امیرؑ کا حضرت کو غسل دینا

(۱) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسلہ غیری فانہ لا یری احد عورتی
الا طمست عیناه (اخرجہ محدث الدہلوی فی ما ثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے
کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تیرے سوا کوئی مجھے غسل نہ دے ورنہ اسکی آنکھیں
جاتی رہینگی +

(۲) عن جعفر بن محمد قال کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان علی یشربہ (ما
ثبت بالسنۃ) جعفر بن محمد علیہ وعلی آبائہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکوں میں
غسل کا پانی جمع ہوگیا جناب علی نے اسکو پی لیا +

(۳) سئل علی عن سبب فہمہ وحفظہ قال لما غسلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع الماء فی جفونہ
فرفعتہ بلسانی فازددتہ فاری قوۃ حفظی عنہ (ما ثبت بالسنۃ) جناب امیر علیہ السلام سے انکے فہم اور
حافظہ کا سبب پوچھا گیا فرمایا جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسلدیا تو آپ کے پلکوں میں پانی
اکٹھا ہوگیا میں نے اسے چوس لیا اس باعث سے میں اپنے آپ میں اب حافظہ کی قوت کو زیادہ پاتا ہوں

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیره هو اول عربی وعجمی صلی

صلے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام میں چار خصلتین ایسی موجود ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے مین نہین اور وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے پہلے ہین جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ ہر معرکہ مین حضرت کا علم انکے ہاتھ مین رہا ہے اور وہ وہ ہین کہ جبکہ سب لوگ حضرت کے پاس سے بہاگ گئے تو وہ جنگ مین حضرت کے پاس مصائب پر صبر کیے رہے اور وہ وہ ہین کہ جس نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین رکہا ٭

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تم مجہے غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجہے قبر مین رکہوگے اور جو کچہ کہ میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے صاحب علم ہو

حضرت کا جناب امیرؑ پر قیامت کے روز تکیہ کرنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکاءی بین یدی اللہ عز وجل حتی افرغ من الحساب واما ثانیۃ فلواء الحمد بیدہ وادم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی۔ فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل۔ واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ دنیا و ما فیہا سے مجہے پیاری ہین اول خدا کے سامنے جب مین حساب دینے کے لیے کہڑا ہونگا تو وہ میرا تکیہ ہونگے جبتک کہ مین حساب سے فارغ ہو جاؤن دوم لواء الحمد انکے ہاتھ مین ہوگا آدم علیہ السلام اور انکی سب اولاد اسی علم کے نیچے ہوگی سوم وہ میرے حوض کے کنارے کہڑے ہونگے اور جسکو میری امت سے شناخت کرینگے اسے پلائینگے۔ چہارم وہ مجہے کفن پہنا کر مجہے میرے رب کے سپرد کرنے والے ہین۔ پنجم مجہے اسکا خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پہر زنا کیطرف رجوع کرین یا مسلم ہونیکے بعد پہر کافر ہو جائین ٭

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیعثنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب (اخرجہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب)

ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ مجھے اٹھائیگا در آن حالیکہ میں علی ابن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے ہونگا +

القرآن مع علی

(۱) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتے یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والدیلمی) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور دونوں جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

(۲) عن شہر بن حوشب کنت عند ام سلمۃ فسلم رجل فقیل من انت قال انا ابو ثابت مولی ابی ذر قالت مرحبا بابی ثابت ادخل فدخل فرحبت بہ وقالت این طار قلبک حین طارت القلوب مطائرھا قال مع علی قالت اصبت والذی نفس ام سلمۃ بیدہٖ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتے یردا علی الحوض ولقد بعثت ابنی عمرو بن اخی عبد اللہ ابن امیۃ وامرتھما ان یقاتلا مع علی من قاتلہ از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرنا ان نقر فے حجالنا وفی بیوتنا لخرجت حتی اقف فی صف علی (اخرجہ ابن مردویہ) شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا پوچھا گیا تم کون ہو اس نے جواب دیا میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابو ثابت ہوں جناب ام سلمہ نے اسے مرحبا فرما کر داخل ہونیکی اجازت دی اور اچھی طرح سے بیٹھایا اور ارشاد کیا اے ابو ثابت جبکہ لوگوں کے دل اپنی اپنی ہواؤں میں پرواز کر رہے تھے تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ اس نے عرض کیا جناب امیر کے ساتھ میرا دل اڑ رہا تھا حضرت ام المومنین نے فرمایا تو صواب پا گیا۔ اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں ام سلمہ کی جان ہے مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہ دونوں جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہونگے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے مینے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بھتیجے عبد اللہ بن امیہ کو حکم دیا تھا کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر انکے لڑنے والوں سے لڑیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم مستورات کو پردوں میں اور گھروں میں بیٹھنے کے لیے حکم دیا ہوا ہے ورنہ میں خود نکلکر علی کی صف میں جا کھڑی ہوتی +

(۳) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ

یقول وقد امتلأت الحجرة من اصحابه ایها الناس یوشك ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد قدمت الیکم القول معذرة الیکم الا انی مخلف فیکم الثقلین کتاب اللہ عزوجل وعترتی اهل بیتی ثم اخذ بید علی فرفعها فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض فاسئلهما ما خلفتم فیهما (اخرجه ابن عقدة) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت مین ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے حجرہ بھرا ہوا تھا اے لوگون خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب مین اس دار فانی سے رحلت کر جاؤن مین پہلے تمکو کہہ چکا ہون کہ مین دو بھاری چیزین تم لوگون مین چھوڑے جاتا ہون خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر بلند کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے قرآن اسکے ساتھ ہے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہون۔ یہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے۔ مین ان دونون سے پوچھونگا کہ تمنے ان کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ہے ✤

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجه ابو یعلی والضیا) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے ✤

(۲) عن عبد الرحمن بن سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین ومر علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق مع ذا (اخرجه ابن مردویه) عبد الرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چند مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوے تھے کہ ناگہان جناب امیر گذرے حضرت نے فرمایا حق اسکے ساتھ ہے ✤

(۳) عن ابی ذر الغفاری عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق معه لن یزولا حتی یردا علی الحوض (اخرجه ابن مردویه) ابوذر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہین کہ فرماتی تھین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ یہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور دونون نہین زائل ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہون

(۴) عن ام سلمة قالت کان علی علی الحق من اتبعه اتبع الحق ومن ترکه ترك الحق عهدا معهودا قبل یومه هذا (اخرجه ابن مردویه) جناب ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھین جناب امیر حق پر تھے جس نے کہ انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے پہلے عہد ہو چکا ہے

(۵) عن ام المؤمنین عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الحق مع علی یدور معه حیث ما دار (اخرجه ابن مردویه) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھرتا ہے جہاں علی پھرتا ہے

(۶) عن علی قال قال لی رسول الله صلے الله علیه وسلم یا علی ان الحق معك وعلی لسانك وفی قلبك وبین عینیك (اخرجه الحوارزمی) جناب امیر علیه السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی حق تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر حق ہے اور تیرے دلمیں ہے اور تیری دو آنکھوں کے بیچ میں

(۷) عن ابی موسی الاشعری قال اشهد ان الحق مع علی ولکن مالت الدنیا الی اهلها ولقد سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول له یا علی انت مع الحق والحق بعدی معك (اخرجه ابن مردویه) ابو موسی الاشعری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کیطرف پھر گئی بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

(۸) عن ابن حیان التیمی عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال رحم الله علیا اللهم ادر الحق معه حیث دار (اخرجه ابن مردویه) ابن حبان التیمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اللہ رحم کرے علی پر اے میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پھرے۔

(۹) عن ام المؤمنین عائشة صدیقة رضی الله تعالیٰ عنها لما عقر جملها ودخلت دار البصرة فقال لها اخوها محمد انشدك الله اتذکرین یوم حدثتنی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الحق لن یزال مع علی وعلی مع الحق لن یفترقا فقالت نعم (اخرجه ابوبکر بن مردویه) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے اونٹ کے جب پاؤں کٹ چکے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لیگئیں انکے بہائی محمد نے انہیں خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپنے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے فرمانے لگیں ٹھیک ہے ،

(۱۰) عن مسروق قال سالتنی ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها عن اصحاب النهر وعن ذی الثدیه فاخبرتها فقالت یا مسروق اتستطیع ان تاتینی باناس ممن یشهد فاتیتها من کل سبع برجل فشهدوا انهم راوه فقالت یرحم الله علیا انه کان علی الحق ولکنی کنت امراة من الاحماء (اخرجه ابوبکر بن مردویه) مسروق ناقل ہیں کہ جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

نے مجھ سے نہ دیران والون اور ذوالثدیہ کی بات پوچھی مینے انکو جو کچھ کہ خبر تھی سنائی فرمانے لگین اے مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی لائے جو اسکی گواہی دے سکین مین ہر ایک قبیلہ کا ایک ادمی انکی خدمت مین لیگیا انہون نے گواہی بیان کی کہ ذی الثدیہ کو انہون نے دیکھا ہے جناب ام المومنین فرمانے لگین خدا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے مین ایک ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والون کے لبس مین تھی ✤

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل اتاہ علی وبہ رمق فوقف علیہ امیر المومنین فقال رحمک اللہ یا زید فواللہ ما عرفتک الا خفیف المعونۃ کثیر الموتۃ فرفع الیہ راسہ فقال وانت فرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالما وبایاتہ عارفا واللہ ما قاتلت معک من جہل ولکنی سمعت حذیفۃ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فمیلوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) کہتے ہین کہ جب جمل کے روز زید بن صوحان زخمی ہوگئے ابھی ان مین رمق باقی تھی جناب امیر انکے سرپر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے اے زید خدا تجھ پر رحم کرے ہم نے تجھ کو نہین دیکھا مگر دنیا مین ہلکی او جلدی کرنے والا اور اہل و عیال کے نفقہ مین کثرت سے رنج کی برداشت کرنے والا زید نے سر کو اٹھایا اور جواب دیا خدا آپ پر بھی رحم کرے ہمنے آپکو نہین دیکھا مگر اللہ کے ساتھ زیادہ علم والا اور اسکی ایات کو زیادہ پہچاننے والا مینے آپ کی معیت مین نادرافضیت سے جنگ نہین کی بلکہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی نکوکارون کے سردار اور بدکارون کے قاتل ہین خدا سے مدد پاہی اس نے جسنے کہ انکی مدد کی اور خوار ہوا وہ شخص جس نے انکو چھوڑا بے شک حق انکے ساتھ ہے اور انکے اتباع مین ہے تم نے انہین کی طرف میل کرنا ✤

(۱۲) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا رافع کیف انت وقوم یقاتلون علیا وھو علی الحق وھم علی الباطل یکون حقا فی اللہ جہادھم فمن لم یستطع جہادھم بیدہ فبجاھدھم بلسانہ فمن لم یستطع بلسانہ فبجاھدھم بقلبہ لیس وراء ذلک شئ قال ادع لی ان ادرکتہم ان یعیننی و یقوینی علی قتالھم فلما بایع الناس علی بن ابی طالب وخالفہ معاویۃ قلت ھؤلاء القوم الذین قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع ارضہ بخیبر وخرج مع علی بجمیع اھلہ وولدہ وکان معہ حتی استشھد علی فرجع الی المدینۃ مع الحسن (اخرجہ ابن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اے ابو رافع تیرا کیا حال ہوگا جبکہ قوم علی
کے ساتھ جنگ کریگی اور علی حق پر ہوا اور یہ لوگ باطل پر ہونگے خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرنا حق ہوگا جو
شخص کہ ہاتھ سے جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے۔ اور
جو شخص کہ زبان سے بھی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اسکے سوا اور کوئی
بات نہیں ہے اگر تو ان لوگوں کو پائے تو انکو میری طرف سے دعوت کیجیو کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے
تقویت دیں۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے جناب امیر سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہوگئے
میں نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جنکا کہ حضرت نے ذکر کیا تھا ابو رافع اپنی خیبر کی زمین بیچکر اور اپنے
اہل و عیال کو ساتھ لیکر جناب امیر کے ہمراہ ہولیے اور جناب امیر کی شہادت تک انکے ساتھ رہے
پھر جناب امام حسن کے ساتھ مدینہ کو واپس آگئے ✦

(۳۱) عن عبد اللہ بن عبد اللہ الکندی قال حج معاویۃ فاتی المدینۃ واصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم متوافرون فجلس فی حلقۃ بین عبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن عمر الخلیفۃ المقتول فضرب
بیدہ علی فخذ ابن عباس ثم قال اما کنت احق واولی بالامر من ابن عمک قال وبم قال
لانی ابن عم الخلیفۃ المقتول ظلما قال ھذا اذا یعنی ابن عمر اولی بالامر منک لان اباہ قتل
قتل قبل ابن عمک فاعرض عن ابن عباس واقبل علی سعد بن ابی وقاص وقال وانت یا سعد
الذی لم یعرف حقنا من باطل غیرنا فیکون معنا او علینا قال سعد انی لما رایت الظلمۃ قد
غشیت الارض قلت لبعیری نخ فانختہ حتی اذا استفرت مصیبۃ قال واللہ لقد قرأت
المصحف یوما بین الدفتین وما وجدت فیہ نخ فقال اما اذا ثبت فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت مع الحق والحق معک قال لتجیئنی بمن سمعہ معک او لافعلن قال
ام سلمۃ قال فقام فقاموا معہ حتی دخل علی ام سلمۃ قال فبدء المعاویۃ فی الکلام فقال یا
ام المؤمنین ان الکذابۃ قد کثرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یزال قائل یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل وان سعدا روی حدیثا زعم انک سمعتہ منہ قالت
ما ھو قال زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت مع الحق والحق معک قالت
صدق فی بیتی قالہ فاقبل علی سعد فقال الآن الوم ما کنت علیہ واللہ لو سمعت ھذا من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زلت خادما لعلی حتی اموت (اخرجہ ابن مردویہ) عبد اللہ بن عبد اللہ
الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کرکے مدینہ میں گیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب وہان بکثرت تھے وہ ایک مجلس مین گیا جہان پر عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ ابن عباسؓ کی ران پر ہاتھ مار کر کہنے لگا کیا مین آپکے ابن عم یعنے جناب امیر سے خلافت مین زیادہ ترحقدار نہین تھا ابن عباسؓ نے کہا کیون کہنے لگا مین خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم ہون ابن عباسؓ نے جواب دیا شاید یہ شخص یعنے عبداللہ بن عمر تجسے زیادہ حقدار ہے کیونکہ اسکے والد تیرے ابن عم سے پہلے شہید ہوئے مین ابن عباس ہون نہ یہ پھر کر سعد بن ابی وقاص کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ای سعد تو وہی شخص ہے جس نے کہ ہماری حق کو ہمارے غیر کے باطل سے نہین پہچانا اور ہمارا ساتھ نہین دیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب مینے دیکھا کہ اندھیرا تمام زمین پر چھا گیا ہے مینے اپنے اونٹ کو کہا بیٹھ جا اور مینے اسکو بٹھا دیا۔ یہانتک کہ مصیبت ٹھیر گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی مینے دن بھر اول سے آخرتک قرآن شریف کو پڑھا ہے اس مین یہ بیہودہ بات نہین پائی۔ سعد کہنے لگے جبکہ یہ بات ثابت بھی ہو جائے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب علی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتھ چل تو نے کس کے مواجہ مین اس حدیث کو سنا ہے ورنہ مین تیرے ساتھ کچھ کر بیٹھون گا سعد نے کہا مینے جناب ام المومنین ام سلمہ کے سامنے اس حدیث کو سنا ہے معاویہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ اور لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب ام سلمہ کی خدمت مین گئے معاویہ نے کلام شروع کیا کہ یا ام المومنین جھوٹی باتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بہت منسوب ہو گئی ہین ہمیشہ کہنے والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات حضرتؐ نے نہین فرمائی ہوتی سعد نے ایک حدیث روایت کی ہے انکا خیال ہے کہ آپنے بھی اس حدیث کو سنا ہے۔ ام المومنین نے فرمایا وہ کیا ہے معاویہ کہنے لگا انکا زعم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تھا کہ تو حق کے ساتھ ہے ام المومنین فرمانے لگین سچ کہتا ہے حضرتؐ نے اس حدیث کو میرے گھر مین ارشاد کیا تھا معاویہ سعد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اب مین ملامت کے قابل ہون جس بات پر کہ مین تھا واللہ اگر یہ حدیث مینے حضرتؐ سے سنی ہوتی تو اپنے مرنے تک ہمیشہ مین جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا۔

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا ننتظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی

تنزیله فقال ابوبکر انا هو یا رسول الله فقال لا فقال عمر انا هو یا رسول الله فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجه احمد والنسائی ومحی السنة البغوی فی شرح السنة و... ابو یعلی وابن حبان وابو نعیم فی الحلیة والدیلمی فی فردوس الاخبار والحاکم وقال صحیح ... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ... ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ... سے برآمد ہوئے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ڈال کر فرمایا تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر جنگ کریگا جیسا ... سے ... جنگ ... ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ... رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے ؛

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قوله تعالیٰ فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون نزلت فی علی انه ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجه ... جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں (کہ اگر ہم تجھ کو لیجاویں اور ہمکو ان سے بدلا لینا ہے) فرمایا ہے کہ یہ آیت علی کے ... میں نازل ہوئی ہے ... وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بدلا لینگے ؛

(۲) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول الله امرتنا بقتال هؤلاء فمع من قال مع علی ... یقتل عمار بن یاسر (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمکو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہے پس کس کے ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہونگے ؛

(۳) عن علی بن ربیعة قال سمعت علیاً علی منبرکم هذا یقول عهد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وابن اثیر فی اسد الغابة) علی بن ربیعہ کہتے تھے کہ میںنے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا عہد لیا ہے ؛

(۴) عن سعید بن جبادة عن علی قال امرت بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین واما الناکثون فهم اهل جمل واما القاسطون فاهل الشام والمارقون فاهل النهروان (اخرجه ابن عساکر) سعید بن جبادہ جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ مجھے تین گروہ یعنے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا گیا ہے پس ناکثین اہل جمل ہین اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہروان ❊

(۵) عن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ام سلمة هذا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر تشریف لائے اتنے مین جناب امیر بھی آ گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنیوالا ہے ❊

(۶) عن علقمة عن عبد الله قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ام سلمة هذا والله قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجه ابن عساکر) علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف لا رہے تھے کہ جناب امیر بھی حاضر ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ واللہ یہہ شخص میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو مارنیوالا ہے ❊

(۷) عن عقاب بن ثعلبة قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافة عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجه ابن عساکر) عقاب بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تھا

(۸) عن مخنف بن سلیم قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا قاتلت المشرکین مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین مع علی (اخرجه ابن عساکر) مخنف بن سلیم کہتا ہے کہ ہم نے ابو ایوب انصاری سے جا کر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین مشرکون کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہین اب آپ مسلمانون کے ساتھ لڑنے کو آئے ہین کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی کی معیت مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا ہے ❊

(۹) عن علقمة والاسود قالا اتینا ابا ایوب الانصاری عند منصرفه من صفین فقلنا یا ابا ایوب

ان الله اکرمك بنزول محمد صلی الله علیه وسلم فی بیتك والجمل ناقته تفضلا من الله واکراما لك حتی اناخ ببابك دون الناس ثم جئت بسیفك علی عاتقك تضرب به اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی بن ابی طالب الناکثین والقاسطین والمارقین۔ فاما الناکثون فقد قاتلناهم وهم اهل الجمل طلحة والزبیر واما القاسطون فهو منصرفنا من عندهم یعنی معاویة وعمرو بن العاص واما المارقون فهم اهل الطرفا والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لابد من قتالهم انشاء الله (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) علقمہ اور اسود کہتے ہین کہ جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے انسے کہا اے ابو ایوب بیشک اللہ تعالے نے آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گہر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور یہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے لیے تھی کہ حضرت کی اونٹنی اور لوگون کے سوا تمہارے گہر کے دروازہ پر بیٹھ گئی آب آپ اپنے کندہے پر شمشیر رکہکر تشریف لائے ہین کہ اس سے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو قتل کرین ابو ایوب کہنے لگے بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جناب امیر کی معیت مین تین گروہون کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تہا وہ لوگ ناکثین اور قاسطین اور مارقین ہین پس ناکثین اہل جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالی عنہما تہے اور قاسطین یہ لوگ ہین جہان سے کہ ہم واپس ہوے ہین یعنے معاویہ اور عمرو بن العاص اور مارقین اہل طرفا اور نخیلات اور نہروان ہین واللہ مجھے نہین معلوم کہ اب وہ کہان ہین لیکن انشاء اللہ انکے ساتھ بہی لڑنا ہوگا۔

تنبیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت مین تین معرکہ پیش آئے (۱) واقعہ جمل (۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان ❖

(۱) واقعہ جمل دونون جانب سے صحابہ کرام تہے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر انکا منشا جناب امیر سے نزع خلافت کا نہ تہا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تہا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ مین بہی مبادرت ان سے نہین ہوی صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مستدعی تہے جو بخوف جان جناب امیر کی فوج مین آچہپے تہے۔ انہون نے موقع پاکر دونون لشکرون کو لڑوا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو انکی خطا پر متنبہ کیا تو وہ نادم ہوکر فورا معرکہ سے علیحدہ ہوگئے اسلیے انکی خطا کو خطاء فی الاجتہاد سے علما نے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین مین شام فتنہ خیز اور انصار جناب امیر کے طرفدار تہے معدودے چند مولفۃ القلوب صحابہ امیر معاویہ کی طرفداری کرتے تہے واقعات پر نظر کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس

جنگ سے نزع خلافت کی تھی کو متاخرین انکے فعل کو کسی لفظون سے تعبیر کرین مگر خطائے منکر ہی کا پلہ بھاری رہتا ہے

(۳) معرکہ نہروان مین کوی صحابی جناب امیر کا مخالف نہین ہوا اسلیے اسکی بحث کرنے کی چندان ضرورت نہین واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ بحث مین ضمناً درج ہے۔ سو اسطرح اہل صفین کے اس فعل کی نسبت مفصلہ ذیل بحث درج کیجاتی ہے *

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول من یختصم من ھذہ الامۃ بین یدی الرب علی و معاویۃ (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر السیلاقی المرندی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر کہا کرتے تھے کہ اس امت کے لوگون مین سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی و معاویہ باہم جھگڑنے کے لیے کھڑے ہونگے

(تمہید) یہ امر مسلم ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ مدارج تعظیم اور کثرت ثواب کا مجوز اور تزاید حسنات کا موجب ہے۔ کوی شرف خواہ کیسا ہی کیون نہ ہو اسکی حد تک نہین پہونچ سکتا۔ لیکن ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی صاحب خواہ کتنا ہی جلیل القدر کیون نہ ہو معصوم نہین۔ البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جنکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین۔ محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہین اور ان بزرگون کی شان مین صدور معصیت کا گمان کرنا سراسر ظن فاسد ہے *

اس امر کے متعین کرنے مین کہ وہ افاضل صحابہ کون ہین اور کتنے ہین جنکے فضائل تواتر کی حد کو پہونچ گئے ہون علماء کرام نے نہایت دقت نظر صرف کر کے یہ نتیجہ نکالی ہے کہ جو بزرگوار صلح حدیبیہ تک اسلام سے مشرف ہوئے ہین وہ ہر طرح سے افضل و اعلیٰ ہین۔ اسکے بعد پھر کوی ایسا شہد نہین جو معیار فضل سمجھا جائے کیونکہ بعد مین اکثر منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ سر الجلیل مین لکھتے ہین در میان صحابہ سبقت تقدم را موجب لایستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اعتبار باید کرد زیرا کہ ہر قدر تقدم و سبق بیشتر وقت احتیاج اسلام و تقویت آن بیشتر چنانچہ حدیث قال صدقت وقلتم کذبت دلالت بر آن دارد پس باین اعتبار کسانیکہ قبل از ہجرت باعمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعض خود مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حمزہ و جعفر و عثمان بن مظعون و طلحہ و زبیر و مصعب بن عمیر و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و سعید بن زید و زید بن حارثہ و ابو عبیدہ و بلال و سعد و عمار بن یاسر و ابو سلمۃ بن عبد الاسد و عبد اللہ بن جحش و غیرہم من نظائرہم بعد ازان اہل العقبہ باز اہل بدر بعد ازان مشاہد احد تا آنکہ نوبت بصلح حدیبیہ رسید زیرا کہ انزال سکینہ و صفائے قلوب ایشان منصوص بنص قرآن است الا بعد ازان ملیس بالقطع *

مشہور نیست کہ مدار فضل بر آن بودہ باشد زیرا کہ در بین مشہد جماعت منافقان بودند قولہ تعالیٰ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ انتہیٰ کلامہ رحمہ اللہ علیہ) جہانتک نصوص قرآنی کو دیکھا جاتا ہے تو وہ بھی انہین بزرگون کی علوشان کو متعلق پائے جاتے ہین ۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین قال اللہ تبارک و تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ و مثلہم فی الانجیل الخ فھذہ صفۃ من بدر الی تصدیقہ والایمان بہ وازرہ ونصرہ ولصق بہ وصحبہ ولیس کذلک جمیع من رآہ ولا جمیع من امن وستری منازلہم من الدین والایمان وفضائل ذوی الفضل والتقدم منہم فان اللہ تعالیٰ فضل بعض النبیین علی بعض وکذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک وتعالیٰ السابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یعنے پروردگار تعالیٰ شانہ فرماتا ہے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے انکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈہونڈہتے ہین اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکے مونہہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہے انکی تورات مین اور یہ کہاوت ہے انکی انجیل مین ۔ پس جن لوگون نے حضرت کی تصدیق اور مدد مین مبادرت کی ہے اور آپ کی صحبت مین رہے ہین انکی یہ صفت ہے جسکو خدا نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کہ جس نے حضرت کو دیکھا ہے ایسا نہین ہے اور نہ ہر ایک شخص جو ایمان لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے ۔ عنقریب ہے کہ دین و ایمان مین تو انکے درجون کو دیکھیگا ۔ اور صاحبان فضل کی فضیلتین اور انکے تقدم کو شناخت کریگا ۔ پس خدا تعالیٰ نے بعض نبیون کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانون کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چہوڑنے والے اور مدد کرنیوالے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ❖

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین السابقون الاولون من المھاجرین والانصار ھم الذین صلوا القبلتین یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے دونون قبلون کی جانب نماز پڑہی ہے ❖

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ الذین بایعوا بیعۃ الرضوان یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے ہین

اما انکی تعداد کی نسبت علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین عن سالم بن ابی الجعد قال سالت جابر بن عبد اللہ

رضوان اللہ عنہ من اصحاب الشجرۃ قال کنا الفا وخمسمائۃ یعنے سالم بن ابی الجعد کہتے ہین کہ میںنے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگے ہم پندرہ سو آدمی تھے۔ دوسری روایت مین ہے عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا الفا واربعمائۃ فقال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیار اھل الارض یعنے عمرو روایت کرتے ہین کہ میںنے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تھے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام زمین کے باشندون سے بہتر ہو +

گو بظاہر ان دونون حدیثون مین تعداد کی نسبت فرق ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سو سے کم اور پندرہ سو سے زیادہ صحابی نہین تھے +

پس جو اصحاب کبار کہ ان مشاہد مین حاضر ہوے ہین وہ بے شبہ قطعی جنتی اور افاضل صحابہ ہین۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین۔ قال ابو عمر قال اللہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ومن رضی اللہ عنہ لم یسخط علیہ ابدا انشاء اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لن یلج النار احد شھد بدرا والحدیبیۃ یعنے ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے رضامند ہوا مومنون سے جبکہ انہون نے درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی؛ اور جس سے کہ خدا راضی ہوا اسپر کبھی ناراض نہین ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہرگز وہ شخص دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے +

غرضکہ یہ فضائل ان بزرگون کے ہین جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہین اگرچہ بعد مین بھی جو اصحاب کہ مشرف باسلام ہوے ہین انکے فضائل ومناقب بھی حصر مین نہین آسکتے خاصکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہے کہ جسکے سامنے سب خوبیان گرد ہین +

تاہم باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا محفوظ عن الخطا سمجھنا بدیہیات اور معتقدات سلف صالحین کے برخلاف ہے علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ شرح مقاصد مین لکھتے ہین انہ لیس کل صحابی معصوما وکل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما یعنے جبکہ کل صحابی معصوم نہین اور نہ ہر ایک شخص کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے نیکی کا نشان رکھنے والا ہے +

مسطح بن اثاثہ کا جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قذف مین شریک ہونا۔ اور حاطب بن ابی بلتعہ کا آنحضرت کے راز کو افشا کرنا۔ اور کفار مکہ کی طرف پوشیدہ خط لکھکر روانہ کرنا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا شرب خمر کرنا۔ اور ایک صحابی کا غزوہ خیبر مین خودکشی کرنا۔ اور ایک صحابی کا زنا کرنا۔ اور ایک صحابی کا منع زکوٰۃ کرنا۔ اور بعض عرب کے قبائل کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مرتد ہو جانا جنکی تنبیہ کے لیے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی فرمائی۔ ایسے واقعات ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کل صحابہ محفوظ عن الخطا نہین تھے۔ اور ان امور کا بعض صحابہ سے سرزد ہونا محفوظ عن الخطا ہونیکے متناقض ہے +

جب بعض صحابہ کا یہ حال ہو تو پھر کونسی ایسی وجہ لاحق ہے کہ جسکی وجہ سے ہم امیر معاویہ کو خلیفہ برحق کی بغاوت کرنے مین معذور یا مخطی ماجور تصور کرین اور انکے اس فعل کو معصیت قرار دینے مین کون سی قباحت لازم آتی ہے

(تبصرہ) امیر معاویہ افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے۔ وہ ہجرت مین شریک تھے نہ بدر مین نہ بیعۃ رضوان مین کہ انکو مناقب منصوص تصور کیے جاوین انکا اسلام تو بعد مکہ کی فتح کے ہوا ہے جس مین بقول جناب شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب مین بذیل تذکرہ امیر معاویہ تحریر کرتے ہین ھو وابوہ واخوہ من مسلمۃ الفتح یعنے امیر معاویہ اور انکے والد ابوسفیان اور انکے بھائی فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے +

امیر معاویہ عامہ صحابہ بلکہ مولفۃ القلوب کے گروہ سے سمجھے جاتے ہین قال ابو عمر معاویہ وابوہ من المولفۃ القلوب (استیعاب للعلامہ ابن عبد البر واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر الجزری واصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر وتاریخ الخلفا للسیوطی) ہان اس معصیت پر انکے ارتکاب کو بوجہ شرف نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نبوی و رضای مرتضوی اور عفو خدا کا امیدوار سمجھنا چاہیے اور انکو بد الفاظ سے یاد کرنا سخت برائی ہے +

البتہ انکو ماجور اور انکے اس فعل کو خطا فی الاجتہاد سمجھنے پر چند اعتراض وارد ہوتے ہین +

(اول) ظاہر ہے کہ کل صحابہ مجتہد نہین تھے چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد بن قاسم العبادی آیات بینات مین لکھتے ہین (الصحابۃ تنقسم الی مجتہدین وعوام) یعنے صحابہ کی دو قسمین ہین مجتہدین اور عوام ہمکو امیر معاویہ کی چند محدثات کے سوا جنکی تفصیل ہم آگے چلکر بیان کرینگے انکے اجتہاد کی کوئی نظیر نظر نہین آتی جسکی وجہ سے ہم انکو صحابہ مجتہد کے قسم سے شمار کرسکین۔

(دوم) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ امیر معاویہ مجتہد ہی تھے۔ لیکن یہ امر ضروری ہے کہ مجتہد کے قیاس کے لیے ادلہ ثلاثہ شرعیہ یعنے کتاب و سنت و اجماع سے کسی دلیل کا ماخذ ہونا لازم ہے۔ مگر انکے اس فعل مین (یعنے خلیفہ وقت سے محاربہ کرتے ہین) ادلہ مذکورہ سے کسی شرعی دلیل کا ماخذ ہونا نہین ثابت ہوتا کہ امیر معاویہ نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے مین کسی آیت یا حدیث یا مسئلہ اجماعی سے تمسک کیا ہو۔

(سوم) مجتہد کو اپنے اجتہاد کے کرنے مین بالکل راہ صواب کی طرف مائل کرنے مین شمشیر نکالنا۔ اور معرکہ قتال آراستہ کرنا جسمین ہزارہا بے گناہ مسلمانون کی جان تلف ہو جاوے ہرگز جائز نہین +

(چہارم) وہ حیلہ جس سے معاویہ اور انکے متبعین کو معذور ٹھیرانے میں کوشش کی جاتی ہے صرف یہ ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے۔ نہ خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کے۔ علامہ ابن حجر نے
اسی بات پر زور ڈالا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے معرکہ آرائی صرف قتلہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ
کے طلب کرنے کے لیے تھی۔ چنانچہ وہ صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں ومن اعتقاد اهل السنة والجماعة ان
ما جرى بين معاوية وعلي من الحروب فلم يكن المنازعة في الخلافة للاجماع على حقيتها لعلي یعنے اہل
سنت وجماعت کے اعتقاد میں سے ہے کہ جو محاربات امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ
خلافت کا جھگڑا نہیں تھا کیونکہ جناب (ع) کی خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا تھا۔ علامہ ابن حجر اور انکے بعض
ہم خیال بزرگوں کو ایسا بہت کچھ اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس غرض کے لیے جناب صدیقہ اور
طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیر پر خروج کیا تھا۔ اسی غرض سے امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائیں۔ تاکہ اصحاب
جمل کی تربیت پر جو ازالہ قائم ہو سکتے ہیں وہ انکی برات پر قائم ہو سکیں ◆
لیکن یہ بالکل خلاف واقعی امر ہے۔ اور حقائق چھپائے سے چھپ نہیں سکتے ◆
(اولاً) اس امر پر تمام اہل سنت و جماعت کا اتفاق نہیں ہے۔ کہ امیر معاویہ کی غرض اس قتال و جدال سے جناب
عثمان کے قاتلوں کا طلب کرنا تھا۔ اور خلافت پر نزاع نہیں تھا۔ چنانچہ عبدالشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ
التمہید فی بیان التوحید میں لکھتے ہیں وقال اهل السنة والجماعة ان معاوية في حال حيوة علي ومن
تابعه كانوا مخطئين في دعوى الامارة والبيعة وباغين في المقاتلة مع علي۔ یعنے اہل سنت وجماعت
کہتے ہیں کہ معاویہ اور انکے پیرو جناب علی کی زندگی میں امارت اور بیعت کے دعوی کرنے میں خطا وار تھے اور
جناب علی کے ساتھ جنگ کرنے میں باغی تھے ◆
بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ سیف المسلول میں لکھتے ہیں۔ بعض گویند کہ معاویہ ابتدا
طلب قاتلان عثمان میکرد۔ و آخر طلب خلافت ہم کردہ بود و صحت خلافت علی قائل نبود میگفت کہ بیعت
او باغیان با علی معتبر نیست و اہل حل و عقد از صحابہ مثل طلحہ و زبیر وغیرہ کہ بیعت کردہ بودند باکراہ کردہ بودند
ولہذا تحت بیعت نشد و معاویہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود و اذا ملکت فارفق بہم از ینجہت
او را طمع خلافت بہم رسیدہ بود و از اہل شام بیعت گرفتہ بود ◆
(دوم) اگر امیر معاویہ کا مقصود محض قصاص کا طلب کرنا تھا۔ تو لازم تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے طلب کرنے پر مقصور ہوتی اور اسی پر اکتفا کرتے لیکن تسخیر بلاد اور بیت المال میں
دست درازی نکرتے لوگوں سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور قیصر الروم کو مال کثیر دیکر صرف جناب امیر کے ساتھ

جنگ کرنیکیلیے صلح نکرتے ۔مسعودی علیہ الرحمۃ مروج الذہب میں لکھتے ہین قد کان معاویۃ صالح ملک الروم علی مال یحملہ الیہ لشغلہ بعلی یعنے امیر معاویہ نے ملک الروم کو مال دیکر اسلیے صلح کر لی تہی تاکہ علی کے ساتہ جنگ کرنے مین مشغول ہون ۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو بہیجکر جناب امیر کے عامل محمد ابن ابی بکر سے مصر کو چہین لیتے ۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری بذیل ترجمہ عمرو بن العاص لکہتے ہین ۔ ثم سیرہ معاویۃ الی مصر فاستنقذ ہا من ید محمد بن ابی بکر وہو عامل لعلی علیہا واستعملہ معاویۃ علیہا یعنے پہر امیر معاویہؓ نے اسکو مصر کی طرف روانہ کیا اور اسنے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتہ سے چہین لیا ۔ اور وہ جناب علی کیطرف سے اسپر عامل تہے پہر امیر معاویہ نے اسپر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا ۔ یہ اور نیز اسی قسم کے صدہا دیگر واقعات ایسے موجود ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو در اصل خلافت کی طمع تہی ✤

(سوم) جبکہ تحکیم ہو چکی تہی اور عمرو بن العاص نے ابو موسی کو مغالطہ دیکر بحق امیر معاویہ فیصلہ کیا تہا تو ضعیف سے ضعیف روایت بہی اسکی تائید نہین کرتی ۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز تحکیم پر عمرو بن کو سرزنش کی ہو ۔ پس اگر امیر معاویہؓ مدعی خلافت نہین تہے تو ایسی ناجائز تحکیم پر کیون راضی ہوگئے تہے ✤

(چہارم) جب امام حسن نے خلافت سے دستکش ہوکر امارت عامہ انکے سپرد کی ۔ اور امیر معاویہ کو ان کے حسب منشاء اقتدار کلی حاصل ہوگیا ۔ تو آیا کسی ضعیف روایت سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ پہر کبہی امیر معاویہ نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی جستجو کی ہے ۔ یا اس جماعت پر قصاص کے جاری کرنے کا حکم مشتہر کیا ہے ۔ باوجودیکہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے امیر معاویہ کی امارت عامہ تک چہہ سال سے زیادہ کا زمانہ نہین گذرا تہا اور یامر ہرگز خیال مین نہین آتا کہ اس قلیل مدت مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کلہم رہگرائے عدم ہوگئے ہون اور اس جماعت کثیر مین سے ایک متنفس بہی زندہ نرہا ہو جس سے قصاص طلب کیا جاتا ✤

خیر بطریق تنزل ہم بہی تسلیم کر لیتے ہین کہ امیر معاویہ کا مقصود اس محاربہ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کو طلب کرتا تہا ۔

اب ہم یہ پوچہتے ہین کہ اگر اس بغاوت مین امیر معاویہ کو معذور سمجہا جائے تو انکے مقلدین کو بہی معذور خیال کرنا چاہیے دلیل بصورت ذیل ✤

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام سے بدین وجہ بغاوت اختیار کرے کہ چونکہ بادشاہ فلان مقتول مسلمان کے قاتلون سے قصاص نہین لیتا اسلیے مین اسکے ساتہ جنگ کرتا ہون اور مین اس امر مین

مین امیر معاویہ کا مقلد ہون۔ تو آیا کوئی فقہی جزئیہ اسکی تائید کی لیے پیش کیا جاسکتا ہے یا کوئی عالم اس تقلید مین اسکو معذور سمجھ سکتا ہے +

(ب) مقتول کے خون کے لیے عند الشرع دعویٰ کرنا محض اسیطرح سے جائز ہے کہ قاضی کیطرف رجوع کیا جائے اور شہود پیش کر کے دعویٰ کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا جائے اور پھر شریعت کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے۔ نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر شمشیر نکالی جائے اور اسکی معزولی کے درپے ہوا جائے +

(ج) اگر اس بغاوت کو خطا فی الاجتہاد (یعنے ایسا عمل کہ جسکے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عند اللہ معذور بلکہ ماجور ہوتا ہے) تصور کیا جائے۔ تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتال مین مثل اپنے دیگر ہمراہی صحابیون کے شہید ہو جاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطا فی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر کے قاتل اشقی الآخرین کو بھی عند اللہ معذور بلکہ ماجور سمجھا جاتا (نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت مین مخطی ماجور تھے تو انکے لشکر سے جس نے کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اسکو بھی مخطی ماجور کہنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ فعل اس نے بغرض اتباع امیر معاویہ کیا ہے +

(ھ) ولو فرضنا اگر جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کرنا خطا فی الاجتہاد تھا۔ تو کیا جناب امیر کی شان اقدس میں برسر محراب و منبر سب و شتم کرنا بھی خطا فی الاجتہاد تھا۔ عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلاثا قالہن لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فقال لہ خلفتنی مع النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے انکو جناب ابو تراب علیہ السلام پر سب کرنے کے لیے حکم کیا اور کہا تم انپر سب کیوں نہین کہتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی ہین حضرت نے علی کو بعض غزوات میں جبکہ اپنے عقب مین چھوڑا۔ تو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتون اور لڑکون کے پاس چھوڑے جاتے ہین حضرت نے ان سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے جو خدا اور خدا کے رسول سے پیار کرتا ہے پس ہم علم کیطرف نظر

اور آپ نے ارشاد کیا علی کہان ہین وہ انکی خدمت مین آشوب چشم ہی سے حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگاکر علم انکو دیا۔ اور اللہ نے انکو فتح دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ پس کہدے آؤ بلائین ہم اپنے بیٹون کو اور تمہاری بیٹیون کو اور اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمہاری جانون کو حضرت نے علی فاطمہ اور حسنین کو بلاکر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین ✤

یہ حدیث تو صحاح کی ہمنے پیش کی ہے اسی قسم کی صدہا حدیثین ہین جن سے کہ ثابت ہوتا ہے امیر معاویہ نے اس بدعت کو خطبہ مین ایجاد کیا تھا جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے عہد تک جاری رہی۔ اور اس نامور خلیفہ نے اسکو منسوخ کیا یہ ایسے واقعات محققہ ہین کہ جس سے کسینے انکار نہین کیا پس کیا یہ امور قبیحہ اور بدعت سیئہ بھی خطا فی الاجتہاد ہوسکتے ہین۔ حاشا وکلا۔

اکثر لوگون کو مفصلہ ذیل اوہام مین سے ایک نہ ایک وہم نے اس محاربہ کو خطا فی الاجتہاد کہنے کی طرف مائل کیا ہے جنکی تفصیل مع جوابات درج ذیل ہے ✤

(پہلا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اس سے اہل شام کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ امر دور تک پہونچ جاتا ہے ✤

لیکن یہ وہم بالکل بے اصل ہوا ہے۔ اور ادنی تامل سے رفع ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ وقت سے محاربہ کرنا معصیت ہے نہ کفر اور حدیث حربک حربی کفر پر دال نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ کے بارہوین باب مین شرح و بسط کے ساتھ اس پر بحث کی ہے۔

عوام صحابہ سے صدور معصیت کا گمان کرنے مین کسی قسم کا محذور شرعی لازم نہین آتا۔ ولید بن عقبہ بن معیط کا شارب خمر ہوکر حد شرعی کو پہونچنا کتب رجال سے ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی الولید بن عقبۃ فی الخمر اربعین جلدۃ (استیعاب و اسد الغابہ و اصابہ) یعنے امام ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ و علی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب پینے پر چالیس درے لگائے تھے اسیطرح سے مسطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک مین کوشش کرنا اور قذف کی حد کو پہونچنا بھی انہین کتابون سے واضح ہے وکان ممن خاض فی الافک علی عائشۃ فجلدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) یعنے مسطح بن اثاثہ ان لوگون مین سے تھا جو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بہتان لگانے مین کوشش کیا کرتا تھا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو حد کے درے لگوائے ان امور سے نہ یہ لوگ درجہ صحابیت سے ساقط ہوگئے اور نہ کافر ہوگئے۔ اگر ہے تو صرف اس قدر کہ انسے خطا وقوع مین آئے اور صدور معصیت سے آدمی کافر نہین ہوسکتا۔ صحابیت کا شرف

ایسا ہے کہ کسی معصیت سے بجز ارتداد کے زائل نہین ہوسکتا ۔

(دوسرا وہم) چند صحابہ اس محاربہ مین امیر معاویہ کے شریک تہے جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطای منکر اور معصیت قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئیگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ پر ایسا گمان فاسد زیبا نہین ہے ۔

یہ وہم اکثر عدم تتبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے۔ اگر نظر امعان کتب سیر اور رجال کو دیکہا جائے تو بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نعمان کے کوئی صحابی اس امر مین امیر معاویہ کا شریک نظر نہین آئیگا۔ اور یہ دو تین صاحب افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے حرب صفین مین تمام انصار و مہاجرین اور بدری جناب امیر علیہ السلام کے حلقہ اطاعت مین دکہائی دیتے ہین ۔

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اس باہمی مقاتلہ سے کہ دین مین ایک امر جدید تہا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خوگر ہو چکے تہے۔ کنارہ گزین ہو گئے تہے۔ لیکن انکی کنارہ گزینی اسوجہ سے نہین تہی کہ وہ جناب امیرؑ کی خلافت مین شک و شبہ کرتے تہے۔ بلکہ انہین بزرگوارون سے اس کنارہ گزینی کے متعلق انکی ندامت اور جناب امیرؑ کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے اسد الغابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ یعنے عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل مین دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین رہی مگر یہ کہ مین باغی گروہ سے نہین لڑا عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر انہ قال ما اسی علی شئ الا انی لم اقاتل مع علی بن ابی طالب الفئۃ الباغیۃ یعنے حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے کہ مجہے کسی بات کی حسرت باقی نہین رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہوکر مین باغیون کے گروہ سے نہین لڑا۔

عن خیثمۃ بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیا یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ و اخطا رائی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ سعد ابن مالک سے کسی نے کہا کہ جناب امیر تمکو اچہا نہین کہتے کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے یہ بہی ایک رائے تہی جو مینے سوچی تہی لیکن میری رائے غلط نکلی ۔

اگرچہ بعض صحابہ بتقاضای بشریت ابتدا مین جناب امیرؑ سے کنارہ گزین تہے مگر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقع ہونے سے انکی مخالفت اور کنارہ گزینی جاتی رہی تہی قال الشعبی ما مات مسروق

حتے تاب الی اللہ تعالیٰ من تخلفہ عن القتال مع علی (اسد الغابہ) یعنے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مسروق رضی
اللہ عنہ نہین فوت ہوئی جبتک کہ انہون نے خدا کی جناب مین جناب امیر سے جنگ مین مخالفت کرنے سے توبہ نہین کی
(تیسرا وہم) امیر معاویہ کی نسبت خطای منکر تجویز کرنے سے الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ ٹوٹتا ہے جس سے امور
دین مین بالکلیہ ایساری تزلزل پیدا ہوجاتا ہے اور روایات کا سلسلہ درہم وبرہم ہوجاتا ہے *
لیکن الصحابۃ کلہم عدول سے محفوظون عن المعاصی کے یعنے مراد نہین لیا۔ بلکہ عدل فی الروایۃ مراد لیا ہے
چنانچہ علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع مین لکھتے ہین والاکثر علی عدالۃ الصحابۃ وقیل
کغیرھم وقیل الی قتل عثمان وقیل الا من قاتل علیا یعنے اکثر علما صحابہ کی عدالت کے قائل ہین۔
بعض یہ بھی کہتے ہین کہ صحابہ بھی عدالت مین دوسرون جیسے ہین بعض نے یہ کہا ہے کہ جناب عثمان رضی
اللہ عنہ کے قتل تک سب صحابہ عدول تھے اور بعض کہتے ہین کہ سب صحابہ عدول ہین مگر وہ لوگ جو جناب
امیر سے لڑے ہین وہ عدول نہین *
اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے الصحابۃ کلہم عدول سے صرف عدل فی الروایۃ مراد ہے اگرچہ اس مین بھی بعض
ائمہ نے کلام کیا ہے *
عبارت مندرجۃ الصدر جمع الجوامع کا متن ہے۔ علامہ جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نصف آخر تفسیر
جلالین نے جو اس کتاب پر شرح لکھی ہے جو شرح جمع الجوامع کے نام سے مشہور بین العلما ہے۔ اسکی
عبارت کو ملاحظہ کیا چاہیے۔ وہ لکھتے ہین والاکثر من العلماء السلف والخلف علی عدالۃ الصحابۃ فلا
یبحث عنہا فی روایۃ ولا شہادۃ لانہم خیر الامۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامۃ قرنی رواہ الشیخان
ومن طرأ لہ منہم قادح کسرقۃ او زنا عمل بمقتضاہ وقیل ہم کغیرہم فیبحث عن العدالۃ فیہم فی الروایۃ
والشہادۃ الا من یکون ظاہر العدالۃ او مقطوعہا کالشیخین وقیل ہم عدول الی حین قتل عثمان
ویبحث عن عدالتہم من قتلہ لوقوع الفتن بینہم من حینئذ وفیہم ممسک عن خوضہا وقیل ہم
عدول الا من قاتل علیا فہم فساق لخروجہم علی الامام الحق ترجمہ اکثر علما سلف وخلف
عدالت صحابہ کے قائل ہین کہ روایت اور شہادت مین انکی عدالت سے بحث نکرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ تمام امت
سے بہتر ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام امت سے بہتر میرا زمانہ ہے اس حدیث کو شیخین یعنے
بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اگر کسی صحابی سے کوئی فعل بد سرزد ہوا ہو تو اسکے موافق عمل
کیا جاے گا بعض علما کہتے ہین کہ صحابہ بھی روایت وشہادت مین مثل دیگر اشخاص کے ہین انکی
عدالت سے بھی بحث کی جائیگی مگر وہ اصحاب جنکی عدالت ظاہر ہو مثل شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

کے اور بعض علما کا قول ہے کہ تمام صحابی جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک عدول تھے اور انکے قتل کے بعد
مین فتنہ واقع ہوئی جسکی وجہ سے انکی عدالت سے بحث کی جاتی ہے بعض خوض کرنے سے رکے ہوئے ہین بعض علما کا مقولہ
ہے کہ تمام صحابی عدول ہین مگر جن لوگون نے جناب امیر سے جنگ کی تھی پس وہ لوگ فاسق ہین امام برحق پر
خروج کرنے کی وجہ سے +

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جمع الجوامع پر ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے
اور اسکا نام آیات بینات رکھا ہے اس فقرہ ومن لطرائف القادح کی توضیح مین لکھتے ہین تنبیہ یہ علی عدم
عصمتہم یعنے صاحب متن نے اس مقولے سے صحابہ کی عدم عصمت پر آگاہ کیا ہے علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح مقاصد مین لکھتے ہین ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب
التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد
الظلم والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل
الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر
موسوما حاصل ترجمہ یہ ہے کہ صحابہ [illegible] آپس مین ہوئین وہ کتب تاریخ مین درج ہین
اور ثقہ لوگون کی زبانون پر مذکور ہین بظاہر اس امر پر دال ہین کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کرکے حد
فسق وظلم کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور حسد اور شدت خصومت اور طلب ملک و ریاست
وشہوات نفسانی کیطرف میلان تھا کیونکہ ہر صحابی معصوم اور ہر شخص کہ جسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ملاقات کی ہے نیکی کے ساتھ موسوم نہ تھا +

ان تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابۃ عدول سے عدل فی الروایۃ مراد ہے نہ معصوم عن المعاصی - اور صحابہ
عدول فی الروایۃ اسلیے تسلیم ہوئے ہین کہ جب علما نے طبقات رجال مین قوانین جرح وتعدیل کو جاری
کیا ہے تو صرف بنسبت دیگر طبقات کے صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث بچا ہوا پایا ہے -

(چوتھا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جاے تو اہل شام جن مین بعض صحابہ بھی شریک تھے
موعود بوعید نار تصور کیے جاوینگے اور وعید نار مستلزم کفر ہے - لیکن وعید نار بھی مستلزم
کفر نہین کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر و زنا و سرقہ وغیرہ کی سزا بھی دوزخ ہے جو توبہ اور شفاعت
نبوی اور عفو ایزدی سے ٹل سکتا ہے اسیطرح سے اہل صفین کی خطا کی نسبت بھی خیال کیا جاسکتا
ہے کہ وہ توبہ سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالے سے ٹل جائے

(پانچوان وہم) اگر جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جاے تو جناب

عائشہ صدیقہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑیگا +

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ اسکا جواب بچند وجوہ دیا جا سکتا ہے +

(الف) اصحاب جمل کی غرض امیر معاویہ کی غرض سے بالکل متباین تھی جسکی تفصیل ہم پیشتر کر چکے ہیں +
اصحاب جمل میں سے کسی صاحب نے خلافت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسلیے بعض علما نے انکے باغی قرار دینے میں تامل
کیا ہے۔ اور امیر معاویہ کو باغی اول قرار دیا ہے شرح مقاصد میں علامہ سعد الدین التفتازانی علیہ الرحمۃ لکھتے
ہیں۔ وذہب الکثیرون الی ان اول من بغی فی الاسلام معاویۃ یعنے اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ جس شخص نے
کہ اسلام میں سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہیں +

(ب) تمام کتب سیر و تواریخ باواز بلند پکار رہے ہیں کہ [illegible] جمل میں سے کسی صاحب نے بالارادہ جناب امیر علیہ
السلام سے جنگ نہیں کی بلکہ جب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پردازی سے رات کو لڑائی شروع ہو گئی تو
ناچار اصحاب جمل دفاع کرنے کیواسطے خود اختیاری [illegible] کیلیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ قال العلامۃ سعد الملۃ والدین
التفتازانی فی شرح المقاصد والحق ان [illegible] من اصحابنا [illegible] علی ان الحرب الجمل کانت فلتۃ لا من قصد
من الفریقین بل کانت تہییجا [illegible] حیث صاروا فرقتین واختلطوا بالعسکرین
واقاموا الحرب خوفا من القصاص وقصد عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یکن الا اصلاح الطائفتین وتسکین
الفتنۃ فوقعت فی الحرب) یعنی ہمارے محقق اصحاب رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ حرب جمل بلا قصد فریقین
ناگہانی طور پر واقع ہو گیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی انگیز تھی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونوں
لشکروں [illegible] اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹھا دیا۔ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد
دونو گروہ میں صلح کرانے اور فتنہ کے فرو کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ لیکن لڑائی میں پھنس گئیں +

(ج) اصحاب جمل سے کوئی صاحب خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کا قاصد نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی
مخالفت پر مصر ہو کر قتل ہوا ہے چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہو گئی اور صبح نمودار ہوئی اور
جناب طلحہ رضی اللہ عنہ پر حقیقت حال کا انکشاف ہو گیا۔ فوراً محاربہ سے کنارہ
کش ہو گئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتھ سے تیر کھا کر شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ
استیعاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ قال اہل العلم ان علیا دعاہ فذکرہ اشیاء من سوابقہ وفضلہ فرجع
طلحۃ عن قتالہ علی ما صنع الزبیر واعتزل فی بعض الصفوف ورماہ مروان ابن الحکم فقتلہ و لا
یختلف العلماء الثقات فی ان مروان قتل طلحۃ یومئذ وکان فی حزبہ یعنے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جناب
امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنے سابقت اور فضل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہو کر

زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح سے فوج کی صفوں سے علیحدہ ہوگئے مروان بن الحکم نے تیر مار کر انکو شہید کیا۔ اور علماء ثقات
میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ جناب طلحہ کو اسی دن مروان نے قتل کیا ہے اور مروان حضرت طلحہ کے
گروہ میں سے تھا۔ وعن یحیی بن سعید قال قال طلحۃ یوم الجمل ندمت ندامۃ الکسعی لما شربت
رضی بنو جرم برغمی۔ اللھم خذ منی لعثمان حتی ترضی۔ فرماہ مروان بسہم فی رکبتہ اخرجہ ابو عمر
صاحب الاستیعاب و ابن الاثیر فی اسد الغابہ و محب الطبری فی الریاض بلکہ جناب طلحہ کا تجدید بیعت کرنا بھی
ثابت ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ از ثور بن مجزاۃ
کہ گفت گذشتم بطلحہ بن عبد اللہ یوم الجمل و وی افتادہ بود بر زمین و در آخر رمق بود پس ایستادم بر وی و برداشت سر
خود را و گفت بدرستی بر آئینہ مے بینم روی مردی کہ گویا تو از ست گفت کیستی گفتم از اصحاب امیر المومنین علی گفت
فراخ کن دست خود را تا بیعت کنم ترا پس فراخ کردم دست خود را پس بیعت کرد و سپرد جان خود را پس آمدم نزد
علی و خبر دادم او را بقول طلحہ پس گفت اللہ اکبر اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا کرد خدا تعالی کہ در آرد
طلحہ را در بہشت مگر آنکہ بیعت من در گردن او باشد۔ انتہی کلامہ۔
اور جناب زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت تمام کتب تواریخ با آواز بلند شہادت دیتی ہیں کہ جب معرکہ کارزار گرم ہوا جناب
امیر نے انکو بلا کر متنبہ کیا وہ فوراً اصحاب جمل کا ساتھ چھوڑ کر مدینہ طیبہ کو چلے گئے اور وادی سباع میں پہونچکر
عمرو بن جرموز کے ہاتھ سے شہید ہوگئے۔ قال ابن عبد البر فی الاستیعاب ثم شھد الزبیر الجمل فقاتل فیہ
ساعۃ فناداہ علی وانفرد به فذکرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ وقد وجدھما یضحکان
بعضھما الی بعض اما انک ستقاتل علیا وانت لہ ظالم فذکر ذلک الزبیر فانصرف عن القتال نادما
مفارقا للجماعۃ التی خرج فیھا منصرفا الی المدینۃ فاتبعہ ابن جرموز فقتلہ بموضع یعرف بوادی
السباع وجاء بسیفہ الی علی فقال بشر قاتل ابن صفیہ بالنار یعنے پھر زبیر رضی اللہ عنہ فوج سے باہر نکلکر
حملہ آور ہوئے اور تھوڑی دیر تک لڑتے رہے پھر جناب امیر نے انکو بلایا اور تنہائی میں انسے جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد دلایا کہ تمنے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے ہوئے پاکر پوچھا تھا اور حضرت نے
فرمایا تھا تم عنقریب علی سے لڑوگے اور تم اسپر ظلم کروگے جب جناب امیر نے انسے اسکا تذکرہ بیان کیا وہ لڑائی
سے نادم ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ ابن جرموز نے انکا پیچھا کیا اور وادی سباع میں انکو شہید کیا
اور انکی تلوار لیکر جناب امیر کے پاس حاضر ہوا جناب امیر نے فرمایا۔ ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری ہو۔
(تنبیہ) صفیہ بنت عبد المطلب جناب زبیر کی والدہ جناب امیر کی پھپی تھیں اور جناب زبیر آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی تھے اسی لیے جناب امیر فرمایا کرتے تھے۔ اخوانا بغوا علینا یعنے ہمیں

ہماری بہائیون سے بغاوت کی ہے +

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نادم ہونا تمام کتب سیر اور رجال سے ظاہر ہے - ابو البرکات عبد اللہ ابن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ الاعتماد فی الاعتقاد میں لکھتے ہین - وکذا عائشۃ ندمت علی ما فعلت و کانت تبکی حتی تبل خمارھا (و شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) یعنے اسیطرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اظہار ندامت فرماتی رہین اور یہانتک رویا کرتی تہین کہ انکے سر کی اوڑہنی تر ہو جاتی تہی +

عن جابر قال دخلت علی عائشۃ یوما و قلت لہا ما تقولین فی علی فاطرقت رأسہا ثم رفعتہ و قالت ؎

اذا التبر حك علی المحك + تباین غشہ من غیر شك + وفینا الغش والذہب المصفی + علی بیننا

شبہ المحك (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی درر السمطین) یہ ایسے واقعات ہین جن سے کسینے انکار نہین کیا - پس کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ امیر معاویہ کا حرب صفین جسکا منشا ایک مدت مدید تک جاری رہا اور جنگ جمل جسکا خاتمہ ایک ہی روز مین ہو گیا برابر ہے اور جسطرح سے امیر معاویہ مورد اعتراض ہین اسیطرح سے اصحاب جمل بہی ہین جنکی برأت خود جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے - علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین قد روی عن علی قال واللہ لارجوا ان اکون انا و عثمان و طلحۃ والزبیر ممن قال تبارك و تعالی و نزعنا فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یعنے جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ فرماتے تہے خدا کی قسم ہے مین امید کرتا ہون کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان مین سے ہونگے جنکی نسبت خدا تعالی نے فرمایا ہے - اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیون مین تہی خفگی بہائی ہو گئی - تختون پر بیٹہے آمنے سامنے یہ جلیل القدر صحابہ اخص الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کہلائے جاتے ہین - انکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین اور جناب امیر کے مناقب کے ہم پلہ خیال کیے جاتے ہین - اسکے ماسوا خود جناب امیرؑ نے انکی برأت کی نسبت شہادت دی ہے - باوجود ان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات مقدسہ سے صدور معصیت کا گمان کیا جا سکتا ہے - البتہ انکا جناب امیرؑ پر خروج کرنا یا نکث بیعت کرنا تو ثابت ہے جسکو خطا فی الاجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین و بود طلحہ روز جمل با عائشہ رضی اللہ عنہا بجہت خطا و اجتہاد +

لیکن جس طرح سے کہ انکا خروج ثابت ہے اسی طرح سے انکی توبہ اور ندامت اور رجوع بہی ثابت ہے - برخلاف ان امور کے امیر معاویہ بقول پانچ سال اور بقول چار سال تک جناب امیر سے جنگ کرتے رہے اور اپنی خطا پر مصر رہے چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین

وقال ابو عمر صواب اربع سنین یعنے جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہیں ٹھیک بات یہ ہے کہ چار سال تک لڑے ہیں ❊

بلکہ مخالفت ہی پر بس نہیں رہے یعنے ہمیشہ با وجود دعوی خلافت کو منظور نظر رکھا ۔ امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ سے کبیر الروم کو نذر دیکر صلح کر لی ❊

اگر امیر معاویہ کو انتزاع خلافت مد نظر نہیں تھا تو محمد بن ابی بکر جناب امیر کے عامل ہی مصر کو کیوں چھین لیا تھا ❊
بعض لوگ بمقابل جناب امیر علیہ السلام کے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہیں اور انکے مناقب بمقابل جمل کے مناقب کے ہم پلہ ٹھیرائے جاتے ہیں ۔ لیکن اصحاب جمل کے مناقب متفقہ اور امیر معاویہ کے مناقب غیر متفقہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عصمت پر قرآن ناطق ہے حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات مسلم اور بثبوت ہیں ۔ امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہی کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں وگفتہ اند محدثان ثابت نشدہ در فضل معاویہ حدیثے صحیح حدیثے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ یعنے میں امیر معاویہ کی فضیلت بجز اسکے نہیں جانتا کہ حضرت نے فرمایا ہے خدا اس کے پیٹ کو نہ بھرے ۔ دوسرے مقام پر بقول اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس نقل فرماتے ہیں یعنی معاویہ اس پر راضی نہیں کہ سر بسر نجات پا جاوے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بمصر یقولون ان ابا عبد الرحمن النسائی فارق مصر فی اخر عمرہ وخرج الی دمشق فسئل عن معاویۃ وما روی من فضلہ فقال اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل وفی روایۃ ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ (وفیات الاعیان لابن خلکان ومراۃ الجنان للامام عبد اللہ الیافعی)
محمد بن اسحاق الاصفہانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخوں کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن النسائی علیہ الرحمۃ اپنی آخر عمر میں مصر کو چھوڑ کر دمشق چلے گئے ۔ وہاں کے لوگوں نے انسے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کی نسبت پوچھا امام نسائی نے جواب دیا ۔ کیا امیر معاویہ اس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ وہ نجات ہی پا جائیں کہ انکے فضائل کو بیان کیا جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ امام نسائی نے فرمایا مجھے انکی کوئی فضیلت معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ پر کرے
عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث الی معاویۃ لیکتب فقیل لہ انہ یاکل فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا اشبع اللہ بطنہ (اخرجہ ابو داود الطیالسی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو معاویہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ آکر کہنے

لگاوہ کھانا کھا رہے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا خدا اسکے پیٹ کو پر نہ کرے ✤

بعض اشخاص انکی فضیلت یہ بیان کرتے ہین کہ وہ کاتب الوحی تھے۔ خیال کرنا چاہیے کہ اگر کتابت وحی سے کسی قسم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو وہ مروان بن الحکم کے لیے بھی ثابت ہو سکتی ہے ✤

لیکن امیر معاویہ کے کاتب الوحی ہونے مین بھی محدثین کا اختلاف ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین واما معاویۃ بن ابی سفیان کنیت کردہ میشود بابی عبد الرحمن یکے از انجملہ است کہ مینوشت برای آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وبعضے گویند نوشت وحی۔ صاحب جامع الاصول میگوید کتابت نشدہ است ودر مواہب لدنیہ میگوید وی مشہور است بکتابت وحی وبعضے گویند وی نمینوشت وحی را ملکہ مینوشت کتب ومناشیر را ✤

ماسوا اسکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت زیادہ تر جامع القرآن ہونے کی وجہ سے نہے جسکا ثواب انکو تا بروز قیامت ہوتا رہیگا اور جسقدر کہ دنیا مین لوگ قرآن شریف پڑہنے والے ہین یا ہوتے چلے آئے ہین یا ہوتے رہین گے انکے پڑہنے پڑہانیکا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال مین ثبت ہوتا رہیگا ✤

(چھٹا وہم) اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا کیون خلافت انکی سپرد فرماتے ✤

لیکن یہ وہم بھی بالکل بیجا ہے کیونکہ امارت عامہ کی تفویض ایسے شخص کے ہاتہ مین کرنے سے جو پیشتر باغی رہ چکا ہو۔ اور پھر تائب ہوکر کتاب وسنت اور سیرت شیخین کے اتباع کا عہد کرتا ہو۔ کوئی اعتراض جناب امام حسن علیہ السلام کے خدام کی طرف عائد نہین ہو سکتا۔ جناب امام نے جو عہد کہ امیر معاویہ سے تفویض امارت کے وقت لیا ہے وہ سابقہ اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جا سکتا ہے ✤

لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سابقہ امور مین محفوظ عن الخطا ہونا کسی طرح سے ثابت نہین ہوتا ✤

اسکی ٹہیک مثال ایسے ہے کہ ایک گانون کے مالک نے غلہ کا انبار مساکین پر خیرات کرنے کے لیے جمع کیا ہو۔ ایک رہزنون کا سردار اسے غارت کرنا چاہے مالک اسکی حفاظت کے واسطے اس سے جنگ کرے۔ پھر ایک مدت کے بعد مالک فوت ہو جائے۔ اور اسکا بیٹا ان رہزنون کے سردار سے یہ عہد لیکر وہ غلہ کا انبار اسکے سپرد کر دے۔ کہ یہ غلہ ہم اس شرط سے تمہارے سپرد کرتے ہین کہ تم مساکین پر صرف کیا کرو۔ اور اس مین خیانت نکرو۔ اور اس تفویض سے فسق و فساد

فرو ہوجائے اور خونریزی مٹ جائے۔ تو اس ہو نہ اس غلہ کے مالک کی نسبت جو ان غارتگرون سے حفاظت غلہ کے لیے جنگ کرتا تھا کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور نہ اس مالک کے بیٹے پر جسنے یہ عہد لیکر غلہ ان رہزنون کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سو نہ اپنا ہی بیجا پیچھا چھڑایا ہے۔ بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت و خون سے بچایا ہے۔

اور نہ ان رہزنون کا افسر جس زمانہ تک کہ غلہ اسکی تفویض نہین ہوا تھا اور وہ اس مین بیجا تصرف کرنا چاہتا تھا اعتراض سے بچ سکتا ہے۔

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل مین صادق نکلے اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اسکو غلہ مین تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے اگر یہ وہ راہزن یا اسکا جانشین عہد سے انحراف کر کے شرائط کو پورا نکرے تو پھر عاصی متصور ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اس عہد گیرندہ یا اسکے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا۔

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید پلید کو جبکہ وہ شرب خمر کرنے لگا اور حقوق الناس مین اور حدود اللہ سے تجاوز کر کے بہن اور بہائی کی شادی کا مجوز ٹہیرنے لگا۔ تو متنبہ کرنا چاہا تھا۔ اور حضرت امام علیہ السلام اس خروج مین محق تھے۔ کیونکہ خلافت در اصل انہین کا حق تھا۔

(ساتوان وہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تھے۔ تو امیر معاویہ کو تفویض خلافت کے لیے کیون انتخاب کیا تھا۔ اور خلافت کسی دوسرے کو کیون سپرد نہین فرمائی تھی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد مین افضل صحابہ مین سے ہونگے جنکی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکے سپرد فرمائی۔ ورنہ حضرت امام کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب فرماتے۔

یہ وہم بہی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کے وقت امیر معاویہ کو امارت عامہ اس وجہ سے سپرد فرمائی تہی اور دوسرے کو اسلیے منتخب نہین کیا تھا کہ بغیر اسکے خونریزی کا انسداد محال تھا۔ اگر جناب امام کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بہی وہی معاملہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام سے کیا تھا۔

اسکے سوا خلافت راشدہ کا زمانہ منقضی ہو چکا تھا۔ اب مملکت عضوضہ کے عہد کی صبح نمودار ہونیوالی تہی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اسکو پسند نہین کرتا تھا بمصداق اعط القوس باریہا جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجہا اور جسبار کے لیے وہ برسون سے کشت و خون کر رہے تھے انکے حسب منشاء انہین کے سپرد کیا۔

اب رہا یہ امر کہ امیر معاویہ تفویض امارت کے بعد بھی امام ہو سکتے ہیں یا نہیں اسکی نسبت اہل سنت و جماعت میں باہم اختلاف
ہے فخر الاسلام حسن بزدوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وما بعد موت علی [illegible] معاویہ [illegible] قال بعض اہل السنۃ
والجماعۃ صار اماما وقال بعضہم لم یصر اماما لانہ امر بکی افضل الصحابۃ بعد علی بل کان [illegible]
من ھو افضل منہ بکثیر فی النسب والعلم والتقوی والشجاعۃ وکان [illegible] الصحابۃ لم یرہ
امام حق ولم یعقد لہ عقد الامامۃ ومعاویۃ ما کان [illegible] الخلفاء ولکن کان من جملۃ الملوک
یعنے جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی امیر معاویہ [illegible]
کہ امام ہو گئے تھے اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے لیکن ان لوگون کا قول [illegible]
ہوئے ہیں کہ امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد اسوقت [illegible] اسے افضل [illegible]
وقت اکثر ایسے صحاب موجود تھے جو نسب اور علم اور تقوی اور شجاعت [illegible]
اور امیر معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ بادشاہون میں سے تھے [illegible] صحابی [illegible]
کیا اور ان پر امامت کا عقد نہیں ہوا ✦

اسی واسطے اہل علم امیر معاویہ کو خلفاء میں سے نہیں شمار کرتے بلکہ ملوک میں سمجھتے چنانچہ [illegible]
علامہ جلال الدین سیوطی ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصنف سے نقل کرتے ہیں عن سعید بن جمہان
قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیہم قال کذبوا بنو الزرقاء بل ہم ملوک من
اشد الملوک واول الملوک معاویۃ یعنے سعید بن جمہان کہتے ہیں میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ بنی امیہ اپنے آپ کو خلفاء جانتے ہیں وہ کہنے لگے کہ نیلی عورت کے بیٹے جھوٹ بکتے ہیں یہ لوگ سخت
ترین بادشاہون میں سے ہیں اور انمیں پہلا بادشاہ معاویہ ہے ✦

فخر الاسلام بزدوی رحمۃ اللہ علیہ الیسر میں لکھتے ہیں ومعاویۃ ما کان من جملۃ الخلفاء ولکن کان من
جملۃ الملوک علی ما روینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ ثم بعدہ ملک
عضوض وقد تم ثلاثون سنۃ بعلی (انتہی کلامہ) یعنے معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ ملوک میں سے
تھے بدلیل اس حدیث کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے
گی پھر اسکے بعد بادشاہی ہوگی۔ اور تیس برس جناب امیر علیہ السلام تک پورے ہو چکے تھے ✦

(آٹھوان وہم) سواد اعظم اہل سنت و جماعت نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ امیر معاویہ کی خطا خطائے اجتہادی
ہے۔ [illegible] نہیں [illegible] بلکہ باجماع اہل سنت [illegible] انکے برخلاف خطائے منکر کا قائل ہونا ان کو بدعتی
اور عاصی قرار دینا مخارق سواد اعظم ہونا ہے اور من شذ شذ فی النار کے زمرہ میں داخل ہونا ہے ✦

یہ ایک بڑی بھاری دلیل ہے جو اہل صفین کی برات پر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اسمین بوجوہ متعددہ نظر ہے ❊

(الف) اگر غور کیا جاوے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور انکے متبعین پر منقلب ہوتی ہے۔ کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت کا انعقاد اہل حل وعقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیرؑ نے اہل صفین کے مقابلہ مین اسی دلیل کو پیش بھی کیا تھا۔ امیر معاویہ کی شرکت مین چند صحابہ جنکی تعداد حد قلت سے تجاوز نہین کرتی اہل شام کے نو مسلمانون کی جمعیت کے ساتھ (جنکے امور دین مین ماہر ہونے کی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذہب مین ایک مضحکہ کی حکایت لکھی جو ہدیہ ناظرین ہے قال رجل من اخواننا من اھل العلم کنا فی دمشق الشام نبحث عن معاویۃ وعلی وکان قوم من العامۃ یاتون فیستمعون منا فقال لی ذات یوم بعضھم وکان اعقلھم واکبرھم لحیۃ کم تطنبون فی علی ومعاویۃ فقلت فما تقول فی ذلک قال من تریدی قلت علی ما تقول فیہ قال الیس ھو ابو فاطمۃ قلت ومن کانت الفاطمۃ قال امراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت عائشۃ اخت معاویۃ قلت فما کانت قصۃ علی قال قتل غزاۃ حنین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ہمارے اہل علم بھائیون مین سے ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ہم دمشق الشام مین جناب امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی نسبت بحث کیا کرتے تھے عوام الناس شامی ہماری گفتگو سنا کرتے تھے ایک روز ان مین سے ایک لانبی ڈاڑھی والا جو ان مین نہایت عقلمند سمجھا جاتا تھا ہم سے کہنے لگا کب تک تم علی اور معاویہ کے جھگڑے کو طول دوگے۔ مینے کہا تیری اس مین کیا راے ہے۔ کہنے لگا تو کس کی نسبت پوچھتا ہے مینے کہا علی کی نسبت کہنے لگا وہی علی جو فاطمہ کے باپ تھے مینے کہا فاطمہ کون تھین کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ مینے کہا اچھا یہ تو بتا کہ علی کا قصہ کیا ہے وہ بولا غزوہ حنین مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کیا تھا) اس سواد اعظم کے خارق متصور نہین کیے جاتے کہ جسپر تمام افاضل صحابہ اور مہاجرین والصار اہل حل وعقد کا اجماع ہو چکا تھا۔ پس وہ اہل سنت وجماعت کا گروہ جو امیر معاویہ کے خطاء منکر کے قائل ہین کیونکر سواد اعظم کے خارق تصور کیے جا سکتے ہین ❊

جبکہ اہل صفین کے دامن پر صحابہ کرام واہل بیت عظام و انصار مدینہ کے سواد اعظم (کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک اجماع در اصل انہین کے اتفاق آرا سے مراد ہے) کی مخالفت سے کسی قسم کا دھبہ نہین لگتا پس اگر کوئی شخص بعض کتب مشہورہ کے برخلاف اہل صفین کی معذوری کو نہ تسلیم کرے اور بقول مولانا جامی علیہ الرحمۃ ــ "خطائی کہ داشت باحیدر۔ در خلافت صحابی دیگر۔ حق دران جا بدست حیدر بود۔ جنگ باو خطای منکر بود۔" کا قائل ہو تو اوسکو کیون خارق اجماع کہا جا سکتا ہے۔

(ب) یہ حجت خطابیات کی قسم سے ہے جو ہر اثبات سے ایسے دلائل اقناعیات پر اکتفا کر لینا اثبات مجبت

سے عجز کی دلیل ہے ساس سے مخالفین کی زبان طعن کشادہ ہوتی ہے اہل سنت وجماعت کی مخالفت کہہ سکتے ہین کہ جب ان لوگون نے ایسے دعوی بے دلیل اور امر خلاف بداہت پر اتفاق کر لیا ہے تو انکے دوسرے دلائل اور مقدمات مسلمہ بہی اسی قبیل سے ہونگے ✦

(ج) اگر اتباع سواد اعظم سے صرف اتباع کثرت افراد مراد ہے تو یہ بات ہرگز قابل تسلیم نہین ورنہ حنبلی المذہب جنکی جماعت بمقابلہ احناف کی نہایت قلت کے ساتھ اسلامی دنیا مین آباد ہے اس قدر شذ فی النار کے مورد سمجھے جاتے ✦

سواد اعظم سے اجماع امت مراد ہے اس بحث مین چند علما کے اقوال نقل کرنے سے اجماع ثابت نہین ہوتا بلکہ اگر تلاش کیا جائے تو صحابہ کی جماعت سے کسی صاحب کا پتہ نہین ملتا کہ اس نے اہل صفین کی برات پر کسی قسم کا اشارہ بہی کیا ہو۔ بلکہ جناب امیرؓ کے ساتھ سب صحابہ کرام کی شرکت اور اہل صفین کے مقاتلہ کرنے سے بہی متبادر ہوتا ہے کہ سب بزرگوار رضوان اللہ علیہم اجمعین خلیفہ وقت کے ساتھ انکی مخالفت کو بغاوت اور اس بغاوت کو عصیان سمجھتے تہے۔ اور انکے ساتھ جنگ کرنا واجب جانتے تہے ✦

اسکے ماسوا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت نے انکو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ یاد دلا یا تہا جس سے وہ یقینا اہل صفین کو۔ خاطی۔ باغی۔ عاصی سمجہتے تہے۔ اور ان کو ایسا سمجہنے مین بہ بیعت امام وقت انہون نے اجماع کر لیا تہا۔ اور انکا اجماع تقتلک الفئۃ الباغیۃ سے منصوص تہا ✦

احادیث متعلق شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ المسلم والترمذی والنسائی واحمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔

(۲) عن ام سلمۃ قالت لما کان یوم الخندق وھو یعطیہم اللبن وقد اغبر شعرۃ صدرہ قالت فواللہ ما نسیت وھو یقول اللھم ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرہ + وقالت خلد عمار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اینٹین اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور آپ کے سینۂ اقدس کے بال مبارک غبار آلودہ ہو گئے تہے جناب ام سلمہ فرماتی ہین واللہ مجہے ابتک یاد ہے

آنحضرت فرماتے تھے بتحقیق نیکی آخرت ہی کی نیکی ہے اے پروردگار تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اتنے میں عمار آئے حضرت نے ان سے فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل عمار وسالبہ فی النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمار کا قاتل اور انکو برا کہنے والا دوزخ میں ہوگا ۔

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال حدثنی من ہو خیر منی ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ مجھ سے اس نے بیان کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے یعنی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا نعمر المسجد وکنا نحمل لبنۃ لبنۃ وعمار لبنتین لبنتین فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینفض التراب عن راس عمار وہو یقول یا عمار الا تحمل کما یحملون اصحابک قال انی ارید الاجر من اللہ قال فجعل ینفض التراب عنہ وہو یقول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تھے ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا آپ عمار کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا تم کیوں اپنے دوستوں کی طرح سے ایک ایک اینٹ نہیں اٹھاتے عمار نے عرض کیا میں خدا سے اجرت چاہتا ہوں حضرت انکے سر سے مٹی جھاڑ کر فرمایا اے عمار تجھے باغیوں کا گروہ قتل کرے گا ۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ہؤلاء فمع من قال مع علی ابن ابی طالب معہ یقتل عمار ابن یاسر (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے ہمیں ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لیے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت میں فرمایا علی ابن ابی طالب کی معیت میں اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی قتل ہونگے ۔

(۷) عن حبۃ العرنی قال قلت لحذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ حدثنا فانا نخاف الفتن فقال علیکم بالفئۃ التی فیہا ابن السمیۃ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقتلہ الفئۃ الباغیۃ

اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) حسب عربی ناقل ہین کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہمین کچھ بتا دو کیونکہ ہم فتنوں سے ڈرتے ہین وہ کہنے لگے تمکو لازم ہے کہ اس گروہ کے ساتھ رہو جسمین ابن سمیہ یعنے عمار بن یاسر ہین کیونکہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۸) عن حبة العرنی قال شهد خزيمة فی الجمل وهو لا يسل سيفه وشهد صفين وقال لا اسل ابدا حتی يقتل عمار فانظر من يقتله فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول تقتله الفئة الباغية فلما قتل عمار قال خزيمة قد ظهرت لی الضلالة ثم اقترب فقاتل حتی قتل (اخرجہ الخوارزمی) حبہ العرنی نقل کرتے ہین کہ خزیمہ رضی اللہ عنہ جمل مین حاضر ہوئے لیکن انہون نے نیام سے شمشیر نہ نکالی اور پھر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین کبھی تلوار نیام سے باہر نہین نکالونگا جب تک کہ عمار شہید نہو جائین پھر مین دیکھونگا کہ کون انکو شہید کرتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انکو باغیون کا گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ کہنے لگے اب مجھے گمراہی ظاہر ہوگئی ہے پھر بڑھکر لڑے اور شہید ہوگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۹) عن محمد بن عمارة بن خزيمة بن ثابت قال شهد خزيمة الجمل وهو لا يسل سيفا وشهد صفين ولم يقاتل وقال لا اقاتل حتی يقتل عمار فانظر من يقتله فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول تقتله الفئة الباغية فلما قتل عمار قال خزيمة قد ظهرت لی الضلالة ثم تقدم فقاتل حتی قتل (اخرجہ ابن الاثیر فی اسد الغابة واحمد) عمارہ بن خزیمہ بن ثابت الانصاری سے منقول ہے کہ خزیمہ جمل مین حاضر تھے لیکن انہون نے اپنی تلوار نہ نکالی اور پھر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین نہین لڑونگا جب تک کہ عمار شہید نہو جائین مین دیکھ رہا ہون کہ انکو کون شہید کرتا ہے کیونکہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اب گمراہی کا مجھپر اظہار ہوگیا ہے پھر خزیمہ جھپٹے اور لڑائی کی اور قتل ہوگئے ۔

(۱۰) عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يا علی ستقاتلك الفئة الباغية وانت علی الحق فمن لم ينصرك يومئذ فليس منی (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی عنقریب تو باغیون کے گروہ سے لڑیگا اور تو حق پر ہوگا جو تیری مدد نہین کریگا وہ مجھسے نہین ہے ۔

(۱۱) عن ابی عبد الرحمن قال شهدنا صفين مع علی فرأيت عمار بن ياسر لا ياخذ فی ناحية ولا واد من اودية صفين الا رأيت اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم يتبعونه كانه علم لهم (اخرجہ ابن الاثیر

فی اسد الغابہ) ابو عبد الرحمن ناقل ہیں کہ میں صفین میں حاضر تھا میں نے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
صفین کے کسی میدان کیطرف نہیں جاتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے ساتھ نہیں ہوتے
تھے گویا کہ وہ انکے لیے بمنزلہ ایک نشان کے تھے ✦

(۱۲) عن ابی البختری قال قال عمار بن یاسر یوم صفین ائتونی فاتی بشربۃ لبن فقال ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم قال آخر شربۃ تشربہا من الدنیا شربۃ لبن فشربہا وقال ابو عبد الرحمن قال عمار الیوم القی الاحبۃ محمداً
وحزبہ وقال لما قتل ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم (اسد الغابہ) ابی البختری سے منقول ہے کہ صفین کے روز
عمار بن یاسر کہنے لگے مجھے کچھ پلاؤ پس انکے پاس پانی ملا ہوا دودھ لایا گیا عمار کہنے لگے بتحقیق جناب سالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا آخری شربت جو تو دنیا سے پیئے گا دودھ ہوگا۔ پس عمار نے پی لیا۔ اور ابو عبد الرحمن
ناقل ہیں کہ اسوقت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا آج عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے اور جب
وہ شہید ہونے کو تھے کہنے لگے مجھے میرے کپڑوں ہی میں دفن کرنا تاکہ قیامت میں میں انہیں کپڑوں میں جھگڑونگا

تنبیہ ۔ قال ابن الاثیر وکان عمرہ یومئذ اربعا وتسعین سنۃ وقیل ثلاث وتسعون وقیل احدی
وتسعون ۔ ابن الاثیر اسد الغابہ میں لکھتے ہیں کہ ان کی عمر اس روز چورانویں برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں
ترانویں برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں اکانویں برس کی تھی ✦

وقد اختلف فی قاتلہ فقیل قتلہ ابو الغادیۃ المزنی وقیل الجہنی طعنہ فسقط فلما وقع رکب علیہ آخر فاحتز
راسہ فاقبلا یختصمان کل واحد منہما یقول انا قتلتہ فقال عمرو بن العاص واللہ ان یختصمان الا فی النار۔ واللہ لوددت
انی مت قبل ہذا الیوم بعشرین سنۃ (اسد الغابہ) اور انکے قاتل میں اختلاف ہے کہتے ہیں کہ ابو الغادیہ المزنی نے
قتل کیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ جہنی نے انکو نیزہ مارا تھا جب وہ گر گئے تو دوسرے ایک شخص نے انپر چڑھکر انکا سر کاٹ لیا
پس وہ دونو جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک ان میں سے یہی دعوی کرتا تھا کہ میں نے انکو قتل کیا ہے عمرو بن عاص کہنے
لگا واللہ یہ دونوں نہیں جھگڑتے مگر دوزخ میں گرنیکے لیے واللہ میں اگر بیس برس اس سے پہلے مرجاتا اچھا سمجھتا تھا

(۱۳) عن عبد اللہ بن الحارث قال انی لسائر مع عبد اللہ بن عمرو بن العاص ومعاویۃ فقال عبد اللہ بن عمرو سمعت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال عمرو یا معاویۃ اتسمع ما یقول ہذا فجذبہ
فقال نحن قتلناہ انما قتلہ من جاء بہ (اخرجہ احمد والنسائی) عبد اللہ بن الحارث کہتا ہے کہ میں عبد اللہ بن
عمرو بن العاص کے ساتھ سفر میں تھا عبد اللہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمار کی نسبت فرماتے
ہوئے سنا تھا کہ اسکو باغیوں کا گروہ قتل کریگا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا سنتے ہو کیا کہہ رہا ہے معاویہ
نے اسے اپنی طرف کھینچکر کہا ہم نے قتل کیا ہے اس نے قتل کیا ہے جو انے اپنے ساتھ لایا تھا ✦

(۱۴) عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال لابيه حين قتل عمار وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال قال عمرو لمعاویة اتسمع ما یقول عبد الله فقال انا قتله من جاء به وتسمعه اهل الشام فقالوا انما قتله من جاء به فبلغت علیاً فقال یکون النبی صلی الله علیه وسلم قاتل حمزة لانه جاء به (اخرجه الخوارزمی) عبد الله بن عمرو بن العاص اپنے باپ سے کہنے لگا جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ جو کچھ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا فرمایا ہے عمرو بن العاص معاویہ سے کہنے لگا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ کہنے لگا کیا ہمنے عمار کو مارا ہے اس شخص نے مارا۔ جو اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ یہ بات شامیوں نے سنی وہ بھی یہی کہنے لگ گئے کہ عمار کو اس نے قتل کیا جو اسے اپنے ساتھ لایا تھا جبکہ جناب امیر نے یہ بات سنی فرمایا پس حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے کیونکہ حضرت ہی انکو لڑائی کے لیے لیگئے تھے *

(۱۵) عن علقمة والاسود قال اتینا ابا ایوب الانصاری رضی الله عنه عند منصرفه عن صفین فقلنا یا ابا ایوب ان الله اکرمك بنزول محمد صلی الله علیه وسلم وبمجیئ ناقته تفضلاً من الله واکراماً لك حتی اناخت علی بابك دون الناس ثم جئت بسیفك علی عاتقك تضرب اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی الناکثین والقاسطین والمارقین فاما الناکثون فقد قاتلناهم اهل الجمل والقاسطون فهذا منصرفنا من عندهم والمارقون فهم اهل الطرفاء والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لا بد من قتالهم ان شاء الله قال وکان فی بیتی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولیس فی البیت غیر رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی جالس عن یمینه وانا عن یساره وانس قائم بین یدیه اذ تحرك الباب فقال صلی الله علیه وسلم انظر یا انس من فی الباب فخرج انس فقال هذا عمار بن یاسر فقال افتح لعمار الطیب المطیب ففتح انس ودخل عمار فسلم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فرحب به رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال انه سیکون من بعدی فتنة فی امتی حتی یختلف السیف فیما بینهم وحتی یقتل بعضهم بعضاً فاذا رأیت یا عمار ذلك فعلیك بهذا الاصلع وان سلك الناس کلهم وادیاً فاسلك وادی علی ان علیاً لا یردك عن هدی ولا یدلك علی ردی یا عمار طاعة علی طاعتی وطاعتی طاعة الله یا عمار من تقلد سیفاً اعان به علیاً علی عدوه قلده الله تعالی یوم القیمة وشاحین من در ومن تقلد سیفاً اعان به عدو علی قلده الله یوم القیامة وشاحین من نار (اخرجه احمد وابن عساکر وزاد الخوارزمی یا عمار تقتلك الفئة الباغیة وانت علی الحق والحق معك) علقمہ اور اسود کہتے ہیں جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے ان سے کہا اے ابو ایوب بیشک آپکے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے

سے پروردگار نے آپ پر بڑا کرم کیا اور دو شرن کے گھر کے وانحضرت کی اونٹنی آپکے دروازہ پر بیٹھ گئی یہ خدا کا خاص فضل تھا آپکے لیے۔ اب آپ کلمہ کہنے والون کو قتل کے لیو کندہے پر تلوار رکھکر آئے ہین۔ ابوایوبؓ کہنے لگے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو معیت جناب امیرؑ ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیو فرمایا تھا بس ناکثین اصحاب جمل ہین۔ اور قاسطین یہ ہماری واپسی انکے پاس ہو رہی ہے اور مارقین اہل طرفا اور نخیل اور اہل نہروان ہین واللہ نہین معلوم کہ اسوقت وہ کہان ہین۔ لیکن انشاءاللہ انکے ساتھ بھی جنگ کرنا ضروری ہے۔ پھر ابوایوب کہنے لگے کہ میرے گھر مین حضرت رونق افروز تھے اور علی و ہنے طرف بیٹھے ہوئے تھے اور مین بائین طرف تھا۔ انس سامنے کھڑے تھے ناگہان دروازہ ہلا حضرتؐ نے فرمایا اے انس دیکھو دروازہ پر کون ہے انس باہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمار بن یاسر ہین حضرت نے فرمایا عمار پاک اور پاکیزہ کرنے والے کے لیو دروازہ کہولدے۔ عمار نے حاضر ہوکر حضرت سے سلام عرض کیا حضرت نے جواب سلام اور مرحبا کہکر فرمایا اے عمار عنقریب میری امت مین فتنہ ہوگا یہانتک کہ لوگون مین تلوار چل جائے گی اور ایک دوسرے کو قتل کریگا اے عمار جب تو لوگون کو دیکھے کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہین تجھے لازم ہے کہ اس اصلع یعنے جناب امیرؑ کا ساتھ اختیار کرے۔ علی تجھے ہدایت سے نہین پھیریگا۔ اور برائی کی طرف رہنمائی نہین کریگا۔ اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اے عمار اگر کوئی شمشیر اسلیے حمائل کرے کہ اس سے علی کی اعانت کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اسے موتیون کی حمائل پہنائیگا اور اگر کوئی اسلیے شمشیر حمائل کرے کہ اس سے علی کے دشمنون کی مدد کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی آگ کی حمائل اسکی گردن مین ڈالیگا۔ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مین یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہین کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا اور تو حق کے ساتھ اور حق تیرے ساتھ ہوگا

(۱۶) عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ (اسد الغابہ) عبداللہ بن حبیب کہتا ہے کہ مجھسے میرے باپ نے بیان کیا ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا کہنے لگے مجھے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین مگر یہ کہ مین باغی گروہ کے ساتھ نہین لڑا۔

(۱۷) عن الاسود بن مسعود بن حنظلۃ بن خویلد قال کنت عند معاویۃ فاتاہ رجلان یختصمان فی راس عمار فیقول کل واحد منہما انا قتلتہ فقال عبداللہ بن عمرو لیطلب احدکما نفسا اصاحبہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) مسعود بن مسعود بن حنظلہ بن خویلد ناقل ہے کہ مین معاویہ کے پاس موجود تھا کہ دو شخص عمار کے سر کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک

ان مین یہی کہتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عبد اللہ بن عمرو کہنے لگا تم دونون مین ہر ایک کو خوش ہونا چاہیے دوسرے دوست کی ذلت ہو کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ عمار کو فرما رہے تہے کہ اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا +

قال الامام ابو المعالی فی کتاب الارشاد حدیث تقتلك الفئة الباغية هو من اثبت الاخبار امام ابو المعالی کتاب ارشاد مین لکہتے ہین کہ حدیث تقتلك الفئة الباغية نہایت ثابت شدہ احادیث مین سے ہے +

قال العلامة بن عبد البر فی الاستیعاب وتواترت الاخبار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال تقتل عمارا الفئة الباغية وهذا اخبار عن بالغیب واعلام نبوته صلی اللہ علیہ وسلم وهو من اصح الاحادیث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین لکہتے ہین متواتر حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے عمار کو باغیون کی گروہ قتل کریگا۔ اور یہ حضرت کی پیشگوئیون مین سے ایک پیشگوئی ہے اور نہایت صحیح احادیث مین سے ہے (تنبیہ) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل لذیل تاویل کی ہے اسپر ہنسی آتی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اسکا خیال تک بہی نہین تہا۔

ابن طلحۃ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین قیل معاویۃ کان من کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکان خال المؤمنین فکیف یحکم علیہ وعلی من معه بکونهم بقتال علی بغاۃ فی فعلهم جائرین عن سنن الصواب بقصدهم قاصدین بما ارتکبوا من فعلهم الحیات فی زمرۃ الخارجین عن طاعة ربهم قلت لم احکم علیهم بصفة البغی ولوازمها وضعا وافتراء واختراعا بل حکمت بها نقلا واتباعا فانه روی الائمة الاعیان من المحدثین فی مسانیدهم الصحاح احادیث متعددۃ ترفع کل واحد منهم حدیثه بسنده الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار بن یاسر تقتلك الفئة الباغية وهذه الاحادیث لا خلل فی اسنادها ولا اضطراب فی متونها فثبت بها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف الفئة القاتلة عمارا بکونها باغية وصفة البغی لا ینفك عنها وهی لازمها - والبغی عبارۃ عن الظلم وقصد الفساد فکل من کان باغیا کان ظالما جائرا وکان قاسطا خارجا عن طاعة ربه فتکون الفئة القاتلة عمارا متصفة بهذه الصفات بخبر الصادق المصدوق (انتهی کلامه)

خلاصہ کلام فاضل یہ ہے کہ اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امیر معاویہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور مسلمانون کے ماموں تہے تم انپر اور انکے متبعین پر۔ علی علیہ السلام کے ساتہہ جنگ کرنے مین کسطرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہو کہ وہ اپنے فعل مین راہ صواب سے بہٹکے ہوئے اور قصد البغاوت کے مرتکب اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالون کے گروہ مین داخل ہونیوالے تہے۔ مین کہتا ہون کہ مینے انپر بغاوت کی وصف

اور اسکے لوازمات کا حکم بناوٹ اور جھوٹ اور اپنی طرف سے گھڑ کر نہیں ملکہ مینے یہ حکم بوجہ نقل اور اتباع کے کیا ہے جبکو محدثین میں سے مشہور ائمہ نے اپنی صحیح سندون مین متعدد حدیثون کے ذریعہ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنی حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ عمار سے فرمایا تھا تجھے باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ ایسی حدیثین ہین کہ جنکی اسناد مین کسی قسم کا خلل واقع نہین ہے۔ اور ان احادیث کے متون مین بھی کسی قسم کا اضطراب نہین ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت نے عمار رضی اللہ عنہ کے قاتلون کے گروہ کا وصف باغی ہونیکے ساتھ قرار دیا ہے۔ اور بغی کا وصف اس گروہ سے علیحدہ نہین ہو سکتا۔ اس گروہ کے لیے یہ وصف لازم ہے۔ اور بغاوت کے معنے ظلم اور کثرت فساد کے ہین پس جو شخص کہ باغی ہے وہ ظالم اور جائر اور عدل سے تجاوز کرنے والا ہے اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنیوالون کا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان صفات کے ساتھ متصف ٹھہرا ✤

بعض علما کا قول ہے کہ اہل صفین مین سے جو اشخاص کہ وصف صحابیت رکھتے تھے انکے ان افعال سے اغماض بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پر تھے لیکن اس فعل مین متاول تھے۔ یعنے انکو اپنے بطلان کا علم نہین تھا۔ ورنہ وہ ہرگز ایسا ارتکاب نکرتے چنانچہ علامہ نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین وکان علی علیہ السلام علی الحق ومعاویۃ علی الباطل الا انہ کان متاولا ای غیر عالما ببطلانہ فیما یفعل یعنے جناب امیر حق پر تھے اور امیر معاویہ باطل پر تھا مگر اپنے فعل مین تاویل کرنے والا تھا یعنے اسکو اپنے بطلان کا علم نہین تھا۔

لیکن یہ بات ہرگز سمجھ مین نہین آتی کہ جب جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ انکی شہادت ہماری گروہ کے ہاتھون سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکے قاتلون کی نسبت حضرت نے فئہ باغیہ کا حکم لگایا ہے جس کا خود انکو بھی علم حاصل ہوگیا تھا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ پھر کونسی ایسی تاویل تھی جو ان کو اس جنگ پر مجبور کر رہی تھی ✤

اب اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شاید انکو جناب عمار کی شہادت کی خبر نہ ملی ہو یا اسکے متعلق جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین انسے انکو علم نہ حاصل ہوا ہو ✤

لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے انکو ان احادیث کا بخوبی علم تھا۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمہما اللہ کی حدیثون سے واضح ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے انکو اس حدیث سے مطلع کر دیا تھا ✤

یہ امر بھی ظاہر ہے کہ جس فعل سے اغماض کیا جاتا ہے وہ ہرگز عمل خیر نہین ہو سکتا کہ جس کا عامل خدا سے اجر پا سکتا ہو بعض علما اس محاربت اور مخالفت کو حرام جانتے رہے ہین شرح مواقف مین میر سید شریف علیہ الرحمۃ لکھتے ہین والذی علیہ الجمہور من الامۃ ہو ان المخطی قتلۃ عثمان ومحاربوا علی لانہما اماما ان فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا

الا ان بعضہم کالقاضی ابی بکر ذہب الی ان ہذہ التخطیۃ لا یبلغ حد الفسق ومنہم من ذہب الی التفسیق کما
وکثیر من اصحابنا یعنے جمہور اس بات پر متفق ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور جناب امیر علیہ السلام کے
ساتھ جنگ کرنیوالے خطاکار تھے۔کیونکہ وہ دونون امام تھے۔اور ان سے مخالفت کرنا اور لڑنا قطعی حرام تھا
مگر بعض شخص مثل قاضی ابوبکرؒ کی اس طرف گئی ہین کہ یہ خطا فسق کی حد تک نہین پہونچتا اور بعض جیسے کہ
شیعہ اور ہم اہل سنت وجماعت مین سے بہت سے آدمی اسکے فسق ہونیکے بھی قائل ہین ✤
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین جناب امیر سے جنگ کرنیوالون نے آخر کار اپنی خطا سے رجوع کیا تھا ✤
بعض کہتے ہین کہ انکے خطا کی تاویل کرنا چاہیے ✤
بعض علما انکو اس اجتہاد مین معذور بلکہ عند اللہ ماجور سمجھتے رہے ہین ✤
پس ایسی صورت مین یہ کہنا کہ امیر معاویہ کے خطا فی الاجتہاد پر اجماع ہوچکا ہے اور انکے خطای منکر سے
قائل ہونیوالے کو خارق اجماع قرار دینا نفس الامر کے بالکل خلاف ہے۔جو لوگ کہ خطا فی الاجتہاد کے قائل
ہوئے ہین انکی کثرت صرف اسوجہ سے نظر آتی ہے کہ انکو مذکورۃ الصدر اوہام مین سے کوئی نہ کوئی وہم لاحق
ہوا ہے جسکی وجہ سے انکو یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے۔
دوسرے لوگون نے انکے اقوال کو اسوجہ سے رد نہین کیا کہ اول تو کوئی غرض دینی اس بحث کے متعلق نہیں
تھی جسمین انکو کد کرنا ضروری معلوم ہوتا۔دوم اس دو قدح مین بعض لوگون کے عیوب ظاہر کرنے پڑتے
تھے جنپر کہ صحابیت کے لفظ کا اطلاق ہوتا تھا اسلیے ان لوگون نے خاموش رہنے کو بحث کرنے پر اختیار
کیا۔انکے بعد انکے اخلاف بغیر اسکے کہ اپنے اسلاف کے مرکوز خاطر کو سمجھتے اسی لکیر کو پیٹتے رہے۔
اسکے سوا ہم لوگون کی کتب بینی اس قدر وسیع نہین اور نہ متقدمین کی کل کتابین ہمکو دستیاب ہوسکتے
ہین کہ طبقہ اولی سے علماے متاخرین تک کے اقوال اس بحث کے متعلق ہماری نگاہون سے گذرے ہون
پس کس طرح سے بالجزم یہ کہا جاسکتا ہے کہ کثرت آرا امیر معاویہؓ کے خطا فی الاجتہاد کیطرف ہے ✤
معہذا اگر تلاش کیا جاے تو اکثر ایسے محدثین بھی نکلینگے جنکی راے خطا فی الاجتہاد ہی کی طرف رجحان
رکہتی ہے۔چنانچہ حافظ محمد بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ مین
لکھتے مین ؎ قال النواصب قد اخطأ معاویۃ   فی الاجتہاد واخطأ فیہ صاحبہ   والعفو فی ذالک
مرجو لفاعلہ   وفی اعالی جنان الخلد راکبہ   قلنا کذبتم فلم قال النبی لنا   فی النار قاتل
عمار وسالبہ   دراما دعوی الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم اشقی الاخرین
مجتہد فی قتلہ لعلی کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ واذا کان من ارتکب ہواہ وفق

بالملا یروجہ بہما یراہ اجتہاد المیق فی الدنیا معطل الدلالات احل منکرالا وقد اھب لہ عذرا

ناصبی گروہ کے لوگ کہتے ہین کہ امیر معاویہ انکو دوست سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے جسکا فاعل کے لیے خدا کی عفو کی امید کیجا سکتی ہے اور وہ جنت خلد کے درجات عالی مین ہوگا ہم کہتے ہین تم لوگ جہوٹ بکتے ہو اگر تمہارا قول سچ ہے تو پہر حضرت نے سبب کیون فرمایا تہا کہ عمار کا قاتل اور اسکی مقتول ہونیکے بعد اسکے ہتیار لیجانیوالا جہنم مین ہوگا امیر معاویہ کیلیے انکی جنگ کے بارے مین اجتہاد کا دعوی کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ ابن حزم باوجود اسقدر علم و فضل کے ابن ملجم اشقی الآخرین کو جناب امیر کے قتل مین مجتہد قرار دیتا ہے چنانچہ ابن حجر نے تلخیص مین ابن حزم سے اسبات کو نقل کیا ہے جبکہ کوئی شخص اپنی ہوا و ہوس کے گہوڑے پر سوار ہو کر ہذیان بکنا شروع کرے تو جسکو چاہے اجتہاد کہے ایسی ایسی تاویلات سے دنیا مین کوئی امر باطل نہین رہیگا جسکے لیے عذر نہ گہڑ لیا جائے ۔

قال عمر بن مظفر الوردی فی تتمۃ المختصر فی اخبار البشر فیہا ای فی ۱۷۷ سبع و سبعین و مائۃ توفی بالکوفۃ ابو عبداللہ شریک بن عبداللہ بن ابی شریک تولی القضا ایام المہدی ثم عزلہ الہادی و کان عالما عادلا کثیر الصواب حاضر الجواب ذکر عندہ معاویۃ بالحلم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وقاتل علیا عمرو بن مظفر الوردی کتاب تتمۃ المختصر فی اخبار البشر مین لکہتا ہے کہ قاضی شریک کا ۱۷۷ مین انتقال ہوا ہے وہ مہدی عباسی کی خلافت کے زمانہ مین قاضی بغداد تہے نہایت ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تہے کسی شخص نے انکے پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ بڑے ہی حلیم تہے وہ کہنے لگے جو شخص کہ حق سے نادان بنجائے اور حضرت علیہ السلام سے جنگ کرے وہ ہرگز حلیم نہین ہو سکتا ۔

امیر معاویہ کو ہم بہی صحابی اور خال مومنین جانتے ہین ۔ خدا ان پر رحم کرے ان کے بعض افعال سے دل لرزتا ہے لیکن بلحاظ شریعت کچہ نہین کہا جا سکتا ۔ صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ انسے خطاے منکر سرزد ہوئی ہے ۔

اس کے علاوہ ان سے بعض امور ایسے سرزد ہوئے ہین کہ جنکے بیان کرنے سے دل کانپ اٹہتا ہے مثلا جناب امام حسن علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دلوانا جسکی نسبت علامہ ابن عبدالبر نے استیعاب مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین لکہا ہے قال قتادۃ سم الحسن بن علی سمتہ امرأتہ الجعدہ بنت الاشعث وقالت طائفۃ کان ذلک بتدسیس معاویۃ یعنے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حسن بن علی علیہ و علی جدہ السلام کو انکی زوجہ جعدہ بنت الاشعث نے زہر دیا اور ایک طائفہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا معاویہ کی لاگ سے تہا ۔

علیٰ ہذا حجر بن عدی جیسے مستجاب الدعوات صحابی کو جنکی نسبت علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین لکہتے ہین قال احمد قلت لیحیی بن سلیمان ابلغک ان حجرا کان مستجاب الدعوۃ قال نعم وکان من افاضل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احمد کہتے ہین کہ مینے یحیے سے پوچہا کیا تمہین معلوم ہے کہ حجر مستجاب الدعوۃ

تھے وہ کہنے لگے ہاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب میں سے تھے یکایک بھوک سے اور پیاس
سے مروانا چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں عن ابی سعید المقبری ان معاویۃ حین حج قدم
علی عائشۃ فاستاذن علیھا فاذنت لہ فلما قعد قالت لہ یا معاویۃ اما خشیت اللہ فی قتل حجر
ابن عدی واصحابہ یعنی سعید بن مقبری سے روایت ہے کہ معاویہ نے جبکہ حج کیا جناب ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے اذن طلب کیا جناب ام المومنین نے اذن عطا فرمایا
جب وہ بیٹھ گیا فرمانے لگیں اے معاویہ تجھے حجر بن عدی اور اسکے دوستوں کے قتل کرنے میں خدا کا
خوف نہ آیا ٭

انکے سوا انکے بعض محدثات ایسے ہیں کہ جنکے سننے سے دل سخت بیقرار ہوتا ہے چنانچہ جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کو توڑنا جسکی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ میں کہتے ہیں عن سعید بن دینار قال
قال معاویۃ انی رأیت منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعصاہ لا یترکان بالمدینۃ وھم قتلۃ عثمان واعداؤہ
فلما قدم طلب العصا وھی عند سعد القرظ فجاء ابو ھریرۃ وجابر بن عبد اللہ فقالا ننشدک اللہ عز وجل
ان تفعل ھذا فان ھذا لا یصلح تخرج منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من موضعہ وتخرج عصاہ
الی الشام فانقل المسجد فاقصر وزاد فیہ ست درجات فھو الیوم ثمانی درجات فاعتذر للناس مما
صنع یعنی سعید بن دینار ناقل ہے کہ امیر معاویہ نے کہا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر اور عصا کو مدینہ میں نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور دشمن
ہیں جب عصا کو کہ سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا منگوایا ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
کہنے لگے ہم تجھے خدا کی قسم دیتے ہیں کہ اس امر کو مت کر۔ کیونکہ جس مقام پر حضرت نے اپنے منبر مبارک
کو نصب فرمایا ہے اس مقام سے ہٹانا اور آپکے عصا مبارک کا شام میں لیجانا اچھا نہیں ہے۔ لیکن معاویہ
نے منبر کو توڑ کر اسکے چھ درجے اور بڑھا دیے اب وہ آجکل آٹھ سیڑھی کا ہے۔ پھر لوگوں کے پاس اپنے ہر
ارتکاب کا عذر پیش کیا ٭

اسی طرح سے لوگوں کا خصی کرانا بھی انہیں کے محدثات میں سے ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ
الخلفا میں لکھتے ہیں وفی الاوائل للعسکری قال معاویۃ اول من اتخذ الخصیان لخاص خدمتہ یعنی
عسکری کتاب الاوائل میں لکھتے ہیں کہ پہلے اسلام میں جس نے کہ آلت کٹی خصی خواجہ سرا اپنی خدمت خاص
کے لیے مقرر کیے وہ امیر معاویہ ہیں ٭

علی ہذا برخلاف سیرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کسری وقیصر کی سنت پر برخلاف عہد نامہ جناب امام حسن

علیہ السلام اپنے ناخلف یزید پلید کو ولی عہد بنانا اور اسکے لیے بیعت لینا بھی انہیں کے محدثات سے ہے ✦

اخرجہ البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لہ من طرق ان مروان خطب بالمدینۃ وھو علی الحجاز من قبل معاویۃ فقال ان امیر المؤمنین قد رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبد الرحمن بن ابی بکر فقال سنۃ کسری وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعل فی اولادھما ولا فی احد من اھل بیتھما امام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں اور لفظ انہی کے ہیں اپنے طریق کو کئی طرح سے ہیں کہ مروان نے مدینہ میں خطبہ پڑھا وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے حجاز کا عامل تھا کہنے لگا امیر معاویہ نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد تمہارا خلیفہ بنائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ قیصر و کسریٰ کی سنت پر کیونکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی اولاد یا اپنے اہل بیت میں سے نہیں بنایا اگرچہ یزید کیسا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ لیکن امیر معاویہ کا یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تھا کیونکہ انہوں نے بھی اپنے بعد خلیفہ بنایا تھا

البتہ استخلاف فی نفسہ برا نہیں مگر معاویہ حسب عہد نامہ یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانیکے مجاز نہیں تھے کیونکہ عہد نامہ میں ایک شرط یہی تھی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت پھر خاندان نبوت کی طرف عود کرے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں وذکر محمد بن قدامۃ فی کتاب الخوارج بسند قوی الی ابی بصرۃ انہ سمع الحسن بن علی یقول فی خطبتہ عند معاویۃ انی اشترطت علی معاویۃ لنفسی الخلافۃ واخرج ابن ابی خیثمۃ من طریق عبد اللہ بن شوذب قال لما قتل علی سار الحسن بن علی فی اھل العراق ومعاویۃ فی اھل الشام فالتقوا فکرہ الحسن القتال وبایع معاویۃ علی ان یجعل العھد للحسن من بعدہ محمد بن قدامہ کتاب الخوارج میں سند قوی کے ساتھ ابی بصرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب امام حسن علیہ السلام کو امیر معاویہ کے پاس خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہمنے معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے شرط لے لی ہے۔ اور ابن ابی خیثمہ عبد اللہ بن شوذب کے طریق سے ناقل ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہو گئے۔ امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتھ اور امیر معاویہ شامیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب دونو لشکر باہم اکٹھے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا نامناسب سمجھا معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے عہد لیکر بیعت کر لی ✦

معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے اسی عہد کے خوف کی وجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا تھا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد زندہ رہے تو حسب عہد نامہ خلیفہ بنجائینگے۔ اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم رہجائیگا نماز عید کے پہلے خطبہ برخلاف سنت نبوی پڑھنا بھی انہیں کے محدثات سے ہے قال الزہری اول من

احدث الخطبة قبل الصلوة فی العید معاویة یعنے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہنا نکالا ہے ✤

علامہ ابن عبد البر نے استیعاب میں لکھتے ہیں قالوا انہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحتہ وقال الزبیر ہو من اتخذ دیوان الخاتم وامر بہدایا النیروز والمہرجان واول من قتل صبرا وحملا واول من اتخذ الخصیان فی الاسلام واول من بلغ درجات المنبر خمسۃ عشر مرقاۃ خلاصہ تقریر علامہ یہ ہے کہ امیر معاویہ وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچھے مقرر کیا۔ انہی صحت میں۔ اور زبیر کہتے ہیں کہ اول دفتر پر مہر لگانا بھی انہی کی ایجاد ہے۔ اور سب سے اول اسلام میں نوروز اور مہرگان اعیاد مجوس کے لیے تحائف لینا اور دینا بھی انہی سے ہوا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی نے سب سے پہلے آدمی کو بھوکا پیاسا رکھکر مارا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام میں لوگوں کو اپنی خدمت کے لیے خصی کرایا ہے۔ اور انہوں نے ہی منبر کی پندرہ سیڑہیاں زیادہ بڑہائی ہیں اب ہم پوچھتے ہیں کیا یہ سب امور محدثات جو انکی اولیات کے نام سے مشہور و معروف ہیں خطاے فی الاجتہاد تہے اور اگر خطا فی الاجتہاد تہی تو کل محدث ضلالہ و شر الامور محدثاتہا پہر کون سے امور ہو سکتے ہیں ✤

جناب امیر علیہ السلام کا خوارج سے جنگ کرنا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک مبتلی بالخوارج وانت اول من یقاتلہم فلا تتبعن مدبرا ولا تجہزن علی جریح (اخرجہ البغوی والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تو خوارج سے آزمایا جائیگا۔ اور تو سب سے اول ان سے لڑیگا۔ پس بہاگتے کا پیچھا نہ کریو اور زخمی کو نہ ماریو ✤

(۲) عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یقسم قسما آتاہ ذو الخویصرہ فقال یا رسول اللہ اعدل قال ویحک ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر یا رسول اللہ ائذن لی حتی اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ حتے ان احدکم ینظر الی نصلہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی رصافہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی نضیہ فلا یجد فیہ شیئا ثم ینظر الی قذذہ فلا یجد شیئا قد سبق الفرث والدم یخرجون

علی خیر فرقۃ من الناس آیتہم رجل مخدج ازحجم احدیٰ ثدیہ مثل ثدی المرأۃ او کالبضعۃ تدردر قال
ابو سعید اشہد انی سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد انی کنت مع علی بن ابی طالب حین
قاتلہم فارسل الی القتلیٰ فاتی بہ علی نعت الذی نعت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولہذا الحدیث
طرق کثیرۃ اخرجہ الشیخان وغیرہما ابو داؤد الطیالسی والنسائی واحمد وابو یعلی والحاکم و
الخطیب وقد رواہ غیر ابی سعید جماعۃ من الصحابۃ مثل علی وعمر وعبد اللہ بن عمرو وعبد اللہ بن مسعود
وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن الخباب بن الارت وعقبۃ بن عامر وسعد وعمار بن یاسر رضی
اللہ عنہم فالروایۃ الاولیٰ اخرجہ احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر والثانیۃ اخرجہ
ابو نصر السجزی صاحب الابانۃ والخطیب وابن عساکر والثالثۃ اخرجہ احمد والطبرانی والرابعۃ اخرجہ
الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والخامسۃ اخرجہ ابو داؤد الطیالسی والسادسۃ اخرجہ احمد
والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والسابعۃ اخرجہ الطبرانی والثامنۃ اخرجہ احمد وابن جریر
والطبرانی والتاسعۃ اخرجہ البخاری والعاشرۃ والحادیۃ عشر اخرجہما الطبرانی والثانیۃ عشر
اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والطبرانی والحاکم والثالثۃ عشر اخرجہ ابن جریر والرابعۃ
عشر اخرجہ الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی فی الکبیر والخامسۃ عشر اعنی روایۃ سعد و
عمار معا اخرجہ الطبرانی (ترل الابرار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دن ہم جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ ذو
الخویصرہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کیجیے۔ آپنے ارشاد فرمایا تجھ پہ بلا کی ہو اگر مین عدل نہین کرونگا تو پھر
کون کریگا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے اسکی گردن مارنے کی اجازت ہو۔ فرمایا چھوڑ دو
اسکے ساتھی ایسے ہین تمہاری نماز تمکو انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزون کے مقابل حقیر معلوم
ہونگے وہ قرآن پڑہین گے لیکن انکے گلے سے نیچے نہین اترے گا۔ وہ دین سے ایسے بھاگین گے جس
طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ یہانتک کہ دیکھے تم مین سے کوئی اپنے پیکان کی طرف۔ پس کوئی چیز
اس مین نہین پائیگا۔ پس نگاہ کریگا اسکے سوفار کی طرف پس نہین پائیگا اس مین کوئی شے پھر
نگاہ کریگا اسکے پرون کیطرف پس نہ پائیگا اسمین کوئی چیز۔ گندا ہے وہ تیر سرگین اور خون مین۔ وہ ایک
بہترین گروہ پر خروج کرینگے انکی نشانی یہ ہے کہ ان مین ایک مخدج یعنے ناقص الخلقت سیاہ چشم آدمی ہوگا
ایک دودہ اسکا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرتا ہوا ہوگا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مین اس امر کی گواہی دیتا ہون کہ مین نے یہ بات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنی ہے اور اسکی بھی گواہی دیتا ہون کہ مین علی بن ابیطالب کے ساتھ تھا جب کہ وہ اس گروہ کے ساتھ جنگ کر رہے تھے جناب امیر نے لوگون کو مقتولون کیطرف بھیجا اور وہ لوگ مخدج کو اٹھا لائے جو نشانیان کہ حضرت نے بیان فرمائی تھین وہ سب اسمین موجود تھین * یہ حدیث کو شیخین اور شیخین کے سوا ابوداؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل۔ اور ابو یعلی اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اللہ نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علی و عمر اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور سعد بن الخباب بن الارت اور عبداللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور سعد اور عمار بن یاسر نے بھی روایت کیا ہے *

پس ان روایات مین سے پہلی روایت وہ ہے کہ جسکو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے *

دوسری روایت وہ ہے جسکو ابو نصر سنجری مصنف کتاب ابانہ اور خطیب بغداد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے *

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے

اور چوتھی روایت کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین لکھا ہے *

اور پانچوین کو ابوداؤد طیالسی نے درج کیا ہے

اور چھٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین مذکور کیا ہے *

اور ساتوین کو طبرانی نے لکھا ہے۔

اور آٹھوین کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے

اور نوین کو امام بخاری نے لکھا ہے

اور دسوین اور گیارہوین کو طبرانی نے روایت کیا ہے

بارہوین کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین ذکر کیا ہے

تیرہوین کو ابن جریر نے تاریخ الرسل والملوک مین درج کیا ہے

چودہوین کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین۔ اور طبرانی نے معجم کبیر مین مذکور کیا ہے

پندرہوین۔ یعنے سعد اور عمار بن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔

(۳) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنت عند علی جالسا اذ دخل رجل علیہ ثیاب السفر وعلی یکلم الناس ویکلمونہ فقال یا امیر المومنین اتاذن لی ان اتکلم فلم یلتفت الیہ وشغلہ ما ھو فیہ فجلس الی رجل فسالہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت ھؤلاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم ما یسمون قال یسمون حروریۃ قلت خرجوا الی موضع یسمی حروراء فسمی بذلک فقالت طوبی لمن شھد منکم یعنی ھلکتھم لوشاء ابن ابی طالب لاخبرکم خبرھم فجئت

اسالہ عن خبرہم فلما فرغ علی قال این المستاذن فقص علیہ کما قص علینا ۔ قال علی انی دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس عندہ غیر عائشۃ ام المؤمنین فقال لی کیف انت یا علی وقوم کذا وکذا قلت اللہ ورسولہ اعلم ثم اشار بیدہ وقال قوم یخرجون من المشرق یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فیہم رجل مخدج کان یدہ ثدی ثم قال انشدکم باللہ اخبرتکم بہ قالوا نعم قال انشدکم باللہ اخبرتکم انہ فیہم قالوا نعم قال فاتیتمونی واخبرتمونی انہ لیس فیہم فحلفت لکم باللہ انہ فیہم فاتیتمونی بہ فوجدتموہ کما نعت لکم قالوا نعم قال صدق اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی) عاصم کلیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگہان ایک شخص آیا سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر رہے تھے اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین مجھے کچھ پوچھنے کا اذن عطا ہو جناب اسکی طرف ملتفت نہ ہوئے اور باتون مین مشغول ہے ۔ وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا ۔ اس نے اس شخص سے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا مین بحالت عمرہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا ۔ مجھ سے فرمانے لگین یہ قوم کہ جس نے تمہارے ملک مین خروج کیا ہے ۔ حروریہ کے نام سے کیون پکاری جاتی ہے ۔ مینے عرض کیا چونکہ ان لوگون نے حرورے کے موضع سے خروج کیا ہے اسلیے حروریہ کہلائے جاتے ہین ۔ ام المومنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص کے لیے جو تم مین سے انکے قتل کرنے مین شریک ہو ۔ اگر ابن ابیطالب کی منشا ہو تو مین تمکو انکے حال سے خبردار کرون ۔ مین اسلیے آیا ہون کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچھون ۔ جناب امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر چکے فرمایا وہ طالب اذن کہان ہے ۔ اس شخص نے وہی قصہ جو ہم سے بیان کیا تھا جناب امیر سے عرض کیا ۔ آپ فرمانے لگے ایک دفعہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا حضرت کے پاس اسوقت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سوا اور کوئی نہ تھا حضرت نے مجھ سے ارشاد کیا ۔ یا علی تم کیا کروگے جبکہ قوم کا حال ایسا ویسا ہو جائیگا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول مجھ سے زیادہ واقف ہے ۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کرکے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کریگا ۔ اس جماعت کے لوگ قرآن پڑھتے ہونگے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا دین سے وہ اس طرح پر بھاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے ۔ ان مین ایک ناقص الخلقت آدمی ہوگا ۔ اسکا ایک ہاتھ پستان کی مانند ہوگا پھر جناب امیر نے لوگون سے ارشاد فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ مینے تمکو یہ خبر سنائی تھی سب نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا تھا ۔ پھر ارشاد کیا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ مینے تمکو یہ بتادیا تھا ۔ کہ وہ انہین لوگون مین ہے ۔ حاضرین نے کہا فی الحقیقت جناب نے ہمسے اسکا ہونا انہین لوگون مین بیان کیا تھا پھر تمنے مجھسے آکر بیان کیا کہ وہ تو انمین نہین ہے اور مینے قسم کھا کر کہا کہ واللہ وہ انہین مین ہے پھر تم اسکو میرے پاس لیے آئے اور تمنے اسکو ویسا ہی پایا جیسے کہ مینے تم سے بیان کیا تھا سب نے عرض کیا بیشک ہے پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اور اللہ

کا رسول سچا ہے ۔

(۴) عن عبیدة السلمانی قال ذکر علی الخوارج فقال فیہم رجل مخدج الید اومودن الید لولا ان تبطروا لاخبرتکم بما وعد اللہ تعالیٰ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن قتلہم قال فقلت لعلی اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة (اخرجہ المسلم)

عبیدہ سلمانی سے منقول ہو کہ جناب امیر نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا انہیں ایک ناقص ہاتھ والا یا سوکھے ہاتھ والا آدمی ہے اگر تم حیرت میں نہ آجاؤ یا غرہ نہ ہو جاؤ تو میں تمہیں خبر دوں اس وعدہ سو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس گروہ کے قاتل کی نسبت فرمایا ہے ۔ عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر سے عرض کیا آیا جناب نے خود حضرت سے سنا ہے تین دفعہ رب کعبے کی قسم کھا کر فرمایا خود میں نے سنا ہے ۔

(۵) عن عبید اللہ بن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحروریة لما خرجت علی علی بن ابی طالب علیہ السلام فقالوا لا حکم الا للہ قال علی کلمة حق ارید بہا الباطل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف اناسا لاعرف صفتہم فی ہؤلاء الذین یقولون الحق بالسنتہم لا یجوز ہذا واشار الی حلقہ من ابغض خلق اللہ الیہ منہم رجل اسود احدی ثدیہ کلبن الشاة او حلمة ثدی فلما قاتلہم قال انظروا فنظروا ولم یجدوا شیئا قال ارجعوا واللہ ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلاثا ۔ ثم وجدوہ فی خربة فاتوا بہ حتی وضعوہ بین یدیہ قال عبید اللہ انا حاضر ذلک من امرہم وقول علی فیہم (اخرجہ النسائی وابو حاتم) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبید اللہ ناقل ہو کہ جب حروریے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا اور کہتے لگے کہ سوا خدا کے کسی کا حکم نہ مانو گے تو جناب امیر نے فرمایا سچی بات سے باطل مراد لے رہے ہیں ۔ بہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے اوصاف بیان فرمائے تھے میں انکی وصف اس گروہ میں پاتا ہوں ۔ حق انکی زبان پر ہے ۔ اور جناب امیر نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ۔ مگر انکے اس سے نیچے نہیں اترتا ۔ مبغوض ترین خلق اللہ میں انہیں ایک کالی صورت کا آدمی ہے اسکا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے یا سر پستان کی مثل ہے جب جناب امیر انکی لڑائی سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا ۔ کہ اس آدمی کو تلاش کرو ۔ لوگوں نے تلاش کی مگر اسکا پتہ نہ ملا ۔ جناب امیر فرمانے لگے واللہ مجھ سے جھوٹ نہیں کہا گیا اور نہ میں نے جھوٹ کہا ہے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی فرمایا اور کہا پھر جا کر تلاش کرو ۔ لوگوں نے اسے ایک گڑھے میں سے نکالا ۔ اور جناب امیر کے سامنے لے آئے عبید اللہ کہتا ہے کہ میں جناب امیر کے فرمانے اور لوگوں کو اس شخص کے اٹھالانے تک وہیں حاضر تھا ۔

(۶) عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فوالله لان اخر
من السماء احب الی من ان اکذب علیه وفی روایة من ان اقول علیه ما لم یقل واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم
فان الحرب خداعة وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث
الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر البریة یقرؤن القران لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین
کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله یوم
القیمة (اخرجه البخاری والنسائی) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ جب میں تم سے جناب
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو واللہ آسمان پر سے زمین پر گر پڑنا میرے نزدیک حضرتؐ پر
جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہیں ارشاد کی ہے اور اگر میں
تم سے وہ بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان میں ہے پس لڑائی مکر کا نام ہے۔ بتحقیق میں نے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس آخر زمانہ میں ایک قوم نوجوان بے وقوفوں کی پیدا ہوگی
خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرینگے اور قرآن پڑھیں گے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں
اتریگا۔ دین سے وہ ایسے بھاگیں گے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے تم جہاں کہیں کہ انکو پاؤ قتل کر ڈالو انکے
مارنیوالے کو قیامت کے روز خدا کے پاس سے اجر ملیگا ✽

(۷) عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون
القتل ویسیئون الفعل یقرؤن القران لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة هم
شر الخلق طوبی لمن قتلهم یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء من قاتلهم کان اولی بالله منهم
(اخرجه ابو داود) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب
میری امت میں اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچھا سمجھے گی اور برا کریگی اور قرآن پڑھے گی
اور قرآن اسکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا۔ وہ دین سے ایسی بھاگے گی جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے اس
قوم کے لوگ بدترین خلائق ہونگے مبارک ہے وہ شخص جو انکو قتل کرے وہ خدا کی کتاب کیطرف پکارینگے لیکن
انمیں سے کسی بات پر نہ ہونگے جو انسے جنگ کریگا وہ اللہ کے نزدیک اس سے بہتر ہوگا ✽

(۸) عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی الی الخوارج فقتلهم ثم قال انظروا فان النبی صلی الله علیه وسلم قال
انه سیخرج قوم یتکلمون بالحق لا یجاوز حلوقهم یخرجون من الحق کما یخرج السهم من الرمیة سیماهم
ان فیهم رجلا مخدج الید فی یده شعرات ان کان هو فیهم فقد قتلتم شر الناس وان لم یکن هو فقد
قتلتم خیر الناس فبکینا قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر علی معنا ساجدا الخ

النسائی) طارق بن زیاد نقل کرتا ہے کہ ہم جناب امیر کے ساتھ خارجیون کو قتل کرنیکو نکلے اور وہ سب مار ڈالے گئے جناب امیر فرمانے لگے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک گروہ نکلیگا۔ سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق کے نیچے نہین اتریگا وہ سچ سے ایسے بھاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکا پتہ یہ ہے کہ ان مین ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہوگا اسکے ہاتھ پر بال ہونگے اگر وہ اس گروہ مین ہے تو تمنے بدترین خلائق کو قتل کیا ہے اور اگر نہین ہے تو تم نے بہترین خلائق کو قتل کیا ہے۔ ہم سب رونے لگے جناب امیر نے فرمایا تم اسکی تلاش کرو۔ ہمنے تلاش کی اور اسکو ڈھونڈ نکالا ہمنے خدا کا سجدہ کیا اور جناب امیر بھی سجدہ مین گر گئے ❊

(۹) عن ابی سلیم البلخی قال لخبرنی ابی انہ کان مع علی یوم النہروان قال وکنت قبل ذلک اصارع رجلا علی یدہ شیٔ فقلت ما شان یدک قال اکلھا بعیر فلما کان یوم النہروان وقتل علی الحروریۃ فخرج علی قتلتھم حین لم یجد ذی الثدیہ فطاف حتی وجدہ فی سافیہ فقال صدق اللہ عز وجل وبلغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال وفی منکبیہ ثلاث شعرات من حلمۃ الثدی ثواب لمن قتلھم (اخرجہ النسائی) ابو سلیم البلخی اپنے والد سے کہ نہروان کے روز جناب امیر کے ساتھ موجود تھا نقل کرتا ہے کہ مین نہروان کے جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا تھا اسکا ایک ہاتھ نہین تھا مینے اس سے پوچھا تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے وہ کہنے لگا اونٹ نے چبا ڈالا ہے جب نہروان کی لڑائی ہو چکی اور جناب امیر نے حروریہ کو قتل کر ڈالا جناب امیر انکے مقتولون کو دیکھنے نکلے جبکہ ذی الثدیہ انکو نہ ملا۔ ادہر اودہر پہرتے ہوئے ایک زمین پست مین سے ڈھونڈ نکالا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا ابو سلیم کا والد کہتا ہے کہ اسکے کندہے پر چہاتی کے پستان کا سرا تہا اور اسپر تین بال لگے ہوئے تہے ❊

(۱۰) عن زید بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقأت عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اھل النہروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم لمن قاتلھم مبصرا ضلالتھم عارفا بالھدی الذی نحن علیہ (اخرجہ النسائی) زید بن حبیش سے روایت ہے کہ اسنے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروان والے مارے نہ جاتے اگر مجہ کو اسکا خوف نہ ہو کہ تم عمل سے ہاتھ کھینچ لوگے تو مین تمکو البتہ اس بات سے مطلع کرتا جو خدا تعالے نے تمہاری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس شخص کے لیے کہ ان کی گمراہی کو دیکھکر ان سے لڑتا ہے اور اس ہدایت کو جانتا ہے کہ جسپر ہم ہین۔ جاری کیا ہے ❊

(۱۱) عن سلمۃ بن کہیل قال حدثنا زید بن وہب الجہنی انہ کان فی الجیش الذین کانوا مع علی الذین ساروا الی الخوارج فقال علی ایہا الناس انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یخرج من

متى قوم يقرءون القرآن ليس قرائتكم الى قرائتهم بشيء ولا صلوتكم الى صلوتهم بشيء ولا صيامكم الى صيامهم
بشيء يحسبون انه لهم وهو عليهم لا يجاوز صلوتهم تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية لو
يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضى الله لهم على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم لاتكلوا عن العمل وآية
ذلك ان فيهم رجلا له عضد وليس له ذراع على راس عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض فتذهبون
الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم واموالكم والله انى لارجوا ان يكونوا
هؤلاء القوم فانهم سفكوا الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل
فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي فقال لهم القوا الرماح وسلوا سيوفكم
من جفونها فاني اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا
السيوف وشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم على بعض وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلان
قال علي التمسوا المخدج فلم يجدوه فقام علي بنفسه حتى اتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض قال اخروهم فوجده
مما يلي الارض فكبر علي ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة السلماني فقال يا امير المؤمنين
والله الذي لا اله الا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استحلفه ثلثا
وهو يحلف له اخرجه المسلم والنسائي۔ سلمہ بن کہیل ناقل ہین کہ مجھسے زید بن وہب الجہنی بیان کرتے تھے جو
خود اس لشکر مین موجود تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنے کو نکلا تھا کہ جناب امیر فرماتے تھے ای
لوگو مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت مین ایک گروہ پیدا ہوگا وہ
لوگ قرآن پڑھین گے تمہارا قرآن انکے قرآن کے سامنے اور تمہاری نماز انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے
انکے روزون کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہونگے وہ یہ سمجھین گے کہ قرآن انکے لیے ہے مگر قرآن انپر
وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے سے نیچے نہین اتریگی۔ وہ دین سے ایسے بھاگینگے جس طرح سے کہ تیر کمان
سے بھاگتا ہے۔ اگر لشکر کے آدمی پاوین وہ بات جو انکو انکے مارنے سے حاصل ہوگی کہ جسکا مذکور خدا تعالی نے
اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کیا ہے معلوم کر لین تو عمل کو ترک نہین کرینگے۔ انکی نشانی یہ ہے کہ
ان مین ایک آدمی ہوگا کہ اسکا بازو تک ہاتھ نہین ہے اسکے کندھے پر ایک پستان جیسے گوشت کا ٹکڑا
ہے اسپر سفید بال ہین معاویہ اور اہل شام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو۔ اور ان لوگون کو اپنے پیچھے
چھوڑے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور مال کو خراب کرین خدا کی قسم ہے مین خیال کرتا ہون یہ وہی
قوم ہے کیونکہ ان لوگون نے ناحق خون کیے ہین اور بیجا لوگون کا مال لوٹا ہے۔ پس تم خدا کا نام لیکر
روانہ ہو چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہین کہ جب جناب امیر خوارج کے سامنے جا اترے ان دونون عبد اللہ

عبداللہ بن وہب راسبی خارجیون کا سردار تہا وہ خارجیون سے کہنے لگا نیزون کو پہینک دو اور تلوارین کہینچکر جنگ کرو
مین ڈرتا ہون کہ تمکو قسم نہ دین جیسے کہ حرورے کے دن قسمین دیتے تہے انہون نے لوٹ کر نیزے پہینکدیے اور
تلوارین کہینچ لین یا سعارف سے لشکر کے لوگ اپنے نیزون سے انکے ساتہ جنگ کرنے لگے اور انکو قتل کرکے ایک
دوسرے پر ڈالدیا اور لشکر سے دو آدمیون کے سوا کوئی نہ مارا گیا جناب امیر فرمانے لگے مخدج کو تلاش کرو لوگون
نے اسکی تلاش کی مگر وہ دستیاب نہ ہوا جناب امیر خود بدولت انکے مقتولون کے سر پر گئے اور فرمایا انکو کہینچ لیں اسکو
زمین پر دبا ہوا پایا جناب امیر نے دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ کہا ہے اور اسکے رسول
نے پہونچایا ہے۔ عبیدہ سلمانی نے اٹھکر عرض کیا یا امیر المومنین قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا کوئی شریک نہین
آپنے یہ حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جناب امیر نے تین دفعہ اسے قسم دیکر پوچہا وہ حلفا بیان کرتے
رہے ۔

(۱۲) عن زید بن وہب الجہنی قال خطبنا علی بقنطرة الدیرجان فقال انہ قد ذکر لی خارجة یخرج من قبل
المشرق وفیہم ذو الثدیة فقاتلہم فقالت الحروریة بعضہم لبعض لا تکلمہم نکلمہم فردکم کما ردکم یوم
حروراء فشجر بعضہم بعضا بالرماح فقال رجل من اصحاب علی اقطعوا العوالی والعوالی الرماح فداروا
واستداروا وقتل من اصحاب علی اثنی عشر رجلا او ثلاثة عشر فقال علی التمسوا المخدج وذلک فی یوم شات
فقالوا لا نقدر علیہ فرکب علی بغلة النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشہباء فاتی وہدة من الارض فقال التمسوا فی
ہولاء فاخرج فقال ما کذبت ولا کذبت فقال اعملوا ولا تتکلوا لولا انی اخاف ان تتکلوا لاخبرتکم
بما قضی اللہ لکم علی لسانہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولقد شہدنا اناس من الیمن فقالوا کیف یا امیر المومنین
قال کان ہواہم معنا (اخرجہ النسائی) زید بن وہب الجہنی سے روایت ہے کہ جناب امیر نے دیرجان کے پل
پر سے خطبہ مین فرمایا کہ مجہسے بیان کیا گیا ہے کہ خارجی مشرق کی طرف سے نکلینگے اور ان مین ذو الثدیہ
ہوگا۔ پس جناب امیر نے ان سے جہاد کیا حروریہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تو نہین جانتا کہ ان سے باتین کررہا ہے
پس تمکو پہیر دینگے جیسے حرورے کے روز پہیر دیا تہا۔ ان مین سے بعضے نیزون کے ساتہ لڑنے لگے جناب امیر کی
فوج مین سے ایک شخص نے کہا نیزونکو کاٹ ڈالو پس گہیرا باندہا انہون نے اور خارج گہیرے مین آگئے جناب امیر کے دوستون
مین سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوئے جناب امیر نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو وہ جاڑے کا دن تہا لوگون نے عرض کیا
ہم سے نہین سکتا جناب امیر خود بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر شہبا پر سوار ہوکر پست زمین کی
طرف گئے اور فرمایا ان مقتولون کو تلاش کرو لوگون نے اسے ڈہونڈ نکالا جناب امیر فرمانے لگے کام کرو اور فخر
مت کرو۔ اگر مجہے تمہارے فخر کرنیکا خوف نہ ہوتا تو مین تمکو وہ بات جتا دیتا جو خدا تعالی نے اپنے نبی کریم صلے

اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کی ہے ہیں کے لوگ وہان پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المومنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تھی ◆

(۱۳) عن زید بن وهب عن علی قال لما کان یوم النهروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح فقتلوا جمیعا قال علی اطلبوا ذا الثدیه فطلبوه فلم یجدوه فقال علی ما کذبت ولا کذبت اطلبوه فوجدوه فی وهدة من الارض علیه ناس من القتلی فاذا رجل علی یده مثل سبلات السنور فکبر علی والناس اعجبهم (اخرجه النسائی) زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہے کہ جب نہروان کا روز آیا اور خوارج کا سامنا ہوا وہ نہ ٹلے جب تک کہ انہوں نے نیزوں سے جنگ کی پس وہ سب مارے گئے جناب امیر نے فرمایا ذو الثدیہ کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈا پر وہ نہ ملا جناب امیر نے فرمایا واللہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے تم اسے ڈھونڈو۔ پس لوگوں نے ایک گڑھے میں اسکو پایا اسپر بہت سے لاشیں پڑی ہوئی تھیں وہ ایک آدمی تھا کہ اسکے ہاتھ پر مثال بلی کی مونچھوں کے بال تھے پس جناب امیر نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ متعجب رہ گئے ◆

(۱۴) عن مسروق قال دخلت علی ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها فقالت لی من قتل الخوارج قلت قتلهم علی فسکتت فقلت لها یا ام المؤمنین انی انشدک بالله وبحق نبیه ان کنت سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئا فاخبرینیه قال فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلق والخلیقة (اخرجه ابو بکر بن مردویه) وفی روایة قالت لی یا مسروق هل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتله علی علی نهر یقال لاسفله تامرا واعلاه النهروان فقالت قاتل الله عمرو بن العاص فانه کتب الی انه قتله علی نیل مصر۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا مجھ سے استفسار فرمانے لگیں خارجیوں کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام نے ام المومنین خاموش ہو گئیں میں نے عرض کیا یا ام المومنین میں آپ کو خدا اور اسکے نبی کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ اگر آپ نے حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھ سے بیان فرمائیں فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق ہیں انکو نیکوترین خلائق قتل کریگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جناب ام المومنین نے فرمایا اے مسروق تجھے مخدج کا کچھ علم ہے میں نے عرض کیا ہاں جناب امیر نے اسکو ایک نہر کے قریب جسکی نشیبی طرف کو تامرا اور بلندی ساحل کو نہروان کہتے ہیں مارا ہے فرمانے لگیں خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے کہ جس نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اسکو نیل مصر کے کنارے مارا ہے ◆

جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خوارج سے مناظرہ.

عن عبد الله بن عباس قال لما خرجت الحرورية اعتزلوا في دار وكانوا ستة آلاف فقلت لعلي يا امير المؤمنين
ابرد بالصلوة لعلي اكلم هؤلاء القوم قال اني اخافهم عليك قلت كلا فلبست وترجلت ودخلت عليهم في
الدار نصف النهار وهم ياكلون فقالوا مرحبا بك يا ابن عباس فما جاء بك قلت لهم اتيت من عند اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم المهاجرين والانصار ومن عند ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وصهره
الذي انزل فيهم القرآن وهو اعلم بتاويله منكم فليس فيكم منهم احد لابلغكم ما يقولون وابلغهم
ما تقولون فانتحى لي نفر منهم فقلت هاتوا ما نقمتم على اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وابن عمه قالوا
ثلث قلت ما هن - قالوا - اما احداهن فانه حكم الرجال في امر الله تعالى عز وجل - وقال الله تعالى ان الحكم
الا لله فما شان الرجال والحكم قلت هذه واحدة قالوا واما الثانية فانه قاتل ولم يسب ولم يغنم فان كانوا كفارا فقد حل سبيهم وان
كانوا مؤمنين فما حل سبيهم ولا قتالهم قلت هذه اثنتان فما الثالثة فقالوا واما الثالثة فانه محى
نفسه من امير المؤمنين فان لم يكن امير المؤمنين فهو امير الكافرين قلت هل عندكم شيء غير هذا - قالوا
حسبنا هذا - قلت لهم ارأيتم ان قرأت عليكم من كتاب الله عز وجل وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم ما يرد قولكم
اترجعون قالوا نعم قلت اما قولكم حكم الرجال في امر الله تعالى فاني اقرأ عليكم كتاب الله عز وجل انه قد
صير الله حكمه الى الرجال في ثمن ربع درهم فامر الله عز وجل ان يحكموا فيه الرجال قال الله تعالى يا ايها الذين
آمنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل
منكم الآية فكان من حكم الله تعالى ان صيره الى الرجال يحكمون فيه ولو شاء يحكم فيه فجاز فيه حكم الرجال
انشدكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات البين وحقن دمائهم افضل ام في ارنب قالوا بل هذا
افضل - وفي المرأة وزوجها وان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان
يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما الآية فنشدتكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات بينهم وحقن دمائهم
افضل من حكمهم في بضع امرأة - اخرجت من هذه قالوا نعم قلت واما قولكم قاتل ولم يسب ولم يغنم
افتسبون امكم عائشة رضي الله تعالى عنها تستحلون منها ما تستحلون من غيرها - وهي امكم - فان
قلتم انا نستحل منها ما نستحل من غيرها فقد كفرتم وان قلتم ليست بامنا فقد كفرتم لان الله تعالى
يقول النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بين الضلالتين فاتوا منها بمخرج -
اخرجت من هذه قالوا نعم واما قولكم محى نفسه من امير المؤمنين فانا اتيكم بمن ترضون به ان
النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي اكتب يا علي هذا ما صالح عليه محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما كتب قالوا لو نعلم انك رسول الله لا طعناك فاكتب محمد بن عبد الله

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امح یا علی رسول الله اللهم انک تعلم انا رسولک امح یا علی اکتب هذا ما صالح
علیه محمد بن عبد الله والله لرسول الله صلی الله علیه وسلم خیر من علی وقد محی نفسه ولم یکن محوه ذلک محوا من
النبوة اخرجت من هذه قالوا نعم فرجع منهم الفان وخرج سائرهم فقتلوا علی ضلالتهم فقتلهم المهاجرون و
الانصار (اخرجه النسائی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ ایک گھر
میں جمع ہو گئے قریب چھ ہزار آدمی کے تھے میں نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آج آپ نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھیں میں
اس گروہ کے ساتھ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں جناب امیر ارشاد فرمانے لگے ہم ڈرتے ہیں کہ تم سے گستاخی نہ کریں میں نے
کہا ہرگز نہیں کر سکتے میں نے پھر کیفیت لباس بدلکر اور شانہ کر کے انکے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے مجھے مرحبا
کہکر کہنے لگے آپ کس طرح سے آئے ہیں میں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار
اور حضرت کے ابن عم اور داماد کے پاس سے آیا ہوں جنکے حق میں قرآن مجید نازل ہوا ہے اور وہ تم سے اسکی تاویل
زیادہ تر جانتے ہیں اور تم میں ان میں کا کوئی آدمی نہیں ہے میں اسلیے آیا ہوں کہ جو کچھ کہ وہ کہتے ہیں تمکو اور کچھ تم
کہو انکو پہونچا دوں پس چند نفر ان میں سے جدا ہو کر میرے پاس آئے میں نے انسے کہا۔ بیان کرو تم کیا اعتراض
حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے ہو وہ کہنے لگے تین اعتراض ہیں میں نے کہا وہ کون سے ہیں وہ کہنے
لگے۔ ایک یہ کہ جناب امیرؑ نے خدا کے حکم میں منصف مقرر کیے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے خدا کے سوا کسیکا حکم
نہیں پس حکم مقرر کرنا کہاں رہا میں نے کہا یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے دوسرا اعتراض ہے کہ جناب امیرؑ نے لوگوں
سے جہاد کیا لیکن نہ تو اسیر بنانے دیا اور نہ مال لوٹنے دیا اگر جنکے ساتھ جناب امیرؑ نے جہاد کیا وہ کافر تھے تو
انکو اسیری میں لینا اور انکے مال کو لوٹنا چاہیے تھا۔ اور اگر وہ مومن تھے تو انکا قید کرنا جائز تھا تو انکے ساتھ
لڑنا بھی حرام ٹھیرا۔ میں نے کہا یہ دو باتیں ہوئیں تیسری کیا ہے۔ وہ کہنے لگے جناب امیرؑ نے اپنی جان کو مومنین
کے امیر ہونے سے خود مٹا دیا ہے پس جبکہ وہ مومنین کے امیر نہ ہوئے تو (معاذ اللہ) کافروں کے امیر ہوئے میں نے
کہا انکے سوا تمہارا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینوں اعتراض کافی ہیں میں نے ان سے کہا کیا
اگر میں تمہارے سامنے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت پیش کروں تو تم رجوع کرو گے وہ کہنے لگے ہاں ہم
رجوع کرینگے۔ میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے خدا تعالی کے حکم میں لوگوں کو منصف بنایا پس میں
تمہارے سامنے خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہوں کہ پروردگار نے ایسی چیز میں منصف بنانیکا حکم دیا ہے کہ جسکی
قیمت درہم کا آٹھواں حصہ ہے۔ پس خدا تعالی نے حکم دیا ہے کہ اس میں لوگوں کو منصف ٹھیراؤ خدا تعالی نے
فرماتا ہے (اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ ہو تم احرام میں اور جو کوئی تم میں سے اسکو مار ڈالیگا تو بدلا ہے
اس مارے کے برابر مویشی میں سے وہ ٹھیرا دیں دو معتبر) پس خدا کا حکم ہے کہ لوگوں کو اس میں منصف

بنایا جاوے۔ اگر خدا چاہتا تو خود اس مین حکم لگا دیتا پس جائز ہوا لوگون کو اس مین منصف ٹھیرانا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کے لیے لوگون کو منصف ٹھیرانا بہتر ہے یا ایک خرگوش کے لیے۔ وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کے لیے افضل ہے تو پہر عورت اسکے خاوند کے درمیان خدا کا حکم ہے کہ اگر تم ان دونون کی ناحاقی سے ڈرتے ہو تو بہیجو ایک معتبر مرد کے لوگون مین سے اور ایک معتبر عورت کے لوگون مین سے اور صلح کراوین پہر موافقت کر دیگا اللہ ان دونو کے درمیان مین۔ مین تمکو قسم دیکر پوچھتا ہون کہ لوگون کا اصلاح ذات البین مین اور خونریزی کے انسداد کے لیے منصف مقرر کرنا بہتر ہے یا عورت کے جماع کے لیے۔ آیا حکم مقرر کرنا اس آیت سے نکلتا ہے یا نہین۔ وہ کہنے لگے ہان نکلتا ہے پہر مینے کہا اب تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیرؑ نے جنگ کیا اور اسیر نہین بنایا۔ آیا تم اپنی ماں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو جو انکے غیر سے کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہاری ماں ہے اگر تم یہ کہو کہ ہم اس سے جائز سمجھتے ہین اس امر کو جو انکے غیر سے جائز سمجھتے ہین۔ پس تم کافر ہو جاؤ گے اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہین پہر بہی تم کافر ہو جاؤ گے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نبی تمام مومنون سے بہتر ہے اور اسکی بی بیان تمہاری مائین ہین۔ پس تم دو گمراہیون مین ہو اپنے نکلنے کا رستہ نکالو آیا اب اسیر نہ بنانا اس سے نکلتا ہے یا نہین وہ بولے نکلتا ہے اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے اپنے تئین امیر المومنین ہونے سے ہٹا دیا ہے پس شہادت مین ایسے شخص کو پیش کرتا ہون کہ جس سے تم راضی ہو جاؤ گے۔ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکون سے صلح کی۔ جناب امیرؑ سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علی لکہہ یہہ وہ امر ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین جب جناب امیرؑ نے یہ تحریر کیا۔ مشرک کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہین تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ محمد بن عبد اللہ لکہین پس جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا یا علی اسکو مٹا دے۔ اور اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مین تیرا رسول ہون۔ یا علی مٹا دے اور لکہہ یہہ وہ امر ہے کہ جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کرتے ہین خدا کی قسم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی سے افضل تہے اور حضرتؐ نے اپنے نفس کو محو کیا تہا لیکن اس مٹانے سے وہ ہرگز نبوت سے نہین مٹے تہے۔ آیا یہہ امر اس سے ثابت ہو گیا یا نہین۔ وہ کہنے لگے ثابت ہو گیا۔ دو ہزار آدمی اس گروہ سے رجوع کر گئے اور باقی سب اپنی گمراہی پر مارے گئے مہاجرین اور انصار نے انکو قتل کیا۔

اس حدیث کی مؤید حدیث

عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن آکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل بن عمرو
لو علمنا انہ رسول اللہ ما قاتلناہ امحہا فقلت ہو واللہ رسول اللہ وان رغم انفک لا واللہ لا امحوہا فقال لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاہا فقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا وانت مضطہد (اخرجہ النسائی)
علقمہ بن اسحاق ناقل ہے کہ میں نے جناب امیر سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کہانیوالی کے بیٹے کے درمیان حکم مقرر کرتے
ہیں فرمایا میں حدیبیہ کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتابت پر مقرر تھا میں نے تحریر کیا۔ یہ وہ
امر ہے جس پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہیں سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ وہ اللہ کے رسول
ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے آپ مٹا دیں میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ بے شبہ خدا کے رسول ہیں۔ تیری ناک پر مٹی
ڈال کر۔ میں کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے دکھاؤ وہ کونسا مقام
ہے جہاں میرا نام مبارک لکھا ہوا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام دکھا دیا حضرت نے اپنے دست
مبارک سے اسکو محو فرمایا اور مجھے ارشاد کیا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے کہ تو بھی مغلوب اور مقہور ہو کر ایسا
ہی کرے گا ۔

جناب امیر کی شہادت کی نسبت پیش خبری

عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقام بہا
رأینا اناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لہم فقال لی علی یا ابا الیقظان ہل لک ان تاتی ہؤلاء ننظر کیف
یعملون فجئناہم فنظرنا الی عملہم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخیل فی
دقعاء من التراب فنمنا فواللہ ما انبہنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا من تلک الدقعاء فیومئذ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا ابا تراب لما یری علیہ من اثر التراب قال الا احدثکما باشقی الناس قلنا
بلی یا رسول اللہ قال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ہذہ یعنی قرنہ حتی یبل منہا ہذہ
یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وابن جریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ میں اور جناب امیر ذات العشیرہ کی لڑائی میں باہم رفیق تھے جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں
فروکش ہو کر قیام کیا۔ ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیوں کو ایک نخلستان میں ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا مجھ سے
جناب امیر فرمانے لگے ای ابا الیقظان اگر تمہارا منشا ہے تو ہم انکے قریب جا کر دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں پس ہم
انکی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور ہم نخلستان میں مٹی کے ڈھیر پر سو گئے
خدا کی قسم ہے کہ ہمکو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نے بیدار نہ کیا حضرت نے ہمکو اپنے پاؤں سے ہلایا

ہم غبار میں اٹے ہوئے ہی سو رہے تھے حضرت نے جناب امیر کو مٹی میں اٹا ہوا پا کر یا ابا تراب کے خطاب سے مخاطب فرما کر ارشاد کیا میں تمہیں دو بدترین خلائق سے خبردار کروں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ ہے کہ یا علی تیرے اس پر سر کے ایک طرف ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنے تمہاری ریش مبارک تر ہو جائیگی ✦

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا قاله لعلی (اخرجہ ابن عساکر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کے لیے ارشاد فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جبتک کہ غصہ سے بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول ✦

(۳) عن ابی الاسود عن علی قال اتانی عبد اللہ بن سلام ولقد ادخلت رجلی فی الغرز فقال لی این ترید فقلت العراق فقال اما انك ان جئتها لیصیبك بها ذباب السیف قال علی وایم اللہ لقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبله یقول ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا فقال ابو الاسود فما رأیت کالیوم قط محارب یخبر بها عن نفسه (اخرجہ البزار وابو نعیم فی المعرفۃ) ابو الاسود الدوئلی روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر فرمانے لگے جب میں نے عراق کا سفر اختیار کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آکر مجھ سے کہنے لگے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے میں نے کہا عراق کا وہ کہنے لگے آپ عراق میں اسلیے جا رہے ہیں کہ آپکو تلوار کی دھار کا زخم لگے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا واللہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ایک روز فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جبتک کہ غصہ میں بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول

(۴) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبله وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی وابن حجر فی الصواعق) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو بغل میں لیے ہوئے چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو۔ اکیلا شہید ہونیوالا ہے ✦

(۵) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له ان الامۃ ستغدر بك وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبك احبنی ومن ابغضك ابغضنی وان ھذہ تخضب من ھذا یعنی لحیته من رأسه (اخرجہ الدار قطنی والحاکم والخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تحقیق میری امت تم سے غدر کریگی اور تم میری ملت پر زندہ رہوگے اور میری سنت پر مارے جاؤگے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور یہ اس سے سرخ ہوگی یعنے داڑھی سر کے خون سے ✦

(۶) عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت تقتل علی سنتی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال)
ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میری
سنت پر مارے جاؤ گے ✤

(۷) عن انس بن مالک قال مرض علی فدخلت علیہ وعندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فجلست عندہ معہما
فجاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابوبکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ
لا باس علیہ ولن یموت الآن ولا یموت حتی یملأ غیظا ولا یموت الا مقتولا (اخرجہ ابن السمان والدارقطنی
والحاکم وابن عساکر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر بیمار ہوئے میں انکے پاس
گیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں انکے پاس بیٹھ گیا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور جناب امیر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں
انکی حالت سے خوف پیدا ہوگیا ہے حضرت نے فرمایا کوئی خوف نہیں یہ اسوقت نہیں مرینگے اور جبتک کہ غصہ
سے بھر نہیں جائیں گے نہیں مرینگے اور نہیں مرینگے مگر مقتول ✤

(۸) عن فضالۃ الانصاری قال خرجت مع ابی الی ینبع عائدین لعلی وکان مریضا بہا فقال لہ ابی ما یسکنک
فی ہذا المنزل ولو ہلکت بہ لم یلیک الا اعراب جہینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان اصابک قدر اللہ ولیک
اصحابک وصلوا علیک وکان ابو فضالۃ من اہل بدر فقال لہ علی انی لست بمیت من وجعی ہذا ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عہد الی ان لا اموت حتی اضرب ثم تخضب ہذہ یعنی لحیتی من ہذہ یعنی ہامتی قضا
مقضیا وعہدا معہودا فقتل ابو فضالۃ معہ بصفین (اخرجہ ابن الضحاک والبزار والحارث وابو نعیم
فی الدلائل ورجالہ ثقات) فضالہ انصاری سے منقول ہے کہ میں اپنے والد ماجد ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کے
ساتھ ینبع میں جناب امیر علیہ السلام کی عیادت کیلیے گیا وہ وہاں بیمار پڑے ہوئے تھے میرے باپ نے انسے کہا آپ کس لیے
یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہوگئے جبھی تو جنگلی بدوں کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہیں کریگا میں آپ
کو مدینہ منورہ میں لیچلتا ہوں اگر آپ وہاں انتقال فرما جائیں گے تو آپکے دوست آپ تجہیز و تکفین کرینگے اور آپ
پر نماز جنازہ پڑھینگے اور ابو فضالہ اصحاب بدر میں سے تھے جناب امیر نے ان سے کہا میں اس مرض سے نہیں مرونگا
بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد کیا ہے کہ میں نہیں مرونگا جبتک کہ مارا نجاؤں
اور یہ میری داڑھی اس سر کے خون سے رنگین نہو جائے یہ قضا جاری ہو چکی ہے اور عہدہ بندہ ہو چکا ہے پس
ابو فضالہ جناب امیر کے ساتھ صفین میں شہادت پا گئے ✤

(۹) عن ابن عباس قال قال علی للنبی صلے اللہ علیہ وسلم انک انت قلت لی یوم احد حین اخرت عنی الشہادۃ

استشهد من استشهد ان الشهادة من ورائك فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فکیف صبرک اذا خضبت هذه من هذه بدم واهوى بيده الى لحيته ورأسه فقال علي يا رسول الله اما ان ثبت لي ما اثبت فليس ذلك من مواطن الصبر ولكن من مواطن البشرى والكرامة (اخرجه ابن الاثير في كامل التواريخ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے احد کے روز میری شہادت کو تاخیر میں ڈالکر فرمایا تھا کہ تیرے لیے شہادت بہتر ہوگی اور شہید ہونیوالا شہید ہوگیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تیری داڑھی اسکے خون سے رنگین ہوجائیگی تو تو کیونکر صبر کریگا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے انکی داڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا جبکہ ثابت ہونیوالی بات میرے لیے ثابت ہوچکی ہے پس وہ صبر کا مقام نہیں بلکہ خوشی اور بندگی کا مقام ہے ❖

(۱۰) عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انك مؤمن مستخلف وانك مقتول وهذه مخضوبة عن هذه يعني لحيته من رأسه (اخرجه الطبراني في الكبير والديلمي) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ بتحقیق تو مومن ہے پیچھے رہنے والا اور بتحقیق تو مقتول ہوگا۔ اور تیری داڑھی سر سے رنگین ہوگی یعنے داڑھی سر کے خون سے ❖

جناب امیرؑ کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا

(۱) عن صهيب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لعلي من اشقى الاولين يا علي قال الذي عقر ناقة صالح فقال صدقت فمن اشقى الآخرين قال الله ورسوله اعلم قال اشقى الآخرين الذي يضربك على هذه واشار الى يافوخه (اخرجه الطبراني وابو يعلى والملا في سيرته) وزاد وكان علی يقول وددت انه قد انبعث اشقاكم فخضب هذه من هذه يعني لحيته من دم رأسه (اخرجه ابن حجر في الصواعق ورجاله ثقات) صهیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اگلے لوگوں میں زیادہ بدبخت کون تھا جناب امیرؑ نے عرض کیا جس نے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول مجھ سے بہتر جاننے والا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاند پر ضرب لگائیگا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بدبخت اٹھے اور اسکو اس سے رنگین کرے یعنے انکی ریش مبارک کو سر اقدس کے خون سے ❖

(۲) عن علي قال قال لي رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يا علي تدري من اشقى الاولين قلت الله ورسوله اعلم قال عاقر

الناقة ثم قال من اشقی الاخرین قلت الله و رسوله اعلم قال قاتلك (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو جانتا ہے کہ پہلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت تھا مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا جسنے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت ہے مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تیرا قاتل +

(۳) عن ابی الاسود الدئلی انہ عاد علیا قال فقلت لہ قد تخوفنا علیک یا امیر المؤمنین فی شکواک ھذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تخوفت علی نفسی لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول انک ستضرب ضربۃ ھھنا واشار الی رأسہ فیسیل دمہا حتی تخضب لحیتک یکون صاحبہا اشقاھا کما کان عاقر الناقۃ اشقاھا (اخرجہ الخوارزمی) ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ جناب امیر کی عیادت کے لیے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المؤمنین ہم آپکی اس بیماری سے ڈرتے ہین آپنے فرمایا مین اپنی جان پر اس سے نہین ڈرتا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجھے یہان پر یعنے سر پر ایک چوٹ لگائی جائیگی اور اسکے خون کے جاری ہونے سے تیری داڑہی رنگین ہو جائیگی اس چوٹ کا لگانیوالا اس امت کا بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے والا اگلی امت کا بدبخت تھا +

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الا احدثکم باشقی الناس رجلین احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی ھذہ حتی تبل منہا ھذہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وجریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دو سخت بدبختون کی خبر دون ایک احیمر ثمود جسنے اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے اور ایک وہ شخص کہ یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا یہانتک کہ اس سے یہ تر ہو جائیگی +

جناب امیر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن زاذان قال کنت بین الناس ذا یوم عند علی فقالوا حدثنا عن ذی القرنین قال رجل بعثہ اللہ الی قوم فاشرکوا بربھم وابتدعوا فی دینھم واحدثوا علی انفسہم فھم الذین یجتھدون فی الباطل ویحسبون انھم علی الحق ویجتھدون فی الضلالۃ ویحسبون انھم علی ھدی فضربوا علی قرنہ الایمن فمات ثم احیاہ اللہ فضربوا علی قرنہ الایسر فمات ثم رفع صوتہ قال وما اھل النہروان منہم ببعید (اخرجہ ابن منیع) زاذان سے منقول ہے کہ ایک روز مین جناب امیر کی خدمت مین لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگون نے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہمین ذو القرنین کی خبر سنائین۔ جناب امیر نے فرمایا وہ ایک آدمی

تھا جسے خدا نے ایسی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے تھے اور اپنے دین مین بدعتین نکا
لتے اور اپنی جانون کے لیے نئی باتین پیدا کرتے تھے وہ ان مین سے تھے کہ باطل مین کوشش کرین اور سمجھین کہ
ہم حق پر ہین اور گمراہی کی کوشش کرین اور سمجھین کہ ہم ہدایت پر ہین پس ان لوگون نے اسکے سر کے داہنی طرف
ضرب لگائی اور وہ مر گیا پھر خدا نے اسے زندہ کیا پھر انھون نے اسکے سر کے بائین طرف ضرب لگائی پس وہ مر گیا
پھر جناب امیر نے بلند آواز سے فرمایا۔ اہل نہروان ان لوگون سے دور نہین ہین *

(۲) عن عبیدة قال قال علی ما یحبس اشقاها ان یجئ لیقتلنی اللهم انی سئمتهم وسئمونی فارحنی
منهم وارحهم منی (اخرجه ابن سعد) عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرمانے لگے اس امت کے بدبخت کو
کس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ آکر مجھے قتل کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے ان سے ملال پیدا ہو گیا ہے
اور یہ لوگ بھی مجھسے ملال مین ہین۔ پس مجھے ان سے راحت پہنچا اور مجھ سے انکو راحت دے *

(۳) عن عبد الله بن سبع قال سمعت علیا علی المنبر یقول ما ینتظر اشقاها والذی فلق الحبة وبرء
النسمة عهد الی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم لتخضبن هذه من هذه واشار الی لحیته ورأسه
فقالوا اخبرنا یا امیر المؤمنین من هو لنبیرنه قال انشدکم بالله ان یقتل غیر قاتلی (اخرجه ابن
سعد والحسن بن سفیان والمحاملی وزاد احمد قالوا ان کنت قد علمت انك مقتول فاستخلف اذا قال لا
ولکن اکلکم الی من وکلکم رسول الله صلی الله علیه وسلم) عبد اللہ بن سبع سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر کو
منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کا بدبخت کیا انتظار کر رہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے دانے
کو پھاڑا ہے اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجھ سے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ یہ اسکے
خون سے رنگین ہوگی اور جناب امیر نے اپنی داڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین آپ ہم سے بیان فرمائین کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اسکو ہلاک کر ڈالین۔ فرمایا مین تمھین
قسم دیتا ہون کہ میرے قاتل کے سوا کسیکو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اسمین یہ الفاظ زیادہ روایت
کیے ہین کہ لوگون نے عرض کیا جبکہ آپ یہ جانتے ہین کہ آپ شہید ہونیوالے ہین تو آپ اپنے بعد کے
لیے خلیفہ کیون نہین مقرر فرماتے فرمانے لگے نہین مین تمھین اسیکے سپرد کرتا ہون جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سپرد تمکو کیا ہے *

(۴) قیل سئل علی وهو علی منبر الکوفة عن قوله تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم
من قضی نحبه ومنهم من ینتظر فقال اللهم غفرا هذه الآیة نزلت فی وفی عمی حمزة وفی ابن عمی عبیدة بن
الحارث بن عبد المطلب فانه قضی نحبه یوم بدر واما عمی حمزة فانه قضی نحبه یوم احد واما انا فانتظر

اشقاها یخضب ھذا من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ عھد عھدہ الی حبیبی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(اخرجہ ابو بکر بن مردویہ وسبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ وابن حجر فی الصواعق) جناب امیر ایک دفعہ کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے اس آیت کا شان نزول پوچھا جسکا ترجمہ یہ ہے ۔ مومنون میں بعض ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا انہون نے اس بات کو جسپر اللہ تعالی سے عہد کیا تھا ۔ پس ایک ان مین سے وہ کہ اپنا وقت پورا کرچکا اور ایک ان مین سے وہ ہے کہ انتظار مین ہے جناب امیر فرمانے لگے اے میرے رب بخشیو یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچازاد بہائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق مین نازل ہوئی ہے ۔ عبیدہ بن حارث بدر کے روز اپنا وقت پورا کر گئے ۔ اور میرے چچا حمزہ احد کے روز اپنا وقت پورا کر چکے اب مین اس اسب کی بدبخت کی انتظار مین ہون کہ اسکو اس سے رنگین کرے اور اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے اسکی نسبت پختہ عہد کیا ہے ✦

(۵) عن زید بن وھب قال قدم علی علی قوم من اھل البصرۃ من الخوارج فیھم رجل یقال لہ الجعد بن نعجۃ قال اتق اللہ یا علی فانک میت قال علی بل مقتول تضرب علی ھذہ وتخضب ھذہ یعنی لحیتہ من رأسہ عھد معھود وقضاء مقضی وقد خاب من افتری (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن وہب سے روایت ہے کہ بصرہ کے خارجیون مین سے ایک گروہ کے پاس جناب امیر تشریف لے گئے ان مین جعد بن نعجہ ایک شخص تہا جناب امیر سے کہنے لگا یا علی خدا سے خوف کر کیونکہ تو مرنیوالا ہے ۔ جناب امیر نے ارشاد کیا بلکہ مارا جانے والا ہون مجھے یہان ضرب لگائی جائیگی اور یہ رنگین ہو جائیگی اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا عہد بندہ چکا ہے اور قضا جاری ہو چکی ہے اور نا امید ہوا جہوٹ بولنے والا ✦

(۶) عن ابی الطفیل ان علیا جمع الناس للبیعۃ فجاء عبد الرحمن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم قال علی ما یحبس اشقاھا فواللہ لیخضبن ھذہ من ھذہ واومی الی لحیتہ ورأسہ ثم تمثل ؎ اشدد حیازیمک للموت فان الموت آتیک ✦ ولا تجزع من القتل ✦ اذا حل بوادیک ✦ (اخرجہ ابن سعد وابو نعیم فی الحلیۃ وابن الاثیر فی الکامل) ابو طفیل نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے بیعت کے لیے لوگون کو جمع کیا اور عبد الرحمن بن ملجم مرادی بہی بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آیا آپنے دو دفعہ اسکو لوٹا دیا پہر فرمایا اس امت کے بدبخت کو کیا چیز روکے ہوئے ہے اور اپنی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اس سے رنگین کریگا پہر اسپر ایک مثل کہی ؎ اپنی چہاتی کو موت کے لیے تان ۔ کیونکہ موت تیرے لیے آنیوالی ہے ۔ قتل ہونے سے تو مت چلا ۔ جبکہ وہ تیرے سامنے آجاے ۔

(۷) عن عبیدۃ قال کان علی اذا رای عبد الرحمن بن ملجم المرادی قال ؎ ارید حیوتہ ویرید قتلی ✦

عذیری من خلیل من مرادی (اخرجہ ابن سعد) عبید اللہ کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام عبد الرحمن بن مرادی کو دیکھتے فرماتے بہ میں اسکی زندگی مانگتا ہوں اور وہ میرے قتل کرنے کو چاہتا ہے۔ وہ جو میرا دوست اور میرا خلیل اور میری مراد ہے +

(۸) عن عثمان بن المغیرة قال لما دخل شهر رمضان جعل علی یتعشی لیلة عند الحسن ولیلة عند الحسین ولیلة عند عبد الله بن جعفر لا یزید علی ثلاث لقم ویقول یاتی امر الله واحب ان اخمیص وانما هی لیلة او لیلتان (اخرجہ ابن الاثیر فی تاریخہ) عثمان بن مغیرہ کہتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا جناب امیر ایک رات امام حسن کے پاس اور دوسری رات امام حسین کے پاس اور تیسری رات عبد اللہ بن جعفر طیار کے پاس افطار کرنے لگے اور تین لقموں سے زیادہ نہیں تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا حکم آنیوالا ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا پیٹ دبلا ہو اور ایک دو رات کا معاملہ ہے +

(۹) عن الحسن بن کثیر عن ابیه قال خرج علی لصلوة الفجر فاستقبله الاوز یصحن فی وجهه قال فجعلنا نطردهن عنه فقال دعوهن فانهن نوائح فخرج فاصیب (اخرجہ احمد فی المناقب)

وقال ابن الاثیر هذا یدل علی انه علم السنة والشهر والليلة التي يقتل فيها (کامل التواریخ) حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام صبح کی نماز کو گھر سے باہر تشریف لیجانے لگے بطیں انکے سامنے ہو کر چلانے لگیں ہم انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے ارشاد کیا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہیں۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے +

ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ یہ امر اس پر دال ہے کہ جناب امیر اپنی شہادت کے برس اور مہینے اور اس رات سے کہ جس میں وہ شہید ہوئے واقف تھے +

(۱۰) عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال حسین بن علی قال لی علی سنح لی اللیلة رسول الله صلی الله علیه (وسلم) فی منامی فقلت یا رسول الله ما لقیت من امتک من اللاواء واللدد قال ادع علیهم قلت اللهم ابدلنی بهم من هو خیر لی منهم وابدلهم بی من هو شر منی فخرج فضربه الرجل (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ و اخرج ابو عمر هذا الحدیث عن حسن البصری) ابو عبد الرحمن السلمی سے منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ آج رات خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتیں اور جھگڑے پیش آئے ہیں حضرت نے ارشاد کیا تم انپر دعا کرو میں نے کہا اے میرے پروردگار انکے بدلے مجھے ان سے بہتر لوگوں کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے میں اسکو کسی بدترین کی صحبت میں رکھ۔ پس آپ تشریف لیگئے اور اس آدمی نے

انکو شہید کیا ۞

جناب امیرؑ کی شہادت کا بیان

قال ابن سعد انتدب ثلثة نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد الله التمیمی وعمرو ابن بکیر التمیمی فاجتمعوا بمکة وتعاهدوا وتعاقدوا لیقتلن هؤلاء الثلثة علیؑ ومعاویة وعمرو بن العاص فقال ابن ملجم انا لکم بعلیؑ وقال البرک انا لکم بمعاویة وقال عمرو بن بکیر انا لکم بعمرو بن العاص وتعاهدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او لیلة سابع عشر رمضان ثم توجه کل واحد منهم الی المصر الذی فیه صاحبه فقدم ابن ملجم الکوفة فلقی اصحابه من الخوارج فکان لهم ما یریدون من لیلة الجمعة سابع عشر سنة اربعین فاستیقظ علی سحرًا فقال لابنه الحسن رأیت اللیلة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ما لقیت من امتک من الاود واللدد فقال ادع الله علیهم فقلت اللهم ابدلنی بهم خیرا منهم وابدلهم بی شرا لهم ـ ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوٰة فخرج علی من الباب ینادی ایها الناس الصلوٰة الصلوٰة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسیف فاصاب جبهته الی قرنه ووصل الی دماغه فشد الیه الناس من کل جانب فامسک واوثق واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد نقلت من تاریخ الخلفاء للسیوطی) ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ خوارج مین سے عبد الرحمٰن بن ملجم المرادی اور برک بن عبد اللہ التمیمی اور عمرو ابن بکیر التمیمی تین آدمی خوارج سے نبچے ہوئے مکہ معظمہ مین جا اکٹھے ہوے اور باہم عہد کیا کہ علی اور معاویہ اور عمرو بن العاص تین شخصون کو قتل کرنا چاہیے ابن ملجم کہنے لگا مین جناب علی کو شہید کرنے کا ذمہ لیتا ہون برک نے کہا مین معاویہ کے مارنیکا ذمہ لیتا ہون اور عمرو بن بکیر نے عمرو بن عاص کے ہلاک کرنے کا ذمہ لیا اور تینون نے یہ عہد کیا کہ یہ امر ایک ہی شب مین واقع ہو رمضان کی گیارہوین یا سترہوین کو پہران مین سے ہر ایک اس شہر کیطرف جس مین کہ اسکا مدنظر قیام پذیر تھا روانہ ہوا پس ابن ملجم کوفہ مین پہونچا اور خارجیون مین سے اپنے دوستون سے ملا پس وہ اپنی مہم کا ارادہ کرنے لگے ـ رمضان کی سترہوین سنہ چالیس کو جناب امیر صبح کو بیدار ہوے اور اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے مینے آج رات خواب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے حضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ انکے حق مین دعا کرو مینے دعا کی بار الٰہا انکے بدلے مین مجھ کو اچھے لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے انکو کسی بد کی صحبت عطا کر اتنے مین ابن النباح موذن نے آکر الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی آواز بلند کی جناب امیرؑ دروازہ سے باہر نکلے اور ایہا الناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارنے لگے ابن ملجم نے تلوار سے آپ کی

پیشانی سے اوپر سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ دماغ میں جا پہنچی پس ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور اسکو پکڑ لیا
اور باندھ لیا۔ جناب امیر جمعہ اور ہفتہ کے دن تک زندہ رہے اور اتوار کے روز رحلت فرما گئے +

(۲) قال الزبیر بن بکار کان من بقی من الخوارج تعاقدوا علی قتل علی ومعاویة وعمرو بن العاص فخرج لذلک
ثلاثة فکان ابن ملجم هو الذی التزم لهم قتل علی فدخل الکوفة لذلک واشتری سیفا لذلک بالف
درهم وسقاه السم وکان فی خلال ذلک یاتی علیا یسأله ویستحمله فحمله الی ان وقعت عینه علی قطام
امرأة رائقة جمیلة کانت تری رای الخوارج وکان علی قد قتل اباها واخوتها بالنهروان فخطبها
ابن ملجم فقالت له لا اتزوج الا علی مهر لا ارید سواه فقال وما هو قالت ثلاثة الاف دینار وقتل
علی قال ابن ملجم والله لقد قصدت لقتل علی وما اقدمنی هذا المصر غیر ذلک فقالت ان قتلته و
نجوت فهو الذی اردت فتبلغ شفاء نفسی ویهنیک العیش معی وان قتلت فما عند الله خیر من الدنیا
فقال لها لک ما اشترطت فقالت له سالتمس من یشد ظهرک فبعثت الی ابن عم لها فاجابها ولقی ابن
ملجم لشبیب بن بجیرة الاشجعی فقال یا شبیب هل لک فی شرف الدنیا والاخرة قال وما هو قال
تساعدنی علی قتل علی قال ثکلتک امک لقد جئت شیئا ادا۔ کیف تقدر علی ذلک قال انه رجل لا حرس
له ولا یخرج الی المسجد الا منفردا دون من یحرسه فنکمن له فی المسجد فاذا خرج الی الصلوة قتلناه
فان نجونا نجونا فان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا والاخرة فقال ویلک ان علیا ذو سابقة فی الاسلام
مع النبی صلی الله علیه وسلم فانشرح نفسی بقتله قال ویلک انه حکم الرجال فی دین الله عز وجل وقتل
اخواننا الصالحین فنقتله ببعض من قتل ولا تشکن فی دینک فاجابه واقبلا حتی دخلا علی قطام وهی
معتکفة فی المسجد الاعظم فی قبة ضربت لنفسها فدعت لهم واخذوا سیوفهم وجلسوا قبالة السدة
التی یخرج منها علی فخرج علی الی الصلوة الصبح فبدره شبیب فضربه فاخطاه فضربه ابن ملجم لعنه
الله علی راسه وقال الحکم لله لا لک ولا لاصحابک فقال علی لا یفوتکم الکلب فشد الناس علیه من
کل جانب فاخذوه وهرب شبیب خارجا من الباب فلما اخذ قال علی احبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا
وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجه ابو عمر) (یا ابن عبد البر فی الاستیعاب) زبیر بن بکار

سے منقول ہے کہ خارجیوں سے جو لوگ کہ جنگ نہروان میں قتل ہونے سے بچ گئے تھے انہوں نے جناب امیر اور معاویہ اور
عمرو بن العاص کے قتل کرنے پر معاہدہ کیا اس امر کی انجام دہی کے لیے تین آدمی نکلے ان میں سے عبد الرحمن
بن ملجم مرادی بدنام او شخص تھا جس نے کہ جناب امیر کے قتل کرنیکا ان سے وعدہ کیا تھا پس وہ کوفہ میں اس
غرض کے لیے آیا اور ہزار درہم کو ایک تلوار مول لی اور اسکو زہر کا بجھا دیا۔ اس میں میں جناب امیر کی خدمت

مین آتا جاتا رہا تاکہ جناب امیر اسے کوئی کام سپرد کرین آپنے اسے ایک خدمت سپرد کی تاکہ اسکی نگاہ قطامہ پر جا پڑی جو نہایت حسینہ تھی۔ اور خارجیون کی رائی کو دیکھ رہی تھی جناب امیرؑ نے نہروان کی لڑائی مین اسکے باپ کو اور بھائیون کو قتل کیا ہوا تھا۔ ابن ملجم نے اس سے اپنے نکاح کی درخواست کی اس نے جواب دیا کہ مین ایسے مہر کے سوا کہ بجز اسکے اور کچھ نہین چاہتی۔ نکاح نہین کر سکتی۔ ابن ملجم نے مہر کی شرح پوچھی قطامہ نے کہا تین ہزار دینار اور جناب امیر کا قتل ہے۔ ابن ملجم نے کہا بخدا تو نے ایسی چیز کو طلب کیا ہے کہ جسکے لیے مین اس شہر مین آیا ہون وہ کہنے لگے اگر تو نے جناب امیرؑ کو قتل کیا اور تو نجات پاگیا پس وہی بات تجھے حاصل ہوجائیگی جو کہ تو چاہتا ہے۔ اور میری طرف سے بھی تجھے مہر مین رعایت حاصل ہوگی۔ اور تجھ کو مجھ سے ایک گوارند عیش حاصل ہوگا اور اگر تو قتل ہوگا۔ تو پس جو کچھ کہ امر کے پاس ہے وہ دنیا سے بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تجھے چاہیے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطامہ نے کہا مین تجھے ایسے شخص کو ملاتی ہون جو اس کام مین تیری مدد کریگا پس اسنے اپنے چچازاد بھائی کو بلا بھیجا وہ اسکے پاس آیا اسکے بعد ابن ملجم شبیب بن بجیرہ الاشجعی سے ملا اور کہنے لگا ای شبیب کیا تجھے دنیا و آخرت کی شرف حاصل کرنے مین کچھ رغبت ہے شبیب کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیر کا قتل کرنا ہے شبیب نے کہا تیری مان تیرے نیچے رہین۔ تو نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ ہم کیونکر انپر قابو پا سکتے ہین۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب امیر کا کوئی نگہبان نہین اور مسجد مین وہ تنہا جاتے ہین کوی انکے ساتھ محافظ نہین ہوتا۔ ہم کمین مین بیٹھے رہین جب وہ صبح کو نماز کے لیے نکلین تو ہم انکو شہید کر ڈالین۔ پھر اگر ہم بچ گئے بچ گئے اور اگر مارے گئے تو ہم دنیا و آخرت مین ذکر خیر چھوڑ جاینگے شبیب نے کہا ارے تو مرے جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صاحب سبقت ہین انکے قتل کرنے سے بھلا میرا دل کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ ابن ملجم کہنے لگا تجھ پر سخت افسوس ہے انھون نے خدا کے دین مین لوگون کو منصف مقرر کیا ہے اور ہمارے دیندار بھائیون کو قتل کیا ہے۔ ہم انکو ان قتل شدہ لوگون کی عداوت سے قتل کرینگے تو اپنے دین مین کسی طرح سے شک اور شبہ اپنے دل مین نہ لا شبیب نے اسکی بات کو مان لیا۔ اور دونون ملکر قطامہ کے پاس گئے اس نے مسجد اعظم مین اپنے اعتکاف کے لیے ایک خیمہ کھڑا کیا ہوا تھا اور وہ اس مین معتکف تھے۔ اس نے اندونون کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ اپنی تلوارون کو لیکر اس دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ جہان سے جناب امیر مسجد مین آیا کرتے تھے پس جناب امیر صبح کی نماز کے لیے گھر سے باہر تشریف لائے۔ شبیب نے بڑھکر تلوار ماری اسکا وار خالی گیا۔ ابن ملجم نے کہ خدا کی پھٹکار اس پر ہے جناب امیر کے سر اقدس پر تلوار لگائی۔ اور کہنے لگا یا علی حکم خاص خدا کے لیے ہے نہ آپکا ہے نہ آپکے دوستون کا۔ جناب امیرؑ نے لوگون سے کہا دیکھو یہ کتا تم سے کہین بھاگ نہ جاوے لوگ ہر طرف سے اسپر آ پہنچے اور اسکو گرفتار کر لیا۔ شبیب دروازہ کے باہر سے بھاگ گیا جب ابن ملجم گرفتار ہوگیا جناب امیرؑ نے فرمایا اسکو

قید رکھو اگر میں مر گیا تو تمنے اسکو قتل کر دینا اور مثلہ نہ کرنا ۔ اور اگر زندہ رہا تو بخشدینا اور قصاص لینا میرے اختیار میں ہوگا ۔

(۳) عن اللیث بن سعد ان ابن ملجم ضرب علیا فی صلوۃ الصبح بسیف کان سمہ بسم ومات من یومہ ودفن بالکوفۃ لیلا (اخرجہ البغوی) واختلفوا ھل ضربہ فی الصلوۃ وقبل الدخول فیھا وھل استخلف من اتم الصلوۃ اوھو اتمھا والاکثر علی انہ استخلف جعدۃ بن ھبیرۃ فصلی بھم تلک الصلوۃ (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن ملجم نے جناب امیر کو صبح کی نماز میں زہر کی بجھی تلوار ماری تھی اور یہی روز جناب امیر انتقال فرما گئے تھے ۔

اور لوگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپکو عین صبح کی نماز میں تلوار ماری تھی یا کہ نماز سے پہلے ۔ اور آیا جناب امیر نے نماز کے تمام کرنے کے لیے کسیکو اپنا خلیفہ کیا تھا یا کہ خود نماز کو پورا کیا تھا ۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ جناب امیر نے جعدہ بن ہبیرہ کو نماز کے لیے اپنا خلیفہ کیا تھا اور اس نے اس نماز کو پورا کیا تھا

(۴) عن ھارون بن یحیی قال ان علیا لما ضربہ ابن ملجم قال فزت برب الکعبۃ (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ہارون بن یحیے کہتے ہیں کہ جب ابن ملجم ملعون نے جناب امیر علیہ السلام کو چوٹ لگائی تو جناب امیر نے چلاکے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہے میں رستگار ہو گیا ۔

جناب امیر کی اپنے قاتل سے ہمدردی

(۱) عن ھشیم مولی الفضل قال لما قتل بن ملجم علیا قال للحسن والحسین عزمت علیکم لما حبستم الرجل فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول و ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ الفضائلی) ہشیم فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو ابن ملجم نے زخمی کیا آپ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرمانے لگے میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب کہ تمنے اس آدمی کو قید کر لیا ہے اگر میں مر جاؤں تو اسکو قتل کرنا اور مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم مثلہ کرنے سے اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو ۔

(۲) عن الحسین بن کثیر عن ابیہ وکان قد ادرک علیا قال خرج علی الی الفجر فاقبل الاوز یصحن فی وجھہ فطردوھن فقال دعوھن فانھن نوائح فضربہ ابن ملجم قلت لہ یا امیر المومنین قل بیننا وبین بنی مراد فلا تقوم بھم ثاغیۃ ولا راعیۃ ابدا قال لا ولکن احبسوا الرجل فاذا

انا مت فاقتلوہ فاذا اعش فالجروح قصاص (اخرجہ احمد فی المناقب) حسین بن کثیر اپنے والد سے کہ اس نے جناب امیر کو دیکھا تھا روایت کرتا ہے کہ جناب امیر صبح گھر سے برآمد ہوئے بطین انکے سامنے ہو کر فریاد کرنے لگین لوگ انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے فرمایا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین پس ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی بیٹے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہمارے اور بنی مراد کے درمیان جنگ کی اجازت دیدین تا کہ ان مین اونٹ اور بکری باقی نہ چھوڑا جائے فرمایا نہین لیکن تم اس آدمی کو قید رکھو جب مین مر جاؤن اسکو قتل کر دینا اور اگر مین زندہ رہون تو صرف زخم کا بدلہ لیا جائیگا +

(۳) عن حسین بن کثیر قال قال علی النفس بالنفس ان ھلکت فاقتلوہ وان بقیت رأیت فیہ رأئی یا بنی عبد المطلب لا الفینکم تخوضون دماء المسلمین تقولون قد قتل امیر المومنین الا لا تقتلن الا قاتلی انظر یا حسن ان انا مت من ضربتی ھذہ فاضربہ ضربۃ فلا تمثلن بالرجل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ) حسین بن کثیر ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جان کا بدلا جان ہے اگر مین مر جاؤن تو اسکو مار ڈالنا اور اگر مین زندہ رہا تو اسکی نسبت مین اپنی رائے کو دیکھونگا - ای بنی عبد المطلب تمکو مین مسلمانون کے خون کے پیچھے نہین ڈالتا کہ تم یہ کہو امیر المومنین مارے گئے ہین خبردار بجز میرے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا - اے حسن نگاہ رکھیو کہ اگر مین اس ضرب سے جو مجھے لگا ہے مر جاؤن - تو تو نے بھی میرے قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا - اور ٹکڑے ٹکڑے نکرنا بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مثلہ کرنے سے بچو اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو +

(۴) عن الزبیر بن بکار قال قال علی احبسوہ فان انا مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجہ ابو عمر) زبیر بکار کہتے ہین کہ جناب امیر نے اپنے قاتل ملعون کی نسبت فرمایا اگر مین مر جاؤن تو تم نے اسے بھی مار ڈالنا اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا اور اگر مین زندہ رہا تو مجھے اسکے بخشنے اور بدلا لینے مین اختیار ہوگا +

(۵) عن الزھری قال لما ضرب علی تلک الضربۃ قال ما فعل ضاربی اطعموہ طعامی اسقوہ من شرابی فان عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوہ ضربۃ ولا تزیدوہ علیہ (اخرجہ الخوارزمی) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر کو وہ ضرب لگا فرمانے لگے میرا قاتل میرا کھانا اُسے کھلاؤ - اور میرا پانی اُسے پلاؤ اگر مین زندہ رہا تو مین اپنے حق کا زیادہ حقدار ہون اور اگر مین مر گیا پس تم نے اسکو ایک ضرب لگانا اور اسپر کسی قسم کی زیادتی نکرنا +

جناب امیر علیہ السلام کی وصیت

(۱) عن الزهری قال اوصیٰ علی للحسن یا حسن لا تغال فی کفنی فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول لا تغالوا فی الکفن وامشوا بین المشیین فان کان خیرا عجلتمونی وان کان شرا القیتموه عن اکتافکم (اخرجه الخوارزمی) زہری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیرؑ نے حضرت حسن علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے حسن میرے کفن کو غالیہ نہ لگانا۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کفن میں غالیہ نہ لگاؤ۔ اور دو رفتاروں کے درمیان ہو کر چلنا (یعنے نہ دوڑتے ہوئے اور نہ زیادہ آہستہ) کیونکہ اگر کوئی امر نیک پیش آنے والا ہوگا تو تم نے میرے لیے اسکی تعجیل کی ہوگی۔ اور اگر برائی پیش آنیوالی ہوگی تو تم نے اپنے کندھے کا بوجھ ہلکا کیا ہوگا *

(۲) عن الحسن قال لما حضرت ابی الوفات قبل یوصی فقال هذا ما اوصی به علی بن ابی طالب اخو محمد صلی الله علیه وآله وابن عمه وصاحبه اول وصیتی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله خیرته بعلمه وارتضاه لخلقه وان الله باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالهم عالم بما فی الصدور ثم ان اوصیک یا حسن وکفی بک وصیا بما اوصانی رسول الله صلی الله علیه وآله فاذا کان ذلک فالزم بیتک وابک علی خطیئتک ولا تکن الدنیا اکبر همک واوصیک یا بنی بالصلوة عند وقتها والزکوة فی اهلها عند محلها والصمت عند الشبهة والاقتصاد والعدل فی الرضاء والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمة المجهود واصحاب البلاء وصلة الرحم وحب المساکین ومجالستهم والتواضع فانه من افضل العبادة وذکر الموت وزهد فی الدنیا فانک رهن الموت وغرض بلاء وطریح سقم واوصیک بخشیة الله تعالی فی سرائرک وعلانیتک وانهاک عن مخالفة الشرع بالقول والفعل واذا عرض لک شیء من امر الآخرة فابدأ به فاعرض لک امر من الدنیا فتأنه حتی تصیب رشدک فیه وایاک ومواطن التهمة والمجلس المظنون به السوء فان قرین السوء یغیر جلیسه وکن لله یا بنی عاملا وعن الخنی زجورا وبالمعروف آمرا وعن المنکر ناهیا وآخ الاخوان فی الله واحب الصالح لصلاحه ودار الفاسق عن دینک وابغضه بقلبک وزائله باعمالک لئلا تکون مثله وایاک والجلوس فی الطرقات ودع المماراة ومجاراة من لا عقل له واقتصد یا بنی فی معیشتک واقتصد فی عبادتک وعلیک فیها بالعمل الدائم الذی تطیقه والزم الصمت تسلم وقدم لنفسک تغنم وتعلم الخیر تعلم وکن ذاکرا لله تعالی علی کل حال وارحم من اهلک الصغیر ووقر الکبیر ولا تاکل طعاما حتی تصدق منه

قبل اكله وعليك بالصوم فانه زكوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جليسك واجتنب عدوك
وعليك بمجالس الذكر واكثر من الدعاء فاني لم آلك يا بني نصحا وهذا فراق بيني وبينك واوصيك باخيك محمد
خيرا فانه ابن ابيك وقد تعلم حبي له واما اخوك الحسين فهو شقيقك وابن امك وابيك والله الخليفة
عليكم واياه اسال ان يصلحكم وان يكف الطغاة البغاة عنكم والصبر الصبر حتى يقضي الله هذا الامر ولا حول
ولا قوة الا بالله (نور الابصار) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پدر والا ماجد علیہ السلام کی وفات کا
وقت قریب آگیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت علی بن ابیطالب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی
اور انکا ابن عم اور انکا مصاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ
کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور محمد اسکے رسول اور برگزیدہ ہین اس نے اپنے علم سے انکو رسالت کیلیے انتخاب
کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کے لیے انکو پسند کیا۔ اور جو لوگ کہ قبرون مین ہین انکو اللہ تعالے زندہ کریگا اور آدمیون
سے انکے اعمال کی پرسش فرمائیگا۔ اور جو کچھ کہ لوگون کے دلون مین ہے اسکو وہ جانتا ہے۔ بعد اسکے اے حسن
مین تجھ کو وصیت کرتا ہون اور میری وصیت ادا کرنے کے لیے تجھے کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکے ساتھ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے۔ پس جبکہ ایسا ہو تو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر
اور دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف کر۔ اور اے میرے فرزند مین تجھ کو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اسکے
وقت پر ادا کیا کر۔ اور جب زکوۃ دینے کا محل ہو تو اسکے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس مین ساکت
رہا کر۔ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ اور مہمان کی
تکریم کر۔ اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا ہون انپر رحم کر اور صلہ رحم بجا لا اور مسکینون سے محبت کر
اور انکے پاس بیٹھا کر اور ان سے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ۔ اور دنیا مین قناعت
کیا کر اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا۔ اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے
اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون اپنے ظاہر اور باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل مین شرع
شریف کی مخالفت سے منع کرتا ہون اور جب کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین جلدی کر اور
جب کوئی امر دنیا مین سے تجھ کو پیش آئے تو اس مین تامل کر یہانتک کہ اپنی بہبودی کو اس مین تحقیق کر لے
اور ایسے مقامات مین کہ جہمین تہمت کا شبہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو بچا کر اسواسطے
کہ جو شخص کہ خود برا ہے وہ اپنے ہم صحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالے کے لیے خاص
اور خالص کر اور گنہگار کو تنبیہ کیا کر اور اچھی بات کا حکم کر اور بری باتون سے منع کیا کر اور بھائیون سے خدا کی
راہ مین دوستی کر اور صالح شخص سے بسبب اسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل مین اسکو

برا سمجہ اور اپنے اعمال مین اس سے علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو بہی شامل اُسکی ہو جائے اور بازارون مین نہ بیٹہا کر اور
بیوقوفون سے صحبت نہ کیا کر وانکی ہمسائگی اختیار کر اور اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات
مسنونہ مین سے ایسی چیز کو اختیار کر کہ جسکے ادا کرنے کی تجہے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکہہ سکے۔ اور سکوت کو اپنے
اوپر لازم کرے کہ اسکے سبب سے تو برائیون سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تاکہ تجہے غنیمت
حاصل ہو اور ہر حال مین خدا کو یاد کیا کر اور تیرے عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اسپر رحم کر اور جو کبیر السن
ہو اسکی بندگی کر اور جب تو کہانا کہانے لگے تو پہلے اس مین سے صدقہ دیدیا کر اور تجہ کو روزہ رکہنا لازم ہے
اسلیے کہ وہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار
رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر۔ اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون بیٹہا کر کہ جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہو۔ اور
اکثر دعا کیا کر۔ اے فرزند مینے تجہے نصیحت کرنے مین کچہ کوتاہی نہین کی ہے۔ اور اب میرے اور تیرے درمیان
جدائی ہوتی ہے مین تیرے بہائی محمد حنفیہ کے باب مین تجہے نیکی کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تیرے باپ کا
بیٹا ہے اور مجہے جو کچہ کہ اس سے محبت ہے تو اسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بہائی حسین پس وہ تیرا ہم بطن بہائی ہے
اور تیری مان اور تیرے باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہارا نگہبان ہے اور مین اس سے سوال کرتا ہون کہ
تمہارے کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کے اور باغیون کے شر کو تم سے دفع کرے اور تجہے صبر کرنا چاہیے
یہانتک کہ اس بات مین حکم کرے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم *

جناب امیرؑ کے انتقال کا بیان

عن عمرو بن ذی مر قال لما اصیب علی بالضربۃ دخلت علیہ و قد عصب رأسہ قال قلت یا امیر المؤمنین ارنی
ضربتک قال فحلہا فقلت خلاش طبس لیس قال انی مفارقکم فبکت ام کلثوم من وراء الحجاب فقال لہا
اسکتی فلو ترین ما اری لما بکیت قال فقلت یا امیر المؤمنین ماذا تری قال ہذہ الملائکۃ وفود والنبیون
وہذا محمد صلی اللہ علیہ یقول یا علی ابشر فما تصیر الیہ خیر مما انت فیہ (اخرجہ ابن الاثیر) عمرو بن ذی مر سے
روایت ہے کہ جب آپ کو زخم لگا مین انکی خدمت مین گیا وہ اپنے سر کو پٹکا باندہے ہوئے تہے مینے کہا یا امیر
المؤمنین مجہے اپنا زخم دکہا یے انہون نے پٹکا کہولا اور مجہے زخم دکہایا مینے کہا تہوڑا سا زخم ہے اور کچہ بہی نہین ہے
فرمانے لگے مین تم سے جدا ہوتا ہون جناب ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگین جناب امیرؑ نے فرمایا چپ رہو
جو کچہ کہ مین دیکہتا ہون اگر تم بہی دیکہتین تو ہرگز نہین روتین مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کیا دیکہتے
ہین کہنے لگے یہ فرشتون کے سفیر اور انبیا تشریف لائے ہین اور یہ جناب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قدم رنجہ فرمایا ہے اور کہہ رہے ہیں یا علی بشارت ہو جس حال میں کہ تو ایسا ہے اس سے عمدہ تیری حالت ہونیوالی ہے

(۲) عن عبد الرحمٰن بن حبیب قال لما فرغ علی من وصیۃ قال اقرأ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم لم یتکلم الا بلا الہ الا اللہ حتی قبضہ اللہ وغسلہ ابناہ وعبد اللہ بن جعفر وصلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربعا وکفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ودفن فی السحر (اخرجہ ابن الاثیر) عبد الرحمٰن بن حبیب کہتے ہیں کہ جب جناب امیر وصیت سے فارغ ہوئے فرمایا میں تمکو سلام علیکم کہتا ہوں اور خدا کی رحمت اور اسکی برکت تم پر ہو پھر آپنے بجز لا الہ الا اللہ کے اور کوئی کلام نہ کیا یہانتک کہ انتقال فرما گئے۔ انکے دونو بیٹوں اور عبد اللہ بن جعفر نے انکو غسل دیا اور حسن علیہ السلام نے انکے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں اور تین کپڑوں میں کہ ان میں قمیص نہیں تہا صبح کے قریب انکو دفن کیا ✤

(۳) وقال الجندی صلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربع تکبیرات وقیل تسعا (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جندی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جناب امیر پر امام حسن علیہ السلام نے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں بعض کہتے ہیں نو تکبیریں کہیں ✤

(۴) روی ھارون بن سعید انہ کان عندہ مسک واوصی ان یحنط بہ وقال فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البغوی) ہارون بن سعید سے روایت ہے کہ جناب امیر کے پاس تہوڑا سا مشک تہا وصیت فرمائی کہ اس سے میرے کفن کو معطر کیا جائے اور فرمایا کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچا ہوا ہے۔

وہ قدرتی آثار جو جناب امیر کی شہادت سے نمودار ہوئے

(۱) عن ابن شھاب الزھری قال قدمت دمشق وانا ارید العراق فاتیت عبد الملک بن مروان لاسلم علیہ فوجدتہ فی قبۃ فسلمت وجلست فقال یا ابن شھاب اتعلم ما کان ببیت المقدس صباح قتل علی فقلت نعم فقمت ورائی الناس حتی اتیت خلف القبۃ وحول الی وجھہ فقال ما کان فقلت لم یرفع حجر من بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط فقال لم یبق من یعلم ھذا احد غیری وغیرک فلا یسمعن منک۔ فما حدثت بہ احدا حتی توفی (اخرجہ ابن الضحاک والخوارزمی) ابن شہاب زہری سے منقول ہے کہ میں دمشق میں گیا اور میرا عراق کی طرف جانیکا ارادہ تہا۔ پس میں عبد الملک بن مروان کے پاس سلام کرنیکو گیا وہ ایک خیمہ میں تہا میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا عبد الملک مجہسے کہنے لگا اے ابن شہاب تجہے معلوم ہے کہ جس روز جناب امیر علیہ السلام شہید ہوئے تہے اس روز بیت المقدس میں کیا ہوا تہا میں نے کہا مجہے معلوم ہے عبد الملک کہنے لگا میرے پاس چلا آ۔ میں لوگوں کے پس پشت ہوکر خیمہ کی پشت کیطرف اسکے پاس گیا اور اس نے میری طرف مونہہ پہیر لیا۔ اور کہنے لگا

کیا بات ہے مینے کہا اس روز بیت المقدس کا کوی پتہر نہین اٹہا یا گیا تہا کہ اسکے نیچے تازہ خون نظر نہین آتا تہا۔
عبد الملک کہنے لگا کہ میرے اور تیرے سوا کوئی اس راز سے خبردار ہونا نہین چاہیے اور تجہ سے کوئی اس بات کو نہ سُنے
ابن شہاب کہتا ہے کہ عبد الملک کے مرتے تک مینے اسکا تذکرہ پہر کسی سے نہین کیا
قال الحافظ ابوبکر بن الحسین البیہقی قلت کذا روی فی ھاتین الروایتین وروی باسناد صحیح عن الزہری
ان ذلک کان حاین قتل الحسین ولعله وجد عند قتلهما جمیعاً (نقله الزرندی فی درر السمطین) حافظ
ابوبکر بن حسین البیہقی کہتے ہین کہ ان دونون روایتون مین اسیطرح کا بیان ہے اور زہری سے روایت ہے بیت المقدس کے
پتہرون کے نیچے تازہ خون جما ہوا پایا تہا۔ اور اس روایت کی سندین صحیح ہین شاید کہ اسنے دونون صاحبون
کی شہادت کے وقت ایسا پایا ہو*
(۲) عن ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف بابن الوفا قال کنت فی مسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول
مقام ابراھیم فقلت ماھذا قالوا راھب قد اسلم فهو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیه فاذا شیخ
کبیر علیه جبة صوف وقلنسوة صوف عظیم الجثة وهو قاعد عند مقام ابراھیم سمعته یقول کنت قاعدا
فی صومعتی فی بعض الایام فاشرفت منها اشرافة فاذا الطائر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرة علی
شاطی البحر فتقایا فرمی من فیه ربع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا اخرا ثم طار وعاد
وتقایا ھکذا الی ان تقایا اربعة ارباع الانسان ثم طار فدنت الارباع بعضها من بعض فالتامت فقام
منها انسان کامل وانا اتعجب مما رایت فاذا بالطائر قد انقض علیه فاختطف ربعه ثم عاد فاختطف اخر ثم طار وھکذا
الی ان اختطف جمیعه فبقیت متفکرا اتحسر ان لا کنت سالته من هو وما قصته فلما کان فی الیوم الثانی
اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعله بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی
مبادرا الیه ودنوت منه وسالته من انت فسکت عنی فقلت بحق من خلقک من انت قال انا ابن ملجم فقلت
وما فعلت قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل بی ھذا الطائر یقتلنی کل یوم قتلة۔ فهذا خبری فانقض
الطائر فاخذ ربعه وطار فسالت عن علی فقالوا ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسلمت (اخرجه
الخوارزمی) ابو القاسم حسن بن محمد المعروف بابن الوفا سے منقول ہے کہ مین کعبہ مین تہا۔ لوگون کو دیکہا مقام
ابراہیم کے گرد مجتمع ہین مینے پوچہا یہ کیا بات ہے۔ لوگون نے کہا ایک راہب مسلمان ہوگیا ہے اور ایک عجیب
بات بیان کرتا ہے۔ پس مین اسکے دیکہنے گیا دیکہا کہ ایک بڈہا قوی جثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ اور کملی
کی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹہا ہوا لوگون سے باتین کر رہا ہے اور سب لوگ
کان دہرکر سُن رہے ہین۔ اسنے بیان کیا کہ ایک دن مین اپنے صومعہ مین بیٹہا ہوا تہا ناگاہ مینے دیکہا

ایک طائر مثل بڑے چیل کے دریا کے کنارے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گیا اور بعد اسکے اس نے قے کی۔ اسکے مونہہ سے چوتھائی آدمی کی نکلی بعد اسکے اڑ گیا اور تھوڑی دیر غائب رہا بعد اسکے پھر آیا اور قے کی تو دوسرا چوتھائی ٹکڑا نکلا بعد اسکے اڑ گیا۔ اور پھر آکر قے کی اور اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اسکے مونہہ سے نکلے بعد اسکے پھر اڑ گیا پس وہ چاروں ٹکڑے آپس میں ملگئے اور ان سے پورا آدمی بنگیا مجھے اسکے دیکھنے سے نہایت تعجب ہوا ناگاہ وہ طائر پھر آیا اور اس آدمی پر گرا اور جھپٹکر اسکا چوتھا حصہ اڑا لیگیا۔ اسیطرح پورے اس آدمی کو اڑا لے گیا مجھے نہایت فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اس آدمی سے اسکا حال دریافت نہ کیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پھر آیا اور گذرے ہوئے دن کی طرح سے کرنے لگا جب چاروں ٹکڑے مل گئے اور وہ شخص پورا آدمی بنگیا میں اپنے صومعہ سے اترکر اسکیطرف دوڑا اور اسکے نزدیک جاکر اس سے پوچھنے لگا تو کون ہے وہ خاموش رہا۔ پھر مینے اسے خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ مجھے بتا تو کون ہے وہ خاموش ہوگیا۔ مینے پھر کہا تجھکو قسم ہے اسکی جسنے تجھکو پیدا کیا ہے مجھ سے سچ بتا تو کون ہے وہ کہنے لگا میں ابن ملجم ہوں مینے اس سے پوچھا تیرا اس طائر کے ساتھ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا مینے جناب علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے اسلیے اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھ پر اس طائر کو مقرر کیا ہے کہ میرے ساتھ ہر روز یہی فعل کرتا ہے جو تونے دیکھا ہے بعد ازاں میں اپنے صومعہ سے باہر نکلکر پوچھا کہ علی بن ابی طالب کون ہیں معلوم ہوا کہ وہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں پس میں اسلام سے مشرف ہوا ✤

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابی [illegible] قال خطب الحسن بن علی حین قتل علی فقال یا اھل العراق لقد کان فیکم رجل ما [illegible] من قتل اللیلة واصیب الیوم لم یسبقه الاولون ولم یدرکه الاخرون کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعثه فی سریة کان جبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فلا یرجع حتی یفتح اللہ علیه (اخرجه ابن جریر فی [illegible] والدولابی) والطبرانی فی الکبیر عن ھبیرة بن مریم ابن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پاگئے جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق کل تم میں ایک ایسا آدمی موجود تھا جو رات کو قتل ہوا اور آج خدا کے پاس پہونچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے گئے اور پچھلے اسکے رتبہ تک نہیں پہونچ سکیں گے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی فوج کا سردار بناکر بھیجا کرتے تھے تو جبریل انکے دہنی طرف اور میکائیل انکے بائیں طرف ہوتے تھے۔ جب تک کہ خدا تعالے انکو فتح نہیں دیتا تھا وہ واپس نہیں ہوتے تھے

(۲) عن الحسن انه لما قتل علی قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه فقال اما بعد والله لقد قتلتم اللیلة رجلا فی لیلة نزل فیها القرآن وفیها رفع عیسٰی بن مریم وفیها قتل یوشع بن نون فتی موسیٰ (اخرجہ ابن جریر فی تاریخہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمانے لگے اے لوگو خدا کی قسم ہے تم نے آج ایسی رات میں ایک آدمی کو مارا ہے جس میں کہ قرآن اترا ہے اور جس رات میں عیسیٰ بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے اور جس رات میں جناب موسیٰ کے نوجوان یوشع بن نون قتل ہوئے ٭

(۳) عن عمرو بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی لقد فارقکم رجل ان کان رسول الله صلی الله علیہ لیعطیہ الرایة فلا ینصرف حتی یفتح الله علیہ ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائة درہم کان یرصدھا الخادم لاھلہ (اخرجہ احمد) عمرو بن حبشی سے منقول ہے کہ جناب امیر کی وفات کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے ہمیں خطبہ میں ارشاد کیا کہ آج تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ جب جناب رسالتماب صلے الله علیہ وسلم اسے علم عطا فرماتے تو جب تک خدا اسے فتح نہ دیتا وہ واپس نہ ہوتا اس نے سونا چاندی سوا سات سو درہم کے اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اپنے اہل کے لیے خادم اس سے لینا چاہتا تھا ٭

جناب امیر کی وفات پر لوگوں کی رائیں

(۱) عن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنہا قالت لما بلغہا موت علی بن ابی طالب لتصنع العرب ما شاءت فلیس لہا احد ینہاہا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی الله عنہا سے روایت ہے جبکہ انکو جناب امیر علیہ السلام کی وفات کا حال معلوم ہوا فرمانے لگیں اب عرب جو چاہے سو کرے کوئی اُس کا خصم نہیں رہا ٭

(۲) وکان معاویة یکتب فیما ینزل بہ لیسأل لہ علی بن ابی طالب عن ذلک فلما قتل علی قال ذہب الفقہ والحکم بموت ابن ابی طالب فقال عتبة اخوہ لا یسمع ھذا اھل الشام فقال دعنی عنک (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) امیر معاویہ کو جو امور کہ دشوار پیش آیا کرتے تھے انکو لکھکر جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کرتا تھا جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوئے امیر معاویہ کہنے لگے ابن ابی طالب کی موت سے فقہ اور حکمت جاتی رہی عتبہ اسکا بھائی کہنے لگا کہیں یہ بات اہل شام نہ سن لیں معاویہ نے کہا چھوڑ مجھے ٭

آنحضرت کا جناب امیر سے فرمانا کہ یا علی اپنا ہاتھ بڑھا اور میرے ساتھ جنت میں جہاں

مین داخل ہون تو بہی داخل ہو

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لما طعن ابی و امر بالشوری دخلت علیہ ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت یا ابت ان الناس یزعمون ان ہولاء الستۃ لیسوا برضی فعلی قال اسندونی فقال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی یدیک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابو بکر الشافعی و ابو الحسن بن بشیر فی فوائدہ و ابن عساکر و الدیلمی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد ماجد زخمی ہوگئے اور انہون نے شورت کے لیے حکم دیا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا انکے پاس جاکر کہنے لگین اے ابا لوگ خیال کرتے ہین کہ یہ چہون جناب علی سے ناراض ہین۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجہ کو تکیہ لگادو پہر بولے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ ای علی اپنا ہاتہ میرے ہاتہ مین دے اور داخل ہو قیامت کے روز میرے ساتہ جہان کہ مین داخل ہون ❊

جناب امیر کا آنحضرت کے ساتہ جنت مین ایک گہر مین ہونا

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی و انت اخی و رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تہے کہ یا علی تم جنت مین میرے ساتہ میری بیٹی فاطمہ کے ساتہ میرے قصر مین ہوگے۔ اور تم میرے بہائی اور رفیق ہو پہر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑہی کہ بہائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ❊

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انا و ایاک و ہذان فی مکان واحد یرید بہذین الحسن والحسین (اخرجہ الدیلمی والطبرانی فی الکبیر) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد کیا یا علی مین اور تو اور یہ دونون جنت مین ایک مکان مین ہونگے اور ان دو سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن اور حسین سے تہی ❊

(۳) عن علی قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا فی المنام فاستسقا الحسین قال فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی شاۃ لنا بکی فحلبہا فدرت فجاءہ الحسن فنحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا ولکنہ یعنی الحسن استسقا قبلہ ثم قال انی و ایاک و ہذین و ہذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المسند) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک شب جناب

خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر مین تشریف لائے مین سونے کو تہا حسین علیہ السلام کو پیاس لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر تشریف لے گئے اور ایک تہوڑے دودہ والی بکری اپنے ساتھ لائے اور اسکو دوہکر برتن مین دودہ ڈالدیا حسین علیہ السلام اسکو پینے لگے حضرت نے انکو ہٹا دیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرنے لگین شاید حسن ان دونون مین سے زیادہ پیارے ہین آپنے فرمایا نہین۔ لیکن حسن اس سے پہلے پیاسا ہوا ہے پہر حضرت نے فرمایا مین اور تو اور یہ دونون اور یہ اونگہنے والا قیامت کے روز ایک مکان مین ہونگے ◆

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے ستارے کی طرح چمکنا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یزہر باھل الجنۃ کما یزہر کوکب الصبح باھل الدنیا (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی جنت کے لوگون پر اسطرح سے چمکیگا جسطرح صبح کا ستارہ دنیا کے لوگون پر چمکتا ہے ◆

جناب امیر کا سب سے اول جنت کے دروازہ کو کہٹکہٹانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول من یقرع باب الجنۃ فتدخل فیھا بغیر حساب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی سند اہل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجہسے فرماتے تہے کہ یا علی تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کہٹکہٹائیگا اور بغیر حساب کے اس مین داخل ہوگا ◆

جناب امیر کا قطعی مغفور ہونا

(۱) عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولولدک ولاھلک ولشیعتک ولمحبیک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق اللہ تعالی نے تجہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستون کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے ◆

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر لک مع انک مغفور تقول لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السموت السبع ورب الارضین ورب العرش

العظیم والحمد للہ رب العلمین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم بتائیں ایسے چند کلمات بتائیں کہ جب تو انکو پڑھے تو خدا تجھ باوجودیکہ تو بخشا ہوا ہے بخشدے تو یہ کہا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو حلم والا اور کرم والا ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو برتر اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو ساتون زمینون اور آسمانون کا پالنے والا ہے اور سب تعریف ہی خدا کے لیے جو تمام جہانون کا پرورش کرنیوالا ہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول خدا کے سامنے دعوے کے لیے اٹھنا

(۱) عن قیس بن عبادۃ عن علی قال انا اول من یجثو للخصومۃ بین یدی الرحمن یوم القیمۃ قال قیس فیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزۃ وعبیدۃ الحارث وشیبۃ ابن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ مین قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے جھگڑنے کے لیے اٹھایا جاؤنگا۔ قیس کہتے ہین کہ جن لوگون نے بدر کے روز باہم مبارزت کی تھی یعنے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کفار مین سے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ پس انکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یہ دو مدعی جھگڑتے ہین اپنے رب پر ✦

جناب امیر کا سب سے اول جنت مین داخل ہونا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکرا اصحاب الجنۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اول اھل الجنۃ دخولا الیھا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا اہل جنت مین سے سب سے پہلے اس مین داخل ہونیوالا علی بن ابی طالب ہے ✦

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وانت وفاطمۃ والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجہ ابن سعد والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سب سے اول جنت مین مین اور تو اور فاطمہ اور حسنین داخل ہونگے مینے عرض کیا ہمارے محب فرمایا وہ تمہارے بعد

جناب امیر کا سب سے اول حوض پر وارد ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ہذا اول من امن بی وہذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے لیے فرمایا کہ یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور سب سے پہلے مجھ سے حوض پر قیامت کے روز مصافحہ کرے گا +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد علی الحوض اہل بیتی (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے اہل بیت وارد ہوں گے +

(۳) عن سلمان اول ہذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولہا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کا سب سے پہلے حوض پر وارد ہونیوالا اور سب سے پہلے ایمان لانیوالا علی بن ابی طالب ہے +

جناب امیر کا قیامت کے روز صاحب حوض ہونا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ فیہ اکواب کعدد نجوم السماء وسعۃ حوضی ما بین جابیۃ الی صنعاء (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہونگے اسپر پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق ہونگے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی +

جناب امیر کا حوض سے منافقوں کو ہنکانا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معک یوم القیامۃ عصا من عصی الجنۃ تذود بہا المنافقین عن الحوض (اخرجہ الطبرانی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تیرے پاس قیامت کے روز جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا تو منافقوں کو اسکے ساتھ حوض سے ہانکے گا +

(۲) عن علی قال لاذودن بیدی ہاتین القصیرتین عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما یذاد الابل الغریبۃ عن حیاضہا (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت

ہے کہ البتہ میں ان دونوں سے تم نئے ہاتھوں کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے کفار اور منافقوں علموں کو ہانک دونگا جسطرح سے کہ پرایا اونٹ اپنے حوض سے ہانکا جاتا ہے ✚

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو فرماتے تھے کہ قیامت کے روز تو میرے آگے آگے ہوگا پس مجھ کو لواء الحمد دیا جائیگا میں وہ تجھے دیدونگا تو لوگوں کو میرے حوض سے ہٹا دیگا ✚

جناب امیر کا گھر جنت میں حضرت کے گھر کے مقابل ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا اصحاب محمد لقد اریت اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی ان منزلتک مقابل منزلی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے اصحاب معراج کی رات میں تم سب کے گھر دکھائے گئے کہ میرے گھر سے کسقدر فاصلہ رکھتے ہیں یا علی تو راضی نہیں ہوتا کہ تیرا گھر میرے گھر کے مقابل ہوگا ✚

جناب امیر کا گھر حضرت کے اور حضرت ابراہیم کے گھر کے بیچ میں ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ ضرب لی قبۃ من یاقوتۃ حمراء عن یمین العرش وضرب لابراهیم قبۃ من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی قبۃ من لولوۃ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سید دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے سرخ یاقوت کا خیمہ داہنے طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور میرے والد ابراہیم کے لیے سبز یاقوت کا خیمہ بائیں طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور علی کے لیے ہم دونو کے بیچ میں سفید موتی کا قبہ کھڑا کیا جائیگا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلوں کے درمیان میں ہے کیا خیال ہے ✚

(۲) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراهیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراهیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراهیم فیا لہ من حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم) حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے تحقیق خدا نے مجھے اپنا خلیل بنایا جیسے کہ ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا اور بتحقیق میرا قصر جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے مقابل ہوگا اور

علی بن ابیطالب کا قصر میرے قصر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے درمیان میں ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلوں کے درمیان میں ہوگا۔

ذکر اس حور کا جو جنت میں جناب امیر کی خدمت میں ہوگی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی واقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ وناولنی سفرجلۃ فکنت اقلبہا فانفلقت وخرجت حوراء لم ار احسن منہا فقالت السلام علیک یا محمد فقلت وعلیک السلام ومن انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلای من عنبر ووسطی من کافور واسفلی من مسک وعجنی بماء الحیوان وقال کونی فکنت خلقنی لاخیک وابن عمک علی بن ابی طالب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شب معراج میں جب ہم آسمان پر گئے جبرئیل نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں جنت کے درجات میں سے ایک درجہ میں بٹھایا۔ اور ایک بہی ہاتھ میں دیدی ہم اسکو الٹ پلٹ ہاتھ میں پہرا رہے تھے ناگاہ وہ شق ہوگئی اور اس میں سے ایک خوب صورت حور نکلی کہ ہمنے اس سے بہتر کبھی نہیں دیکھی تھی اس نے ہمیں سلام کیا ہمنے جواب سلام دیکر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں راضیۃ المرضیہ ہوں خدا نے مجھے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی جسم کافور کا ہے اور نیچے کا دہڑ مسک کا ہے اور میرے عنصر کو آب حیات سے خمیر کیا اور فرمایا ہوجا میں بنگئی مجھ کو خدا نے آپکے بہائی اور ابن عم علی بن ابیطالب علیہ السلام کے لیے پیدا کیا ہے

جناب امیر کو جو اونٹنی کہ جنت میں ملیگی

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبہا یا علی ورکبتہا مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو قیامت کے روز جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی ملیگی اور یا علی تم اس پر سوار ہوگے تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہوگے۔

جناب امیر کی ملاقات کے لیے انبیا علیہم السلام کا مشتاق ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت الا واهلها يشتاقون الى علی بن ابی طالب وما فی الجنة نبی الا وهو يشتاق الى علی (اخرجه الملا فی سیرته) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم شب معراج مین کسی آسمان پر سے ہوکر نہین گذرے کہ اس فلک کے رہنے والے علی کے ملنے کے مشتاق نہ دیکھے ہون اور جنت مین کوئی نبی ایسا نہین کہ علی کا مشتاق نہ ہو ٭

جناب امیر کو جنت مین سات باغون کے ملنے کا وعدہ

عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فی جنان المدينة فمررنا بحديقة فقال علی ما احسن هذه الحديقة يا رسول الله فقال حديقتك فی الجنة احسن منها ثم اومی بيده الى راسه ولحيته ثم بكا حتى علا بكاؤه قيل ما يبكيك قال ضغائن فی صدور قوم لا يبدونها لك حتى تفقدونی (اخرجه الطبرانی فی الكبير وفی مسند ابن عباس) ابن عباس سے مروی ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کی معیت مین مدینہ کے باغون مین سے ہوکر گذرا جناب امیر نے کہا یہ باغ کیا ہی اچھا ہے حضرت نے فرمایا جنت مین تیرا باغ اس سے بھی بہتر ہے پھر حضرت جناب امیر کی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ فرماکر رونے لگے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہوگئی۔ عرض کیا گیا۔ حضور کیون روتے ہین فرمایا ایک قوم کے دل مین کھوٹ بھرا ہوا ہے وہ میرے بعد ظاہر ہونگے ٭

عن علی قال بينا رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ بيدی ونحن نمشی فی بعض سكك المدينة اذ اتينا على حديقة فقلت يا رسول الله ما احسنها من حديقة فقال ما احسنها ولك فی الجنة احسن منها حتى مررنا بسبع حدائق وكل ذلك اقول له ما احسنها وهو يقول لك فی الجنة احسن منها - فلما خلا له الطريق اعتنقنی ثم اجهش باكيا فقلت يا رسول الله ما يبكيك قال ضغائن لك فی صدور اقوام لا يبدونها لك الا من بعد موتی قال فقلت يا رسول الله فی سلامة من دينی قال فی سلامة من دينك (اخرجه احمد فی المسند والمناقب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونو مدینہ کی گلیون مین پھر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ مین پہونچے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لیے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے یہانتک کہ ہم سات باغون مین گئے جب مین یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے پھر خالی رستہ مین پہونچ کر تو مجھکو حضرت نے گلے سے لگایا بعد اسکے آپ رونے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا تیرے لیے لوگون کے دلون مین کینہ بھرا ہوا ہے کہ اسکو تیرے لیے میرے مرنے کے بعد ظاہر کرینگے مینے

سا یا رسول اللہ میرے دین کی سلامتی مین یہ بات ہوگی فرمایا ہان تیرے دین کی سلامتی مین ✦

جناب امیر کو جنت مین خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولی ولیست لک الاخرۃ الاولی لک والثانی علیک (اخرجہ الھروی والحکیم الترمذی وابو نعیم فی المعرفۃ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لیے جنت مین خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے پس دیکھکر دوبارہ مت دیکھ کیونکہ پہلا دیکھنا تو تیرے لیے ہے اسلیے قابل گرفت نہین چونکہ تو نے ناگہان طور پر دیکھا ہے اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو پھر دیکھنا تیرے لیے نہین ہے یعنی جائز نہین ✦

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت مین عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ ما لو قسم علی اھل الارض لوسعھم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے جنت مین وہ چیز ہے کہ اگر تمام روی زمین کے لوگون کو تقسیم کیجائے تو بچ رہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول حلۂ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفرا من اصحابہ ولم یکس علیا وکانہ رای فی وجہ علی غبارا فقال یا علی اما ترضی انک اذا کسیت وتعطی ام اعطیت (اخرجہ الذھبی وابو طاھر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چند صحابہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنائے علی اسوقت موجود نہین تھے جب وہ آئے انکے چہرہ پر کدورت پائی جاتی تھی پس حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم رضی نہین جب مجھے لباس پہنایا جاوے تو تمھین بھی پہنایا جائے اور جب مجھے دیا جائے تمھین بھی دیا جائے ✦

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم لخلتہ ثم انا لصفوتی ثم علی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ جناب سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو باعث انکے خلیل ہونے کے لباس پہنایا جائیگا پھر مجھے میری برگزیدگی کی وجہ سے پھر علی کو

جناب امیر کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی کہ تم قیامت کے روز ہمارے آگے ہوگے مجھکو لواء الحمد دیا جائیگا اور ہم تمہیں دینگے اور تم ہمارے حوض سے لوگوں کو ہٹا دوگے۔

(۲) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قالوا یا رسول اللہ من یحمل رایتک یوم القیامۃ قال من عسیٰ ان یحملھا الا من حملھا فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ نظام الملک فی الامالیہ والطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے روز آپکا لوا کون اٹھائیگا آپنے فرمایا کوئی نہیں اٹھائیگا مگر وہ شخص کہ دنیا میں اٹھاتا تھا۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم میرے جسم کو دھوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر میں رکھوگے اور جو میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے علمدار ہو۔

(۴) عن علی قال کسرت یدی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ جب احد کے روز میرا ہاتھ زخمی ہوگیا اور میرے ہاتھ سے علم گر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں رکھدو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے۔

عن مخدوج بن زید الذہلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انہ اول من یدعی بہ یوم القیمۃ بی فاقوم عن یمین العرش فی ظلہ فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ ثم یدعی بالنبیین بعضہم علی اثر بعض فیقومون سماطین علی یمین العرش فتکسون حللا خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم ابشر اول من یدعا بک لقرابتک منی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بہ بین السماطین آدم و جمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی یوم القیامۃ وطول سیرۃ الف سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء وقبضہ فضۃ بیضاء زجہ درۃ خضراء لہ ثلاث ذوائب من نور

ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم
والثانی الحمد للہ رب العلمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل سطر الف سنۃ وعرض مسیرۃ الف سنۃ
فتسیر باللواء والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ
من حلل الجنۃ ثم ینادی منادی نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی (اخرجہ احمد فی المناقب)
وفی روایۃ نقلہ الملا فی سیرتہ۔ قیل یا رسول اللہ علی ان یحمل لواء الحمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف لا یستطیع ذلک قد اعطی خصالا شتی صبرا کصبری وحسنا کحسن یوسف وقوۃ کقوۃ جبریل مخدوج بن
زید الذہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم
نہیں جانتے کہ قیامت میں سب سے اول مجھ کو بلایا جائیگا اور میں عرش کے سایہ میں داہنی طرف کھڑا ہونگا اور مجھے
جنت کا سبز حلہ پہنایا جائیگا پھر دوسرے نبی ایک کے بعد دوسرا بلایا جائیگا پھر دوسرے نبی کے بعد دوسرا بلایا جائیگا اور
وہ دو صفوں میں عرش کی داہنے جانب کھڑے ہونگے اور انکو بھی جنت کے سبز لباس پہنائے جائیں گے۔ اور یا علی
میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت کا حساب ہوگا۔ پھر بشارت دیتا ہوں کہ
سب سے پہلے تم بباعث میری قرابت کے بلائے جاؤگے اور میں تمکو لواء الحمد دونگا تم اسکو اٹھا کر دونو صفوں
کے درمیان میں سیر کرتے ہوگے۔ اور قیامت کے روز آدم اور تمام خلق اللہ میرے علم کے سایہ میں ہوگی اسکے سیر کی
جگہ کا طول ہزار برس کی راہ ہوگا اسکی بہال سرخ یاقوت کی ہوگی اور قبضہ سفید چاندی کا ہوگا۔ اور سبز موتیوں
کا ہوگا۔ اسکے تین گیسو ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک دنیا کے وسط میں۔ اسپر تین سطر
لکھی ہوئی ہونگی پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسری میں لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوگا۔ ہر سطر ہزار سالہ راہ کے طول میں ہوگی۔ تم اس علم کو اٹھائے ہوئے سیر کروگے
حسن تمہارے داہنے ہاتھ پر ہونگے اور حسین تمہارے بائیں ہاتھ کی طرف ہونگے یہانتک کہ تم میرے اور ابراہیم
علیہ السلام کے درمیان میں آکر کھڑے ہوجاؤگے پھر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائیگا اور پکارنیوالا پکاریگا
واہ کیا باپ ہے تیرا ابراہیم اور واہ کیا بھائی ہے تیرا علی ✤

اور ملانے اپنی سیرت میں اس حدیث کو امام احمد بن حنبل سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علی لوا ءالحمد کو کیونکر اٹھا سکینگے فرمایا انکو متفرق باتیں عطا ہوئی
ہیں میرے صبر جیسا صبر اور یوسف کے حسن جیسا حسن اور جبریل کی قوت جیسی قوت ✤

جناب امیر کی شہادت کی تاریخ

(۱) عن ابی الطفیل وزید بن وھب والشعبی رحمھم اللہ قتل علی لثمان عشر لیلۃ من رمضان وقیل اول لیلۃ من العشر الاواخر (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابو الطفیل اور زید بن وہب اور شعبی رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ جناب امیر رمضان کی اٹھارہوین تاریخ کو شہید ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی پہلی تاریخ یعنے اکیسوین تاریخ کو شہید ہوئے ہین ✤

(۲) عن ابن عباس قال ضربہ ابن ملجم فی مسجد الکوفۃ یوم الجمعۃ لثلاث عشرۃ بقین من شہر رمضان وقیل لیلۃ احدی وعشرین منہ فبقی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد وقیل یوم الاحد (اخرجہ سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کو ابن ملجم نے مسجد مین جمعہ کے روز سترہوین تاریخ کو کہ رمضان کے ابھی تیرہ روز باقی تھے زخمی کیا تھا اور بعض کے نزدیک اکیسوین تاریخ تھی جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرما گئے بعض کہتے ہین کہ آپ نے اتوار کے روز انتقال فرمایا ہے

(۳) قال ابن سعد قتل علی لیلۃ الجمعۃ سابع عشر رمضان سنہ اربعین (تاریخ الخلفاء) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات اور سیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین کہ جناب امیر رمضان کی سترہوین تاریخ جمعہ کی رات سنہ چالیس کو شہید ہوئے ہین ✤

جناب امیر علیہ السلام کا مدفن شریف

(۱) واختلفوا فی موضع قبرہ علی قولین احدھما فی قصر الامارۃ وعلوا موضعہ قال الواقدی والثانی انھم جعلوہ فی الصندوق وحملوہ علی بعیر الی المدینۃ فضل البعیر الذی کان علیہ فاخذتہ طی فظنوہ مالا فلما راوہ دفنوہ قالہ ابو نعیم والثالث انہ فی قبلۃ ذکرہ ھشام بن محمد قال واخبرت ان حائط القبلۃ انشق فی ایام المحضر وافوجدوا شیخا ابیض الراس واللحیۃ وعلی ثیابہ اثر الدم فردوا علیہ التراب وقد حکاہ بن شیبۃ والرابع انہ فی الکوفۃ عند مسجد الجامعۃ حکاہ بن سعد فی الطبقات عن الشعبی والخامس انہ علی النجف فی المکان المشہور یزار الاٰن (تذکرۃ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ لسبط ابن الجوزی) علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگون کے دو قول ہین ایک تو یہ ہے کہ جیسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین دفن ہوئے اور جگہ کو لوگون نے چھپا دیا۔ دوسرا یہ قول ہے کہ انکو ایک صندوق مین رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ لی جائین پس وہ اونٹ گم ہوگیا۔ اور بنی طی مین جا پہنچا انھون نے اسکو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید اسیر مال ہے جب انھون نے حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا۔ یہ حافظ ابو نعیم کا قول ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ میت

اسمین مدفون ہین جنانچہ ہشام بن محمد نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی خبر ملی ہے کہ ایک دفعہ ایام حج مین قبلہ کی دیوار شق ہوگئی۔ لوگون نے اسکو کھودا ایک قبر نکل آئی اس مین ایک بزرگ سفید ریش نظر آئے جنکے کپڑون پر خون کے دھبے تھے۔ لوگون نے انپر مٹی لوٹ دی۔ ابن شہر نے اس بات کو بیان کیا ہے چوتھا قول ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد جامع مین مدفون ہین ابن سعد نے طبقات مین اسکا ذکر کیا ہے۔ پانچوان قول ہے کہ وہ نجف مین دفن ہین جنانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ✦

(۲) عن عبد الله بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارة بالکوفة (نزل الابرار) عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہین کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین مدفون ہوئے ہین ✦

عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فبینما ہم فی مسیرہم لیلا اذند الجمل الذی ہو علیہ فلم یدر این ذہب ولم یقدر علیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) سعید بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جب جناب امیر شہید ہوگئے تو لوگ انکو اٹھا کر لے چلے تاکہ آنحضرت کے پاس انکو دفن کرین اثنا راہ مین اونٹ رستہ سے بھٹک گیا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان چلا گیا

(۴) قال ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ الحسن الی المدینة وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی قبر علی (تاریخ الخلفا) ابو بکر بن عیاش کہتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کو پوشیدہ کردیا گیا تھا تاکہ خوارج انکو نہ اکھاڑین شریک کہتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام انکو مدینہ مین لے گئے مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر وہ پہلے شخص ہین جو ایک قبر سے دوسری قبر مین تحویل ہوئے ✦

(۵) واختلف فی موضع دفنہ فقیل دفن فی قصر الامارة بالکوفة وقیل دفن فی رحبة الکوفة وقیل دفن بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین کہ امیر علیہ السلام کے مدفن مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے قصر الامارة مین دفن ہوئے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے میدان مین اور بعض کہتے ہین کہ نجف مین ✦

(۶) قال الجخندی انہ مدفون من وراء المسجد غیر الذی یوسمہ الناس الیوم (ریاض النضرة) جخندی رحمة اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد کے پیچھے دفن ہین اور وہ جگہ نہین ہے کہ جس جگہہ کا لوگ نشان دکہاتے ہین ✦

(۷) عن ابی جعفر محمد الباقر ان قبر علی جہل موضعہ (ریاض النضرہ) جناب امام ابو جعفر محمد بن باقر علیہ وعلی آبائہ السلام فرماتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کا مقام پوشیدہ کردیا گیا ہے ✦

(۸) وفی مدفنه اختلاف کثیر والاصح دفن بالغری الکوفة وهو الموضع الذی یزار الآن (نزل الابرار)
جناب امیر علیہ السلام کے مدفن شریف مین بہت بڑا اختلاف ہی زیادہ تر صحیح یہی ہے کہ وہ مقام غری یعنے نجف
اشرف مین دفن ہوئے ہین جہانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ٭

(۹) عن ابی عبد الله الحافظ باسناده قال علی للحسن والحسین اذا مت انا فاحملانی علی سریر ثم اتیانی
الغری وهو نجف الکوفة فانکما تریان صخرة تلمع نورا فاحتفرا فانکما تجدان فیها ساجة فادفنانی
(اخرجه الحاکم) حافظ ابو عبد الله نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے کہ جناب امیر نے امام حسن اور حسین
علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جسوقت میرا انتقال ہو جائے مجھکو ایک تخت پر رکھنا اور غری یعنے
نجف اشرف مین لیجانا وہان تم دونون ایک سفید پتھر کو دیکھو گے جس مین نور چمکتا ہوگا پس اس مقام
پر زمین کو کھودنا اس مین ایک تختہ پاؤگے اسی قبر مین مجھے دفن کرنا ٭

(۱۰) قال الرشید خرج مرة الی الصید فانتهی به الطرد الی موضع قبر علی الآن فارسل فهودا علی صید
فبعث الصید الی مکان قبره ووقفت الفهود عند موضع القبر الآن ولم یقدم علی الصید فعجب
الرشید من ذلک فجاء رجل من اهل الخبرة فقال یا امیر المؤمنین ارأیت ان دللتک علی قبر ابن عمک علی
ابن ابی طالب مالی عندک قال اثر مکرمة قال هذا قبره فقال له الرشید من این علمته قال کنت اجی
مع ابی فیزوره اخبره انه کان یجیئ مع جعفر الصادق فیزوره ان جعفر کان یجیئ مع ابیه محمد الباقر
وان محمد کان یجیئ مع ابیه علی بن الحسین وهو کان اعلمهم بالقبر فامر الرشید بان یحجر الموضع فکان
اول اساس وقع فیه ثم تزایدت الابنیة فیه فی ایام السامانیة ابنی حمدان وتفاصم فی ایام الدیلم ای
ایام بنی بویه قال وعضد الدولة هو الذی اظهر قبر علی وعمر المشهد هناک واوصی ان یدفن فیه
وللناس فی هذا الامر اختلاف متباین حتی قیل انه قبر المغیرة بن شعبة الثقفی واحسن ما قیل انه علیه
السلام مدفون بقصر الامارة بالکوفة (حیوة الحیوان للدمیری الشافعی فی الفهد) کہتے ہین کہ ایک دفعہ
ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آنکلا جہان پر کہ آجکل جناب امیر علیہ السلام کی قبر مبارک ہی ہارون نے اپنے چیتون کو ایک
شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر اس مقام پر جہان پر جناب امیر کا مرقد اقدس ہی پہنچتے ہی قبر مبارک سے دور ہٹ کر کھڑے
ہوگئے ہارون رشید اس بات سے نہایت متعجب ہوا اتنے مین ایک شخص جسکو اسکی آگاہی تھی رشید کے پاس آنکلا اور
رشید سے کہنے لگا اگر مین تجھے تیرے ابن عم علی بن ابی طالب کا مرقد اطہر بتادون تو تو مجھے کیا انعام دیگا۔ ہارون کہنے
لگا مین تجھے بزرگی کے ساتھ بہت کچھ انعام دونگا وہ کہنے لگا یہی انکے مرقد اطہر کا مقام ہے ہارون نے کہا تجھے
کیونکر معلوم ہے وہ بولا کہ میرا باپ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام کی زیارت کیلیے آیا کرتا تھا اور وہ

اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور جناب باقر نے اپنے الد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی صحبت میں یہاں پر زیارت کرنے آیا کرتے تھے اور جناب امام زین العابدین کو اسکا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دیکر وہاں پر کٹہرہ لگوا دیا یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف میں بنائی گئی پہر سلاطین سامانیہ کے عہد دولت میں یہاں پر بہت سی عمارتین بن گئین پہر دیالمہ یعنے آل بویہ کے عہد حکومت مین وہ بنائین ویران ہوکر نئے سرے سے دوبارہ تعمیر بنائی گئین بلکہ لوگ کہتے ہین کہ عضد الدولہ دیلمی ہی وہ شخص ہے جسکو جناب امیر کا مرقد سب سے اول معلوم ہوا ہے اور جناب امیر کا مشہد اسی نے بنوایا ہے اور اسی نے وصیت کی تھی کہ مجہے اس مقام مین دفن کیا جائے لوگوں کا اسمین ٹہ بہی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ مغیرہ بن شعبہ کی قبر ہے لیکن ٹہیک بات تو یہی ہے کہ جناب امیر کا مدفن اطہر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عمر مبارک

(١) اختلفوا فی سنہ امیر المومنین علیہ السلام فیہ اقوال (احدھا) ثلاث وستون حکاہ ابن جریر الطبری عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال الواقدی وھو الثابت عندنا (والثانی) خمس وستون (والثالث) سبع وستون (والرابع) ثمان وستون وھو المشھور (تذکرہ خواص الامہ) علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر کے سن شریف مین اختلاف ہے (ایک) قول یہ ہے کہ آپنے ترسٹہہ برس کی عمر پائی چنانچہ ابن جریر طبری جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے (دوسرا قول ہے) کہ آپ کی عمر مبارک پینسٹہہ برس کی تہی (تیسرا) قول ہے سرسٹہہ برس کی تہی (اور چوتہا قول ہے) کہ اڑسٹہہ برس کی تہی اور زیادہ تر مشہور یہی ہے ✤

(٢) وکان لہ یوم المشھد ثلث وستون سنۃ علی الصحیح وقیل خمس وستون وقیل اربع وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون (نزل الابرار) علامہ بدخشی نزل الابرار مین لکہتے ہین کہ صحیح قول پر جناب امیر کا سنہ مبارک ترسٹہہ برس کا تہا۔ اور لوگ چونسٹہہ اور پینسٹہہ برس کا بہی کہتے ہین اور ستاون اور اٹہاون کا بہی کہتے ہین ✤

(٣) قال محمد بن الحنفیۃ کان سنہ یوم قتل ثلاثا وستین وقال الواقدی ھذا اثبت عندنا (کامل التواریخ) علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین جناب محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا سنہ مبارک شہید ہونیکے روز ترسٹہہ برس کا تہا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے ✤

جناب امیر کی مدت خلافت

(۱) قال الواقدی وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثة اشہر لانہ بویع لہ فی ذی الحجة لثمان عشر لیلة
خلت منہ سنة خمس وثلاثین واستشہد فی رمضان سنة اربعین (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمة
اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی کیونکہ پینتیس برس ذی الحجہ کی
اٹھارہویں تاریخ کو لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رمضان سنہ چالیس ہجری کو وہ شہید ہو گئے۔

(۲) وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثة اشہر وقیل اربع سنین وتسعة اشہر وستة ایام وقیل ثلاثة ایام اخرجہ
ابن اثیر الجزری فی کامل التواریخ) ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت
تین مہینے کم پانچ برس تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس نو مہینے اور چھ روز اور بعض تین روز بتلاتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المؤمنین لم یدع خرماً ولم یترک الا سبعمائة او ستمائة درھم ارصد
ھا لخادم اراد اخرجہ احمد فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے
کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے نہ مال جمع کیا اور نہ ترکہ چھوڑا۔ سوا سات سو یا چھ سو درہم کہ ان سے خادم مول لینا
چاہتے تھے۔

(۲) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی آجرة علی آجرة ولا لبنة علی لبنة ولا قصبة علی
قصبة وان کان لیوتی بجوحة من المدینة فی جراب (اسد الغابہ) حافظ ابونعیم کہتے ہیں کہ میں نے
سفیان رحمة اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس
پر بانس اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آباد کر لیتے۔

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قنبر ویحیی بن کثیر روی عنہ الاوزاعی رحمة اللہ علیہ وکان عالماً فاضلاً وابنہ عبداللہ بن یحیی
کان عالماً (تذکرہ خواص الامہ) جناب امیر علیہ السلام کے دو غلام تھے ایک تو قنبر جو زیادہ تر مشہور ہیں۔
دوسرے یحیی بن کثیر جن سے امام اوزاعی رحمة اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور
ان کے بیٹے عبداللہ بن یحیی بھی بڑے عالم تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

وکان حاجبہ فی خلافتہ بشر مولاہ ثم بعدہ قنبر مولاہ (نزل الابرار للعلامہ بدخشی) جناب امیرؑ کی خلافت میں آپکا غلام بشیر حاجب تھا پھر قنبر رحمۃ اللہ علیہما

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ (نزل الابرار) جناب امیر علیہ السلام کے کاتب عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش

(۱) عن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان نقش خاتم علی (الملک للہ الواحد القہار) (تاریخ الخلفا ونزل الابرار) عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش (الملک للہ الواحد القہار) تھا +

(۲) وقیل کان نقش خاتمہ (اسندت ظہری الی اللہ) وقیل (حسبی اللہ) (کفایۃ الطالب للعلامہ بن یوسف الکنجی) بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر کی انگشتری کا نقش (اسندت ظہری الی اللہ) تھا اور بعض کہتے ہیں (حسبی اللہ) تھا۔

(۳) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی آبائہ السلام ان خاتم علی کان من ورق نقشہ (نعم القادر اللہ) اخرجہ بن عساکر) جناب امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتر چاندی کی تھی اسکا نقش (نعم القادر اللہ) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کی انتقال پر ابوالاسود الدئلی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ

الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتہا وقد رأت الیقینا + الا قل للخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + وذللہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاہا + ومن قرأ المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول

رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانوا + بانک خیرہم حسبا و دینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رأیت البدر راع الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + ای میری آنکھ افسوس ہے تجہ پر سعادت حاصل کر۔ تو امیر المومنین پر کیون نہین روتی۔ ۲۔ جناب ام کلثوم اپنے آنسوؤن سے انپر روتی ہین اور (۳) خارجیون کو وہ جہان کہین ہون کہدو۔ ہمارے حاسدون کی آنکھین ٹھنڈی نہ ہون۔ (۴) کیا تمنے ماہ صیام مین ہمکو دردمند کیا۔ ایسے شخص کے ساتہ جو سب سے بہتر تہا (۵) تمنے ایسے شخص کو قتل کیا جو ان سب سے بہتر تہا جو اونٹون پر سوار ہوتے ہین اور کشتیون پر چڑہتے ہین (۶) اور جو نعلین پہنتے ہین اور جو نہین پہنتے اور جو قرآن مجید کے مثانی اور مئین کو پڑہتے ہین (۷) اور سب نیکی کی وصف انمین موجود تہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تہے۔ (۸) قریش جہان کہین ہون اسبات کو بخوبی جانتے ہین۔ کہ تو ان سب سے حسب و نسب مین بہتر ہے (۹) جسوقت کہ حسین علیہ السلام کے باپ سامنے آیا تو گویا تو نے رات کو چودہوین چاند کو دیکہا جو دیکہنے والون کو تعجب مین ڈالتا ہے (۱۰) ہم انکی شہادت سے پہلے بہت اچہے تہے گویا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیچ پاتے تہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

وکان عامله علی البصرة عبداللہ بن عباس وعلی الیمن عبیداللہ بن عباس وعلی الطائف ومکة وما اتصل بذلک قثم بن عباس وعلی مصر محمد بن ابی بکر وعلی المدینة ابوایوب الانصاری وقیل سہل بن حنیف وعلی خراسان خلید بن قرة الیربوعی (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام کا عامل عبداللہ بن عباس تہے۔ اور یمن پر عبیداللہ بن عباس۔ اور طائف اور مکہ اور مضافات مکہ پر قثم بن عباس اور مصر پر محمد بن ابی بکر۔ اور مدینہ پر ابوایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید بن قرة الیربوعی تہے +

جناب امیر کا ممالک غیر پر فوج بہیجنا

باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام ابتدائے عہد خلافت سے خانہ جنگیون مین پہنسے رہے تاہم آپنے اشاعت اسلام مین اور کفار پر فوج کشی کرنے مین تساہل نہین فرمایا علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکہتے ہین و توجه الحرث بن مرة العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المؤمنین علی فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف رأس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان هو ومن معه یعنے جناب امیر کے حکم

اور طاعت کی وجہ سے حریث بن مرۃ العبدی نے سندھ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کرکے بہت سی غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک روز میں ایک ہزار لونڈی اور غلام تقسیم کیے اور ایک مدت تک مصروف غزا رہا یہاں تک کہ ارض قیقان میں وہ اور انکے سب ساتھی شہید ہو گئے +

جناب امیرؑ کا عمالقہ کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبۃ خطبہا فی حجۃ الوداع لاقتلن العمالقۃ فقال جابریل علیہ السلام او علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک خطبہ کے درمیان ارشاد فرمایا کہ میں عنقریب عمالقہ کو قتل کرونگا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یا علی بن ابیطالب قتل کرینگے +

جناب امیرؑ کی بی بیان

فاتفق الرواۃ منہن علی سبعۃ واختلفوا فی اثنین فاما السبعۃ اللاتی لم یختلفوا فیہن فالاولی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام ولم یتزوج علی علیہا حتی ماتت وذہب فریق من العلماء الی انہ کان حراما علی اختان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزوجوا علی بناتہ واما الثانیۃ ام البنین بنت حزام بن خالد ۔ واما الثالثۃ اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ وکانت تحت جعفر بن ابی طالب فاستشہد جعفر تزوجہا ابو بکر الصدیق ولما توفی ابو بکر تزوجہا علی ولہا من کل واحد اولاد کعبد اللہ ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد بن ابی بکر ویحیی وعون ابنا علی واما الرابعۃ امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیۃ وکان ابو العاص بن الربیع العبشمیۃ ابن اخت خدیجۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا واما ام امامۃ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکبر بناتہ وافضلہن بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام وماتت فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج علی امامۃ بعد فوت فاطمۃ بوصیتہا وتزوجہا بعد فوت علی المغیرۃ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب وکان امیر المومنین اوصاہ بذلک لانہ خاف ان یخطبہا معاویۃ وماتت امامۃ عند المغیرۃ سنۃ خمسین ۔ واما الخامسۃ الخباۃ بنت امرء القیس بن عدی الکلابیۃ واما السادسۃ ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفیۃ واما السابعۃ لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیۃ واما اللتان اختلف فیہما ہل کانتا مملوکیۃ من السبایا المرتدین ام اعتقہما و

وتزوجهما فاحدهما خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية والاخرى ام حبيب الصهبا بنت ربيعة التغلبية رتن الکلام
جناب امیر علیہ السلام کی بیبیوں کی نسبت سات پر تو راویوں کا اتفاق ہے اور دو کی نسبت اختلاف ہے جن سات پر علما کا
اتفاق ہے ان سے اول جناب سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا بنت محبوب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جناب امیر نے
ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہیں کیا جب تک کہ انکا انتقال نہیں ہو گیا علما میں سے ایک فریق کا یہ مذہب ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کے ساتھ حضرت کو داماد ہوکر اور کسی عورت سے نکاح کرنا حرام تھا۔ دوسری بی بی جناب امیر علیہ
السلام کی ام البنین بنت حرام بن خالد تھیں۔ تیسری بی بی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ تھیں انکا نکاح پہلے جعفر طیار
بن ابیطالب جناب امیر علیہ السلام کے حقیقی بھائی سے ہوا تھا جب وہ شہید ہو گئے تو انکا نکاح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے ہوا جب وہ بھی انتقال کر گئے تو جناب امیر کے نکاح میں آ گئیں۔ اور انکو تینوں صاحبوں سے اولاد ہوئی عبداللہ
اور محمد اور عون جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور یحییٰ اور عون جناب امیر سے چوتھی
بی بی امامہ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیہ تھیں۔ ابو العاص بی بی امامہ کے والد حضرت صدیقۃ الکبریٰ ام المومنین
خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھی اور بی بی امامہ کی ماں زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی
تھیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیوں سے جناب سیدہ کے بعد افضل اور اعلے تھیں اور زینب حضرت کی
حیات میں فوت ہو گئی تھیں۔ بی بی امامہ سے جناب امیر نے حسب وصیت جناب سیدہ نکاح کیا تھا حضرت امیر کی شہادت
کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انکا نکاح ہوا۔ جناب امیر نے خود اسکی نسبت انکو وصیت کی تھی تاکہ
معاویہ انسے نکاح نکرے۔ اور بی بی امامہ مغیرہ کے پاس سنہ پچاس میں فوت ہوئیں۔ پانچویں بی بی محیاۃ بنت
امرء القیس الکلابیہ تھیں چھٹی بی بی ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ تھیں ساتویں لیلی بنت مسعود بن خالد
التمیمیہ تھیں اور دو بیبیاں کہ جن میں اختلاف ہے کہ آیا مملوکہ تھیں جو مرتدین کے قیدیوں میں تھیں یا کہ جناب
امیر نے انکو آزاد کرکے انسے نکاح کیا تھا۔ انمیں سے خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ تھیں دوسری ام حبیب الصہبا
بنت ربیعہ التغلبیہ تھیں۔

جناب امیر علیہ السلام کی اولاد

واما اولاد امیر المومنین ففیہ اختلاف کثیر الحسن والحسین والمحسن مات صغیرا واختاھم زینب وام کلثوم
امہم فاطمۃ علیہا السلام ومحمد الاکبر المکنی بابی القاسم المشہور بابن الحنفیۃ امہ خولۃ بنت جعفر ومحمد الاوسط
امہ امامۃ بنت ابی العاص ومحمد الاصغر المکنی بابی بکر وقیل انہما اثنان وعبید اللہ امہم لیلی بنت مسعود
وعمر ورقیۃ امہما ام حبیب بنت ربیعۃ والجعفر وعمہ العباس وعثمان وعبداللہ امہم ام البنین

ويحيى وعون امهما اسماء بنت عميس ورملة المكناة بام الحسن وقيل هما اثنتان وزينب الصغرى وامامة وميمونة
وحذيفة وفاطمة وام هانی وام الكرام وام سلمة اولاد شتى

والعقب من الذكور اولاده بست في الحسن والحسين ومحمد بن الحنفية وعمر وعباس رضي الله عنهم وقد اخرج
منهم كثير الطيب (رتل الالباب) جناب امیر کی اولاد کے بارہ میں اختلاف ہے یعنی جناب حسنین اور محسن جسکا نہایت
صغر سنی میں انتقال ہوگیا۔ اور انکی دو نو بہنیں زینب اور ام کلثوم جناب سیدہ سے تولد ہوئے۔ اور محمد اکبر جن
کی کنیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور ہیں انکی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں۔ اور محمد الاوسط انکی والدہ
امامہ بنت ابو العاص تھیں۔ اور محمد الاصغر جسکی کنیت ابوبکر ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے
اس نام کے تھے اور عبید اللہ انکی والدہ لیلی بنت مسعود تھیں۔ اور عمر اور انکی بہن رقیہ کی والدہ ام حبیب بنت
ربیعہ تھیں۔ اور جعفر اور عمر اور عباس اور عثمان اور عبد اللہ انکی والدہ ام البنین الکلابیہ تھیں۔ اور یحیی
اور عون کے والدہ اسماء بنت عمیس تھیں۔ اور رملہ جسکی کنیت ام الحسن ہے۔ اور بعض راویوں کے نزدیک اس
نام کی جناب امیر کی دو بیٹیاں تھیں۔ اور زینب صغری اور امامہ اور میمونہ اور حذیفہ اور فاطمہ اور ام ہانی اور
ام الکرام اور ام سلمہ متفرق جناب امیر کی اولاد تھی ۔

اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ
اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور خدائے پاک نے ان سے بہت طیب اور طاہر پیدا کیے ہیں

جناب امیرؑ کے کرامات

(۱) نقل ابن شهر اشوب في كتابه ان عليا لما قدم الكوفة وقدم عليه طوائف من الناس وكان فيهم فتى صار من
شيعته يقاتل من بين يديه في مواقفه فخطب امرأة من قوم عرب استوطنوا الكوفة فاجابوه فصلى علي يوم
صلوة الصبح قال لبعض من عنده اذهب الى محلة كذا تجد مسجدا الى جانبه بيت تسمع فيها صوت رجل
وامرأته يتشاجران باصوات مرتفعة فاحضرهما الى فخرج وعاد معهما فقال لهما فيم تتشاجران الليلة فقال
الفتى يا امير المؤمنين ان هذه المرأة خطبتها وتزوجتها فلما خلوت بها وجدت في نفسي منها نفرة منعتني
ان ادنو بها ولو استطعت لاخرجتها قبل النهار فنقمت علي لذلك ونحن في التشاجر الى ان جاء امرك
فحضرنا بين يديك فقال علي لمن حضره رب حديث لا يؤثر من يخاطب به ان يسمعه غيره فقام من كان
حاضرا ولم يبق عند علي غير الفتى والمرأة فقال لها هل تعرفين من هذا الفتى فقالت لا فقال اما انا اخبرتك
بحالة تعلمينها فلا تنكريها قالت لا يا امير المؤمنين قال الست فلانة بنت فلان قالت بلى قال اليس كان

ابن عم وکل واحد منکما راغب فی صاحبه قالت بلی قال الیس بانک منعک منه ومنعه عنک ولم یزوجه بک واخرجه
من جوارک لذلک قالت بلی قال الیس خرجت لیلة لقضاء الحاجة فاغتالک ووطئک فحملت امرک عن ابیک
واعلمت امک فلما آن الوضع اخرجتک لیلا فوضعت ولدا فلففته فی خرقة فالقیته من خارج الجدران
حیث قضاء الحوائج فجاء کلب فشمه فخشیت ان یاکله فرمیته بحجر فوقعت فی راسه فشجته فعدت انت
وامک فشدت راسه بخرقة من جانب مرطها ثم ترکتماه ومضیتما ولم تعلما حاله فسکت فقال تکلمی بحق
فقالت والله یا امیر المؤمنین ان هذا الامر ما علمه منی غیرها فقال قد اطلعنی الله علیه فاصبح بنو فلان
فربیه فیهم الی ان کبر وقدم معهم الکوفة وخطبک وهو ابنک ثم قال للفتی اکشف عن راسک فکشف
فوجد اثر الشجة فیه فقال هذا ابنک قد عصمه الله مما حرم علیه فخذی ولدک وانصرفی فلا نکاح بینکما
(مطالب السؤل) ابن شہر آشوب لکھتے ہین کہ جب جناب امیر کوفہ مین تشریف لائے تو انکے ساتھ بہت سے لوگون نے
اگر کوفہ مین بود و باش اختیار کی۔ ان مین سے ایک جوان جناب امیر کے شیعون مین داخل ہو گیا اور جناب امیر کے ساتھ
لڑائیون مین حاضر رہا۔ اس نے کوفہ مین وطن اختیار کرنیوالے عرب لوگون مین اپنا نکاح ایک عورت سے کیا۔ ایک
روز جناب امیر صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی سے فرمانے لگے۔ تو فلان محلہ مین جا وہان ایک مسجد ہے اُس کے
قریب ایک مکان ہے۔ اس مین تجھے ایک عورت اور مرد کے باہم تکرار کرنے کی آواز سنائی دیگی تو ان دونون کو
میرے پاس لے آ۔ وہ آدمی جا کر ان دونو کو اپنے ساتھ جناب امیر کی خدمت مین لے آیا حضرت نے انسے پوچھا رات
بہر تم کیون تکرار کرتے رہے ہو۔ اس جوان نے عرض کیا یا امیر المؤمنین مینے اس عورت سے نکاح کیا ہے جب خلوت کا
وقت ہوا مجھے اس سے نفرت پیدا ہو گئی کہ مین صحبت نہین کر سکا۔ اگر مجھے استطاعت ہوتی تو مین اسیوقت راتکو
صبح کے پہلے اسکو گھر سے نکالدیتا۔ مین اسیوجہ خاص سے اسنے بگڑ گیا۔ ہم دونون اسی تکرار مین تھے کہ جناب کا
خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپکے حضور مین حاضر ہین۔ جناب امیر نے حاضرین سے فرمایا اکثر ایسی باتین ہوتی
ہین کہ غیر کے سامنے بیان نہین کیجاتین۔ یہ کلام سنکر اس مرد اور عورت کے سوا سب اٹھکر چلے گئے جناب امیر
نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا مین نہین جانتی۔ فرمایا اگر ہم تجھے تیری
کسی پوشیدہ بات سے اطلاع دین تو تو انکار تو نہ کریگی اس نے عرض کیا مین ہرگز انکار نہین کرونگی۔ آپنے ارشاد
کیا کیا تو فلانی اور فلان شخص کی بیٹی نہین ہے۔ وہ کہنے لگی ہان مین وہی ہون پھر آپنے فرمایا کیا تیرا چچیرا
بھائی نہین تھا اور تم دونون مین محبت نہین تھی۔ اس نے عرض کیا سچ ہے۔ پھر آپنے فرمایا کیا تیرا باپ تیرا نکاح
اس سے نہین کرنا چاہتا تھا اور تیرے نزدیک سے اسکو نکالدیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔
امیر المؤمنین نے فرمایا کہ پھر تو ایک رات کو قضاء حاجت کے لیے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تجھ سے وطی کی اور تو

اس سے حاملہ ہوگئی اور تو نے حمل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ماں کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ وضع حمل کے وقت رات کو
وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لڑکا پیدا ہوا اور تو نے کپڑے مین لپیٹ کر دیوار کے پرے پھینکدیا۔ ایک کتا
آیا اور اسے سونگھنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے کھا جائیگا اسلیے تو نے اس کتے کو پتھر کھینچ مارا وہ پتھر اس
لڑکے کے سر پر لگ گیا اور اسکا سر زخمی ہو گیا۔ تو نے اور تیری ماں نے لوٹ کر اسکے سر کو بال جمنے کی جگہ پر پٹی باندھکر
چھوڑ دیا اور دونون گھر کو چلی آئین۔ پھر تمکو اسکا حال نہین معلوم ہوا۔ وہ عورت یہ سنکر خاموش رہگئی۔ جناب
امیرؑ نے یہ فرمایا سچ بول وہ عرض کرنے لگی یا امیر المومنین سچ ہے میری ماں کے سوا اس سے کوئی خبردار نہین
آپنے فرمایا مجھے خدا نے اس سے مطلع کیا ہے پھر فلان قوم کے لوگ صبح کو اسے اٹھا کر لے گئے اور وہ ان لوگون
مین پرورش پا کر جوان ہوا۔ اور انکے ساتھ کوفہ مین آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا۔ یہ ہے وہ تیرا بیٹا یہی ہے
پھر جوان سے ارشاد کیا اپنے سر کو کھولدے اس نے سر کھولدیا۔ اور زخم کا اثر نظر آیا جناب امیر نے فرمایا یہ تیرا بیٹا
ہے۔ خدا نے اس امر سے جو کہ کہا سے حرام کیا تھا۔ اسکو بچایا ہے اپنے بیٹے کو لے اور گھر کو لوٹ جا۔ تم دونون
کا نکاح نہین ہے ٭

(٢) ومنها ما رواه الحسن بن ركذان الفارسي قال كنت مع امير المؤمنين وقد شكا اليه الناس امر الفرات
وانه قد زاد الماء ما نحتمله ونخاف ان تهلك زراعتنا ونحب ان تسأل الله ان ينقصه فقام ودخل بيته
والناس مجتمعون ينتظرون فخرج وقد لبس جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمامته ورداءه وفي يده
قضيبة فدعا بفرسه فركبه ومشى الناس معه وانا معهم رجالة حتى وقف على الفرات فنزل عن فرسه
وصلى ركعتين خفيفتين ثم قام واخذ القضيب بيده ومشى على الجسر وليس معه غير اولاده الحسن والحسين
وانا فاهوى الى الماء بالقضيب فنقصت الفرات ذراعا فقال ايكفيكم فقالوا لا يا امير المؤمنين وادنى
بالقضيب واهوى به في الماء فنقصت الفرات ذراعا آخر وهكذا الى ان نقصت ثلثة اذرع فقالوا حسبنا
يا امير المؤمنين فعاد وركب فرسه ورجع الى منزله (مطالب السؤول) اور آپ کی کرامات مین سے ایک یہ ہے
کہ جبکہ حسن بن رکذان الفارسی نے روایت کی ہے کہ مین جناب امیر کی خدمت مین موجود تھا کہ لوگ فرات کی طغیانی
کی شکایت لیکر آئے اور کہنے لگے کہ فرات کا پانی اس کثرت سے بڑھ گیا ہے کہ جس سے ہمارے کھیتون کے تلف
ہونیکا خوف ہے ہماری استدعا ہے کہ آپ جناب الہی مین دعا فرماوین کہ فرات کا پانی کم ہو جاوے۔ جناب امیر
یہ سنکر گھر مین تشریف لیگئے تمام لوگ منتظر بیٹھے رہے جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور عمامہ
اور ردا پہنکر اور ہاتھ مین عصا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور سواری کا گھوڑا طلب کیا تمام لوگ رکاب سعادت
مین پیادہ چلے مین بھی پیادہ پا ہمراہ تھا جناب امیر فرات پر پہونچکر گھوڑے سے اتر گئے اور دو رکعت نماز جلدی جلدی

نماز کی پہنیں پھر اسکے اور عصا ہاتھہ مین لیکر پل کیطرف تشریف لیگئے جناب حسنین کے سوا کوئی ہمراہ نہ تہا عصا کے ساتھہ پانی
کیطرف اشارہ کیا پانی بقدر ایک گز کے کم ہو گیا لوگون سے فرمایا کیا اسقدر پانی تمکو کافی ہے لوگون نے عرض کیا ابھی
زیادہ ہے پھر دوبارہ اشارہ کیا ایک گز اور بھی کم ہو گیا پھر لوگون سے پوچھا کہ اب کافی ہے لوگون نے کہا اب بھی زیادہ ہے
پھر تیسری مرتبہ اشارہ کیا پانی ایک گز اور بھی کم ہو گیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اب اسقدر کافی ہے آپ
وہان سے گھر کو لوٹ آئے ٭

(۳) ومنها ما سئل في قضية مقتله وتلخيص ذلك انه لما فرغ من قتل الخوارج عاد الى الكوفة في شهر رمضان فقام
الى المسجد فصلى ركعتين ثم صعد فخطب خطبة حسناء ثم التفت الى ابنه الحسن فقال يا ابا محمد كم مضى من شهرنا
هذا قال ثلث عشرة يا امير المؤمنين ثم التفت الى الحسين فقال يا ابا عبد الله كم بقي من شهرنا هذا قال سبع عشرة
يا امير المؤمنين فضرب بيده الى لحيته وهي يومئذ بيضاء فقال الله اكبر والله ليخضبنها بدمها اذا انبعث اشقاها
ثم قال ـ اريد حياته ويريد قتلي ٭ خليلي من عذيري من مرادي ٭ وابن الملجم المرادي يسمع فوقع في قلبه من
ذلك شيء فجاء حتى وقف بين يديه فقال اعيذك بالله يا امير المؤمنين هذه يميني وشمالي بين يديك فاقطعهما
او فاقتلني قال فكيف اقتلك ولا ذنب لك الي ولو اعلم انك قاتلي لم اقتلك ولكن هل كانت لك حاضنة
يهودية فقالت لك يوما من الايام يا ابا شقيق عاقر ناقة ثمود قال قد كان ذلك يا امير المؤمنين فسكت عليه السلام
فلما كانت ليلة ثلث وعشرين قام ليخرج من داره الى المسجد لصلوة الصبح فقال ان قلبي ليشهد اني لمقتول في
هذا الشهر وفتح فعلق الباب بميزره فجعل ينشد ـ اشدد حيازيمك للموت ـ فان الموت لاقيك ـ ولا تجزع
من القتل ـ اذا حل بواديك ـ فخرج فقتل (مطالب السؤل) اور ایک کرامت جناب امیر نے اپنی شہادت کے
متعلق کی ہے ـ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ خوارج کے قتل سے فارغ ہو کر کوفہ مین تشریف لائے رمضان کا مہینا
تہا مسجد مین نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے ـ اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا ـ اثناء خطبہ مین جناب امام حسن سے استفسار
کیا کہ یا ابا محمد ہمارے مہینے کے کتنے روز گذر چکے ہین امام حسن نے فرمایا کہ تیرہ روز پھر جناب امام حسین سے پوچھا یا ابا عبد اللہ ہمارا مہینا اب کتنے
روز باقی رہا ہے عرض کیا یا امیر المومنین سترہ روز جناب امیر نے اپنی ریش مبارک کو ہاتھہ مین پکڑا وہ ان دنون
بالکل سفید ہو چکی تہی اور فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم ہے اس امت کا بدبخت اسکو خون سے رنگین کرے گا پھر آپ نے
یہ شعر پڑہا ـ مین اسکی زندگی چاہتا ہون وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے ـ میرا دوست مجھ سے غدر کرنے والا قبیلہ مراد کے
نامراد ابن ملجم مرادی نے جب یہ کلام سنا اسکا دل کانپ اٹہا ـ اور سامنے کہڑے ہو کر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین مین خدا سے
پناہ مانگتا ہون میرے دونون ہاتھ آپکے سامنے موجود ہین آپ انکو کاٹ ڈالین یا مجھے مار ڈالین آپ نے ارشاد فرمایا تیرا کیا
گناہ ہے کہ مین تجھے مار ڈالون ـ اگر مجھے یہ علم بھی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بھی تجھے نہ مارون لیکن ایک یہودن نے تجھے بتلایہ

کہ یہ کیا تھا اور شقیق ہے کہ باپ ثمود کی اونٹنی کے پاؤن کا ٹنے والا قاتل ہے ابن ملجم کہنے لگا یا امیر المومنین یہ بات تو ضرور ہوچکی پھر جناب امیر علیہ السلام خاموش ہوگئے جب رمضان کی انیسوین تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کیلیے اٹھے اور گھر سے مسجد کو تشریف لے چلے فرمایا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں اسی مہینے مین شہید ہوجاؤنگا جب دروازہ کھولا آپکا ازار بند دروازہ سے اٹک گیا آپنے یہ شعر پڑہا اسے تو موت کیواسطے اپنے سینہ کو ابھار۔ کیونکہ موت تجہسے ضرور ملاقات کریگی۔ قتل ہونے سے فریاد مت کر جبکہ تیرے سامنے آجائے۔ پس آپ گھر سے باہر آئے اور شہید ہوگئے۔

(۴) عن اسماء بنت عميس رضي الله عنها قالت قالت لي فاطمة ليلة دخل بي علي سمعت الارض تحدثه ويحدثها فاصبحت فاخبرت والدي صلى الله عليه وسلم فسجد سجدة طويلة ثم رفع رأسه وقال يا فاطمة ابشري بطيب النسل فان الله فضل بعلك على سائر خلقه وامر الارض ان تحدثه باخبارها وما يجري على وجهها من شرق الارض الى غربها (مطالب السئول العلامة ابن طلحة الشافعي) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجہسے جناب فاطمہ علیہا السلام نے ذکر کیا کہ جس رات جناب امیر میرے پاس تشریف لائے مینے زمین کی آواز کو سنا کہ وہ ان سے باتین کررہی تہی اور وہ زمین سے باتین کرتے تہے مینے صبح کو اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تذکرہ کیا حضرت سجدہ مین گر گئے اور دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا اے فاطمہ تجہے بشارت ہو پاک نسل کیساتھ بے شک اللہ تعالی نے تیرے شوہر کو تمام خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اخبار سے اور جو کچھ کہ اسپر ہونیوالا ہے مشرق سے مغرب تک اسکو کہہ سنائے۔

(۵) قال الشيخ ابو عبد الله الخطيب الخوارزمي حكي ان معاوية قال لجلسائه اني اريكم علم علي فانه لا يقول الباطل فدعا ثلثة رجال من ثقاته وقال لهم امضوا حتى تصيروا جميعا من الكوفة على مرحلة ثم تواطئوا على ان تنعوني بالكوفة ولكن حدثكم واحدا في ذكر العلة واليوم والوقت وموضع القبر ومن تولى الصلاة عليه وغير ذلك حتى لا تختلفوا في شيء ثم ليدخل الثاني فليخبر بمثله ثم ليدخل الثالث فليخبر بمثل خبر صاحبيه وانظروا ما يقول علي فخرجوا كما امرهم معاوية ثم دخل احدهم وهو راكب فقال له الناس بالكوفة من اين جئت قال من الشام قالوا له ما الخبر قال مات معاوية فاتوا عليا فقالوا رجل راكب من الشام يخبر بموت معاوية فلم يحفل علي بذلك ثم دخل آخر من الغد فقال له الناس ما الخبر فقال مات معاوية وخبر بمثل خبر صاحبه فاتوا عليا فقالوا رجل راكب آخر يخبر عن موت معاوية بمثل ما خبر صاحبه ولم يختلف كلامهما فامسك علي ثم دخل الآخر في اليوم الثالث فقال الناس ما الخبر قال مات معاوية فسالوه عما شاهد فلم يخالف قول صاحبيه فاتوا عليا فقالوا يا امير المؤمنين قد صح الخبر هذا راكب ثالث قد خبر بمثل خبر صاحبيه فلما اكثروا عليه قال امير المؤمنين كلا او تخضب هذه من

هذا يبقى لحيته من هامته ويقال عجباً ابن اكلة الاكباد (اى ولا نكتة الاكباد) فرجع الخبر بذلك الى معاوية (لطف الثانيين) شيخ ابو عبد الله اخطيب الخاندی المعروف باخطب الخطبا خوارزم شاہی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ امیر معاویہ نے اپنے چند ہمنشینون سے بیان کیا کہ مین تمہین علی کے علم کا امتحان لیکر دکہاتا ہون کہ وہ کبہی باطل حرف زبان پر نہین لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیون کو بلاکر کہا تم کوفہ مین جاکر میرے مرنیکی خبر اڑاؤ۔ جب کوفہ ایک منزل رہجاے تو تم ایک دوسرے کے عقب مین داخل ہونا اور میرے مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ میری بیماری اور مرنے کیوقت اور قبر کی جگہہ اور نماز پڑہنے والے کی نسبت تمہارے بیان مین اختلاف نہ ہو۔ تم مین سے ایک شخص پہلے کوفہ مین داخل ہوکر میرے مرنے کی بات بیان کرے اسکے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور دیکہو کہ علی کیا فرماتے ہیں۔ تینون معاویہ کے حکم سے کوفہ کو چلے جب کوفہ ایک منزل رہگیا ان تینون مین سے ایک شخص پہلے کوفہ مین پہونچا۔ لوگون نے اس سے پوچہا کہان سے آیا ہے وہ کہنے لگا شام سے لوگون نے کہا وہان کی کچہہ خبر بیان کر وہ بولا معاویہ مر گیا ہے لوگ اسکو جناب امیر کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ایک سوار آیا ہے اور معاویہ کے مرنیکا حال بیان کرتا ہے جناب امیر نے اسکے قول سے جنبش نکی۔ دوسرے روز دوسرا سوار داخل کوفہ ہوا اس نے بہی وہی خبر بیان کی جو اسکے پہلے رفیق نے بیان کی تہی۔ اسکو بہی لوگ جناب امیر کے حضور مین لیگئے اور عرض کیا یا امیر المومنین یہ دوسرا سوار آیا ہے اور معاویہ کا مرنا بیان کرتا ہے۔ جناب امیر ساکت رہے اور کچہہ نفرمایا۔ پہر تیسرے روز تیسرا سوار داخل ہوکر وہی خبر بیان کرنے لگا لوگ اسکو بہی جناب امیر کی خدمت مین لیگئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ تیسرا سوار بہی ان دونو کی تصدیق کرتا ہے جب لوگون نے ہجوم کیا تب جناب امیر نے فرمایا ہرگز معاویہ نہین مرا ملکہ یہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور وہ جگر کہانیوالی (یا جگر چبانے والی) یعنے ہندہ جگر خوار جس نے کہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تہا) کا بیٹا اس سے بازی کریگا۔ یہ خبر سنکر وہ معاویہ کے پاس واپس ہوگئے ✦

(٦) عن زيد بن ارقم قال ان علی بن ابيطالب نشد الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثنى عشر بدريا ستة من جانب الايمن وستة من جانب الايسر فشهدوا قال زيد بن ارقم وكنت فيمن سمع ذلك فكتمته فذهب الله ببصری وكان يندم علی ما فاته من الشهادة ويستغفر (اخرجه ابو بكر ابن مردويه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیر نے لوگون کو قسم دیکر پوچہا کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کہڑا ہوجاوے اور بیان کرے بارہ بدری صحابی جن مین سے چہہ منبر کی بائین جانب سے اور چہہ اپنی جانب سے اٹھہ کہڑے ہوے اور انہون نے اسکی گواہی بیان کی۔ زید بن ارقم کہتے

کہتے ہین مین بہی انہین لوگون مین تہا جنہون نے کہ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تہا پس مین نے اس کو پوشیدہ رکہا اسلیئے خدا نے مجہو اندہا کر دیا۔ زید بن ارقم اس گواہی کے نہ دینے پر تمام عمر نادم رہے اور توبہ کرتے رہے

(۷) عن ابن عمیر ان امیر المؤمنین قال علی المنبر انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثت نبی الرحمۃ ونکحت سیدۃ نساء اهل الجنۃ وانا سید الوصیین واخر اوصیاء النبیین لا یدعی ذالک غیری الا اصابہ بسوء فقال رجل من عبس کان یحسن ان یقول هذا انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبرح من مکانہ حتی تخبطہ الشیطان فجر برجلہ الی باب المسجد فسالناہ قومہ هل تعرفون بہ عرضا قبل هذا قالوا اللهم لا (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر فرمانے لگے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون مینے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے مینے سیدۃ النساء اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے مین تمام وصیون کا سردار ہون مین تمام نبیون کے وصیون کا آخر وصی ہون میرے سوا کوئی اسکا دعوی نہین کر سکتا اور اگر کریگا تو خدا تعالی اسکے ساتہ برائی سے پیش آئیگا۔ یہ سنکر قوم عبس کا ایک آدمی کہنے لگا کیا بری بات ہے اپنے منہ سے یہ کہنا کہ مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون ابہی اسی یہ بات کہتے ہوئے کچہ دیر نہین گذری تہی کہ شیطان نے اسے دیوانہ بنا دیا۔ اور لوگون نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازہ سے باہر گہسیٹا۔ ہمنے اسکی قوم سے پوچہا کبہی پیشتر بہی اسکو یہ عارضہ ہوا تہا وہ خدا کی قسم کہا کر کہنے لگے ہرگز نہین

(۸) عن طلحۃ بن عمیر انہ نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشہد اثنا عشر رجلا من الانصار وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین یا انس ما منعک ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللهم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ قال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر ناقل ہین کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچہا جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو سنا تہا۔ انصار کے بارہ آدمیون نے اس کی شہادت بیان کی انس بن مالک بہی لوگون مین موجود تہے لیکن اپکی گواہی دینے سے ساکت رہے جناب امیر نے ان سے فرمایا اے انس تمکو کس بات نے اس شہادت کو بیان کرنے سے بند کیا تہا۔ باوجودیکہ جو کچہ ان لوگون نے سنا تہا تمنے بہی سنا تہا انس اپنی کبر سنی اور نسیان کا عذر کرنے لگے جناب امیر نے فرمایا اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتے ہین۔ تو انکی پیشانی پر برص کا ایسا داغ لگا دے کہ وہ عمامہ سے نہ چہپ سکے طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مینے اس برص کے داغ کو انکی پیشانی پر دیکہا تہا۔

(۹) حکی ان ابا انعم رجلا یقال لہ الخزاد بن نعم اخبارہ الی معاویۃ فانکر ذالک وجحد فقال امیر المؤمنین

فحلف بالله انه ما فعلت قال فحلف فقال علی ان کنت کاذبا فاعمی الله بصرک فما دارت الجمعة حتی عمی (مطالب السئول) روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے غرار نامی ایک شخص پر جرم لگایا کہ وہ معاویہ کو انکی خبرین پہنچاتا تھا اس نے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا تو قسم کھا سکتا ہی اس نے قسم کھا کر بھی انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو خدا تیری بینائی کو معدوم کر دیگا۔ اسپر ایک جمعہ بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ وہ اندھا ہو گیا۔

(۱۰) عن علی بن زاذان ان علیا حدث حدیثا فکذبہ رجل فقال علی ادعو علیک ان کنت صادقا قال نعم فدعا علیہ فلم ینصرف حتی ذہب بصرہ اخرجہ احمد فی المناقب والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الدلائل) علی بن زاذان سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک بات بیان فرما رہی تھے ایک شخص نے اسکی تکذیب کی جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو مین تجہ پر دعا کرون وہ کہنے لگا بہتر ہے جناب امیرؑ نے دعا کی۔ ابھی وہ وہان سے لوٹا بھی نہ تھا کہ اندھا ہو گیا

(۱۱) لما توجہ علی الی صفین واحتاج اصحابہ الی الماء والتمسوہ یمینا وشمالا فلم یجدوہ فعدل بھم امیر المؤمنین عن الجادۃ قلیلا فلاح لھم دیر فی البریۃ فساروا یسألون من فیہ عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الی حیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراھب فقالوا یا مرنا ان نسیر الی حیث یومی الینا لعلنا ندرک الماء ولیس بنا قوۃ فقال علی لا حاجۃ بکم الی ذلک ولوی عنق بغلتہ نحو القبلۃ واشار الی مکان بقرب الدیر فقال اکشفوہ فکشفوہ فظہرت لھم صخرۃ عظیمۃ فقالوا یا امیر المؤمنین ھھنا صخرۃ لا یعمل فیھا فقال ھذہ الصخرۃ علی الماء فاجتھدوا فی قلعھا فما زالت عن موضعھا فاجتمع القوم وجھدوا فی تحریکھا فلم یجدوا الی ذلک سبیلا واستصعبت علیھم فلما رای ذلک لوی رجلہ عن سرجہ ثم حسر عن ساعدہ ووضع اصابعہ تحت جانب الصخرۃ فحرکھا وقلعھا بیدہ فظہر لھم الماء فشربوا وکان اعذب ما شربوہ فی سفرھم وابردہ ثم جاء الی الصخرۃ فتناولھا بیدہ ووضعھا حیث کانت والراھب ینظر من فوق دیرہ فنادی یا قوم فانزلوہ فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا ھذا انت نبی مرسل قال لا قال فملک مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصی رسول اللہ محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم قال ابسط یدک اسلم علی یدیک فبسط امیر المؤمنین والراھب اسلم علی یدہ (مطالب السئول) روایت ہی کہ جب جناب امیر علیہ السلام صفین کو تشریف لیچلے رستہ مین جناب امیرؑ کے لشکر کے پاس پانی نہ رہا وہنے بائین ڈھونڈا کہین پانیکا پتہ نہ ملا جناب امیرؑ نے انکو ایک پگڈنڈی دکھا کر فرمایا اسطرف چلو۔ تھوڑی دور جا کر میدان مین عیسائیون کا ایک کلیسا ملا لوگون نے اسکے پاس جا کر اسکے پادری سے پانی کی بابت پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف مین تمہین بتاتا ہون اسطرف چلے جاؤ۔ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائیگا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا وہ

ہمکو دو فرسخ پر پانی کا پتہ بتایا ہے۔ لیکن وہانتک پہونچنے کی ہم مین طاقت باقی نہین جناب امیرؑ نے فرمایا اس
طرف جانیکی ہمکو کچھ ضرورت نہین قبلہ کیطرف گھوڑیکا سونہہ پہیر کر اس دیر کے قریب اشارہ کیا اور فرمایا یہانکو دو
لوگ کہودنے لگے۔ ایک بہاری چٹان نظر آئی۔ لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اس چٹان مین اب کام نہین ہو
سکتا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ چٹان پانی کے سونہہ پر ہے۔ لوگ اسکے اکہاڑنے مین کوشش کرنے لگے اسکو جنبش تک
نہوئی۔ تمام لشکر نے متفق ہو کر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہلی جب بہت کوشش کر کے لوگ اسکے اکہاڑنے سے عاجز آ
گئے جناب امیر اپنے گہوڑے سے اترے اور اپنی آستینون کو لوٹا۔ اور اس چٹان کے نیچے انگلیان گاڑ کر اسکو
ہلایا اور اپنے ہاتھ سے اکہاڑ لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹھے پانی کا چشمہ نکل آیا۔ لوگ دوڑ کر اسکا پانی پینے
لگے انکو تمام سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی کہین نہین ملا تہا۔ راہب اپنے دیر سے یہ تمام کیفیت دیکھ
رہا تہا۔ لوگون کو آواز دیکر کہنے لگا مجھے نیچے اتارو جب اسکو بہت سے نیچے اتارا جناب امیر کے سامنے دست
بستہ کھڑے ہو کر کہنے لگا کیا آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین۔ پہر کہنے لگا کیا آپ مقرب فرشتہ ہین جناب
امیر نے فرمایا نہین سو وہ عرض کرنے لگا پس آپ کون ہین۔ فرمایا۔ مین خدا کے رسول محمد بن عبداللہ تمام نبیون
کے خاتم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصی ہون راہب نے کہا آپ ہاتھ بڑہائین کہ مین آپکے ہاتھ پر بیعت کرون اور اسلام
لاؤن آپنے ہاتھ بڑہایا اور راہب آپکے ہاتھ پر اسلام سے مشرف ہوا۔

(۱۲) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال لی علی یا براء یقتل ابنی الحسین وانت حی فلا تنصرہ
فلما قتل الحسین قال البراء صدق علی قتل الحسین ولم انصرہ واظہر الحسرۃ علی ذلک والندم
(ریاض النضرۃ) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجہسے ارشاد کیا اے براء
افسوس ہے کہ میرا بیٹا حسین قتل ہوگا اور تو زندہ ہوگا اور اسکی مدد نہین کریگا۔ جب جناب امام حسین علیہ
السلام شہید ہو گئے تو براء بن عازب کہنے لگے جناب امیر نے سچ فرمایا تہا۔ کہ حسین شہید ہو گئے اور مینے انکی
مدد نکی تمام عمر براء بن عازب اظہار حسرت و ندامت کرتے تہے۔

(۱۳) عن عبد اللہ قال اتینا مع علی فمررنا بموضع قبر الحسین فقال علی ہہنا مناخ رکابہم وہہنا
موضع رحالہم وہہنا مہراق دمائہم فتیۃ من آل محمد صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقتلون بہذہ
العرصۃ تبکی علیہم السماء والارض (ریاض النضرۃ) عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام
کے رکاب سعادت مین اس جگہہ پر جہان کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا مرقد مطہر واقع ہے گذرے جناب امیر
فرمانے لگے یہان انکے اونٹ بٹہین گے یہان اسباب انکا ہوگا۔ یہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے نوجوانون کا
خون بہیگا انپر آسمان اور زمین روئین گے۔

(۱۳) قیل ان الحجاج قال ذات یوم احب ان اصیب رجلا من اصحاب ابی تراب فاتقرب الی الله بدمه فقیل له ما نعلم احدا اطول صحبة لابی تراب من قنبر مولاه فطلبه فاتی به فقال انت قنبر قال نعم قال مولی علی بن ابی طالب قال الله مولای و امیر المؤمنین علی ولی نعمتی قال ابرء من دینه قال فدلنی علی دین افضل منه قال انی قاتلك فاختر ای قتلة احب الیك قال صیرت ذالك الیك قال لم قال لا تقتلنی قتلة الا قتلتك مثلها و لقد اخبرنی امیر المؤمنین ان منیتی تکون ذبحا ظلما بغیر حق فامر به فذبح (کفایة الطالب) کہتے ہین کہ ایک دفعہ حجاج کہنے لگا میری آرزو ہے کہ اگر کوئی جناب امیرؑ کا دوست ملجائے تو مین اسکے قتل کرنے سے خدا کا قرب حاصل کرون۔ لوگون نے کہا کہ جناب امیر کی خدمت مین قنبر سے زیادہ کوئی ہر وقت کا رہنے والا اب نظر نہین آتا۔ اسنے قنبر کو بلوایا جب قنبر آیا کہنے لگا تو جناب امیر کا غلام ہے اور تیرا ہی نام قنبر ہے قنبر نے جوابدیا خدا میرا مولا ہے اور امیر المومنین میرے ولی نعمت تھے۔ حجاج نے کہا تو انکے طریق پر تبرا کر۔ قنبر نے کہا تو مجھے انکے طریق سے کوئی بہتر طریق دکھا دے کہ مین ایسا کرون۔ حجاج نے کہا مین تجھے مار ڈالونگا تو جس طرح سے قتل ہونا پسند کرتا ہو بیان کر قنبر نے کہا یہ امر مین تیرے سپرد کرتا ہون حجاج نے کہا یہ کیون قنبر نے کہا کہ سوا اسکے کہ جس موت سے تو مجھے مارنا چاہتا ہے اسی موت سے تجھے مار ڈالونگا کیونکہ جناب امیرؑ نے مجھے فرمایا ہے تیری موت نہین ہوگی مگر بلاوجہ از روی ظلم ذبح کیے جانے سے۔ حجاج نے انکو ذبح کرا ڈالا ۔

(۱۴) قیل ان الحجاج طلب کمیل بن زیاد فهرب منه فقطع عطاء قومه فلما رای ذلك قال انا شیخ کبیر قد نفد عمری و لا ینبغی ان احرم قومی عطیاتهم فخرج الی الحجاج فقال قد کنت احب ان اجد علیك سبیلا فقال له کمیل لا تصرف انیابك فما بقی من عمری الا القلیل فاقض ما انت قاض فان الموعد لله و بعد القتل حساب و لقد اخبرنی امیر المؤمنین علی انك قاتلی فضرب عنقه (کفایة الطالب) کہتے ہین حجاج نے کمیل بن زیاد رحمة الله علیہ کو بلا بھیجا وہ خوف سے بھاگ گئے حجاج نے انکی قوم کی تنخواہ بند کردی جب کمیل کو معلوم ہوا کہ میری قوم کی تنخواہ بند کی گئی ہے۔ کہنے لگے مین بوڑھا ہوگیا ہون اور میری عمر گذر چکی ہے مجھ کو نہین چاہیے کہ اپنی قوم کی تنخواہ بند کراؤن اور جیتا رہون۔ حجاج کے پاس خود چلے گئے۔ حجاج نے کہا مین تمہارے ملنے کا رستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ کمیل نے اس سے کہا تو اپنے دانتون کو مجھ سے ست ہٹا میری عمر اب بہت تھوڑی رہگئی ہے جو تیرا دل چاہے سو کر کل خدا کے وعدہ کا دن ہے اور قتل کے بعد ضرور حساب ہوگا۔ مجھ کو امیر المومنین علیہ السلام نے پیشتر کہدیا تھا کہ تو میرا قاتل ہے۔ یہ سنکر حجاج نے انکے قتل کا حکم دیا اور وہ مارے گئے ۔

(۱۵) عن جندب بن عبد الله الازدی قال شهدت مع علی الجمل و صفین و لا اشك فی قتال من قاتلهم حتی نزلنا

النہروان فدخلنی شک وقلت قراؤنا وخیارنا نقتلهم ان هذا الامر عظیم فخرجت غدوة امشی ومعی اداوة حتی
برزت عن الصفوف فرکزت رمحی ووضعت ترسی واستترت من الشمس فانی لجالس اذ ورد امیر المؤمنین فقال لی
یا اخا الازد امعک طهور قلت نعم فناولته الاداوة فمضی حتی لم اره واقبل وقد تطهر فجلس فی ظل الترس
فاذا فارس یسأل عنه فقلت هذا یا امیر المؤمنین فارس یریدک قال فاشر الیه فجاء فقال یا امیر المؤمنین
قد عبر القوم وقد قطعوا النهر فقال کلا ما عبروا اذ جاء اخر فقال یا امیر المؤمنین قد عبر القوم فقال انهم ما
عبروا فقال واللہ ما جئت حتی رأیت الرایات فی ذلک الجانب قال واللہ ما فعلوا وانه لمصرعهم ومهراق
دمائهم ثم نهض ونهضت معه فقلت فی نفسی الحمد للہ الذی ابصرنی هذا الرجل وعرفنی امره
هذا احد رجلین اما کذاب جرئ او علی بینة من امره وعهد من نبیه فی نفسی اللهم انی اعطیتک عهدا تسئلنی
عنه یوم القیمة ان انا وجدت القوم قد عبروا ان اکون اول من یقاتله واول من یطعن بالرمح فی عینیه
وان کانوا لم یعبروا ان اقیم علی المناجزة والقتال فدفعنا الی الصفوف فوجدنا الرایات والاثقال
بحالها فاخذ بقفائی ودفعنی وقال یا اخا الازد اتبین لک الامر قلت اجل یا امیر المؤمنین (مطالب
السؤل) جندب بن عبد اللہ الازدی سے منقول ہے کہ مین جمل اور صفین مین جناب امیر کی خدمت مین حاضر تہا
مجھے ان دونون لڑائیون کی نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا نہ ہوا جب ہم نہروان پر جا اترے میرے دل مین شبہ پیدا
ہوگیا کہ ایسے نیک بندون قرآن کے قاریون کو مارنا پڑیگا یہ بات تو بڑی بہاری معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے
روز مین ٹہلتا ہوا صفون سے دور نکل گیا وضو کا لوٹا میرے ہاتہہ مین تہا۔ مینے اپنے نیزہ کو گاڑ دیا اور
آفتاب کی تمازت سے اپنی ڈہال کا سایہ کرکے بیٹہہ گیا۔ ناگاہ جناب امیر بہی وہان تشریف لے آئے۔ اور مجھے
فرمایا اے بہائی ازد کیا تیرے پاس کوئی لوٹا ہے مین نے لوٹا انکو دیدیا وہ لوٹا لیکر میری نظرون سے غائب
ہوگئے اور طہارت کرکے چلے آئے اور ڈہال کی آڑ کرکے اسکے سایہ مین بیٹہہ گئے اتنے مین ایک سوار
انکو پوچہتا ہوا نکلا مینے جاکر عرض کیا یا امیر المومنین یہ سوار آپکو پوچہتا ہے آپنے اسے اشارے سے اپنے
نزدیک بلا لیا وہ کہنے لگا یا امیر المومنین نہروانی دریا کے اس پار چلے گئے ہین جناب امیر فرمانے لگے وہ
ہرگز اس پار نہین گئے اتنے مین دوسرا سوار آکر کہنے لگا وہ لوگ دریا سے پار ہوگئے ہین آپنے فرمایا وہ پار نہین
ہوئے وہ سوار کہنے لگا بخدا مینے جبتک دیکہہ نہین لیا کہ انکے علم دریا سے پار ہوگئے تب تک مین وہان
سے نہین ٹلا جناب امیر نے فرمایا واللہ وہ دریا سے پار نہین اترے دریا کا یہی کنارہ انکے لوٹ پوٹ ہونے
کی جگہہ ہے اسی جگہہ انکا خون بہے گا یہ بات فرماکر اٹہہ کہڑے ہوے مینے اپنے جی مین کہا خدا کا شکر ہے
جس نے مجھے اس شخص کے امر کو دکہا دیا ہے یا تو یہ جہوٹ بولتا ہے یا اسکے پاس کوئی دلیل موجود ہے

میںنے اپنے جی میں عہد کیا کہ اے پروردگار میں عہد کرتا ہوں اور قیامت کے دن تو مجھ کو اس عہد سے بازپرس کریو اگر
میںنے نہروانیوں کو دیکھا کہ دریا سے پار اتر گئے ہیں تو سب سے پہلے اپنے نیزے کے ساتھ میں اس شخص کے یعنے جناب امیر سے جنگ
کرونگا اور اگر نہ گذرے ہونگے تو میں انکی طرف سے لڑنے میں کوتاہی نہیں کرونگا اتنے میں جناب امیر رضی اللہ
عنہ نے لشکر کو کوچ کرنیکا حکم دیا جب دریا کے قریب پہونچے تو انکے علم دریا سے گذرے ہوئے نپائے۔ اور
وہیں انکا سامان موجود پایا جہان کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اتنے میں جناب امیرؓ نے پیچھے سے
میری گردن پکڑ کر کہا اے اخا الازد اب تجھے اصل حقیقت معلوم ہوگئی میںنے عرض کیا بے شک یا امیر
المومنین ❊

(۱۶) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی آبائہ السلام قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ فجلس فی اصل جدار
فقال رجل یا امیر المؤمنین الجدار یقع فقال لہ امض کفی باللہ حارسا فقضی بین الرجلین فاذا قام سقط الجدار (اخرجہ ابو نعیم
فی الدلائل والسیوطی فی تاریخ الخلفاء) جناب امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ السلام اپنے والد ماجد امام محمد
باقر علیہ التحیۃ والثناء سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے اپنا جھگڑا جناب امیرؓ کے سامنے پیش کیا آپ ایک
دیوار کے نیچے تصفیہ کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک شخص کہنے لگا یا امیر المومنین یہ دیوار گر رہی ہے آپنے فرمایا
تو چلا جا خدا نگہبان ہے آپ انکا تصفیہ کرکے اٹھے اور وہ دیوار گر گئی ❊

(۱۷) عن الحارث قال کنت مع علی بصفین فرأیت بعیرا من اہل الشام جاء وعلیہ راکبہ وثقلہ فالقی
ما علیہ وجعل یتخلل الصفوف حتی انتہی الی علی فوضع رأسہ ما بین رأس علی ومنکبہ وجعل یحرک شفتاہ
بالارض بجرانہ فقال علی انہا لعلامۃ بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ریاض النضرہ) حارث سے روایت ہے
کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ صفین میں موجود تھا ناگاہ میںنے دیکھا کہ شامیوں کا ایک اونٹ اپنے
سوار اور بوجھ کو پھینک کر صفیں چیرتا ہوا چلا آیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر ٹھیر گیا اور اپنا
سر جناب امیرؓ کے کندھے پر رکھکر اپنے ہونٹوں کو ہلانے لگا۔ گویا کہ اسنے کچھ خبر بیان کررہا تھا جناب امیر
نے فرمایا واللہ یہ ایک علامت ہے میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے ❊

(۱۸) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا علیا فاتیت بیتہ
فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ ادعہ فانہ فی البیت
قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحا تطحن فشارفت فاذا الرحا تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ
فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو ینظر الی ثم قال یا ابا ذر ما شانک فقلت یا رسول اللہ عجیب من العجب رأیت

رحی تطحن فی بیت علی ولیس معہا احد یدیرہا فقال یا ابا ذر ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض وقد وکلوا بمعونۃ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے مجھے علی علیہ السلام کے بلانیکو بھیجا مینے انکے گھر مین آواز دیا مجھ کو کچھ جواب نہ ملا مین لوٹ کر حضرت کے حضور چلا آیا حضرت نے مجھ سے فرمایا تم پھر جاؤ علی گھر ہی مین ہین۔ مینے پھر آکر آواز دی اور چکی کے چلنے کی آواز سنی مینے جہانک کر دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے کوئی اسکو چلا نہین رہا مینے جناب امیر کو بلایا وہ ہنستے ہوئے باہر تشریف لائے مینے ان سے کہا آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہین وہ میرے ساتھ تشریف لائے مین آنحضرتؐ کو دیکھنے لگا حضرت بھی مجھ کو بار بار دیکھتے رہے پھر حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد کیا اے ابا ذر تیرا کیا حال ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے ایک عجیب امر دیکھا ہے کہ علیؑ کے گھر مین خود بخود چکی چلتی تھی اسکو کوئی چلاتا نہین تھا حضرتؐ نے فرمایا اے ابا ذر خدا کے فرشتے سیر کرتے پھرتے ہین اور وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے مامور ہین ؛

جناب امیرؑ کے لیے آفتاب کا واپس ہونا

(۱) عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وجابر بن عبد اللہ الانصاری وابی سعید الخدری والحسین بن علی رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذات یوم فی منزلہ وعلی بین یدیہ اذ جاءہ جبریل یناجیہ عن اللہ عز وجل فلما تغشی الوحی توسد فخذ علی ولم یرفع حتی غابت الشمس فصلی العصر جالسا ایماء فلما افاق قال لعلی فاتتک العصر قال صلیتہا قاعدا ایماء فقال ادع اللہ یرد علیک الشمس حتی تصلیہا قائما فی وقتہا فانہ یجیبک لطاعتک للہ ولرسولہ فسال اللہ فی ردہا فردت علیہ حتی صارت فی موضعہا من السماء وقت العصر فصلیہا ثم غربت واللہ لقد سمعنا بہا عند غروبہا کصریر المنشار (اخرجہ الدولابی وابن شاہین وابن مندۃ وابن مردویہ) اسماء بنت عمیس اور ام المومنین ام سلمہ اور جابر بن عبد اللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک روز سرور کائنات اپنے دولتخانہ مین تھے اور جناب امیر حضور کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ناگہان جبریل علیہ السلام خدا کی طرف کچھ راز بیان کرنیکے لیے تشریف لائے حضرت بیہوش ہوگئے اور جناب امیرؑ کے زانو پر سر اقدس رکھکر لیٹ گئے اور آفتاب کے غروب ہونے تک آپ بیہوش رہے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز کو بیٹھے بیٹھے اشارون سے ادا کیا جب حضرتؐ کو افاقہ ہوا تو علیؑ سے فرمایا شاید تمہاری عصر کی نماز فوت ہوگئی ہے عرض کیا مینے بیٹھے بیٹھے اشارون سے ادا کی ہے حضرتؐ نے فرمایا تم خدا اور اسکے رسول کی اطاعت مین تھے تم دعا کرو خدا تعالے تمہارے

لیا آفتاب کو لوٹا دے تاکہ تم کھڑے ہوکر نماز کو وقت پر ادا کرو جناب امیرؑ نے دعا کی آفتاب لوٹ آیا یہاں تک کہ آسمان پر عصر کے وقت کی جگہہ قائم ہوگیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز کو وقت پر ادا کیا۔ پہر آفتاب غروب ہوگیا۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں خدا کی قسم ہے ہم نے اس کے غروب ہونے کے وقت ارہ کے چلنے کی سی آواز سنی ✣

تنبیہ ۔ قال سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ اخرجہ الطحاوی فی مشکلات الحدیث وابن شاہین وابن مندہ کلھم عن اسماء بنت عمیس وابن مردویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوحی الیہ وراسہ فی حجر علی وھو لم یصل العصر حتی غابت الشمس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت یا علی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی طاعتک وطاعۃ رسولک فاردد علیہ الشمس قالت فرأیتھا غربت ثم رأیتھا طلعت بعد ما غربت ووقفت علی الجبل وذلک فی الصھباء فی خیبر وھذا الحدیث اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال فی سندہ ضعفاء وقد سبقہ احمد وقال لا اصل لھذا الحدیث وتبعھما العماد بن الکثیر و الذھبی وغیرھما واجیب بان المجروحین فی سندہ قد وثقھم بعض العلماء وبان الحدیث صحح تصحیحہ جماعۃ من الائمۃ الحفاظ کالطحاوی والقاضی عیاض وغیرھما وقال الطحاوی ھذا الحدیث ثابت رواتہ ثقات وحکی عن احمد بن صالح المصری انہ کان یقول لا یجوز لاھل العلم التخلف عن حفظ حدیث اسماء لانہ من علامات النبوۃ و اعترض ایضا ابن الجوزی علی ھذا بما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس لم تحبس الا لیوشع بن نون لیالی سار الی بیت المقدس وقیل فی جوابہ انما نفی صلی اللہ علیہ وسلم وقوفھا والحدیث فیہ الطلوع بعد المغیب فلا تضاد بینھما وبما اجاب الطحاوی والحافظ بن حجر جواب اخر وھو ان الحصر محمول علی ما مضی للانبیاء قبل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فلم یحبس الا لیوشع بن نون ولیس فیہ نفی حبسھا بعد ذلک لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم وقال علامہ یوسف سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ والجواب ان قول جدی ھذا حدیث موضوع بلا شک دعوی من غیر دلیل طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکلات الحدیث میں اور ابن شاہین اور ابن مندہ دونوں صاحبوں نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ وحی نازل ہوئی اور حضور اپنا سر اقدس جناب امیرؑ کی گود میں رکھکر لیٹ گئے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز نہیں پڑہی تہی کہ آفتاب غروب ہوگیا حضرتؐ نے اُن سے پوچھا یا علی تم نے نماز پڑہی ہے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں پڑہی حضرتؐ نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں مصروف تہا اسلیے آفتاب کو لوٹا دے اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہیں کہ میں نے دیکہا آفتاب غروب ہوچکا ہے اور غروب ہونیکے بعد پہر پہاڑ پر کہڑا ہوگیا اور یہ امر صہبا خیبر میں واقع ہوا ✣

اسحدیث کو علامہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھکر کہا ہے۔ کہ اسکی سند مین راوی ضعیف ہین اور اس سے پہلے امام احمد نے بہی لکہا ہے کہ اسحدیث کی کچہ اصلیت نہین ہے۔ عماد بن کثیر اور ذہبی وغیرہ نے بہی انہین کی پیروی کی ہے ✤

مین جواب دیتا ہون کہ جن راویون کو آپ مجروح قرار دیتے ہین انہین کو بعض علما نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ائمہ محدثین کی ایک جماعت مثل طحاوی اور قاضی عیاض رحمہما اللہ نے اسحدیث کی صحت کے ساتہ تصریح کی ہے۔ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث ثابت ہے۔ اور اسکے تمام راوی ثقہ ہین احمد بن صالح مصری سے نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اس اسما والی حدیث کے برخلاف ہونا اہل علم کو جائز نہین۔ کیونکہ یہ نبوت کا معجزہ ہے ابن جوزی نے یہ بہی اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آفتاب سوا یوشع بن نون کے اور کسی کے لیے نہین روکا گیا۔ یہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کے معارض ہے ✤

اسکے جواب مین علما حدیث نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کے روکے جانیکی نفی فرمائی ہے نہ آفتاب کے دوبارہ طلوع ہونیکی اور اسما بنت عمیس کی حدیث مین آفتاب کے غروب ہونیکے بعد پہر طلوع ہونے کا ذکر ہے نہ آفتاب کے روکے رہنے کا۔ اسلیے دونو حدیثین ایک دوسری کے متضاد نہین چنانچہ طحاوی نے بہی یہی جواب دیا ہے ✤

حافظ ابن حجر نے ایک دوسرا جواب دیا ہے کہ یوشع بن نون والی حدیث مین زمانہ گذشتہ کا حصر ہے کہ انبیا سلف مین بجز یوشع بن نون کے اور کسی نبی کے لیے آفتاب غروب ہونے سے پہلے نہین روکا گیا ہے۔ نہ یہ امر کہ بعد ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی نہین روکا جائیگا۔

علامہ یوسف سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین اپنے جد علامہ ابن جوزی کے قول کا جواب دیتے ہین کہ میرے دادا کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ بیشک ایسا دعوی ہے کہ جسکے لیے کوئی دلیل نہین ✤

جب حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن لگایا پہر جناب امیرؑ کی آنکھین نہین دکہین

(۱) عن علی قال ما رمدت منذ تفل النبی صلی اللہ علیہ فی عینی (اخرجہ احمد) وابو یعلی وابو الخیر القزوینی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھون مین اپنا لعاب دہن لگایا اسوقت سے میری آنکھین نہین دکہین ✤

حضرتؐ نے جب سے دعا کی تب سے جناب امیرؑ بیمار نہین ہوئے

عن علی قال کنت شاکیا فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول اللھم ان کان اجلی قد حضر فارحنی وان کان متاخرا فارفعنی وان کان بلاء فصبرنی فقال صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیہ ما قال فضربہ برجلہ و قال اللھم عافہ واشفہ قال فما اشتکیت وجعی بعد (اخرجہ الترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ بیمار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں کہہ رہا تھا۔ ای پروردگار اگر میری اجل قریب آگئی ہے تو مجھے آسائش دے اور اگر میری موت نہیں ابھی تاخیر ہے تو مجھے اس مرض سے شفا دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر عطا کر حضرت نے سنکر فرمایا تو یہ کیا کہہ رہا ہے میں نے اسکا اعادہ کیا آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے ٹھکرا کر فرمایا کہ ای پروردگار اسکو شفا دے جناب امیر روایت کرتے ہیں کہ میں اسکے بعد پھر کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جب حضرت نے اپنا لعاب دہن جناب امیر کے پاؤں کو لگایا پھر انکے پاؤں نہیں دکھے

عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا فی الھجرۃ وامرہ ان یودی امانات وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ یمشی اللیل ویکمن النھار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعوا علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما راہ ما بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بھما رجلیہ ودعا لہما بالعافیۃ فلم یشتکہما حتی استشھد (اسد الغابہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرماتے ہوئے جناب امیر کو امانات وغیرہ ادا کرنے کے لیے مکہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد کیا کہ بعد میں ہمسے مدینہ میں آملے جناب امیر تعمیل ارشاد کر کے حضرت کو ڈھونڈھتے ہوئے مدینہ کو چلے رات کو چلا کرتے تھے اور دن ہوتے ہی چھپ رہا کرتے تھے جب مدینہ میں پہنچے حضرت نے انکے پہونچنے کی خبر سنی لوگوں کو حکم دیا علی کو میرے پاس بلاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ چل نہیں سکتے حضرت خود بدولت انکے پاس تشریف لیگئے اور انکے پاؤں میں ورم اور خون ٹپکتا ہوا دیکھکر حضرت نے اپنے لعاب دہن مبارک کو ہاتھوں میں ملا اور انکے پاؤں پر مسح کیا اور انکے لیے عافیت کی دعا مانگی انکے پاؤں بالکل اچھے ہو گئے پھر انکے شہید ہونے تک کبھی نہ دکھے ۔

جناب امیر کا گرمی اور سردی کی ایذا سے محفوظ ہونا

عن عبد الرحمن بن ابی لیلے قال کان علی یخرج فی الشتاء فی ازار ورداء خفیفین وفی الصیف فی القباء المحشو والثوب الثقیل فقال الناس لی لو قلت لابیک لانہ یسمر معہ فسالت ابی فقلت ان الناس قد

رأوا من امیر المؤمنین شیئاً استنکروه قال وماذاک قلت یخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو
والثوب الثقیل ولا یبالی ذلک ویخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین ولا یبالی ذلک فهل
سمعت من ذلک شیئاً فقد امرونی ان اسالک ان تسأله اذا سمرت عنده فسمر عنده فقال یا امیر المؤمنین
ان الناس قد تفقدوا منک شیئاً قال فما هو قال تخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو والثوب
الثقیل وتخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین وفی الملائتین ولا تبالی ذلک ولا
تتقی برداً قال اوما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر فقال بلی واللہ کنت معک قال فان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا بکر فسار بالناس فانهزم حتی رجع الیه وبعث عمر فانهزم بالناس حتی انتهی
الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایة رجلاً یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله
یفتح اللہ له لیس بفرار فارسل الی فدعانی فاتیته وانا ارمد لا ابصر شیئاً فتفل فی عینی و
قال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما اذانی بعد حر ولا برد (اخرجه احمد والبزار وابن
جریر وصححه باختلاف یسیر) عبد الرحمن بن ابی لیلے نقل کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جاڑے کے دنوں
مین صرف تہ بند اور چادر ہلکی پھلکی مین نکلا کرتے تھے اور گرمی کے دنون مین روئی کی بھرتی کے کپڑے
اور موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے لوگون نے مجھ سے کہا کہ اگر تو اپنے والد سے کہے کیونکہ وہ جناب امیر کو باتین
بیان کرتے ہین وہ انسے پوچھین مینے اپنے والد سے کہا اکثر لوگون نے جناب امیرؑ سے ایک ایسی بات
دیکھی ہے جوان کی نگاہ مین انکو اچھی نہین لگتی وہ کہنے لگے وہ کیا بات ہی۔ مینے کہا جناب امیر سخت
گرمی کے دنون مین بھرتی کے موٹے کپڑے پہنکر نکلتے ہین اور پروا نہین کرتے اور سخت سردی کے
دنون مین نہایت ہلکے پھلکے کپڑے پہنتے ہین اور کچھ بھی پروا نہین کرتے اور سردی سے نہین ڈرتے
لوگون نے مجھ سے کہا ہے کہ آپ داستان بیان کرتے ہوئے جناب امیرؑ سے اسکا سبب پوچھین پھر
وہ جبکہ جناب امیرؑ کو باتین سنانے لگے تو عرض کیا یا امیر المؤمنین لوگ آپ کی ایک بات کی تہ کو نہیں
پہونچتے جناب امیرؑ نے فرمایا وہ کیا ہے میرے والد نے کہا آپ موسم گرما مین موٹے اور بھاری کپڑے پہنتے
ہین اور سردی مین ہلکے پھلکے دو کپڑون مین نکلتے ہین اور سردی کی پروا نہین کرتے۔ فرمانے لگے
اے ابا لیلے کیا خیبر مین تو ہمارے ساتھ نہین تھا میرا باپ کہنے لگا مین آپکے ساتھ موجود تھا جناب
امیرؑ نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو علم دیکر خیبر کے فتح کرنے
کے لیے بھیجا اور وہ شکست کھا کر واپس ہو آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ بھی ہزیمت کھا کر
لوٹ آئے حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم یہ علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہو

اور اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہیں وہ بھاگنے والا نہیں پھر حضرت نے مجھے بلوایا۔ میں حضرت
کی خدمت میں ایسے حال میں پہونچا کہ میری آنکھیں دکھ رہی تھیں قریب تھا کہ مجھے کچھ نہ سوجھے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا۔ اور دعا فرمائی کہ الٰہی میرے پروردگار اس
سے گرمی اور سردی کی ایذا سے ہٹا رکھیو اسکے بعد مجھے گرمی اور سردی نے نہیں ستایا۔

جناب امیرؑ کی دس خصوصیتیں

عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس فاتاہ تسعۃ رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما
ان تخلون بھؤلاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا فلا ادری ما قالوا
فجاء فھو ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی الرجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابعثن رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یخزیہ اللہ ابدا
فاشرف من استشرف فقال این علی قیل ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من
قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ فجاء بصفیۃ
بنت حیی وبعث ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل
من اھل بیتی ھو منی وانا منہ ودعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین وعلیا وفاطمۃ فمد علیھم
ثوبا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی وخاصتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وکان اول من
اسلم من الناس بعد خدیجۃ ولبس ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم یحسبون انہ نبی اللہ فجاء ابو بکر فقال
یا نبی اللہ فقال علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب نحو بئر میمون فاتبعہ فدخل معہ الغار فکان
المشرکون یرمون علیا حتی اصبح وخرج بالناس فی غزوۃ تبوک فقال علی اخرج معک فقال لا
فبکی فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انک لست بنبی ثم قال انت ولیی
فی کل مؤمن من بعدی قال وسد ابواب المسجد غیر باب علی قال وکان یدخل المسجد وھو جنب
ھو طریقہ ولیس لہ طریق غیرہ قال من کنت ولیہ فعلی ولیہ (اخرجہ احمد والنسائی وحریر الطبری
وابو یعلی والحاکم والخوارزمی وابن عساکر وابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب ومحب الطبری فی
الریاض النضرۃ والسیوطی فی جمع الجوامع) یحیی بن عروف اور عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں ایکدن
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی آئے اور ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے
ساتھ چلو اور چاہو ان لوگوں سے خلوت میں رہو جوان دنوں ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھیں بند نہیں گئی تھیں انہ

نے کہا میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں بعد اسکے انکے ساتھ جاکر کچھ علیحدہ باتیں کہیں میں نہیں جانتا کہ ان لوگوں
نے کیا کہا پس ابن عباس پھر کے آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہیں اور اف اور تف ان لوگوں
پر کرتے ہیں اور کہنے لگے یہ لوگ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہیں کہ جسکو اللہ تعالی نے دس باتیں دی ہیں اور
ایسے شخص کو برا کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب میں فرمایا ہے کہ میں ایسے شخص کو
بھیجونگا کہ جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے
اللہ اسکو رسوا نہیں کریگا پس لوگ [illegible] کیطرف جب انکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہیں پس خبر
دیا گیا وہ چکی پیس رہے ہیں اور کوئی شخص انسے پیشتر چکی نہیں پیستا تھا۔ پس حضرت نے انکو بلوایا اور
انکی آنکھوں میں آشوب تھا کہ وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں پر
لگایا اور تین مرتبہ علم کو جنبش دیکر علی کو دیدیا پس انہوں نے خیبر کو فتح کیا۔ اور صفیہ بنت حیی ابن اخطب
کو لے آئے اور ایک مرتبہ حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور بعد اسکے علی کو ان کے
پیچھے روانہ فرمایا پس انہوں نے وہ سورت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے لی اور حضرت نے فرمایا اس سورت کو
کوئی نہیں لیجا سکتا۔ سوا اس شخص کے جو میرے اہل بیت میں سے ہو اور وہ میرا ہو اور میں اسکا ہوں اور
ایکبار حضرت نے حسنین اور علی اور فاطمہ کو بلا کر انکے اوپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا یارخدایا یہ میرے اہل بیت
اور میرے خاص ہیں تو ان سے نجاست دور کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہے اور حضرت علی جناب
خدیجہ کے بعد سب سے اول اسلام لائے ہیں اور ہجرت کی رات کو حضرت کے کپڑے پہنکر انکے بچھونے پر سو
رہے اور کفار یہ جانتے رہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں بعد ازاں ابوبکر رضی اللہ عنہ
آئے اور حضرت کو پکارا جناب امیر نے جواب دیا یا نبی اللہ بیر میمون کی طرف گئے ہیں تم بھی آپکے پیچھے چلے
جاؤ پس وہ حضرت کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے اور مشرکین حضرت علی کو صبح تک پتھر مارا کیے اور
آنحضرت جب غزوہ تبوک میں لشکر لیچلے علی نے عرض کیا کہ میں بھی رکاب سعادت میں چلوں آپنے فرمایا
نہیں علی رونے لگے حضرت نے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ میری طرف سے تم ایسے مرتبہ پر ہو کہ جیسے
مرتبہ پر ہارون موسی کی طرف سے تھے فقط اتنا فرق ہے کہ تم نبی نہیں ہو پھر فرمایا تم سب مومنین میں میرے
بعد میرے خلیفہ ہو۔ اور حضرت کے حکم سے علی کے دروازہ کے سوا مسجد کے سب دروازے بند کیے گئے
اور علی بحالت جنب مسجد میں داخل ہوتے تھے وہی انکا رستہ تھا اسکے سوا انکا دوسرا رستہ
نہیں تھا اور فرمایا حضرت نے جسکا کہ میں ولی ہوں اسکا علی ولی ہے ✤

جناب امیر حضرت کے سبب سے تین ایسی خصوصیتیں تھیں جو حضرت صلعم میں نہ تھیں

عن ابی الحمراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اوتیت ثلثا لم یوتھن احد ولا انا۔ اوتیت صھرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت زوجۃ صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلھا زوجۃ واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلھما ولکنکم منی وانا منکم (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والامام علی الرضا فی مسندہ) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ تجھے تین ایسی باتیں دیگئی ہیں کہ کسی ایک کو نہیں دی گئیں اور مجھے بھی نہیں دیگئیں۔ تجھے مجھ سا خسر دیا گیا ہے اور مجھے مجھ سا خسر نہیں دیا گیا۔ تجھے میری بیٹی جیسی صدیقہ زوجہ ملی ہے اور مجھے ویسی زوجہ نہیں ملی۔ اور حسن اور حسین جیسے بیٹے تیری پشت سے تجھے دیے گئے ہیں کہ میری پشت سے مجھے ویسے نہیں دیے گئے لیکن تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔

جناب امیر کی چار خصوصیتیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فرّ عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ فی قبرہ (اخرجہ احمد وابو عمر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب امیر کی چار خصلتیں ایسی ہیں کہ کسیکی نہیں ہیں۔ وہ سب عربی اور عجمی لوگوں سے پہلے ہیں جنہوں نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ ہیں کہ حضرت کی تمام جہادوں میں حضرت کا علم انہیں کے ہاتھ میں رہا ہے اور وہ وہ ہیں کہ جو اس روز کہ حضرت کے پاس سے سب لوگ بھاگ گئے اور وہ حضرت کے ساتھ صبر کیے ہوئے احد کے مقام میں ڈٹے رہے۔ اور وہ وہ ہیں کہ جنہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اتارا۔

جناب امیرؑ کی پانچ خصوصیتیں

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکاءی بین یدی اللہ عزوجل حتی افرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولد تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ

احمد) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہین کہ میرے نزدیک وہ دنیا و ما فیہا سے بہت محبوب ہین اول یہ کہ قیامت کے روز وہ میرا تکیہ ہوگا جب تک کہ مین حساب سے فارغ ہو جاؤن ۔ دوم لوار الحمد اسکے ہاتھ مین ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے علم کے نیچے ہونگے ۔ سوم وہ میرے حوض کے اوپر کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا ۔ چہارم میرے مرنیکے بعد میرا پردہ دار ہوگا اور مجھے میرے پروردگار کے سپرد کریگا ۔ پنجم مجھے اسکی نسبت یہ خوف نہین ہے کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کا مرتکب ہو اور ایمان لانیکے بعد پھر کافر ہو ۔

آنحضرتؐ کا جناب امیرؑ سے ایسے ستر عہد کرنے جو کسی سے نہین کیے

عن ابن عباس قال کنا نتحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عهد الی علی سبعین عهداً لم یعهد الی غیره (اخرجه ابو نعیم فی الحلیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ستر عہد ایسے کیے ہین جو انکے سوا دوسرے سے نہین کیے

جناب امیرؑ کی اٹھارہ منقبتین ایسی تھین جو اور کسی مین نہین

عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمانی عشر منقبة ما کانت لاحد من هذه الامة (اخرجه الطبرانی و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر کی اٹھارہ منقبتین ایسی ہین کہ اس امت کے کسی ایک کی نہین ہین ٭

خاتمہ

خدای بی نیاز کا شکر ہے جس نے اپنے حقیر بندہ کے ہاتھ سے اس عظیم الشان کام کو آج ایسے مبارک دن اور با برکت مہینہ مین انجام کو پہونچایا ہے کہ جس سعادت بھرے دن اور مہینہ مین خدا تعالے نے اپنی پاک کلام کو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اپنے نبی مرسل ابن مریم رسول اللہ کو اپنی طرف اٹھا لیا ۔ یہ وہی رمضان المبارک کا مہینا اور سترہوین تاریخ ہے جسمین جناب یوشع بن نون وصی موسی اور ہمارے مولی علی علیہ السلام نے شربت شہادت نوش کیا ہے ۔ مین اپنے مجیب الدعوات قاضی الحاجات رب الارباب کی جناب مین دعا مانگتا ہون کہ اس شاق تحفے کے وسیلہ سے وہ مجھے اور میرے اہل عیال کو دنیاوی تنگدستی اور مضطر قبر اور دوزخ کی آنچ سے بچا کر اپنے دیدار کی نعمت سے چکھائے اور سید الانبیاء کی شفاعت نصیب کرے اور ساقی کوثر کے ہاتھ سے شراب طہور پلاوے ۔ آمین ثم آمین [illegible] رب العالمین